بعون خالق اکبر

خلاصۃ التواریخ

مصنفہ

منشی المناشی سبحان رائے بھنڈاری ساکن بٹالہ

بہ تصحیح

احقر العباد ظفر حسن بی۔ اے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

در سنہ ۱۹۱۸ء

در مطبع جی اینڈ سنز دہلی بقالب طبع در آمد

ملنے کا پتہ:- مولوی ابرار حسن صاحب سنبھلی دروازہ۔ مراد آباد۔ (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حمد و سپاس بے قیاس اوس خدائے عزوجل کا جو لفظ کن سے تمام مخلوقات ارضی و سماوی کو عالم وجود میں لایا اور درود نامحدود اوس ذات ستودہ صفات پر جس کی شان میں لولاک لما خلقت الافلاک آیا۔

امابعد خلاصۃ التواریخ کے متعدد حوالہ جات سرسید احمد خان مرحوم و مغفور کی مشہور و معروف کتاب آثار الصنادید میں پائے جاتے ہیں جو آثار قدیمہ دہلی پر بہترین کتاب ہے اور انہی حوالہ جات سے یہ قدیم تاریخ میری علم میں آئی۔ عرصہ کی جستجو کے بعد ایک قلمی نسخہ تاریخ مذکور کا دستیاب ہوا جس کے مطالعہ سے مجھے اسکی اہمیت اور دلچسپی کا پتہ چلا اور یہ خواہش ہوئی کہ کاش یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقین تاریخ کے ہاتھوں میں پہنچ سکے۔ مگر اس کام کی اہمیت اور دشواریوں سے میں ناواقف نہ تھا اور مجھ سے بے بضاعت شخص کی یہ خواہش اس کی حیثیت اور مرتبہ سے کہیں بالاتر تھی۔ لیکن اذا اراد اللہ شیاً ھیا اسبابہٗ میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار جناب معلی القاب آنریبل **ڈبلیو۔ ایم۔ ہیلی** صاحب بہادر سی۔ ایس۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس دام اقبالہ چیف کمشنر صوبہ دہلی سے کیا اور قلمی نسخہ کتاب مذکور کا معائنہ کے واسطے پیش کیا صاحب ممدوح نے جنکا علمی مذاق اور تاریخی دلچسپی شہرہ آفاق ہے اور محتاج بیان نہیں میرے معروضات کو نہایت شوق سے سماعت فرمایا اور کتاب مذکور کی طبع اور شایع کرنے کی ترغیب دیکر میری ہمت افزائی فرمائی۔ اور نیز اس اہم کام میں

ہر قسم کی اعانت کا وعدہ فرمایا چنانچہ آنجناب نے ریاست جیپور کو ایک خط تحریر فرمایا کہ اگر دربار کے کتب خانہ میں خلاصۃ التواریخ کا کوئی قلمی نسخہ ہو تو مجھے اس کے مطالعہ اور مقابلہ کی اجازت دی جائے۔ ریاست سے حسب المراد جواب آیا مگر اس اثنا میں حسن اتفاق اور خوش قسمتی سے مجھے اوس کے کئی دیگر نسخے بہم پہنچ گئے اور ریاست جیپور کی فیاضی سے مستفید ہونا میں نے زیادہ ضروری تصور نہ کیا جس سے میری ادائیگی فرائض منصبی میں بھی نقصان کا احتمال تھا۔ بعدہٗ میں نے جناب **سر جان ہیوبرٹ مارشل** صاحب بہادر کے۔ ٹی سی۔ آئی۔ ای بہ القابہ ڈائرکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ کو جو اوس زمانہ میں کشمیر میں تشریف فرما تھے اس کتاب کی اشاعت کے ارادہ کی اطلاع کی اور آنجناب سے اعانت اور صلاح کا متمنی ہوا۔ جناب ممدوح نے میرے اس کام کو استحسان کی نظر سے دیکھا۔ نیز گذشتہ موسم سرما میں جب آنجناب بتقریب دورہ دہلی تشریف لائے تو میرے تمام قلمی نسخہ جات کا جنسے کتاب مذکور کی تصحیح عمل میں آئی ہے معائنہ کیا۔ اور بیش قیمت علمی نکات اور قابل قدر مشوروں سے اس ناچیز کو مستفیض فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان ہر دو ممدوحین کی عنایت اور ہمت افزائی میری شامل حال نہ ہوتی تو میں اس کتاب کے طبع اور شایع کرنے میں سعی و کوشش تو درکنار اسکا خیال بھی دل میں لانے سے قاصر رہتا اگرچہ کہ اونکی ذات میرے اظہار تشکر سے کہیں بالا و ارفع ہے تاہم میں یہ اپنا فرض تصور کرتا ہوں کہ اس موقع پر ان ہر دو محسنین کے شکریہ کا اظہار کروں اور جو انکا الطاف و کرم بزرگانہ میرے شامل حال ہے اوسکا اعتراف کروں **بیت**

اجرے دہد خدائے کہ کرد است یاوری باآنکساں کہ یاور و ناصر نداشتند

ترتیب کتاب ہذا — کسی پرانی کتاب کے شایع کرنے کے لئے یہ نہایت اہم و ضروری ہے کہ اوس کی تصحیح و مقابلہ متعدد مختلف نسخہ جات سے عمل میں آئے جن کی نسبت یہ گمان و شبہہ نہ ہو کہ وہ ایک ہی قلمی نسخہ سے نقل کی گئی ہیں اور نیز جن کی صحت و قدامت کا کافی اطمینان ہو چنانچہ کتاب ہذا کے شایع کرنے میں مینے بھی اس اصول کو پیش نظر رکھا اور خدا کے فضل و کرم سے مجھے اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی یعنی اس تاریخ کی جو استداد زمانہ سے غیر معروف اور کمیاب ہو گئی ہے مجھے پانچ عدد قلمی نسخے دستیاب ہوئے نسخہ جات مذکورہ بالا میں اگر کہیں اختلاف پایا گیا ہے تو تمام نسخوں کی مختلف عبارات کو فٹ نوٹ میں درج کر دیا گیا ہے اور متن میں مختلف فیہ عبارت پر حرف "ن" تحریر کیا گیا ہے دیگر کتب تاریخ کے حوالے بھی دئے گئے ہیں جن کی فہرست مقدمہ ہذا کے آخر میں شامل ہے ٭

قلمی نسخہ جات ناظرین کی آگاہی کے لیے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اون پانچوں نسخہ جات کا مجملاً ذکر کیا جائے جن سے اس کتاب کی تصحیح و مقابلہ عمل میں آیا ہے۔ ان پانچوں نسخوں میں ایک نسخہ خاص امتیاز رکھتا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا شہنشاہ اورنگ زیب کے سنہ ۴۰ جلوس میں لکھی گئی اور اوس میں اس بادشاہ جمجاہ کی تخت نشینی اور اوس کے بعد شاہ شجاع و دارا شکوہ کے تعاقب کے واقعات تک بحث کی گئی ہے مگر تعجب انگیز امر یہ ہے کہ سوائے اس نسخہ کے قریب قریب تمام قلمی نسخوں میں جو ابتک مورخین کو دستیاب ہوئے ہیں آخر میں بے سلسلہ واقعات شہنشاہ اورنگ زیب کی وفات کا ذکر و تاریخ چند سطور میں نہایت اجمال کے ساتھ تحریر ہے۔ پروفیسر ڈوسن صاحب نے بھی (تاریخ ہند مصنفہ ایلیٹ صاحب جلد ہشتم صفحات ۵۔ ۷) خلاصۃ التواریخ پر بحث کرتے ہوئے اسکا ذکر کیا ہے اور اونکی رائے ہے کہ یہ اندراج کسی کاتب کی طرف سے ہے جس نے شروع ہی زمانہ میں جب یہ تاریخ لکھی گئی نقل کرتے وقت اسکا اضافہ کر دیا اور بعدہ جتنی کتابیں نقل ہوئیں اون میں اسکا اعادہ ہوتا رہا۔ میرے زیر مطالعہ تین نسخوں میں بھی یہ واقعہ درج ہے جس کو میں نسخہ ۲ سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

"القصہ آخر الامر بتاریخ بست و ہشتم ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری بعد انتظام مہام روز مبارک جمعہ بعد سہ پاس روز حضرت پادشاہ جنت آرامگاہ در عمر نود و یک سال و ہفدہ روز دو گھڑی پیمانہ عمر لبریز نمودہ مدت سلطنت پنجاہ سال و دو ماہ و بست و ہشت روز در ملک دکن در شہر احمد نگر این معنی بوقوع آمد"

سب سے پہلے مجھے یہ ہی نسخہ دستیاب ہوا تھا یہ خط شکستہ میں لکھا ہوا قدرے بوسیدہ مگر مکمل ہے اور سب نسخوں سے زیادہ قدیمی اور نسبتاً صحت کے ساتھ ہے۔ واقعات مذکورہ بالا کو پیش نظر رکھکر اگر میں کہوں تو غالباً بیجا نہو گا کہ اب تک اس کتاب کے جسقدر قلمی نسخے مجھے یا دیگر مورخین کو دستیاب ہوئے ہیں اون سب سے زیادہ مستند ہے۔ اسکا طرز تحریر بھی دلچسپی سے خالی نہیں یعنی کاتب نے ہر صفحہ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے ان ہر دو حصوں کو بیاضی صورتوں میں لکھا ہے اور صفحہ کے شروع و آخر و وسط میں دو دو سطریں معمول کے موافق کتابی طرز پر تحریر کی ہیں اس طور پر ہر صفحہ میں چھوٹی و بڑی کل سطور کی تعداد ۲۸ سے ۳۸ تک ہے تعداد اوراق ۲۱۴ تقطیع ۱۲½ انچہ × ۸½ انچہ شروع کے اصل دس اوراق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب میں سے تلف ہوگئے تھے مگر بعدہ کسی نے اونکو نقل کر کے داخل کتاب کر دیا ہے۔ نوان ورق کتاب کے آخر میں جہاں اوچند

اوراق جنپر غیر متعلق کتاب کچھ تحریر ہے چسپان شے ہے۔ اس لحاظ سے اصل ورق صرف ۱۰ ضائع ہوئے ہیں۔ اصل کتاب کے ختم پر ذیل کی عبارت میں سنہ کتابت درج ہے۔

"بتاریخ نوزدہم ربیع الثانی سنہ احد معزالدین عالمگیر ثانی پادشاہ غازی مطابق سنہ یکہزار و یکصد و شصت و ہشت ہجری روز یکشنبہ وقت یکپاس شب گذشتہ صورت اتمام پذیرفت۔ تمت تمام شد کار من نظام شد،

قاریا بر من مکن چندین عتاب
گر خطائے رفتہ باشد در کتاب"

یہ نسخہ میری ملکیت ہے اور دہلی میں دستیاب ہوا تھا۔

(۲) نسخہ دویم خط نستعلیق میں ہے۔ یہ نہایت اچھی حالت میں ہے۔ تعداد اوراق ۵۰۵۔ تقطیع ۹ انچہ × ۶ انچہ اور ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں۔ خاتمہ پر یہ عبارت درج ہے جس میں سنہ کتابت تحریر ہے۔

"ہذا الکتاب خلاصۃ التواریخ تصنیف منشی المناشی سجان رائے بھنڈاری ساکن بٹالہ منمضاف صوبہ پنجاب بتاریخ بست و ششم شہر شعبان المعظم روز شنبہ سنہ یکہزار و دو صد چیزے بالا ہجری و سنہ جلوس میمنت مانوس شاہ اکبر ولد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی در عہد مہاراجہ دھراج راج راجندر سری سوامی جگت سنگھ بہادر در بلدہ سوامی جیپور بروز شنبہ صورت اتمام این کتاب پذیرفت زیادہ خیر۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

سمت راجہ بکرماجیت یکہزار و ہشت صد شصت و چہار"

کاتب نسخہ ہذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہندو تھا کہ اوسکو سنہ ہجری ٹھیک معلوم نہ تھا اور سنہ جلوس اکبر شاہ ثانی غالباً اوس کے سہو سے رہ گیا ہے۔

آخری صفحہ کے نیچے کے حاشیہ پر تعداد اوراق بدین عبارت درج ہے "میزان کل ۵ جزا ورق"۔

یہ نسخہ بھی میری ملکیت ہے اور لکھنؤ سے دستیاب ہوا تھا۔

(۳) نسخہ سویم میں ۴۹۵ ورق ہیں تقطیع ۸½ انچہ × ۵½ انچہ اور ہر صفحہ میں ۱۴ سطریں۔ خط نستعلیق ہے۔ سنہ تحریر اوسکا مٹا ہوا ہے۔ خاتمہ پر یہ عبارت درج ہے۔

"تمت تمام کار من نظام شد کتاب خلاصۃ التواریخ بتاریخ نوزدہم جمادی الاول سنہ ..... روز جمعہ بوقت دو پہر با تمام رسید"

یہ نسخہ بھی میری ہی ملکیت ہے اور اخی معظم جناب مولوی ابرار حسن صاحب کی وساطت سے مراد آباد میں دستیاب ہوا تھا +

(۴) نسخہ چہارم خط نستعلیق میں لکھا ہوا کرم خوردہ مگر مکمل ہے اسمیں ۲۹۲ ورق ہیں تقطیع ۱۱½ انچہ × ۷¾ انچہ اور ہر صفحہ میں ۲۰ سطریں۔ اِس میں سنہ تحریر درج نہیں۔ خاتمہ پر یہ عبارت تحریر ہے۔

"تمت تمام شد کتاب خلاصۃ التواریخ تصنیف منشی المناشی سجان رائے بھنداری ساکن بٹالہ کہ درعلوم ہندی و فارسی و سنسکرت دستگاہ داشت"

یہ نسخہ جناب سید احسن شاہ صاحب رئیس سردھنہ ضلع میرٹھ و تحصیلدار گونڈہ کی ملکیت ہے۔ آنجناب نے براہ عنایت مقابلہ کے واسطے مرحمت فرما کر کتاب ہذا کی اشاعت میں عملی طور پر دلچسپی کا اظہار فرمایا جسکا میں تہ دل سے مشکور ہوں +

(۵) نسخہ پنجم غیر مکمل ہے یعنی اِس میں صرف شاہجہان پادشاہ کے عہد سلطنت اور اوس کے معزولی تک ہے (دیکھو صفحہ ۴۹۰) شروع کے بھی تین صفحے کم ہیں۔ تعداد اوراق موجودہ ۳۰۸ ہے تقطیع ۱۰½ انچہ × ۶½ انچہ تعداد سطور معین نہیں یعنی شروع میں تقریباً نصف کتاب تک تو ایک صفحہ میں ۱۸ یا ۱۹ سطریں ہیں لیکن بعدہ تعداد سطور بڑھتی گئی ہے اور آخر میں ۲۴ و ۲۵ تک پہنچ گئی ہے۔ خط شکستہ ہے یہ نسخہ سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی کی لائبریری میں ہے اور میں صاحبان کالج مذکور بالخصوص مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب پروفیسر عربی کی اِس نوازش کا نہایت ممنون ہوں کہ اوسکو مقابلہ کے واسطے عنایت فرمایا +

مصنف مصنف کے متعلق نفس کتاب سے کچھ استنباط نہیں ہوتا حتی کہ اوس کے نام کا بھی پتہ نہیں چلتا شروع میں گو کہ ایک طویل دیباچہ ہے جس میں وجہ تالیف کتاب اوسکا نام و سنہ تالیف اور ایک کثیر تعداد تواریخ فارسی و سنسکرت کا ذکر ہے جنسے کتاب مذکور کے لئے مواد اخذ کیا گیا ہے۔ لیکن مصنف نے اپنے متعلق صرف اسقدر اظہار پر اکتفا کیا ہے کہ جب سے اوسنے ہوش سنبھالا انتظام امور مملکت و مال و صاحبان کارگاہ دولت و اقبال کی ملازمت میں رہا (ملاحظہ ہو صفحہ ۶) نسخہ جات ۲ و ۳ و ۴ کے اختتام پر البتہ کاتبوں نے اوسکا نام منشی سجان رائے بھنڈاری ساکن بٹالہ تحریر کیا ہے۔ پروفیسر ڈوسن صاحب نے (تاریخ ہندوستان مصنفہ الیٹ صاحب جلد ہشتم صفحہ ۵) اِس نام کو سبحان رائے پڑھا ہے اور بٹالہ کو پٹیال۔ دیباچہ میں چونکہ علاوہ سنہ جلوس اورنگ زیب و سنہ ہجری کے سنین ہندی بھی پائے جاتے ہیں اسلئے یہ خیال ہوتا ہے کہ اِس کتاب کا مصنف کوئی ہندو ہے۔ بہر حال یہ طے شدہ امر ہے کہ اسکا مصنف سجان رائے بٹالوی ہے۔ اب یہ امر تنقیح طلب

رہتاہے کہ اوس نے اپنا نام پردہ خفا میں کیوں رکھا۔ درانحالیکہ عام رواج کے مطابق دیباچہ میں اوسکا اظہار ضروری تہا۔ ظاہرا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ سجان رائے محض ایک معمولی اور غیر معروف شخص تہا جسکو اپنے اظہار نام سے یہ امید نہو سکتی ہتی کہ اوس کی تصنیف یا تالیف کی کچہہ قدر و وقعت بڑہ جاتی۔ اور نیز یہ کہ اوسکو خود اس سے حصول شہرت و عزت مدنظر نہ تہی بلکہ اوسکا مقصود محض اظہار حقیقت حال تہا جو ایک مورخ کا نصب العین ہونا چاہئے۔ ان امور کو پیش نظر رکھکر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اوس کے بیانات بیشتر رطب و یابس سے پاک اور اصل واقعات پر مبنی ہونگے بالخصوص پادشاہ اورنگ زیب کے زمانہ کے حالات جبکہ وہ اکثر واقعات کا خود شاہد متصور ہے +

نفس کتاب | خلاصۃ التواریخ سنہ ۴۰ جلوس اورنگ زیب مطابق سنہ ۱۱۰۷ ہجری (سنہ ۹۶-۱۶۹۵ء) میں تحریر ہوئی اور مصنف نے دو سال اوس کی تالیف و ترتیب میں صرف کی۔ یہ کتاب مخصوص دہلی کی تاریخ ہے جسمیں اس سلطنت کے ابتدائے قیام یعنی زمانہ جدہشتر سے تا وقت تحریر کتاب کل راجگان و سلاطین کا حال بالتفصیل درج ہے۔ دیگر سلطنتوں کا تذکرہ بہی اوس موقعہ پر جبکہ وہ مفتوح ہوکر سلطنت دہلی میں شامل ہوئیں بالاجمال کیا گیا ہے۔ مصنف نے کتاب مذکور کو پاکیزہ و رنگین عبارت فارسی میں لکھا ہے اور استعارات و کنایات و اشعار برمحل و موقعہ سے اوسکو زیب و زینت دی ہے بلحاظ حالات و مطالب کتاب ہذا تین حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

حصہ اول۔ جغرافیہ مملکت ہند بزمانہ سلطنت شہنشاہ اورنگ زیب۔

حصہ دویم۔ حالات راجگان ہند من ابتدائے سلطنت راجہ جدہشتر پانڈو تا زمانہ سلطنت راجہ پرتہی راج المعروف برائے پتھورا۔

حصہ سویم۔ حالات پادشاہان اسلام از زمانہ سلطنت ناصر الدین سبکتگین تا زمان پادشاہ اورنگ زیب +

حصہ اول بہت زیادہ قابل قدر ہے جس میں ہندوستان کا جغرافیہ بزمانہ شہنشاہ اورنگ زیب معہ اوس کی پیداوار اور حالات باشندگان کے درج ہے اور نیز منجملہ اٹھارہ صوبجات کے جنپر کہ سلطنت مغلیہ اوس زمانہ میں منقسم تھی ہر ایک صوبہ کا بیان جداگانہ شرح و بسط کے ساتہہ تحریر ہے یعنی اونکے خاص خاص شہر اور دلچسپ مقامات و عمارات اور اونکے مصنوعات اور نیز مسافات دریا کا ذکر ہے مصنف نے اسہی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ ہر صوبہ کے سرکار اور محالوں کے تام معہ زر مالگذاری کے تحریر میں لایا ہے گویا کہ یہ حصہ آئین اکبری کا ایک ضمیمہ ہے جس سے اوس میں جدید معلومات کا

اضافہ ہوتا ہے. خاص طور پر قابل ذکر پنجاب کا جغرافیہ ہے اور اوس میں بھی صوبہ لاہور اور مصنف کے وطن پرگنہ بٹالہ کا جو بیشتر مصنف کی ذاتی واقفیت پر مبنی ہے۔

حصہ دویم بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اِس میں راجگان ہند اور بالخصوص حکمران دہلی کے نام اون کے ازمنہ حکومت اور مختصر حالات سلطنت مندرج ہیں یہ غالباً فارسی کی پہلی شایع شدہ تاریخ ہے جو قدیم تاریخ ہند پر روشنی ڈالتی ہے اگرچہ اوس زمانہ کے واقعات عموماً قصہ وکہانی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

حصہ سویم بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ اِس میں بیشتر واقعات تو دیگر تواریخ سے جن کی فہرست مصنف نے دیباچہ میں دی ہے اخذ کیے گئے ہیں لیکن شہنشاہ اورنگ زیب اور اوس کے بھائیوں کی باہم خانہ جنگی کے بسیط حالات سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور نیز مصنف کے ذاتی واقفیت کی بنا پر وہ مستند متصور ہیں۔ خلاصۃ التواریخ غالباً پہلی قدیمی تاریخ ہے جس میں پادشاہان اسلام کے حالات ایک ہندو کے قلم سے تحریر ہوے ہیں اور جو اب زیور طبع سے آراستہ ہوکر شایقین تاریخ کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ چونکہ یہ امر بین ہے کہ یہ کتاب پادشاہ وقت کے زیر اثر تحریر نہیں ہوئی اس لئے اہل نظر کے لیے وہ بہترین ذریعہ معلومات ہوگی اور نیز اوس سے یہ پتہ چلیگا کہ اب سے دو ڈھائی سو برس پہلے ایک ہندو مورخ کی پادشاہان اسلام اور خصوصاً اپنے ہم عصر پادشاہ اورنگ زیب کے متعلق کیا راے تھی۔

معذرت بادی النظر میں کسی پرانی کتاب کا شایع کرنا کچھہ زیادہ دشوار معلوم نہیں ہوتا مگر جن اصحاب نے اس کام کو کما حقہ انجام دیا ہے وہ اون دقتوں سے بخوبی آگاہ ہیں جو متعدد نسخوں کے حصول شکستہ اور بدخط تحریرات کے پڑھنے. اور اغلاط کتابت کی تصحیح کرنے بالخصوص ناموں کی تحقیق وصحت میں پیش آتی ہیں۔ جبکہ پرانے زمانہ کے کاتب نقطوں اور مرکز دینے کی پابندی سے بری تھے۔ مختلف نسخوں کے مقابلہ کرنے میں جو محنت اور وقت درکار ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں خصوصاً جبکہ اڈیٹر نے اس کام کو محض شوقیہ اور اوسوقت میں انجام دیا ہو جو اوس کے فرایض منصبی ادا کرنے کے بعد دماغی وجسمانی آرام واسایش کے لیے ملتا ہے۔ مجھے اِس امر کا کلی احساس ہے کہ یہ کام میری تنہا محنت اور کوشش سے کسی طرح انجام نہیں پاسکتا تھا اگر میرے اعزا واحبا جن میں کہ تاریخی مذاق خواہ طبیعتاً یا میری صحبت سے پیدا ہوگیا ہے میرا ہاتھ اس میں نہ بٹاتے بالخصوص جبکہ یہ کتاب پانچ مختلف قلمی نسخوں کے مقابلہ کے بعد شایع ہو رہی ہے۔ اسلیے میرا فرض ہے کہ جن اعزا واحباب نے میری امداد کام میں

اعانت فرمائی ہے اونکا فرداً فرداً اسم وار شکریہ ادا کرون۔ میں جناب **پیر ولایت شاہ صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اسسٹنٹ ماسٹر عربک ہائی اسکول** دہلی۔ و **مولوی اشفاق علی صاحب** منشی سپرانٹینڈینٹ حلقہ شمالی کی بیش بہا اور قابل قدر اعانت کا شکریہ کے ساتھہ اعتراف کرتا ہوں اور نیز عزیز برادران **حافظ محمد حسن بی۔ اے** و **مقبول حسن** و **فضل حسن** و **بشیر احمد** کا ممنون ہوں جنہوں نے مقابلہ نسخہ جات قلمی و تصحیح پروف و ترتیب فہرست اسمار میں میری بہت زیادہ مدد کی۔ مین اپنے والد صاحب جناب قبلہ و کعبہ **مولوی شریعت اللہ صاحب** و اخی معظم جناب **مولوی ابرار حسن صاحب** سکریٹری ہیوٹ مسلم ہائی اسکول مراد آباد کی اعانت کا بھی دل سے معترف ہوں جن کی متبحر قابلیت علمی نے متعدد بار میری مشکل کشائی فرمائی حقیقت یہ ہے کہ خدائے برتر کو اس ناچیز سے اس کتاب کی اشاعت کرانا ہی منظور تہا کہ یہ اسباب جمع ہو گئے ورنہ کجا میں اور کجا یہ دشوار کام۔

کتاب ہذا کی تصحیح و مقابلہ ماہ جون سنہ ۱۹۱۷ء میں شروع ہوا تہا اگرچہ کہ اس مین بہت زیادہ زمانہ صرف نہیں ہوا اور امید کی جاتی تہی کہ سنہ مذکور کے اختتام تک وہ طبع ہو کر شایع ہو سکے گی۔ لیکن کاپی نویسی اور بعدہ چھپنے میں جو دشواریاں لاحق ہوئیں اونکا وہم و گمان بھی نہ تہا اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے بارہا اوس کی تکمیل میں مایوسی کا خوف ہوا۔ انہی بے عنوانیوں کی وجہ سے مجھے دلی صدمہ و افسوس ہے کہ جس شان کے ساتھہ میں اس کتاب کو پبلک کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا نا کام رہا اور غلطیاں بھی جو لیتھو کے ساتھہ لازم و ملزوم کا حکم رکھتی ہین رہ گئیں باوجودیکہ تصحیح پروف میں کوئی دقیقہ محنت اور توجہ کا فروگذاشت نہیں ہوا۔ اگرچہ کہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے تاہم مجھے امید ہے کہ ناظرین میری مشکلات پر توجہ فرما کر سہو و خطا سے چشم پوشی کرینگے +

ظفر حسن۔ بی۔ اے

دہلی
۱۱ ر اگست سنہ ۱۹۱۸ء

فہرست کتب تواریخ کہ حوالہ اینہا در کتاب ہذا دادہ شدہ

۱۔ اکبر نامہ۔ مصنفہ شیخ ابوالفضل علامی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۷۱-۱۸۸۶ء +

۲۔ اقبال نامہ جہانگیری۔ مصنفہ معتمد خان بخشی جہانگیر بادشاہ مطبوعہ کالج پریس کلکتہ سنہ ۱۸۶۵ء +

۳۔ آئین اکبری۔ مصنفہ شیخ ابوالفضل علامی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۷۲-۱۸۷۷ء +

۴۔ بادشاہ نامہ۔ مصنفہ ملا عبدالحمید لاہوری مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۷-۱۸۶۸ء +

۵۔ تاریخ پنجاب مصنفہ سید محمد لطیف مطبوعہ سنٹرل پریس کلکتہ سنہ ۱۸۹۱ء (انگریزی) +

۶۔ تاریخ فرشتہ مصنفہ ملا محمد قاسم ہندو شاہ مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ سنہ ۱۹۰۵ء +

۷۔ تاریخ فیروز شاہی مصنفہ شمس سراج عفیف مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۰ء +

۸۔ تاریخ فیروز شاہی مصنفہ ضیاء الدین المعروف بضیاء برنی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۲ء

۹۔ تاریخ ہند مؤلفہ سر ایچ۔ ایم۔ ایلیٹ صاحب مطبوعہ ٹربنر کمپنی لنڈن سنہ ۱۸۶۷-۱۸۷۷ء (انگریزی)

۱۰۔ توزک جہانگیری مطبوعہ علیگڈھ سنہ ۱۸۶۴ء +

۱۱۔ تیمور نامہ۔ مصنفہ مولانا عبداللہ ہاتفی (قلمی) +

۱۲۔ شاہ جہان نامہ۔ مصنفہ ملا محمد امین قزوینی (قلمی) +

۱۳۔ طبقات اکبری۔ مصنفہ مولانا نظام الدین احمد مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۷۵ء
۱۴۔ طبقات ناصری۔ مصنفہ ابو عمر منہاج الدین عثمان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۴ء +
۱۵۔ ظفر نامہ۔ مولفہ مولانا شرف الدین علی یزدی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۸۷-۱۸۸۸ء +
۱۶۔ عالمگیر نامہ۔ مصنفہ منشی محمد کاظم مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۸ء +
۱۷۔ فتوحات فیروز شاہی۔ مصنفہ شہنشاہ فیروز شاہ (قلمی) +
۱۸۔ مآثر الامرا۔ مولفہ نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۸۸-۱۸۹۱ء +
۱۹۔ مآثر عالمگیری۔ مصنفہ محمد ساقی مستعد خان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۷۱ء
۲۰۔ مفتاح التواریخ۔ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ نول کشور پریس کانپور ۱۸۶۷ء
۲۱۔ منتخب اللباب۔ مصنفہ محمد ہاشم خان المخاطب بہ خافی خان نظام الملکی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۹-۱۸۷۴ء +
۲۲۔ منتخب التواریخ۔ مصنفہ عبد القادر بن ملوک شاہ بداونی مطبوعہ کالج پریس کلکتہ ۱۸۶۵-۱۸۶۹ء +



فہرست مضامین کتاب خلاصۃ التواریخ

صفحات

اذکار

اذکار	صفحات

اذکار	صفحات
سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاہ	۲۶۵
سلطان بہلول لودھی	۲۶۷
سلطان سکندر لودھی	۲۷۳
سلطان ابراہیم لودھی	۲۷۶
ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	۲۷۹
سلطان قطب الدین عرف رائے سنہرہ لنکاہ	۲۹۳
سلطان حسین بن سلطان قطب الدین	۲۹۳
سلطان محمود بن فیروز شاہ بن سلطان حسین	۲۹۴
سلطان حسین بن سلطان محمود	۲۹۵
میرزا شاہ حسین ارغون	۲۹۵
نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ	۲۹۶
شیر شاہ سور	۳۱۵
اسلام شاہ المشہور سلیم شاہ	۳۲۴
فیروز شاہ بن اسلام شاہ	۳۳۰
سلطان محمد عادل عرف مبارز خان	۳۳۰
آمدن ہمایوں بادشاہ بتسخیر ہندوستان و فتح بر افغانان و رحلت نمودن باز از ینجہان	۳۳۳
ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	۳۳۶
دربیان آمدن ہیموں بقال بقصد محاربہ با خاقان زمان و دستگیر گردیدن و بقتل رسیدن او	۳۳۸
دربیان فتح قلعہ مانکوت و اخراج سلطان سکندر و انقطاع سررشتہ افغانان از ملک	۳۴۱
دربیان بے اعتدالی ہائے خانخانان بیرم خان و اخراج او از ممالک محروسہ	۳۴۲
دربیان تسخیر ولایت مالوہ	۳۴۵
دربیان تسخیر ولایت گکھران	۳۵۰
دربیان رسیدن زخم بحضرت بادشاہ	۳۵۲
دربیان کشتہ شدن شاہ ابو المعالی	۳۵۲
دربیان ولایت گدھہ کہ انرا گوندوالہ گویند	۳۵۳
دربیان تعمیر قلعہ اکبر آباد	۳۵۴
دربیان قتل علی قلی خان و بہادر خان	۳۵۵
دربیان شورش میرزائیان و تادیب و تخریب آنہا و تسخیر ولایت گجرات	۳۵۸
دربیان روانہ شدن خان اعظم بمکہ معظمہ	۳۶۷
دربیان تسخیر قلعہ چتور	۳۶۸

اذکار

اذکار — صفحات

اذکار



بسم الله الرحمن الرحیم

نقاش نگارخانه کاینات و مصور کارگاه ممکنات چون اقتضا آن کرد که صورت پیرایے عجایب ابداع و چهره آرای غرایب اختراع گردد بوحدت ارادی اربعه عناصر را با وجود تضاد فطری و تخالف طبعی باهم امتزاج و اختلاط داده برنگ آمیزی ارادت کبریا و صنع انگیزی کلک قضا انواع نقوش غریبه و اشکال عجیبه بر مرقع تکوین نگاشت و اشباه متنوعه و تمثال مختلفه را برار زنگ کون نقش بست یعنی بقدرت ابداعی و صنعت اختراعی گوناگون خلقت و رنگارنگ آفرینش از مکامن خفا بمنصه شهود و از جلباب عدم بعرصه وجود آورده انسان را اشرف المخلوقات و اعظم الموجودات مشاهد بدایع صنایع و مظاهر شرایف لطایف خویش فرموده و بعنایات نمایان و تلطفات شایان باصره بینائی نگرفکاریهاے جهان و سامعه شنوای نیرنگ سازیهای جهانیان و شامه کامیابی شمایم عطریه و ذایقه چاشنی گیری لذایذ اغذیه و لامسه شناسای سرد و گرم و دانائے سخت و نرم کرامت[1] کرد و بکلید سی و دو دندانه زبان قفل از گنجینه باطنش برکشود و مشعل دانش و عقل در شبستان ضمیرش برافروخت تا بوسیله جمیله اینقدر تائیدات و تمدیدات بر شرایف و کوایف انفسیه[2] و سایر سرایر کونیه اطلاع یافته پی بمطلب اصلی و مقصد حقیقی که عبارت از حقیقت و معرفت الٰهی بوده باشد تواند برد و بدستیاری آن برتبه والا و درجه اعلی انسان کامل فایز تواند شد منظومه

صانع بیچون که ترا آفرید با تو بگویم که چرا آفرید
تا بشناسائی او پی بری گوهر مقصود بدست آوری

(۱) مرحمت (۲) الہیہ

اما چوں نفس اماره هوا و هوس زیان کاره که بطریق توامان همراه انسان است عنان اختیار از دست در ربوده و مرآت ضمیر را بزنگ غفلت و پندار اندوده و در سلسله تعلقات و علایق دنیای بی ثبات می اندازد و ازینجهت او مجبوره استعداد بوده از شاهراه مقاصد معنویه بی راه رفته پای بند خلاب اسباب صوریه می باشد و برای گرد آوری مواد دنیا و تمشیت امور رنجها و مطلوبات جسمانی و مرغوبات نفسانی هزاران خیالات باطله و تمنیات لاطایله بسان امواج دریا موج ازدل بر می انگیزد و بحصول ان کوششهای کششهای موفوره و اضطراب و شتاب نامحصور و بجا آورده از وجدان در لجهٔ ضلالت و از فقدان در گرداب ملامت می افتد و ضمیمه ان از فرط محبت و الفت عیال و اطفال و خویش و اقارب کند پیچ در پیچ هرگز دن جان مضبوط ساخته عمر گرانمایه را که بدل ندارد و عیوض ان بدست نیاید بهمین آئین در ترهات باخر میرساند **نظم**

گر نیک نظر کنیم ابدل ۔ هستیم ز اصل کار غافل

بیفائده هر که عمر درباخت ۔ چیزی نخرید و زر بینداخت

خوشا بیدار دلی روشن ضمیری که محکوم نفس اماره نبود و خاطر از خطرات لایعنی و ایر دخته دنیا و اسباب ان را محض خیال و خواب داند و زندگانی را نقش براب تصور نماید و اوقات عزیز را در طاعت ایزدی صرف نموده با نوار شمع عرفان شبستان ضمیر منور سازد **مثنوی**

سعادت ز طاعت میسر شود ۔ دل از نور طاعت منور شود

ز طاعت بود روشنائی جان ۔ که روشن ز خورشید باشد جهان

دربیان خاصان درگاه ایزدی و تعریف آفریننده عالم

آفریننده موجودات و پیدا کننده مخلوقات بارادت ازلی و قدرت لم یزلی به منطی که گوناگون عالم و رنگارنگ عالمیان را بعرصه هستی چهره افروز ساخته همان منط مذاهب متنوعه و مشارب مختلفه در جهانیان بظهور در آورده و بنا به استحکام ادیان در هر دیار و هر فریق یکی از خاصان جناب صمدیت را بخلعت بشری مخلع گردانیده و اورا انقدر قدرت عطا فرموده که عارف دقایق عقول و نفوس و کاشف حقایق معقول و محسوس بوده از احوال اجسام علوی و اجسام سفلی و اخبار ماضی و حال و استقبال بعلانیان الهی داده و مظهر معجزات عجیبه و کرامات غریبه گشته پرده کشای اسرار غیب و چهره آرای سرایه لاریب گردیده و بالهام ربانی کتاب آسمانی بدست داشته خلایق را هادی و وادی ایزد

پرستی وره نمون راه خداشناسی گشت و بحکمت الٰهی در کتاب و کلام معجز فرجام او هزاران میمنت و برکت بظهور پیوست که بعد رحلتش نیز طوایف انام پیروی و متابعت از دست نداده از کارنامه[1] نامیش و تکرار اعجاز کرامتش محض سعادت و عین عبادت میدانند ازینجاست که هر فرقه مذهب خودرا از واردات درگاه الوهیت و اوامر بارگاه ربوبیت تصور نموده اند و مهار دربینی دل و گلوبند بر گردن جان می اندازند و دین و آئین دیگران محض ترهات پنداشته رحمت ایزدی مخصوص بحال[2] خود منسوب میسازند و ایذای مخالف کیش و اجرای آئین خویش استرضای ایزد توانا می انگارند اری این سجایای عامیان هر گروه است که پی بمطلب اصلی نبرده تعصب را عبادت می پندارند اما خاصان هر طایفه که از لمعه انوار عرفان شبستان ضمیر ایشان روشن گردیده و رایحه معرفت بمشام جان شان در رسیده رحمت[3] واسعه جهان آفرین مخصوص بقومی تصور نه کرده بسان لمعان مهر منیر و فیضان مطر[4] مطیر فیض بخش جمیع طوایف تصور میکنند و از تعصب و تعند برکران بوده با دوست همرنگ و با دشمن بی جنگ زیست مینمایند در ان اتفاق دارند که سر گروه هر گروه از تائیدات ایزدی و تسدیدات صمدی خالی نیست و میدانند که از تلون حکمت الٰهی و تنوع قدرتهای نامتناهی ست که با اینهمه ظهور و آشکارای جلباب چند بر روی معرفت و شناسای خویش اعتبیه ساخته طبقات خلایق را در مناقشات مذاهب و مباحثات مشارب انداخته. بیت

در هیچ سر نیم که دشمنی کفر و دین چرا ست — از یک چراغ کعبه و بتخانه روشن است

الحاصل هر یک از قافله سالاران هر فریق و مشعله داران هر طریق بمقتضای روشندلی و صفای درونی باصطلاح خویش روح سخن بقالب الفاظ در آورده بلغت دل پذیر چهره افروز عالمی شده اند که کلید بیت المقصود عرفان و گنجینه کشای شناخت یزدان نواند بود و پیداست که هیچکس در هیچ طریق بدون تحصیل و تکمیل علم کامیاب مقصد معنوی و مطلب اصلی نگشته و نخواهد گشت الحق علم است کشاف اسرار کونی و الٰهی مشاهد شواهد سفیدی و سیاهی پرده کشای راز انفسی و آفاقی چهره آرای رموز تقییدی و اطلاقی ذریعه ادراک کمالات صوریه و معنویه واسطه احراز مرادات دینیه و دنیویه تیغ فهم و فراست را سنگ فسان و طبع زنگ آلود بیخردی را مصقله و سوهان و شب دیجور باطن بے دانشان را چراغ افروز دانش شبستان ضمیر کور باطنان را شمع آرای بینش بینائی و نابینایان عالم

---

(۱) نز: کار (۲) بحال (۳) مرحمت (۴) ابر

غفلت را بسبب ظهور بینائی ولطافت[۱] عرصه پیدائش را عصای خردبخشی و خرد افسرائی مشغله ایست منهج حسنات حال ومال مشعله ایست نیز روان[۲] وادی فضل وکمال مشغله ایست به مرات اهل جمال قال رایحه ایست بمشام بواطن ارباب جمال وجلال مثنوی

تاج سر جمله هنرهاست علم　　قفل گشای همه درهاست علم

علم بود گوهر باقی خصال　　آن چو حقیقت دگران چون خیال

علم کند شاد و عسرت قصیر　　هرچه ضرورست بدان شغل گیر

آنچه ضرورست چو حاصل کنی　　بهر عمارت گری دل کنی

بر اثبات شرف وکرامت علم حجج ساطع و دلایل قاطع انست که آدمی زاد محبوس مطمورهٔ حدوث و امکان و پابند سلسلهٔ کون و مکان را کجا قدرت انکه بی پرواز جهان چون طایر علوی بر افلاک رفته دقایق حقایق متوطنان عالم علوی را تواند دریافت یا بر روی ظهر الارض بهم رسانیده بر عرصه تمام روی زمین و عروج جبال و قعر دریا و تحت الثری شناخته تمام احوال عالم سفلی معلوم تواند کرد اینهمه حقیقت جنبش و گردش آسمان و طلوع و غروب ستارگان و سعادت و نحوست زمان و حالات جهان و جهانیان و کیفیت و کمیت دریای عمان بوسیله علم دریافته بر دقایق اسرار حقایق کما ینبغی اطلاع یافت و همچنان بر روی دریا خرامیدن و بر سطح هوا پریدن و از حبس نفس دل را از غم ربودن و بخلع بدن روح خود را در پیکر دیگری انتقال نمودن و از سیمیا به تبدیل صورت پرداختن و به کیمیا از خاکستر طلا ساختن و با فسون عالم اجنه را به تسخیر در آوردن و از طلسمات دلهای خلایق مسخر کردن و بجادو بر سرایر ضمایر جهانیان واقف رویدن و معالجه افتادگان بستر بیماری را شفا بخشیدن و سایر سحر سازی و نیرنگ پردازی و بدایع علوم میتوان بظهور آوردن پس چنانچه این همه علوم مشکل و فنون نادره از عدم بمنصهٔ شهود می آید همانا که بوسیله جمیله آن[۳] حصول مرتبه عرفان و درجه شناخت یزدان نیز قریب الوقوع است مثنوی

چو شمع از پی علم باید گداخت　　که بی علم نتوان خدا را شناخت

بنی آدم از علم یابد کمال　　نه از حشمت و جاه و مال و منال

برو دامن علم گیر استوار　　که علمت رساند بدار القرار

---

(۱) سرگردانان (۲) براه روان (۳) یعنی علم ۰

میاموز جز علم گر عاقلی   که بی علم بودن بود غافلی

در بیان تألیف این نسخه مسمی بخلاصة التواریخ

جاده پیمایان بادیهٔ دور و دراز تعلقات و رهگرایان مرحلهٔ نشیب فراز دنیای بی ثبات را آیینی معهود و روشی مستمر است که شغلی چند از قسم شکار و قمار و رود و سرود و اصغای لاف و گزاف و استعمال اصناع و احراف و امثال آن مانوس طبع و مألوف مزاج ساخته در زمان انفراغ از مکاسب و مشاغل ضروریه و کاروبار دنیویه بدان اشتغال دارند و بدین نمط عمر گرانمایه را بگذاشتن آن محتاج بشواغل نیست میگذرانند اما روشمندان هشیار قوام و صافی درونان فرخنده فرجام که بهره از سعادت و عادت بعبادت دارند این نوع مشاغل بیهوده محض تضییع اوقات و نقاب بر چهرهٔ شاهد معنویات میدانند و میفرمایند که چون همه کس همت آن ندارند که بالکلیه از علایق دنیوی ترک توانند نمود اما اگر توفیق رفیق گردد با وجود تعلقات در یاد رب العباد بودن و در شروع هر کار اسم آفریدگار بر زبان آوردن و دست در کار و دل بایار داشتن شغلی شریف تر و امری لطیف تر است و اگر چنین نباشد باری در وقت فرصت از امور ضروریه بتسبیح و تهلیل و یاد رب الجلیل پرداختن کارنشاطترین ساختن است ازان باز بمطالعهٔ کتب حقیقت و طریقت مشاغل و بمضامین آن عامل بودن کامیابی دنیا و عقبی است ازان پس مشغله کتب اخلاق موجب تزکیهٔ نفس و تصفیهٔ باطن منهج حسنات حال و مآل است سیوم مطالعهٔ کتب تواریخ شغلی است بر منصهٔ شهود انجمن دانشش را چهره آرا و بزم خرد را پرده گشا وادیست در جلوه گاه ظهور هوش افزای راه پرداز و چراغ خلوت[1] را روغن انداز در اظهار احوال پادشاهان ماضیه و بیان حقیقت فرمان روایان گذشته جام جمشید است و آیینهٔ سکندر و در گذارش فنای عالم و عالمیان و عدم بقای جهان و جهانیان شاهدیست بدلایل واضح خوشا دانشوری بخت بیدار و فرخنده منشی سعادت اطوار که باین شغل شگرف قیام ورزیده بدریافت ماجرای راه پیمایان مرحلهٔ عدم و سرگذشت گذشتگان ازین عالم عبرت پذیرفته از خواب غفلت بیدار شود و بیوفای دنیا و قلت بقای مافیها تدبر دانسته اوقات عزیز را که معدوم البدل و مفقود العوض است صرف امور فانی و مستلذات جسمانی نگرداند و باستحصال

---

(1) طرب +

توشهٔ اخروی و استکمال امور معنوی که عبارت از یاد رب العباد است اشتغال ورزد و بداند که
هرگاه بادشاهان عالی مقدار و جهانداران نامدار با قبایل گران و وزرای کاردان و عساکر بیکران و خزاین
بے پایان باان عظمت و جلالت و شوکت و بسالت ره نورد مسلک فنا شدند و اثری ازان نامداران
برصفحهٔ روزگار نماند تا بسایر الناس چه رسد۔ **مثنوی**

آه ازین منزلی که در پیش است — که گذرگاه شاه و درویش است

نه ازین دام میتوان جستن — نه ازین مرگ میتوان رستن

گر خوری همچو خضر آب حیات — تشنه لب جان دهی درین ظلمات

گر چو عیسیٰ شوی بچرخ برین — عاقبت جا کنی بزیر زمین

گر چو یوسف باوج ماه روی — ناگهان سرنگون بچاه رسی

آنکه جاوید هست و بود یکی است — تا ابد واجب الوجود یکی است

ازانجا که این هیچمدان از بنجهت که از عنفوان ظهور صبح شعور بملازمت ناظمان امور مملکت و مال
و صاحبان کارگاه دولت و اقبال پیشه خطوط نویسی که عبارت از منشیگری بوده باشد بسر برده
بمقتضاے این فن و قلاوزی شوق و سزاولی آرزو اکثر نسخهٔ تواریخ بمطالعه درآورده بهرهٔ فراوان
اندوخته چنانچه کتاب رزم نامه ترجمهٔ مها بهارت که از تواریخ هند بزرگ تر و معتبر تر مشتمل بر احوال
پاندوان و کوروان و اسلاف انهاست و حسب الحکم حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه
مولانای عبدالقادر بدایونی و شیخ محمد سلطان تهانیسری باهتمام نقیب خان که سرآمد تاریخ‌دانان بود
از سنسکرت بفارسی مترجم نموده و علامی فهامی شیخ ابوالفضل خطبهٔ آن را بطرز مرغوب بقلم آورده
و ترجمهٔ **هربنس پران** که ماجراے احوال سری کشن و نسب و نامهٔ اسلاف را جهاو عابدان ما[illegible]
ازان ظاهر است و آنرا حسب الحکم محمد اکبر بادشاه مولاناے تبریزی بتحریر درآورده و ترجمهٔ
رامائن که متضمن بر احوال سری رام چند از کتب مشهور است و جماعهٔ مذکور از سنسکرت
بفارسی درآورده و ترجمهٔ **بهاگوت جوگ بشنشت** که با داستان عجایب و سخنان
غرایب از حقایق و معارف دردست و بموجب امر بادشاه زاده داراشکوه آنرا شیخ احمد
و دیگر فضلا بفارسی درآورده اند و نسخهٔ **گل افشان** ترجمهٔ **سنگاسن بتیسی** متضمن احوال راجه
بکرماجیت که مخترع آن برج پنڈت وزیر راجه بهوج است و نسخهٔ **پدماوت** مشتمل بر حقیقت
رای رتن سین مرزبان چتور که بنا بر پدماوت زوجهٔ خود با سلطان علاؤالدین والی دهلی محاربه نمود

ونسخه راجاولی که مصر بدیا دهر اسامی راجها بخط هندوی نوشته وان راسا هورام خلاصه مریدان گسائیں ایرام
بعبارت مرغوب بفارسی در آورده ونسخه راجترنگینی که پنڈت رگهناته احوال راجهاے والاشان ورایان رفیع
المکان بتفصیل بسنسکرت نگاشته وان را مولانای عماد الدین بفارسی ترجمه نموده وتاریخ سلطان محمود غزنوی
که در ممالک هند آغاز ظهور اسلام از سلطان ناصر الدین سبکتگین پدر بزرگوار او ست وآنرا مولانائے عنصری
بقید کتابت در آورده وتاریخ سلطان شهاب الدین غوری که حکومت راجها ورایان از ابتداے
خلافت او از هندوستان منقطع گشته وتاریخ سلطان علاء الدین خلجی که از سلطان هند مشهور است
وتاریخ فیروزشاهی تصنیف مولانائے ضیاء الدین وتاریخ افاغنه محتوی بر احوال سلطان بهلول
لودی ونسل او وحقیقت شیرشاه افغان سور واولادش که آنرا حسین خان افغان تصنیف نموده سلسله
جمیع افغانان به بنی اسرائیل برادران مهتر یوسف کنعانی رسانیده وکتاب ظفرنامه متضمن فتوحات
حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان از تصانیف زبدهٔ فضلا مولانائے شرف الدین علی یزدی و
کتاب تیمورنامه که مولانای هاتفی برادرزاده مولانای عبد الرحمن جامی در سلک نظم کشیده وتاریخ بابری[1]
که حضرت بابر بادشاه احوال خجسته مآل خود را خود بزبان ترکی به تسطیر در آورده اند ومیرزا خان خانخانان
عبد الرحیم آن را بفارسی مترجم نموده وکتاب اکبرنامه که علامی فهامی شیخ ابو الفضل احوال سلسله
علیه حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر تا حضرت آدم علیه السلام بعبارات واستعارات دل پذیر
بقلم در آورده وتاریخ اکبرشاهی تصنیف شیخ عطا بک قزوینی واکبرنامه تصنیف شیخ الهداد
ومنشی مرتضی خان وطبقات اکبری از تصنیفات خواجه نظام الدین احمد اکبرشاهی که
جامع بسیارے تواریخ هندوستان است واقبالنامه جهانگیری مشعر بر احوال
بادشاهان والاشان از حضرت صاحبقران تا نور الدین محمد جهانگیر بادشاه که معتمد خان عرف
محمد شریف بعبارت واضحه تحریر در آورده وجهانگیرنامه که جهانگیر بادشاه احوال خود را بعبارات
بادشاهانه نگاشته اند وتاریخ شاهجهان تصنیف وارث خان که علامی سعد الله خان
آن را باصلاح در آورده وتاریخ عالمگیری که میر محمد کاظم منشی احوال سعادت اشتمال
حضرت ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی از ابتداے برآمدن
از دکن بقصد جنگ داراشکوه ونصرت بر برادران وجلوس براورنگ خلافت لغایت
سنه ۱۰ جلوس مقدس بعبارات دل پذیر بقلم در آورده وتاریخ کشمیری متضمن احوال چهار هزار

---

(۱) واقعات بابری ◆

سال که مولانای شاه محمد شاه آبادی از لغت کشمیری بفارسی در آورده و تاریخ بهادرشاهی
مشتمل بر احوال سلاطین ولایت گجرات احمد آباد و ولایت سند المشهور به تهتهه و تاریخ سلاطین
ولایت ملتان و مالوه و دولت آباد و دکن و جونپور و بنگاله و اودیسه که در ازمنهٔ مختلفه ان ممالک
از تصرف اورنگ نشینان دهلی بر آمده و بر هر یک ولایت حاکمی جداگانه استقلال
یافته بود و حقیقت هر ولایت و هر فرمان روا از آن تواریخ ظاهر است و دیگر
تواریخ هند و فرس مطالعه این هیچمدان در آمده بخاطر ناقص رسید که از آن جمیع تواریخ انتخاب
نموده نسخهٔ مختصری متضمن احوال فرمان روایان ماضیهٔ هندوستان درست ساخته ذریعه
حصول انبساط گرداند بنا بر علی هذا خلاصه مضامین هر نسخه مشتمل بر شمه از ماجرای احوال هر فرمان روا
را از ابتدای راجه جدهشتر پاندوان که در عالمگیری و رعیت پروری و خدا شناسی
و ایزد پرستی کارسازیها بروی کار آورده لغایت رای پتهورا که خاتمه سلطنت جماعه هنود
اوست اسمای راجهای عالی مقدار و رایان والا قدر را بطریق اختصار و انتقال امر سلطنت
از قومی بقومی دیگر تحریر در آورده و اسامی سلاطین مسلمین از سلطان ناصرالدین سبکتگین که
بادی مراسم اسلام در هندوستان از وست شروع نموده اندک از احوال هر کدام
یعنی جلوس بر اورنگ جهانبانی و صرف زندگانی بصفات حسنه یا ایات ذمیمه و حکومت
روای بعدل و انصاف یا بظلم و اعتساف و بسبب فرو رفتن کوکب زندگیش در هبوط
فنا و طلوع ستاره طالع دیگری از مشرق ارتقا لغایت محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه
بصفحه بیان آورده این کتاب را بخلاصة التواریخ موسوم گردانید و عبارات و استعارات
این نسخه بدیعه را از کتب دیگران دزدی نکرده بقدر لیاقت و استعداد خویش بتسطیر در آورده و
ابیات مناسب حال بعضی از طبع ناقص و اکثری از اشعار شعرای نامدار که بر محل و دیدیه بخاطر
رسیده بر نگاشت و این همه استعارات و عبارات را دو سه مرتبه باصلاح در آورده در
مدت دو سال درست ساخته در سنه چهلم عالمگیری مطابق یک هزار و یکصد و هفتم هجری
و هزار و هفتصد و پنجاه و سه سنه بکرماجیت و هزار و ششصد و هژدهم سنه سالباهن و چهار
هزار و هفتصد و نود و شش از کلجگ گذشته بکلک مرتب گردانید آدمی زاده هر چند دانش بلند داشته
باشد بمقتضای بشریت از سهو و خطا خالی نیست درین صورت امید از منشیان روزگار و والا منشان
فرخنده اطوار انست که در وقت سیر و مطالعه این نسخه اگر عبارتی و استعارتی

پسند طبع عالی نیفتد. و یا در سنه و احوال و فرمان روائی تفاوت ظاهر شود یا آئین نسخه و ترتیب کتاب ناخوش آید یا فقرات نادرست و مضامین ناموزون معلوم گردد و به بیچیزدی و کم فطرتی این احقر العباد و مضاحک و استهزا نفرمایند و از روے لطف و کرم عیب پوشی کنند و بسان بزرگان خطاپوش اصلاح فرمایند مثنوی

طمع دارم که گر ناگه سگرفی | بخوانند زین سلاطین نامه حرفی
درین نامه اگر بینند خطائی | نیارد بر سر من ماجرائی
ز روے لطف در اصلاح کوشد | وگر اصلاح نتواند خموشد

تنظیم مملکت سخن دل پذیر و تنسیق الفاظ و معانی بے نظیر باصایب رائے دبیر خامہ روشن ضمیر در تسطیر تعریف و توصیف کشور ہندوستان جنت نشان

ہندوستان ملکیست وسیع و ولایتی است بس فراخ که ولایت دیگر بعشر عشیر ان نرسد باوجود وسعت و فسحت همه جا اباد و در هر جانب و هر ضلع امصار و بلاد و قصبات و قریات و رباطات و قلعجات مشتمل بر مساجد و معابد و خوانق و صوامع و سایر عمارات دل کشا و باغات فرح افزا و شجرات دلکش و زراعات سبز و خوش و جویبار روان و انهار جریان است که در ممالک دیگر این نوع آبادی و معموری کمتر نشان مے دهند و در مسالک و مشارع متعارفه بر روی هر نهر و ناله قنطره استوار و بر دریا کشتیها طیار و بمسافت هر کروه میناره‌ائے بلند عمارت[1] کرده و دلیل مسلک پس از دو فرسنگ سراها بعمارات متین برائے نزول و آرامش مسافرین و در هر سرائے اشیائے اغذیه و اشربه و ادویه و عطریه و آلات و ادوات مطلوبه موجود و مهیا بتمامی راه دورویه راسته درختان سایه گستر و میوه دار و چاهها و تالاب‌ها و آبگیرها و غدیرها لبالب از آب خوش گوار رهگرایان در ظل درختان تفرج کنان و میوه خوران و آب سرد نوشان گویا بر خیابان بوستان قطع راهی کنند و سوداگران و تاجران و سایر ره نوردان

---

(۱) علامت ؁

بی بیم دزدان وره زنان مال و اثقال خود از مسافت هاے بعیده سلامت بمنزل مقصود میرسانند
وازین مملکت جانب شرق بنگاله وسمت جنوب دکن وطرف غرب تهتهه بدریاے شور
اتصال دارد وبصوب شمال کوهی است کلان که انتهاے ان بسان دریاے عمان پیدا نیست
اگر در جمیع ممالک بهار نوروزی و ایام فروردی از لطافت و نزاهت هوا و عشرت و مسرت اهل
غبرا و اعتدال لیل و نهار و طراوت و نضارت روزگار مشهور است اما در هندوستان هواے
برسات که آغازش از انجام جوزا و انتهایش تا ابتداے میزان می شود و سرآمد تمامی بهارها و
هواے جان فزا است گوهر افشانی ابر غبار عرصه زمین و سطح آسمان را فرو می نشاند و رشحات
سحاب سراسر زمین را ابروی تازه می بخشد هوا در روزے گوناگون بهار بر روی کار می آرد فلک هر روز
رنگارنگ کسوت بر تن خویش میگذارد و آسمان بسان عروسان پرده بر روی خود می نهد و باد
مانند دایه مقنعه از روی برمی کشد ماه و زهره از غرفه چرخ رو بیرون می آرد و دایه سحاب بر چهره
آن شاهدان نقاب می بندد ابر بکردار عشاق گریه آغاز می نماید و صاعقه رقیب وار لب
بخنده می کشاید آب رود مستانه خرامش مے آغازد و باد از سلسله بند در پایش می اندازد
سرو از مستی رقص می کند چنار از طنز دستک میزند گل از شادی بخندد و در می آید بلبل زبان بزمزمه
میکشاید باغ و راغ از فیض بخشی هواے سبز گشته نسخه باغ ارم میگیرد کوه و دشت از
لطافت وقت کسوت سبز پوشیده دم مساوات بگلشن جنت میزند **بیت**

بهار سبز و جهان سبز و گلستان سبز است به هر کجا نگری تا بآسمان سبز است

نزاهت هوا هواے فروردے را هواخواه خود می سازد و لطافت باد پندار از نسیم نوروزی می رباند
رنگینی آسمان در منظر نظارگیان رنگین تر از گلشن بهار می نماید و تازه روی زمین در چشم تماشاییان
زیباتر از گلزار می در آید کنار جوهاے دلجو از سبزه هاے خودرو مانند خوبان نوخط مخطط میشود
و لب غدیر دل پذیر از نباتات نوخیز بسان جعد دل آویز از ما بر دیان مجعد میگردد و عالم عالم
خضرات از کتم عدم بعرصه وجود می در آید و جهان جهان نباتات از پرده نیستی جلوه می نماید و
دلهاے افسرده را نشاط تازه چهره می افروزد و خاطر پژمرده را انبساط بی اندازه رو میدهد
و پیران را نشاء برناى سر خوش میکند و جوانان را باده عیش مست میسازد و اهل حرص و
طمع که دایما کمر تردد بسته دارند پاے در دامان قناعت کشیده آرامش می پذیرند و سیاحان
گیتی نورد از تردد ها باز مانده بمکان آسایش می گیرند **مثنوی**

زمین پوشیده تشریف حیاتی | هوا داده باد و روح نباتی
عروسان فلک در پرده سازی | عجوز عالم اندر هفت بازی
ز فیض ابر گشته بوم و بر سبز | زده مرغان نوای سبز در سبز
نوای بلبل و آواز دراج | شکیب عاشقان را کرده تاراج
نوای ساز خوش آواز بلبل | فگنده شورشش در لاله و گل
گوزن و گور در هر مرغزاری | همه شادی کنان از بهره یاری

و کثرت بارش موجب افزونی زراعات و افزایش حاصلات و ارزانی غله و ابادانی الکه[1] است اگرچه در بعضی آفطار زراعات بر چاههای شود و در نخته اطراف اراضی سیلابه هم هست اما اکثر زمین الهی که عبارت از بارانی بوده باشد واقعه شده ازین جهت اکثر مدار بر باران است و بیشتری زمین صالح و سپس ربع که در سالی دو مرتبه بلکه بعضی جا زیاده بران مزروع می شود اگرچه کان الماس و یاقوت و طلا و نقره و مس و سرب و آهن و نمک وغیره درین کشور هست که محصول آن بضبط می درآید لیکن بیشتر مدار حاصلات بزراعات است و اقسام غله که شماره آن بقلم در نیاید پیدا میگردد و جمیع غلات این ملک لذیذ و خوش طعم است اما برنج سکهداس سرآمد جمیع اجناس است خوبی و لطافت آن از حد قیاس[2] متجاوز و مرغوب ذایقه بادشاهان و امیران و سایر الناس است در ملایمت و حلاوت بے نظیر و بخوشبوئی و خوش مزگی دلپذیر و دولتمندان بخت ور و دوستان طبیعت پرور غذای بهتر ازین طعامے خوشتر ازان نشان نے دهند بیت

ذایقه سنجان حلاوت طلب | یافته زو لذت دشنام مطرب

از نیرنگ میوه هائے ربیعی و خریفی با کمال عذوبت و لطیفی اگر تفصیل برنگارد کتابے علیحده باید اگرچه انگور و خربوزه و تربوز و انار و سیب و شفتالو و انجیر وغیر ذالک بهتر از ولایت می شود اما میوه مخصوص هندوستان کتهل در لذت بے بدل و بڑهل بحلاوت ضرب المثل و اناناس بخوش مزگی و خوشبوئے روشناس و کیله حلوا امود[3] شریفه حلاوت اند و دو ناریل عدیم المثال و کونله و سنگتره در مزه عدیل و کنار شیرین کار است و از کنار صحرائے چه نویسد که خود را برهمه کس وقف کرده نهالش دامان صادر و وارد میگیرد و از ثمرات خویش فیض می بخشد

(۱) پرگنه - (۲) بیرون از حد قیاس - (۳) انبه +

و دیگر گوناگون میوه‌هاست که بشمار در نیاید **بیت**

نو آیین میوه‌هائے نوشش پرور   بلذت بریکی پر آب دیگر

و سر آمد میوه‌هائے این ولایت انبه است که از رنگ و ترکیب خوش دلهامی رباید و از شمامه دلکش مشام جان‌ها می‌آساید از شیرینی و عذوبت مزه قند و نبات می دهد بلکه از حلاوت پهلو به آبحیات می زند زیرا که نعمت بی بدل است عزیز دلها گشته و از بسکه بر جمیع میوه‌ها سرفراز است مکان خود بلند ساخته شجر دلفریبش از بلندی سر بفلک میکشد و از فیض بخشی ظل کرامت بر سایه نشینان می گسترد شگوفه آنرا مولا گویند و بار او را انبا نامند **مثنوی**

نغزک خوشی نغزکن بوستان	نغزترین نعمت هندوستان
نادره صنع حق آمد پدید	نعمتی از عالم بالا رسید
پیر و جوان هر دو خریدار او	طفل بجان عاشق دیدار او
میوه بباغ ارچه بسی پخته بود	پخته شود خوردنش آنگه بود
میوه نغزک همه ز آغاز تر	تا حد انجام سزاوار خور
هر شجر او بفلک بر شده	گنبد افلاک مدور شده
باغ وی آرامگه دوستان	زیب ده کشور هندوستان

دیگر نیشکر است سرچشمه قند و نبات و شیره ان همشیره آبحیات بشیرینی و سیرابی بر جمیع میوه‌ها سرافراز د به بلندی و گردن فرازی علم افراز گرایش مانند گره آرزو بر دلهای مردم نشسته و از بسیاری شیرین کاری او ذایقه طالبان شیرین گشته از سیرابیش حدیقه خواهش تشنگان سیراب و از عذوبتش مذاق نوشین لبان نوش یاب سربلند ازین است که مولودش بر جمیع اغذیه از شیرینی سربلندی دارد و فیض بخش ازین روست که نتیجه اش به ولایت دور دست بطریق تحفه فیض میرساند **بیت**

ازمزه گردآمده در وے نبات   خام خضر پخته چو آب حیات

اگرچه نباتات و سبزها که بزبان هند ساگ گویند آنقدر است که بشمار در نیاید اما از نعمت ہائے بے بدل برگ تنبول سبزه ایست سرسبز ساز انجمن سبز بختان برگی است برگ بخش دلهائی برگ طلبان رنگ آرائے مجلس ارباب دول نکهت پیرائے مشام اہل محفل مرغوب

طبع غنی وفقیر عزیز داہلئے صغیر وکبیر فیض بخش طبیعت پیر وجوان گوارائے مزاج ہر تندرست وناتوان بدرقہ ہاضمہ طعام ازالہ علل اقسام سازگار جمیع امزجہ مددگار تمامی ادویہ سیماب کشتہ کہ دم مساوات باب زندگی میزند اعانت از و میخواہد سبزان ہند از وسرخروئے حاصل نمودہ خون ریزی وعاشق کشی می نمایند

مثنوی

اگرچہ ہند سیر از گلرخان است — درانجا سبزہ بالادست پانست
گلی از گلستان ہند چیدم — چنین سبزے گلو سوزی ندیدم
شدہ آئین طراز بزم سازی — بخوبان کردہ طرح بوسہ بازی
زبان گل چین شود از صحبت او — سخن رنگین شود از مدحت او

مثنوی

نادرہ برگی چو گل بوستان — خوب ترین نعمت ہندوستان
طرفہ نباتے کہ چو شد در دہن — خوبی چو حیوان بدر اید زتن
خوردن آن بوئے دہن کم کند — سستی دندان ہمہ محکم کند
سیر خورد گرسنہ در دم شود — گرسنہ را گرسنگی کم شود
برگ کہ باشد بدرختان فراخ — زود شود خشک چو افتد زشاخ
برگ عجب بین کہ گسستہ زبر — در پس شش ماہ بود تازہ تر

گوناگون گلہائے بویا ورنگارنگ شقایق مطرا از گل سرخ کہ ان را گلاب گویند ویاسمین ونرگس وسوسن ولالہ وزنبق وبنفشہ وریحان ورعنا وزیبا ونافرمان وتاج خروس وقلفہ وعباسی وخطمی وارغوان وصد برگ وداؤدی وغیر ذلک آنچہ درایران وتوران وولایت دیگر میباشد ہمہ درین ملک است اما تفصیل گلہا کہ مخصوص ہندوستان است از اندازہ وشرح وبیان افزون اگرچہ سیوتی وچنپہ وموگرہ[1] وموتیہ ورائے بیل وچنبیلی وکیوڑہ ومولسری وکرن پھول وکرنہ وہارسنگار وجوہی ونواڑی وکنور بیل وگل زعفران وآفتابی وکنول وجعفری ورتن پیچ ورتن مالا وکریل وکدہل وکنیر وسودرسن وخجب وکرونده وسرشفت وبھلاوہ وسرس ودوپہریا ودیگر گوناگون گلہا ہر یک از بوئے خوش ورنگ دلکش نکہت بخش مشام وتازگی رسان نظر است لیکن کیوڑہ وکیتکی لطافت ونزاہت دیگر دارد زیک گل مشام تمام ارباب مجلس نکہت می پذیرد

---

(۱) موگرہ ۔

و تمام خانه بلکه حوالی ان معطر می شود بوی ان بزودی زایل نمیگردد و این گلها در ایران و توران
و اکناف ان پیدا نیابد **مثنوی**

هر گل بالا که دهد بوستان | بیشتری هست بهندوستان
ان گل هندی که چمن کرد راست | نی بخراسان که بعالم نخاست
سیوتی خوش کشیدش گلاب | از همه زو بو بهمه روی آب
مولسری خورد و بزرگ از هنر | خورد و بزرگ از هنرش بهره ور
گشت ز سر شهد گل پرتان نژاد | گل بزبان گوش زر دام داد
پنجه گشاده گل لعل از پله | عرق بخون ناخن شیر یله
نی غلطم نافه وی نیم خام | چیزی ازان مشک و دگر خون تمام
غرق سپر گشت ز نیلوفر آب | بر سپرش قبه سیم از حباب
کیوره هر برگ چو سیم سفید | عود از و سوخته در مشک بید
ماند چو در جامه نسیمش مقیم | جامه نماند که نماند نسیم
یک گل بیلا ده دیگر درون | گل ز گل و گل ز گل آمد برون

بی شایبه تکلف رای بیل و چنبیلی به نکهت رسانی دماغ و فرحت بخشی مزاج مشهور است خصوص وقتی که ان شاهد ان گلشن رعنائی و دلبر ان چمن زیبائی در سلک ازدواج کتخدائی درآید و مولود مسعود بعالم وجود می درآید یعنی قلیل حسن افزای سمن عارضان پریرو و جمال پیرای گل چهرگان عنبرین مو ابروی سرو قدان گلعذار تاب گیسوی نسرین بدنان شیرین گفتار شامه ان از شمایم عنبر بر تر و رایحه ان از روایح مشک خوشتر شمیم بهاری در پیش ان بوی خجالت میکشد و عرق گل از شرم ان غرق عرق انفعال میگردد **بیت**

نسیمش مغز جان را فرحت افزا | شمیمش جان فزا در درج پیدا

اگر چه در بعضی اقطار این دیار اسپ بهتر از اسپان عراقی و عربی میشود اما از جانوران این ملک فیل از عجایبات است در سیرت و صورت بی عدیل و در قد و قامت عدیم المثل در تنومندی و بالای کوه رسا و در قوت و توانائی بی همتا چنانچه صورت مهیب ان بشکل جانور دیگر نمی ماند خرطوم بجای بینی بدرازی سه چهار درعه و گوش به پهنای که غله افشان باشد و دندان بطول یک درعه در رنگ بدن سیاه چون قیر است سفید که ان را عاج گویند و

وجسامت آن به پهنائی تا هشت درعه و بلندی تا پنج درعه اکثر بوده به تیزروی و تندروی
از اسپ عراقی گوی برده و بدلیری و دلاوری او شیر نر بخاک سپرده با این همه قوت و
قدرت موری را نیازارد و در مستی کار هشیار بجا آرد بر سخن نیوشی گوش پهن داشته و از
بینی خود چشم تنگ ساخته تنگ چشمی با این فراخ حوصلگی ندیده و هشیاری بدین مستی نشنیده
چون نفس از خرطوم باز گذارد گردبادی پدید آید و چون نفس بجانب خود کشد بر زمین مغاک
افتد همواره خاک بازی کند و در سواری از آن باز آید دولت مندان بخت بیداران را زیب
صفوف و زینت پیکار میدانند و دانایان آزمون کار در روز هیجا یک فیل جنگی را برابر هزار
سوار جرار تصور می کنند

مثنوی

چو بندد عزم جنگ از خشمگینی — عدو از دست او افتد به بینی
چنان از پر دلی آماده جنگ — که رویین تن شده از پهلوش رنگ

هشیار مغزی که اگر طفل در رهگذار پیشش قدم زنان آید بخرطوم برداشته در گوشه بگذارد و آسیب
نرساند بدمستی که اگر چند روز برای خوردن و آشامیدن نیابد از شورش مستی نیازارد[۱] و خود
سری نگذارد پارسا دهنی که در نسل خویش مانند حیوانات دیگر شهوت نراند حیا ورزی که در حضور
آدم با ماده فیل جماع نکند عالی همتی که با فیلان کوچک نیاویزد و ماده را نیازارد پر قوتی که درختان
عالی و عمارات قوی را بر اندازد و شجاع و دلیری که در کارزار هرچند تیر و تفنگ بر وی بارد
رخ نگرداند مبارز و دلاوری که در پیکار اسپ را با سوار از زمین بردارد و بر زمین اندازد.

مثنوی

پیل چو خرطوم بر اسپ افگند — بر کند از خاک و بخاکش زند
پیل بجایی که بجنبد ز جا — پشت هزار اسپ کند زیر پا
قیمت یک فیل هزار اسپ و بیش — گر دو هزار اسپ یکی فیل بیش
اسپ بهر خانه بود در سپاه — فیل بجز شاه ندارد نگاه
پیل بیک حمله صف بشکند — در صف پیلان که شکست افگند

اگرچه کارنامهای این شکوه پیکر بدیع منظر زاید الوصف است اما آویزش پیلان
مست عربده جو شنید خود و پیچش خرطوم بخرطوم و تصادم دندان بر دندان و صدمات پیشانی

---

(۱) باز نیابد

بر پیشانی و حمله هاے عنف باهمدیگر و کوشش و کشش از طرفین و جدا شدن از همدیگر و پس رفتن و باز دویدن و بهم رسیدن گویا دو کوه باهم می آویزند و جانثاری فیلبانان و جان دادن یکے و نشستن دیگرے رانی الفور بجاے او و کشادن و بستن فیل درعین هنگامه آویزش و سر دادن آتشبازی و باز داشتن فیل را از جنگ و بدمستی زایل گردانیدن به بیم کجک و فرمان پذیر کردن باشاره انگشت پا از بدایع تماشا است این نادره کار بعد شصت سال جوان میشود و مانند انسان یکصد و بست سال عمر طبعی دارد و پس از هزده ماه وضع حمل ماده او میگردد و تولد و تناسل در صحرا است در مدینه اصلا نمی شود اگر ماده ابستن از صحرا آورند و او بچه زاید بمالک یمن ندارد القصه تعریف فیل که از عجایب مخلوقات و غرایب موجودات است در حیز قلم مقطوع اللسان و امکان زبان قاصر بیان نگنجد **مثنوی**

بوصف او نهم از طبع بالا معانی بر سر هم پیل بالا
بود سر حلقه اقبال مندان همه او را حریف آید بدندان
ز خرطومش بحیرت انیم کار است که هم مار است و هم سوراخ مار است
نه خرطوم است طومار است گویا گهی می پیچد و گه میکند وا

و نیز کرگدن جانوریست قوی هیکل بدیع شکل دم و چهار پا و تنه عقب او بمثل فیل و گردنش دراز مانند گردن شتر و چشم و گوش و دهان بسان گاو زهی نقش طرازے نقشبند نگارستان قدرت که چندین صور در یک پیکر نقش بسته عجایبات حکمت خویش بمنصه ظهور جلوه گر گردانید جلد او سخت تر از رو ئین که تیر و تفنگ و شمشیر و نیزه بر و کارگر نمی شود و یک شاخ بالای پیشانی دارد که کار خنجر و سنان از و بظهور می آید و این جانور بدیع پیکر از ماده و نر بکثرت قوی و توانائی بر جانوران صحرا غالب است توالد و تناسل ان نیز در صحرا می شود گرفتار کردنش خالی از اشکال نیست در شکار سلاطین و خوانین[1] خال خال می آید **بیت**

بهیکل چو فیل و بقوت هزبر به تندی چو سیل و خوامش چو ابر

دیگر جاموش صحرائی که بتهور ذاتی و جرات اصلی و فطری گوے از فیل و ربوده و شیر ژیان را شکار خود کرده سلاطین والا شکوه براے مشاهده تماشاے عجایب چندین از جاموش صحرائی بر شیر میگذارند و آن تهور منشان بے محابا می دوند یکے از انها شیر را بر شاخ خود

---

(1) خواتین +

برداشته بجانب دیگری اندازد و دیگران نیز بهمین آئین نوبت بنوبت کارپردازی میکنند حتی که ان شاه حیوانات را بخاک هلاک می اندازند موجب حیرت نظارگیان می شود و این شکار خاصه هندوستان است و همچنین اویزه جانوران باهمدیگر از عجایب تماشا بیست خصوص اویزه جاموشان شهری حیرت افزاے نظارگیان تماشا طلب است و از ماده جاموش که بزبان روزگار گاؤمیش خوانند چه نویسد از قدومش هزاران میمنت ظاهر و رنگ سیاهش واقع نظر بد گهر پستان او سرچشمه شیر و حضرات شیر او همشیره آبحیات **بیت**

چو گاؤمیش بدیدم بدل یقین کردم　　که آب چشمه حیوان درون تاریکی است

دیگر گاؤ گجراتی از نهایت جلدی سیماب وار بیقرار و از غایت تندی مانند باد تیز رفتار اسپ عراقی که به تیز روی مشهور است بگرد او نمی رسد و جمازه گرم ... منازل نوردی شهرت دارد چند منزل عقب او می ماند میگویند در ولایت گجرات احمد آباد بعضی عیار پیشه بر عرابه گاوان سوار شده قطاع الطریق نموده مال و امتعه مردم بغارت می برند و اسپ سواران به انها نمی توانند رسید عرابه ایست که ان را بهل گویند سوار ... خاصه هندوستان است در گرمی و سردی و بادوباران آرام بخش سواران است چهار تن بفراغت سوار می شوند گویا در تاق نشسته و باوجود سفر در حضر هستند و باسایش و ارامش تمام قطع مسافت بعید میکنند و از عرابه چهار پایه یعنی رتهه که بانواع آراستگی و پیراستگی قابل سواری ملوک است چه نویسد که اوصافش بتحریر درنمی آید. **مثنوی**

ساخته از حکمت کاراگهان　　خانه گردیده بگرد جهان

نادره حکم خداے حکیم　　خانه روان خانه کیانش مقیم

و از مخترعات عجیب دانش وران این دیار گهریال است که موازنه ساعات و دقایق شبان روزی ازو دریافت می کنند جامی به بلندی و فراخی دوازده انگشت از مس ساخته و در زیران سوراخی خورد که میل زرین یکباشگی بدرازی پنج انگشت ازان درگذردمی برارند و از راه ان سوراخ در و آب دراید و در یک گهری تا لب جام می رسد و طاسی از آب پر کرده ان جام را دران میگذارند چون جام از آب پر شود و اندازه گهری و پاس شبان روزی می گیرند و از برنج و دیگر فلزات ریخته طبقی تابه اساسطبر تر خورد و بزرگ سازند و ان را آویخته دارند و بعد گهری آوازی می کنند هریک از روز و شب را چهار بخش کرده هر کدام را پهر گویند و

در کاهش و افزایش شب و روز پهر از نه گهڑی زیاده و از شش گهڑی کم نبود و بقول حکما سیصد و شصت دم آدم تندرست را یک گهڑی و شبانه روز بیست و یک هزار و ششصد دم باشند القصه چون گهڑی آخر شود طاس هفت جوش را از میخ کوب بنوازند و بار دویم دو بار و همچنان چون پهر سپری شود بشماره گهڑیهای گذشته از سر نو بنوازند و بکمتر در یکی از یک تا چهار اندازه پهر وا نمایند اگر پهر هشت گهڑی باشد در دو پهر بیست و شش بار بنوازند و نیز دو شیشه را دهان مقابل هم بسته در یکی از آن قدر ریگ می اندازند که در یک گهڑی ریگ از و برآمده در شیشه دیگر در آید و شیشه ریگ را جانب شیشه خالی واژگون می نهند و بدین اندازه گهڑی از وی گیرند۔

از علوم هندی چه نگارد که تفصیل آن تحریر در نیاید از آنجمله آنکه بید آسمانی کتابست گویند که در عالم غیر از آب چیزی نبود و بقدرت بدیع ایزد بدایع آفرین گل نیلوفر از آب پدیدار گشت و از میان آن گل برهما که ذریعه آفرینش اوست در پیکر انسانی چهره برافروخت و بالقای ربانی از زبان الهام ترجمان او بید که وسیله هدایت عالمیان تواند بود برآمد تا حال که صد هزاران سال منقضی شده در هندوستان رواج دارد اوپنکهد پسران برهما که از روشندلی و صفای درون معانی و تفاسیر بید متضمن توصیف توحید واحد مطلق و حقیقت و معرفت یگانه برحق برنگاشته این نسخه را بظهور آوردند گهٹ شاستر یعنی شش کتاب که پسران دلپذیر برهما از معانی بید استنباط نموده حقایق معارف ایزدی و بیچون بدلایل و براهین ظاهر کرده اند این علمی است از الهی و طبیعی و ریاضی و منطق و مناظره و این هر شش نسخه را بایکدیگر در بعضی مقدمات اتفاق و در برخی امور اختلاف واقعه شده مباحثات و منافشات بسیار که هر یک از دانش وران والا فطرت بقدر دانائی و فهمیدگی خویش درمیان آورده از تفاصیل آن کتابها نوشته اند نخستین نیائے شاستر پدید آرندان سوامی نیاینک خلاصه آن بر کارج و کارن و کرتا یعنی فعل و سبب و فاعل است و میگویند بدون این هر سه امر هیچ چیز موجود نمیتواند شد چه فعلی را فاعل حقیقی بدون سبب نمی کند و هر چه می خواهد میکند معبود است عبد را بجز است در اول و اوسط و آخر اختیار نیست چنانچه کلال آوندی را بوسیله گل می سازد و بر وسیله که گرد کرد و برای کاری که ساخت ساخت گل و آوند را مجال نیست تا گوید که چنین کن و چنین مکن همچنان مخلوق را با اراده خالق

حقیقی در خلقت خود هیچ اختیار نیست مجبور است و معذور دویم **بیشیک شاستر**
سوامی کناد این همین دانش را بر روی کار آورده مدار بر وقت است یعنی زمانه را می پرستند
و می گویند هرچه است زمانه است بی زمان چیزی بوجود نیاید و از دلایل اوست اگر کشاورز که
بروقت نگارد هرچند کوشد آن کشت بار نیارد و همچنان نتیجه عمل بی زمان اثر نه بخشد **سیومین**
سانکه شاستر سوامی کپل گذارش نموده او حق را از باطل بقوت تمیز جدا می کند محسوسات را اناتما
و روح را اتما گوید هرچه از محسوسات بنظر می آید فنا پذیر است و روح باقی است سعی کند که اتما
از اناتما تجرید پذیرد و به پرم اتما یعنی روح الارواح پیوند د چهارمین **پاتنجل شاستر** این
شگرف دانش را سوامی پتنجل ظاهر ساخته حبس نفس خاصه اوست و صاحب این خرد [1] الاکد
دانای این دانش را بسبب ضبط دم نور باطن را مشاهده نموده بر سطح هوا می پرد و بر روی دریا
می خرامد و بر خطرات ضمایر مردم واقف می شود و خبر حال و استقبال ماضی می دهد **پنجمین بیدانت**
شاستر که سوامی بیاس دیو پدید آورده دانایان این دانش والا صاحب توحید می باشند
و واحدیت و وحدیت نیکو شناخته دوی را از پیشگاه نظر برانداخته اند و همه گفت و گوی این
علم بغایت وسعت دارد میگویند که عالم عالم ذات اوست و این کثرت جنبش از وهم نیست هرچند
عالم از وست اما همه اوست چنانچه زیور با زر و کوزه با گل و موج با آب و تاب با آفتاب
نسبت دارد همچنان موجودات را با او نسبت است **ششمین میمانسا شاستر** که سوامی
جیمنی بر روی کار آورده و مقدم بر جمیع شاستر است و تمامی اهل تعلق بران عمل دارند و می گویند
هرچه هست عمل است چه کشاورز تا نکارد ندرود و هرکس هرچه کاشت همان برداشت یعنی
این همه عسر و یسر و نیک و بد و بهشت و دوزخ نتیجه عمل است **دهرم شاستر** یعنی هژده
سمرت که ابنای وسایر رشیها از بید استخراج نموده اند مشتمل بر کارکرد هر زده هرچهار برن
یعنی برهمن و چهتری و بیس و سودر و هر چهار اشرم یعنی برهمچرج و گرهست و وان پرست
و ستیاس و انواع ریاضات و عبادات و گوناگون صیام و خیرات و چاره گری عصیان و ذلات
و انفصال دعاوی و مناقشات و اقسام عدالت و نیکوکاری و آن را در فارسی فقه گویند
کرم بپاک شگرف علمی است حیرت افزای آدمی نا درا از عوارض بدنی یعنی خطا و صرع
و جذام و برص و بواسیر و ناسور و تپ دایمی و اسهال دایمی و سنگ مثانه و جراحت خوره

---

[1] غلط

و ورم و فالج و رعشہ و سرسام و چرخس و نابینائی و ناشنوائی و گنگی و لنگی و کوری
و یک چشم و سقم اعضا و غیر ذالک رو مید ہد شناسندگان این علم وقوع ہر یک ان را بر گذارند
کہ از نتایج فلان اعمال و ولادت پیشین است و چارہ گری یکیک ان از روے کتاب گونا
گون خیرات و صیام گذارش کنند و بقدرت ایزد کارساز ازان چارہ اندوزی بہی رو می دہد
ہزدہ پران یعنی تواریخ متضمن بیان حال و نفوس قدسیہ و عالم ملکوت و شرح پیدائی
جہان و جہانیان و وقوع قیامت صغیر و کبیر و گوناگون کردار نیک و سخاوت و عدالت و داستانہاے
عابدان و فرمان روایان والا شکوہ بیاکرن علمی است از نحو و صرف در تحقیق لغات
و الفاظ و ترکیب حروف مرکب و مفرد اگرچہ این علم را بہ سیس ناگ کہ بقول اہل ہند تختہ
زمین بر دوش اوست و دیگر قدسی نژادان نسبت مید ہند اما بعضی دانش وران والا فطرت(۱)
ضوابط استوار کردہ بر طالبان این فن کار آسان کردہ اند چہند در بیان مراتب نحو و مفہومات
الفاظ و تراکیب حروف و شائستگی عبارات و مدارج استعارات اگرچہ این ضوابط را
اہل عرب نیک استوار کردہ اند اما فضلاے ہند درین باب کوشش فراوان بجا آوردہ
دشواریہا آسان نمودہ اند بیدک بدیا یعنی علم حکمت و طبابت مشتمل بر احوال تمام بدن
از موے سر تا ناخن پا و دریافت گرمی و سردی مزاج از نبض دست راست و شناخت انواع
مرض و بیماری و دوا سازی و چارہ پردازی و درست داشتن طبیعت و افزودن قواے بدنی
اگرچہ بانی ان بیاس دیو است اما دانش وران دیگر از عجایب نسخ استخراج کردہ رواج
دادہ اند جوتک بدیا یعنی علم نجوم متضمن دریافت صعود و نزول کواکب و خروج و دخول
انجم در بروج و دانستن کسوف و خسوف و گردش و جنبش افلاک و سعادت و نحوست
زمان و نیک و بد طالع انسان اگرچہ ارباب فرس این علم را بتوریت و انجیل نشان مید ہند
اما اہل ہند ظہور ان از آفتاب جہان افروز تصور می کنند و بقولی استخراج آن از بید
مید انند سامدرک بدیا یعنی علم قیافہ دریافت احوال نیک و بد آدمی زاد از خطوط دست
و سواد پیشانی و چین جبین و خط و خال و دیگر اعضا و رفتار و گفتار و اوضاع و اطوار لیلاوتی
علمی است در بیان گوناگون حساب و دقایق حقایق ہندسہ ان را بیاکرن جوتک گویند۔
شگن بدیا از گویاے مردم و آواز و جوش و طیور شگون گرفتہ از سوانح حال و مال اطلاع

---

(۱) والا فکرت ۔

میدھند و دانایان این دانش ورین مُلک فراوان سُر بدیا دانندگان این علم شگرف از روانی انفاس که هر روز از چپادر استا سوراخ بینی زنان معین است احوال و نیک و بد سایل گذارش می نمایند اکم بدیا در گذارش گوناگون افسون دجادو واندوختن منافع و انداختن زیان وفراهم آوردن اموال و دوست نوازی و دشمن گدازی وچاره جن گرفتگان وپری زدگان وغالب آمدن بر عالم اجنه ومعالجه اقسام بیماری ها اندرجال کینه علمی است از انواع نیرنجات وطلسمات وتسخیر قلوب وفریفتن مردم واعمال سردستی ونادره کاری وتبدیل صورت یعنی سیمیا وتدخیل روح در پیکر دیگر یعنی خلع ودیگر عجایبات وغرایب رس بدیا یعنی کشتن سیماب وزر وسیم ومس ومانند ان وساختن از خاک سنر طلا ونقره کیمیا واکسیر عبارت از انست کامرو بدیا دانشی است از افسون مار وکژدم و دیگر گزندگان ورهائی دادن از گزند ان ها وحاضر ساختن انهار با منون و گذارش لنسبت مار ها وستایش انها شتر بدیا[1] دانائے انواع تیر انداختن وتیر اندازی که از نیید دویم استنباط کرده اند طرفه تر انکه کاملان این فن از یک تیر بقوت علم چندین تیر استخراج کرده دشمن گدازی کنند رتن برچها شناخت لعل ومروارید وزمرد و دیگر جواهر زواهر وگوناگون سنگریزه وپیدایش وخاصیت وارج هر یک مابک بدیا ساختن خانها وانواع عمارات وهر گونه را خاصیت وبر آوردن نهر ها وغیر ذلک نج شاستر دانستن فیل ودریافت عمر طبعی وبیماری ونگاهداشتن تندرست واقسام خاصیت شال هوتر شناخت اسپ وعیوب وبیماریها وگوناگون معالجات گاندهرپ بدیا که از نبید سویم بعرصه ظهور آمده یعنی موسیقی از گفتن ونواختن واصول وفروع ان گوناگون نغمه وساز ورووش رقص که ان را سنگیت گویند نٹ بدیا یعنی بازی گری که به تیز دستی شگفت کارها واز رسن بازی غرایب نمودار ها کنند وشگرف معلق بازند خاصه زنان ایشان وبه نیروے افسون نظر بند کنند وآدم را بند بند جدا ساخته بهمان زمان باز درست سازند شگرفی این داستان تجربه راست نیاید رشک بدیا علمی است بس شگرف در دانستن احوال مردان وشناخت گوناگون زنان وهنگامه عشق ومحبت انان کام شاستر که ان را کوک شاستر نیز گویند ودر طرز پیوستن مرد وزن هشتاد وچهار گونه وسود وزیان هر کدام ومعایب ساختن زنان در مجامعت

---

(۱) وهنر بدیا ․

درویشانِ ہند

نخستین صنف سناسیان صاحبان معارف وحقایق و پیوندگسلان سلسلہ علایق ژولیدہ مویان ریاضت کیش وخاک آلودگان افاضت اندیش از مستلذات جسمانی وحظات نفسانی دامن در چیدہ سراپا برہنہ بریاضات شاقہ و مجاہدات سخت قیام مے ورزند اگرچہ تن ظاہر خاکستر آلود دارند اما مرات باطن از تجلیات انوار الٰہی نور پذیر[1] می سازند و ہر چند کاخ استخوانی را زینت نمی دہند لیکن عمارات معنوی استواری کنند ازان خاک نشینان جمعی مہر خموشی برلب نہادہ از مجاہدہ نفس فرصت حرف زدن ندارند و فریقی ہر دو دست را کہ پیشکاران بدن عنصری اند از امور بدنی وا پردا ختہ وبالا باسمان گذاشتہ دامن مقصود اصلی بچنگ می آرند وبعضی خود را معکوس بدرخت آویختہ نفس امارہ زیان کار را در آتش ریاضت می سوزند چندی رو بسوئے آسمان داشتہ نظر بر آفتاب دوختہ دارند اگرچہ دیدہ ظاہر بین از دید جہانیان واکشیدہ اند اما بدیدہ باطن تماشائے باطن[2] می بینند وبرخی بپا ایستادہ شب و روز در مقام عبادت بسان کوہ ثابت قدم وراسخ دم می باشند درین صنف مردان[3] طریق خدا جوئے انواع طریقہ ایشقہ دارند واقسام تام اقوام ہستند وآنچنان ریاضت شاق وعبادات مالایطاق میکشند کہ از طاقت بشری وقدرت انسانی زیادہ باشند اگر تفصیل طاعات وشرح اقوام پرکار دو داستان دراز میشود دویمین صنف جوگیان صاحب حال وقال بیاد رب العباد اشتغال دارند واکثر ازین طایفہ بقوت ریاضت وزور بازوی عبادت بہوا می پرند و برسطح دریا می خرامند واز حبس نفس دراز عمر می شوند واز عالم خلع بدن روح خود را در پیکر غیری می اندازند واز علم سیمیا تبدیل صورت می کنند واز دانستن کیمیا خاکستر طلا می سازند وتسخیر دلہائے خلایق استعمال دارند عالم اجنہ را بفرمان پذیری خویش می آرند وبمقتضائے صفائی باطن بر اسرار ضمایر عالمیان واحوال جہانیان واقف می شوند وافتادگان بستر بیماری را صحت وشفا مے بخشند وانواع سحر سازی وجادو پردازی بروے کار می آرند اگرچہ از طایفہ سناسیان نیز بعضی برچنین علوم قادر ہستند اما قوم جوگیان بیشتر درین علم[4] مشہور اند سومین صنف بیراگیان مرتاضان زندہ دل وطاعت ورزان علاقہ گسل دارسا

---

(۱) پرنور (۲) عالم معنی (۳) اکرم مردان (۴) امور

آزادگی در بر و کلاه وارستگی بر سر گذاشته سجاده عبادت گسترده دارند درین صنف نیز اقسام اقوام هستند و بنام هر مقتدی قومی علیحده است اکثری ازین سالکان مسالک حقیقت و رهروان راه طریقت سرود و نغمه بزبان هند بعبارات و استعارات بدیعه و مضامین و معانی غریبه در مدح و ستایش آفریدگار از عبادات عظمی می شمرند و بعضی از چاشنی ذوق وجدان عرفان ایزد مستان در رقص و چرخ آمده عارج معارج حقایق می شوند و چندے به تسبیح و تهلیل قصد داشته زبان حال و قال را در ذکر حضرت جل شانه و سلطانه می کشایند و شطری بطریقه جلیه قعود ورزیده در مراقبه مصور خاص چشم حق بین دوخته می دارند و برخی بمطالعه کتب حقیقت الحقایق که عبارت از بیدانت شاستر و غیر ذلک بوده باشد مشغول گشته بدریافت اسرار وحدت واحد حقیقی مرات ضمیر حقایق دان را روشن تر از خورشید می سازند چهارمین صنف اوداسی از معتقدان باباناتک بطریق و آیین مقتدای خویش به نیایش و ستایش آفریدگار می پردازند خلاصه عبادت این گروه مطالعه اشعار مرشد خویش است که بسرود و نغمه میگویند و زمزمه دلفریب می برآرند[1] و خود را و مستمعان را بهره ور و نصیبه ور می سازند پنجمین صنف جتی و سریوره یاضت سخت می کنند حتی که تا چهل روز صایم بوده از اکل و شرب ضروری که قوام بدن و ثبات نفس بدو است احتراز دارند و چهار ماه برسات یکجا مقام کرده حرکت نمی کنند که مبادا در رفتار باعث آزار حشرات گردد و خلاصه عبادات انها نگاهبانی جانداران است پا افزار ازینجهت نمی پوشند که بجان داری آزار می رسد و احداث چاه و باغ مذموم می دانند که بوسیله آن بجان دار ریزه آزار میرسد شبانگاه چراغ روشن نمی سازند و آتش نمی افروزند و طعام برای خود نمی پزند و آب از چاه نمی برارند و آب و طعام از خانه مریدان بدریوزه آورده می خورند شبانگاه اصلا چیزے نمی خورند و از خوردن میوه و ترکاری مثل بادنجان و توری و چنار و سبزیها احتراز دارند چه اعتقاد این جماعة آنست که این چیزها حکم جان دارد و غیر از پارچه لابد چیزے با خود ندارند و آفریننده مخلوقات را قبول نکنند و قول مجتهدان این بدکیش است که چنانچه گیاه خود بخود می روید و کارنده آن هیچکس نیست همچنان توالد و تناسل انسان و حیوانات دیگر جانداران خود بخود از قدیم است و نیز عقوبت عاقبت را منظور ندارند و می گویند که انسان مجموعه چهار عنصر است بعد گسسته شدن پیوند عنصری

(۱) سرایند ؛

هر یک عنصر بذات خویش واصل میشود پس عقوبت بکدام کس می شود بدین سبب آب و آتش مردگان بعنوانی که در مذهب دیگر منظور است درست نمی دانند و میگویند که اگر در چراغ مرده روغن اندازند هیچ فایده مترتب نمی شود موے سر و ریش ستردن و مقراض کردن گناه و بدست خود کندن عبادت می دانند و عمده ریاضت ایشان بے غسل و بے مسواک و ناشسته رو و ناپاک بودن است اگر دست بهول و براز آلاید ناپاک نمی دانند درین صورت اهل کیش براهمه که قایل بر آفریدگار و ثواب و عقاب عاقبت و ترویج ارواح مردگان هستند این فرقه را قبول نمی دارند و با اهل این آئین صحبت داشتن و سخن کردن مذموم می دانند و میگویند که اگر طرفی فیل مست آدم کش زنجیر گسل می آمده باشد و از طرف دیگر سرپوره بیاید بر روے ان فیل مست باید رفت و بطرف سرپوره مقصد نشاید کرد و نیز براهمه فریق دیگر را که از خود مذاهب اختراع کرده قبول نمی کنند بر همان کیش قدیم که موافق بید از آغاز آفرینش رواج یافته معتقد هستند اگر شخصی از مخالفت کیش در براهمه بیاید ان را در مشرب خود نمی آرند اگر شخصی از مشرب ایشان برگشته مذهب دیگر بگیرد و خواهد که از و باز گردد ان را نیز قبول نمی کنند و درین کیش چهار آشرم است یعنی چهار آئین **اول** برهمچرج یعنی کدخدا نشود و بتحصیل و تکمیل علوم صوری و معنوی پردازد **دویم** گرهست یعنی کدخدا شده بامور تعلقات اشتغال ورزد **سویم** بان پرست یعنی چون حالت کهولت رسد و یا پسر را فرزندی تولد شود ترک تعلقات نموده معه زوجه در صحرا رفته بعبادت معبود حقیقی مقید گردد و غیر از میوه صحرائی غذا نکند **چهارم** سنیاس یعنی از همه دست باز کشیده بعبادات شاقه پردازد و چهار برن است یعنی چهار فرقه **اول** برهمن آئین او بید خواندن و علوم حقیقی آموختن **دویم** چهتری بفرمان روائی عدالت بادشاهانه و سپاهانه بسر بردن **سویم** بیش بسودا و سود و دیگر کسب پرداختن **چهارم** شودر خدمت هر سه فرقه مذکور نمودن القصه اهل هندوستان همه صاحب عقل و دانش و خوش پوش و خوش خورش فرخنده خو شگفته او و ستوده اخلاق مظهر اشفاق سخاوت ورز حمیده طرز انصاف گزین نیکو آئین وفادار حیا اطوار از بدی بدکرداری برکنار از کجروی در کج منشی پرهیزگار براستی و درستی سازگار **نظم**

مردم او جمله فرشته سرشت   خوش دل و خوش خوی چو اهل بهشت

به همه نزدیک دل و گرم خون	رفته چو جان در تن مردم درون
هر سر مو بر تن ایشان هنر	آمده در موی شگافی بسر
هر چه ز صنعت بهمه عالم است	هست در ایشان ز زیادت هم است

در داد و ستد راستکاری اهل این دیار بشابه ایست که هر چند بیگانه و نا آشنا صد هزاران نقود را بے حضور این وان و بدون شهادت فلان و بهمان بطریق امانت بصرافان سپارد ان راستی منشان عند الطلب بلا تعلل و توقف واصل میسازند و طرفه تر آنکه بنا بر خوف مسالک مهالک شخصی مبلغهاے نقد مسافت دور و نزدیک نتواند برد صرافان راستکار از وزر تحویل خود گرفته پاره کاغذ بخط هندی بدون مهر دا[؟]فه بنام گماشتهاے خویش که در اطراف ممالک بامصار و بلاد دوکان راستی اراسته دارند نوشته می دهند وان را بزبان این دیار هنڈی گویند و گماشتهاے این نیاسمعاملگان هر چند مسافت دو صد فرسنگ در میان باشد. موجب ان خط بلا حجت و اکراه رادا ساخته معامله داد و ستد درست می سازند و غریب تر آنکه اگر ان خط که از پاره کاغذ بیش نیست سواے مکان معهوده خواهند که بفروشند بهمان قدر نقود بفروخت میرود و مشتری ان خط اندکی تمتع از بایع یافته بر طبق ان زر از مکان معهود می گیرد عجب تر آنکه اگر تاجران بسبب طرق هابله اقمشه و امتعه و دیگر اموال و اثقال حواله ان مردم کنند ان نیک اندیشان وجه اجرت گرفته اموال انها بجنس در فرارگاه بسلامت رسانیده بمالکان عاید مے نمایند وان را بزبان این مردم بیما گویند **مثنوی**

به از راستی در جهان کار نیست	که در گلبن راستی خار نیست
تو در کار خود راستی برگمار	که هم رسته گردی و هم رستگار

همچنین سپاه این دیار جانفشان و جانستان تهور اندیش جلادت کیش نمک شناس حق اساس است در عرصه کارزار گوهر شجاعت را وفاے انها فروغ دیگر و بد و روز سختی جوهر وفاداری ایشان جلاے دیگر ظهور کند چون کار دشوار پیش آید ان را اسان طور فرود اورده انجام دهند و روز هیجا اگر غنیم غالب آید دل نهاد جانفشانی گشته عار گریختن سخت تر از مردن دانند. **مثنوی**

سپاهے قوی تر ز فولاد هند	به بے باکی آماده چون صبح رند

همه خانه زاد کمان چون خدنگ — چو شمشیر جوهر نما روز جنگ
نه از مرگ شان باک و از تیغ تیز — نه از آب بیم و نه ز آتش گریز
بمردی یگانه بکوشش گروه — بر زخم سندان بر حمله کوه

اکثر از کوهستانی که از جاده اطاعت حکام انحراف می ورزند هنگام محاربه چندی از معتبران را بر زنان خود ها می گذارند اگر حکام غالب می آیند و این مردم را امید زندگی منقطع میشود ان معتمدان سنگین دل عورات را بشمشیر حمیت میگذرانند یا در آتش غیرت خاکستری سازند و ان پرده گیان ناموس دوست در غایت ثبات و قرار بلا اکراه وکشاده پیشانی نقد جان نثار کنند و این امر را جوهر گویند و بعضی زنان مردانه کیش وفا اندیش بعد فروشدن شوهر همت والا به پاس ناموس و حفظ محبت برگماشته به هم مراسم مهر و وفا تهیه اسباب سفری (١) و ترتیب سواد همرهی پرداخته دخت عروسی برخود آراسته و جامه و تن بغالیه اغشته پروانه وار و مردانه کردار با پیکر بیجان شوی فرخنده عاقبت یا بیکی از پارچهای پوشش او خود را در آتش محبت خاکستر ساخته رقم سعادت دوام بنام خود در دفتر روزگار ثبت میکنند و خط عشق و محبت ابدی خویش بر صفحه ادوار میگذارند بیت

سوزند بهم ز عشق سیراب — همچون دو فتیله خورده یکتاب

و زنان که پس از شوهر خود زنده میمانند بمقتضای وفاداری و حیا دوستی از لذات خوردن و آشامیدن و متعات لباس خوش و زیور پوشیدن خود را باز میدارند و بسان درویشان ریاضت کیش بمجاهده نفس پرداخته در لیالی و ایام بطاعات صیام و عبادات آفریننده طول ایام با یاد و خیال شوهر فرخنده فرجام زندگی باتمام می رسانند و هر چند نوجوان باشند و در همان شب عروسی بیوه شود شوهر دیگر گرفتن و مره دیگر بر وساده عروسی نشستن در دین و آئین خود جایز نمیدانند و ارتکاب ان را گناه کبری و رسوائی دنیا و عقوبت عقبی میخوانند قطعه

تخشبی عصمت زنان شریفست — تا کدام اندرین قسمت
نیست اندر زنان صاحب حسن — هیچ پیرایه به از عصمت

از حسن دل آویز و جمال فتنه انگیز این دیارچه نویسد که قلم در تحریر مدارج ان دیوانه وار بدر عرصه کاغذ می غلطد و الفاظ و معانی بتقریر معارج آن پروانه وار در حوالی شمع مبر مقصد باجمله دلبران هند هر یک در حسن و خوبی طاق و دلبری و محبوبی شهره آفاق هر یک

---

(١) زاد عقبی +

ناهروشکین موحور وضع پری خوهریک غزال مرغزار طنازی وتذرو کوهسار فتنه سازی هریک طاؤس جلوه کبک رفتار سروقامت گل رخسار هریک عشوه سنج کرشمه ساز دلفریب لنواز هریک زهره طلعت ماه جبین زیبا صورت[1] نازنین هریک درجلوه گاه ظهور هوش ربائی را آماده و دلفریبی را چالاک هریک بمنصه شهود عاشق کشی رامستعد وخونریزی رابی باک

مثنوی

خونی نگهان کرشمه کوشان — هم خنجر دهم نمک فروشان

مهوش صنمان زتاب رخسار — مهتاب نموده در شب تار

نازک بدنان چنانکه دانی — دُرکرده بگوشش شان گرانی

رعنا قدشان بجامه زیبی — گل دسته بدست دلفریبی

ازعشوه برفته غانمانها — وازخنده شگاف کرده جانها

شاهنشه حسن[2] فوج درفوج — طوفان کرشمه موج درموج

القصه صفات حمیده ساکنان هندوستان ولطافت ونزاهت این ملک بهشت نشان مستغنی از بیان است خامه مدعانگار تحریران بکوتاهی خودگواهی داده وزبان سخن گذار تقریر ان بتقصیر خویش نفیر میزند جائیکه ارسطو دانشان پیشین وافلاطون منشان سابق اندکی از بسیار ویکی ازهزار وصف ان رانتوانستند نوشت من هیچدان را چه لیاقت وکدام قابلیت کربنگارش خصوصیات وگذارش حالات ان تواند پرداخت ومصداق اوصاف والائی اینملک آنست که ساکنان ممالک دور دست از اصغاے خوبیهاے ان ترک اوطان مالوفه نموده درین ملک رسیده توطن اختیار میکنند ورومی وزنگی وفرنگی وعربستانی وایرانی وتورانی همه هندوستانی میشوند ومفلسان بتونگری ونواریان بدولت می رسند۔

مثنوی

پیرایدر و جوان گردد — دست فاقه گهرفشان گردد

آنچنان خورمی درو ارزان — که بلا ترخ خویش گردد گران

تمام هندوستان معه صوبه بنگاله ودکهن وقندهار که تفصیل ان درین نسخه اندراج نیافته مشتمل بربست صوبه ویکصد ونود و دو سرکار وچهارهزار ویکصد وپنجاه و دو محال وهشت

---

(۱) خلقت۔ (۲) عشوه۔

ارب وشصت وہشت کرور وبست وشش لک وہشتاد ہزار و پانصد وہفتاد[1] و سه دام چون اندکے از احوال ہندوستان تحریر درامد شمہ از ہر صوبہ نیز برای سیرابی سخن بقلم دراوردن ضروراست ✦

صوبہ دارالخلافت شاہجہان آباد

از اکثر تواریخ ہندی و فارسی چنان بمطالعہ درامدہ کہ در زمان سالف تختگاہ فرمانروایان ہندوستان ہستناپور بر کنارہ دریاے گنگ بود وسعت وفسحت ان شہر کہ درانزمان داشت بسیار از بسیاری نویسند اگرچہ تاحال اباد است اما آنقدر ابادی ندارد و در ایام فرمان رواے پاندوان وکوردان چون درمیان فریقین تخالف وتنازع روداد پاندوان از ہستناپور در شہر اندرپت برکنار دریاے جمنا انتقال کردہ دارالسلطنت خود مقرر کردند بعد امتداد ایام در سنہ چہار صد وچہل بکرماجیت راجہ اننگپال تونور نزدیک اندرپت شہر دہلی آباد کرد پس ازان راے پتہورا در سنہ یکہزار دو صد وکسرے بکرماجیت قلعہ وشہری بنام خود ساخت سلطان قطب الدین ایبک وسلطان شمس الدین التمش در قلعہ راے پتہورا می بودند وسلطان غیاث الدین بلبن قلعہ دیگر اساس نہادہ در سنہ ۶۶۶ ہجری بمرزغن موسوم گردانید وسلطان معزالدین کیقباد در سنہ ۶۸۶ ہجری برساحل دریاے جمنا شہری دیگر مشتمل برعمارات دلکشا آباد کردہ کیلوکہڑی نام نہادہ چنانچہ امیر خسرو در کتاب قران السعدین می ستاید وسلطان جلال الدین خلجی شہر کوشک لعل وسلطان علاؤالدین کوشک سیری آباد کردہ تختگاہ نمودند سلطان غیاث الدین تغلق شاہ در سنہ ۷۲۵ ہجری تغلق آباد شہرے طرح انداخت وسلطان محمد فخرالدین جونا پسرش مصری دیگر اساس نمودہ بلند ایوانی متضمن ہزار ستون برافراخت و دیگر منازل دلکشا از سنگ رخام بکار رفت وسلطان فیروزشاہ در سنہ ۷۵۵ ہجری فیروزآباد شہری بزرگ طرح انداختہ دریاے جمنا بدیدہ نزدیک روان گردانید و سہ کروہی فیروزآباد کوشکی دیگر مشتمل بر مندہ جہان نما برافراخت وتاحال بر کوہچہ قایم است وعوام الناس ان را لاٹہہ فیروزشاہ گویند وسلطان مبارکشاہ مبارک اباد بنا نہادہ وحضرت نصیرالدین محمد ہمایون بادشاہ در سنہ ۹۳۸ ہجری قلعہ اندرپتہ

---

(۱) ہفتاد دام ✦ (۲) سنہ ۳۰ قمری - اکبرنامہ جلد اول صفحہ ۷۲ ✦

تعمیر و ترمیم نموده **دین پناه** نام نهاده تختگاه مقرر فرمودند و شیر شاه افغان شهر علائی را که **کوشک سبزی** مشهور بود ویران کرده مصری دیگر طرح انداخت و سلیم شاه پسرش در سنه ۹۵۳ هجری قلعه **سلیم گڈه** تعمیر کرده که تا حال درمیان دریاے جمنا محاذی ارک شاهجهان آباد قایم است اگرچه این فرمان دهان هر کدام شهری احداث کرده دار السلطنت قرار دادند اما در اطراف ممالک تختگاه فرمان روایان هندوستان دهلی مشهور بود در سنه ۱۰۵۸ هجری مطابق سنه دوازدهم جلوس والاحضرت شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه غازی صاحب قران ثانی نزدیک دهلی شهرے آباد کرده **شاهجهان آباد** موسوم گردانید و از آباد گردیدن این مصر جامع جمیع شهرهای سلاطین پیشین که بنقل در امده از بام افتاده بشهر شاهجهان آباد موسوم و مشهور گردید بنمطی که دریاے دیگر از دخول در گنگ گنگ نام می یابد قلعه ارک ان از سنگ سرخ به استحکام تمام اتمام یافته مشتمل بر عمارات نزهت ایات و انواع قصور فرحت گنجور و اقسام اماکن طراوت مکامن و گوناگون نشیمن راحت مکمن و چندین ایوان فیض نشان و نهرهاے جریان و تالابهاے[1] کلان و حوضهاے وسیع و فوارهاے رفیع و گلشن هاے همیشه بهار و اشجار پر اثمار که هر مکان یاد از بهشت میدهد و هر قطعه ان پهلو بفردوس می نهد که هر قصرش زیباتر از قصر قیصرے نماید و هر ایوانش مانند ایوان کسرے دلها می رباید **مثنوی**

چو جنت بر زمینش هر مکانے ... بود در هر مکانی بوستانے

خیابانش چنان عشرت سرشت است ... که گویا کوچه راه بهشت است

هوایش دل کشا و دل نشین است ... طراوت خانه زا داین زمین است

و پیرامن ان خندق عریض مالامال از آب زلال بحدی صاف که دانه ریگ ان در شب تار نمودار و انقدر ژرف که ماهیانش بماهی زمین پهلو نشین **مثنوی**

در ته ابش ز صفا ریگ خورد ... کور تواند بدل شب شمرد

عمق در و کار بجاے رسید ... کز ته ان گشت زمین ناپدید

دریاے جمنه شرق رویه بپابوس ان قلعه شرف و افتخار یافته بهزاران آب و تاب میرود و نهر که ازین دریا از کوه سرمور بریده اورده اند و کوچها و بازارها رونق افزای شهر و فیض بخش شهریانست و درون دولت خانه والا رسیده تالابها و حوضها را لمبب و گلشنها و باغها را مطر امید دارد

---

(۱) بار دار ۹۰

واز فوارہا برامدہ تماشائے عجیب برروے کار می آرد

ہرسو نہری دران گلستان　　خیزان افتان چو خیل مستان

حصار شہر پناہ از سنگ وصاروج اساس یافتہ ودران اندایرہ قیاس افزون واندازہ ابادانی درون وبرون ان از احاطہ بیان بیرون مردم از روم وزنگ وشام وفرنگ وانگریز وولندیز دیین وعربستان وعراق وخراسان وخوارزم وترکستان وکابل وزابلستان وخطا وختن وچین ماچین وکاشغر وقلماستان وتبت وکشمیر وسایر ولایات ہندوستان دران مصر جامع توطن گزیدہ وانیرو گفتار کہ اصل زبان ہندوستان ازہمین جاست اموختہ بکار وپیشہ خودہا اشتغال دارند ترتیب معموریش پسان فقرات نثر باہم موافق وائین ابادانیش مانند اشعار منظم بایکدیگر مطابق عمارات دل کشایش درکمال خوبی و زیبائی منازل جانفزایش درغایت فرح بخشی ومسرت ارای کوچہایش چون خیابان گلشن بازینت وزیب صحن ہر محلہ مثال صحن بستان زیبا ودل فریب در ہرخانہ ومنزل حدایق ہمیشہ بہار در ہر کوچہ وبرزن انہار ملبب از آب خوشگوار راستہ بازارش چون راستہ جواہر رخشان ودلاویز زیب دوکانش مانند بیت ابروے دلبران بہجت انگیز ودران بازار کہ جامع نفایس ونوادرہر دیار واسباب غریبہ بنادر وامصار واشیائے عجایب روزگار است طرفی لعل بدخشان لالی ویواقیت درخشان دُرر غرر عمان ولولو رلالا ومرجان ودیگر جواہر زواہر بحر وکان دربیع وشرامی درایہ وطرفی انواع اقمشہ وامتعہ واسلحہ واشیائے اغذیہ واشربہ واجناس ادویہ گوناگون وعطریات وآلات مطلوبہ بخرید وفروخت میرود وطرفے رنگارنگ میوہ خشک وترہر دیار مذاق ذایقہ سنجان غذا دوست را شیرین وحلاوت آگیں مے سازد وطرفے فیلان نامدار واسپان بادرفتار وشتران تیزرو باربردار ودیگر دواب ہزار در ہزار بایع و مشتری را تنبع میدہند وہر روز ہنگامہ خرید وفروخت ہر چیز گرم می شود وازدحام فروشندگان وخریداران زیادہ از حصر شمار میگردد وحتی کہ اسباب تجملات بادشاہی ودرخوت کارخانجات سلطنت درکیہ وزسرانجام میتواند شد وساز مطلوبہ صدہزار سپاہ درساعتے بلاتعلل سامان میتواند یافت **مثنوی**

عراقی وخراسانی زحد بیش　　نہادہ پیش خود سرمایہ خویش

فرنگی از فرنگستان رسیدہ | نوا در از بنا در پیش چیدہ
نشستہ ہر طرف گوہر فروشی | بر آوردہ ز دریا ہا خروشی
فتادہ ہر طرف صد لعل رخشاں | بود در ہر دو کان لعل[1] بدخشاں
بر آمد از برائے امتحانی | متاع ہفت کشور از دو کانی

اگرچہ در ہر کوچہ و بازار و ہر صحن و برزن مساجد و معابد و خوانق و مدارس کہ عالمیان از ان بہرہ دنیا و عقبیٰ و فایدہ صورت و معانی حاصل مینمایند تعمیر یافتہ اما در وسط مصر مسجد جامع بادشاہی در سنہ ہزار و شصت ہجری مطابق سال بست و چہارم شاہجہانی از سنگ سرخ باستحکام تمام اساس پذیرفتہ چندان بلند و رفیع کہ بانگ موذنش در گوش افلاکیان میرسد و انقدر وسیع کہ عالمی درون ان میگنجد بلندی منبرش رتبہ اوج شریعت ارجمندی محرابش سجدہ گاہ اہل طریقت گنبد ہایش تا گنبد آسمان برکشیدہ و میناراہایش با وج فلک رسیدہ و در ہایش چون در ہائے اہل ہمت بر روے ہمگنان کشودہ و درونش بسان درون پاک درونان بفیض بخشی آمادہ و ایوان حجرہایش عبادت کدہ ارباب ریاضت بر درج نشیمنہایش درس گاہ اصحاب افاضت صحنش مانند ضمیر صاف دلان از کدورت پاک و حوضش بکردار حوصلہ والا ہمتان فیض ناک

مثنوی

صحنش تنبیض دیگر میتوان یافت | ز حوضش آب کوثر میتوان یافت
ز رفعت آسمان یک پایۂ او | مہ و خورشید زیر سایۂ او
رواقش قبلہ اہل یقین است | نظیر مسجد اقصیٰ ہمین است

از جملہ عمارات خیر انجام حمام بادشاہی است زہی حمام خوشش مقام نزہت ارتسام کہ ہوایش مانند ہوائے نوروزی روح پرور و بسان ایام فروردی فیض گستر گرم خانہ اش گرمی بخش ہنگامہ فرحت و سرد خانہ اش باعث آرام طبیعت رخت گہش از اعتدال دم مساوات بہوائے جنت می زند و گنبدش با گنبد چرخ بریں پہلوی نہد حرارتش مانند حرارت غریزی تندرستی می افزاید و از برودتش برودت بدنی و تنومندی رو مینماید آفتاب بارزوے برجش برج بہ برج فلک سرگردان ماہتاب را برائے دفع سردی خویش ہواداری او در جان ہر کہ در و نش می در آید گرم و سرد زمانہ می آزماید و در رنگ آزادگان از لباس تعلق بیرون

[1] کالا +

می آید وبسان گوشہ نشینان طریق خلوت می پیماید ہمچو پاک . سرشتان طریقہ پاکیزگی و صفائی پیش نہاد می نماید بسا بیماریہاست کہ از حمام دفع میشوند مانند اختلال دماغ وگرانی اعضا وخمیازہ خمار وکسل بدن وبسا فرحتہاست کہ از وحاصل میگردد وبعینی فرحت مزاج و طراوت دماغ وتازگی دل وپاکیزگی تن امتزاج اب وآتش از جملہ مشکلات است طرفہ مقامی کہ دران آب وآتش ممزوج میشود وہیچ مکان غیر از باد وخاک نباشند نادرہ مکانی کہ دران باد وخاک دخل ندارد مثنوی

ہم آب وآتش درو سازگار | بود باد خاک از درش برکنار
درو آسمانیست حمام نام | مہ وآفتابست گل خام خام
درین عالم از اعتدال مزاج | طبایع بہم یافتہ امتزاج

القصہ شہریست درکمال وسعت وفسحت، ومصریست دار الخلافہ ومرکز مملکت سیاحان ہفت اقلیم وسیاران ربع مسکون باین فراخی وکثرت ابادی شہری بر روی زمین نشان نی وہند شہر استنبول تخت گاہ خنکار روم کہ در کلانی وبزرگی مشہور است بعشر عشیر ان نمیرسد وشہر قزوین واصفہان دار الخلافہ والی ایران کہ در لطف وخوبی شہرت دارد بحالہ ان نمی ارزد شعرای منظر بلاغت وکمال وفصحای ارباب حال وقال دربیان خوبیہای این مصر بیمثال نظم ونثر اشعار دل پذیر گفتہ اند از انجملہ آنکہ مثنوی

شہر اعظم بہشت راست نشان | مرکز ہند وتختگاہ شہان
چون ہوا وبہشت طرب افزا | ہمچو باغ بہار روح افزا
ساکنانش ہمہ خلعت فرزند | فاضل ونکتہ دان ودانشمند
ہمہ فیروز جنگ وملک ستان | ہمہ مقبول طبع شاہجہان
ہمہ باجاہ ومنصب خانی | ہمہ بازیب وفر سلطانی
ہمہ مانند بو علی ماہر | ہمہ باخیل قدسیان ذاکر
ہمہ مرہم نہ دل خستہ | ہمہ از جور دہر وارستہ
ہمہ داوود لحن خوش آواز | ہمہ در فن کار خود ممتاز
ہمہ یوسف رخ وزلیخا شوق | ہمہ فرہاد طبع وشیرین ذوق
ہمہ با شخص کام ہم آغوش | ہمہ از بادہ خوری مدہوش

درون حواشی ان مصر بزرگ مقابر بسیاری از سلاطین پیشین است اما مشهورتر مقبره
حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاه است که در کیلوکھری کیقباد بر ساحل دریاے جمنا
واقع شده و مقابر امرا و وزرا و علما و فضلا که هر یک در زمان خویش شهرت کمال داشتند
با حدایق و ریاض آنقدر است که در شمار نیاید و شهر بیست جداگانه از خوابستگان فرو رفتگان
و همچنان مزارات مظهر برکات بسیاری اولیاست که شماران بتحریر در نگنجد ازانجمله دو سه
کروهی مصر خوابگاه(۱) خواجه قطب الدین محمد بختیار کاکی بن خواجه کمال الدین احمد موسی است
گویند که زادبوم ایشان فرغانه است درخورد سالی جذبه الٰهی بخود درکشیده و حضرت خضر را
گذر افتاد و مرات ضمیر ابجلا یافت و در هزده سالگی در عالم خواب از خواجه معین الدین چشتی
رتبه خلافت یافته مسافرت اختیار کرده در بغداد رسیده از بسیار اولیاے اندیار
فیض اندوخت و بملتان وارد شده شیخ بهاء الدین ذکریا را دریافت و در زمان فرمان
رواے سلطان شمس الدین التمش بآرزوے دیدار حضرت خواجه معین الدین چشتی مرشد
خود بدهلی آمد و آن مرشد حقیقی بالهام ربانی از اجمیر بقصد ملاقات ایشان در دهلی رسیده
و هر دو باریافته درگاه الٰهی از مواصلت یکدیگر مسرور شدند و چندگاه باهم صحبت داشتند پس
از روزے چند خواجه معین الدین باجمیر شتافتند و ایشان در دهلی اقامت در زبده فراوان
فیض بعالمیان رسانیدند بعد مدت صبحی چهاردهم ربیع الاول سنه ۶۳۳ هجری جهان گذران را
پدرود نمودند و دیگر دران نزدیکی مزار مظهر انوار شیخ نظام الدین اولیا عرف محمد پور احمد
دانیال است ایشان در خطه غزنین سنه ۶۳۳ هجری سعادت ولادت یافتند و چون
بحد تمیز رسیدند از اتفاقات در بداؤن رسیده علوم رسمی اندوخت چون درمیان
مباحثه غالب بود بنظام محفل شکن مشهور گردید و در بست سالگی بقصبه اجودهن رسیده
از شیخ فرید الدین گنجشکر ارادت گرفت و کلید گنجینه معنوی بدست آورده براے رهنمونی
مردم رخصت دهلی یافت و بسیاری از طالبان فیض اندوختند بوالاپایگی رسیدند چنانچه
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دهلوی و امیر خسرو در دهلی و شیخ علاؤ الحق اخی سراج در
بنگاله و شیخ وجیه الدین یوسف در چندیرے و شیخ یعقوب و شیخ کمال در مالوه
و مولانا غیاث الدین در دهار و مولانا مغیث در اوجین و شیخ حسام الدین در گجرات

(۱) خانقاه +

وشیخ برہان الدین غریب وخواجہ حسن در دکہن و در بسیاری محال دیگر از خلفائے
ایشان مشہور بودند تا حال اولاد و خلفائے ہریک دران ممالک برہنمائے خلق کامران
ہستند القصہ حضرت ایشان چاشتگاہ چہارشنبہ ہژدہم ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ ہجری
ازینجہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمودند و در ہندوستان بر تبہ ولایت از جمیع اولیائے
شہرت تمام دارند و سلسلہ علیہ این بار یافتگان درگاہ ایزدی بجناب پیر پیران حضرت
میران محی الدین عبد القادر گیلانی میرسد میگویند کہ ایشان از سادات حسینی ہستند و
بچہار واسطہ بحضرت شیخ شبلی میرسند نزدیک بغداد دیہی است جیل نام مسکن آنحضرت
ازینجہت ایشان را جیلانی و نیز گیلانی پندارند در چہارصد وہفتاد و یک ہجری سعادت ولادت
یافت در علوم رسمی و حقیقی یگانہ روزگار گردیدہ از شیخ ابوسعید مبارک خرقہ ولایت
پوشیدہ بزرگی حال و شگرفی مقال و خوارق عادات و بوارق کرامات ایشان جہان
را فرو گرفت و عالم عالم اہل مقاصد صوری و معنوی از اطراف گیتی رسیدہ حلقہ عقیدت
در گردن جان انداختہ کامیاب شدند و حضرت ایشان در سنہ پانصد و شصت و
یک ہجری در نود سالگی ازین عالم فانی بجہان جاودانی شتافتند از رحلت ایشان
لغایت این نسخہ پانصد و پنجاہ سال منقضی میشود کہ تا حال نام فرخندہ فرجام زندہ است
و ہر طرف از اطراف عالم طوائف انام روز بروز اعتقاد زیادہ دارند بالجملہ سی کروہی
شاہجہان آباد قصبہ پانی پت از شہرہائے متقدمین است دران شہر مزار شیخ شرف
ابو علی قلندر واقع شدہ شیخ بچہل سالگی در دہلی آمدہ بزیارت خواجہ قطب الدین محمد بختیار
سعادت اندوخت و بست سال علوم صوری اموخت چون جذبہ الہی در رسید و آئینہ
باطن روشن گردید ہمگی دانش نامہارا در آب جمنا انداختہ مسافرت اختیار کرد و در
روم رفتہ شمس الدین تبریزی و مولانائے رومی کہ مثنوی معنوی از دست و دیگر
اولیائے آن دیار را دریافتہ بہرہ وافر اندوخت و بعد سیر ممالک مراجعت نمودہ
بپانی پت عزلت گزید و ہمانجا رحلت بعالم جاودانی فرمود و بسا خارق عادات ایشان
یادگار و مزار مظہر انوار زیادتگاہ اہل روزگار است سہرند از شہرہائے دیرین
از اعمال سامانہ سلطان فیروز شاہ در زمان فرمان روائے خویش سنہ ہفتصد
و شصت ہجری آن را از سامانہ جدا ساختہ پرگنہ علحدہ مقرر ساخت و روز بروز

آبادی و رونق ان زیاده گشت اگرچه دران خطه بسیاری از نزدیکان درگاه الهی خوابگاه اند
اما از اولیائے زمان حال شیخ فرید الدین ثانی و شیخ محمد معصوم کابلی دران شهر اسوده
اند و این هر دو اولیائے عظام در زمان حضرت شاهجهان بادشاه بهدایت خلایق کامروا
بودند و طوایف انام ارادت اورده بهره وبینی می اندوختند اکنون از اولاد ایشان سجاده
نشین هستند در ساد هوره خوابگاه شاه قمیص است که در زمان خویش رتبه ولایت داشت
و در سنام مزار شیخ نبوی که زیارت گاه خلایق است در هانسی که معموره پاستانی است
مزار شیخ جمال الدین خلیفه شیخ فرید الدین گنجشکر القصه درین صوبه مزارات اولیائے کرام
انقدر است که بشمار در نیاید بهمین قدر پسند کرد چون از نگارش امکنه شریفه اولیائے سلمین
واپرداخت اکنون اندکی از اماکن هنود که درین صوبه واقع است گذارش مینماید در بست
کروہے سهرند نزد دامن کوه گهات بهواره معبد بست مشهور به بهیما دیوی از قدیم پرستش
گاه اهل هند است در سنه چهارم عالمگیری فدائیخان کوکه از امرائے بزرگ بود ان را
وطن خود قرار داده به پنجور نام نهاده بموجب حکم والا راجه انجا که ابا عنجد ریاست داشت
اخراج نموده باغی مطبوع مشتمل بر پنج درجه پست وبلند طرح انداخت و عمارات دل کشا
ونشیمن هائے فرحت افزا احداث نموده نهرابی که از دامن کوه برجوشد دران باغ اورده
ازمیان فوارها گذرانیده نمو داری عجیب وجلوه گاهی غریب است فراوانی ولطافت
گل سرخ انجا که عبارت از گلاب باشد مشهور نگارنده این نسخه در ایام بهار بتفرج ان
باغ رفته بود دران روز چهل من گل گلاب بوزن عالمگیری در گلاب خانه اورده بودند و در
بروز در افزایش بود دوسی کروهی سهرند جنوب رویه تهانیسر شهر بسیت از متقدمین و در
نزدیکی ان کولابیست بس عظیم کورکهیت نام در کتب هندان را ناف زمین گویند ومینویسند
وا اغاز افرینش جهانیان دران مکان میدانند وان را از امکنه شریفه دانسته تغسّل دران
کول از مثوبات عظیم می پندارند اگرچه دایما غسل ان ثواب است اما در روز کسوف وخسوف
عالم عالم طوایف انام از خاص وعام واز صغیر وکبیر مذکر ومونث از اکناف گیتی واطراف
ممالک مسافتهائے بعید قطع نموده ازدحام میکنند وانواع نقود واجناس علانیه
ومخفیه خیرات می دهند هر چند ممسک وبخیل یاتهی دست ومفلس بوده باشند دران روز
بران مکان زیاده از قدر دتوان سخاوت می ورزند وسوائے گو الاب مذکور تا می قدیر ها

دابگیرها وحوض‌ها وچاه‌ها حواشی شهر واکثر اماکن دریاے سرستی که نزدیک ان شهر میگذرد
ونام هر مکان که هریک بنام عابدان متقدمین منسوبست درکتب قدیم مسطوربانداز ه
چهل وهشت کرده بزرگ می شمارند ازینجهت پانڈوان وکوروان که مقتداے اهل هند بودند
درین سرزمین کارزار کرده شربت شهادت چشیدند چهل کروهے دارالخلافه شمال رویه بنبهل
شهر متقدمین است ودر دهر مندر مکانی است پرستشگاه پستانی گویند که شخصی اخرین مظهر
انوار الهی ازو پدید خواهد آمد وپیوست ان نانک متا جاے است که مریدان ومعتقدان
بابانانک هجوم نموده نیایش بجا آورند ودران طرف شمالی کوه است که ان راکمایون گویند
کان طلا ونقره ومس وسرب واهن وزرنیخ وزنگار دردست واهوی مشکین وگاو قطاس
دیگر مم پیله وباز وشاهین واسپ گوت وعسل سفید فراوان وزمینداران انجا بسبب صعوبت کوه
ومحکمی مسکن از فرمانروایان هند انحراف دارند درین صوبه بزرگ دو دریاست نخستین[1] جمنا
سرچشمه ان ظاهر نیست بقول سیاحین ممالک بعد براٰمدن از چین قطع کوهسار دشوار نموده
در ولایت بشهر میرسد گویند که درین ولایت طلا بسیار می شود واکثر سنگریزه تاثیرات
پارس دارد که از مساس ان مس واهن ودیگر فلزات طلا میگردد وچون ان سنگ شناخته
نمیشود ازینجهت مردم ان دیار بز وگوسفند وگاو را نعل اهن برپا بسته برکوهها بچراگاه میگذارند
اکثر اوقات نعل چرندگان از مساس ان سنگ طلا می شود وحاکم ان ولایت ظروف ونقاره
ودیگر آلات همه از طلا دارد القصه این دریا از انجا گذشته در ولایت سرمور میرسد
مرزبان انجا بخواقین هند وامرا ووزرا براه دریاے کشتیها برف بطریق سوغات ارسال
داشته بدین وسیله اظهار اطاعت نموده خود را وولایت خود را در امان میدارند بدین
جهت در عوام الناس ادرا برفی راجه میگویند ونزدیک شهر سرمور این دریا از کوه برآمده بر
زمین مسطح میرسد ودرین مکان حضرت شاهجهان بادشاه بر ساحل این بحر زخار دولتخانه عالی
احداث فرمودند وامرایان والاشان ودیگر بندهاے بادشاهی هریک درخور حالت ونسبت
خویش عمارت نموده ومعموره دلکشا برروے کار آمده مخلص پور موسوم گردید وحضرت
بادشاه اکثر اوقات بسیر ان مکان فرحت نشان تشریف فرموده انبساط وافر حاصل مینمودند
واز همین مکان شاه نهر که نصف دریاے جمنا توان گفت برآورده بدارالخلافه

---

(۱) سیلے

شاہجہان آباد بردہ اند کہ نفع بخش مزروعات اکثر پرگنات وطراوت رسان باغات حوالی دارالخلافہ وفیض بخش کوچہاد بازار ورونق پیرائے دولتخانہ بادشاہی است ودریائے مذکور بعد برامدن از کوہ اکثر محال را رونق دادہ پایان شہر شاہجہان آباد میرسد قلعہ ارک متضمن نشیمنہائے دل کشاد عمارات امرایان برکناران واقع است وازانجا گذشتہ بمسافت پانزدہ فرسنگ پایان شہر متھرا وگوکل وبندرابن میرسد بعدہ بمستقر الخلافہ اکبرآباد می آید درین مصر نیز عمارات بادشاہی دخواہین برساحل دریاست وازانجا گذشتہ از پایان شہر وقلعہ اٹادہ بعدازان از شہر کالپی روان می شود پس ازان بشہر اکبرپور زادوبوم راجہ بیربر اکبرشاہی می آید وعمارات راجہ مذکور برفعت ووسعت ومتانت برکنار واقع شدہ ودریائے چنبل نزدیک شہر اکبرپور ودریائے بتیوہ ودوسان ودیگر دریاہا از جانب گوند وانہ آمدہ بتفاوت یکدیگر در جمنا واصل میشوند وازانجا بحال ملکوسہ گذشتہ پایان قلعہ الہ آباد باب گنگ اتصال می یابد ودریں

گنگ از سرچشمہ ان ہیچکس واقف نیست اما اعتقاد اہل ہند انکہ از بہشت نازل میشود وشرح ان در کتب قدیمہ معتبرہ مندرجست بعد صدور از بہشت ونزول بر کوہ کیلاس شد برامدن ازانجا در ولایت چین میرسد چنانچہ در شاہنامہ فردوسی مرقوم است کہ عمارات سنگین شاہزادہ سیاوش بن کیکاؤس شاہ داماد افراسیاب برکنار گنگ بود بعد برامدن از چین در کوہستان بدری ناتھ مے آید ومکان ہماچل[1] یعنی محوطہ برف کہ اہل ہند گداختن بدن عنصری در آن جا نجات اخروی میدانند چنانچہ پاندوان کہ مقتدائے اہل این دیار بودند ابدان خود را بدانجا گداختہ اند در ہمین کوہ واقعست و درین کوہستان سواحل دریا انقدر بلند است کہ اب بدشواری بنظر در می آید وعبور بکشتیہا نمی شود در اماکن مقرر رسنہائے سطبر بر اشجار ہر دو کنار محکم بستہ بطرز قنطرہ تعبیہ میکنند وازبالائے آن امد وشد مردم می شود وان را بزبان این دیار چھینکہ گویند وطوایف انام از اطراف ممالک کہ بقصد طواف بدری ناتھ میروند وچنین قنطرہ گاہے ندیدہ انداز عبوران خوف مندمی باشند وبیمناک میگذرند القصہ ان دریا از کوہ بدری ناتھ برامدہ پایان شہر سری نگر مسکن مرزبان ان ولایت می رسد وازانجا جاری شدہ از پایان رکھی کیش گذشتہ در مکان ہردوار از کوہ بیرون می آید اگرچہ بموجب کتب معتبرہ دریائے گنگ از آغاز تا انجام معبود است

---

(۱) ہماچل؛

اما ہر دوار را از جمیع امکنہ بزرگ تر نوشتہ اند و ہر سال در روز تحویل آفتاب بہ برج حمل کہ ان را بیساکھی گویند خلایق از ہر طرف آمدہ ازدحام میکنند خصوص در سالی کہ مشتری در برج دلو میرسد وان را کنبھہ نامند وبعد دوازدہ سال می آید عالم عالم طبقات خلایق از مسافتہاے بعیدہ رسیدہ ہجوم می نمایند و دران مکان اغتسال و خیرات اموال وتراشیدن موے سر و ریش از مثوبات و انداختن استخوان مردگان درون گنگ رستگاری اہل ممات می پندارند و اب ان را بطریق ارمغانی بدور دستہای برند طرفہ تر انکہ اگر سالہا در ظرف بماند بدبو و دگرگون نشود و بے شایبہ تکلف اب خوشگوارش مانند دل اہل دلان از کدورت پاک و بسان ضمیر مقبلان فیض ناک در عذوبت و شیرینی باب کوثر دم مساوات میزند و در لطافت و گوارائی با اب سلسبیل پہلوی زند و از کمال نزاہت با جمیع امزجہ سازگاری مینماید و فواید بسیاری از و بر روے کار می آید یعنی سقیم المزاج را صحت و شفا و بیماریہاے مزمن را فایدہ دوامی بخشد صحیح المزاج را فربہی و تندرست را فرحت بظہور می ارد و معدہ غلیظ را صفائی و آتش غریزی را فروغی میدہد اشتہارا افزایش و قوت باہ را اعانت میکند روے کہربائی را لعل گون و چہرہ زعفرانی را ارغوانی می سازد زہے دولت کہ سلاطین ہندوستان و امراے والاشان بہر جا کہ باشند اب گنگ میخورند بالجملہ این دریا بعد برامدن از ہر دوار بمجل بارہہ سادات رسیدہ پایان قصبہ ہستناپور کہ در زمان سابق دارالسلطنت بود چند فرسخ در عرض و طول آبادی داشت میرسد و ازانجا نزدیک قصبہ گدہ مکتیسر و انوپ شہر و کرنباس و سورون و بداون کہ امکنہ مشہور است و در قنوج کہ شہر قدیم است رسیدہ رونق افزای اندیار می شود و ازانجا جاری شدہ بعد گذشتن از سیو[1] راج پور و کنجوہ و مانکپور و شہزادپور و دیگر محال پایان قلعہ الہ آباد میرسد و درانمکان دریاے جمنا با چند دریاے دیگر آمدہ ملحق میگردد و سی کروہی ان شہر بنارس می آید و از نزدیک چنارگدہ و چند محال دیگر گذشتہ تا رسیدن پایان بلدہ پتنہ ہفتاد و دو دریاے کشتی رو از جانب کوہ جنوب و شمال آمدہ بتفاوت یکدیگر جابجا اتصال می یابد داخل دریاے زخار ناپیدا کنار میگردد و این ہمہ دریا بگنگ موسوم می شود و ازانجا بجہانگیر آباد و اکبرنگر[2] عرف راج محل و مقصود اباد و میرداد پور و خضراہتی گذشتہ پایان شہر جہانگیر نگر ڈہاکہ میرسد

(۱) سراج پور (۲) اکبرپور

وبعد فرسنها دوبخش می شود یکے بسوی مشرق رفته پدماوتی نام یافته به نزدیک بندر چاٹگانون بدریائے شور واصل میگردد ودیگرے رو بجنوب آورده سه لخت میشود یکے را سرستی وویی جمنا وسیوی راگنگا نامند وسویی هزار شعبه شده نزدیک بندر ساتگانو بدریائے عمان می پیوندد سرستی وجمنا نیز همانجا اتصال می یابد واز سیاحان ممالک چنان استماع یافته که در بدایت برآمدن دریائے گنگ ازکوه وغایب شدن بدریائے شور مردم سکنه کنارش جمیع تمرد وفساد اندیشه ودزد وقطاع الطریق خونخوار وخلق آزار هستند ازانجاکه ازغسل این دریا گناهان ازبدن مردم جدا می شوند وهماناکه آن عصیان بطریق تناسخ برکنارش در پیکر او میان توالد یافته مصدر این نوع امور مذموم میگردند بالجمله درین صوبه آب وهوا باعتدال نزدیک وکشت کار بارانی وسیلابی وبعضی جا چاهی وبرخی جا کاشت سه فصله می شود ومیوه ایرانی وتورانی وهند وستانی گوناگون وگلهائے بوبا فراوان وعمارات عالیه ازسنگ وخشت میگردد وجانب مشرق صوبه اکبر آباد ومغرب صوبه لاهور وجنوب اجمیر وشمال کوهستان کمایون ازپلول جانب اکبرآباد تالودیانه ساحل دریائے ستلج طول صد وشصت کروه واز سرکار ریواری تا کوه کمایون عرض صد وچهل کروه واقع است سرکار شاه جهان آباد وسهرند وحصار فیروزه وسهارنپور وسنبهل وبدایون وریواری ونارنول هشت سرکار مشتمل بر دوصد وبست ونه محال وهفتاد وچهار کرور وشصت وسه لک وسی وپنجهزار دام داخل این صوبه است

صوبه مستقر الخلافه اکبرآباد

آگره دهی بود از توابع پرگنه بیانه سلطان سکندر لودی در زمان فرمان دهی خویش آن را مکان دلکشا دانسته تختگاه مقرر کرد وشهری مطبوع طرح انداخت پس ازان آن شهر به بادل گڈه مشهور گشت وبعد آن حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه آن را وسط ممالک محروسه تصور فرموده قلعه سنگین باستحکام اساس نهاد وبے همتا مصری اکبر آباد نام بوسعت وفسحت آبادگردید که جهان دیدگان چنین قلعه متین وشهر بزرگ کمتر نشان دهند آب جمنا تا چهار کروه ازمیانه شهر میگذرد وبهر دو طرف عمارات عالیه وکاخهائے دلفریب تعمیر یافته ومردم هرجنس وهردیار دروآباد وکالائے هفت کشور خرید وفروخت می شود وگوناگون میوه خصوص خربوزه ایرانی وتورانی ورنگارنگ گلها وبرگ تنبول بس شایسته بهم می رسد

وهوائے دل کشا دارد اگرچہ نادرہ کاران ہر پیشہ وکاریگران ہر فن در صنعت خویش ممتاز اند
اما کار چوب طلا ونقرہ بر چیرہ و دیگر پارچہ ہا نادر میسازند واز ممالک دور دست تاجران آمدہ خرید
می برند وتمتع یاب میشوند القصہ این مصر بجمیع خوبیہائے آراستگی دارد واکثر مزارات اولیائے
عظام وفضلائے کرام درو ست مقبرہ منورہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ وحضرت
شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ در نزدیکی آن مصر واقع ست **بیانہ** در پاستانی زمان
سترگ مصری بود قلعہ مستحکم دارد سابقاً اسیران عصیان ہند را دران قلعہ نگاہ میداشتند
نیل وحنا بس گزین می شود وانبہ بعضی قریب یک سیر پیدائی دارد **سیکری** نام دہی از توابع
بیانہ بود دوازدہ کروہی اکبر آباد حضرت محمد اکبر بادشاہ باشارہ زبدہ اولیائے کرام شیخ سلیم
قلعہ سنگین وعمارات متین ومساجد ومدارس وخوانق احداث فرمودہ **بفتح پور** موسوم کردہ دار الخلافہ
قرار دادند وپیوست ان کولابیست بزرگ در عرض وطول دو کروہ کہ خلایق ازان فیض میگیرند
وصفہ والا ومینار عالی دادیزہ گاہ فیلان وجولانگاہ برکنار ان واقع است ودران نزدیکی کانی
است از سنگ سرخ ستونہا وتختگاہ ودیگر مطلوبہ عمارات بہر اندازہ کہ خواہند ازان برمی
آید **گوالیار** از نامور دژہاست خوش آب وہواستانت وحصانت آن مشہور زندانیان مستوجب
سیاست را درون آن نگاہ دارند خوش زبانی باشندگان ونغمہ سرائے خنیاگران وجادو نغمی
سرایندگان ودلفریبی شاہدان آنجا مشہور ودران دیار چند جا کان آہن واقع شدہ ودران شہر
مزار شیخ محمد غوث است کہ در زمان خود رتبہ ولایت داشت **کالپی** شہریست بر ساحل دریائے
جمنا خوابگاہ بسیار اولیا است ونبات آنجا مشہور است درتودہ بہم غاریست کہ کان مس وفیروزہ دارد
اما خرج بردخلش فزونی میکند **متھرا** شہریست پاستانی برکنار دریائے جمنا زادگاہ سری کشن
ودر ہندو نامہا شرافت آن لب ار نوشتہ اند واز آغاز آفرینش پرستشگاہ دانند اکنون معبد
کیشورائے مشہور وآنرا بحکم عالمگیر بادشاہ انداختہ مسجد مقرر کردہ اند بر روئے دریائے جمنا
عبد النبی خان فوجدار زینہ زیبا تعمیر نمودہ زیب افزائے شہر وفیض بخش شہریان شدہ وآن
مکان را بسرانت گوبند ونیز در وسط شہر مسجد عالی احداث نمودہ اسم خویش روشن ساخت
قنوج پاستانی شہریست برکنار دریائے گنگ آب وہوا ومیوہ خوب دارد ودر مکن پور تابع
پرگنہ بتھور[1] سرکار قنوج خوابگاہ شیخ بدیع الدین المشہور بشاہ مدار دستہباز است کہ از

---

[1] بلہور

اولیاے بزرگ هند بود وخلایق کثیر از خاص و عام بانجناب اعتقاد دارند و در سالی یکمرتبه طوایف
انام از ممالک دور دست با علمهاے زرین آمده ازدحام می کنند و نذرات می گذرانند
وچند روز هجوم مردم و تماشاے غریب میشود در زمان سلطان ابراهیم شرقی در ۹۴۵ھ ازانجا
مطلبی در اصل کم شده وگزین ترین این صوبه دو دریاست یکے جمنا که تفصیل ان سابقاً تحریر درآمده
ودیگرے چنبل که از حاصل پور تابع مالوه برآمده وازبیست کروهے اکبرآباد وحدود بهدا ور محال
سرکار ایرج گذشته نزدیک اکبرپور تابع کالپی بدریاے جمنا واصل میشود القصه این صوبه
شرقی گهاتم پور شمالی دریاے گنگ جنوبی چندیری غربی پلول واقع است درازا از گهاتم پور
تابع اله آباد تا پلول معموله صوبه شاهجهان آباد صد و هفتاد کروه و پهنا از قنوج تا چندیری مضافات
صوبه مالوا صد کروه سرکار اکبرآباد و باری و الور و نجاره و ایرج و کالپی و سهندون و قنوج و
کول و بروده و تنداور و گوالیار وغیره چهارده سرکار مشتمل بر دو صد و شصت و هشت محال ونود و
هشت کرور و هژده لک و شصت و پنجهزار و هشتصد دام داخل این صوبه است *

صوبه وبیعه قبحه اله آباد

در کتب هندی نام این صوبه پراگ می نویسند و در عرف تربینی نیز گویند در میان دریاے جمنا
وگنگ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه قلعه سنگین باستحکام تمام وگزین کاخها اساس نهاد
وشهری طرح انداخته اله آباش موسوم فرمودند و حضرت شاهجهان بادشاه در خلافت خود
باله آباد مامور فرمودند دریاے گنگ و جمنا پایان قلعه باهم می پیوندد وچشمه از قلعه برآمده بدریاے
مذکور واصل میشود در عرف ان را سرستی گویند بدین جهت اینمکان را تربینی نامند یعنی اتصال
سه دریا اما در کتب هند برآمدن سرستی ازانجا مندرج نیست و دران قلعه درختی است متقدمین
که ان را اکهی بر گویند یعنی پایدار و در هندی نامجات می نگارند که ان درخت دایماً برقرار است و تا
انقراض عالم بے زوال خواهد بود بفرموده حضرت نورالدین محمد جهانگیر بادشاه ان را قطع کرده
تابه اهن بران محکم نموده بودند بحکمت ایزدی ان درخت ازان تابه اهن سر برآورده بالاے
گرفت القصه اهل هند ان مکان را معبد متقدمین وشریف ترین و بادشاه معبدها می دانند در ایام
زمستان که آفتاب به برج جدی میرسد وان را مکر گویند طوایف انام از اطراف گیتی آمده
هجوم می کنند و تا یک ماه اقامت ورزیده هر روز غسل می پردازند و هرکدام بقدر امکان

بفقرا و مساکین خیرات میدهند و نیز مبلغی سراسامی بسرکار بادشاهی ادامی سازند چون پیوند عنصری گسیختن درینجا نیک میدانند ازینجهت در پیشین زمان بعضی مردم بقصد رستگاری آخرت و حصول مامول و آرزوے دیگر خویشتن را در اره میدرا در دند در عهد سلطنت حضرت شاهجهان بادشاه این عمل منع گردید سی کروهی آن شهر بنارس که در هندی نامها بارانسی نوشته اند چون درمیان دریا برنه واسی واقع شده بدین تقریب بدان نام مشهور و کاشی هم نگاشته اند شهریست متسند بین کمان آسا اباد و دریاے گنگ بسان زه میگذرد و آن را بهادیو منسوب کرده پرستش گاه قدیم میدانند و معدن فضیلت و جامع فضلاے مدرسه طلبه علم هند است برهمنان ارباب فضل و بیدخوانان صاحب حال و قال توطن دارند و از ممالک دور و نزدیک برهمنان و برهمن زادگان بقصد تحصیل و تکمیل علوم دران مصر جامع اقامت می گیرند مستفید و مستفیض می شوند و اکثرے از آزادگان و وارستگان بتوفیق ایزد سبحان ترک علایق دنیوی نموده آرزوے تهی کردن قالب که در کتب سلف رستگاری عقبی نوشته اند توطن گزیده بیاد رب العباد اشتغال دارند و نیز پیران کهن سال و مریضان گسسته امال باراده مردن رسیده جان بجان آفرین میدهند و پیوست انکانی است بر کناره دریاے گنگ هرگاه که مشتری به برج اسد میرسد کوهچه از میان دریا پدیدار گردد تا یک ماه بپاید و مردم فراوان پرستش میکنند و ان نمو داریست از بدایع قدرت ایزدی چناره سنگین دژیست بر فراز کوه در بلندی و استواری کم همتا دریاے گنگ از پایان گذرد و در نزدیکی ان گروهی سراپا برهنه در صحرا بسر برند و به تیراندازی و نخچیرافگنی روزگار گذرانند کالنجر قلعه ایست سنگین بر کوه آسمان سا سرآغاز ان کس نگوید و دران چشمها بر جوشند و فراوان کولاب دارد و معبدگاه بهیرون که شگرف داستانها ازان برگذارند در دست و پیوست ان درخت زاریست بس انبوه انبوس و میوهاے خودرو بسیار فیل صحراے ازان جنگل بدام اورند و نزدیک ان کان اهن است و از بعضی جا الماس ریزه بدست اید و مردم ان دیار بهریاپ میشوند جونپور بزرگ شهریست سلطان فیروزشاه ان را درزمان فرمان روائی خویش بنام سلطان محمد فخرالدین جونا بنی عم خود اباد کرده چون درمیان متمردان واقع شده فوجدار انجا را دایما بگردن کشان آماده محاربه باید بود و خونریزی و سفاکی باید نمود القصه تمام این صوبه اب و هوا سازگار و گوناگون گل و میوه خصوص خربوزه و انگور فراوان و کشت کار گزیده شود و موتهه کمیاب و جواری و باجره ناپدید و پارچه جهونه مهرکل و غیر ذالک نیک پیدا گردد و میان دریاے گنگ و جمنا وارند و کین و سرجو و

و برنه و غیره است طول از سنبھولی جون پور تا کوه جنوبی صد و شصت کروه عرض از گذر چوسا دریائے گنگ تا گھاتم پور صد و بست کروه شرقی صوبه بهار غربی صوبه اکبر آباد شمالی صوبه اوده جنوبی پاندوگڈه و سرکار الہ آباد و جون پور و غازی پور و بنارس و چناده و کالنجر و کورا و مانک پور غیره شانزده سرکار مشتمل بر دو صد و چهل و هفت محال و سی و هفت کرور و شصت لک و شصت و یکهزار دام داخل این صوبه است ؛

صوبهٔ اوده

اوده شهریست بزرگ و متقدمین ان را در هندی نامجات اجودهیا گویند زادگاه راجه رام چندر نوشته اند و بستن او قنطره بر روے دریائے شور و رفتن در لنکا با عساکر بیشمار بوزنه و خرس و کشتن راون مرزبان انجا و آوردن زوجه خود را که در قید راون با عصمت و عفت محفوظ بود مشهور است و تاریخ راماین در شرح سنگرفکاری ها و عجایب کارنامه اوست و ازین رو که ان شهر بنگاه راجه رام چند بود از گزین معابد می دانند و یک کروهے ان دریائے گهگهر بدریائے سرجو پیوسته پایان قلعه میگذرد و در سواد شهر خاک بیزی میکنند و طلا بر می گیرند و دران شهر تربت شیث بن حضرت ادم و ایوب پیغمبر علیهم السلام زیارت گاه اهل اسلام است و در رتن پور مزار کبیر یافنده است که در زمان سلطان سکندر لودی در بنارس از کثرت یاد رب العباد از شهرستان صوری راه بدار الملک معنوی برده بود و بسا اسرار معرفت و دقایق رموز حقیقت در اشعار هندی ازو در طوایف انام خاص و عام یادگار بهرایچ شهریست بزرگ متقدمین بر ساحل دریائے سرجو سوادش بس دل کشا تربت سالار مسعود از خویشاوندان قریب سلطان محمود غزنوی و رجب سالار برادر سلطان تغلق شاه و پدر سلطان فیروز شاه والی هندوستان در انجا است طوایف انام از دور دستها با علم زرین بزیارت می آیند و انجمنها می آرایند و فراوان نذور می گذرانند و در نزدیکی شهر موضعی است دوگون از دیر باز دار الفلوس و از شمالی کوهستان فراوان چیز بر پشت آدمی و بر اسپ کونت بار کرده می آرند طلا و مس و سُرب و مشک و قطاس و عسل و چوک ترش که از آب ترنج و لیمون بجوش آورده برسازند و زرنباد که در هندی کچور گویند و انار دانه و زنجبیل و فلفل دراز و کهربا و رودنگ هندی و نمک و انگوزه و زیور و شیشه داوند و موم و پشمینه و باز و جره و شاهین و باشه و دیگر اشیائ

کوہستان دران موضع بفروخت میرود و چند ماه علی التواتر مجمع عظیم می شود و سوداگران از
اطراف آمده خریداری میکنند و بهره یاب می شوند **نیمکهار** نام ورقلعه ایست بزرگ دریاے
گودی پایان ان میگذرد و نزدیک ان حوضی است منسوب به برہما از درونه چنان برجوشد
وگردش نماید که ادمی درو فروشدن نتواند و ہرچه در اندازند بیرون افتد وان را از معابد بزرگ
دانند و کتب ہندی که از گردش چرخ دوار و انقلاب ازمنه را دوار و بعدم نهاده بود
عابدان دانشور بمقتضاے روشندلی و فرط آگاہی برکنار ان حوض بتازگی بمنصه ظہور اورده
فیضرسان عالمیان شده اند دران نزدیکی کولاب است سرچشمه تنگ ابی نیک که بدریاے
گودی پیوندد و یک گز پہنا و چہار انگشت ژرف برہمنان بید خوان افسونها خوانده پرستش
گری نمایند بقدرت قادر مطلق حقیقی ناگہان از ریگ پیکر مہادیو پدید آید و مردم مشاہده
امر شگرف کنند و زود ناپدید گردد و ہرچه از برنج و غیر ذلک اندازند اثری از و نماند و پیوست
ان سرزمین است وان را چرمتی خوانند در جوشش ہوا شعلہ آتش خود بخود برافروزد و
شگفت افزاید **لکھنؤ** بزرگ شہریست برکنار دریاے گودی شیخ مینا که مردم را گمان ولایت
بدوست درانجا اسوده اند و **سورج کنڈ** معبدیست از دور دست خلایق بران فراہم آیند قصبه
بلگرام خوش آب و ہواست اکثر مردم انجا خوش فہم و سرود سرا ہستند و درانجا چاہی است
ہرکه چہل روز علی الاتصال اب ان اشامد شناسای و حسن منظری افزاید الخصه تمام انصوبه
آب و ہوا خوش و گل و میوه فراوان دارد و کشت و کار خوب میشود خاصه برنج سکھداس و
مدہکر و جہنوه در سپیدی و تازگی و خوشبوی و گوارای کم ہمتا شالی سه ماه پیشتر از ہمه جا ہندوستان
بکارند و آغاز خشکی سیلابہا از دریاها برخیزد و اب زمین هارا فرو گیرد و ہرچند آب افزاید ساق
شالی نیز فزایش پذیرد و دراز گردد و اگر پیش ازانکه خوشه گیرد سیلاب جوش زند بار نیارد
گاومیش صحرای فراوان شود چون دشت و صحرا زیر اب آید جانوران صحرائی به پشتهها برایند
و مردم از گوناگون شکار عشرت اندوزند بزرگ دریاے سرجو و گهگر و سی و گومتی ورودیست
طول این صوبه از سرکار گورکهپور تا قنوج صد و سی کروه و عرض از شمالی کوه تا سدہور تابع
اله آباد صد و پانزده کروه خاور رویه صوبه بہار باختر قنوج شمالی کوہستان جنوبی مانک پور دو
سرکار اوده و گورکهپور و بہرایچ و خیرآباد و لکھنؤ پنج سرکار مشتمل بر یک صد و نود و ہفت محال
و بیست و شش کرور و چہل و پنج لک و چہل ہزار دام داخل این صوبه است *

صوبہ بہار عرف پٹنہ

پٹنہ دار الحکومت این صوبہ است مصریست بزرگ بر ساحل دریائے گنگ بیشتر عمارات
سفال پوش باشد کہ بزبان ان دیار کھپریل گویند سی کروہی این مصر جانب جنوب دامنہ کوہ
معبدگاہ است کہ اہل ہنداز دور دستہا رسیدہ بارواح نیاگان فرو رفتہ خیرات دہند خصوص
در چلہ دی کہ آفتاب بہ برج قوس برسد بیشتر مردم دران مکان میرسند و روح نیاگان را از
خواندن افسونہا و رسانیدن غلہ و اب خشنود می سازند و این عمل را از عبادات و حسنات خود
و رستگاری فرورفتگان میدانند پیوست ان کان سنگ مرمر است از و زیورہا برسازند و کاغذ
خوب شود در سرکار مونگیر از دریائے گنگ تا کوہ دیوارے سنگین کشیدہ اند و ان را سرحد بنگالہ
برشمارند و درین سرکار در دامن کوہ بیج ناتھہ مکانی است منسوب بمہادیو امری عجیب بظہور پیوندد
کہ باعث حیرت ظاہر بینان میتواند بود یعنی در درون معبدگاہ درختی پیپل واقع شدہ کہ از آغاز
پیدای ان ہیچکس نشان نمی دہد از خدمہ ان معبد ہر کس را باخراجات لابد احتیاج می افتد خود را
از خوردن و آشامیدن باز داشتہ زیر ان درخت نشستہ بحصول ماسول بجناب مہادیو مناجات
مینماید بعد دو سہ روز از ان درخت برگی مخطوط بخط ہندی رقمزدہ کلک غیب متضمن تنخواہ
مبلغی برائے خواہش گر بجانب یکے از ساکنہ اکناف گیتی صادر می شود ہر چند کہ مسکن ان پانصد
کروہ باشد اسم او و فرزندان او و زوجہ و اسم پدر و جد او و سمت و ملک و وطن و دیگر علامات
صحیحہ او از خط ان برگ ظاہر میگردد رئیس و خدمہ مطابق ان بر کاغذ جداگانہ نوشتہ میدہند
و ان را ہندوی بیجناتھہ گویند و خواہشگران ہندوی را گرفتہ بموجب علاماتی کہ دران نوشتہ
مندرج است بمکان مرقومہ میرسد و ان شخص کہ بہ ہندوی مینویسند بلا عذر و حیلہ زر و اصل
میسازد چنانچہ برنگارندہ این صحیفہ زنار داری ہندوی بیجناتھہ آوردہ بود سعادت خود دانستہ
ادائے زر کردہ زنار دار را خشنود گردانید عجب تر آنکہ دران معبد غاریست رئیس خدمہ در
سالی یکمرتبہ روز شیورات یعنی شیوبرت دران غار میرود و از درون ان خاک برداشتہ بہر یک
از خدمہ میدہد بقدرت قادر مطلق بقدر نصیب ہر کدام از ان خاک طلا می شود ترہت از دیرباز
دار العلم و جامع ہندی فضیلت است اب و ہوا گزین دارد عجزات انجا تا یکسال دگرگون نشود
و خوش مزہ بماند شیر فروش اگر اب بشیر امیزد از غیب گزندی با و رسد گاومیش چنان شود

کہ ان را شیر نتواند شکار کرد ہنگام بارش اہو و گوزن و شیر بسبب کثرت اب یک جا بابادی در اید
مردم بچالش گری و صید افگنی نشاط برگیرند در سرکار چنپارن تخم ماش در زمین تار انده بریزند وبی
رنج کشت کار بر دیده در جنگل فلفل دراز بسیار میشو د رہتاس قلعه ایست بر فراز کوه اسمان ساد شوار
گذار دوران چہار ده کرده بران کشت کار شود فراوان چشمه بر جوشد و در ہر جا چہار گزیر کنند اب
پدید آید و کولاب ہا بہنگام بارش افزون از دو لیست و ابشار ہا چشم و گوش برافروزد القصه درنیصوبه
تابستان بس گرم شود و زمستان نزدیک باعتدال و بیش از دو ماه بجامه پخته واز احتیاج
بنود و ریزش ابر شش ماه شود و ہمه سال این مرز از کثرت دریاہا سبز و شاداب باشد و باد
تند بوزد و گرد برنخیزد و کشت کار گزیده شود خاصه شالے در خوبی وچیدگی کم ہمتا کساری نام غله
بسان مٹر ہندوستان بکار برند در رنجوری اورد و نیشکر فراوان گزیده باشد برگ تنبول خصوص
مگہی بسیار نازک و خوش رنگ و بے جرم و خوشبو و نیک مزه و میوه فراوان خصوص کتہل چنان
بزرگ باشد که یک کس بدشواری بر دارد مچکند نام گلی است مانند گل دہاتوره بس خوشبوے
جاے دیگر نشان نمی دہند شیر بس گزیده وارزان بود اسپ و شتر کمیاب و فیل شایسته بسیار
بہم رسد و بز بربری وخصی بس گزین واز غایت فربہی نیارد در راه رفت بچار پاے برداشته برند
طوطی و خروس جنگی نام ور شود و گوناگون شکار نشاط افزا و اقسام پارچه پیدائے باید و شیشه
زرافشان گونه گونه برسازند اگرچه دریاہا بسیار است اما گزین ترین گنگ گویند دریاے سون از
جانب جنوب می آید و چشمه ان و چلا و نربده از یک بوته نے نزدیک گده جوش برزنند نربده
بجانب دکہن روان شده و سون و چلا بدین سمت آمده بگنگ واصل شده و سرجو از کوه شمال
آمده نزد منیر بگنگ پیوندد و گندک نیز از کوه شمال می آید و نزدیک حاجی پور داخل گنگ می شود ہرکه
اب ان بنوشد گلو اماسد ورفته رفته برابر نار جیل شود و ان را جا غور گویند خاصه خوردان را و تا
چہل کروه ازان دریا سالگرام بزید وان سیاه سنگیست از مظاہر ایزدی و فراوان گونه باشد نام
علحده علحده برگویند و پرستشگری کنند کرم ناسا از کوه جنوب ردیه رسیده درگذر چوسا بگنگ
اتصال یابد ان را نکوہیده شمرند در وقت عبور ازان دریا احتیاط بکار برند تا قطره ازان آب
بربدن نرسد پُن پُن از جنوبی کوه بر آمده نزدیک پتنه بگنگ در مے شود گویند که ہفتاد و دو دریاے
کشتی رو تا بلده پتنه از جانب جنوب و شمال آمده بگنگ اتصال یابد و خورد رود ہا را شماری نیست
طول این صوبه از گدہی تا رہتاس صد و بست کروه و عرض از ترہت تا شمالی کہار صد و ده

کرده خادر صوبه بنگاله غرب روبه اله اباد واوده وشمال وجنوب کوه بزرگ سرکار بهار وحاجی پور ومونگیر وچپارن وسارن وترهت ورهتاس وغیره هشت سرکار مشتمل بر دوصد وچهل محال وسی وهشت کرور وهفت لک وسی هزار دام داخل این صوبه است ٭

صوبه عمده بنگالا

دارالایالت این صوبه شهر ڈهاکه که جهانگیرنگر است وسعت وفسحت کمال دارد وبخوبی ولطافت درچندکرده اباد واسباب واشیاء هفت کشور ازو پیدا ومردم هر قوم از هر ملک دروساکن نام اصلی این ملک بنگ بود چون فرمانروای پیشین بسبب کثرت آب درهمگی جای خیابانی به پهنای بست درعه بلندی ده درعه بسته اند وان را ال نامند به پیوستگی ان بنگالا زبان زد افاق گردید ودیفوتالاگرما باعتدال نزدیک وسرما بس کم ومیانه ثور شروع بارش شود تاشش ماه ریزش گردد وزمینها باب فروشود وان خیابان بیرون اب بماند بیشتر کشت کار شالی است وچندین گونه شود اگر از هر یکدانه بگیرند سبوی بزرگ برامود گردد ودر یک قطعه زمین شالی سه بار کارند ودروند وکم ترگزند رسد وچندانکه اب افزاید بیشتر بالد وخوشه باب درنشود چنانکه کاراگاهان یک خوشه را شصت دست اندازه برگرفتند رسم ضبط وغله بخشی نیست اداء مالواجب بنسق است رعایا در سالی هشت ماه محصول را پایه پایه ادا سازند ومراسم فرمان پذیری بجاارند بیشتر خورش برنج وماهی بود وگندم وجو وجزان گوارا نیاید بلکه رسم نان خوردن نیست بادنجان وسبزی وبرنج پخته ودراب سردنگاه دارند وان را روز دوم غذا کنند نمک بسیار عزیز باشد واز دور دست اورند ودیگران فروشند وگل ومیوه فراوان وفوفل چنان شود که از خوردن ان لبها سرخ گردد الماس وزمرد وعقیق ولیشم از بنادر فراوان اید بنگاله لیشب درست سازند وتختی چنان کنند که دریکی پنجهزار روپیه بخرچ رود ودیر بپاید وبرخی حصیر انچنان باشد که از ابریشمی بهتر نرمی نماید وبوریاباف کران را سیتل پاتی گویند ودران ولایت آمد وشد برکشتی است خاصه هنگام بارش ودر خشکی به سنگاسن که دره نوردی درون ان نشستن ودراز کشیدن وخوابیدن بشایستگی رو دهد وبر فرازان جهت تابش وبارش گزین سرپناهی برسازند وسواری فیل هم عشرت دهد واسپ سواری کم ودران ملک مدار کار برزنان باشد ومرد وزن برهنه باشند وخوجه سرا بیشتر

ازین دیار براید وسه گونه می باشد. اول صندلی اورا هرسه عضو از بیخ برند واطلسی نیز گویند دویم بادامی قدری الت فعلی داشته باشد سویم کافوری خصیتین اورا در هنگام خوردی بمالش نابود گردانند یا برارند وچنان برگذارند که جز ادمی هر جاندارے که خصی شود سرکشی ازو فرو نشیند واو دم زا درا بیفزاید چنانچه از زشت خوئی و بدگوئی خواجه سرایان پیداست لکهنوتی شهر بست پاستانی نخستین دارالملک بود حضرت نصیرالدین محمد همایون بادشاه در زمانے که دران ملک نزول اجلال فرمودند هواے ان را خوش فرموده به جنت اباد موسوم نمودند قلعه بس استوار از رد شرقی ان کولابی است بزرگ اگر در بند او شکستی برود شهر باب در شود سرکار سلهت درو نه کوهسا شیر انجا مشهور میوه سون تره نام نارنگی رنگ لیکن از دبالیده تر و بس شیرین و چوب چینی فراوان و درخت عود افزون در انجام بارش ان درخت را بریده بر زمین اندازند بعد چند گاه اندازه خامی و پختگی گرفته ادرند و درین دیار خواجه سرایان بسیار تر سازند و در سرکار گهوره گهاٹ ابریشم و پارچه تات بند و اسپ گوت و خواجه سرایان فراوان بود هندی میوه بسیار و سرکار بگلا بر ساحل دریاے شور است در حواشی قلعه درخت زار بیست سر اغاز ماه هلالی تا چهار دهم دریا بموج خیز در اید و امواج بسان کوه بر خیزد و نموداری شگرف و تماشاے عجیب شود از پانزدهم تا اخیر ماه پایه پایه بکاهد و نزدیک ان کام روپ است که ان را کانور و گویند و حسن ظاهری زنان انجا بس فراوان خصوص جادوگری و طلسم سازی و سحر و شعبده پردازی از اندازه بیش و شگرف داستانها برگذارند یعنی به نیروی جادوگری خانه برارایند ستون و سقف ان از ادم بر سازند و ان ادمیان زنده باشند و مجال دم زدن و حرکت ندارند و نیز بقوت سحر سازی از ادم چارپایه و پرنده بر سازند تا ادم را بسان وحش دم و گوش برارند و هر کرا خواهند تسخیر قلوب نموده در فرمان خویش ارند و از جنبش و ارامش افلاک و گرانی و ارزانی غلات و درازی و کوتهی عمر هر کدام اگهی دهند و زنان ابستن تمام شهور را شکم دریده فرزند بیرون ارند و بر ابنید احوال مولودی برند و دران حدود شگرف درختی است چون به برند شیرین ابی ازو تراود و تشنگان را سیراب سازد و درخت دیگر است که انبه و نیز انگور ببار اورد و دران دیار گلی است که پس از بر کندن افزون از دو ماه پژمرده نشود و رنگ و بو زایل نگردد و از دحمایل بر سازند پیوست ان ولایت اسام است بسیار وسیع مرزبان انجا راچون روزگار سپری گردد خاصان او مرد و زن کشاده پیشانی زنده فرو شوند و هر که وارث نداشته باشد جمیع اموال

با و مدفون کنند و در نزدیکی ان ولایتی است که ان را مهاچین گویند از شهر خان بالغ که دار الملک
این ولایت است تا دریای شور بمسافت چهل منزل رودی بریده اند و هر دو کنار بسنگ
و چونه بر آورده سلطان سکندر رومی ازین حدود بان دیار رفت سیر تمام ان ولایت نموده براه
دریا بر امد و بموجب امر سلطان سکندر حکما و الا دانش طلسمی پنجه دست ادم بر روی دریای شور
نهاده اند که چون جهاز انطرف میرود باشاره منع می کند که بدین سمت میا در میان مشرق و جنوب
فراخ ملکی است ارخنگ نام بندر بکالو از دست فیل بسیار شود و سفید فیل هم پیدا می یابد
و اسپ و شتر و خر گران ارزد گاو و گاومیش اصلا نبود و جانوریست ابلق که ازین هر دو بهره دارد
و بگوناگون برآید و شیر او بخورند کیش ساکنان ان بر خلاف هنود و مسلمین است خواهر خود را بلکه توام
را بزوجیت برگیرند و تنها از مادر حقیقی پرهیز دارند دانش کیش ریاضت اندیش را والی گویند
از تهدید او بیرون نشوند رسم الیست که در دیوان زنان سپاه حاضر شوند و مردان بکورنش بیایند
بیشتر سیاه فام و کوسه باشند و نزدیک ان ملکی است که ان را چین خوانند یک سوی ان ولایت
خشکی است کان یاقوت و الماس و طلا و نقره و مس و نفط و گوگرد دران و ساکنان ان ولایت
را بقوم مگهه برسر کان آویزش رود القصه این ولایت بغایت وسعت دارد گزین ترین دریای
گنگ است در ستایش ان کتابها نوشته اند و دیم برهم پتر است از خطا بکوچ اید و از انجا
سرکار بارو بار را سیراب ساز دو بشور دریا در شود طول این صوبه از بندر چاتگانو تا گدهی چهار صد
کروه و عرض از شمالی تا پایان سرکار مدارن دو صد کروه مشرق رویه دریای شور غرب صوبه
بهار شمال و جنوب کوه کلان سرکار تانده و فتح اباد و جنت اباد و سلیمان اباد و بگلا و تاجپور
و پنجره و بار بک اباد و بار دهار و سنار گانو و سلهت و چاتگانو و شریف آباد و سلیمان آباد و گهورا
گهات و مدارن و غیره بیست و هفت سرکار مشتمل بر یک هزار و یکصد و نه محال و چهل و شش
کرور و هشت و نه لک دام و چهار هزار و دو صد توپ و چهار هزار و چهار صد کشتی داخل این
صوبه است ❖

صوبه هشتم سرشته اله آباد

بیست و نه قلعه پخته دارد و آب و هوایش سازگار است شش ماه بارش و سه ماه زمستان و
یک ماه تابستان شود و میوه و گل فراوان باشد خاصه گل نسترین بس نازک و خوشبو و کیوره

صحرا صحرا برگ تنبول گوناگون و بیشتر کشت کار شالی و خوراک مردم برنج و ماهی و باد نجان و سبزی است شبانگاه پخته نگاهدارند و روز دیگر غذا کنند و بر برگ درخت تار بفولادی قلم نامها نویسند و خامه بدست برگیرند و کاغذ سیاهی کمتر بکار برد و خوجه سرا درین دیار نیز برسازند و بارچه گزین بهر سد و داد و ستد بکوری شود ان ریزه خرمهره سفید است که از شور دریا پدید آید چهاران راگنده نامند بر سمت جنوب و ساحل دریای شور در شهر پرسوتم پور بتخانه جگناتهه است که راجه اندر من احداث نموده و تاریخ بنای ان زیاده از چهار هزار سال ظاهر می شود و پیوست ان بتخانه ایست منسوب باقتاب خراج دوازده ساله ان ملک بران خرچ شده بود و بلندی دیوار صد و پنجاه دست و پهنای نوزده دست است سه دروازه دارد و در بینان دشوار پسند از دیدن ان بحیرت در شوند و در نزدیک آن ملکی است تریارلج که مردان زنان اسا ان بصندل ارایند و زیور بر بندند و زنان جز ستر عورت نپوشند و بسیاری پوشش از برگ درخت سازند و یک زن در هفته چند شوهر برگیرد و زنان ان ملک در وقت مجامعت بسان مردان بالا شوند و مردان را زیر کنند و همه کار و بار مردان را زنان سازند بحاربه و مجادله پردازند و کشت کار کنند طول این صوبه یکصد و بست کروه و عرض صد کروه سرکار جلیسر و بهدرک و کتک و کلنگ ورا جمندر وغیره پانزده سرکار مشتمل بر دو صد و سی و دو محال و چهل[1] کرور و یک لکهه و پنجهزار دام داخل این صوبه است ✦

صوبهٔ خجسته بنیاد اورنگ آباد

از بعضی تواریخ بمطالعه در آمده که در ازمنه سابقه این شهر به دهار انگری مشهور بود و بعدان دیوگیر مشهور گشت چون سلطان محمد فخرالدین جونا والی دهلی تمام ملک دکن بضبط در آورد قلعه دیوگیر را دولت آباد نام نهاده دارالسلطنت مقرر گردانید بعد سلطان محمد ان ولایت بالکل از تصرف فرمان روایان دهلی بدر رفت بعد سه صد سال بعهد خلافت حضرت شاهجهان بادشاه قلعه دولت اباد بتسخیر در آمد چون حضرت اورنگ زیب عالمگیر در ایام شاهزادگی بصوبه داری دکن تعین گردیدند در نزدیکی قلعه مذکور در مکانی که قصبه کهرکی[2] بود شهر اورنگ آباد طرح انداخت و بے شایبه تکلف شهریست در غایت وسعت و مصریست در نهایت فسحت هوایش بسان هوای بهشت دایما

(۱) چهل کرور و چهل و یک لکهه دام - (۲) کرکی ✦

معتدل و بکردار ایام بہار روے بہشت فرحت بخش جان و دل بادش چون بادبہاری طرب انگیز و بہجت افزا ویش مانند فشار بادہ قوت دہ و راحت پیرا ہر فصلش ہمچو فصل گل تازگی اور روزگار و ہر صبحش سرمایہ ارایش ربیع و بہار زمستانش ہوائے نوروزی دارد تابستانش بہار ربیع بروی کار۔ اور داز اغاز جوزا لغایت سنبلہ چہار ماہ ریزش ابری شود و از ہر قسم میوہ دہ کمال عذوبت پیدائے یا بد بعضی میوہ نوعیست کہ در ولایت دیگر نباشد و گونہ گونہ گلہاے معطر در باغات و صحراست کہ بشمار در نیاید وغلات ان قدر وافر کہ دایمًا نرخ ارزانی دارد و انواع اقمشہ پربہا وجواہر وزواہر گران قیمت و اقسام نوادر سواحل و بنادر و نفایس بحر و بر ازان مصر بہم رسد و سکنہ ان خوش باش و نیکو معاش و صاحب ثروت و دول و ارباب نعم و متول و حسن دلاویز نازنینان و جمال دلفریب مہ جبینان تحریر در نگنجد طول صد و پنجاہ کروہ و عرض صد کروہ ہشت سرکار مشتمل بر ہشتاد محال و پنجاہ و یک کرور و شصت و دو لک و ہشتاد ہزار دام داخل این صوبہ است ✦

صوبہ برار

ملکی است میان دو کوہ جنوبی آب و ہوا و کشت کار نیک دارد درین ملک چودھری را دیسکھہ و قانوگو را دیس پاندی و مقدم را پتیل و پتواری را کل کرنی[1] گویند فیل صحرائے فراوان باشد پتار گدھ سنگین قلعہ ایست بر پشتہ سہ طرف ان را دررود ہ گرفتہ کہیرلہ حصار یست سنگین بر زمین در میان ان کوبچہ ایست بد و نیایش کنند در چہار گرہی چاہی است استخوان ہر جانداری کہ در وافتد سنگ شود نزدیک میل گدہ چشمہ ایست در و چوب و جزان ہر چہ افتد سنگ شود و در ہیراگدہ کان الماس است و پارچہ صورت ناک نیک بافند و در اینڈور و نرمل کان فولاد و جزان و سنگین اوندہا سئے دل گزین تراشند۔ و شگفت خروس چنانکہ استخوان وخون سیہ فام باشد و ان مرغ را کرک نات گویند لسیار بزرگ پرستش گاہ است آنرا لشن گیا گویند و این حوضی است چشمہ دارین ژرف بدراز و پہنا یک کروہ و گرداو بلند کوہ اب شور دارد مایہ اگبینہ و صابون و شورہ از و پدید آید و فراوان محصول بر دہد و دران نواحی میمون باشد و درین صوبہ لسیار رودہاست بہترین گنگ گوتمی کہ ان را گوداوری گویند گنگ ہندوستان را مہادیو نسبت میدہند۔ و این را بگوتم کہ عابد مشہور بود شگرف افسانہای

(۱) کر کری

او برگذارند و پس نیایش کنند از کوه سهیا نزدیک ترنبک بر جوشد و از ولایت احمد نگر گذشته
به برار در آید و به تلنگانه رود و در انطرف بدریای شور در شود چون کوکب مشتری به برج اسد آید
مردم از دور دستها اجتماع عظیم کنند و این مجموع در اطراف ممالک مشهور است و دیگر تاپی و
تپتی است بهر دو نیز نیایش کنند دیگر پورنا از نزدیک دیولگانو ترا و دویکسران دوازده کروه بالاتر
از چشمه تاپی بر آید دیگر منیا نزدیک دیولگانو جوش بر زند القصه طول این صوبه از بتاله تا هیراگده
دو صد کروه و عرض از بیدر تا هندیه صد و هشتاد کروه خاور رویه هیراگده باختر مهکر آباد و
شمالی هنا به جنوبی تلنگانه ده سرکار مشتمل بر دو صد محال و شصت کرور و هفتاد و دو لک و هفتاد
هزار دام داخل این صوبه است ✤

صوبه خاندیس

برهان پور مصریست بزرگ دار الملک این صوبه بر ساحل دریای تپتی گوناگون مردم صناع
هنرور و آباد و در حواشی آن باغات دلکشا فراوان صندل و عود و انواع میوه و گوناگون گلهای
بهار آید و در تابستان گرد بسیار بر خیزد و در بارش گل و لای فراوان بود کشت کار بیشتری
جواری و در برنج جا شالی و برنج از بر دشود و برگ تنبول بسیار و پارچه سریصافت و الفه و بهیرون
نیک بافند و چانگ دیو دهی است[1] نزدیک او دریای تپتی و پورنا با هم پیوندد و آن مکان را
بزرگ نیایش گاه دانند و چکر تیرتهه خوانند و بالجمله درین صوبه رود بار فراوان گزیده ترین تاپی از میان
برار و گوندوانه بر جوشد و پورنا نیز از همانجا بر خیزد و دریای گرنی و تپتی نزد چوپره با هم اتصال برگیرد
و آن مکان را بزرگ دانسته مردم از دور دستها به نیایشگری آیند این ولایت بنام غریب خان مرزبان
خاندیس مقرر کرده بودند در عهد خلافت حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه چون قلعه آسیر
به شمشیر همت شیخ ابوالفضل علامی تسخیر در آمد و آن ولایت بشاهزاده دانیال خلف دویم حضرت
بادشاه مرحمت گشت بر وفق حکم معلی بداندیس موسوم گردید اکثر زمین داران این صوبه کولی
و بهیل و گوند طول از بورگانو که بهندیه پیوسته است تا تلنگ که متصل بولایت احمد آباد است
هفتاد و پنج کروه و عرض از جامود که پیوسته به برار تا پال که بمالوه اتصال دارد پنجاه کروه خاور
و دیه برار و باختر و شمالی مالوه جنوبی جالنه و پنج سرکار مشتمل بر یکصد و دوازده محال و چهل و چهار

---

[1] چانگ دیو ✤

کرور وسی وشش لک ونوزده[1] هزار دام داخل این صوبه است *

صوبه مالوه

اوجین شهریست بزرگ باستانی تختگاه راجه بکرماجیت که تا حال در هندوستان سنه او
مینویسند دران مصر بود و وسعت که درانوقت بوده بسیار از بسیار نوشته اند دریائے شپرا
پایان اوجین رود وگزین پرستشگاه برشمرند وشگفت آنکه گاه گاه موجه شیر برزند و مردم اوندها
از دریا مود داورند و بکار برند و بقدرت الٰهی بارها چنین بظهور امده چندیری از بزرگ شهرهائے
باستانی است قلعه سنگین بیجهد و هشتاد و چهار بازار و سیصد و شصت فراخ سرا و
دوازده هزار مسجد دارد دگوناگون مردم درو اباد تومن قصبه ایست بر ساحل دریائے نرمدا چشمه
ابی درو نمودار گردد و تبخانه ایست بزرگ اگر در و نقاره نوازند آواز بیرون نشود و هیچ کس نشنود
مندو شهریست سترگ دور قلعه او دوازده کروه و مناره هشت منظری درمیان در زمان سابق
چندگاه دار الحکومت بود عمارات عالیه یادگار پیشینان و مزارات سلاطین خلج در وست شگفت
انکه گنبد مزار سلطان محمود پور سلطان هوشنگ در تابستان اب تراوش نماید و مردم بدو گرویدند
گویند که دران دیار سنگی پدید آمد که هر چه از فلزات بدو رسید زر گردد و آن را بزبان هند پارس
گویند دهار قصبه ایست در زمان پیشین تختگاه راجه بهوج و دیگر فرمان روایان والاشکوه بود
القصه درین صوبه آب و هوا معتدل است در زمستان بجامه پخته دار و تابستان باب شوره
احتیاج کم شود و چهار ماه بارش تختی بسردی گراید و شبها بالاپوش ارزوافتد زمین این صوبه
بنسبت بر زهائے دیگر تختی بلند و همه کشت پذیر د هر دو فصل گزین شود گندم و خشخاص و نیشکر
و انبه و خوربزه و انگور بهتر شود و در بعضی جا خصوص در حاصل پور تاک در سالی دو مرتبه بردهد
و برگ تنبول عجایب باشد و در اکثر بیابان فیل فراوان که همه فرزندان خود را تا سه سالگی افیون
بخورش دهند و جمیع مردم دکشاورز و بقال و اهل حرفه و صناع وغیره ذلک بید ست افراز
جنگ نباشند وگزین دریائے این صوبه نربده وسپرا وکالی وسنده ونیتم وگودی وشپو پرلها
است و در هر دو سه کروه رودے بس صاف وسبک و برکنار و هر یک بیدها خودرسته و
گلهائے رنگین وخوشبو وسنبل و در صحرا گولا بها درخت زارها و سبزهائے فراوان طول این

---

(۱) چهار کرور وسی وشش لک ونوزده هزار دام *

صوبہ از پایان گدھ تا باسوارہ دو صد وچہل کروہ وعرض از چندیری تا ندربار دو صد وسی کروہ شرقی باندھو غربی گجرات و اجمیر شمالی نرور جنوبی بگلانہ سرکار اجین دراسین وچندیری وسارنگپور وبیجاگدہ ومندو وگاگرون وکوبری وہندیہ وغیرہ دوازدہ سرکار مشتمل بر بیصد ونہ محال وسی وشش کرور ونود لک وہفتاد ہزار دام داخل این صوبہ است +

صوبہ دار الخیر اجمیر

اجمیر شہریست قدیم ومصریست باستانی پیوست ان قلعہ بھتلی یادگاریست از راجہ بھتل فراز کوہچہ بسیار دشوار گذار وپیوست شہر کولابی است اناساگر سہ کروہ مدور ودبس ژرف بسیاری جانوران ابی نہنگ وغیرذلک درو وعمارات بادشاہی بر کنار آن ومزار پرانوار خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ درون شہر بر دامن کوہ بر ساحل کولاب جہالرہ واقع است این خواجہ پور غیاث الدین حسن از زبدہ سادات حسینی است درسال پانصد وسی وہفت ہجری در قصبہ سنجر از دار سجستان سعادت ولادت یافتہ ودر پانزدہ سالگی پدر بزرگوار ایشان انجہانی شد ابراہیم قندوری راکہ از نزدیکان درگاہ الٰہی بود بروی نظر افتاد جذبہ الٰہی درگرفت در جستجوے رہنموی گردید ودر ہرون تابع نیشاپور بصحبت خواجہ عثمان چشتی رسیدہ بریاضت اشتغال ورزید ودر بست سالگی از شیخ عبد القادر گیلانی یعنی حضرت میران محی الدین قدس اللہ سرہ فیض اندوخت ودر سنہ پانصد وہشتاد وہشت ہجری کہ سلطان شہاب الدین غوری فتح ہندوستان کردہ در دہلی آمدہ بقصد عزلت در اجمیر رسید واز دم گیری ایشان گروہ[(۱)] گروہ مردم بہرہ برگرفتند روز شنبہ ششم ماہ رجب سنہ ششصد وسی ہجری بملک تقدس خرامش نمودند مزار مقدس زیارت گاہ خلایق است سہ کروہ اجمیر پہکر نام کولاب است بس بزرگ اندازہ ژرفاے ان را ہیچکس نشان ندہد پرستش گاہ متقدمین است وبموجب کتب ہندوان را مرشد جمیع معبد تصور کنند واعتقاد دان دارند کہ اگر شخصی غسل و طواف تمامی امکنہ شریفہ روی زمین کردہ باشد تا انکہ درین کولاب غسل نسازد ثمر ثواب نیست چیتور قلعہ ایست مشہور از اعمال این صوبہ کان جست درگو گندہ توابع ان ومعدن مس در جین پور عملہ ماندل واقع است وان قلعہ در تصرف رانا بود حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

---

(۱) کروہا کروہ +

خود بتسخیر ان متوجه شده بود بمحاربات و مجادلات بسیار فتح نموده چنانچه این داستان مشهوراست
درزمان پیشین سردار انجارا راول گفتندے اکنون از دیرباز رانا گویند وخودرا از قوم گهلوت
از نژاد نوشیروان عادل گویانند چون نیاگ ایشان در موضع سیود انگاه ساخت ازینجهت
الحال سیسودها(۱) مشهور شدند وبرهمنی تیمارداری ایشان کرده بود درینصورت برهمن نیز گویند
ومقرراست که رانارا دروقت جلوس برمسند ریاست قشقه از خون ادم دهند درسانبهر
نمک بس گزیده شود نزدیک شهر غدیر است بزرگ چهار کروه طول دیگ کرده عرض اب
این بغایت شور و درون غدیر بسیاری قطعات زمین بسان شالی مایه است زمین را از کلند
کنده نرم کرده از آب ان غدیر ملبب سازند بعد پانزده شانزده روز که زمین اب راجذب
میکند تمام قطعه زمین نمک اسودمی شود ان را از کلندها کنده برکنار انداخته آب می پاشند
خاک ازوجدا می شود نمک صاف برمی آید نیلگون وسرخ وسفید می شود وچندین لک روپیه
را هرسال بفروخت می رود ومحصول ان بسرکار بادشاهی بضبط درمی آید درین صوبه اکثربوم
ریگستان واب دورے براید مدار کشت کار برریزش ابراست جوارے و باجره وموتهه
فراوان هفتم هشتم حصه غله بدیوان میدهند نقدی رواج کم است ومزروعات ربیع
قلیل زمستان نزدیک باعتدال وتابستان بسیار گرم اکثرجا کوه جنوبی وجاهاے دشوارگزار
ومساکن قوم کچهواهه وراتهور ودیگر راجپوتان وسرکش الجماعة اکثراز ریگستان است که چند
درچند فرسخ اب ندارد وعساکر بادشاهی بسبب بے آبی یک بارگی نتواند دراماکن انها رسید
طول این صوبه ازاجمیر تا بیکانیر وجیسلمیر صد وشصت وهشت کروه وعرض ازنهایت سرکار
اجمیر تا بانسواره صد وپنجاه کروه مشرق رویه مستقر الخلافه اکبرآباد وغرب رویه دیپالپور
تابع ملتان شمالی قصبات شاهجهان آباد جنوبی گجرات احمد آباد وسرکار اجمیر وچتور ورنتهنبور
وجوده پور وناگور وسروهی وبیکانیر هفت سرکار مشتمل بریکصد وبست وسه محال وپنجاه وپنج
کرور(۲) وسه لک وشصت هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه دارالبرکات(۳) گجرات

از تواریخ ولایت گجرات خصوص از تاریخ سلطان بهادرشاه والی انولایت چنان بمطالعه

---

(۱) سیسودیا - (۲) پنجاه کرور وسه لک وشصت هزار دام - (۳) نزهت آباد +

درامده که در زمان باستان تختگاه شهر پتن و چندین چانپانیر بود و چون سلطان احمد بن سلطان محمد بن سلطان مظفر شاه در سنه هشتصد و دوازده هجری سریر آرای فرمانروائی گشت بر کنار دریای سابرمتی قلعه متین و عمارات نو آئین و شهری بوسعت طرح انداخت و باحمداباد موسوم گردانیده دار السلطنت مقرر ساخت و چون او مدت سی و دو سال و ششماه فرمان روائی کرد در ایام حکومت خویش بآبادی و معموری آن کوشید ازینجهت شهری عظیم گردید و بیرون آن سیصد و شصت معموره بر نمط خاص که هر یک را پوره گویند اباد گشت و ناگزیر[1] شهرها در هر یکی پیدا هزار مسجد و خانقاه و مینار با کتابهای سنگرفت درست و در پوره رسول اباد مزار شاه عالم بخاریست که بولایت شهرت داشتند و طوائف انام از مریدان و معتقدان آنجنابست القصه درین مصر سقف خانها بیشتر کهپریل و دیوار از خشت و چونه و برخی از عاقبت بینی سنگین بنیاد نهاده و در دیوار کاواک برسازند و نهانی راه میگذارند که در وقت ضرور از آن راه بدر رفته نجات خود نمایند و بعضی ارباب متمول ته خانه درست ساخته تمام عمارت خانه را از چونه و گچ آنچنان تعبیه کنند که آب باران پاک و صاف در ته خانه که بسان حوض میسازند میرسد و آن را بزبان آن ملک تانکه گویند و تمام سال آن آب میخورند نقاشان و خاتم بندان و دیگر هنرپیشگان بهیر صنعت را چنان کار بندند که خط خوش نمودار گردد و قلمدان و صندوقچه و جزان برسازند و زرتاری پارچه از چیره و فوطه و جامه دار و مخمل و زربفت و تات بند و خارا گزیده بافند و گوناگون قماش روم و فرنگ و ایران را تقلید نمایند خصوص قطنی نیکو بافند و بدور دستها بارمغانی برند و شمشیر و جمدهر و کهپوه و تیر و کمان شایسته سازند خرید و فروخت جواهر و زر و ابریشم بسیار شود و نقره از ولایت روم و عراق آورند در خوش هوائی و یافت گزیده کالای بی همتاست سه کروهی احمد آباد بتوه[2] قصبه ایست دل کشا خوابگاه اکثر اولیای خصوص مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاریست پارچه باندازه دست بران افتاده بعضی چوب و برخی سنگ و بخشی آهن تصور کنند و شگرف داستانی برگذارند پتن شهریست باستانی در سوالف ایام تختگاه سلاطین آن ولایت بوده و قلعه متین دارد یکی سنگین و دیگری خشتی دران سرزمینها گاو گزیده پیدا شود چانپانیر گزین دژیست بر کوهچه شکوه بلند پیچند دروازه دارد یک جا قریب شصت گز بریده تخته بند گردانیده اند و هنگام کار بر دارند چندگاه تختگاه بود محمود از نامور

---

(۱) پاکیزه تر (۲) بتوه ...

بنادر است و چند بندر دیگر از توابع او و دریائے تپتی نزد او بگذرد و هفت کروهے بدریائے شور در شود گوناگونه میوه خاصه اناناس فراوان و گلهائے رنگارنگ وافر و تیل خوشبوئے هرگونه گزین پدید آید قومی زردشتی کیش از فارس آمده بنگاه ساخته هنگامه آتش پرستی بآئین خویش گرم دارند میان سورت و بندر بار کوهستانست آبادان را بگلانه گویند ولایت معموره خوش آب و هوا است انواع میوه خاصه شفتالو و سیب و انگور و اناناس و انار و ترنج و انبه خوب شود و هفت قلعه نامور دارد از انجمله سالیر و مولیر مشهور و زمیندار از قوم کهواها راتهور است بهروچ قلعه گزین دارد و دریائے نربدا از پایان گذشته بدریائے شور پیوندد و از بنادر مشهور است و چند بندر دیگر باو متعلق گوناگون پارچه بافند خصوص الچه مشهور و بازرگانان باطراف گیتی برند سرکار سورته ملک جداگانه بود مرزبان آنجا پنجاه هزار سوار و یک لک پیاده داشت بفرمان روائے احمد آباد نیایش بجی کرد خانخانان اکبرشاهی آنملک را بواقعی در ضبط در آورد از بندر گوگهه تا بندر ارامرا صد و بیست و پنج کروه طول و از سردهار تا بندر دیو هفتاد و دو کروه عرض دارد هوائے او سازگار و میوه و گل بسیار از بسیار و انگور و خربوزه نیز میشود و این ولایت نه تخت است و هر جا الوسی جداگانه از افزونی درخت زار و درهم پیچیدگی کوهستان طریقه گردن کشی دارند جونه گڈه سنگین دژیست در نهایت متانت و حصانت سلطان محمود والی گجرات بعد محاصره فراوان آنرا بزور گرفت و نزدیک آن قلعه دیگر احداث کرد گرنال قلعه بالائے کوه فراوان چشمه دارد و بزرگ معبدیست نیز در نزدیکی آن رود بهادربا دریائے شور پیوندد و ماهی چنان نازک شود که اگر زمانے در تاب آفتاب نهند بگدازد و دران نواحی شتر و اسپ گزیده شود سومنات پرستشگاه قدیم و در اکناف شهرتی تمام دارد و سه کروهی آن دریائے شور است پنج بندر باو متعلق و چشمه سرستی از نزد او برآید و آن مکان را از بزرگ ترین اماکن شمارند مشهور است که پیش ازین که قریب پنجهزار سال میگذرد و پنجاه و شش کرور آدم از قوم جادوان در میان دو دریا که سرستی و هرن باشد خنداخند با دیزه در افتاده فرو شدند و در نیم کروهے سومنات سبهالکا مکانی است بزرگ سری کشن را از دست صیادی تیر بر پا رسیده و برکناره دریائے سرستی زیر درخت پیپل انجهانی شدند آنرا پیپل نیز گویند و بزرگ معبد دانند در قصبه مول معبدیست منسوب بمهادیو هر سال پیش از برسات در روز معین جانوری که بزبان هند سنگهه[(۱)] گویند

---

(۱) گکهه یا پنگهه ؛

پدید آید اندکی خورد از کبوتر و بوئے گنده و برنگ سفید و سیاه بر فراز معبد نشیند و عشرت کند
و بغلط و نقد زندگانی بسپرد و ان روز مردم شهر فراهم آمده گوناگون خوشبوئے بسوزند و از
مقدار سپیدی و سیاهی او اندازه بارش گیرند از سیاهی باریدگی و از سفیدی خشکی تفول کنند
پیوست ان **دوارکا** که ان را جگت نیز گویند معبدیست مشهور چون سری کشن از متهرا برامده
دران مکان رفته توطن گزیده بود ازینجهت بزرگ نیایش گاه دانند نزدیک ان قصبه **کاٹهی** است
مسکن قوم اهیر از کیش هنود خارج اند پخته همه کس میخورند و حسن فراوان دارند چون حاکم نو درانجا
میرسد پیمان برمیگیرد که از ناپارسائی زنان مواخذه نکند ان زنان اختیار آبادی میکنند و الا
قصد برامدن دارند و ترک وطن میسازند متصل ان زمینی است بدرازی نود کروه پیشتر از موسم
باران دریائے شور بجوشد و ان زمین را فرو گیرد چون بارش فرو نشیند رونمی نهد ان زمین خشک
گردد و نمک فراوان شود و کچه ولایتی است جداگانه عرض و طول ان دو صد و پنجاه کروه مغرب
رویه سند است در بیشتر ریگستان شتر و بز بسیار شود اسپ تازی نژاد ان ولایت مشهور
است گویند بازرگانی براه دریائے اسپان عربی می اورد ناگهان جهاز برشکست و صد اسپ
او بر تخته بکناره برامده درین ولایت رسیده تا حال نسل ان اسپان دران حدود است
القصه درین صوبه هوا معتدل بیشتر ریگستان است و کشت کار جواری باجره و مدار خورش
بران مزروعات ربیع کمتر شود گندم و دیگر غلات از مالوا و اجمیر و برنج از دکن اورند پیرامون
مزروعات و باغات زقوم برنشانند و حصاری حصین بر دی کار ایه درین صورت این دیار
دشوار گذار است و از انبوهی درخت بشکار عشرت نتوان کرد و از افزونی درخت انبه
و غیره یک بستان توان شمرد و از پتن تا برودره صد کروه انبه زار است و شیرین بر دهد و
برخی از خامی شیرینی اورد و انجیر گزیده شود و خرپوزه در زمستان و تابستان بهم رسد انگور و
گل بسیار در صحرا یوز فراوان که هر سال در دام اورند و بصید افگنی اموزند گاو ان دیار در خوش
سنجی و تنومندی و نیکو رفتاری و تیز روی مشهور است جفتی پانصد روپیه و افزون ارزد و همه
روز پنجاه کروه در نوردد گزین رودهائے ان ولایت سابرمتی و باترک و مهندری و نربده و
تپتی و سرستی و هرن است و دو چشمه ایست که ان را جمنا و گنگا گویند طول این صوبه از برهانپور
تا دوارکا سیصد و دو کروه عرض از جالور تا بندر دمن دو صد و شصت کروه شرق رویه
خاندیس و غرب رویه دوارکا که بر ساحل دریائے شور است و جنوبی کوه بهر جا یه وستگی دارد

شمالی جانوروایدر جنوبی بندر دمن و کهنبایت سرکار احمداباد و پتن و نادوت و بهروچ
و برووده و چانپانیر و گودهره و سورتهه و اسلام نگر[1] عرض نارنه سرکار مشتمل یک صد و هشتاد
و هشت محال سیزده بندر و پنجاه و هشت کرور و سی و هفت لک و نود هزار دام داخل این
صوبه است +

صوبهٔ تهته

درین ولایت در باستان زمان برهمن اباد نام شهری بزرگ تختگاه بود قلعه ان هزار و چهار
صد برج داشت هر یک بفاصله یک طناب بعد ان ادپور پایهٔ تخت گردید از برج
و باره ان فراوان نشان دهند پس ازان دیول اکنون تهته و دیبل دار الحکومت است
شهری بزرگ جامع. جمیع اشیا خاصه مروارید و اجناس بنادر فراوان و درین ولایت سوم بخش
از کشاورز برگیرند و کان نمک و اهن فراوان محصول دهد و در سیشش کروهے کان سنگ زرد است
بقدر بایست دراز و کوتاه بریده بکار عمارت برند اکثر مدار بر کشتی است و بسیار کونه باشد از
خورد و بزرگ چهل هزار خواهد بود شکار گورخر و نیز خرگوش و کوته پاچه و خوک و ماهی فراوان مدار
خورش بر برنج و جغرات و ماهی است و ماهی ساق[illegible] ساختن و کشتیها را برآموده به بنادر و اطراف
برد و سود برگیرند و از در وغن برکشند و بکار کشتیها آید و قسمی از ماهی است که ان را پلوه گویند بخوش
مزگی و لذت بخشی کم همتا از دریائے شور در [illegible] آید و ان [illegible] پام او رند غیر ازین دیار جائے
دیگر ان ماهی نشان ندهند و جغرات گزیده شود [illegible] چهار [illegible] ان [illegible] دوگز فراوان و میوه
گوناگون خاصه انبه خوب شود در صحرا خربوزه خورد بهم رسد جگر خوار [illegible] دیار مشهور بتر فی الاکناف
است بنظر و افسون جگر مردم خصوص جگر طفلان بر باید تخصیص در وقت طعام خوردن
برهمه کس بنظر او زیاده دخل دارد و بعضی گویند که او ناگاه گاه حالتی رو دهد بر هر کس که نظر
اندازد بیخود گردد و دران حال جگرش بر باید و بهم پیشگان بخش کرده بخورد و پیمانهٔ زندگی
ان بیخود لبریز گردد و جگر خواره هر کرا بخواهد مانند خود سازد پاره ازان بخورش در دهد و
افسون برآموزد و برگفتار که جانداری درندهٔ صحرائی است سوار شود و بقوت افسون او را
رام گرداند و از دور دستها خبر اورد و چون گرفتار آید و انندگان ساق پائے او شگافته

(۱) سروسے +

دانه بسان انار دانه برارند و بخوردن رفت رسیده دهند بقدرت الهی نسخه[1] بهی یابد و این جگر خوارگان نوعی
جادو و افسون میدانند که اگر سنگ آسیا بگلو بسته در دریا انداخته شوند فرو نمیشود و در آتش نمی سوزند
اما دانایان کار چون میدانند که بیکے ازانها را ازین روش باز دارند بر هر دو شقیقه او داغ می
نهند و چشم ان را بنمک انباشته در خانه تا چهل روز او بخته دارند و طعام بے نمک بخورش
دهند و برخی افسون خوانند ازین عمل از جگر خواره افسون خود فراموش می شود و از روش خویش
باز می آید و جگر خواره اکثرے از زنان می باشند و بعضے مرد و آسیب این خدا ناترسان
به چشم خود دیدم که جگر طفلان نونهال باغ زندگی را بر بایند اگرچه این خدا فراموشان در هر بلاد می
باشند و اما در بلاد تهته بیشتر باشند هفتاد کروهے تهته **هنگلاج** مکانی است منسوب
درگامیان شمال و غرب نزدیک دریائے شور از دشواری راه بیابان و نایابی آب و رهزنی قوم
بهیل رسیدن هر کس دران مکان دشوار است مگر بعضی از فقیر خاصه شناسی سراپا برهنه
اختیار گرسنگی و تشنگی نموده در انجا رسیده پرستش گری نمایند و در آمد و شد که زیاده از پانزده روز
می کشد تصدیعه بسیار می یابند سرکار نسخه[2] **سیوستان** تابع این صوبه است بر کنار دریائے سند
و درین حدود کولابی است بزرگ دو روزه راه درازدان را میچور خوانند و بر فراز آب نشیمنها
ساخته برخی از ماهی گیران سکونت دارند و زندگی خود به بیشتر ماهی گیری بسر برند چنانچه در ولایت
کشمیر نیز بر روے اب دل زمین میسازند و درین صوبه از حدود ملتان و اوچ تا تهته و کچ مکران
شمال رویه کوههائے خارا بلند و مساکن اقوام بلوچ و بعضے افغان و جانب جنوب از اوچ
تا گجرات کوههائے ریگ و مواطن گروه بهتی که بنگاه رئیس انها جیسلمیر است و از دیگر اقوام راجپوت
و از بهکر تا نصیرپور و امرکوت مردم نسخه[3] سودہ و جاریجه و دیگران توطن دارند و بزرگ ترین
دریائے سند است بازرگانان از ملتان و بهکر اموال و اثقال براه دریا بر کشتیها به تهته می برند
بلکه مسافران و مترددان اهل عساکر گران بدان راه دریا بجانب تهته میروند کم وقتی خواهد بود که
براه خشکی لشکرهائے گران نورد التطرف شوند اما از دشواری جنگل و نایابی آب تصدیعه
می کشند طول این صوبه از بهکر تا کچ مکران دو صد و پنجاه کروه و عرض از قصبه بدین تا بندر لاهری
صد کروه شرق رویه گجرات احمداباد غرب رو کچ مکران شمال بهکر جنوب دریائے شور سرکار
تهته و سیوستان و نصیرپور و امرکوت چهار سرکار مشتمل بر پنجاه و هفت محال و پنج بندر و نه کروه

(۱) اشفا (۲) بیابند (۳) سودہ

وچهل و نه لک وهفتاد هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه دار الامان ملتان

صوبه دار الامان ملتان از شهرهائے پاکستان است و قلعه خشتین دارد و هرگونه مردم درد آباد وگوناگون اشیائے هر دیار به بیع وشرا میرو و اسپ تازی نژاد براه قندهار از عراق سوداگران مے ارند و دران شهر بفروخت می رود و هوائے زمستان باعتدال نزدیک تابستان گرما افراط دارد و بارش کم و اهل ان زبان لاهور وسنده امیخته دارند قالی وشطرنجی گلزار وچهینت به تقلید بندر نیکو سازند و درون قلعه خوابگاه شیخ بها والدین ذکریا المشهور بمخدوم العالم واقع است و بر مزار مظهر انوار گنبد بلند از خشت وچونه برافراخته اند این شیخ پور شیخ وجیه الدین محمدؐ بن شیخ کمال الدین علی شاه قریشی در سال پانصد و شصت و پنج هجری در کوت کرور سعادت ولادت یافت در خورد سالی ایشان پدر بزرگ وار رحلت نمود شیخ بدانش اندوزی اشتغال ورزیده علوم رسمی تحصیل کرده اختیار سفر نمود و بعد سیر ایران و توران در بغداد رسیده بشیخ شهاب الدین سهروردی ارادت اورده و پایه خلافت یافت شیخ عراقی و میر حسینی از و فیض برگرفتند و از بغداد در ملتان رسیده اقامت ورزیده بسیاری از معتقدان ارادت اوردند و فیض یاب شدند با شیخ فرید الدین گنجشکر فراوان دوستی داشت و مدتی باهم بودند هفتم ماه صفر سال ششصد و شصت هجری نورانی پیری نامه سر بمهر اورده بدست شیخ صدر الدین خلف ایشان بدرون فرستاد حضرت شیخ ان نامه را برخواند و جان بحق تسلیم نمود و از چهار کنج خانه اواز بلند شد که دوست بادوست پیوست بساد هستان شگرف حیرت افزا ازان حضرت بر زبان صغار و کبار است ثانی دیار شیخ صدر الدین عارف پور شیخ بهاؤ الدین ذکریا در سنه هفتصد و نه هجری رحلت نمود شیخ رکن الدین پور شیخ صدر الدین عارف و شیخ یوسف کردیزی و شیخ موسیٰ گیلانی و شمس الدین تبریزی و بسیاری از اولیائے دران شهر سعادت بهر اسوده اند و مزار مظهر انوار هر یک زیارت گاه خلایق است چهار کروهے ملتان جنوب رویه سید زین العابدین پدر سلطان سرور است در ایام تابستان مردم از اطراف برائے زیارت امده مجمع عظیم کنند وچهل کروهے ملتان غرب رویه دامن کوه بلوچستان انطرف دریائے سنده خوابگاه سلطان سرور است این سید زاده در اغاز برنائے بریاضات شاقه و عبادات مالایطاق بر نفس اماره زیان کاره

غالب آمده و به برکات ان مرات ضمیرا بخلا یافت و بانوار شمع عرفان شبستان باطن روشنی گرفت باتفاقی که رو داد بقوم جست کهوکهر آویزش گردید سلطان سرور و میان دهو دها برادرش درجه شهادت یافتند بی بی بائی زوجه انحضرت تاب جدائی نیاورده رخت هستی بر بست و میان رانا خلف ایشان که خورد سال و یتیم ماند نیز آنجهانی شد و در دامن کوه مدفون شدند و بمزار شهید شهرت گرفت از اتفاقات حسنه تاجرے از قندهار بسمت[1] ملتان می آمد چون نزدیک مزار مسطور منزل کرد ناگهان پائے شترش بشکست تاجر از برداشت باران شتر عاجز آمده بمزار شهید نذر بست بارادت الٰهی همان وقت پائے شتر درست شد و تاجر اعتقاد آورده نذر بایفا رسانیده محمل بر شتر بسته راهی گشت و این مقوله نادره در اطراف مشهور گردید و ازان زمان ان مزار بزرگوار زیارت گاه خلایق گشت و علاوه ازان سه کس یکے نابینا دویم مبروص و سیومی نامرد مجاورت مزار اختیار کرده استدعا دفع علل خود ها نمودند بقدرت ایزدی نامرد رجولیت و مبروص تندرستی و نابینا بینائے یافت و موجب مزید اعتقاد طوایف انام گردید و این سانحه غریبه شهرت پذیرفت چون نابینائے مذکور را کاه و کلنگ در بادی النظر بنظر در امده ان سه کس بدین نام مشهور شدند و اولاد انها را که بجا ورت مزار مدارند تا حال کاه و کلنگ نامند القصه عالم عالم طبقات خلایق از اطراف ممالک و اکناف گیتی بطواف ان مزار پر انوار رسیده نذرات میگذرانند و استدعائے حصول مرادات میکنند و بکرمت ایزد جان بخش مرام[2] خلایق حاصل میشود علی الخصوص در برامد ایام زمستان از هر طرف مردم بسیار می آیند از شهر ملتان تا مزار که فاصله زیاده از چهل کروه واقع است تمام راه آدم امود ی شود و هجوم خلایق دران راه انقدر میشود که بتحریر راست نیاید در قصبه اوچ خوابگاه شیخ جلال پور سید محمود بن سید جلال بخاری مشهور بمخدوم جهانیانست شب برات هفصد و هفت هجری بعرصه وجود آمد مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود است از شیخ رکن الدین ابوالفتح سهروردی نیز خلافت یافت و در دهلی شیخ نصیر الدین چراغ دهلی را دیده فراوان فیض اندوخت چهارشنبه عید قربان هفصد و هشتاد و پنج ابنجی پیکر بر انداخت درویشان ملنگ و دو دائے سراپا برهنه از مریدان ان جناب در هر جانب هستند و ذکر جلی مینمایند و در شهر پتن عرف اجودهن سرکار دیپالپور خادر رویه ملتان خوابگاه شیخ فرید الدین گنجشکر پور جلال الدین سلیمان از زاد فرخ شاه کابلی است

---

(۱) بجانب مستعمل آید (۲) مرام بخشش مراد +

زاد بوم ایشان قصبه کهوتوال نزدیک ملتان واقع است در سر آغاز برنائی بدانش اموزی رسمی
سرگرم بود و در ملتان اتفاق خواجه قطب الدین محمد بختیار را دریافته فراوان فیض اندوخت و
بهمپلوے ایشان در دہلی آمده بارادت کامیاب گشت و بعضی گویند که بدستوری خواجه از ملتان
بقندهار و سیستان رفت و بتحصیل علوم پرداخت بعد ان بملازمت خواجه در دہلی رسیده
سخت ریاضت ها و آویزش بانفس اماره نموده فیروزمند گشت و برخصت خواجه در قصبه هانسی
آمده اقامت ورزیده خواجه قطب الدین در وقت رحلت فرمود که خرقه و عصا وغیره انچه از پیر
رسیده بشیخ فرید الدین سپارند شیخ از اصغاے این معنی از هانسی بدہلی امده امانت برگرفته مراجعت
نموده درین طرح اقامت انداخت و فراوان کسان از فیض بخشی ایشان کامیاب شدند چون
از برکات نظر کیمیا اثر ایشان تودہاے خاک شکر گردید بگنج شکر مشهور شدند روز شنبه پنجم محرم
سال شش شصد و شصت و هفت هجری درین جهان ناپایدار را پدرود نمود القصه سرکار دیپالپور
تابع این صوبه است قوم وتو و دو گروه گوجر وغیر ذلک دران سرزمین سکونت دارند و بتمرد و
تفتن مشهور چون در ایام بارش دریاے بیاه و ستلج در محال این سرکار رسیده بر سطح زمین
چند فرسخ در چند فرسخ پهن و عریض میگردد اکثر اطراف ان نواحی زیر اب می آید و هر سال
طوفان نوح دران نواح بظهور میرسد و بعد بدر رفتن اب از بس رطوبت و سیرابی در تمام ان سرزمین
جنگل انبوه سر بر می ارد حتی که پیاده بدشواری قطع راه میکند تا بسوار چه رسد بدین جهت ان دیار را
لکهی جنگل میگویند و مفسدان مسطوره بتقویت دریا که در اماکن و مساکن انها چند بخت شده
جاریست و بپناه جنگل دشوار گذار که فرسخها طول و عرض دارد مصدر مفسدی و قطاع الطریقی و
دزدی میشوند و دست امراے پادشاهی بتادیب و تخریب انها نمی رسد و درین دیار زمستان
باعتدال و تابستان بافراط شود و در خریف زراعت جواری و در ربیع گندم پیداے یابد غرب روبه
ملتان و پنج کروہے ان روی اب چناب ولایت بلوچان است درین الوس دو رئیس هستند یکے
دوداے که پنجاسی هزار سوار و پنجاه هزار پیاده باخود دارد و دیگرے هوت که بست هزار سوار و
سی هزار پیاده را سردار است و هر دو بایکدیگر تخالف و تنازع دارند و بر سرحد و آویزش کنند
و از قبول اطاعت پادشاهی و اداے پیشکش مقرری خود را و ولایت را در امان میدارند و
وکلائی هر دو کس در دار الحکومت ملتان حاضر بوده بتقدیم احکام پادشاهی و اقدام او امر صاحب
صوبه قیام دارند ولایت بلوچ از وفور ابادی و تکثیر مزروعات هر دو فصل فراوانی حاصلات

وامنیت از دزد و رہزن مشہور است گویند که ولایت ملتان در عہد خلافت سلطان علاءالدین
ثانی والی دہلی از تصرف او بدر رفته بقوم لنگاه تعلق یافته بود سلطان حسین لنگاه فرمان روائے
ملتان در زمان حکومت خود از کرور کوت تا مانکوت در جاگیر ملک سہراب وغیرہ بلوچان که از کیچ مکران
نزد او رسیده بودند مقرر ساخته بود اما در عہد خلافت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ راجه تودرمل
دیوان اعلیٰ ان ولایت را بر بلوچان مسلم داشته در میان خراسان و ہندوستان یرک محکم مقرر
ساخت و در حدود دہر و کشور سند باستحکام انداخت جنوب رویه ملتان بھکر قلعه ایست متین
وحصنی است حصین در باستانی نامہائے منصوره می نویسند دریائے سندھ با پنج رود پنجاب
یکجائے گزیده در حواشی ان قلعه میرسد و دو لخت شده دو حصه جانب جنوب و یک حصه
طرف شمال قلعه مسطور میگذرد حصانت و متانت ان فی الاکناف مشہور است لشکر ہا را
یکبارگی برو دست یافتن دشوار دران دیار تابستان با قراط و باران کم شود میوه گزین باشد
میان سیوی و بھکر دشتی است فراخ ہنگام تابستان سه ماه سموم دارد چون دریائے سند
در چند سال از جنوب بشمال گراید و ابادی دیہات خراب سازد ازینجہت خانه از چوب و خس ساخته
بسر برند و رواج عمارت پخته و خام کم است طول این صوبه از فیروزپور تا سیوستان چہار صد
کروه و عرض از خطپور تا جیسلمیر صد و بست و پنج کروه و درازی از صد کہره تا کیچ مکران ششصد
و شصت کروه خاور رویه پیوسته بسرکار سہرند غرب رویه کیچ مکران شمالی شورکوت جنوبی صوبه اجمیر
سرکار ملتان و دیپالپور و بھکر سه سرکار مشتمل بر نود و شش محال است و چہار کرور و چہل و شش لک
و پنجاه و پنجہزار دام داخل این صوبه است ÷

صوبہ دار السلطنت لاہور

لاہور مصریست متقدمین برکنار دریائے راوی آبادی انرا به لو خلف راجه رام چند نسبت
میدہند در بعضی تواریخ لہور ولہاور نیز مینویسند چون از گردش چرخ دوار بعد امتداد ادوار
در ارکان آبادی ان انہدام رو داد قلیلی نشان معموری ماند دار الحکومت این ولایت شہر
سیالکوت گردید بعد از انکه سلطان محمود غزنوی فتح ہندوستان نمود ملک ایاز که منظور نظر سلطان
و در خوبی و فراست بے ہمتا بود به ابادی آن شہر متوجه شده قلعه پخته احداث نمود و شہری تجدید
آباد گردید و خسرو شاه و سلطان خسرو ملک پسرش از اولاد سلطان محمود بتازگی فتح این ولایت

گرده لاهور را دار السلطنت کردند و تا سی و هشت سال دار الحکومت اولاد سلطان بود بعد ان احدی
از سلاطین هند دران شهر اقامت نورزیده ابادی از رونق برافتاد پس از مدت تاتارخان از امرای
سلطان بهلول لودی دار الحکومت نمود بعد ان کامران مرزا خلف حضرت بابر بادشاه دران مصر اقامت
ورزیده باعث وفور ابادی گردید پس ازان حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه در عهد خلافت
خویش به ابادی ان توجه فرموده قلعه متین (۱) شهر پناه و دولتخانه احداث نموده بتازگی رونق بخشید
بعد ان حضرت نور الدین محمد جهانگیر بادشاه عمارت عالیه که بالفعل موجود است تعمیر فرموده
مدتے از نزول اقبال ذریعه وفور رونق شدند و از عمارات منازل بادشاهزادگان و امرای
والاشان خصوص عمارت آصف خان عرف ابو الحسن بن اعتماد الدوله که بوسعت و فسحت
بسیار است ازدیاد آبادی گردید و در زمان حضرت شهاب الدین محمد شاه جهان روز بروز نموی
افزود و در عهد حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی چون دریاے راوی
بجانب شهر رو نهاد و از صدمات ان باکثر عمارت و باغات اسیب رسید درسنه چهارم
جلوس والا براے تعمیر بند مستحکم که سد انهدام عمارات تواند بود حکم مقدس بصدور پیوست
فرمان پذیران بند بدرازی دو کروه باستحکام تمام بستند و بمحافظت شهر سد عالمگیری بسان
سد سکندری بروے کار آوردند و در اکثر جا مانند تالاب زینه اراسته لب دریا امثال
لب خیابان دلفریب ساختند و خوانین والاشان نشیمن هاے دلکشا و منازل فرح افزا
مشرف بدریا احداث نموده زینت افزاے شهر شدند و از ابتداے سال چهارم لغایت
حال که زیاده از چهل سال میگذرد و در هر سال ترمیم و تعمیر انده سرکار بادشاهی میشود و براے
بند و بست مبلغی کلیه بخرج میرود بے شائبه تکلف شهریست بزرگ و مصریست سترگ در
وسعت و آبادی و انبوهے مردم مانند این مصر کم نشان دهند گوناگون هنرپیشگان هر دیار و
هرگونه صنعتگران روزگار سکونت دارند و اجناس هفت کشور و اشیاے بحر و بر بخرید و فروخت
میرود اگرچه در هر کوچه و بازار مساجد بسیار از بسیار است اما برکنار دریا محاذی دولتخانه
والا حضرت عالمگیر بادشاه مسجدی عالی از سنگ بنا فرموده اند که زیاده از پنج لک روپیه
بران صرف شده دیگر در وسط شهر مسجد جامع وزیرخان عرف حکیم علیم الدین شاهجهانی بر رخساره
مصر خال زیبا افتاده و درین مصر خوابگاه زبدهٔ اولیاے عظام میر علی هجویریست که فضیلتش ...

(۱) خشتی +

با ولایت ہم آغوش داشت و از غزنین ہمراہ سلطان محمود آمدہ در لاہور رخت ہستی بربست وسلطان فتح لاہور را از برکات قدوم ایشان میدانست و نیز دیگر نزدیکان جناب صمدیت دران شہر آسودہ اند و مقبرہ معظمہ حضرت جہانگیر بادشاہ انروی دریائے راوی نزدیک شاہدرہ واقع است و مقابل آن مقبرہ اصف خان ابوالحسن جہانگیریست اگرچہ در حواشی شہر فراوان باغ دل کشاد ہزاران گلشن فرحت افزا است اما باغ شالامار کہ حضرت شاہجہان بادشاہ بتقلید باغ کشمیر احداث فرمودہ اند دل فریب نظارگیان است چون اندکی از شہر دار السلطنت بقلم امدہ برائے سیرابی سخن شطری از قصبہ جات این صوبہ مینویسد کہ دوابہ بست جالندھر قصبہ ایست پاستانی در نزدیکی آن خوابگاہ ناصر الدین کہ در زمان خویش رتبہ ولایت داشت در ایام تابستان خلایق بزیارت مزار ہجوم می ارند و نیز در حوالی آن قصبہ مزار شیخ عبداللہ سلطان پوریست کہ بفضایل کمالات مشہور و معروف و در زمان فرمان روائی سلیم شاہ بخطاب شیخ الاسلامی مشہور و معروف و در عہد خلافت ہمایون بادشاہ و محمد اکبر بادشاہ مخدوم الملک خطاب یافتہ بود و درین دوابہ قصبہ بجوارہ نیز متقدمین است سر یصافت وادرس و دورویہ و پنج تولیہ و چہرہ سفید و فوطہ طلادار دیگر پارچہ نیک گزیدہ می شود و چہینت دولائی[1] و کار بادلہ در سلطان پور بہتر کنند و در دوابہ باری ہیبت پورپٹی پرگنہ ایست اسپ عراقی آسا در انجا پیدا ئے یابد بعضے را دہ ہزار و پانزدہ ہزار روپیہ قیمت می باشد و در چک گورو ہرگوبند از توابع پیٹی ہیبت پور باغ و تالاب خوبی است و در روز بیساکھی خلایق کثیر ہجوم می ارند و در وسط کریستہ ان رام تیرتھ معبد متقدمین واقع است و چند کروہے ان بٹالہ قصبہ ایست دل کشا و معمورہ ایست خوش آب و ہوا بانی این شہر رائے رام دیو بہتی است کہ زمیندار کپورتھل و رئیس قوم خویش بود گویند کہ نوبتے بحکمت الٰہی در پنجاب نوعی طوفان جوشش بہ زد کہ از دریائے ستلج تا دریائے چناب تمام زمین اب نشین و عمارت قصبات و دیہات منہدم و بسیاری ذی حیات منعدم گردیدہ بعد رفع طوفان مدتے ان سرزمین ویران بودہ بعد مدت در بعضے جا ابادی ہا صورت گرفت چون مغولان بلخ و کابل در ہر سال بر ولایت پنجاب ترکتازی مینمودند ازینجہت این ولایت خراب و ہر طرف ویرانہ و عالم عالم زمین خرابہ میماند و حاصلات مزروعات چندان نبود در عہد سلطان بہلول لودی[2] کہ تاتار خان صوبہ دار لاہور گردید رائے رام دیو بہتی نبہ ائک ننگہ

(۱) دولائی (۲) سکندر لودی +

تمام پنجاب را از تاتارخان اجاره گرفت و باتفاقی که رو داد بشرف اسلام مشرف گشت و باعث
پیش امداو شد و در سنه هشتصد[۱] و هفتاد و هفت هجری و یک هزار و پانصد و بست و دو بکرماجیت
باجازت تاتارخان قصبه بتاله که دران مکان ویرانه و جنگل بود اباد گردانید وجه تسمیه انکه در هنگام
طرح شهر شگون خوب نشد ازانجا موقوف کرده در نزدیکی ان برپشته بنائے معموره انداخت چون
بزبان پنجاب مبادله را بتاله گویند بنابر[۲] تبدیل جا این شهر به بتاله موسوم گردید و جنگل بری نموده
بسیاری دیهات طرح انداخت و زراعات بکار رفت و پرگنه مقرر گشت رفته رفته الحال بجائے
رسیده که حاصلش بجهل خانه گنج قارون میرسد و بگنج پرویز دم مساوات میزند و در بدایت حال
آبادی قصبه چندان نبود شمشیر خان خوجه سرا که در زمان محمد اکبر بادشاه کروری ان پرگنه بود
عمارات حاکم نشین و تالابی فیض اموده باغ مطبوع احداث نموده رونق افزا گردانید و روز
بروز آبادی شهر افزونی پذیرفته معموره دلفریب گشت بعدان شیخ مشایخ کروری از احداث
عمارات متعدد و باغ دلفریب باعث وفور ابادی گشت اکنون در عهد عالمگیر بادشاه میرزا
محمد خان که الحال خطاب وزیر خانی دارد و در زمان بودن خدمت امانت این پرگنه سنه دوازدهم
عالمگیری دکاکین بازار پخته ساخته و بانکی داس[۳] و سجان سنگه قانونگوے[۴] و پسران ایشان
منازل دلفریب و کاروان سرا و پوره تعمیر نموده و نیز قاضی عبدالحی عمارات سنگین و بازار و کاروان
سرا و مسجد جامع و باغ احداث کرده باعث افزونی رونق و معموری شده و گنگا دهر[۵] خلف
میراسند و میر چاہ پخته ساخته بر چهره بازار حال زیبا انداخته و نیز باغچه و چاه زینه دار سواد قصبه
بر راه لاهور احداث نموده چون اب این هر دو چاه باب گنگا دم مساوات میزند از نتیجه بانی
ان را گنگا دهر گویند اگرچه در حواشی شهر حدایق مطرا و ریاض فرحت افزا بسیار است اما امرسنگه
قانونگوے باغے بتقلید شالامار پست و بلند مشتمل بر سه مراتب بغایت مطبوع ساخته و
مرتبه بالا مشرف بر تالاب شمشیر خان است و از طراوت و نظارت نظر فریب نظارگیان و
فرح بخش تماشائیان و درون شهر و حوالی ان خوابگاه بسیاری اولیا است مثل زبده واصلان
درگاه باری شهاب الدین بخاری و شاه خراب و شاه اسمعیل و شاه نعمت الله و شیخ الهداد که
هر یک در زمان خویش رتبه ولایت داشتند و دکوه ہے در موضع سالی مزار شاه بدرالدین
است که سلسله ایشان به پیر پیران حضرت میران محی الدین میرسد و چهار کروهے بتاله در موضع

---

(۱) هشتصد و هفتاد و شش (۲) بسبب (۳) بانکی رام (۴) قانونگویان (۵) جوهر

دیپالی وال تابع کلانور مزار مظہر انوار شاہ شمس الدین دریائی است کہ از واصلان درگاہ احدیت بود از خوارق عادات ایشان طرفہ نقلہائے حیرت افزا کنند از انجملہ انکہ در زمان حیات ایشان دیپالی نامی ہندو از خدام و نزدیکان بود نوبتے ایام غسل گنگ در رسید و طوایف ہنود روانہ شدند دیپالی بجناب حضرت رخصت سفر گنگ خواست انحضرت رخصت ندادند و فرمودند کہ روز معہود کہ بر گنگ مجمع میشود یاد دہانند چون آن روز در رسید دیپالی التماس نمود فرمودند کہ چشم بپوش چون او چشم بپوشید خود را بکنار گنگ دید و بہ برادران و خویشان خود کہ پیشتر رفتہ بودند ملاقات کرد و باتفاق ان جماعہ غسل نمود و ہمگنان او را در انجا دیدند ہمان زمان او چشم وا کردہ خود را بملازمت انحضرت دیدہ حیران کار خویش گردید بعد ازان کہ برادرانش از سفر گنگ بمساکن رسیدہ او را در توطن دیدند ہر کدام بر زبان آوردند کہ دیپالی در سفر ہمراہ ما نبود اما بر ہمہ باتفاق او غسل گنگ کردیم و نیز در وقت مراجعت ہمراہی نہ کردہ و پیشتر از ما بمسکن رسیدہ آخر الامر بر حقیقت کار واقف شدہ بر ظہور خارق عادت ان ولایت پناہ حیران شدند و بدیع تر انکہ بعد چند سال از ارتحال ان واصل درگاہ ایزد متعال درودگران بامر حاکم کلانور درخت سرس کہ نزدیک مزار بود بریدہ برائے کار عمارت لخت لخت ساختند بقدرت ایزدی ناگہان آوازی مہیب برآمد و زمین بتزلزل گردید و تنہ آن درخت خود بخود برخاستہ ایستادہ و درودگران از سنوح این سانحہ ہولناک گریختند و آن تنہ درخت باز سرسبز شدہ برگ و شاخ برآورد این قصہ نادرہ در اکناف گیتی مشہور گشت و باعث ازدیاد اعتقاد طوایف انام بجناب آن زبدہ اولیائے عظام گردید و اکنون مزار مظہر انوار زیارت گاہ صغار و کبار است و در ہر شب جمعہ علی الخصوص شب جمعہ ماہ نو خلایق کثیر از مذکر و مونث از نزدیک و دور بطواف می آیند و نذرات نقد و جنس و شیر و برنج و مالیدہ روغن و شکر امود میگذرانند و ہر کدام بازوئے حصول مامول نذر می بندند و بارادت الہی مرادات حاصل میشود و برخلاف مزارات اولیائے دیگر خدمہ و مجاوران مزار جماعہ ہنود از اولاد دیپالی مذکور ہستند و ہر چند اہل اسلام بمدافع جماعہ ہنود سعی کردہ میکنند چون نظر خاص آنحضرت بر دیپالی مذکور بود پیش نمیرود و تا حال ہمان جماعہ بمجاورت قیام دارند در نزدیکے آن دہیان پور ہمدانی است کہ سرامد ارباب حال و قال و مورد فیوضات ایزد ذو الجلال بابا لال در انجا سکونت داشت و در زمان خویش صاحب عرفان و شناسائے یزدان و در گذارش حقیقت

(۱) شلوغ د.

ومعرفت مرزبان بحر امواج گوناگون سخنان بود واکثرے از طوایف انام از خاص وعام مرید ومعتقد او هستند واشعار هندی آنرا که در حقایق ومعرفت ووحدانیت گفته است ورد وظیفه خود دارند وبادشاهزاده دارا شکوه در ایام حیات خود اکثر اوقات بان معارف آگاه ملاقات کرده بیان معرفت الٰهی درمیان مے آورد چنانچه از محاورات طرفین چندر بهان منشی شاه جهانی نسخه در فرس بعبارت مرغوب بقید قلم آورد دوازده کروهے بتاله بر لب دریائے راوی مکان بابا نانک است که تا حال اولادش در انجا سکونت دارد ودر زبان خویش قافله سالار مسلک حقیقت ومشعله دار طریق طریقت مظاهر تجلیات انوار الٰهی مشاهد اشراقات اسرار نامتناهی بود واشعار هندی در حقیقت حق وحی مطلق گفته وحدانیت الٰهی بعبارات واضحه واستعارات لایحه ثابت کرده وگویند که این برگزیده افاق در سنه هزار وپانصد وبست وشش بکرماجیت مطابق هشتصد وهشتاد هجری در زمان سلطان بهلول لودی در مکان **تلونڈی رائے بهوئه** سعادت ولادت یافته همانجا در خانه جد مادری می بود چون در ازل مورد فیوضات الٰهی بود در خورد[۱] سالگی علامات کشف وکرامات وایات خارق عادات از ومنصه ظهور رسید وبسیاری مردم اعتقاد آوردند و اکثر اطراف گیتی را سیر کرده در قصبه بتاله آمده کد خداگردید ودر دیهی از دیهات بتاله بر آب دریائے راوی اقامت ورزیده غلغله خداشناسی وتاثر کلامی شهرت پذیرفت وعالم عالم خلایق از اطراف ممالک آمده مرید شدند واز نزدیکان انجناب مردانه نام مطرب بود که اشعار این مقرب درگاه افریدگار در سرود ونغمه بائین دلفریب گفته مردم را در دام عقیدت می آورد وان پیشوائے خداشناسان در عهد سلطنت سلیم شاه افغان در عمر مابین هفتاد وهشتاد سالگی جهان گذران را پدرود نمود اگرچه لکهمیداس نام خلف رشید داشت اما چون دولت معنوی نصیب او نبود لهذا لهنه[۲] نام کهتری عرف ترهن[۳] را که از مصاحبان دمساز ونزدیکان همراز بود گور وانگد خطاب کرده در وقت نزع قایم مقام خود گردانید او مدت سیزده سال سجاده نشین بوده رحلت نمود چون پسر نداشت امرداس عرف بهیله را که دامادش بود بر سجاده نشاند او مدت بست ودو سال برهنمائے خلق پرداخته قالب تهی کرد اگرچه اولاد داشت اما در وقت رحلت رامداس عرف سودهی داماد خود را بجائے خود نشاند او هفت سال سجده گاه مریدان بود بعد ان گور وارجن خلف او سجاده نشین گشته بعدت بست وپنج سال رخت هستی بر بست پس او گور وهرگوبند خلف

---

(۱) ده سالگی + (۲) گوبند (۳) ـ تن

رشیدی و هفت سال سجاده آرائے گردید بعد رحلتش گورو هررائے که گوردته نام پدرش در ایام
حیات گورو هرگوبند پیمانهٔ عنصری پر کرده بود بجائے جد بزرگوار نشسته هفده سال معتقدان
را رهنمائے نمود بعد او گورو هرکشن پسرش خورد سال سه سال بر سجاده نشست پس او تیغ
بهادر خلف خورد هرگوبند یازده سال سجاده نشینی نمود آخرالامر در قید امرائے بادشاهی در آمده
در سنه ۱۰۸۱[1] هجری مطابق هفدهم عالمگیری حسب الحکم عالمگیر بادشاه در شاهجهان آباد کشته شد
الحال که این نسخه بتحریر می در آید گورو گوبند رائے خلف گورو تیغ بهادر از مدت بیست و دو سال
سجاده نشین است القصه از مریدان و معتقدان بابا نانک اکثرے صاحب حال و مقبول المقال[2]
و اهل ریاضات و مستجاب الدعوات می باشند خلاصه عبادت این طایفه مطالعه اشعار مرشد
خویش است که بسرود و نغمه میگویند و زمزمه دل فریب می سرایند اکثر کدورت علایق از خاطر
زایل ساخته و پرده ظلام عوایق از دل بر انداخته اند خویش و بیگانه در نظر ایشان یکسان و دوست
و دشمن نزد شان برابر با دوستان یکرنگ و با دشمنان بی جنگ زیست میکنند اعتقادی که این
فریق بر مقتدائے خویش دارند در طوایف دیگر کم نشان یافته میشود بر نام مرشد خویش که همواره
در زبان دارند در خدمت صادر و وارد عبادت عظمی میدانند اگر شخصی نیم شبی وارد شود
و اسم بابا نانک در میان آرد هر چند بیگانه و نا آشنا بلکه وزد و رهزن دید افعال بوده باشد او را
برادر و دوست انگاشته خدمت در خور حال بجا آرند و دو گروهے بتاله اهل مکانی است
منسوب بسوام کارتک خلف مهادیو معبد باستانی است در ینجا غدیریست بزرگ که آبش
از لطافت و گوارائے باب کوثر دم مساوات می زند در اپل تا اواسط میزان که زمان اعتدال
لیل و نهار و موسم مسرت اهل روزگار است هزاران هزار درویشان ریاضت کیش و بسیار از
بسیار مرتاضان افاضت اندیش دران مکان نزول کرامت میکنند و طبقات خلایق از وضیع
و شریف صغیر و کبیر مؤنث و مذکر از اطراف ممالک آمده تا شش روز اجتماع مینمایند از کثرت
و انبوهے طوایف انام و هجوم از دحام خاص و عام فرسنگ در فرسنگ میگردد و جمعی از زیارت
و مصاحبت درویشان خدا آگاه بمطلب دنیوی و اخروی کامیاب می شوند و فریقی از مواصلت
و مجالست دوستان هنگامه مسرت و انبساطی آرایند و گروهے از مشاهده هجوم اصناف
[illegible] از نظاره جمال ماه رویان پری پیکر

(۱) [illegible] خلافت [illegible] جلوس عالمگیری موافق سنه ۱۰۸۵ هجری می باشد (۲) مقبول القال

ارزوے خویش حاصل میسازند وطبقه از طبیعت پردران غذا دست بانواع خوردنیها معده خواہش ممتلی میکنند وطایفه از رنجوران سقیم المزاج بیامن دعائی خدا اندیشان دار و بے شفا بدست می ارند و دران مجمع طرب افزا طرفی در راسته بازار دوردیه انواع خوردنیهائے درنگارنگ شیرینهائے واقسام میوہ ربیعی وخریفی باکمال عذوبت ولطیفی برخوانها وسبدها پرمی چینند وطرفی انجمن نغمه وسرود ہنگامه رقص وتقلید بسرت بخش ناظرین وسستمعان میگردد وطرفی نظر لعبتان بذله سنج وقصه خوانان فصاحت نشان ازنادره گوئیها قہقہه افزائی تماشائیان میشوند وطرفی پہلوانان قوی بازو وجوانان اہنین پنجه درکشتی گیری کارنامه رستم واسفندیار بجامی آرند وطرفے بازیگران نادره کار از ہنرپردازیها ورسن بازیها بدایع وصنایع بظهور میرسانند وطرفے اقسام تصویرہائے بیتلیها از جوانان بزم ورزم وفیلان کوه نشان واسپان قوی ہیکل ودیگر گوناگون تصاویر بثانی ارژنگ ومانی بر دیوارها نصب کرده نظارگیان راچون صورت دیوار محو تماشا نی سازند وطرفے بازار بیع وشرا از انواع اسلحه ویراق واقسام ادوات مطلوبه مردان وزنان وآلات بازی طفلان گرم می شود وہوے ہائے مردم وشور وغوغائے خلایق وآواز کوس و دہل وطنبور ودف وچنگ وغیره گوش فلک راکر وکثرت گرد وغبار چشم آسمان را پرمی سازد بہے شایه تکلف تماشائے بر روئے کار می آید که فلک ہزاران چشم بنظاره ان مے کشاید وکواکب رابمشاہده ان حیرت می افزاید خورشید که دمے از سرگردی نمی اساید بتماشائے ان مجمع بر آسمان ایستاده میشود وماه که انجمن افروز شب است برائے نظاره ان روزانه سراز دریچه مشرق می برارد سیاحان ربع مسکون وسیاران کوه وہامون چنین مجمع واین قسم تماشا دراماکن دیگر نشان نمیدہند اہل بٹاله اکثر بمسافت صد فرسنگ از مسکن خود در حکومت وکامرانی ونازونعم بوده باشند در ایام این ہنگامه البته ارزوی رسیدن بران مجمع میکنند چون زاد وبوم نگارنده این نسخه دل کشائے بٹاله است لہذا اندکے از احوال ان شهر فیض بهر واین ہنگامه پرمسرت[(۱)] اوربه تسوید در آوردن ضرور دانست و در ہمین دوابه پنجاه کروہے بٹاله بسمت شمالی درمیان کوہستان کانگره قلعه ایست در حصانت ومتانت مشہور وپایان قلعه نگرکوٹ مکانی است منسوب به بهوانی زیارت گاه متقدین درسال دومرتبه یکے ایام مہرو ودیگی درماه فروردی مردم از دور دستهارا یکساله طے کرده بزیارت می آیند وکام دل

---

(۱) مسرت افزا +

بر می گیرند و شگفت تر انکه بعضی بخواهش رواے زبان ببرند برخی را در چند ساعت و بعضی را بعد دو سه روز باز درست شود و طرفه تر انکه دران مکان بعضی سر از تن جدا کنند و رفیقان باز سر برتن او گذارند بحکمت الهی از سر نو زندگی یابند و دو کروهے نگرکوت جوالامکهی جای است که چند جا مشعل اما شعله اتش سر برزند و دران مکان نیز خلایق بزیارت روند انواع اجناس دران شعله اندازند خاکستر شوند وان را کهنگی دانند در دوابه رچنا شهر متقدمین **سیالکوت** است و ان را شلکوت[۱] گفته اند آبادی ان به راجه سل طغائی پاند وان نسبت میدهند چنانچه درکتاب مهابهارت که از تصنیف ان قریب پنجهزار سال میگذرد و ذکر معموره و راجه مسطور داخل است و نیز ان را سالکوت گفتند براجه سالباهن منسوب میسازند و قلعه پخته از و یادگار است و در زمان سابق دارالحکومت ولایت پنجاب بود و دو سه کروه آبادی داشت اکنون بسیالکوت شهرت دارد و از جمیع قصبات اینصوبه در ابادی افزون است سلطان شهاب الدین غوری چون مرتبه پنجم در سنه پانصد و هشتاد[۲] هجری بقصد تسخیر لاهور امده محاصره کرد و بران دست نیافت بسیالکوت رسیده[۳] قلعه کهنه را بتجدید مرتب و تعمیر کرده لشکر خود گذاشته بود و بعد امتداد ایام راجه مانسنگه اکبرشاهی که فوجدار جمون و جاگیردار سیالکوت بود بترمیم قلعه و رونق شهر توجه برگماشت پس ازان صفدرخان جهانگیری که او هم فوجدار جمون بود و این پرگنه در جاگیر داشت قلعه و برج را بتازگی عمارت کرد و بعد ان اکثر حکام مرمت نمودند القصه این شهر فیض آمود بجمیع خوبیهاے آراستگی دارد عمارت قانونگویان قوم بدهیره و بعضی مردم دیگر بغایت مطبوع و دلکشا است و درین شهر کاغذ نیکو می شود و خصوص کاغذ مانسنگهی و هم حریری و خاصه جهانگیری بس نیک و خوش قماش و سفید و صفا دیرپا سازند و باطراف می برند و کارچکن از ابریشم و کلابتون از قسم بافته و چهره و فوطه و سوزنی و عدشفه و دستارخوان و خوانپوش دراوتی بونه دارد و کلابتون موزون می شود و هرسال قریب لکهه روپیه از کارچکن دوزی به بیع و شرا می آید و در اکناف گیتی میرود و دیگر جمدهر و کتاری و برچهی بهتر میکنند و در حواشی این شهر باغات مطرا و فرح افزا است خصوص باغ نظر محمد بهوته و از هر قسم میوه پیدائی یابد و پایان ان ناله ایک که از کوه جمو بر جوشد جاریست و ان ناله بعد برامدن ازان شهر در ده کروهے زمین پنهان میشود و کهیاری نام یابد و در اطراف متفرق شده از نام می افتد در ایام برسات که این ناله طغیان می نماید جمیع مردم سیالکوت از اکابر و اصاغر

(۱) سالکوت (۲) در نسخه یک هزار و پانصد و هشتاد بکرماجیت (۳) رفته +

سراپا برہنہ ولنگ بستہ ومشک چرم در برکردہ شادان وفرحان دران نالہ آب بازی میکنند اگر شخصی از ساکنان ان شہر دور دست باشد دران ایام البتہ بیاد آب بازی آن شہر مسرور الوقت میشود و دران خطہ دل کشا خوابگاہ امام علی الحق خلف امام زین العابدین است گویند کہ باتفاقی بسیاری از اہل اسلام از عرب بقصد جہاد در ہندوستان آمدہ باتفاقی کہ رو داد بسیالکوت رسیدہ با ہنود جنگ کردہ درجہ شہادت یافتند اکنون مزار مظہر انوار ایشان زیارت گاہ صغار و کبار است و دران شہر فیض امود دار العلوم وجامع علما و معدن فضل ومسکن فضلاست اگرچہ در زمان محمد اکبر بادشاہ زبدہ ارباب حال وقال مولانای کمال الدین حسین خان مرزبان کشمیر رنجیدہ در سنہ نہصد و ہفتاد و یک ہجری بسیالکوت رسیدہ بتدریس طلبہ علم اشتغال ورزیدہ رواج علم دران شہر گردانیدہ اما در عہد خلافت شاہجہان بادشاہ افضل الفضلا اکمل الکملا مظہر طبع مستقیم مولوی عبد الحکیم کہ بحر رواج فضل و کمال و در فضایل و افادت بیہمال بود بیشتر مروج علوم گردید و بر بعضی کتب حاشیہ تصنیف نمودہ محلل معانی مشکلہ گردید و طلبہ علم از ممالک دور و نزدیک در مدرسہ متبرکہ ایشان رسیدہ فیض یاب شدند و بعد رحلت ایشان مقتدای اہل اللہ رہنمای خلق اللہ مولوی عبد اللہ خلف ذکی آن مغفور رونق افزای مدرسہ و رہنمای طلبہ علم اشتغال ورزیدہ فضایل معنوی را با علوم ظاہری ہم دوش و درویشی را با فضیلت ہم آغوش گردانیدہ از افزونی حسن اخلاق در ہمہ طبقات خلایق این بزرگ را امام وقت گفتندی در سنہ ۱۱۲۶[1] عالمگیری بعالم جاویدی شتافتند و از دہ کروہ سیالکوت دہونکل مکانی است منسوب سلطان سرور اگرچہ دایما زیارت گاہ خلایق است اما در ایام تابستان طوایف انام از اطراف ممالک می آیند و نذورات می گذرانند تا دو ماہ دران مکان ہجوم بسیاری شود و پانزدہ کروہی سیالکوت پور منڈل[2] درمیان جمون مکانی است منسوب بہا دیو در روز نزول آفتاب بہ برج حمل کہ ان را بیساکھی گویند عالم عالم خلایق از اطراف گیتی آمدہ مجمع عظیم میکنند و راجہای کوہستان بشوکت و شان رسیدہ تودہ قبق بلند بستہ تیراندازی میبازند و تماشای عجایب بر روی کار می آید و از ان مکان دریای بکہ جوشش می زند و بعد بر آمدن از انجا از حد دیہات پرگنہ ظفروال و ہمینگر و پسرور و دامن آباد گذشتہ پایان پل شاہ دولا کہ بر شاہراہ واقع است میرسد و از پرگنہ روشت آباد و بہرا آباد و دہیش و فرید آباد

---

(۱) سنہ ۱۱۲۶ (۲) نورمنڈل

وغیره گذشته در دریای راوی داخل می شود و این پرگنه را دیگ راوی گویند و جمون کان قلعی
است سنگ ریزه از دریای توی که پایان جمون می گذرد براورده و آتش داده قلعی میسازند
و در سفیدی و محکمی و دیرپایی مانند آن قلعی برای دیگر نشان نمی دهند و سوهدره قصبه ایست متصل بیا
برلب دریای چناب در عهد حضرت شاهجهان بادشاه امیر الامرا علی مردان خان پیوست قصبه
مسطور شهری موسوم بابراهیم اباد بنام خلف خود احداث نموده باغی مطبوع طرح انداخته
که دم مساوات بباغ شالامار میزند و عمارات عالیه تعمیر نموده و شش لک روپیه بران عمارات
و باغ و نهری که از دریای توی برای باغ آورده از صرف شده و دهی از دیهات سوهدره
از سرکار بادشاهی برای مرمت باغ و شهر مذکور بطریق انعام التمغا بنام امیر الامرا مقررست
و در دوآبه چنهت گجرات قصبه ایست که در عهد خلافت محمد اکبر بادشاه آباد شده دیهات
از پرگنه سیالکوت جدا کرده پرگنه علحده نموده اند در ابتدا این قصبه چندان رونق نداشت
چون زبدة الاولیای شاه دولا دران قصبه استقامت اختیار کرده تالاب ها و چاهها و مساجد
احداث نموده بر روی رود چناب که از جانب کوهستان امده بمعموره مذکور آسیب
میرسانید قنطره بسته موجب از دیاد آبادی و افزونی رونق گشته گویند شاه دولا در بدایت
حال غلام یکی بهره ساکن سیالکوت بود و خدمت فقرا بسیار میداشت خصوص بجناب
حضرت میان سیدنا(۱) که مست اسرار الهی بود و چون وقت انتقال میان سیدنا در رسید
نظر فیض اثر بر شاه دولا انداخت و از تاثیر همان نظر حالات او بطور دیگر گشته و بانوار عرفان شبستان
باطن روشن گشته و از سیالکوت انتقال کرده در گجرات آمده رحل اقامت انداخت از بس که
روشن دل بود خزاین غیب نمودار گشته و در بسیاری اماکن عمارات و قنطره طرح انداخت
خصوص پیجگردی امن اباد جانب لاهور بر روی دریای دیگ در شاهراه پل باستحکام تمام
بسته که از احدی صاحب دولتان چنین عمارت متین نشود در ایام حیات آن ولایت پناه عالم
عالم خلایق از اطراف گیتی بزیارت می آمد و از نقد و جنس فراوان نذورات میگذشت و آن دانای
اسرار غیب زیاده از آنچه نذر در می آوردند بزایران و دیگر خواهشگران عطا می فرمودند و هر روز
آنقدر دست بذل و سخا کشاده میداشته که سخاوت تمام عمر حاتم عشر عشیر آن نشود بالآخر در سنه
هفده هم عالمگیری بعالم بقا رحلت فرمود و در نزدیکی آن شهر مزار آن بزرگوار زیارتگاه طبقات

---

(۱) سیدباه

خلایق است و القصبه پیشگاه هرگونه مردم و جامع اجناس هر دیار و اشیای نادره روزگار
است شمشیر و جمدهر نادر می سازند و کار چکن زیاده از سیالکوت می شود و درین دیار اسپ عراقی
اسا پیدا می شود که بعضی را تا ده هزار روپیه قیمت می شود و در دوابه سندساگر نمک سنگ متصل
شمس اباد از دامن کوه می برارند نمکیست و لطافت ان از نمکهای روی زمین شهرت تمام دارد
و ان را نمک سنده گویند یعنی در دوابه سنده پیدا می یابد بقدرت ایزد بدایع آفرین تمام کوه
از نمک واقع شده که طول آن صد کروه تخمینا نشان میدهند در ظفرنامه و اکبرنامه
ان را کوه جوده نوشته اند جوده نامی رئیس قوم جنجوعه بود که بنام او این کوه مشهور شده و تا
حال اولاد او در پرگنه کرچهاک و ننده دکهیاله و غیره که در دامن کوه واقع است سکونت و
ریاست دارند بالجمله جمعی که انبار الاشه کش می شوند برای براوردن نمک مقرر هستند در دامن
کوه نقبی زیاده از دو صد سیصد درعه عمیق برآورده هریکی سر را به هیئت چراغی در دست
و کلندی بر کتف گرفته درون نقب بظلمت امده در رفته گوتی مقدار یک من نمک کنده و بر
پشت نهاده بیرون می ارند و از ناظمان این امر اجرت گرفته متمتع میشوند از بس که اشتغال کمال
درین کار دارند ان مردم را رفتن دران تاریکی و کندن نمک و برآوردن آن بیرون ان نقب
هیچ بیم و تصدیع بخاطر نمی رسد و بحکمت الهی درون نقب در ایام تابستان گرمی و در زمستان
سردی نمی باشد و در جمیع بهار اعتدال دارد اگرچه بسیار اماکن است که نمک ازانجا می برارند
اما کهوهره و کهیوره هردو نقب کلان نزد شمس آباد واقع شده که هر سال چندان لکهه من نمک
ازان می براید و محصول ان مع حاصلات امکنه دیگر به سرکار بادشاهی ضبط می شود بسیاری
از هنرپیشگان از نمک طبق و رکابی و سرپوش و چراغدان میسازند و پیوست ان بجای شیر برنج که
بسفیدکاری درون عمارت ارباب دولت بکار رود و از سنگ ان نیز رکابی و ابخوره و غیر ذلک
می سازند و در نزدیکی آن در حدود دکهیاله کتاسراج[1] چهه کولابی است که ژرفای ان کسی نشان ندهد ان را
معبد قدیم می دانند در ایام بزرگ مثل درامدن آفتاب به برج حمل و غیر ذلک طوایف هنود
بقصد تغسل هجوم کنند اعتقاد انکه زمین دو چشم دارد چشم راست کولاب پهکر نزد اجمیر و
چشم چپ این کولاب است بالای همین کوه هفت گروهی قلعه رهتاس ریاضت کده
بالناته جوگی است که ان را ٹلّه[2] گویند و چهار کروه بلند واقع شده در ایام معهود خصوص روز
شبورات که روزه است منسوب بمهادیو در برابر زمستان خلایق کثیر و طوایف جوگیان

(۱) کٹاس راج (۲) ٹلہ

از دحام میکنند و نمایش گری بکاری برند چون شمه از اماکن مشهور پنج دوابه بتحریر درامد حقیقت
شش دریاے این صوبه که بین پنج دوابه حایل است بتسطیر دراوردن ضرور است اولین دریاے
ستلج که از کوه بهوتبت برجوشد واز حدود ولایت کلو بشهر میگذرد بعد ان بکوه سیر[1] گند حدود کهلور
رسیده ان ولایت را از سه طرف حایل میشود مرزبان کهلور بتقویت این دریا و صعوبت کوهها و محکمی
مسکن خود که شهر بلاسپور دار الایالت اوست از امراے بادشاهی انحراف دارد وان دریا
بعد برامدن از کوه دو شعبه شده از پایان ماکوال که مسکن گورو گوبند راے است و کیرت پور
که گورو هرگوبند و گورو هرراے درانجا سکونت داشتند گذشته تا رسیدن نزدیک قصبه روپر
یکجا می شود وازانجا پایان قصبه ماچهی وارد گذشته لودهانه میرسد در منجل شاه گذر واقع است
وازانجا نزدیک قصبه تلون و پهاره گذشته متصل موضع بوه از اعمال پرگنه سلطان پور پهتی بدریا
بیاه می پیوندد و مابین این هر دو دریاے دوابه بست جالندهر و نهروال گویند دوم دریاے
بیاه نیز در کوهستان بهوتبت از میان تالاب برجوشد از پایان قصبه کالو گذشته در قصبه
منڈی میرسد واز حدود ولایت سوکهیت پیچن و مچلوڑی جاری شده پایان شهر هندون که مکان
بودن فوجدار کوهستان است میرسد پس ازان حدود دهوال و سیبه و گوالیار میگذرد ولایت
گوالیار اگرچه چندان وسعت ندارد اما راجه انجا بتقویت این دریا و صعوبت کوه از امراے
بادشاهی اکثر اوقات انحراف میورزد وان دریا ازانجا از دیهات نورپور گذشته از کوه برمی
اید و بر زمین مسطح رسیده از پایان کانواهن که شکارگاه مقرری بادشاهی است و قصبه و هیله
گذشته پایان شهر گوندوال میرسد و در این مکان شاه گذر مقرر است وازانجا گذشته نزدیک
موضع بوه بدریاے ستلج اتصال یابد و این هر دو دریاے از قصبه فیروزپور و محمدوت میگذرد
وازانجا در حدود محال سرکار دیپالپور رسیده در ایام بارش پهن می شود و بعد گذشتن از
دیپالپور دو شعبه می شود یکے بجانب جنوب رفته ستلج نام گردد و دیگرے بطرف شمال براه قبوله
کهای و لبدی و انجرا پذیرفته بیاه نام یابد و این هر دو شعبه پس از چند فرسخ باز باهم پیوندد واز حدود
فتح پور کهرور وغیره در گذشته کهلوگهاره نام یابد و در حد بلوچان بدریاے سند که راوی و چناب
و بهت نیز در وی واصل است منتهی میشود و اینهمه دریا سند نام یابد و در حدود بلوچان رسد
سویم دریاے راوی است درمیان بیاه و این دریا دوابه باری مانجهه مشهور است و راوی از کوه پیش

(۱) سیر کهند

تابع ولایت چنبه که مکانی است منسوب بهادیو پرستشگاه قدیم برمیشد و پایان شهر چنبه دار الایالت مرزبان میگذرد و ان ولایت از بارش برف هواے کشمیر و کابل دارد اکثر میوه شیرین و لطیف پیدای یابد مرزبان انجا از وسعت ولایت و کثرت جمعیت و صعوبت کوهها و استواری جا دم استقلال میزند و ان دریا سد راه لشکر بادشاهی است بعد برامدن از چنبه بحدود ولایت بسوهلی(۱) گذشته پایان قصبه شاهپور تابع قصبه نورپور میرسد شاه نهر که بباغ شالامار واقع لاهور میرود و نهر دویم که به پرگنه پتهان و سیوم به بتاله و چهارم به پرگنه پتی ابیت پور میرود و از نزدیک شاه پور که ازان دریا برآورده اند ازین نهرها بمزروعات محال بسیار نفع میرسد و ان دریا ازانجا روان شده از حدود پرگنه پتهان دکاتهوه و کلانور و بتاله و پرسرور دامن اباد و دیگر محال گذشته رونق افزای دار السلطنت لاهور میشود و پایان عمارت بادشاهی شاهگذر واقع است و ازانجا برامده بحدود دسنده هوان و فرید اباد و دیک راوی و میه گذشته متصل سرای سدهو بست کروهے ملتان بدریاے چناب و بهت که یکجا میرود داخل میگردد و چناب نام می یابد چاردین دریاے چناب درمیان راوی و این دریا دوابه چینا شهرت دارد چناب را در کتب هندی چندر بهاگا نویسند برامدن چندر بهاگا از ولایت چین نشان میدهند چون از حدود ولایت چنبه گذشته به کشتوار که زعفران انجا مشهور است میرسد دریاے بهاگا از جانب تبت امده ملحق میگردد و چندر بهاگا نام میگردد و ازانجا به روهتال و بهونال عبور کرده و از نزدیک کوه ترکتا تابع جمون که مکان منسوب به بهوانی مشهور است گذشته پایان اسارابان و اکهنور بصد اب و تاب از کوه بدر می آید درین مکان تماشاے عجایب و سیرگاه غرایب است و اب ان از کمال لطافت با بحیات همسری میجوید و ازین معنی است که آب چناب و آب حیات تجنیس خطی واقع شده بعد گذشتن ازان مکان هزده لخت شده میرود و تا رسیدن پایان قصبه بهلول پور بمسافت دوازده کروه بازیکجا می گردد و از دیهات پرگنه سیالکوت و پایان قصبه سودهره گذشته بوزیر اباد میرسد چوب سال این دیار که مشهور است سوداگران براه همین دریا از کوهستان چنبه وغیره بوزیر آباد می آرند و نفع یاب میشوند و کشتی ها ازان چوب مرتب کرده بطریق تجارت براه دریا بجانب بهکر تهته می برند و در مکان وزیر اباد شاهگذر واقعه است بعد ازان پایان این قصبه جاکوتا بوطیانه و بهوته مرل و هزاره میگذرد و قبر هیر و رانجها که بعشق مسماة هیر شهرت یافته و اهل پنجاب که محبت و اشفتگی این هر دو و نقشهای بدیعه و اشعار عجیبه

---

(۱) بسوهلی - بسولی +

لبسته سرود و نغمه دل فریب میکنند چهار کروهے ہزاره بر لب دریا واقع است بعد گذشتن ازانجا
نزدیک شهر چندنوت که شهر متقدمین است ازمیان دو کوچه میگذرد و تماشاے عجایب است
و درین شهر مزار شاه برهان که بولایت شهرت داشت و خلایق کثیر اعتقاد دارند واقع است
وازانجا جاری شده نزدیک قصبه جهنگ سیالان مسکن مسماة هیر که در عشق رانجها مشهور است
بدریاے بهت اتصال یافته پیشتر میرود و نخچین دریاے بهت مابین چناب واین دریاے
دوآبه چونتهه مشهور است و بهت از کوهستان تبت از حوضی برجوشد و در شهر کشمیر رسیده
ازمیان بازار و کوچه میگذرد و جابجا در شهر قنطره تعبیه یافته واکثر باغات دل کشا و عمارات فرح
افزا وسیرگاههاے دل پذیر واماکن بے نظیر بر ساحل ان واقع است وبعد برامدن از کشمیر در
حدود پکهلی دریاے کشن گنگ درین رود واصل می شود وازانجا پایان قصبه وانکلی دارالایالت
سرگروه گکهران میرسد وازانجا از مهرپور وغیره حدود گکهران گذشته پایان قصبه جهلم که درین
محل شاهگذر واقع است میگذرد و جهلم نام می یابد وازانجا از کرچهاک و ننده و شمس آباد و بهیره
وخوشاب و خوردخانه گذشته نزدیک قصبه جهنگ سیالان باب چناب می پیوندد و چناب نام می یابد
ششمین دریاے سند مابین بهت واین دریاے ولایت پونهار دوابه سند ساگر مشهور است
واین رود میان هندوستان وکابلستان وزابلستان حایل است سرچشمه ان ظاهر نیست
امابقول سیاحان از ولایت قلماق برجوشد وازحدود کاشغر و تبت و کافرستان و حدود
ولایت کشمیر و پکهلی و دنتور گذشته بادلکه یوسف زئی میرسد و پایان قلعه اتک بنارس دریاے
نیلاب باچندرود دیگر ازجانب کابل آمده اتصال می یابد ازبس که دران مکان عرض کم دارد
تنگ و تند بصلابت و مهابت میرود حتی که نظر نظارگیان بران قرار نمیتواند گرفت بصارت بینندگان
خیرگے میکند وازتموج وتلاطم ان زهره ماهیان اب می شود وازصدمات لرزه و قارش سینه
سنگ لخت لخت می گردد ودرین محل شاهگذر مقرر است بسبب تندروی اب کشتی از تیر تیزتر رفته
در طرفة العین بان ساحل میرسد وجانب مغرب بر لب دریا سنگ سیاهی است که جلالیه نام
دارد بعضی اوقات بان سنگ خونخوار کشتی متصادم شده شکست می یابد و کشتی نشینان غرقه
دریاے فنامی شوند ازینجهت دایماً کشتی هارا ازو خوف میباشد اگرچه برزبان عوام الناس است
که بالاے آن سنگ مزار بزرگوار است که جلالیه نام داشت اما وجه تسمیه انچنان استماع یافته که

که در زمان محمد اکبر بادشاه جلالیه نام افغان مفسدی وگردن تابی و رهزنی مشهور بود نوبتی حضرت بادشاه
بقصد سیر و شکار کابل ازین دریا عبور میفرمودند ناگهان کشتی جواهرخانه خاصه بسنگ مذکور تصادم
نموده بشکست بر زبان حضرت بادشاه گذشت که این سنگ هم جلالیه گردید ازانجا که سخن بادشاهان
بادشاه سخن است ازان زمان ان سنگ جلالیه نام یافت و مقارن ان عمارات سنگین راجه هود بیت
که در زمان سالف فرمان روای آن ولایت داشت و بر ساحل دریای جانب مشرق قلعه
اتک واقع است صادر و وارد راسوای درامد و برآمد قلعه راه دیگر نیست عمارات دلگشا
مشرف بدریا خصوص نشیمنهای حاکم نشین بر دیواری حصاران برلب دریا بغایت فرح
افزاست و این معموره معتدل الهوا در میان هندوستان و کابلستان برزخی است که این
روی طرز و اطوار و زبانی هندوستانی و ازروی مسکن افغانان و ائین و زبان افغانی است
القصه ان دریا ازان مکان برامده از کوهستان افغان ختک وغیره گذشته درحدود افغانان سنبل
به زمین مسطح میرسد و ازانجا حدود بلوچان و ملتان میگذرد و پنج دریای پنجاب که همه بفاصله درامده
از کوه شمالی برمی آید و ان طرف ملتان بتفاوت یک دیگر درحدود بلوچان باین دریا می پیوندد و بهرمهد
سند نام می یابد و بحر زخار میگردد و ازانجا پایان قلعه بهکهر دو لخت شده قلعه را درمیان میگیرد
و بدین سبب باستحکام و صعوبت مشهور است و ازانجا براه ولایت سیوستان بمحال تهتهه
می دراید سی گروهی بلده تهتهه که بندر لاهری مشهور است بدریا شور منتهی میگردد بالجمله صوبه لاهور
ولایتی است خوش آب و هوا و ملکی است درخوبیهای بی همتای تابستان بسیار گرم و
زمستان بهندوستان سرد خربوزه و تاک بسان ایران و توران و انبه مانند هندوستان و برنج
بهتر از بنگاله و نیشکر خوب تر از دکن باشد اکثر مدار باب یاری چاه است هنرپیشگان متقدمین چرخی
مرتب کرده اند که سیصد و شصت چوب خورد و کلان و زیاده از صد کوزه خورد بران بکار برده
و ان را بحکمت جرثقیل جفت گاو بگردش درآرد چندین صد من اب از یک گردش دران کوزه ها
از چاه برآید و بزراعات نفع بخشد و مدار زراعت خریف و ربیع و ارزانی غله بر بارش است و
در بعضی امکنه خصوص بر دریای بیاه و بهت ریگ شوی نمایند طلا برمی اید و در کوه شمالی در بعضی
جا کان نقره و مس و روئین و جسد برآید و برارندگان را نفع بخشد و محصول و بسرکار بادشاهی دهند
طول این صوبه از اب ستلج تا دریای سند صد و هشتاد کروه و عرض از بهیره تا چوکهندی هشتاد
و هفت کروه شرق رویه سهرند و غرب سو ملتان و شمال کشمیر و جنوب بیکانیر و پنج سرکار بهنبه

پنج دوابه مشتمل بر سیصد و شانزده محال و هشتاد و نه کرور و سی و سه لک و هفتاد هزار دام داخل این
صوبه است +

صوبهٔ دل پذیر کشمیر

دار الملک این ولایت سری نگر از دیر باز اباد و چهار فرسنگ آبادی داشت دریاے بهت نام
ولهچه از میان بگذرد وگوناگون صنعت گران و هنرمندان و هنرپیشگان و دانش وران هر کسب و
پیشه و فضلا و علما سکونت دارند اقسام پشمینه خاصه شال بس گزیده شود و در هفت کشور بطریق ارمغانی
رود و سقرلات از پشم سازند بس ملایم و خوشنما شود و درمه و پتو نیک بافند رسم بازار کمتر در بنگاه
خرید و فروخت را هنگامه گرم دارند عمارات خانها همه چوبین چهار اشیانه و افزون بسازند در اشیانه
پائین چاروا و برخے اسباب دویم اسایش جا سویم و چهارم برائے رخت خانه و از بسیاری
چوب و خس زمین کاخ سنگین و خشتی نسازند و دیوار بند رسم نیست همه خانه از چوب سازند و
بر فراز سقف لاله کارند و در ایام بهار شگفت نمایش جلوه دهد مار و کژدم و دیگر جان ازار در شهر
نباشند کیک و شپش و پشه و مگس فراوان نزدیک شهر کولابی است بس بزرگ چند فرسنگ در از
وان را دل گویند همه سال پر آب بالطافت و گوارائی و اب او بروزگاران گنده نشود و یکطرف
ان به پرگنه بهاگ پیوسته است اگرچه مردم بار گران بر پشت گرفته کریوه نوردی کنند اما
فراوان مدار بارکشی بر کشتی است درینصورت ملاح و درودگر را دکان گرم و فراوان. برهمن اباد
اگرچه آن ملک را زبانی خاص است لیکن دانش نامها بزبان سنسکرت و خط هند نویسند و بیشتر
بر برگ توز که درخت خاص دار الملک است بر نگارند و همگی کهن نامها بران نوشته و سیاهی
چنان سازند که بشست و شو نرود و اگرچه اهل هند همگی انولایت را پرستشگاه دانند و شگرف
داستانها برگذارند اما بعضی امکنه بزرگتر نوشته اند نزدیک سنده براری چشمه ایست شش ماه
خشک باشد و در روز معین کشاورزان بدان سرزمین به نیایش روند و گوسفند و برنج سپاس گذاری
بکار برند بقدرت الهی اب بر جوشد و مزروعات پنج موضع سیراب گردد چون بنیادلی گراید پائین
پیشین نیازمندی کنند اب کم شود و نزدیک ان اب چشمه ایست گوگرناگ نام آب آن بس سرد
و سبک و گوارا اگر گرسنه بنوشد سیر گردد و از سیری اشتها اورد در موضع تمین پوره دوازده هزار

بیگمزمین زعفران زار نظر فریب دشوار پسند ان است آخر ماه فروردی و همگی ار دی بهشت ایام کشت کار را
قلبه رانده زمین را نرم گردانند و بکلند قطعه قطعه زمین اماده کاشت سازند و پیاز هاے زعفران بخاک
ور نشانند بیک ماه سبز گردد و در آخر ماه الهی بکمال رسد از یک وجب زیاده نباشد تنه سفید فام باشد
چون برابر بیالد آغاز گل کند و یکی از پس دیگری تا هشت گل عشرت او در دو شش برگ سوسنی و بیشتر میان
ان شش سه تار زرد گون و سه لال فام و زعفران از سه پسین و چون گل آخر گردد سبزی بر تنه پدید آید و از
یکبار کاشت شش سال گل بر دهد در سال اول کم شود دویم دو سی براید سویم بکمال رسد تا شش
سال پیاز بچه ها کنند اگر هما نجا نگاه دارند پایه کمی پذیرد و لیکن برا ورده بدیگرے جا بکارند در موضع
زیبون چشمه و حوضی است آنرا معبد شمرند چنان پندارند که تخم زعفران ازان پدید آید و در آغاز کشت کار
بدان چشمه ساز نیایش نمایند و شیر گاو دران ریزند اگر ریخته باب فرو نشیند فال نیکو برگیرند و زعفران
خوب دلخواه شود و اگر بر روے اب ماند فال نکوهیده است در میان تبت کلان غاریست و درون
ان از یخ پیکریست امرنات نام بزرگ پرستشگاه انگارند چون ماه تخت الشعاع براید دران غار
حباب وارے از یخ پدیدار گردد و هر روز قدری افزاید تا پانزده روز بده گز الهی برسد چون ماه بکمی گراید
ان پیکر نیز بکاستن گیرد در انجام ماه اثری نماند و ان را پیکر مهادیو دانند و برامد کارها را دست مایه دانند و
شکرناگ چشمه ایست همه سال خشک باشد ماهی که تاریخ نهم ان روز جمعه افتد دران روز بر جوشد و از
صبح تا شام روان شود و فراوان مردم هجوم اورند پانهال[1] تبخانه ایست منسوب بدرگا هرکس که از حال خود
و دشمن اگهی طلبد برنج پخته در دو ظرف پر سازد یکی بنام خود و دیگرے بنام دشمن درون تبخانه نهد و در ان
را به بندد و روز دیگر نیایش کنان پژوهش حال نماید هر که بگل و زعفران امود بود کار او بشایستگی گراید
و انکه پر خس و خاشاک باشد حال او تباه گردد و شگفت انکه در خصومتی که شناسائی حق دشوار باشد هر دو
کس را دو مرغ و یا دو بز داده بدان معبد فرستند و هر دو جان ور را مسموم گردانند هر کدام دست بران مالد هر که
حق با او ست جانور زهر الود بزید و دیگرے بمیرد و دیوسر[2] حوضی است بیست گز در بیست گز اب از درون ان
بر جوشد هر کس از اما دی سال و نیک و بد حال خویش اگهی جوید دیگ سفالین پر از برنج کرده نام خود بکنار
ان نویسد و سر بسته دران چشمه اندازد و پس از چند گاه ان دیگ بخودی خود برروے آب آید
ان را بکشایند اگر برنج خوشبو و گرم براید ان سال شایسته و خجسته باشد و اگر گل ولای و خس و خاشاک انباشته
بود حال دگرگون شود و در کوتهار چشمه ایست یازده سال خشک باشد هرگاه مشتری باسد رسد روز
پنجشنبه بجوشد و در هفت روز خشک گردد و در پنجشنبه دیگر باز آماید تا یک سال چنین باشد در موضع سیلهانه

[1] نهال - باتهال . [2] سیلهانه - نهانه

درخت زاریست عقاب بران بر نشیند و پر کلکی ازانجا برگیرند و خورش بدان جانور مقرر دارند کاموچشمه
الیست نیله ناگ نام برگیرند حوض او چهل بیگهه اب بغایت صاف کبودی نماید وان را نیایش گاه
انگارند و در گرد او بسیاری رخست هستی باتش در و هند و شگفت انکه ازو فال برگیرند جوز را چهار بخش کرده
در و اندازند اگر طاق بر افراز ماند نیکو شمرند ورنه تباه انگارند در پیشین زمان کتابی ازان پدید آمد آن را
نیل متهه خوانند چگونگی کشمیر و خواص و معابد بتفصیل در و مندرجست چنین گویند که در زیر آب شهریست
اباد و عمارات عالیه دارد و در زمان فرمان روائی مدوشاه برهمنی در ان شد و بعد از دو سه روز بدر می آمد
و تحفه هائی می اورد و خبرها میداد و در دامن ان دو چشمه دو گز از یک دگر جدا و یکی فراوان سرد و دیگری
بس گرم ازرا پرستش گاه شمرند و استخوانی کلنج کالبد را در انجا خاکستر گردانند میان کوه کولابی است
بزرگ استخوان و خاکستر مردگان اندازند وان را وسیله تقرب الهی پندارند و اگر در و گوشت جانوران
افتد برف و باران سخت شد گردد و در موضع پاروا چشمه الیست که مبروصان روز یکشنبه سحرگاه
باب رود و تن شویند و تندرستی یابند نوسر نام معبدیست منسوب بمهادیو هرکه بزیارت گری رود
او انمالات پرستش گری بگوشش آید و کس نداند که ازکجاست نزدیک ان پیوست
بهبت خورد کولابی است بزرگ او را نام دوره لبست و هشت کروه دریاسی بهت در وریزد و
لختی ناپدید گردد و نزدیک کرگانو دره الیست سویم نام در انجا ده جریب زمینی است چون مشتری باسد
رسد تا یک ماه چنان گرم شود که درخت بسوزند دیگ پر کرده بزمین گذارند بز و پیوست ان قصبچه ایست
اباد کمراج ده او یک سو بکاشغر پیوندد و غرب رو یه بگلی است در گذرهای اب پوست درخت بر
بگسترند و بر اطراف ان سنگ نهند تا اب نبرد پس از دو سه روز بر داشته بافتاب گذارند چون خشک شود
بیفشانند طلا ریزه تا دو سه تولچگی بر اید دره دیگر بدو پیوسته گلگت ان نیز بکاشغر پیوندد و در انجا طلا کاک
شوی بدست آورند و در ره راه از ها سون دریای است از ولایت دلدو می آید پدمتی نام ازو طلا
برستانند و بر کناران سنگین معبدیست ان را ساردا گویند بدرگا منسوب است و بس بزرگ ماند
و در هر اشتمی شکل بجیه بجنبش در اید سرکار پکلی داخل انصوبه است سی پنجکره دراز و بست و پنجکره پهنا بسان توران برف
بارد و سرما بیشتر شود و ریزش ابر مانند هندوستان و از سه دریا فیض برگیرند کشن گنگ و بهت
و سنده و زبان این دیار نه بکشمیر ماند نه بهندوستان و نه بزابلستان نخود و جو بیشتر شود و زرد الو و شفتالو
و چهار مغز خودرو باشد و میوه گشتن رسم نیست جانور شکاری و اسپ و اشتر و گاو و گاومیش میانه بز و خرس

فراوان القصه کشمیر دل کشائی ملکی است اگر یک باغ همیشه بهار یا یک قلعه آسمانی پایه بر خوانند سزاست و اگر عشرت گاه سبکروحان و خلوت کده گوشه نشینان برگویند رواست ابهای خوشگوار و آبشارهای سامعه افروز و جلگهای روح افزا گلهای طراوت اما بهمه جا که شماره ان از تحریر افزون خاصه گل سرخ و بنفشه و نرگس خودرو صحرا صحرا و بهار و خزان بس شگرف و بغیر شاه الو و شاه توت فراوان میوه شود و خربوزه و سیب و شفتالو و زرد الو و تربوز بس نیک و انگور اگر چه بسیار است لیکن گزیده کم و بیشتر بر درخت توت باشد توت کم خورند و برگ او بکرم پیله بکار آید تخم او از گلگت و تبت خورد آورند باشبوهی شالی گزیده کم باشد گندم ریزه سیاه فام کم بود و مونگ کمتر خورند نخود و جو بس ناپدید زمین سیلابی وللمی است در تمام صوبه عمل غله بخشی سه توده ضبط زمین و دادوستد زر و سیم رسم نیست و جزوی از سایر جهات نقد جنس را بخروار پیمایند کدی اسا گوسفندی باشد از اهنڈ و گویند بس نازک و خوش مزه و گوارا ریزه اسپان زور آور کوه گذار بسیار فیل و شتر نباشد گاو سیاه تنگ بدشکل لیکن شیر و روغن شایسته دارد و بیشتر خورش برنج و ماهی و شراب گوناگون سبزی و ان را خشک کرده نگاه دارند برنج پخته را شب گذارند و روز دیگر بخورند و با وجود بسیاری مردم و کمی سرمایه زندگی دزدی و دریوزه گری کم و زبونی زیست سکنه آن مرز و بوم مشهور پوشش پوست یک جامه چند سال بکار برند دران ولایت بیست و شش راه از هندوستان رود لیکن راه بهنبر و پکلی گزیده اما نخستین نزدیکتر شعبه دارد بیشتر در آمد لشکر از راه بهیمبر پنجال اگر بران کهسار گاو یا اسپی بکشند در ساعت ابر و باد برجوشد و برف و باران ریزد و طول این ولایت از قنبر تا دریای کشن گنگ صد و بیست کروه عرض هشتاد کروه شرقی پرستان و دریای چناب شرقی و جنوبی پاتهال و کوه شرقی و شمالی تبت کلان غربی پکلی و دریای کشن گنگ غربی و جنوبی ولایت گکهران غربی و شمالی تبت خورد و هر چهار طرف اسامی کوه چهل و شش محال مشتمل بر دوازده کرور و شصت و دو لک و هشتاد و پنج هزار دام و دو هزار و چهار صد پکلی داخل این صوبه است ؛

صوبه دار الملک کابل

کابل از گزین مصرهای پاستانی است پشنگ بن لورین فریدون طرح انداخته و از آبادی آن بموجب تواریخ تا حال که این نسخه تحریر می آید دو هزار و یکصد سال و کسری منقضی میشود قلعه استوار دارد و ارک آن بر فراز کوهچه است و کوه بینی که آن را حصار عقابین نیز گویند مشرف آن واقع شده

برا آبی ؛

در دامنه ان النگ هاے دل فریب و چمن زار هاے دل اویز و باغهاے گل امیز است خاصه باغ
شهر ارا که بشاه لالان شهرت وارد و حضرت بابر بادشاه در سال نهصد و بست و پنج هجری طرح
انداخته و نزدیکی آن باغ جهان آرا که حضرت جهانگیر بادشاه در سال هزار و شانزدهم هجری احداث نمود
در گذرگاه برلب جو مقبره حضرت بابر بادشاه و هندال مرزا خلف آنحضرت و محمد حکیم مرزا خلف محمد همایون
بادشاه واقع است و در حوالی این مصر و دریاے عشرت افزا میندیکی از الندر می آید و از میان باغ
شهر آرا و جهان آرا و کوچهاے شهری گذرد و آن را جوے خطیبان خوانند و دیگرے از جانب غزنین
در دو گده آمده از تنگی ده یعقوب گذشته ان پیش دروازه لاهوری میرود و آن را جوے پل مستان گویند آبش
دارا و صافست بیماران را صحت بخشد تومان دامنه کوه که ان را پنجاب کابل گویند فراوان گل و میوه بهار
دل کشا و خزان بے همتا دارد خاصه لمغان و کاهدره فرزه و استرغج و استالف و غیر ذلک اماکن فرح افزا
و سیرگاه مقرری سلاطین است بجانب بلخ تومان غوربند واقع شده رنگ آمیزی ریاحین و دلاویزی
شقایق ان از گفتار بیرونست سی و سه گونه لاله بر دمیده و از قسمی بوے گل سرخ اید ان را لاله بویا نامند و
کان نقره و لاجورد نزدیک است و کوه ریگ زار یست ان را خواجه ریگ روان گویند. در تابستان
آواز نقاره و دهل ازین ریگ زار براید و این تومان بر روے لشکر توران و حدود بلخ سد مستحکم است
و تومان ضحاک و بامیان از آثار پیشینان است و دوازده هزار سمج دران حدود نشان میدهند که
در میان کوه چاهها کنده و منگج انداده اماکن ساخته اند در موسم زمستان مال و اثقال درون آن
نگاه داشته بامنیت بسر برند و در موضع سنگی تپه ئیست و در میان ان تابوتی و درون ان یکی از غنودگان
خواب واپسین گویند که در زمان چنگیز خان که زیاده از پانصد سال میگذرد این بزرگ درجه شهادت
یافته تا حال اعضایش در تابوت درست است و زیارت گاه مردم و این تومان و سنجر بر روے
بدخشان تهانه محکم است بجانب قندهار از تومان غزنین که ان را زابل گویند در زمان پاستان
تختگاه سلاطین خراسان بود خصوص پایه تخت سلطان ناصر الدین سبکتگین و سلطان محمود غزنوی
و سلطان شهاب الدین غوری و نیز خوابگاه حکیم سنائی و بسیاری اولیاست از کثرت برف و شدت
سرما ان را برابر تبریز و سمرقند نشان دهند دران حدود روئین فراوان پیدا شود و بهندوستان برند
و در نزدیکی ان چشمه ایست که اگر قاذورات دران افتد شورش ابر و برف پدیدار گردد و این تومان
بر روے حدود قندهار است و ان را دروازه ایران گویند تومان لوگر هم اکثر افغان نشین است و
نزدیک ان در موضع پاده خواب بجنه چشمه ایست که ان را گنگا گویند و در کتب هندو بهار گل نویسند و بیا

بزرگ دانند و در روز معین دران مکان خلایق هجوم کنند اب ان چشمه نیز بسان اب گنگا
اگر مدتی دراوند گذارند دگرگون و بدبو نشود و تومان مندراور و علی شنگ برروے کافرستان است
و بومیان ان را کافر گویند. درانجا مزار حضرت لام پدر حضرت نوح است و ان بزرگوار را لمک
هم نویسند چون مردم اندیار کاف را غین هم گویند ازینجهت ان نواحی را المغان خوانند تومان نجراو
پر از کافران است لیلوزه انجا مشهور دران حدود جانوریست ان را روبه پران گویند از مسکن
خود یکدو درعه پرواز کند و نیز موشی است که بوئے مشک از و اید تومان نیکبهار در زمانه سلف
جوے شاهی مشهور بود و دارو غه نشین ادینه پور در عهد حضرت محمد اکبر بادشاه برکنار دریاے
نیلاب شهر جلال اباد احداث نموده اگرچه میوه فراوان شود اما انار انجا مشهور است ذوکرمو
ان باغ صفا کر بچهار باغ شهرت دارد و باغ وفا از اثار حضرت محمد اکبر بادشاه است
انار بیدانه انجا مشهور درین حدود برف نبارد و سرما چندان نشود و کافر دره و کوه مسکن
کافران از انجا نزدیک است تومان بجور جانب کاشغر کل قلعه حاکم نشین از قدیم است
هواے ان گرم و سرد افزدان زهنگی ان نواحی در دشت و کوه مسکن افغانان در حواشی قلعه
بجور مواطن مغول است که خود را از قوم عرب قرار دهند گویند که سلطان سکندر رومی هنگام
عبور درین اولکه چندے از خویشان خود گذاشته بود تا حال اولاد انها سکونت دارند
و برا افغانان غالب اند این تومان بست و پنج کروه طول و ده کروه عرض دارد تومان
سواد نیز جانب کاشغر است فراوان دره دارد گرما و سرما بسیار نشود اما برف بارد لیکن
در دشت زیاده از دو سه روز نپاید و در کهسار همه سال نماند زمستان و بهار و بارش بسان
هندوستان شود گلهاے توران و هند در و بنفشه و نرگس خودرو صحرا صحرا
و اقسام میوه خودرسته شفتالو و ناشپاتی انجا مشهور و باز و جره و شاهین گزیده
بهم رسد و کان اهن نیز و قصبه منگلپور حاکم نشین و این تومان چهل کروه طول پانزده
کروه عرض دارد و هنگی بنگاه یوسف زئی است تومان بگرام ان مشهور به
پشاور جانب هندوستان است انگور و شفتالو و خربوزه بتوران ماند و گرمی
و سردی و بهار و خزان و بارشش بسان هندوستان و برنج سکهداس
بهتر از بنگاله شود و زراعات فراوان و غلات وافر پیدا می یابد تمام این
تومان بنگاه افغانان مهمند و غیر ذلک است طریق مال گذاری و رعیت گیری

دارند پشاور شهر قدیم است که در کتب متقدین پرشاور و فرشاور نیز نویسند
درنزدیکے این گورکہتری معبد جوگیان مشہور بود در عہد شاہجہان بادشاہ منہدم شده
امروز تیج تیرتہہ بس دل کشای است که جوگی دسنیاسے و بیراگی و دیگر
درویشان در حواشی تالاب که چشمه سار است عمارات دل فریب و اماکن
دل آویز احداث نموده اقامت دارند تومان نیکشاب بجانب ملتان واقع
است ساکن بسیاری از قوم افغانان وسعت بسیار دارد مزروعات فراوان
خاصه شالی انقدر پیدائے یابد که بولایت دیگر ہم میرود و کان این و نمک
دران حدود القصه درین صوبه زمستان سخت شود اما گزند نمیرساند و در تابستان
بدون پوشش نتوان غنود بدستور توران برف بسیار بارد و در دشت
چهار ماه و برکوهها دایما باشد ستایش آب و ہوائے و ایام بہار بتحریر راست
نیاید گوناگون میوه نشاط افزاید اگرچه انگور اقسام است اما صاحبی
وحسینی و قندهاری و کرنکالی لطافت دیگر دارد از جمله زردالو ہا میر محمودی و تیپی
و میرزای و از خربوزه ہا کوک نبات و ماهتابی و کلہ کرکی و باباشیخی و ناشپاتی
وعبری و دود چراغ گزیده تر است و از گوناگون زراعت گندم و جو زیاده
است از زرع جو بیاری سویم حصه دارد و از نبات ولمی دہم حصه میدہند و از
انگور و نور تحفه نقد دینه واصل کنند و حاصل سر درختی معاف است و باین
قدیم از گل معصفر چیزے نمیدہند و دانه معصفر را سویم حصه ادا سازند
و بسان سمرقند و بخارا پرگنه مشتمل بر تپجات و قریات را تومان نامند و ساکنان
این صوبه یازده زبان دارند ہندی و فارسی مغولی ترکی افغانی پشائے پراچی
گبری برکی لمتانی عربی در نواحی کابل مغول سکونت دارند رعیت گیری
و مال گذاری کنند عورات این قوم بر مردان غالب ہستند در زمان عقد
بستن کابین نوشتن امر محال که شایان عصمتیان نباشد و پرده نشینان را
بستر و نزلیانده میسگیرند و بطور خود بسیر باغات و غسل حمام میروند و از
شوہران چندان خوف ندارند و بعضی زنان را دیدم که یکے را گذاشته شوہر
دیگر کرده و در عمر خویش تا پانزده و بست را بشوہری گرفته باشند و درین

صوبه قوم بزرگ و جماعه کثیر هزاره و افغان است هزاره خود را مغول از نژاد چغتای خان بن چنگیز خان شمارد و هند از غزنین تا قندهار و از تومان میدان تا حدود بلخ در محال مشکله و جبال مز لفه سکونت دارند اکثر اماکن و مساکن انجماعه غیر عملی است و افغانان خویشتن را اولاد بنی اسرائیل برادران مهتر یوسف علیه السلام میشمارند افغان نام بزرگ ایشان بود او سه پسر داشت یکے سربن دویم غرغشت سویم بتن و ازین هرسه شاخها پدید آمد و هر قبیله بنام یکے از نیاگان روشناس گردید الوس ترین و بریچ و میانه و خرشبین و شیرانی داور و مروکاسی و جمند و خویشگی و کتانی و خلیل و مهمند و صلسے و محمدزئی و یوسف زئی و داؤدزئی و کلیانی و ترکلانی به سربن پیوندد و الوس سورانی و جیلم داورکزی و آفریدی و جکانی و ختکی و عبدالرحمانی و کررانی و کاکر و عربانی مسوانی و پنی و تارن بغرغشت گراید و الوس شیرزاد و خضرخیلے و لنری و لودی و نیازی و لوحانی و سوری و سروانی و کهکهوری به بتن نسبت و هند و اقوام دیگر از اولاد انهاست که بقلم در اند و اینهمه اقوام از دریاے سندھ تا کابل صد کروه و از حدود قندهار و ملتان تا سواد که بجدو دکافرستان و کاشغر پیوندد و زیاده از سیصد کروه مساکن دارند به تقویت کهسار دشوار گذار با مراے بادشاہے نیایش نکنند چون شاهراه باختیار انهاست مبلغے بطریق انعام از صوبه دار و کوشی بطریق راهداری از مسافران برراس اسپ و شتر و گاو میگیرند و بعضی اوقات دست تطاول بمال و اثقال کاروانیان و دیگر ره نوردان درازی کنند و مسافران را بزبردستی و دزدی بدست آورده غلام میسازند و میفروشند ادم دزد در ممالک دیگر کم خواهد بود و افغانان تمامی ادم دزد هستند و جمیع ممالک کابل باین قوم تعلق دارد و از بلده پشاور سه راه بکابل میرود یکے راه نیکشاب است شعاب صعاب بسیار و مسافت بعید دارد و لشکرها به صعوبت میگذرد و دویم راه کهر په که در جلال آباد بشاهراه می پیوندد و این راه هم از تنگی درها و صعوبت کریوه ها و کمی آب و دست بردے افغانان باعث ازار و اضرار مسافران است

سویم راه علی مسجد است و خیبر از چشمه جمشید که بجمرود مشهور است تا دهکه کنار نیلاب بمسافت هژده کروه راه واقع است و کریوه خیبر تا دو کروه بدشواری گذشته می شود اما این راه نسبت بمسالک دیگر سهولیت دارد و آمد و شد عساکر و کاروانان بهمین راه است از دهکه تا منله سی کروه و کریوه اصلا نیست و از منله تا کابل چهل کروه هرچند کتل دارد اما چندان دشوار نیست و کابل هر چهار طرف کریوه بلند دارد یکبارگی در آمد غنیم دشوار اگرچه این صوبه چندان حاصل ندارد اما خردوران آن را دروازه هندقرار داده اند ازینجهت والی هندوستان مبلغ معتد به بخرج سپاه انجا میفرستند و سرحد ولایت توران و ایران در امان میدارد و در زمان سابق که کابل از والئ هند بیرون بود تورانیان بر اطراف هندوستان ترک تازی می نمودند درین صورت ولایت پنجاب ویران و خراب می بود انان زمانیکه هند و کابل در تصرف یک فرمان روا در آمده باعث آبادی پنجاب و امنیت تمام هند شده طول این صوبه از اٹک بنارس تا هندوکوه صد و پنجاه کروه و عرض از قراباغ قندهار تا چغتان سراهد کروه شرق رویه دریای سنده و غرب رویه غور شمالی اندراب و بدخشان و هندوکوه جنوبی فرمل و نقر و کردیگر و هر چهار طرف همه کوهستانست زمین مسطح و همهوار کم اما مزروعات بهمه جاست هشت سرکار مشتمل بر سی و شش تومان و دوازده کرور و شصت و پنج لک و بست هزار دام داخل این صوبه است بالجمله چون اندکی از کیفیت هندوستان و صوبجات بتحریر در آمد اکنون شمه از احوال فرمان روایان این فیا از ابتدای پاندوان بقلم سوانح نگار در آوردن و بانبار خوانان ارمغانی گذاشتن ضرور است +



بیدخوانی هندوی مشک فام قلم بلاغت شیم در معبد گذارش شمه از احوال

فرمان روایان هندوستان از ابتدای راجه جدهشتر پاندوان

از کتب تواریخ هندیه خصوص از مهابهارت که تاریخی است بزرگ تمره از جمیع صحف معتبر ترچنان بظهور پیوسته که سلطنت هندوستان از آغاز آفرینش جهان در خاندان والاشان پاندوان و کوروان بود و بسلسله اسلاف ایشان علی الاتصال فرمان روایے و جهان کشای نموده اند چون نوبت سلطنت براجه پچتر برج که جد پاندوان بود رسیده بدستور نیاگان خویش بعدالت گستری و رعیت پروری جهانبانی نموده جهان گذران را پدرود نمود واحدے از اولادش نماند که مهام جهانداری بنظام آورد و اعیان دولت باهم مشورت نموده بجناب سرآمد عارفان خداشناس سوامی بیاس التجا آورده بذریعه آن کشاف رموز معانی از عورات راجه سه پسر بهم رسانیدند گویند که چون زن اولین راجه تاب دیدن پیکر مهیب آن خدا آگاه نیاورد چشم خود پوشیده بود ازینجهت ازو پسری نابینا بوجود آمد نام او دهرتراشت نهادند و زن دویمی را از مشاهده طلعت تابان آن عارف معارف یزدان رنگ زرد گردیده بود ازو پسری که بدنش تمام زرد بود بعالم شهود شتافت نامش پاند گذاشتند یعنی زرد رنگ و پسر سیوم بدر نامی از پرستاری ولادت یافت چون دهرتراشت پسر کلان نابینا بود و بدر کنیزک زاده بود ازینجهت امر سلطنت به پسر میانگی که پاند بوده باشد قرار گرفته چراغ مرده این خاندان باز روشن گردیده و گلشن پژمرده سلطنت بتازگی طراوت یافت و راجه پاند بقوت سرپنجه شجاعت و زور شمشیر همت بر مخالفان غالب آمده و اطراف ممالک به تسخیر در آورده نام نامی اسلاف واسم گرامی خویش روشن گردانید چون شکار دوست و عشرت طلب بود اکثر اوقات در صحرا رفته بشکار اشتغال داشتی روزی بعادت معهود بقصد صید افگنی بیابان نورد بود ناگهان دو آهو نر و ماده باهم صحبت داشتند راجه نوعی تیر جگردوز زد که آهو از ماده جدا شده بر زمین افتاد و آن آهو نبود عابدی بود مرتاض بان پیکر در آمده با زن خویش مباشرت داشت و در حالت نزع بر زبان آورد که ایزد تعالی میخواهم که چنانچه ما را در زمان وصال جانان بیجان کرده تو هم در وقت صحبت همخوابه خویش بمرگ شوی راجه از وقوع این حادثه غمناک گردیده و دو تجبر بدماغ او پیچید اما چه کند که تیر از شست جسته

وکار از دست رفته بود از دعای بدان عابد مرون خود صحبت زن بتقین وانسته ترک جهانبانی نموده در صحرا رفته بعبادت و ریاضت اشتغال ورزید اما از بی اولادی خویش دلش ملالت اندود می بود چون هر دو زوجه او در صحرا رفیق طاعت بودند روزی بزوجه کلان که کنتی نام داشت گفت که هر کس که بی اولاد بمیرد دوزخ می رود در دین ما درست و جایز است که اگر شخصی اولاد نداشته باشد یا قادر بر پیدا کردن اولاد نشود از برهمن فرزند حاصل نماید چنانچه پدر من بی اولاد رحلت نمود بصلاح بزرگان تولد من و برادران من از بیاس دیو گردید آن عورت پاسخ داد که اگر بر سر من تیغ آبدار ببارد ممکن نیست که با مرد بیگانه صحبت دارم اما چون افسونی از عابد مرتاض آموخته ام که از عالم ملکوت هر کس را میخواهسته باشم طلبداشته فرزند حاصل نمایم راجه از این سخن خوش وقت شد و درین باب اجازت داده آن عورت را در خلوت فرستاده خود بدروازه به پاسداری قیام داشت و آنچنان احتیاط بکار برد که مظنه رسیدن آدم در انجا نباشد بقدرت قادر مطلق آن زن از درون خانه آبستن شده بیرون آمده راجه را مژده داد و بعد نه ماه پسر والاگهر زائیده نام فرخنده فرجام او را جدهشتر نهادند نوبت دوئیمین بهمین آئین آبستن شده پسری بغایت زبردست قوی هیکل زائید نام او بهیم سین گذاشتند در روز ولادت او واقعه غریب وقوع یافت که ناگهان در آن صحرا شیری مهیب آمد مردم از خوف خورده فریاد برداشتند کنتی ترسناک شده بی اختیار برخاست و بهیم سین از بغل او جدا شده بر سنگ کلان افتاد از ضرب آن طفل سنگ لخت لخت گردید این معنی باعث تعجب گشت راجه باند دانست که این طفل بغایت زورمند خواهد شد نوبت سوئیمین بهمین نمط ارجن ولادت یافت دران وقت آواز از آسمان برآمد که چنانچه در عالم علوی اندر فرمان رواست در جهان سفلی این پسر حکم ران خواهد گردید و در محاربات هیچکس حریف او نخواهد شد و از زوجه دوئیم راجه بهمین عنوان نکل و سهدیو بطریق توامان بوجود آمدند و این هر پنج برادر در حسن خوبی و قوت و دلاوری نظیر نداشتند و راجه با این پسران در صحرا می بود و امور سلطنت را دهرتراشت برادر کلان که نابینا بود در هستناپور سرانجام میداد چون زوجه دهرتراشت آبستن شد بعد از دو سال مضغه گوشت از شکم او بدر آمد که از آهن هم سخت بود زن دهرتراشت حیران شده میخواست که آن مضغه را برانداز و دران حال بیاس حاضر شده فرمود که ازان پسران نامدار خواهد برآمد زنهار آن گوشت را ضایع نسازند بعد ازان بموجب امر بیاس آب سرد بر آن پاشیدند از و صد لخت شد هر لخت را در کوزه روغن جدا جدا انداخته با احتیاط نگاه داشتند و بعد دو سال آن کوزه ها را وا کردند از هر یک کوزه پسری برآمد و از همه کلان تر دُرجودهن (۱) بود گویند وقتی که درجودهن از کوزه روغن نطلی

(۱) جُرجودهن

که اندماج یافته بود بیرون آمد زمین را کافته بسان خر بانگ برداشت ازان او از خران و شغالان و کرگسان و زاغان بزمین و در هوا فریاد برآوردند و در هوا غبار پیدا شد ظهور این حالت موجب حیرت نظارگیان گشت سوای صد پسر مذکور جچهه(۱) نامی از زوجه دیگر ولادت یافت که همگی یک صد و یک پسر بوده باشد خلف بزرگ او جرجودهن رعین تن بود که تیر و سنان و شمشیر بر و کارگر نمی شد و در شجاعت و قوت دعوی انفراد داشت چون راجه پاندوران صحرا رخت هستی بموجب دعای عابد بسبب صحبت زن که خود را از شهوت نتوانست ضبط کرد بربست زنان خورد وش بهمراهی آن بسوخت عابدان و زاهدان که در بیابان همسایگی بودند هر پنج پسر و زن کلان راجه را در هستناپور رسانیدند اکثر مردم پسران را قبول نکردند و بعضی قبول میکردند خصوص درجودهن پسر کلان دهر تراشت میگفت که چون راجه پاند بسبب نفرین عابد ترک صحبت زنان کرده بود ایشان را چگونه فرزندان راجه تصور توان کرد دران وقت سروش از غیب آواز داد که این پاندوان هستند یعنی پسران راجه پاند که بنمط بدیع بذرایع ملایکه بعالم وجود آمده اند بعد چنین آواز گل از هوا بر سر ایشان بارید و صدای نقاره و بوق و غوغای عظیم از جانب آسمان برخاست تمامی مردمان هستناپور از استماع این آواز حیران شده پاندوان را قبول کردند و بهیکم پیتامه که عم پدر ایشان بود سایه مرحمت و پرورش بر سر آنها انداخته معلمان دانشور و استادان فرخنده سر برای تربیت و آموزگاری مقرر نمود پاندوان بمقتضای دانش خداداد و خردمندی مادرزاد در اندک فرصتی اکثر صحایف بید و دانشنامها برخواندند و تمامی علوم تیراندازی و کمانداری و رسوم نیزه بازی و تیغ گذاری آموخته بحد کمال رسانیدند چنانچه جدهشتر که از همه کلان بود در صفات خجسته و اوصاف مستحسنه و راستی و نکوی و خردمندی و خوشخوی مشهور گردید بیت

نکوروی و نیک اختر و نیک خوی ... بدل راست بازو بلب راستگوی
نه رایش به تدبیر محتاج غیر ... نه امضای رایش بجز محض خیر
بگیتی ندیده کسی سخ ازو ... دل راستان راستی سخ ازو
باین دانش و رای و تمکین و فر ... گمانم نه آید که باشد بشر

و بهیم سین از جدهشتر خورد بسیار پر قوت و زورمند بود که درختان قوی را از جا برمیکند و فیلان کوه پیکر را برداشته بر زمین می افگند و در علم گرز بازی و هنگامه رزم سازی و جنگ مشتی و هنر کشتی نظیر خود نداشت نظم

---

(۱) جلبهن چجہس پچہس

جران زور هرگز نه باشد هزبر | دو پایش بخاک اندرون سر بابر
چو او خشم گیرد بروز نبرد | به پیشش چه پیل و چه شیر و چه مرد
چو آوردی آهنگ بر کارزار | نکردی برو تیغ فولاد کار
نبود آدمی بود شیر عرین | که بادا بر آن شیر مرد آفرین

و ارجن از بهیم سین خورد بود در قوانین کمانداری و آیین تیر اندازی از استادان روزگار و تیر اندازان کامل عیار درگذشت و علم این علم در عرصه ربع مسکون برافراخت و کوس ناموری این هنر در هفت اقلیم نواخت و این علم را بچندین عنوان بکمال رسانید یعنی یک تیر انداختی هزاران تیر از و استخراج نموده جان گزای اعدا نمودی و نیز اگر خواستی تیرهای مستخرج در هوا متفق بسته سد راه باد و باران بشدی و هزار تیر آن قدر آتش برافروختی که هر نیک و بد را سوختی و همچنین از تیر طوفان باد و خاک و آب هویدا ساختی و از تاثیرات آن معاندان را بر خاک هلاک انداختی و از جانب عدوان اگر هزاران تیر برو آمدے آن را از تیرهاۓ خویش در هوا برانداے و در رزمگاه افسون پردازی و سحرسازی نموده گاهی بلند و گاهی پست و گاهی فربه و گاهی لاغر بنظر دشمنان در آمدے و زمانی بصورت مهیب نمودار شدی و ساعتی از نظر غایب گشتی و این علم خاصه اهل ملکوتست که تیرهاۓ انداخته بقوت افسون چنین کارهاۓ نادره بروی کار می آورند و الا حوصله بشری و مدرکه انسانی کجا طاقت ارتکاب و ادراک امثال این امور عجیبه تواند داشت چون ارجن ملک نژاد و قدسی نهاد بود وقوع این قسم نادره کاریها از و بدیع نتوان شمرد نظم

همان ارجن پهلوان شیر دل | که از تیر او گشت گردون خجل
خدنگش دل دشمنان بشکند | اگر کوه باشد ز بن برکند
خداوند او را چه سان آفرید | برو آفرین کو چنان آفرید
جهان آفرین تا جهان آفرید | چو ارجن بگیتی نیامد پدید

و همچنین نکل و سهدیو برادران غیر مادری ایشان در سواری اسپ و فیل و عرابه و در قواعد نیزه بازی و تیغ اندازی و سایر لوازم سپه سالاری بی همتا بودند بیت

به نیروی مردی و فرهنگ خویش | بگردون برافراخت اورنگ خویش

و اینها هر پنج برادر بهمدیگر نوعی اخلاص و یگانگی داشتند که گویا آفریننده بدایع موجودات یک روح را بجز به ساخته در پنج قالب انداخته و جدهشتر برادر کلان را هر چهار برادر خورد

صاحب و مخدوم و ولی نعمت و خدای مجازی تصور نموده سر مو از تقدیم امرش عدول نکردندی و سر ناخن خلاف مرضی او بعمل نیاوردندی و داد عیش و عشرت دادندی نظم

چو نیک اختر کسی کز بخت فیروز | شود پیش بزرگان خدمت اندوز
کسی کس بخت و دولت پای گیرد | بچشم بختیاران جای گیرد

درجودهن پسر کلان دهرتراشت از دید و شنید اوصاف حمیده پاندوان حسد برد خصوص از زور و قوت بهیم سین آتش عناد در کانون سینه اش مشتعل گردید از انجا که دشمن گدازی آئین و دین سلطنت است او باندفاع پاندوان و انقطاع رشته زندگی آنها ساعی بوده بارها بقصد هلاک بهیم سین که آنرا از همه زبردست و زورآور میدانست در سیر و شکار که باتفاق یکدیگر در صحرا میرفتند زهر داد چند مرتبه او را در خواب یافته دست و پا محکم بسته در دریای گنگ انداخت اما چون حفظ و حراست الهی شامل حال او بوده اراده دشمن پیش نرفت و در هر مرتبه سلامت ماند چون دهرتراشت جدهشتر را بهمه وادی قابل دانسته ولیعهد نموده مدار کار جهانبانی در قبضه اقتدار او گذاشته بود درجودهن زیاده حسد برده به پدر پیغام کرد که ما را از سلطنت محروم کرده اند من تاب اطاعت جدهشتر ندارم بهمین زمان خود را میکشم دهرتراشت خاطرداشت پسر منظور داشته مقرر کرد که نصف ولایت بعهده درجودهن باشد و جدهشتر معه برادران خویش در برناوه رفته بر نصف ولایت حکومت کند بنابرین مشورت جدهشتر را رخصت شهر برناوه داد پیش از ان که جدهشتر دران شهر برسد درجودهن کسان خود را فرستاده تلقین کرده بود که عمارات از صمغ و قیر و ریسمان وغیره ذالک تعمیر کنند و بعد از انکه پاندوان در انجا رسیده طرح اقامت اندازند قابو یافته آتش در دهند تا آنها سوخته خاکستر شوند فرمان بران بموجب فرمان بعمل آورده عمارات صمغ و قیر بطریق مستتر یعنی ستر و مخفی تعمیر نموده پاندوان بعد رسیدن در آن مکان از دغل و حیل معاندان واقف گردیده نقبی در آن خانه زده راهی درست کرده شبی بدست خود آن عمارت را آتش داده از راه نقب بدر رفتند و بهیل زنی با پنج پسر خود که در انجا آمده بود سوخته خاکستر گردید کسان درجودهن سوختن بهیل زن و پسرانش را خاکستر گردیدن پاندوان با والده خویش تصور نموده مژده هلاک آنها به درجودهن رسانیده موجب مسرت او شدند و پاندوان بعد برآمدن از ان مهلکه در صحرا رسیده بلباس زاهدان در معابد و اماکن متبرکه میرسیدند و بسیر ممالک ره سپر می شدند و دیو و عفریت را می کشتند و شیر و کرگدن را شکار می کردند تا آنکه در شهر کنپله رسیدند راجه دروپد مرزبان آنجا دختر صاحب جمال در حسن و خوبی بی مثال داشت و دران ایام دختر بحد بلوغ رسیده بود و راجه دروپد

بائیں نیاگان خویش فرمانروایان روی زمین را طلبداشته جشن عالی ترتیب داده بود تا هر کس ماکه
آن دختر پسند کند در عقد زوجیت او در آید و آن را در زبان هندی سوینبر گویند و راجه مسطور چوبی کلان
بسان قبق در میان ایستاده کرده ماهی طلا بر آن بسته و دیگ کلان از روغن پر کرده زیر چوب بر
دیگدان گذاشته و کمانی در غایت بزرگی و سختی نهاده و شرط نموده بود که هر کس این کمان را زه
کرده ماهی از بالای چوب به تیر زده در ان دیگ روغن انداز د آن دختر در منا کحت او در آید روز
دیگر تمام راجهای و ر آن عرصه در آمده تبقدیم شرط تقید ورزیدند احدی از عهده این شرط نتوانست بر آمد
پاندوان بصورت گدایان در گوشه تماشائی بودند دران وقت ارجن بر آمده کمان را که در غایت سختی بود زه
کرده آنچنان تیر زد که ماهی طلا از بالای قبق جدا شده در دیگ روغن افتاد آنگاه دخت راجه درو پدرا که
دروپدی نام داشت از میان چندین راجه های والا شکوه بزور بازوی قوت گرفت نظارگیان
وقوع این قوت و جسارت آن گدا وش حیران ماندند و احدی را یارای آن نشد که مقاومت
با و توان کرد تقدیر ازلی بر آن رفته بود که آن دختر را پنج شوهر شوند لهذا پاندوان هر پنج برادر بموجب
امر مادر خویش آن را در زوجیت خود ها در آوردند هر یک هفتاد روز نوبت مقرر کرد چون در هستناپور
خبر رسید که پاندوان حیات هستند و دخت راجه درو پد را بزور گرفته اند دهرتراشت حسب الصلاح ارکان
و اعیان کسان خود فرستاده ایشان را طلبیده شفقت پدرانه بجا آورد و باز ولایت را منقسم نموده نصف
بر درجودهن پسر خود بحال داشت و نصف به پاندوان مرحمت کرده با یک دیگر ایشان عهود مواثیق و
روابط اخلاص در میان آورده پاندوان را رخصت داد که در شهر اندرپت بر ساحل دریای جمن که تا نی الحال
آن شهر بدهلی مشهور گردید رفته اقامت ورزند راجه جدهشتر در آن شهر رسیده باجرای احکام
حکومت متقید شد و بزور شمشیر و قوت مردانگی اکثر ممالک مسخر در آورده فرمانروایان اکناف گیتی را فرمان پذیر
گردانید چون دولت و مکنت بسیار بهم رسید جگ راجسو بوجه احسن که اجداد او را میسر نشده بود باتمام رسانید
جگ راجسو باصطلاح هند عبارت از عبادت عظمی است که انواع اطعمه بچندین هزار برهمن میدهند
و ظروف طلا و نقره بآنجماعة خیرات می کنند و افسونها خوانده اقسام اغذیه و عطریه و اجناس نفیسه
در دهان عم العناصر انداخته خاکستر می سازند و عمده ترین از شرایط این جگ آنست
که راجهای روی زمین جمع آمده تمامی امور خدمات حتی که آب کشی و طعام پزی و اوند شوی و دیگر جزویات
بذات خود بجامی آرند این عبادت آن را میسر شود که حکمش بر هفت کشور جاری باشد چون راجه
جدهشتر را فرمانروای گیتی مطیع و منقاد بود این جگ حسب المدعا بانجام رسید درجودهن نیز

درین جنگ آمده شریک کارشده بود و از دیدن شوکت و دولت راجه جدهشتر عداوت کهن و حسد فزمن بتازگی دل او را خراشید چون رخصت شده در هستناپور رسید این درد دل را با رفیقان خویش درمیان آورده در برانداختن بنیاد دولت راجه جدهشتر مشورت کرده صلاح همگنان بران افتاد که انجمن قمار بازی آراسته و مقامر دغل پیراسته ملک و مال از و باید گرفت بنا برین صلاح راجه جدهشتر را از اندرپت طلبداشته بعد درازی سخن مجلس قمار ترتیب داده کعبتین تذویر درمیان آوردند چون تقدیر قادر مطلق بران رفته بود که راجه جدهشتر با برادران سرگشته بادیه ادبار و آبله پای بیابان افتقار گردد با وجود آن قدر عقل و دانش مغلوب فریب آن دغا بازان گردیده شروع بقمار کرده خزینه و دفینه و نقود و اجناس و جواهر زواهر از اندازه بیقیاس و سایر اسباب سلطنت و شهریاری و تجملات ریاست و نامداری و ملک و مال و اسپان و افیال درباخت و از جمع اموال و خزاین دست خالی ساخت ابیات

طبعی بقمار یافت مایل — افتاد بورطهاے هایل
وانگه زپی قمار بازی — گسترده بساط فتنه سازی
بنشست در خزینه بکشود — راهی بقمار خانه پیمود
شد گرم مقامر فسون ساز — زو نقش دغل حریف کجباز
هردم بفریب جادوانه — می باخت قمار[1] را بهانه
او ساده دل و حریف پرکار — او خفته دماغ فتنه بیدار
آشفته خرد شد و نظر باخت — تا مال و منال خویش درباخت
چون کرد نمال و گنج دربار — بر ملک فتاد نوبت کار
شد هر دو ز دست فتنه پامال — نی ملک باو بماند و نی مال
برباخت باو سپهر ناساز — کج باخت باو حریف کجباز
بنشست بلا بخانه روبی — برخاست عدو بپای کوبی

چون از ملک و مال چیزے نماند آنچنان مسلوب العقل گردید که هر چهار برادر و بعد ازان خود را پس ازان دروپدی را که زوجه هر پنج برادر بود نوبت بنوبت درباخت وقوع این امر موجب حیرانی نظارگیان و باعث بدنامی او گردید و دوشاسین[2] برادر درجودهن سنگدلی و بی آزرمی نموده دروپدی

---

(۱) خزانه را خزانه (۲) دوساسن

راموکشان و ہرزہ گویان دران انجمن آوردہ حسب الامر درجودھن خواست کہ برہنہ کند دران وقت
آن عفیفہ حایض بود بجناب ایزد تعالی کہ ستار العیوب ست مناجات کردہ اشد غایے حفظ ستر خویش
نمود و تضرع و زاری او بدرگاہ مجیب الدعوات مستجاب گشت چون دوشاسین بے ازرم پارچہ از
بدن او برگرفت بقدرت الہی پارچہ دیگر بر و ظاہر شد بہمین آئین دوشاسین لباس آن عفیفہ بر می
آورد و از غیب کسوت دیگر برو مرحمت میشد چندانکہ دوشاسین از بر آوردن پارچہ ہا ماندہ شدہ آن قدر
پارچہ از بدن آن عفت سرشت برآمد کہ از حد حصر افزون بود بالضرور[1] دوشاسین دست از و باز کشید
دران حال بر حاضران انجمن عجب حالتی گذشت ہمہ کس از دیدن آن بی ازرمی چشم بر بستند و بر
درجودھن و دوشاسین و رفیقان آنہا زبان لعنت بر کشادند درجودھن ازین سخنان ہیچ بخاطر نیاوردہ
باوجود گرفتن ملک و مال بران قرار داد کہ یک بازی دیگر باید باخت اگر جدہشتر برد ہر چہ از ملک
و مال باختہ است باز ازان او باشد و اگر درین مرتبہ ہم بازد لو دوازدہ سال معہ برادران در صحرا
بگذراند و سال سیزدہم در معمورہ بطریق اختفا بسر برد اگر دران سال ظاہر شود باز دوازدہ سال در
بیابان بودہ باشد راجہ جدہشتر کہ عقل او از دست رفتہ بود و بخت خفتہ بدین شرط باز بازی
کرد اتفاقاً درین مرتبہ نیز این بازی را در باخت و بایفای وعدہ رخصت شدہ معہ برادران ہو
در عیدی راہ صحرا پیش گرفت دران حال کرن کہ عمدہ بدخواہان پاندوان بود از روی ظرافت گفت
کہ ای در وپدی ہمراہ پاندوان چرا میروی بملازمت راجہ درجودھن باش او در زوجیت مرزی
منظور خواہد کرد کہ آن مردم ترا بقمار نباز د و نیز دوشاسین تمسخر بر زبان آورد کہ پاندوان حکم خوجہ سرایان دارند
ہمراہ آنہا چہ خواہی کرد یکی از ما بشوہریت خود قبول کن تا باسودگی بگذرانی ہمچنان بدگویان بدخو سخنان
باستہزا و طنز می گفتند و خندہ می کردند پاندوان شرمندہ و سر افگندہ می بودند بہیم سین میخواست
کہ بزور بازوی خود انتقام ازان ہرزہ گویان بگیرد اما راجہ جدہشتر دران باب اجازت نداد و بموجب
شرط از ہستناپور برآمدہ معہ برادران رو بصحرا نہاد گویند کہ چون پاندوان ازان شہر برآمدند ناگہان
زمین بلرزہ در آمد و برق و صاعقہ بدون ابر ظاہر شد لغزید و با آنکہ روز گرفتن آفتاب نبود تمام منکسف
گشت و در روز ستارہ از آسمان بکمال مہابت افتاد و ہر کنار ہستناپور بگردید و جانوران
صحرای بجانب آبادی آمدند و شغالان در روز ببازار شہر رسیدہ فریاد کردند کرگسان بالاے دروازہ
نشستہ آواز نمودند و گل نیلوفر بر درختان بیابان بشگفت و آب دریا بالا رو بہ رفت و درختان میوہ

(۱) بالاخر

بی موسم زادند و ماده گاو خر کره و دیگر حیوانات بچه غیر جنس زائیدند و دیگر شگونها که باعث مهابت بوده باشد نمودار
گردید دانایان شگون و واقفان اسرار ظهور و بطون گفتند که از وقوع این علامات در اندک زمانی به پسران
دهر تراشت آفات و بلیات پدید خواهد آمد بلکه به نتیجه بدکاریها نیست و نابود خواهند شد بالجمله پاندوان در
صحرا رفته یکایک در این طرح اقامت انداختند پس از چند سال ارجن بقوت ریاضت خویش در ماندلوک
که عبارت از مکان فرمانروای عالم ملکوت باشد رفت و راجه جدهشتر با برادران دیگر قدم تردد در راه گذاشته
تمامی امکنه شریفه و بقاع متبرکه که عبارت از تیرتهها باشد طواف کرده سیر عالم نمود و ارجن پنجسال در اندرلوک
بوده اقسام فنون تیراندازی از ملائک اموخته با اسباب و تجملات بسیار آمده با برادران ملحق گردید پاندوان
دوازده سال در بیابان محن و شاق بی پایان گذرانیدند وقائع غریب و سوانح عجیب بانها عاید گشت و سال سیزدهم
در شهر بیراته رسیده نام خودها تبدیل نموده نوکر راجه بیراته شدند کسان درجودهن هر چند جست وجو نمودند
ایشان را هرگز نیافتند چون سیزده سال بانقضا رسیده خودها را ظاهر نموده پیغام بدرجودهن فرستادند.
که حصه ولایت ما را مرحمت سازد او از روی رعونت قبول نکرد باز پیغام نمودند که اگر زیاده نه باشد برای
تمشیت امور معیشت و تحصیل قوت هر پنج برادر را پنج موضع که کتهل و کرنال و اندری و برناوه و اندرپت
بوده باشد عنایت نمائید تا بران قانع باشیم و کار بجنگ و پرخاش نکشد درجودهن از روی جهالتی
که داشت بنا بر اجلی که او را نزدیک رسیده بود با آنکه پاندوان این قدر لجاجت کشیدند و به پنج موضع قناعت
کردند صلح قبول نکرد و قرار بر جنگ داده از اطراف عالم راجهای و رایان والاشان که با و محبت و اتحاد
یا اطاعت و انقیاد داشتند باعانت و امداد طلب داشت راجه جدهشتر نیز خویشان و منتسبان و اخلاص مندان
خود را که فرمانروای ممالک بودند باستمداد و استعانت طلبید در اندک فرصتی فرمانروایان والاقدر و رایان
عالی مقدار و بهادران صف شکن و دلاوران شمشیرزن و تهمتان شیرافگن و تیغ زنان فیل تن و پهلوانان سخت
کوش و جوانان هنر برخروش و دلیلان فیل پیکر و پردلان شه جگر و مبارزان رزم اندیش و شجاعان شجاعت
کیش و همگنان شیران بیشه بسالت و نهنگان دریای جلادت و مردان میدان وغا و گردان عرصه هیجا بودند
چون کواکب آسمان و ریگ بیابان و قطرات باران و برگ درختان بیرون از حد حصر و شمار با تجملات حرب
و پیکار و اسباب جنگ و کارزار و فیلان نامدار و اسپان باد رفتار از اطراف ممالک و اکناف مملکت
از هر دو طرف آمده کارطلب شدند حتی که اجتماع این قدر عساکر در هیچ معرکه نشان نمیدهند نظم

فراوان سپه جمع شد پیش ازین　　ندیده کسی لشکری بیش ازین
نمودار شد لشکر نیک بخت　　چو ریگ بیابان و برگ درخت

سپاهی بکثرت فزون از شمار | سپاهی ز مور و ملخ بی شمار
همه تیغ داسان و خنجر گذار | ظفر پیشگان و تسلط شعار
سپاهی ز ریگ بیابان فزون | وز اندیشه هر محاسب برون
سپاهی چو آشفته پیلان مست | همه نیزه و گرز و خنجر بدست
نه بد بر زمین پشه را جایگاه | نه اندر هوا باد را ماند راه
ز بس جوش لشکر بپی راه ور؟ | بسیط زمین تنگ شد بر سپاه

چون ساعت گورکهیت که اکنون به تهانیسر شهرت وارد و شریف ترین اماکن و بزرگ ترین معابد واقع شده و بقول دانشمندان هند برهما که ذریعه آفرینش جهانیان اوست به بدایع قدرت صانع بی آلت دران امکنه شریفه از گل نیلوفر بعالم وجود آمده بالقای ربانی همان جا عالمیان را بعرصه شهود آورده انتظام آرای عالم تکوین و ایجاد و نظام پیرای سلسله کون و فساد گردید و باعتقاد آن جماعت آنکه هر کس از اهل تفرس دران محل قالب عنصری تهی کند از آمدن دوباره در دنیا که عبارت از تناسخ بوده باشد نجات یابد و در عقبی بهشت برین نصیب او شود لهذا آن مکان فیض نشان را برای کارزار مقرر کرد عرصه پیکار چهل و هشت کروه مقرر گردید و از طرفین افواج چون دریاے مواج از پی هم می رسید و بسان عساکر نیرون از حد قیاس نمودار می گردید از کثرت گرد و غبار چهره زمین و آسمان ناپیدا و از بسیاری جوش و خروش آثار شور محشر هویدا بود و صداے نقاره رعد آواز و خروش بوق زلزله انداز و غلغلهای زهره گداز و آواز دهل قیامت ساز لرزه در زمین و زمان انداخت و هوی های لشکر و شور و غوغای لشکریان گوش فلک کر ساخت نظم

به آمد ز هر دو سپه بوق و کوس | زمین آهنین شد فلک آبنوس
برلرزید کوه و بجنبید دشت | غریو از نهم آسمان درگذشت
درای جگرتاب و فریاد زنگ | ز سر مغز می برد و از روی رنگ
ز فریاد خرمهره گاودم | هزبران بصحرا رہے کرد گم
ز غریدن کوس خارا شگاف | برافگند سیمرغ در کوه قاف
بتبیره بغرید چون تند شیر | درآمد برقص اژدهاے دلیر
ز غریدن کوس خالی دماغ | زمین لرزه افتاد در کوه و راغ
خروشیدن کوس روئین کاس | نیوشنده را داد در جان هراس

ز شوریدن ناله کرنا ے ... ورافتاد تپ لرزه در دست و پای
تو گوئی که باد قیامت وزید ... زمین پاره شد آسمان بر درید

با نروان لشکر خود را هفت بخش کرده افواج هراول و چنداول و جرنغار و برنغار و قول و طرح و نفرپامینی که باید ترتیب داده رو به پیکلا آورد نخستین بهیم سین در میدان آمده آنچنان نعره مهیب برزد که زلزله در زمین و غلغله در زمان افتاد و از ان آواز هولناک فیلان و اسپان خون ریختند و اکثر مخالفان ترسان و لرزان گریختند و گرز گران بدست گرفته و بر سر گردانیده بیک ضرب چندین هزار عرابه را با سواران برهم ساخت و فیل و اسپ را برداشته بر زمین انداخت و آدمی را بر آدمی زده بکشت و بسیاری ها را از مشت استخوانها بر شکست نظم

همان بهیم دیو افگن و پیل تن ... که از گرز که را بکندی ز بن
یکی نعره زد در میان گروه ... تو گفتی بلرزید دریا و کوه
بکوبید گوپال گرز گران ... چو پولاد را سنگ آهنگران
کسی را که دیدی فگندی چو مور ... بکندی سر ش را بیکدست زور
بیک زخم کان بهیم آهسته کرد ... صد افگند و صد کشت و صد خسته کرد
هزار و صد و شصت مرد جسیم ... بیک ضرب شد خسته از دست بهیم

وارجن نیز مثلی که شیر ژیان بگله گوسپندان در آید در افواج اعدا در آمده سلک جمعیت مخالف درهم گسیخت و تیر خارا شگاف خون هراسان هزار کس بر زمین ریخت گروه گروه مخالف بر خاک هلاک انداخت و از آواز بوق آثار صور قیامت نمودار ساخت نظم

چو رعد خروشان در آمد بجوش ... ز ایوان کیوان گذشته خروش
خروشی بر آمد که کیوان شنید ... تو گوی که صور قیامت دمید
نه استاد کس پیش ارجن بجنگ ... بجستند با او کسی نام و ننگ
گریزان شدندان دلیران همه ... چو از شیر غریده آهو رمه

همچنین در جودهن افواج خود را ترتیب و تسویه نموده حلقهاے فیلان با کجم و برگستوان اراسته عقب هر فیل پنجاه سوار و پس هر سوار هفت پیاده برگماشت تا هرگاه فیلان را بر معاندان بگذراند سواران و پیاده پا از دنبال روان[1] شده کار پرداری نمایند و عساکر خود را بیاسداری بهیکهم پتامه و درونا چارج

(۱) برامده

وکرن دو دو شاهین و شگن پنج بخش گردانید این بهادران میدان وغا و مبارزان عرصه هیجا در رزمگاه آمده بمثلی که شیر آهو رمه را یا باز صف کلنگ را پریشان سازد صفوف پاندوان را متفرق گردانیدند و اکثری را به تیر خارا گذار و شمشیر آبدار بر خاک انداخته جوهای خون روان ساختند نظم

چون شیران جنگی در آویختند | زتن جوی خونها همی ریختند
یکی جنگ کردند بر سان شیر | نشد هیچکس هرگز از جنگ سیر

علی الخصوص بهیکم پتامه کارپردازیها نموده نوعی جنگ کرد که اعدی را تاب مقاومت با و نماند گویند که هر روز ده هزار کس را بقوت سرپنجه شهامت و زور بازوی شجاعت بر خاک هلاک می انداخت و ده روز علی التواتر جنگ مردانه نمود آنچنان نبرد مردانه نمود که زیاده از یک لکه عرابه سوار و فیل سوار و اسپ سوار از دست او کشته شدند نظم

درافگند خود را دران کارزار | چو شیری که گور افگند در شکار
بهر گام سی گام جستی زجا | بهر زخم فیلی فگندی زپای
بهر ضرب چندی فگندی نگون | بهر زخم جوی براندی زخون
بکشت از دلیران یکصد هزار | همه رزم سازان همه نامدار

بهمین آئین بهادران رزم ساز و دلاوران تیغ باز که تشنه آب زلال جانستانی و طالب مطالب[1] جانفشانی بودند از هر دو طرف رو بعرصه پیکار آورده هر یک مبارز خود طلب کرده پسر با پدر و مرید با مرشد و شاگرد با استاد و برادر با برادر و دوست با دوست و دشمن با دشمن درآویخته بسان دیوانگان و مستان از هوش رفته جنگ می کردند و بهدیگر زخمها زده از دست یکدیگر کشته می شدند و آنچنان کارنامه بظهور آوردند که ملایک از عالم ملکوت بتماشای آن در رسیدند کواکب بر افلاک بهزاران چشم نظارگی بودند و زبان بتحسین و آفرین بر بهادران جانفشان میکشودند و مدح و ثنای دلاوران جانستان می نمودند نظم

چو صف های گردان بیاراستند | یلان هم نبردان خود خواستند
دهاده برآمد دران رزمگاه | تو گفتی برآمیخت خورشید و ماه
چکاچاک برخاست از هر دو سوی | زخون شد همه رزمگه جوی جوی
پدر را نه بد بر پسر جای مهر | همه منتظر تا چه آید سپهر

از کثرت خونریزی جوهای خون روان گشت و از بسیاری خون باری گرد و غبار عرصه پیکار فرو نشست

(۱) طلب.

ودوهرگوشه عرصه نبرد انگیزی علقه وطرق و دیگر نبودند بین چندین از کشتگان جدا شده افتاد که تمام رزمگاه
بسان عروسان پر زیور گشت و هر طرف آن قدر شمشیر و نیزه و کمان و سنان از دست مردگان بر زمین آمد که
تمام عرصه نور خانه گردید و از وفور نقشهای مختلفه و نیز طعمه‌های متضاده تمام آن زمین نگارخانه چین می‌نمود هر جا
فیل و اسپ و پیاده بسان مهرهای شطرنج بیجان افتاده هر سر و دست و پا و دیگر اعضای مردگان آنقدر
جدا جدا بودند که جای پا نهادن نماند و زاغ و زغن و کرگس و عقاب به بوی گوشت از راه دور آمده چنگل ارزو
و منقار تمنا بر آمودند و شغال و کفتار و دیگر جانوران گوشت‌خوار روزی فراخ و طعمه ابد یافته مسرور شدند بقول
فضلای هند جایی که جنگ عظیم می‌شود و ده هزار کس کشته می‌گردند یک قالب بیجان برقص می‌درآید یک تن بی سر
تردد می‌نماید این جنگ نوعی گردید که اکثر قالب بیجان بسان مستان برقص درآمد و درین جا بیشتری تن بیجان
و بی سر مانند مبارزان در تردد و جولان بودند و هر طرف فریاد بزن بزن و بکش بکش برمی‌آمد و ازین آواز
هولناک جان از تن شنوندگان بدر می‌رفت نظم

بر آراست رزمی که خورشید و ماه / ندیدست هرگز چنین رزمگاه
ببارید چندان نم خون ز تیغ / که باران ببارد بسالی ز میغ
همه ریگ شد زیر نعل اندرون / چو کرپاس آهار داده بخون
بیابان بکردار جیحون بخون / یکی بی سر و دیگری سرنگون
بیابان سراسر همه کشته بود / همه دشت از کشتگان پشته بود
بیابان چو دریای خون شد درست / تو گوئی ز روی زمین لاله رست
ز بس کشتگان شد چنان روی دشت / که پوینده را راه دشوار گشت
ز بس کشته افتاده در کوه و دشت / فلک گفت بس بس که از حد گذشت

تا هژده روز علی الاتصال محاربه و مجادله سخت و مقابله و مقاتله صعب از هر دو طرف روی داد که شرح مبارزت
هر یک از مبارزان جانفشان در دفتر گنجایش ندارد و از آنجا که در دیوان کده ازل منشیان قضا منشور فرمانروائی
به طغرای غرای فتح و نصرت بنام نامی راجه جدهشتر درست کرده بودند بزور بازوی اقبال و قوت سرپنجه طالع لایزال
بر درجودهن و دیگر مخالفان غالب آمد و روز هژدهم درجودهن از ضرب گرز کوه شکن بهیم سین با قبیح ترین حال
قالب تهی کرده و مکافات اعمال شنیعه خود که نسبت بحال پاندوان بنی عم نموده بود بسزا رسید و نیز برادران
و خویشان و منتسبان او که با او در ناهنجاریها رفیق بودند بجزای افعال رسیده رخت هستی بربستند و درین
جنگ هفت کهیونی از جانب پاندوان و یازده کهیونی از طرف کوروان که همگی هژده کهیونی بوده باشد و

کهونی باصطلاح اہل ہند عبارت است از بست ویک ہزار و سه صد و ہفتاد فیل سوار و بقدر ہمین عرابه سوار ویک لک و نود و شش ہزار و سه صد و سی اسپ و سه لک و ہشت ہزار و پنجاه پیاده که تعداد یک کهوہن پنج لک و چہل و ہفت ہزار و یک صد و بست نفر باشد و باین حساب ہمگی و تمامی لشکر طرفین نود و ہشت لک و چہل و ہشت ہزار و یک صد و شصت نفر آدم سوای فیل و اسپ و شتر و غیره ذلک در عرصه پیکار آمده بودند از ان جمله ہمگی یازده کس که ہر پنج برادر پاندوان شش کس دیگر باشند زنده ماندند دیگر ہمه در عرض ہژده روز بعرصه تلف در آمده راه پیمای مرحله مرگ شدند و از بس که عالم عالم ذی حیات و جہان جہان اہل نفوس بر خاک ہلاک افتادند فرشتگان از قبض ارواح و منکر نکیر از پرسش سوال و جواب عاجز و مانده شدند و آن قدر شجاعت مندان رزم ساز درجه شہادت یافتند که در بہشت برین جای برایشان تنگ شد بی شایبه تکلف کارزاری بروی کار آمد که تا در کارخانه تکوین صنف انسان صورت ایجاد پذیرفته بدینگونه پیکار نشان نمید ہند و در صحف تواریخ اسلاف امثال این محاربات بدایع از فرمان روایان پیشین بقلم نیاورده اند از غایت تبیین این نسخه چہار ہزار و ہشت صد و سی و پنج سال منقضی می شود تا حال این محاربه ضرب المثل محاربات عظمه سلاطین والا اقتدار است بل آثار استخوان و امثال آن دران مرز معاینه می گردد

نظم

به پیوست جنگی کز انسان نشان ۔۔۔ نداوند گردان و گردن کشان

نه زان گونه پیکار آمد پدید ۔۔۔ کہ شرح گردد به گفت و شنید

از وقوع شدن این نوع جنگ عظیم و کشته شدن خلایق بیشمار که از ہر دیار بامداد و اعانت طرفین آمده بودند در امصار و بلاد و قصبات و قریات اطراف گیتی نوعی ماتم روی داد که بتحریر و تقریر راست نمی آید ہر طرف مادران از درد پسران و زنان از حادثه شوہران و خواہران از قضیه برادران و دیگر عورات از غم خویشاوندان خروش دل خراش و ناله جان تراش بر آوردند و نام ہر یک از کشتگان بر آورده شیون و فغان نمودند از غایت قہر بر جستند و از طپانچه رخہا بر خستند و از درد درونی موہا بر کندند و آہنگ ناله باوج فلک رسانیدند و نفیر جان گداز بلند ساختند و خون جگر از چشمہا ریختند چو دریا دریا اشک خونین بارید ند و شعله شعله آه آتشین بلند کردند و حالتی بنیاد نہادند که فلک از دیدن آن تحیر و تاسف خورد و کواکب بہزاران چشم بر حالت ایشان گریستی بسیار عورات ماتم زده[1] تاب افراط غم نیاورده قالب تہی نمودند و بیشتر زندگانی و بال دانسته خود ہا و آتش انداخته خاکستر کردند و فریقی ازین مصیبت تنگ

---

(۱) ن - یان مرده

اکل و شرب نموده تارک زندگانی گشتند و گروهی بنابر فرط الم از بام بلند افتاده جان نثار شدند نظم

از شدت غم جهان بجوشید	صد فتنه زمان زمان بجوشید
غم سوخت درون یگان یگان را	ماتم کده شد جهان جهان را
آشوب قیامت از جهان خاست	شیون ز زمین و آسمان خاست
بگرفت فلک ستاره باری	بنشست ملک بسوگواری

بالجمله اگرچه راجه جدهشتر اساس زندگانی مخالفان از پا انداخته فتح و نصرت یافت اما از فرو شدن عالم عالم ذی حیات خصوص از کشته گردیدن برادران و خویشان و دوستان و منتسبان بالتخصیص بزرگان و مریدان و مرشدان و استادان بسیار افسوس کرده نظر بر بی بقای دنیا و بی وفائی ما فیها انداخته دل از تعلقات برگرفت بلک از زندگانی سیر گردید خواست که ترک علایق نموده تلافی و تدارک این عصیان بعبادات شاق و ریاضات مالا یطاق پردازد لیکن بهیکهم پتامه در رزمگاه افتاده رمقی از حیات داشت بنصایح دل پذیر و وعظ بی نظیر او را از ان وادی باز داشته بتقدیم احکام سلطنت و جهانداری بعدالت گستری و رعیت پروری و شرح انواع تصدقات و خیرات که تفصیل آن در کتابها نگنجد رهنمون گردید راجه جدهشتر بموجب امر ان مظهر فضایل و کمالات و هادی وادی جلایل ملکات دل نهاد عامر سلطنت شده در هستناپور که دار السلطنت بود بلازمت دهرتراشت عم بزرگوار خود رسیده از کشته شدن درجودهن و دیگر پسرانش عذر ها خواسته بعد گرفتن اجازت از زینت افزای اورنگ فرمانروائی و زیب پیرای سریر جهان کشای گردیده باتفاق هر چهار برادر خورد که کارنامه مردانگی هر یک مشهور است اکناف گیتی را در حوزه تصرف در آورده فرمان روایان روی زمین را فرمان پذیر خویش گردانید نظم

شیران جهان شکار کرده	در مورچگان کنار کرده
بخشش باید و یار همدم	عهدش مطرب و طفل توام

چون بیاس دیو براجه جدهشتر فرموده بود که اگر جگ اسومید بتقدیم رساند رافع غدوک خاطر که از کشته شدن برادران و خویشان حادث شده کفارت جرایم متحققه و موهومه میتواند شد باصطلاح هند این جگ عبارت است از عبارات مخصوص آن کین نمط است که بقصد تسخیر ربع مسکون اسپی که بچندین اوصاف موصوف باشد بدون بند و ریسمان مطلق عنان می سازند و فوجی از بهادران صف شکن و دلاوران تیغ زن دنبال آن تعین میکنند و آن اسپ بارادهٔ خویش در اکناف عالم سیر می کند و حکام

هر دیار که از آمدنش خبر یافته باستقبال شتافته اقبال اطاعت و ایصال پیشکش میکنند و در صورتی
که احدی از حکام اطراف از اقبال اطاعت انحراف ورزد و آن اسپ را بر بندد عساکر متعینه دنباله
اسپ باستیصال و گوشمال آن بی اعتدال می پردازد و بهمین آئین فرمانروایان اکناف عالم را مطیع نموده
بمکان خود می رسد و این جگ آنرا میسر شود که حکم او بر تمام عالم جاری باشد چون راجه جدهشتر بر تمامی راجهای
هفت اقلیم غالب آمده بود حسب الامر بیاس دیو بتقدیم جگ اسومید مقید شده مصالح مطلوبه
فراهم آورده و اسپ موصوف بصفاتی که در کتب نوشته اند یعنی نقره خنگ باشد و هر دو گوش آن
سیاه باشد بهم رسانیده بقاعده معین سر داد و ارجن برادر خورد با افواج قاهره دنبال تعیین کرد
اسپ در هر ولایت که میرسید حاکم آنجا باستقبال آمده قبول اطاعت می نمود و احدی را یارای آن نبود
که سر از انقیاد برتافته تخلف و انحراف تواند ورزید نظم

هر جا که جنیبتش رسیده — اقبال برهنه پا دویده
حکمش چو بفرق بر نهد پیک — در جامه راجها فتد کیک
عزمش بظفر هزبر زنجیر — دولت بقیاس شیر و زنجیر
هر قلعه که او به تیغ بگشاد — از موم نهاد قفل فولاد

تا آنکه ارجن دنبال اسپ سیر اکناف عالم نمود و فرمانروایان هفت کشور را مطیع و منقاد کرده نقود
اجناس بیرون از حد و قیاس از هر دیار برسم پیشکش بدست آورده بعد از یکسال بملازمت راجه
جدهشتر رسیده مورد تحسین و آفرین گردید و راجه این جگ را بآئین معین بتقدیم رسانیده آن
قدر خیرات داد که برهمنان اطراف ممالک و فقرای و مساکین از آز دنیا بی نیاز شدند و از حضیض افلاس
و تنگدستی برآمده باوج توانگری و تمول رسیدند نظم

شربت جودش مزاج تنگدستی را دوا — خسته افلاس را فیض عطایش غمگسار
بی تکلف بی تصنع از حضیض آید باوج — هر که بود از بینوای در مقام افتقار

بعد انفراغ ازین جگ عظیم بامور جهانبانی پرداخته عرصه عالم را چون آفتاب عالمتاب در پرتو
حمایت و رعایت گرفته از شعشعه انوار عدالت و نصفت منور گردانید کافه رعایا و عامه برایا در مهد
امن و امان در آمد و ولایت رونقی تازه یافته آباد گردید و در عهد او باران بوقت و بر وفق خواهش
عالمیان می بارید آفت و قحط و وبا نمیبود و زمین کشت پذیر و خرابه تمام و کمال مزروع می شد
زراعات دانه بالیده پذیرفته ربع بیشتری می داد و شجرات سرسبز و شاداب بوده گل بار و میوه لذت

امامی برادر دو وحوش وطیور در کمال فربهی وخوش دلی سیر وطیر میکردند اهل حرفه وصنایع از مکاسب خودها
بہرہ مندی بودند و بعبادات وطاعات اکتساب محاسن صفات اشتغال می داشتند رسم دزدی و رهزنی وکینه
وفساد وفتنه رخت هستی بر می بست امنیت وجمعیت واختلاط ومحبت طرح اقامت می انداخت جهانیان
در بحر و بر و باغ و راغ داد عیش وعشرت می دادند وغم واندوه وبخل وامساک از دلها بر می انداختند **نظم**

زراهی نه در چشم عشرت غبار | زباغی نه در پائے امید خار
بمیدان دولت فلک اندرخش | زمین کامیاب و زمان کام بخش

عدالت نوعی رواج یافت که شیر وگوسفند از یک منهل آب می خوردند و باز و دراج در یک مقام آرام
میگرفتند **رباعی**

زعدل او شده باز سفید جفت کلنگ | زامن او شده شیر سیه رفیق شغال
نه این دراز کند در زمین درو پنجه | نه آن فراز کند در هوا بدو چنگال

سخاوتش بحدی بود که هر روز هشتاد هزار برهمن از مایده افضال او معده خواهش ممتلی می ساختند و
محتاجان روزگار در عرصه آرزو سمند مرادمی تاختند **بیت**

بهرکس که روی عطایش رسید | دگر نسل او تنگدستی ندید

راستی و راستگوی آنچنان داشت که در تمام عمر زبان را بلوث دروغ نیالوده وغیر از راستی حرفی بر زبان
نیاورده چنانچه درین وادی روایت چند مشهور است **بیت**

راستی را پیشه خود کن مدام | تا شوی در هر دو عالم نیک نام

حق اندیشی وخداشناسی او بنهجی بود که تا این زمان فرقه هنود بر دین وآئین او عمل می کنند و تذکار خوارق
واوصاف بزرگی او از عبادات می شمرند **بیت**

کامل همه راز نقص بیرون آرد | یک شمع هزار شمع روشن سازد

نیک نامی وفرخنده فرجامی او بنهجی که تا حال چهار هزار و هشت صد و سی و شش سال می گذرد و تاریخ
جلوس او برادر رنگ جهانبانی درجراید روزگار رقم است و بهم اهل هند مرقوم گردد الحاصل اوصاف حمیده و
صفات پسندیده واخلاق حسنه وآیات مستحسنه وجلایل شمایل وجزایل خصایل آن سرآمد پیشگان
روزگار از حد تحریر افزونست **رباعی**

زیرا که بود خامه زبان کوتاه | فغان که قصه بلند است و زردمان کوتاه
ز کنگره شرف پیش طاق ادانش | کمند دانش ما راست ریسمان کوتاه

وآن راجه فلک درجه تقدیم خدمت دهرتراشت عم بزرگوار خود سعادت دانسته وحصول رضامندی او را بجمیع امور مقدم داشته تمامی مهمات جهانبانی بموجب امرش سرانجام میداد و خزاین و کارخانجات در حکم او مقرر کرده آنچنان خدمت میکرد که دهرتراشت در زمان سلطنت پسران خود این نوع حکومت و فراغت نکرده بود چون شانزده سال بدینمنوال گذشت روزی بهیم سین که دهرتراشت را هلاکی خواست بزور تمام آنچنان بر بازوی خود دست زد که آواز آن دور رفت و بزبان آورد که این بازوی من همانست که یک صد پسر دهرتراشت را یالشکر آنها بکشت دهرتراشت از استماع این سخن غمناک گشت و زیاده از ان تاب بودن در انجا نیاورد بیت

برنده تر است گاه بیداد   شمشیر زبان ز تیغ فولاد

ازینجهت ترک تعلقات نموده معه زوجه خود و کنتی مادر پاندوان و پدر و برادر خویش در صحرا رفته بعبادت و ریاضت اشتغال ورزید بعد سه سال بر کنار تالاب تهانیسر و بقولی در هردوار گنگ جهان گذران را پدرود نمود چنانچه بیاس دیو این همه حقیقت را و احوال پاندوان و کوروان و نیاگان ایشان و دیگر حکایات بدایع به تفصیل تحریر در آورده کتاب مهابهارت متضمن برده باب مشعر بر یک لک اشلوک در صفت کرده ازانجمله هشتاد و شش هزار اشلوک در شرح حقیقت و طریقت و آئین خداجوئی و خداطلبی و قوانین ایزد پرستی و یزدان شناسی و بیان نصایح عدالت و سخاوت و روایات دین مذهب و آیات و حکایات نادر و عجایب و کیفیت کهنگی عالم و موجودات عالمیان و بست و چهار هزار اشلوک مشتمل بر محاربات دلاوران جانفشان و مجادلات بهادران جانستان است و وجه تسمیه این کتاب آنست معنی مها بزرگ و معنی بهارت جنگ است چون مذکورات جنگ عظیم در مطاوی و مخاذی آن اندراج یافته ازین جهت باسم مهابهارت موسوم گردیده و دیگر آنکه چون پاندوان و کوروان از اولاد راجه بهرت هستند که سلسله اجداد ایشان به پانزده واسطه براجه مذکور میرسد و او راجه عظیم الشان جهانیان هفت کشور بوده ازین سبب این کتاب را مهابهارت نام نهادند و بیاس دیو درین کتاب ولادت والده خویش و زادن خود بطرز غریب بقلم آورده تفصیل این بطریق اجمال آنکه راجه عظیم الشان در چندیری اقامت داشت روزی در صحرا بعشرت شکار می پرداخت دران حال او را از یاد و خیال زوجه خویش که با و اخلاص بسیار داشت شهوت غالب آمد آب منی ازو جدا شد و راجه ان آب منی را در برگ درختی انداخته حواله شاهین که بان شکار میبرد نموده فرمود که در حرم سرا رفته بزوجه او برساند شاهین که بقدرت الهی شعور

آدمیان داشت حسب الامر راجه آن برگ را بمنقار گرفته به پرواز درآمد در اثنای راه شاهین دیگر او را دیده دانست که طعمه در منقار اوست از نجهت رسیده با او درآویخت اتفاقاً آویزه آن هر دو شاهین بالائے دریائے جمنا بوده در آویزش آن جانوران آب منی ازان برگ ریخته در دهان ماهی افتاد و بارادت الہی ماهی حامله گشت بعد از ده ماه ماهی بدام صیاد آمد چون صیاد شکم ماهی بشگافت پسری و دختری بطریق توامان بدر آمدند ماهی گیر حیران شده آن پسر و دختر را بملازمت راجه برده حقیقت بعرض رسانید راجه پسر را بفرزندی خود گرفته مین که در سنسکرت ماهی را گویند نام نهاد چون کلان شد ولایت کنار دریائے ستلج بجاگیرش مرحمت ساخت و آن ولایت بنام او ماچهی واره شهرت پذیرفته و راجه دختر را قبول نکرد ماهی گیر آن را بفرزندی خود پرورش نمود چون بوی ماهی از بدنش می آمد ازین جهت او را مچهودری گفتندی و کشتی خوردی گرفته صادر و وارد را از دریائے گذرانیدی و از هیچکس چیزے نگرفتی چون مدتے بگذشت و آن دختر بحد بلوغ رسید روزے پاراسر بن سکنت بن بشسٹ بن برهما که از باریافتگان درگاه ایزدی بود بر دریا عبور کرده حسن و جمال بیمثال دختر ماه تمثال دیده مبتلا گشت و در آن تکلیف صحبت نمود دختر از صلابت و مهابت عابد ترسیده التماس نموده که مارا تقدیم امر شریف مجال انحراف نیست اما از مردمانی که ایستاده اند شرم دارم پاراسر بقوت ریاضت خویش افسونی بکار برده ابر سیاه پیدا کرده عالم آنچنان تاریک گشت که هیچکس را پشت دست بنظر نمی آمد در آن حال با آن ماه تمثال صحبت داشت چون فارغ شد همان زمان[1] دختر حامله شده همان لحظه پسری سعادت ولادت یافت و همان وقت آن پسر والاگهر بسان جوانان چهارده ساله گردیده پدر و مادر را تعظیم کرده رخصت حاصل نموده در جنگل رفت و بعبادت معبود حقیقی مشغول گشت نام سعادت فرجام آن را بیاس دیو نهاده و از مشگرفی تصرفات پاراسر هیچکس از صحبت با آن دختر و ولادت پسر آگهی نیافت و غنچه بکارت او همچنان ناشگفته ماند و بوے ماهی از بدنش ببوے خوش مبدل شد این همه مقدمات که بتحریر درآمد زیاده از یکپاس نکشید و ثانی الحال آن دختر در عقد زوجیت راجه سنتن درآمد و راجه پچهتر برج جد بزرگوار کوروان و پاندوان از و حاصل شد القصه بیاس دیو بعد ولادت در صحرا رفته بعبادت شاق و ریاضت مالایطاق اشتغال ورزید و از واصلان درگاه حق و باریافتگان جناب حی مطلق گشت و از موهبت الہی و کثرت طاعات باطن حقایق مواطن نوعی انجلا پذیرفت که علم لدنی حاصل کرده و بر علم الہی و طبعی و ریاضی و منطق و مناظره و سایر علوم

---

(۱) لحظه

متعارفه وغیر متعارفه اطلاع کمال یافته چهره ارای اسرار آسمانی وصورت نمائی سرایر معانی گردید اگرچه در بدایت ظهور عالمیان بید بموجب آواز غیب از زبان الهام ترجمان برهما که ذرایع آفرینش مخلوقات است برآمده اما بیاس دیو آن را چهار لخت ساخته هر یک را باسمی موسوم گردانید یعنی سیام بید ورگهه بید واتھرپن بید وجحر بید و آن هر یک را در عالمیان شایع ساخت وکتب مذکور(۱) دیگر که پسران وپسرزادهای برهما از بید استنباط کرده اند از انقلاب ادوار وگردش دوار بعضی ازان رو بانعدام نهاده بود باز بر صفحه وجود آورده بتجدید وترتیب داد وکتاب مهابهارت که جامع جمیع کتب هند است وحقیقت آفرینش اهل افلاک واهل خاک وظهور عالم وعالمیان واحوال پاندوان وکوروان وحکایات بدیعه درو مندرج از تصانیف اوست ونیز بیدانت شاستر که علم الهی ومناظره بهتر ازان نشان نمیدهند او بظهور آورده وحدت واحد حقیقی به بهتر آئین گذارش نموده از انجمله آنکه یک حسن دلاویز است که از چندین هزار پرده جلوه ظهور می دهد وبرگلیمی پهنا در گوناگون رنگ چهره می افروزد **مثنوی**

هستی واجب یکی آمد بذات   هست تعدد ز شیون وصفات

بحر یکی موج هزاران هزار   روی یکی آئینه ها بی شمار

واعتقاد دانشمندان این دیار آن ست که از صحف فقه که آن را سمرت گویند ونسخ وتواریخ که پوران نامند وکتب حقیقت که گیان خوانند وصحایف حکمت ونجوم ودیگر دانش نامهای قدیمه انچه بیاس دیو بتازگی رواج داده منظور ومعتبر وعمل بر آن محض بندگی وعبادت ونتیجه آخرت ست وسوای آن هرچه سخن آرایان نکته طراز وهنگامه سرایان سخن ساز از نور علمیت وفضیلت یعنی کتب ورسایل واکثر اقوال ومسایل از خود اختراع کرده اند شایان اعتبار ونتیجه بخش اخروی نیست ونیز اعتقاد آن جماعت آنکه آن مقتدای واصلان درگاه الهی خلعت هستی جاوید بردوش داشته تا حال در عالم علوی وسفلی سیار است سبحان الله آن اهل زمانه(۲) از کارخانه عنایات ایزدی چه قدر قدرت مرحمت شده بود که قادر بر ارتکاب امور شگرف وکارهای سترگ می توانستند شد مصداق این معنی آنکه بیاس دیو نوعی قدرت داشت که از امور ماضی واستقبال واسرار حال ومال آگهی داشت وانچه میخواست بعرصه ظهور می آورد چنانچه عجائبات خوارق آن یگانه آفاق در کتب معتبره مندرج ست وهم چنین از سری کشن وبهیم وارجن وکرن ودرجودهن ودیگر بهادران فیل افگن کارهای بزرگ وامور سترگ منقول است که زمانیان حال از شنیدن آن در گرداب تعجب وورطه تحیر

---

(۱) م گزشته (۲) براهمن.

فرو میروند و آن را از اندازه طاقت بشری بیرون دانسته در تصدیق آن می ایستند چنانچه شرح شگرفکاری آن نامداران در کتاب مهابهارت تفصیلاً اندراج پذیرفت آری از نیرنگی مشیت ایزد بدایع آفرین و تلون ارادت خالق زمان و زمین است که در هر دوری خلقت جهانیان بطرز دیگر و در هر عصری آفرینش زمانیان بنوع دیگر ظهور آورده عجایبات قدرت خویش بمنصه ظهور جلوه گری می سازد چنانچه علمای و حکمای هند بموجب کتب معتبره و صحف قدیم برآن قایل هستند که مدار گردش روزگار بوقلمون بر چهار دور است اول ست جگ هفتده لک و بست و هشت هزار سال و اهل آن دور از غنی و فقیر و صغیر و کبیر بصفات راستی و راستکاری و ریاضت و پرهیزگاری و بکمال زور و قوت موصوف می باشند و عمر طبعی آن مردم یک لک سال است دوم ترتیا جگ دوازده لک و نود و شش هزار سال و درین دور عمر و قوت و قامت و صفات حسنه نسبت دور اول دهم حصه باقی می ماند و عمر طبعی مردم ده هزار سال می باشد سویم دواپر هشت لک و شصت و چهار هزار سال و درین دور نیز عمر و قوت و نیکوکاریها نسبت دور دویم نه حصه زایل می گردد و عمر طبعی هزار سال می شود چهارم کلجگ چهار لک و سی و دو هزار سال و درین دور هم از عمر و اوصاف نیک بدستوری که نوشته اند دهم حصه باقی می ماند و عمر طبعی صد سال است و این دور از جمیع ادوار زبون و فاسد قرار داده اند و اهل این زمانه از صفات حسنه دور و بآیات ذمیمه نزدیک می باشند و ازین جهت است که اهل ادوار سابقه قدرت و قوت بسیار داشت و موافق آن ازمنه مصدر امور عظیمه می شدند و اهل این زمانه که قادر بر آن گیر و دار و اعمال نمی توانند شد آن را از طاقت بشری زیاده تصور نموده در لجه حیرت فرو میروند و این ادوار تا انقطاع رشته عالم که امتداد آن بیرون از حیطه شمار و افزون از حد قیاس نشان می دهند مانند گردش چرخ علی التواتر میرسد و در وقت رسیدن دور دیگر بسان تبدیل بهار و خزان اطوار مردم بر محاسن صفات یا مقابح آیات بروشنی که بقلم آمده تبدیل می یابد و اوضاع مردم بطرز دوری که میرسد میگردد چون پاندوان در اواخر دور دواپر بودند در اندک مدت آن دور بانقضا رسید و عمل و دخل دور کلجگ گردید و اوضاع و اطوار زمانیان برگردید و علامات زمانه فاسد نمودار گشت چنانچه قصه نادره نقلیست که پیش از نزول دور کلجگ شخصی در هستناپور که مصری عظیم بود خانه سنگین از شخصی خریده شروع عمارت نمود قضا را بسیاری نقود از طلا و نقره از زیر زمین آن خانه برآمد چون تا هنوز زمان حق شناسی بود آن شخص بفروشنده خانه گفت که من این خانه از تو خریده ام نقود و دفینه که ازان برآمده تعلق بتو دارد آن مرد پاسخ داد که من خانه را بآنچه درو ست بدست تو فروخته و علاقه آن بفروخت نمانده

مارا هیچ دخلی نیست اگر این زر نصیب من بودی آن روز ظاهر شدی که آن خانه در تصرف من بود مرد
که آن خانه ملکیت تست این نقود نیز از آن تو بوده باشد آن هر دو شخص بدینگونه بهمدیگر واگویا نموده
احدی با نقود دست نمی کرد حتی که با یکدیگر به پیچیدند این سانحه غریبه را در عدالت گاه راجه جدهشتر
آوردند راجه که دانای اسرار غیب بود بخاطر آورد که عنقریب دور کلجگ میرسد نیت مردم بدینطور
نخواهد ماند بان هر دو شخص فرمود که بالفعل این نقود بطریق امانت بوده باشد بعد چند روز قضیه
را فیصل داده خواهد شد چون در اسرع اوقات دور کلجگ در رسید و طرز و وضع مردم دگرگون
گردید آن هر دو بایع و مشتری خانه مسطور برای نقود مذکور برخلاف گفت گوی سابق باهمدیگر مناقشه
در میش نمودند یعنی بایع دعوی میکرد که من خانه را فروخته ام نه نقود دفینه و مشتری میگفت که
من خانه را با عمله آن خریده قیمت داده ام این نقود تعلق بمن دارد چون این مقدمه باز در محکمه
عدالت راجه رجوع گشت و دعوی طرفین معکوس بمدعای نخستین بظهور پیوست به یقین دانست
که برگشتگی اوضاع مردم بسبب نزول کلجگ است ازین جهت دل از تعلقات بر داشت ایضا دران
ایام خبر هلاکت تمامی جادوان و رفتن سری کشن و بلبدهر ازین جهان فانی بشرحی که در کتاب مهابهارت
مذکور مرقوم است بسمع راجه جدهشتر رسید قبای حیات در برش تنگ آمد و عالم در نظرش تاریک گردید
و با خود قرار داد که ترک سلطنت نموده توشه آخرت بسازد لهذا پرچهت بن ابهمن بن ارجن را
که از اولاد هر پنج برادر عنصر[1] او وارث نبود قشقه فرمان روائی بر پیشانی او کشیده ججهد بن دهرتراشت
را وزیر مدار علیه کرده ترک جهانبانی نمود و گوشواره از گوش و حمایل جواهر از گردن و بازو و لباس
شاهی از تن بر آورده پوست درخت پوشید برادرانش نیز متابعت او گردند همه باتفاق یکدیگر
از شهر برآمده رو بصحرا نهادند مرد و زن هستناپور عقب ایشان میرفتند و بی اختیار گریه
میکردند راجه همه را دلاسای نموده وداع ساخت و هر پنج برادر و مسمات دروپدی زوجه ایشان
بجانب مشرق روان شده سیر ولایت بنگاله و آن حدود نموده در دکهن آمدند و تمام آن ممالک را گشته
بگجرات رسیدند و از آنجا بدوارکا رفته از یاد سری کشن و بلبدهر گریه کردند و از آنجا سیر ولایت تهته
و ملتان و پنجاب نموده در کوه بدری ناتهه رفته بریاضات شاق و عبادات مالا یطاق کشیدند تا گناه
عصیان و ابرای گناهان که برادران و خویشان را کشته بودند خود را در کوه برف که آن را هیمچل
گویند فرو هشتند و ابدان خود را گشاده پیشانی مانند برف گداختند و در دنیا نیک نامی جاوید و در
آخرت رتبه بلند یافتند و راجه جدهشتر در برف گداخته نشد با بدن [illegible]

(۱) منحصری

برین واصل گشت **مثنوی**

بر وند و بر دند نیکی بسے   چنین نیک نامی نبرده کسے
زہی نیک نامی کہ تا این زمان   چو خورشید روشن بود نام شان

ایام سلطنت پاندوان و کوروان مدت یک صد و بست و پنج سال ازان جملہ طرفین باتفاق یکدیگر ہفتاد و شش سال و در جودہن بعد اخراج پاندوان سیزدہ سال و راجہ جدہشتر بعد جنگ مہابھارت سی و شش سال •

راجہ پرتچہت بن ابھمن بن ارجن در زمانی کہ پاندوان را با کوروان محاربہ رو داد پسران ہر پنج برادر بمقامی در رزمگاہ کشتہ شدند پاندوان بسبب بے اولادی گسستہ خاطر و شکستہ دل گشتند و تخم ہزاران غم در مزرعہ دلہا کاشتند از عنایت ایزدی امیدہا می داشتند چون تقدیر قادر مطلق بران رفتہ بود کہ مدت متمادی فرمان روائی در نسل پاندوان بودہ باشد لہذا امراز شمہ قدرت صمدیت بمنصہ ظہور جلوہ گر گردید یعنی در آن وقت کہ ابھمن بن ارجن در جنگ مار پیچ کہ آن را چکاپو[1] گویند کشتہ شد زوجہ او حاملہ بود بعد از انقضاے مدت معہود از بطن آن عفیفہ خلف والا گوہر سعادت ولادت یافت نام آن را پرتچہت نہادند پاندوان کہ از نسل نا امید بودند انواع شادمانی کردند شب دیجور نا امیدی را صبح حصول امید دمید و شام اندوہ ظلماتی را سحر سرور نورانی در رسید آب رفتہ در جو آمد مراد خفتہ بیدار گردید **بیت**

بعد نا امیدی بسے امیدہاست   در پس ظلمت بسے خورشیدہاست

لیکن فرزندیست ضیای چشم امید فروغ دیدہ مراد جاوید زیب صحیفہ زندگانی زینت چراغ کامرانی شمع شبستان امانی و امال شجرہ بوستان مقصود حال و مال حیات مستعار را معاوضہ زندگی ناپایدار را مبادلہ **قطعہ**

نماند نام در دوران کسے را   کہ فرزندی نماند یادگارش
ازان نام صدف در گوش باشد[2]   کہ می یابند[3] در شاہوارش

القصہ پرتچہت در صورت و سیرت بی ہمتا و در زور و قوت یکتا گردید بعد ازان کہ پاندوان بنطی کہ نوشتہ شد رخت ہستی بربستند سریر آرای جہانبانی گشتہ با حیائے مراسم عدالت و نصفت و افشائے لوازم مروت و رافت عالم و عالمیان را رونق تازہ و مسرت بے اندازہ بخشید

(۱) چکاپو (۲) ماند (۳) نماند

و از داد گستری و رعیت پروری نام نیاگان و اسم خویش روشن گردانید **بیت**

آسوده جهان بدولت او　　　افروخت نظر بطلعت او

بسان راجه پاندو نیاگ خود شکار دوست بود اکثر اوقات در صحرا رفته بشکار اشتغال داشت و از احوال رعایا خبر گرفتی و محافظت عابدان که در بیابان بعبادت مشغول بودند نمودی چون مدتی بدین نمط گذشت روزی بعادت معهود بعزم شکار سوار شده صحرانوردو بهامون گرد گردید با شیر و فیل و وحوش و طیور پرداخته جانوران شکاری را سرداد پلنگ برق آهنگ در صید نیله و رنگ قوت ناخن و چنگ نمودار ساخت و سیاه گوش مانند سیاه چشمان جادو کوش به تسخیر نخجیر پرداخت سگ باد تگ مثل اجل برسر خرگوش و روباه رسیده و آهو آهو گیر بخداع و فریب آهوان را اسیر گردانید باز بلند پرواز در شکار تذرو چنگل در از کرد و جره بجرأت ذاتی دراج را بچنگل آورد و شاهین بشکار کلنگ کارپردازی بکار برد و چرغ بصد نمط بلند پروازی اشکار اکرد بحری با مواج بال و پر چندین مرغان در بحر فنا انداخت سره بسیاری طایران بی سر ساخت شکره در جانسکری جانوران نظاره گیان را شاد کرده باشنده باشندگان هوا را بر زمین آورده حیرت افزای تماشاییان گشت از آواز طبل و نوبهای مرغابیان مانند آه دردمندان بر افلاک رفت و از غوغای شکاریان صفهای کلنگان مثل ابر از وزش باد متفرق گشت در سطح هوا صفوف طیور از چنگل شاهین و باز باز نرفت و در عرصه زمین صفوف وحوش از پنجه یوز و سیه گوش بدر نجست گروهی به تیر و تفنگ گور و رنگ بر خاک هلاک انداخت و جمعی بناوک و خدنگ نیله و گوزن را بی جان ساخت **نظم**

بصحرا آهو از تیر جفا کیش　　　چو شاخ خویش می پیچید بر خویش
کشید چهره دستان در کمان تیر　　　چو شیر افتاد در دنبال نخچیر
گروهی بند یوزان بر گشوده　　　گروهی تیغ بر گور آزموده
گروهی از سگان برداشته قید　　　بنعره تیز کرده در پی صید
گروهی باز را پرواز داده　　　کلنگان را بچنگل باز داده

در اثنای این حال آهوی تیر از دست راجه خورده با وجود زخم میدوید راجه تعاقب کرده آنقدر تردد کرد که از لشکر خویش جدا افتاد و از بسیاری تگ و دو مانده گشت و تشنگی برو غالب آمد برای آب بهر طرف گام شتاب میزد قضا را گذارش بر آستانه درویش ریاضت کیش افتاد

آن خدا اندیش دران ویرانه بر سجاده طاعت قیام و بر مصلای عبادت قعود می ورزید و معتکف گوشه ریاضت
و منزوی زاویه افاضت بوده اوقات عزیز را در یاد رب العباد بسر می برد فر خدا آگاهی از جبین مبین او واضح
و شکوه عرفان الهی از پیشانی نورانی او لایح بود محاسن سفید بر گرد چهره نورانیش مانند خط شعاعی از نور
خورشید ظاهر و فروغ حقیقت از ناصیه خاکسترآلودش بسان انس از پنبه باهر نظم

در خاک شگفته بوستانی — در گرد نهفته آسمانی

از خلق نشسته بر کناری — در دلق گسسته همچو تاری

راجه آن عابد عبادت کیش را دیده از اسپ فرو آمده طلب آب نمود آن آزاد از قید قیل وقال بتقریب
جناب ایزد متعال از بسکه مستغرق عبادت بوده هرگز نه دانست که چه کس است و چه می گوید راجه را
که از آتش تشنگی سوزان بود نایره غضب و قهر شعله زد ماری بیجان را که دران حوالی افتاده بود بگوشه
کمان برداشته در گلوی آن زاهد انداخته ازان مکان بمسکن خویش راهی گردید درویش خدا اندیش
همچنان بر مصلای ریاضت قیام می داشت و مار در گلویش آویزان بود از چندروز خلعت آن عابد
در گوشه عبادت مشغول بوده و گویند او از تخم این زاهد و شکم آهو ماده که این قصه مشهور است پیدا
گشته و بر سر خود همچو آهو شاخ داشت از بجهت او را (۱) سرنگی گفتندی یعنی بر سر شاخ دارد اتفاقاً
دران روز از عبادتی که در پیش داشت فارغ شده شادان و فرحان بقصد ملازمت پدر بزرگوار
می آمد یکی از دوستانش گفت که این قدر بشادمانی می آئی مگر نه شنیده که راجه پریچهت مار مرده در
گردن پدرت انداخته است سرنگی بر حقیقت واقف شده خشمناک گشت و بر کنار آب رفته غسل کرده
بجناب حضرت صمدیت مناجات نمود که هر کس مار در گردن پدر من انداخته است بعد هفت روز
همچنگ (۲) مار او را گزیده بر خاک هلاک اندازد تضرع او بدرگاه ایزدی مستجاب گشت چون از مناجات
فارغ گشته بملازمت پدر بزرگوار رسید دید که بهمان نمط در ریاضت مستغرق است و مار مرده در
گردنش آویخته از دیدن این حال به آواز بلند آن قدر گریه کرد که پدرش ازان حال باز آمد سرنگی
گفت ای پدر هر کس که در گردن تو مار انداخته من او را دعای بد کردم پدرش غضبناک گشته گفت
بسیار بد کردی که بر همچو راجه عادل رعیت پرور که رعایا برایا در سایه دولت او آسوده اند همچو دعای
بد نمودی و بر پسر اعتراض بسیار کرده یکی از خادمه خویش را نزد راجه فرستاده بر این مقدمه واقف
گردانید از استماع این خبر راجه را دو غم عاید حال گردید یکی آنکه در خدمت عابد مرتاض معصـ

(۱) دسنگی لکھند (۲) تچهک

گستاخی رشد نمود و بیم آنکه بموجب دعای درویش زاده مستجاب الدعوات بعد هفت روز جهان گذران را پدرود باید نمود آنگاه خادم درویش را رخصت کرده بمشورت ارکان دولت و اعیان مملکت ستونی از چوبکلان درمیان دریای گنگ ایستاده کرده بنای عمارت[۱] که رسیدن مار درانجا متصور نباشد بران احداث نموده با مصاحبان دانش پیشه و دانایان خرد اندیشه دران حصار محفوظ پناه برد که تا انقضای ایام دعای بد دران حصن حصین بوده باشد و در حواشی آن جمعی کثیر از افسون خوانان و مارگیران و دیگر نگاه بانان مقرر کرده قدغن نمود که بدون حکم مگس را هم نگذارند که دران مکان تواند رسید و دارویی که برای دفع زهر مار مجرب بود نزد خود موجود داشت و دران ایام غیر از یاد رب العباد بهیچ نپرداخت و اصلا چیزی نخورد تا شش روز بدین نمط گذشت چون روز هفتم در رسید بهجنگ مار بحکم آفریدگار بصورت آدم گشته بقصد هلاک راجه از مکان خویش راهی گشت در اثنای راه کنست[۲] دهنتر نام حکیم که بمقتضای حکمت کامله خویش از ازافتادگان بستر یاس و ناامیدی را بدم عیسوی جانی تازه و حیاتی از سر نو عطا کردی علی الخصوص مارگزیدگان را تریاق حیات بخش بکار بردی و در دفع زهر مار اعجاز مسیحا بروی کار آوردی با بهجنگ ملاقی شد مار ازو پرسید که کیستی و کجا میروی حکیم گفت شنیده ام که راجه را ماری بدعای بد درویش زاده قاهر الکلام خواهد گزید میروم تا آن راجه را که از عدالتش زیردستان در مهد امن و امان هستند بعد ازان که اژدهار گزد بدواسازی و افسون پردازی باز زنده گردانم افعی گفت آن مار که راجه را خواهد گزید منم اگر تو این قدر قدرت داری که گزیده مرا باز زنده گردانی بالفعل این درخت را بزهر خویش خاکستر سازم تو افسون خود را بامتحان درار این بگفت و آن درخت را که مانند چتر سلاطین .... از فیض بخشی بخلایق ظل گستر بوده از غایت بلندی شاخش به طوبی رسیده و بیخ او تا شاخ گاو زمین دویده **منظومه**

گذشته شاخ ازین فیروزه کاخش | ملایک گشته گنجشکان شاخش
چو سکان صوامع سبز پوشی | زجنبش تیز وجدی پرخروشی
ستاده در مقام استقامت | فگنده بر زمین ظل کرامت
پی تسبیح هر برگش زبانی | بنام ایزد عجب تسبیح خوانی

نمود زهر آتش کردار خاکستر ساخت حکیم کنست دهنتر بلا تعلل و اهمال بیامن افسونی که اعجاز مسیحائی نمودن گفت از ان خاکستر باز ان درخت را بطرزی که ایستاده بود درست نمود حتی که چند ادم بر شاخهای او هیزم می بریدند و انواع طیور که بران آشیان داشتند و اقسام حشرات از قسم مور و مگس و غیر ذلک

(۱) ... (۲) [illegible]

که بالائے اغصان میدوند همه را که خاکستر شده بودند تجدید راست کرده خلعت هستی بتازگی پوشانیده چنانچه او میان بدستور سابق به بریدن هیزم و جانوران بنغمه سرائی و نوا سنجی و حشرات بحرکات اشتغال ورزیدند هیجنگ اژدها از مشاهده این کار پردازی و سحر سازی در گرداب حیرت فرو رفته باخود گفت که بحکم حکیم علی الاطلاق راجه را بنهانخانه عدم باید فرستاد اگر این حکیم مسیحا دم پیش راجه خواهد رسید هلاک کردنش دشوار است فکری باید کرد که حکیم نزد راجه نرسد الغه کنت دهنتر را ترغیب نموده گفت که تو نزد راجه بغرض و مقصد میروی که او را از زهر من خلاص داده زر و مال بگیری هرچه می خواسته باشی همین جا از من بگیر و رنج سفر و رسیدن نزد راجه بر خود اختیار مکن کنت دهنتر باخود فکر کرد که اگر اجل راجه رسیده است شاید که از افسون من خلاص نشود و بر تقدیری که از حکمت من منفعت رسد شاید بمن چیزی رعایت نکند این نقد را که هیجنگ بحسب خواهش بمن رعایت می نماید از دست گذاشته برای نسیه محنت کشیدن محض ابلهی است پس کنت دهنتر مغلوب طمع و حرص گردیده با هیجنگ گفت که هرچه میخواهی بده تا ازین جا بمسکن خود مراجعت کنم هیجنگ خوش وقت شده جواهر زواهر با و مرحمت کرده گفت که خاصیت این جواهر این است که هرچه از و درخواست کنی بی تحاشی از و استنباط شود و دیگر با تو شرط می کنم که هرگاه مرا طلب کنی نزد تو حاضر شوم و خدمتی که فرمائی بتقدیم آن منت کشم کنت دهنتر آن جواهر را گرفته برگشت و بمسکن خویش معاودت نمود هیجنگ بجمعیت خاطر روانه شده در هستنا پور رسیده دید که راجه در جائے محفوظ اقامت ورزیده و مارگیران و افسون گران و اطبا و حکما بر اطراف آن نشسته اند و نوعی احتیاط بکار می برند که احدی بر گرد آن نمی تواند گردید در فکر شد که چگونه نزد راجه رسیده کارش باتمام رساند از آنجا که برهمنان بید خوانان نزد راجه آمد و رفت داشتند هیجنگ فرزندان خود را طلب داشته هر یک را بصورت برهمن آراسته و میوه بدست هر کدام داده بسان برهمنان دیگر از دربانان و نگاهبانان اجازت گرفته اندرون فرستاد و خود بصورت کرمک خورد بر آمده درمیان یکے از میوها که بدست فرزندان داده بود نشسته پنهان گشت و فرزندانش که بصورت برهمنان متمثل شده بودند نزد راجه رسیده دعا کردند و میوها بطریق تحفه گذرانیدند راجه آن میوه را بامرا و وزرا ایثار کرد و منجمله یک میوه آخرین که دران هیجنگ مار پنهان بود برائے خود بر داشت و از ان کرمک خوردی بر آمد راجه آن را دیده بحاضران انجمن گفت که هفت روز که درویش زاده گفته بود گذشت و اکنون که آفتاب فرو می رود شاید که گفته آن برهمن زاده دروغ بشود و اگر همین کرمک هیجنگ باشد

---

(۱) فتاده

باید که مرا بگزد و انگاه بطوق استهزا آن کرمک را برداشته بر پس گردن خود نهاده دران وقت بهجنگ خود را از غایت عظمت و نهایت نمودار کرده بر راجه بپیچید و گردن خود را بلند برداشت و سر خود را بگردن راجه نهاده بگزید و متوجه هوا گشت چنانچه تمام مردم می دیدند و از تاثیرات زهر آن مار دران مکان آتش درگرفت و برهمنانی که در صحبت راجه بودند بتعجیل از انجا بدر آمدند و آتش تمام آن خانه را معه راجه بسوخت و ستونی که بران عمارت کرده جای برای بودن راجه ساخته بودند بضرب تمام افتاده بنهجی که از صاعقه آوازی برآید از آن ستون آواز مهیب برآمد دران شب ساکنان هستناپور از کمال دهشت خواب نکردند روز دیگر جسد(۱) سوخته راجه را برآورده در آب گنگ انداختند و گریه و زاری و ماتم داری نمودند هر چند راجه تدارک این امر تدبیری انگیخته خود را بمکانی کشیده بود که رسیدن ظاهر خیال در انجا متصور نه بود و پریدن مرغ فکر بر غرفه(۲) آن در وهم نمی گنجید اما تیری که از شست قضا بر جهد از هفت سپر تدبیر انسان درگذرد و خدنگی که از کمان تقدیر بر جهد از هفت جوشن مشورت آدمی بیرون رود و حکم محکم سبحانی و امر مبرم یزدانی بر نمی گردد خواه در بیشه شیران باش خواه در حصار آهنین محفوظ شو منظوم

حارث و بواب تو بر بد سگال — بسته پی حفظ تو راه خیال
لیک نیارند بمکر و حیل — بستن آن رخنه چو آید اجل
زود بود کاید اجل از کمین — شیشه عمر تو زند بر زمین
نقد حیات تو بغارت برد — خصم ترا بخت بشارت برد

چند روز که راجه دران حصن حصین بود باستماع ماجرای احوال اسلاف خویش و کتب حقیقت آن حقایق که اهل هند آن را بید انت شاستر گویند و اصغای آن مثمر نجات از تعلقات است و منتج رستگاری از عذاب عقبی اشتغال می داشت و کتاب بهاگوت که مشتمل بر جلایل علوم حقیقت و طریقت متضمن احوال سری کرشن که نزد ارباب هند معتبر و بزرگ تر است و بی شایبه تکلف آدمی از استماع کماهی و دریافت چگونگی آن از قید علایق نجات می یابد و شبستان ضمیر بانوار شمع معرفت روشن می گردد در همان ایام بمراد کامیابی راجه بلکه بجهت فیض اندوزی عالمیان از زبان الهام ترجمان سوامی سکهدیو بن بیاس دیو که در آن مکان انیس صحبت و رفیق انجمن بود برآمده و از آن زمان در جهان و جهانیان مشهور گشته

مدت سلطنت راجه پرتهست شصت سال +

راجه جنمیجه بن راجه پرتهست بعد از آن که راجه پرتهست بنوعی که نوشته شد رحلت نمود

---

(۱) استخوان (۲) اشرف +

امراء و وزرا باتفاق یکدیگر راجه جنجه را که خلف بزرگ او بود جانشین کردند همگنان اطاعت و بندگی او قبول نموده کمر خدمت بر بستند این راجه با وجود خورد سالی انچنان ضبط و ربط احکام سلطنت و بند و بست اطراف مملکت کرد که احدی را یارائے تخلف و انحراف نماند و رعایا و برایا در عهد امن و امان درآمد و ممالک اباد و رونق پذیر گشته و مفسدان و گردن کشان حلقه عبودیت در گوش جان انداختند و ره زنان و دزدان دست از مردم آزاری باز کشیدند بعد از چند گاه راجه در ولایت شمال لشکر کشیده فرمان روایان آن دیار را که سر از خط اطاعت کشیده بودند بعد محاربه مطیع و منقاد گردانید و ممالک مفتوحه[۱] آنها در قبضه خویش آورده مراجعت بدار السلطنت هستناپور نموده دران وقت اوتنگ نامی عابد که در زمان خویش بفضل و کمال مشهور بود در مجلس راجه وارد گشت راجه ورود آن عابد سعادت انگاشته کمال احترام بجا آورده عابد گفت که اے راجه این کدام اعمال[۲] نیک است که بعمل می آری و راجهای را که با تو هیچ بدی نکرده اند رنجانیده ولایت آنها میگیری و محاربات کرده بندهائے خدا را میکشی و طوائف انام را پامال حوادث نموده مظلمه دنیا و آخرت برخود می پسندی و امرے که بر ذمه تو لازم است و بتقدیم آن نیکنامی دنیا و فرخندہ فرجامی عقبی است بخاطرت نمیرسد راجه از استماع این سخن در گرداب حیرت فرو رفته بر زبان اورد که آن کدام کار ضروریست که مرا باید کرد عابد فرمود که پدر ترا که بغایت نیکو کار و عدالت شعار و رعیت نواز و ظالم گداز بود بهجنگ مار کشته و تو با وجود قدرت و قوت انتقام خون پدر بخاطر نیاوردی اگر عیوض خون پدر بهجنگ را بالقصاص رسانی نام نیک تو تا انقراض زمان روشن خواهد بود راجه را گفتار عابد اثر کرد و بے اختیار آب از دیدها بریخت و چون غیرت درویش جوش زد و بانتقام خون پدر بخاطر آورد که بهجنگ را معه تمامی ماران خاکستر گرداند بلکه تخم مار دار ازها از مزرعه هستی معدوم سازد چه افعی کشتن و بچهاش نگاه داشتن کار خردمندان نیست منظومه

زغیرت بدست آیدت نام و ننگ — زغیرت مراد خود آری به چنگ
چنین گفت آن مرد بیدار بخت — که از غیرت آید بکف تاج و تخت

بنابر اندیشه دانایان زمان و برهمنان بید خوان که در افسون دانی و بید خوانی نظیر و عدیل نداشتند و بقوت افسون ساکنان عالم علوی را که بالادست متوطنان جهان سفلی اند میتوانستند بر زمین آوردن بلکه بزور علوم آفتاب و ماهتاب را که ضیا بخش عرصه روزگار هستند

---

(۱) مقبوضه (۲) افعال

میدالستند مانند لوحہ چوب بے نور کردن بدرگاہ خویش حاضر آوردہ مصلح و اسباب کشتن ماران انچہ مطلوب بود ہمہ را موجود کردہ باتفاق وزرائے والاشان و برہمنان افسون دان محوطہ آتش ترتیب دادہ افسون خوانی آغاز کردند تا از تاثیرات افسونات و میامن طلسمات طرفہ تو احش ورعبی در نہانخانہ دلہا صفوف مار واژدہا افتاد و عجب وحشتے و شورشی در شہرستان زندگانی صفوف آن گروہ روی داد کہ از سوراخہائے زمین و غارہائے کوہ بلک از عالم بالا و تحت الثریٰ بآمد خود بخود پروانہ وار دران خرمن نار افتادہ جان بجان آفرین میدادند و آنچنان تعجیل می آمدند کہ در راہ بایکدیگر می پیچیدند و بسبب اضطراب نفس ہرکدام بنا مے شدا و لابست ہزار مار آمدہ سوخت بعد ازان یک لک پس ازان یازدہ لک و پس آن کرور پس آن مرتبہ بمرتبہ دہ کرور و بعد آن بیشمار مار رسیدہ خاکستر شدند ازان جملہ جمعی بچہرہ اسپ بودند و فریقی بسان فیل خرطوم داشتند و گروہے را مانند اومیان گوش و بینی بود و اکثرے را دو سر و سہ سر و چہار سر بودند و بعضی بمقدار یک کروہ و دو کروہ و سہ کروہ دراز بودند و بعضے بہر صورت کہ میخواستند می بر آمدند و بہر جا کہ ارادہ میکردند می رفتند این چنین طوائف ماران آن قدر سوختند کہ از روغن بدن ایشان جوئیہا روان شد و نوایر آتش بغایت بلند گردید و دود آن بگردون گردان پیچید و از تصرفات افسون برہمنان در ارکان جمعیت سیس ناگ[1] کہ بقول ہند تختہ زمین بر یک سر از ہزار سر او قائم است اختلال افتادہ و آن حال عنقریب بود کہ بار زمین از دوش خود انداختہ خود را دران آتش اندازد و لیکن ارادہ ایزد جہان آرائے بران رفتہ بود کہ تختہ عنقریب ایکبارگی شکستہ نگردد و تخم ماران از مزرعہ جہان معدوم مطلق نشود سیس ناگ بمکان خویش متمکن ماند دران وقت استنک نامی درویش کہ صاحب حال و قال و مظہر فضل و کمال بود در انجمن راجہ وارد گشت بعد از ادائے دعا و ثنائے بے انتہا عفو تقصیرات ماران از راجہ درخواستہ شفیع گردید و حسب الاستدعائے آن درویش خدا اندیش آتش غضب راجہ فرو نشست و ہنگامہ جان کاہی و جانستانی[2] بر شکست و بقیہ ماران ازان آتش جان ستان جان بر شدند و گویند کہ ہجنگ مار نیز کہ آتش انتقام برائے او افروختہ شدہ بود و اصناف ماران بطفیل او خاکستر شدند بشفاعت عابد نجات یافت مثنوی

دل ز نور عفو روشن مے شود | وز نسیمش سینہ گلشن مے شود

---

(۱) سیکہ ناگ (۲) جان سپاری

دوست دار دغفورا پروردگار   انچه ایزد دوستدارد دوست دار

راجه بعد انصرام این امر بزم والا مجلس عالی ترتیب داده چندین هزار برهمن را مطعومات نفیسه و خلعت فاخره و نقدیات وافره واد دوات طلا و نقره مرحمت ساخت و حکام اکناف گیتی را که درین جشن حاضر شده بودند لوازم ضیافت درخور حال هرکدام بجا آورده بعطائے فیلان نامدار و اسپان بادرفتار و جواهر بسیار و اشیائے نادره هر دیار خوشنود کرده رخصت اطراف داد چنانچه این جگ راجه جنجه تا حال که چهار هزار و هفتصد سال و کسری منقضی میشود مشهور و معروف است والحق این راجه مرتکب امرے گشته که نیاگان او که هریک قدرت رسیدن بر افلاک و رفتن در قعر زمین داشتند مصدر این امور نشده بودند او چگونه مظهر این امر شگرف نشود که کارفرمایان قضا از روز ازل تقدیم این امر عظیم و تتمیم این مهم جسیم بنامش مقرر کرده بودند چنانچه کاشفان اسرار ماضی و استقبال و واقفان سرایر حال و مال پیش از وقوع این امر در صحائف تاریخ هند بنام او مندرج نموده بودند **بیت**

زمام خویش بتوفیق او سپرد قضا   عنان خویش بتدبیر او بداد قدر

القصه بعد از انفراغ این مهم خطیر راجه بانتظام مهام جهانبانی اشتغال ورزیده عدالت را رواج داد و عالم را رونق بخشید پس از انقضائے مدت متمادی اتفاقاً روزے بیاس دیو در انجمن راجه وارد گشت از ان دانائے اسرار غیب راجه سوال کرد که اجداد من یعنی پاندوان بمقتضائے دانش خداداد عدم بقائے عمر و زندگانی و ظهور فنائے دولت و کامرانی میدانستند و از امور ماضی و حال و استقبال واقف بودند اینهمه عرصه کارزار آراستن و تیغ خونخوار آختن و برادران و خویشان را تلف ساختن و اساس هستی اکثرے ذی حیات را از پا انداختن چه معنی داشت بیاس دیو لب بپاسخ بکشاد که بارادت ایزدی همچنان شدنی بود که بمنصه ظهور رسیده راجه گفت که آنها با وجود آن قدر قدرت چنان شدنی را چرا رفع نکردند بیاس دیو جواب داد که از آفریدها کیست که تقدیر آفریدگار را تواند رفع کردن بندگان را هرگاه از امر خداوند مجازی مجال انحراف نیست از امر مبرم خداوند حقیقی کرا یارا الیست که عدول تواند کرد **بیت**

چو از کمان قضا و قدر رسد تیری   یقین که باز نگردد به هیچ تدبیری

بالفعل امرے از پرده غیب عاید حال تو خواهد شد و بگناهے عظیم ماخوذ خواهی گشت من علاج آن را بتو میگویم که اگر میتوانی آن امر را که در حق تو تعلق پذیرفته است رفع کن راجه در

گرداب حیرت فرورفته پرسید که آن چه بلاست که سرنوشت ماست خدارا بر حال من رحم کن وعلاج آن بفرما تا در تدارک آن بپردازم وپیش از وقوع تدبیر مدافع آن سازم

بیت علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد — دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست

بیاس دیو بمقتضای آگهی از امور حال ومال گذارش نمود که در فلان تاریخ سوداگری اسپ زیبا منظر وخوشخرام بر درگاه تو خواهد آورد باید که تو آن اسپ را بنظر خویش نیاری وبر تقدیر دیدن آنرا خرید نکنی ودر صورت خریدن بران سوار نشوی واگر سوار خواهی شد آن اسپ ترا بلا توقف در بیابان خواهد برد ودران بیابان عورتی صاحب جمال بنظر تو خواهد درآمد باید که مبتلای حسن او نشوی واورا در ازدواج خود نیاری وبر تقدیر تزویج و اوردنش در خانه محکوم حکم او نشوی ودر صورتی که آن عورت را در خانه خود آورده مامور امرش خواهد گردید گناهی عظیم از تو بمنصه ظهور خواهد رسید بیاس دیو بعد از اظهار این معنی از نظر غایب شد قضارا در روز معهود تاجری اسپ پری جمال دیو پیکر چون نسیم تگاور وماند کوه تناور قدش بسان قد دلبران آراسته زنگش مانند رنگ روز وشب پیراسته رفتارش بکردار رفتار ماهرویان فرح افزا جولانش بیتز تر از باد صبا ودر تگ سهو باد صرصر را در اول قدم پس میگذاشت واز نقش نعل زمین پر بلال مے ساخت هنگام جلوه کردن گرد استغنا بر چهره آفتاب می افشاند وعنان راکه کار عالم وابسته باوست زیر پای خود میداشت **منظومه**

چو وحشی گور در صحرا تگاور — چو مرغ آب در دریا شناور
بوقت حمله برق آسا جهنده — بگاه پویه چون صرصر دونده
اگر سایه فگندی تازیانه — برون جستی ز میدان زمانه

بر درگاه راجه حاضر آورد طوائف انام از خاص وعام بواسطه آن ازدحام آوردند واین خبر براجه رسید چون امرے از پرده غیب بایستی بظهور آمد ناظمان قضا نقاب بر روی عقل ودانش راجه انداخته بران آوردند که بے اختیار برائے دیدن اسپ از حرم سرائے خویش بیرون آمد اسپی دید در غایت خوبی وزیبائے وبنهایت مرغوبی ورعنائی که دیده اهل روزگار مثل آن ندیده وگوش ارباب زمانه مانند آن نشنیده بے تامل نزدیک رسیده وبے توقف بران سوار گردید **بیت**

برق کردار بر براق نشسته — تازیانش زیر وتازیانه بدست

بمجرد وی که راجه بر اسپ بر امد آن ابر رفتار برق کردار برجسته درطرفة العین راجه را در بیابان هول انگیز و صحراے بلا خیز که روز روشن ادمی از سایه خویش می ترسید و از کثرت اشجار خار دار بر راهروان راه گم میگردید از تشابک اغصان سمند اندیشه را گذار دشوار بود و صوات سهگین سباع و وحوش از دل مستمع هوش می ربود **بیت**

وهم زان افتان و خیزان رفتی از رفتن بدر عقل زان ترسان و لرزان ادی از دادی نشان

رسانید راجه دران بیابان هولناک رسیده متعجب شده بر خود لرزید وچپ وراست دید ناگهان طاوس مرغزار طنازی و تدرو کوهسار عشوه سازی یعنی نازنین چهارده ساله که ماه چهار ده از رشک حسن و جمال بے مثالش تن بکاهستگی داده و آفتاب بر فلک چهارم از غیرت رخسار پر انوارش در تب و تاب افتاده بنظر در آمد راجه بمجرد نگاه خونریزش بے خود گردید و از کرشمه جانستانش عنان اختیار از دست داد سلطان عشق بر کشور دلش استیلا آورد و سپهدار محبت بر عرصه صبرش ترک تازی نمود لشکر شیدائی بشهرستان عقل دست تاراج بر کشاد و علم آشفتگی بر ساحت سینه بلند گشت بے اختیار از اسپ فرود آمده بپهلوے آن دلربای هوش فریب نشسته پرسید که اے سرو جویبار رعنائی بدین حسن و زیبائے از کدام گلشنی و اے گوهر درج محبوبی بدین جمال و خوبی از کدام عالمی **قطعه**

آفاق را گردیده ام مهر بتان ورزیده ام بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزے دیگری

تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری از هرچه گویم خوشتری حقا عجائب دلبری

آن جادو نگار عشوه سنج به تبسم شیرین و تکلم نمکین باین دلبران کرشمه ساز و نازنینان غمزه پرداز حسب و نسب خویش و باعث رسیدن بیابان گذارش نمود راجه از ادائے نازنین و گفتار شیرین اوزیاده مبتلا و آرزومند گشته بهمانجا باین وین جنو بان ماه جبین عقد زوجیت بسته آن خرمن گل را حمائل وار بکنار کشیده چست و بر گرفت و عارض سیمین اورا بارزوی تمام بوسید واز لعل نوشین او رحیق کامرانی نوشید و از کلید بی دندانه قفل مراد بر کشاد و در حقه مقصود لولوے سیماب گون انداخت بمشقت بشارت گوهر بکارت شگافت و صفحه بستر از خون لعل گون رنگین ساخت

منظومه

یکچند دران کرشمه سازی کردند دو غنچه بوسه بازی

---

(۱) بیک نگاه

ناہید بماہ شد ہم آغوشش | باہم دو صنم غنودہ ہم دوشش
گشتند بجلوہائے گستاخ | پیچیدہ دو نخل شاخ در شاخ
گندم ہمہ جا بخوشہ سر گم | اینجا ہمہ خوشہ شد بگندم
افتاد بحجلہ نگارین | اندر شفق از شہاب پروین

راجہ بعد تقدیم مراسم زفاف مہماز سمند آرزو را در جولانگاہ مراد تاختہ آن نازنین را بدار السلطنت آوردہ بر جمیع نسوان حرم سرا رتبۂ او بلند ساخت و بر تمامی زنان رانی ساختہ بکامرانی پرداخت و محکوم حکم او گردیدہ سرسوی خلاف امرش بعمل نمے آورد و ہرگاہ کارگذاران قضا و قدر میخواہند کہ امرے از جلباب خفا بمحل ہائے ظہور جلوہ گر گردانند نخستین اسباب آن را از نہانخانہ مشیت بمنصہ بروز میرسانند تا آن امر بے تعذر بجلوہ گاہ شہود در آید چون راجہ را بارادت ایزدی مصدر گناہے عظیم بایستی شد و لوسیلہ آن عورت این امر سرنوشت او بود اتفاقاً روزے جماعۂ برہمنان بر مائدہ پر فائدہ راجہ حاضر آمدند نعمتہائے بے شمار و خورشہائے بسیار و طعامہائے شیرین و خوردنیہائے نمکین و ترش و انواع مطعومات و مشروبات و اقسام حلویات و مربیات کہ مذاق طبیعت پروران را لذت بخشد و ذائقہ آرزومندان را حلاوت دہد بقصد حصول ثواب پیش انجماعۂ حاضر آوردند

نظم

زہر نعمتے کاید اندر شمار | فرو ریختہ کوہے از ہر کنار
خورشہائے الوان ز اندازہ بیش | بخوانہائے زرین نہادند پیش

انجماعہ از ہر لقمہ کام آرزو را کامران میکردند و ذائقہ تمنا را شیرین کام مینمودند در اثنائے آن حال آن نازنین (۱) یعنے رانی کہ باعث صد گونہ بلا و سرمایہ آفت ہا بود قامت قیامت انگیز را بنگارنگ حلل زینت بخشید و بر بدن سیمین اقسام عطر و غالیہ مالیدہ ابروے ہلال را از وسمہ و چشم جادو نگاہ را از سرمہ بیاراست چہرہ زہرہ نسب بگلگونہ و دندان مروارید حسب بمسی پیراست و انواع علاقہ دُرر غرر و زیور مرصع از جواہر زواہر ضمیمہ حسن و جمال خویش نمود رشتہ جواہر درخشان بہر دو عارض تابان دام ہائے برائے دل عاشقان تعبیہ گردانید پیغولہ گوہرین بر موی عنبرین زنجیر بجہت پائے بندان ترتیب داد از زلف مسلسل مار حلقہ وار بجان گزاے جانگدازان آویخت و از جنبش خلخال نغمہ سر افسون جادو ساز بدلفریبی دلدادگان برخواند مروارید حلقہ بینی

---

(۱) نادی

نزدیک عارضی گوئی ستاره پهلوی ماه نشسته و گوشواره مکلل متصل رخساره گویا دو ماه تابان بدو خورشید درخشان اتصال یافته

نظم

نمود از طرف عارض گوشواره قران افگنده مه را با ستاره
بدور عارض آن ماه پاره ثریاسان نموده گوشواره
ز دستانها دو ساعد دید رونق ز زر کرده دو ماهی را سلوق
مرصع موی بندش گر قفا بود هزاران عقد گوهر را بها بود
نیارم بیش ازین از زر خبر داد که شد خلخال و اندر پایش افتاد
بزیور خود که وصف آن پری کرد که زیور را جمالش زیوری کرد

بسان طاوس طناز با هزاران کرشمه و ناز از پرده برون آمده روی بر روی برهمنان گردید و از روی شوخی و طنازی کرشمه سنجی و عشوه سازی آغاز نهاد گویا قیامت با نگاه جادو سازش هم آغوش و بلا پچین جبین او دوشادوش بود جماعه برهمنان بمجرد نظاره آن ماه پاره از سنان مژگان و تیغ ابرو و تیر نگاه و خنجر غمزه مجروح شده دست از طعام باز کشیدند و همه فریفته جمال بی مثال او گشته مانند پیکر تصویر و صورت دیوار حیران ماندند و بسان پری زدگان از دیدار آن پری رخسار در رنگ سایه برخاک افتاده از خود رفتند و بیخود گشتند

نظم

چون برق نگه بدل زند تاب صد سینه اهنی کند آب
معشوق چو چهره بر فروزد عاشق چه کند اگر نسوزد
سخت است بدور روی زیبا دل در کف و انگهی شکیبا
کو عقل که رو برو بر آید کو صبر که در برابر آید

راجه از مشاهده این حال بران فریق خشمناک گردید و تیغ غیرت بر فسان غضب تیز کرده تمامی برهمنان را در طرفة العین برخاک هلاک انداخت و خون آن بی گناهان را بناحق ریخته و بال دنیا و نکال عقبی بر خود گرفت

نظم

چو خشم آیدت بر گناهی کسی تامل کنش در عقوبت بسی
به تندی سبک دست بردن به تیغ بدندان گزد پشت دست دریغ

بعد وقوع این امر راجه با خود بسیار افسوس کرده و گریه و زاری آغاز نهاد [illegible] آنچنان فعلی شنیع بوقوع آمده که نیکو کاری تمام عمر زائل گشت و گنهگاری عاقبت

بظهور پیوست ازین غم و غصه تخم ندامت در مزرعه دل میکاشت اما پشیمانی او هیچ سود نداشت در آن حال بیاس دیو حاضر گشته گفت اے راجه با آنکه من ترا ازین امر واقف کرده بودم چرا شدنی را نتوانستی رفع کرد راجه نادم گشته زبان تعذر کشود و تضرع و خشوع التماس نمود که این گناه کبیر و جرم عظیم که از من بوقوع آمده چگونه تدارک و تلافی آن گردد تا در آخرت بعقوبت ماخوذ نشود بیاس دیو گفت تلافی این گناه خیرات بسیار باید کرد و کتاب مهابهارت را که مشتمل بر اسرار حقیقت و طریقت متضمن امور خداشناسی و ایزد پرستی و مشعر بر احوال پاندوان و محتوی بر بدائع حکایات است بسمع دل اصغا کنی لهذا راجه خزاین و دفائن و تمامی اسباب و اموال بفقرا و مساکین و غربا و محتاجان خیرات کرده کتاب مذکور را از زبان فصاحت بیان سناتن که شاگرد رشید بیاس دیو بود بگوش دل باعتقاد تمام ارادت انتظام مسموع نموده از گناهان بیلوث گشت و از آن زمان کتاب مهابهارت در عالمیان مشهور و شائع گردید راجه بعد انفراغ این امر بانتظام مهام جهانداری قیام ورزید بعد مدت کواکب زندگی او در مغرب فنا فرو رفت و در هوا ارتحال انتقال نمود مدت سلطنت هشتاد و چهار سال

راجه اسمند بن راجه جنمجه از انجا که از ابتدائے راجه اسمند احوال نقل پاندوان مفصل بمطالعه در نیامده و آنچه از زبانی بعضے مردم استماع یافته شایان اعتبار ندانسته درین نسخه داخل نکرده اسامی هر یک را با قید مدت سلطنت که از بعضے نسخه بنظر در آمده ضمیمه این مضمون نمودن و بمنتظران اخبار سلاطین ماضی آگهی دادن ضرورت دانست القصه بعد رحلت راجه جنمجه خلف بزرگ او جانشین گشته جهان آرائے و ممالک پیرائے گردید و بسان نیاگان خویش طریقه رعیت پروری و دادگستری در پیش نمود مدت سلطنت هشتاد و دو سال و دو ماه

راجه ادهن بن راجه اسمند مدت هشتاد و هشت سال و دو ماه زیب افزائے اورنگ جهانبانی و زینت پیرائے سریر کشورستانی گردید

راجه مهاجسی بن راجه ادهن۔ مدت هشتاد و یکسال و یازده ماه تخت فرمانروائے را زیب و وساده گیتی پیرائے را زینت بخشید

راجه جسرته بن راجه مهاجسی مدت هفتاد و پنج سال و دو ماه سرافرازی بخش تاج فرماندهی و بلندی فزائے ظل الهی گشت

راجه وشنتران بن راجه جسرته مدت هفتاد و شش سال و سه ماه کوس جهان آرائے و ملکت پیرائے بلند آوازه ساخت۔

راجه اوگرسین بن راجه وشنتران مدت هفتاد و هشت سال و هشت ماه [1] رایت فرمانروائے در ساحت جهان آبا برافراخت

(1) هشت ماه

راجه سوسین بن راجه اوگرسین مدت هشتاد سال نقاره جهانگیری و ممالک ستانی نواخت ـ

راجه سوست سین بن راجه سوسین مدت شصت و پنج سال و ده ماه اعلام جهانبانی در عرصهٔ گیتی ستانی بلند ساخت

راجه رسمی (۱) بن راجه سوست سین ـ مدت شصت و نه سال و پنج ماه رونق افزائے عالم و جمعیت پیرائے عالمیان گشت ـ

راجه برچهل بن راجه رسمی مدت شصت و چهار سال و هفت ماه جهان را معمور و آباد و جهانیان را مسرور و شاد ساخت ـ

راجه سوتی (۲) پال بن راجه برچهل ـ مدت شصت و دو سال و یکماه برعیت پروری و عدالت گستری نیکنامی یافت

راجه نرهردیو بن راجه سوتی پال مدت پنجاه و یکسال و یازده ماه در معموری اطراف ممالک و آبادی اکناف گیتی کوشید

راجه سوجرت بن راجه نرهردیو مدت چهل و دو سال و یازده ماه بحسن سلوک و نیکوئی معاشرت زندگانی راند

راجه بهوپ بن راجه سوجرته مدت پنجاه و هشت سال و سه ماه (۳) عدل و انصاف را رواج داده رعیت نواز ظالم گداز گشت

راجه سوین بن راجه بهوپ پنجاه و پنج سال و هشت ماه فرمان روائے بعدالت و مملکت پیرائے بنصفت نمود

راجه میدهاوی بن راجه سوین ـ مدت پنجاه و دو سال و نه ماه طوائف انام و طبقات خلائق را در امن و امان داشت ـ

راجه سرون چتر بن راجه میدهاوی مدت پنجاه سال و هشت ماه (۴) اطراف عالم را معمور و اکناف گیتی را آباد ساخت

راجه بهیکم بن راجه سرون چتر ـ مدت چهل و هفت سال و نه ماه رعیت پروری و عدالت گستری و دشمن گدازی و مخلص نوازی نمود

راجه پدهارت بن راجه بهیکم ـ مدت چهل و پنج سال و یازده ماه سپاه و رعیت را خوشنود و اطراف مملکت را معمور داشت

راجه وسوان بن راجه پدهارت مدت چهل و چهار سال و نه ماه در رفاه احوال رعایا و امنیت و رفاهیت برایا کوشید

راجه اونی بن راجه وسوان ـ مدت چهل و چهار سال و دو ماه در تسخیر قلوب جهانیان و ترفیه احوال عالمیان همت گماشت

راجه اینی پر بن راجه اونی مدت پنجاه و یک سال بر مفارق جهانیان ظل مرحمت و سایهٔ عدالت انداخت

راجه وند (۵) پال بن راجه اینی پر مدت سی و هشت سال و نه ماه رعایا و برایا را در ظلال عدالت میداشت

راجه درسال بن راجه وندپال مدت چهل و دو سال و سه ماه همت والانهمت در مالش گردن کشان و سیه تابان گماشت

راجه شنباک (۶) بن راجه درسال مدت سی و شش سال در تادیب و تخریب ظالمان و قلع و قمع مفسدان ساعی بود ـ

---

(۱) برسمی (۲) ست پال (۳) هشت ماه (۴) سه ماه (۵) دندیان (۶) سیناک ـ

راجہ کہیم بن راجہ شتباک مدت پنجاہ وہشت سال و پنج ماہ انتظام مہام ممالک و سلطنت و اتمام مرام خلایق نمود

راجہ کہیمن بن راجہ کہیم چون در سرانجام مہام سلطنت کاہل و بتقدیم مراسم عدالت ذاہل بود در معاملات مالی و ملکی نمی پرداخت بے پرواے ولاوبالی شعار خود ساخت ازانجاکہ ایزد جہان آراے نظام امور جہانیان بوجود مسعود فرمان روایان عظیم الشان منوط گردانیدہ جلوہ عہود جہانبانی و انتظام مہام مملکت رانی و امن و امان عالم و عالمیان و جمعیت و رفاہیت جہانیان وابستہ بہ ہوشیاری و آگاہی والی ولایت و جد جہد مالک مملکت منحصر داشتہ پادشاہے کہ از امور بادشاہے غفلت ورزد و بے پرواز ید ہر آئینہ سلطنتش و یر نپاید بلکہ زندگانیش زود بسر آید بیت

چو شہ باز ماند ز پرواے ملک بود ہر سرے را تمنائے ملک

درین صورت امرا و وزرا سر از اطاعت راجہ برتافتہ بسروا نام وزیرش کہ دست تصدی در امور جہانبانی دخزاین و دفاین و دیگر کارخانہ جات قوی مطلق داشت در ساختند واورا امید وار سلطنت نمودند آن وزیر بطمع سلطنت و حب حکومت و حرص دنیا سالک مسالک بے حقیقتے و بے دفائے گشتہ بہ قابوئے کہ یافت و بہ تقریبی کہ دست داد راجہ کہیمن راکشتہ سریر آرای فرمان رواے گردید مدت سلطنت راجہ کہیمن چہل و ہشت سال و یازدہ ماہ ازانجا نسل پانڈوان کہ از ابتداے راجہ جد ہشتر لغایت راجہ کہیمن مدت یکہزار و ہشت صد و شصت و چہار سال سی تن بطناً بعد بطناً فرمانرواے کردند منقطع گردید و امور جہانبانی بہ قوم دیگر منتقل گردید راجہ بسروا کہ از پایہ وزارت بدرجہ سلطنت رسید بعد اتمام کار راجہ کہیمن بر تخت جہانداری جلوس نمود و بسرانجام مہام سلطنت اشتغال ورزید چون احوال این راجہ واولادش مفصل ظاہر نیست لہذا باختصار پرداخت اسم ہر یک و مدت سلطنت بقید تحریر مے درارد مدت سلطنت راجہ بسروا ہفدہ سال و چہار ماہ

راجہ سورسین بن راجہ بسروا بعد پدر والا قدر اورنگ جہانبانی را زیب و زینت داد مدت سلطنتش چہل و دو سال و ہشت ماہ

راجہ بیرساہ بن راجہ سورسین سریر آراے سلطنت گردیدہ عالمیان را در پناہ دولت خویش آورد مدت جہانبانی پنجاہ و دو سال و دو ماہ

راجہ آہنگ ساہ بن راجہ بیرساہ تخت نشین جہاندارے گشتہ ظل اُلگن بر مفارق عالمیان گشت

مدت سلطنت چهل و هفت سال و نه ماه

راجه پرچهت بن راجه آهنگ ساه جهان آرا و مملکت پیرا گشته زندگانی بکام خود نمود مدت سلطنت سی و پنج سال و یازده ماه

راجه درتهه بن راجه پرچهت کامیاب سلطنت و جهانبانی شده عدالت گستری و رعیت پروری نمود مدت سلطنت چهل و چهار سال و سه ماه.

راجه سوده پال بن راجه درتهه بر امر سلطنت فرمانروا و کامروا گردید و از عدل و انصاف جهانیان را خوشنود ساخت مدت سلطنت سی سال و سه ماه

راجه بورمت بن راجه سوده پال در انتظام مهام گیتی ستانی پرداخته مقصودیاب گردید مدت سلطنت چهل و دو سال و دو ماه.

راجه سنجی بن راجه بورمت در امور جهانبانی قیام ورزیده رعیت نوازی نمود مدت سلطنت سی و دو سال و سه ماه

راجه امرجود بن راجه سنجی فرمان روائے مملکت بوده کام روائے خلائق گردید مدت سلطنت بست و هفت سال و چهار ماه

راجه این پال بن راجه امرجود کوس مملکت ستانی نواخته عدالت پیرائی را رواج داد مدت سلطنت بست و دو سال و یازده ماه

راجه سروهی بن راجه این پال. نقاره عالمگیری بلند آوازه ساخته مملکت پیرائے گشت مدت سلطنت چهل و هفت سال و هفت ماه.

راجه پدارتهه بن راجه سروهی رایت فرماندهی برافراخته عالمیان را امان بخشید مدت سلطنت بست و پنج سال و پنج ماه.

راجه بدهمل بن راجه پدارتهه بعد جلوس بر اورنگ جهانبانی بعیش و عشرت پرداخته از امور کلی غافل گردید بنگ خوردن و به بدخوی و بدگوئی بسر بردن شعار خود ساخت و از کثرت بنگ بیهوش گشته با امرا و وزرا سلوک ناهنجار کرد کیف بنگ اگرچه در ابتدائے حال سرخوش و مفرح دارد و خیالات رنگین و فکرات نوائین بر روئے کار می آرد اما آخر کار آدمی را ضائع میسازد و از عقل و دانش دور و به نسیان و بیهوشی نزدیک میگرداند و بشرط مداومت دماغ و دولت آن سودائے دماغ و مالیخولیائے مزاج بظهور میرسد رعب و دهشت بر طبیعت استیلا مے نماید فراست و فرزانگی زوال مے پذیرد و مردی و مردانگی اختلال مے یابد همانا که بنگی متلون مزاج و متنوع احوال مے باشد غیر از درشت گوئے و زشت خوئے کاری ندارد و احسان و مروت مردم را در حق خود بدی مے انگارد و در عوض اخلاص و محبت عناد و عداوت بظهور مے آرد و حق ناشناسی و کفران نعمت پیشه خود دارد حلاوت عسل و مرارت حنظل مساوی مے انگارد بسا بنگی را دیدم و آزمودم که بنابر افراط این کیف از صاحب دولتے بمفلسی

وازتوانگرے بہ تہیدستی رسیدند وازگلشن اہلیت درخارستان بدخوے افتادند بنگی را
بسان سگ غوغو کردن ومانند خر بانگ ناہموارہ زدن ناچار یک نسل بنگے را بطناً بعد بطناً بدخو و بدگو
بعالم وجود برامدن بے اختیاریست **قطعہ**

بنگ خوردن کسے کہ عادت کرد — دو علامت ازو شود ظاہر
حسن اخلاق میرود از وے — زشتت خوے از و شود باہر

بالجملہ راجہ مذکور از افراط بنگ خوردن ارکان دولت طریقہ بدگوئی در پیش کرد از مہام
جہانبانی غفلت وکسالت ورزید وبیرماہ وزیرش نظر برے پروائی او داشتہ بقابوے
وقت کارش باتمام رسانیدہ والی ولایت ومالک مملکت گردید مدت سلطنت راجہ بدہل سی
ویکسال وہشت ماہ از ابتدائے راجہ بسرواکہ بعد نسل پانڈوان بسلطنت رسیدہ بود تغایت
راجہ بدہل چہاردہ تن مدت پانصد ویکسال جہان آرائے وحملکت پیرائے نمودہ جہان
گذران را پدرود کردند وازینجا نسل راجہ بسروا منقطع گشتہ امر سلطنت بقوم دیگر انتقال یافت

بیت

نیک وبد روزگار دیدیم گذشت — افسانہ این وآن شنیدیم گذشت

راجہ بیرماہ کہ از پایہ وزارت بسلطنت رسید مدت سلطنت سی وپنج سال
راجہ جنجاب سنگہ بن راجہ بیرماہ مدت سلطنت بست وہفت سال وہفت ماہ۔
راجہ نبرکہن[1] بن راجہ جنجاب سنگہ مدت سلطنت بست ویک سال +
راجہ مہی پت بن راجہ نبرکہن مدت سلطنت بست وپنج سال وچہار ماہ۔
راجہ مہابل[2] بن راجہ مہی پت مدت سلطنت سی وچہار سال وہشت ماہ
راجہ سروپ دت بن راجہ مہابل۔ مدت سلطنت بست وہشت سال وسہ ماہ
راجہ مترسین بن راجہ سروپ دت مدت سلطنت بست وچہار سال وسہ ماہ۔
راجہ سکہدان[3] بن راجہ مترسین۔ مدت سلطنت بست وہفت سال ودو ماہ
راجہ جیتمل بن راجہ سکہدان۔ مدت سلطنت بست وہشت سال ویازدہ ماہ
راجہ کل مک بن راجہ جیتمل مدت سلطنت سی ونہ سال وچہار ماہ
راجہ کلمن بن راجہ کل مک مدت سلطنت چہل وشش سال
راجہ سرمردن بن راجہ کلمن مدت سلطنت ہشت سال ویازدہ
راجہ جیون جات بن راجہ سرمردن مدت سلطنت بست وشش سال

(۱) سترکہن (۲) بہابل (۳) سکنوان۔

راجه هری جک بن راجه جیون جات. مدت سلطنت سیزده سال و دو ماه
راجه بهیر سین بن راجه هری جک. مدت سلطنت سی و پنجسال و دو ماه.
راجه دهت بن راجه بهیر سین چون بر تخت جهانبانی نشسته بمقتضائے مستی برنائے و غرور دولت روائے از امور مملکت غافل گشت و اصلا بکار مالی و ملکی نمی پرداخت و بعیش و عشرت گذرانیدن و حالیا در حرم سرا بودن شعار خود ساخت فی الواقع ریعان برنائی و عنفوان جوانی آشوبگاه بے خردے زمان نادانی و هنگام وزیدن تند باد صرصر نفس حیوانی و پالغز پارسا گوهرے و مظهر امور شیطانی و از روئے لذات نفسانی و خواهش حظات جسمانی و تمنائے حصول کامرانی و مبتغائے امال و امانی و ابتغائے درازی عمر فرزندگانی است دانشوران از همه کار فرموده اند که فرمان روایان را غفلت امریست مذموم از جمیع امور و کاهلی فعلی است بدتر از تمامی افعال شجر دولت را تبر و نهال سلطنت را اره بسا بادشاهان بسبب غفلت و کاهلی از سریر سلطنت بر حصیر گدائی و از اوج دولت بحضیض افلاس رسیده اند القصه چون بے پروائی و لاؤبالی راجه بر همه مشهور گردید نندهر وزیرش نظر بر نارسائی او انداخته بارکان دولت و اعیان مملکت اتفاق نموده و از صحائف و تواریخ راجهائے پیشین تغلب و تسلط وزرائے سابقه و رسیدن آنها از پایه وزارت بمرتبه سلطنت واقف گشته از روئے استیلائے که داشت راجه دهت را مسافر ملک نیستی نموده خود سریر آرائے جهانبانی گردید مدت سلطنت راجه ادهت بست و سه سال و یازده ماه از ابتدائے سلطنت راجه بیرماه لغایت سلطنت راجه دهت شانزده تن مدت چهارصد و چهل و شش سال بامور سلطنت پرداختند از نجا نسل راجه بیرماه منقطع گردید بیت

سر انجام گیتی همین است و بس ۔ وفائے نکرده است با هیچ کس

راجه نندهر از وزارت کامیاب سلطنت گردیده مدت چهل و یکسال و شش ماه جهانبانی نموده کوس رحلت نواخت.

راجه سین دهوج بن راجه نندهر مدت چهل و پنج سال و سه ماه بسلطنت پرداخته ازین جهان رفت.
راجه مهی گنگ بن راجه سین دهوج مدت چهل و یکسال و دو ماه کامروائے جهانبانی نموده جهان گذران را پدرود نمود.
راجه مهاجود بن راجه مهی گنگ مدت سی سال و سه ماه جهانبانی و کامرانی کرده رخت هستی بربست.
راجه ناته بن راجه مهاجود مدت بست و هشت سال بامر سلطنت اشتغال ورزیده پیمانه زندگانی لبریز کرده.
راجه جیون راج بن راجه ناته مدت چهل و پنج سال و هفت ماه به مهام جهانداری

قیام ورزیده ودیعت حیات سپرد +

راجه اودی سین بن راجه جیون راج مدت سی و هفت سال و پنج ماه عالم آرائی نموده رحلت کرد

راجه انند جل بن راجه اودی سین مدت پنجاه و یکسال فرمان روائی نموده بملک آخرت شتافت +

راجه راج پال بن راجه انند جل بعد جلوس اورنگ جهانبانی کمر همت بملکستانی بسته بزور تیغ و سرپنجه شجاعت اکثر ملک بتسخیر در آورده فرمان روایان را فرمان پذیر خویش گردانید از انجاکه دنیا باده ایست مظهر مستی و استکبار و مثمر بوالهوسی و استجبار راجه مذکور بنا بر هجوم لشکر و تسلط بر سلاطین اطراف به بدمستی زندگانی میکرد و حکام دیگر را در خاطر نیاورده بهمه کس متکبرانه و بدمستانه سلوک مے نمود **بیت**

باسباب دنیا چنان غره شد | که خورشید در پیش او ذره شد

فرموده حکمای پیشین و آزموده بزرگان عاقبت بین است که هر که سر کبر و رعونت بر آسمان برد همانا که در کمتر زمانه همان سرش زمین نهاده بخاک برابر گردد و هر کس که از مستی دولت و جاه دستار کج نهاده متکبر گردید زود که فلک کج رفتار همان دستار در گردنش انداخته سر برهنه در مذلت و خواری افگند **مثنوی**

تکبر عزازیل را خوار کرد | بزندان لعنت گرفتار کرد
چو دانی تکبر چرا مے کنی | خطا مے کنی و خطا مے کنی

مصداق این مقوله آنکه سکونت نامی که بر قلیلی ملک دامنه کوه کمایون تصرف داشت و از خراج گذاران راجه بود با امرای رکن السلطنت و وزرای موتمن الدوله اتفاق نموده بر سر راجه راج پال لشکر کشید چون ارادت ایزدی بران بود که کاهے را بر کوهے مظفر گرداند و مورے را بر مارے نصرت دهد باتفاقی که رو داد سکونت غالب آمد و راجه راج پال در رزمگاه کشته شد **منظوم**

چو نیرو فرستد به تقدیر پاک | زمورے به مارے رساند هلاک
که در جنگ فیروزی از اختر است | نه از گنج و بسیارے لشکر است

مدت سلطنت راجه راج پال بست و شش سال از ابتدای راجه دندهر تغایت راجه راج پال نه تن سیصد و چهل و هفت سال فرمان روائی کردند و از ینجا سلسله راجه دندهر منقطع گردید و امر سلطنت بدیگران انتقال یافت **بیت**

بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند — کز ہستیش بروے زمین جز نشان نماند

راجہ سکونت کوہی چون والئے ولایت و مالک مملکت گردید برخود مغرور گشتہ بہ امراء و وزرا سلوک ناہنجار در پیش نمود و بادہ سلطنت بر مزاج او گوارا نیفتاد و از آنجا کہ جہانبانی وابستہ باخلاق حسنہ و اوصاف مستحسنہ و اعمال پسندیدہ و افعال گزیدہ و حوصلہ فراخ و ہمت عالی و نیت درست و برداشت فراوان و شجاعت فطری و سخاوت جبلی و عدالت گستری و عطوفت ورزے است راجہ مذکور چون ازین صفات خالی و بہ پست فطری و کم ہمتی و کم حوصلگی و کم خردی و تنگ ظرفی و بد سلوکی و ناہنجاری و بدحالی آمادہ بود کارہائے کہ شایان زبان روایان نباشد و افعالے کہ بسلاطین نسزد بعمل مے آورد و از بسکہ بکوکنار میل بسیار داشت بنا بر افراط این کیفیت از عقل و دانش دور و بہ بے خبردے و بیدانشی نزدیک گردید اگرچہ جمیع کیفیات مردود اہل دانش است اما کوکنار مذموم ترین کیفہا است جوان را پیر و صحیح المزاج را رنجور میکند بگلشن جوانی خزان پیری در چاشت گاہ[1] شباب زوال شیب میرساند آفتاب جبینان را گرفتار کسوف ناتوانی مے سازد و ماہرویان را در محاق ضعف مے اندازد و از تاثیرات آن رگہائے بدن مانند تارہائے مسطر نمایان مے شود و بر صفحہ چہرہ ہیچو کاغذ ژولیدہ کنجلک ظاہر مے گردد و بیداری شب و نیم خوابے روز رنجوری می آرد و شاہین خواب طائر ہوش را گاہے در چنگل میگیرد و گاہے مے گذارد و بے شائبہ تکلف آدمی را سیر[2] کوکنار از امور دنیا غافل و از کار عقبے ذاہل میکند و از لذات خورش و آرامش خواب باز میدارد و از صورت و شکل اصلی مسخ مے سازد و اینچنان در پوست مے افتد کہ ترک زندگانی آسان باشد و ترک از و مشکل بالجملہ راجہ از روے بیخردے با برایا و رعایا راہ معدلت نسپرد و بمسلک طریقہ جور و جفا در پیش نمود ارکان دولت و اعیان مملکت کہ از سلوک ناہنجارش متشکی بودند در اندک فرصت از و منحرف شدند و این اخبار در ممالک مشہور گشت

بیت

پاس دارے بعدل و داد بود — ظلم شاہی چراغ و باد بود

راجہ بکرماجیت والی اوجین بر اختلال احوال راجہ بدمآل و گردن تابے امراء و وزرائے او آگاہ گشتہ با لشکر ظفر طراز و عساکر عدو گداز متوجہ اندرپت یعنے دہلی گردید راجہ سکونت از استماع این خبر صفوف پیکار آراستہ آمادہ مدافعہ گشت ہر دو لشکر باہم پیوستہ آتش

---

(۱) شامگاہ (۲) شرب

کارزار برافروختند بهادران شجاعت پیشه و دلیران شهامت اندیشه جنگی نمودند که زنگ از دل صمصام رفت و تیر کلمه زه بر زبان راند کمان بر بازوے شان قربان گشت و خنجر بکلام آفرین زبان برکشاد از باد حمله بهادران سرهاے مردان از نهال قامت چون برگ ریزان بباد خزان میریخت و تار و پود حیات مبارزان مانند رشته اطناب از هم میگسیخت از آب تیغ دلیران چمن چمن گل زخم مے شگفت و بر دست و بازوے دلاوران هر لحظه قضا آفرین مے گفت از انجاکه مقاومت با فیل دمان نه امکان پشه ضعیف بنیان و ستیزه با شیر ژیان نه یاراے آهوے ناتوان است راجه سکونت تاب محاربه نیاورده شکست یافت و در رزمگاه کشته شد و راجه بکرماجیت مظفر و منصور گشت.

نظم

غزاے که جوید نبرد از پلنگ   شود خاک از خون او لاله رنگ

نزوے که بر روے سر ابر زمان   به پیکار شاهیش آید گمان

مدت سلطنت راجه سکونت چهارده سال *

راجه بکرماجیت بن گندهرپ سین در بیان ولادت راجه بکرماجیت و شرح احوال او در بعضی نسخه اختلاف بسیار دیده و شنیده میشود در اکبرنامه و دیگر تواریخ مے نویسند که آبا عنجد فرمان رواے اجین بودند و پدرش گندهرپ سین نام داشت اما آنچه از نسخه ترجمه سنگهاسن بتیسی که مشتمل بر احوال سعادت اشتمال آن راجه قوی اقبال تقلم آورده اند بمطالعه در آمده این است وقتے که اندر فرمان رواے عالم ملکوت در مقام خویش بزم طرب و نشاط آراسته داد عیش و انبساط مے داد در آن حال گندهرپ سین خلف او بر یکی از حورانے که در آن بزم رقص مے کردند مبتلا گشته نگاه عاشقانه و مشتاقانه نمود راجه اندر از این جهت که آن حور منظور نظرش بود از معاینه این حال بر آشفت و از قهرمان جلال براے خلف خویش دعاے بد کرد که از عالم علوی فرود افتد و بجهان سفلی در آمده روزانه بصورت خر و شبانه بشکل آدمی بوده باشد و هرگاه راجه والا شان جسد خری او را در آتش سوزان انداخته خاکستر گرداند باز بصورت اصلی در آمده از عالم ناسوت در جهان ملکوت که مسکن مالوف اوست باز انتقال نماید بقدرت قادر مطلق همان زمان گندهرپ سین از مکان خویش جدا شده بصورت خر در آمده در تالابے متصل دهارانگری واقعه دکن که راجه بار مرزبان آنجا بود افتاد و درون آب اقامت ورزیده بخاطر آورد که دختر راجه این شهر را باید درخواست تا بوسیله آن جسد خری در آتش بیفتد و از این عالم انتقال نمایم و درین اندیشه

بود که برہمنے تقصد غسل بکنارہ آب در رسید وگندہرپ سین آواز کرد که اے برہمن من گندہرپ سین پسر راجہ اندرہ درین آب اقامت دارم براجہ این ولایت پیغام کن که دختر خود را بمن پیوند گرداند تا ہر مقصودے که داشته باشد بانجام رسانم ورصورتے که ازین امر انحراف ورزد این شہر را زیروزبر مے سازم برہمن در آنروز این آواز باور نکرد چون دو سہ روز علی الاتصال ہمین نمط آوازے از آن تالاب شنید ناگزیر براجہ دہارانگرے را برین امر غریب اطلاع داد راجہ متعجب شده برکنارهٔ تالاب رفته این آواز بے واسطه بگوش در آورد وگفت اگر فی الواقع تو گندہرپ سین خلف راجہ اندر ہستی و قدرت سرانجام مہام و مرام خلائق داری فی الفور حصار آہنی بر دور این شہر درست ساز تا تصدیق بر قول تو کرده دختر خود را در زوجیت تو در آورده شود وگندہرپ سین قبول کرده بجہت حصول این مامول بجناب ایزد واہب العطایا مناجات کرد بقدرت معمار حقیقی که وقوع امثال این امور غریبه از و مبتوان شمرد ہمان شب بدون وساطت معمار وحداد حصار آہنی باستحکام تمام در دور شہر پدید آمد

نظم

سہ فرسنگ بالاو پہنا چہل
بجائے ندید ند زو آب و گل

ہمین آہنین پاره بود و بس
بعالم چنین قلعه نشنید کس

سنوح این سانحه غریبه باعث تعجب خلائق گردید و راجہ دہار حیران مانده بموجب قرارداد دختر خود را در زوجیت گندہرپ سین دادن وایفاے وعده نمودن ناچار دانسته برکنار تالاب رسیده آواز کرد که گندہرپ سین از ظہور این خارق بر گفتار تو اعتماد و اعتبار کردم از آب بیرون بیا تا بر طبق وعده دختر خود در عقد تو در آورده شود گندہرپ سین از اصغاے این آواز بہیئت خرے از آب بیرون آمده خود را نمودار ساخت راجہ از دیدن او در گرداب حیرت فتاد و زیر عرق خجالت گشت و باخود گفت اگر دختر را باین خر پیوند دہم از شماتت و بدگوے امثال واقران اندیشه دارم و اگر ازین امر انحراف مے ورزم این قدسی نژاد قدرتے دارد که ما را و اہل شہر را بر خاک ہلاک انداز وگندہرپ سین بر اسرار ضمیر راجہ واقف شده گفت که ما را در پیکرے خرے دیده عزم مخور حکمت آفرید گار بران رفته که روزانه باین ہیئت ہستم و شبانه بصورت آدمی متمثل میشوم بالضرور راجہ دہار از مرشش یاراے عدول ندانسته دختر خود را بزوجیت او آورد وگندہرپ سین روز در پیکر خر بوده در طویله گاه مے خورد و ہر شب در جسم انسان در آمده بشبستان خاص رفته بزوجه خود عیش وعشرت مے کرد اما راجہ دہار از شماتت یاوه

گویان وزبان طعنه ہرزه سرایان خجل ومنفعل مے بود وایا در تدارک این امرے کوشید نوبتی گندہرپ سین بطریق دوام بوقت شب جسد خرے گذاشته بصورت آدمی در آمده درون حرم سرا رفته بود راجه قابو یافته در طویله آمده جسد خرے او را بدست آورده در آتش سوزان انداخته خاکستر گردانید گندہرپ سین ہمان وقت از حرم سرائے بیرون آمده گفت که اے راجه وقتے که اندر من دعاے بد کرده چنان گفته بود ہر گاه این بدن خرے را راجه عظیم الشان بسوزاند من باز ازین عالم بمکان اصلی خود واصل شوم درین صورت از تو در حق من عنایت غایت مصروف شده که این پیکرے که باعث نکال و وبال من بود بسوزانیدے پیش ازین پسرے من بهرتهری نام از پرستار ولادت یافته اکنون که دختری تو حامله است بکرماجیت نام پسرے ازو بوجود خواہد آمد که قوت ہزار فیل داشته باشد ونام این ہر دو پسر بر صفحه روزگار تا انقراض زمان خواہد ماند چون ایام دعاے بد اندر از حال من آخر شد ومارا در عالم علوی بمکان خویش باید شتافت از شما رخصت مے شوم این را بگفت وبجانب آسمان روانه گشته از نظر غایب گردید راجه از سنوح این سانحه غریبه حیران شده تاسف خورد که خدمت این ملکی نژاد که از اتفاقات حسنه درین جا وارد گشته بود بواقعی بجا نیاوردم ونیز خوف بخاطر راه یافت که پسرے ازین دختر پیدا خواہد شد که ہزار فیل را قوت خواہد داشت اگر او درین ملک متسلط گشته بزور بازوے خود سلطنت ما را بگیرد مقاومت با وشکل خواہد بود پس نگاہبانان تعین فرمود که ہر گاه ازان دختر پسر ولادت شود باید که حاضر گردانند تا کارش باتمام رسانیده شود دخترش از فراق گندہرپ سین در آتش غم مے سوخت چون شنید که نگاہبانان تعین شده اند اندیشه کرد که پسر مرا عنقریب بعرصه وجود مے در آید بکشند غم بالاے غم عاید حال او گردید وزندگانی بر و وبال گشت وزیاده ازین تاب حزن واندوه نیاورده شکم خود را از کارو بردریده تا رپود ہستی گسیخت وازین رو که ایام وضع حمل نزدیک رسیده بود ونیز ارادت ایزد جہان آفرین بران اقتضا داشت که آن پسر در عرصه گیتی بوجود آمده کارہاے که از اندازه بشری بعید باشد بظهور رساند از شکم آن عورت پسر زنده بر آمده بسان نوزادگان گریه آغاز نهاد نگاہبانان ہمان وقت آن پسر را نزد راجه برده حقیقت مردن مادرش وبر آمدن آن از شکم گذارش نمودند راجه از رفتن گندہرپ سین تاسف داشت در نیولا از مردن دختر خویش بد بمنط زیاده افسوس نموده

براحوال آن یتیم طفل رحم آورده نظر تربیت برگماشته وایہائے شیر دار مہربان دل برائے پرورش تعین نمود وآن را بکرماجیت نام نہاد **قطعہ**

بخشیے برصغیر کن شفقت　　کیست کو این دقیقہ فہم کند
نیست بے رحم تر زشیر کسے　　شیر ہم برصغیر رحم کند

وہمچنین در پرورش و تربیت بہرتہری برادر غیر مادرے بکرماجیت توجہ مے گماشت ہردو برادر چون کلان شدند ازین جہت کہ علامات رشد وکامرانی و کاردانی از ناصیہ حال سعادت اشتمال بکرماجیت پیدا واشارات سلطنت وجہانبانی از خطوط دست او ہویدا بود راجہ درحق او زیادہ شفقت مے نمود بعد ازانکہ بجد بلوغ رسیدہ ولایت مالوہ باقطاع او مقرر گردانید بکرماجیت التماس کرد کہ برادر کلان من بہرتہری ست باوجود او لایق نیست کہ من امر حکومت برخود بگیرم ایالت بنام برادر کلان مقرر شود ومن بامر وزارت او خواہم پرداخت راجہ التماس او پسندیدہ حکومت مالوہ بہ بہرتہری مقرر کردہ ہردو برادر را بر آن ولایت رخصت نمود بہرتہری دران ولایت رسیدہ شہر اجین را دارالایالت نمودہ حکومت مے کرد وبکرماجیت بامر وزارت قیام داشتہ نظم ونسق مہمات از قرار واقعی مے نمود این ہردو برادر بزور پنجہ دلاوری ومردانگی وقوت فراست فرزانگی اکثر ولایات جوار در حیطہ تصرف درآوردند وفرمان روایان را فرمان پذیر کردند حکم انہا بر اکثر ممالک جاری گشت وشہر اجین آن قدر وسعت یافت کہ سیزدہ کروہ طول ونہ کروہ عرض آبادی گردید ازانجا کہ راجہ بہرتہری را با اہلیہ خویش کہ انگ سینا نام داشت وآن را پنگلا نیز گفتندے الفت بسیار بود اکثر اوقات درون حرم سرا سے ماندی وبرائے بکامرانی بودہ نرد عشق ومحبت باختے و بامور مالی وملکی کمتر پرداختے وتمام مدار الہامی فرمان روائے بر سر بکرماجیت برادر خود گذاشتہ بود بکرماجیت براجہ از روے مصلحت ونصیحت گفتے کہ مدام درون حرم سرا بودن واز مہمات جہانداری غفلت ورزیدن مناسب نیست ملکہ جہان چہ برائے انکہ مدار کار بر بکرماجیت بود وچہ بنابرآنکہ او راجہ را از بودن اندرون منع میکرد از بکرماجیت آزردہ شدہ بسخنان سخت ودرشت راجہ را برین آورد کہ بکرماجیت را از پیش خود اخراج گرداند چون راجہ نادان محکوم حکم آن زن خانہ برانداز بود بالضرور برادر خود را کہ از جان عزیز ومدار ممالک برو بود از ملک خود بدر کرد وآن مسلوب الذکا ومطیع ومغلوب النساء نظر

بر روابط واخلاص برادرے بجردہ وتقدیم[1] خدمات ونظم ونسق او بخاطر نیاوردہ اورا برائے حصول رضامندے زن اخراج نمود **نظم**

عزیزان راکند کید زنان خوار | بہ کید زن شود دانا گرفتار
زکید زن دلِ مردان دونیم است | زنان راکیدہائے بس عظیم است
زن از پہلوے چپ شد آفریدہ | کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ

چون مدتے برین بگذشت زنار داری بتقویت ریاضت ثمری بدست آورد کہ ازخوردن آن زندگانی جاودانی حاصل گردد واو آن ثمرا بضرورت عورت خود بامید حصول مواد معیشت بطروق تحفہ ازنظر راجہ بہرتہری گذرانیدہ بمراد خویش کامیاب گشت راجہ ازبس کہ بزوجہ خویش کمال محبت داشت آن میوۂ حیات بخش را بہ رانی ارزانی نمود چون رانی فاجرہ دردام محبت میرآخور سرکار گرفتار بود آن ہدیۂ عدیم المثال را باو رسانید ومیرآخور آن تحفہ بدیع را بہ قحبہ لاکھا[2] نام کہ پابند زنجیر عشق او بود گذرانید آن لولے بخاطر آورد کہ حیات ابدی اورا باید کہ نیکوکار وپرہیزگار بودہ باشد مارا ہمین قدر زندگانی کہ در تبہ کاری وبدکردارے گذشتہ وے گذرد وبال است ہمان بہتر کہ این تحفہ نادر را برائے راجہ کہ از عدالت ونصفت اورعایا وبرایا درامان است پیشکش نمایم تا زندگانی ابدی راجہ منتج آسایش وآرامش عالمیان تواند بود پس لولے آن ثمر بے نظیر را بنظر راجہ گذرانید راجہ آن را شناختہ درلجہ حیرت فرو رفت چون بہ تحقیق این امر پرداخت وبرماجرائے او واقف گشت راز نہانی رانی از پردہ برون افتاد رانی مغلوب یاس وہراس گشتہ خود را از بام بلند فرو انداختہ قالب تہی ساخت وبدرکات اسفل السافلین فرو رفت راجہ بمحبت آن عورت فاجرہ ندامت کشیدہ برعمر گذشتہ تاسف نمود وازمردن او مسرور گشت **بیت**

زن بدرا برادر مردہ بہتر | غم کار زنان ناخوردہ بہتر

ودر بعضے نسخہ متقدمین مقدمہ عشق رانی بمیراخور ومردنش بدین تقریب مرقوم نیست آن عورت را از عصمتیان قرار دادہ ومردن آن را بدین نمط نوشتہ اند کہ روزے راجہ بہرتہری بقصد شکار سوار شدہ بود درنزدیکے موضع دید کہ عورتے با پیکر بے جان شوہر خود قصد ہمراہی نمودہ بسان عصایم شوہر پرست وعفایف پارسا سرشت خود را درخرمن آتش سوزان انداختہ شگفتہ رو وکشادہ پیشانی خاکستر گردید راجہ ازمشاہدہ این حال برعالی ہمت آن فرخندہ مال آفرین کرد وبمسکن خویش رسیدہ ماجرائے احوال او پیش رانی گذارش نمودہ تعریف ہمت

---

(۱) تقدیم ممالک وتنظیم مہمات (۲) لاکھا بیوا

آن عورت نمود رانی برزبان آورد که ثبات محبت و فرط عصمت زنان پارسا گوہر اقتضائے آن
دارد که بعد مردن شوہر محتاج سوختن نگشته بلا تعلل قالب تہی نماید راجه این سخن در خاطر داشته
برائے امتحان دعوائے رانئے که درین وادی داشت تدبیرے مے انگیخت روزے
کسان بموجب تلقین راجه از شکارگاه نالان و فریاد کنان شدند و نیز در شہر آمده برزبان آوردند
که راجه را با دیو محاربه روداده بود غالب آمده راجه را برخاک ہلاک انداخت و این خبر برانی
رسانیده کسوت خاصه که بخون آلوده آورده بودند برائے تصدیق گذرانید ند رانی که در عشق
و محبت ثابت قدم بود و راسخ دم امتیاز بر صدق و کذب نکرده بمجرد استماع این خبر
قالب تہی نموده دعوی خود را که در محبت داشت باثبات رسانیده بنیک نامی جاوید یافت

بیت

خوش آنکه براه عشق جان داد عشق است که جان باوتوان داد

و در بعضے نسخه چنان نوشته اند که راجه بهرتهری دو زوجه داشت و در دام عشق ہر دو
گرفتار بود عورتے که از تقریب محبت میراخور از بام افتاده بود و قالب تہی کرد انگ سیتانام
داشت و آن فاجره بدکردار بود و این که از خبر مردن راجه بے توقف جان بجان آفرین داد
پنگلا نام داشت که در عشق راجه ثابت بود القصه راجه بهرتهری از مردن آن زن فاجره از روئے
غیرت یا از روئے وفات این زن صالحه از عبرت ترک سلطنت کرده راه پیمائے بادیه تجرید
گردید و بعبادت رب العباد اشتغال ورزیده ریاضات شاق کشیده بهدایت ہادئے
مطلق شمع حقیقت در شبستان باطنش روشن گشت و از واصلان درگاه احدیت و نزدیکان
جناب صمدیت شد و از نتیجه ثمری که ذکر آن تحریر آمده یا از کثرت ریاضت زندگانی جاوید یافت
و بقول اہل ہند تا حال در خلعت ہستی بوده بطریق اخفا در عالم سفلی سیار است **بیت**

بسر وقت شان خلق کے ره برند که چون آب حیوان بظلمت درند

بالجمله چون راجه بهرتهری بدر رفت و ولایت از فرمان روائے که محارست خلق از دیوان
زبردست که دران زمان غالب بودند توانند نمود خالی گردید از اطراف ممالک دیو و عفریت
دست تطاول بر خلق الله دراز کردند و در شهر اوجین بیہر بتال نام دیوی که سرحلقه دیوان
مردم آزار و سرآمد عفریتان آدم خوار بود رسیده بمردم آزارے و جان شکارے پرداخت
اکثرے از باشندگان آن شہر شکار عفریت شدند و اکثرے رو بفرار نهاده جان

خود بسلامت بر دند و شهر اوجین که در آبادی و معموری بروے زمین ثانی نداشت و در رونق و زیبائی دم مساوات بشهر اندر میزد ویران و بے رونق گردید آرے ولایت بے والی و ملک بے مالک حکم تن بے سردارد. **بیت**

جهان بے جهانبان تن بے سر است تن بے سر از خاک ره کمتر است

چون بسیاری از اہل شہر اوجین طعمہ دیو مردم خوار گردید اعیان و ارکان بمشورت یک دیگر بعفریت الناس نمودند که برائے خوراک خویش نوبت قرار دہد تا یک کس بنوبت خویش حاضر شده دران روز ذریعہ عدم اتلاف[1] دیگران گردد و یو این معنے قبول نموده فرمود که هر روز یکے از شہریان بنوبت خود بمکان حاکم نشین رسیده بر تخت سلطنت جلوس نماید و تجملات جهانبانی باو رجوع شود و آن کس تمام آن روز در اجرائے احکام حکومت و دار و گیر بسر برد و امرا و وزرا و طوائف انام در اطاعت او باشند چون روز باخر رسد در وقت شب آن فرمان روائے یکروزه خوراک من بوده باشد ہمگنان بحسب ضرور این امر جلیل القدر قبول نموده نوبت بر اہل شہر قرار دادند ہر روز یک کس نوبت بنوبت بادشاه یک روزه شده لقمہ دیو آدمی خوار مے شد و جمیع شہریان بسان مرغان مطبخ محبوس مطموره ہلاکت و آماده مرگ بودند الله الله اگر نظر بر احوال جهانیان انداخته شود بہمین آئین تمامی ذی حیات و اہل نفوس را که بر عرصہ روزگار بوجود آمده اند بنوبت خویش بپنجہ عفریت اجل و چنگل دیو مرگ گرفتار باید شد و ہیچ کس را رخصت اقامت دائمی و اجازت سلامت ابدی نداده اند خوشا و الاگهی که بر کار و بار دنیا و ما فیہا نظر نکرده و خود را آماده مرگ انگاشته اوقات عزیز را که بدل ندارد دنیا در رب العباد صرف نماید و بیطالت و کسالت نگذراند

نظم

جهان اے برادر نماند بکس دل اندر جہان آفرین بند و بس
مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت که او چون تو بسیار پرورده کشت

القصه چون مدتے بہمین نمط منقضے گردید از اتفاقات حسنه جماعة بقلۂ غلہ که بزبان عرف بنجاره گویند از جانب ولایت گجرات در نزدیکے شہر اوجین رسیده بر لب دریاے منزل ساخت و بکرماجیت برادر راجه بهرتهری که بموجب اغوائے رانی اخراج یافته بود.

---

(۱) ہلاک

چنانچہ سابقاً تحریر درآمده در گجرات رفته نوکر نجاره شد دران فریق رفیق سفر بود
چون شب نقاب ظلام برعالمیان انداخت شغالان بعادت خویش فریاد نمودند از انجمله
شغالی بزبان خود گفت که بعد دو سه ساعت آدم مرده درین دریا مے آید چهار لعل بے بها
در کمرش و یک فیروزه قیمتی در انگشتری اوست هرکس که آن مرده را برآورده بخوردن من دهد
سلطنت روئے زمین نصیب او شود بکرماجیت بمقتضائے دانش خداداد بر سر اسرار السنه
مختلفه و حوش و طیور اطلاع داشت آواز شغال استماع نموده فی الفور بدریا درآمده منتظر گردید
بعد دو ساعت دید که مرده در آب مے آید شناکرده آن را برگرفت و از برآمدن لعل و
فیروزه از ان بیسکر یجان بر صدق گفتار شغال که مانند سروش غیب آواز داده بود تصدیق
کرده آن مرده را بر کناره دریا انداخت تا طعمه شغال راست گو شود و بر قول آن ملهم غیبی اعتبار
کرده امیدوار سلطنت گردید بروز دیگر برائے تماشائے شهر اجین که مسکن مالوف او بود در هر کوچه
باز ار گشت مے کرد تا آنکه سیرکنان بر دروازه کلالے در رسیده دید که تجملات بادشاهی
بر درگاه او حاضر است ارکان دولت و طبقات خلائق از دحام آورده اند و مے خواهند که پسر
کلال را که بموجب قرار داد عضریت نوبت او بود بر فیل سوار کرده برسم معهود بجانب تخت گاه
برند پدر و مادرش گریه کنان و موئے کنان و نوحه زنان و خاک بر سر افگنان بر دروازه ایستاده
اند بکرماجیت از مشاهده این حال حیران گشت که ایا رجوع تجملات سلطانی چیست و در شادی
گریه و نوحه از بهر کیست چون استفسار حقیقت نمود بر این معنی واقف گشته بر احوال پیری
کلال و جوانی پسرش ترحم نموده گفت که اے پیر مرد زنهار غم مخور و ناله مکن که بجائے پسر تو من
پیش دیو حاضر مے شوم و از تائیدات ایزد متعال او را مے کشم تا خلق الله از ظلم او نجات یابد و مارا
ثواب حاصل گردد در صورتے که او مارا مے کشد بهشت نصیب من خواهد شد که عوض غیری
خود را کشتن مے دهم کلال و دیگر مردمان گفتند که مایان را چگونه لایق باشد که مسافرے را بناحق
طعمه دیو مردم خوار گردانیم بر تقدیرے که امروز ترا عوض کلال زاده بفرستیم فردا عوض دیگری
را که خواهیم فرستاد همان بهتر که بآئین دیگران کلال زاده هم بنوبت خویش رفته حاضر شود بکرماجیت
درین وادی مطارحه بسیار نموده مبالغه از حد گذرانید و نوبت کلال زاده بر خود گرفت و بآئین
مقرر کسوت بادشاهانه بر خود راست کرده عطریه نفیسه مالیده سلاح و براق در بر انداخته
بر فیل کوه شکوه سوار شده بتوزک و تجمل تمام شادیانه نوازان در قلعه رفته بر سریر

جہانبانی اجلاس نمودہ زیب و زینت داد و اعیان و ارکان کمر اطاعت بربستہ ہر کدام بقدر مراتب بجائے خود ایستادہ در تقدیم اوامر عالیہ تقید ورزیدند حسب الحکم اعلے انواع خور دنیہائے حلاوت اسود و شربت ہائے لذت اندود آوردہ بر دروازہ قلعہ کہ راہ آمدن عفریت بود آمادہ و مہیا کردند انوار بادشاہی از ناصیہ احوال سعادت اشتمال او معائنہ کردہ تمام روز بوظائف دعوات سلامتی ذات فرخندہ صفات موظف شدند عفریت بعادت معہود بوقت شب بقلعہ در آمدہ اقسام خوردنیہائے دیدہ بمیل تمام خوردہ از لذت آن خوشوقت گردید بعد ازان اندرون رفتہ دید کہ جوانے زیبا منظر بر تخت نشستہ است بکرماجیت بمجرد دیدن عفریت از تخت برخاستہ بہ پیکار او تیار گردیدہ بدلاوری و دلیری تمام آمدہ در آویخت ہر دو باہم کشتی گرفتہ گاہے عفریت غالب مے شد و گاہے بکرماجیت اورا مغلوب میکرد چون کار از کشتی و جنگ مشتی درگذشت بکرماجیت خواست کہ باشمشیر آبدار کار آن نابکار باتمام رساند عفریت اورا زبردست و قوی جنگ و دلاور و آمادہ جنگ دانستہ بخاطر آورد کہ باین جوان در جنگ بس نمیتوانند آمد ہمان بہتر کہ صلح کردہ شود و راہ نجات جستہ آید درین صورت دست از مجادلہ باز داشتہ بزبان آورد کہ اے جوان نسبت دیگران توضیافت من خوب بجا آوردی بحلاوت آن جان بخشی تو کردہ بلکہ برائے خاطر داشت تو تمام سکنہ این شہر را از جان گزائے بہل کردم و بالو تعقد محبت بستم اکنون ازین جا بدر رفتہ بجائے دیگرے روم سلطنت این ولایت بتو ارزانی باد کہ سوائے تو دیگری قابلیت این امر جلیل القدر ندارد ہر گاہ مہمے بتو روے دہد مارا یاد خواہی کرد کہ بلا توقف حاضر شدہ مراسم رفاقت بتقدیم رسانم بکرماجیت گفت عوض خون مردم قصد ہلاک تو داشتم اکنون رابطہ محبت درمیان آوردے بہل ترا کردم چون فیما بین روابط اخلاص مربوط شدہ ازینجا بدر شو ہر گاہ کہ ضرور خواہد بود ترا طلبیدہ داشتہ خواہد شد بعد چنین محاورات عفریت ازانجا بدر رفت وسحرگاہ کہ مردم درون قلعہ آمدند بکرماجیت را زندہ دیدہ حیران ماندند و بر زندگانی آن مسافر شادمانی ہا کردہ در تمام شہر اطلاع دادند امرا و وزرا دران مکان رسیدہ بر حقیقت سلامت ماندن آن جوان بزور و قوت خویش و رفع بلیہ عفریت مردم خوار ازان شہر واقف شدہ باخود اندیشیدند کہ این قدر قوت و قدرت از اندازہ حال مردم این زمانہ زیادہ است ہمانا کہ این جوان از نژاد ملائک یا از صلب فرمان روایان بلند اقبال و یا بکرماجیت برادر راجہ بہرتہری خواہد بود چون استفسار احوال نمودند ظاہر گشت

که فی الواقع بکر باجیت است که رانی او را اخراج کرده بود و بسبب انقضاے شادی ایام شناخته نے شود ازین مژده جان فزا بغایت اقصاے خوش وقت شده مراتب حمد و سپاس بجناب حضرت صمدیت بجا آوردند که تسلط و تظلم عفریت آدم خوار رفع گشت و وارث این ملک برا و رنگ جهانبانی متمکن گردید ارکان دولت و اعیان مملکت و جمهور سکنه و عموم متوطنه او چون کمر اطاعت و عبودیت برمیان جان بسته در اقدام اوامر قدسیه و احکام مطاعه قیام ورزیدند و دران خطه دل کشا و معموره فرح افزا در هر کوچه و برزن و در هر خانه و بازار جشن عیش و شادی آراسته و بزم مبارکی و مبارک بادی پیراسته شد حدیقه مرادات عالمیان شگفتگی پذیرفت و روضه حاجات جهانیان گل گل شگفت و باغ جهان رونق از سر گرفت و گلشن روزگار طراوت بتازگی یافت و زمین و زمان را وقت خوش شد و کون و مکان را مسرت رو داد و عالم پیر را جوانی پدید آمد جهان دلگیر را شادمانی حاصل گردید **بیت**

زمانه بزم عشرت ساز کرده — فلک دریاے بهجت باز کرده
نواسازان نواها ساز کردند — سرود بیغمی آغاز کردند
زبس عیش و نشاط و شادمانی — جهان را تازه شد رسم جوانی

سرایندگان خوش نوا و مطربان شیرین ادا بآواز دل نواز و اصوات روح پرواز دلها را در ربودند و چنگیان ارغنون ساز و طنبور چیان خوش آواز از زبان تار نغمات دل نواز بر کشیده دل فریبے را کار فرمودند و رامشگران مهرعذار و نازنینان خورشید دیدار هنگامه رقص گرم کرده بچرخ در آمدند که فلک از حیرت تماشا قطب وار بر جا ماند و از چستی و چالاکی پاکوفتند که زمین آسمان کردار در جنبش درآمد و از صداے دستک مرغ خرد را از آشیانه دماغ پرواز داده و از گردش حلقه چشم عشوه سنج صبر و قرار از دلها در گردش آوردند **بیت**

هر گردش چشم دل ربائے — بر گردش دل زند صلائے

صداے نقاره شادی و خروش کوس مبارک بادی مسرت پیراے دلهاے غمگین گردید و آواز نفیر و غلغله ناے بچرخ هفتمین پیچید **نظم**

خروش کوس با بانگ ناے برخاست — زمین چون آسمان از جاے برخاست
جهان گردید یکسر خورمی دوست — فلک را بر درید از خورمی پوست

چون ایام هولے بود که آن جشنی هندی است مشهور از گلال افشانی تمام انجمن گلشن

ارغوانی کردند و از زعفران پاشی مجلسیان گونه زر درگرفت و پان گلعذاران را در چمن حسن
سرخرو نمود و تیل مشکین مویان را آب و تاب داده گلاب گرویان را آبروے تازه بخشید عطر
نکهت بخش دماغ اهل بزم گردید ارگجه از لطافت چون عشق صندلے بدنان در سینه جا کرد لخلخه
چون نسیم بهار مشام جان را معطر ساخت بخور هاے مشک پرور دماغ افروز گیتی شد بخار هاے
عنبر اسود مشام عالم معنبر گردانید عطریات ارواح را قوت بخشید و از شمامها جانی تازه بقالب دمید صبا
نافه کشا بود و هوا الخلخه سا نسیم عطر انگیز بود و شمیم عنبر بیز **بیت**

زمین نکهت بزم سیر فت دور   فلک نافه مشک بود از بخور

القصه بعد زیب پذیری سریر فرمان رواے از جلوس آن راجه فلک درجه امراے
والاشان و وزراے کار روان از حسن سلوک و سپاه و رعیت از نیکوے معاشرت و غربا
و زیر دستان از عدالت و فقرا و مساکین از سخاوت او خورسند و بهجت مند شدند معدلت
را روز بازار گرم گردید نصفت آئین تازه یافت مدح و ثناے آن نیک اختر بر زبان صغار و کبار
جاری و دعاے بقاے آن فرخنده سیر بر السنه اهل روزگار ساری گشت در ایام حکومت
او باران بروقت باریدن گرفت و اصلا قحط و وبا رو ننداد و در ولایت او احدی مفلس و گرسنه
نماند هیچکس در مال غیرے دست تعدی نداخت راه ظلم و ستم مسدود و رهزنی و دزدی نابود
گردید **منظومه**

زعدلش جهان را چنان امن گشت   که ایمن شد از خائنان کوه و دشت
امان در زمانش بجاے رسید   که منسوخ شد رسم قفل و کلید

و آن والاگوهر بمقتضاے وفور فراست و فرزانگی بر دقایق سایر صنایع مدققه و مشکله و حقائق
جمیع علوم متعارفه و غیر متعارفه واقف بود و بر السنه مختلفه سکنه اکناف عالم و بر زبان وحش و
طیر اطلاع داشت و از وفور آگهی بر اسرار افلاکیان و سرائر ضمایر خاکیان پے مے برد و از امور ماضی
و حال و استقبال اطلاع میداد **بیت**

خرده بینی که شناساے ازل تا ابدست   مو بمویش هنر و حرف بحرفش خردست

ازبسکه شجاعت فطری و مبارزت جوهری داشت بزور پنجه بازوے مردانگی و قوت فرط
فرزانگی تمامے ممالک وسیع دکن و اودیسه و بنگ و بهار و گجرات و سومنات را فتح کرده فرمان
روایان آن ممالک را فرمان پذیر خویش گردانید و در آخرها ولایت اندرپت که اکنون به دهلی شهرت

وارد تسخیر ور آورده راجه سکونت را در معرکه کشته تا کابل و آن ممالک بسکه خویش رائج ساخت چنانچه مقدمه کشته شدن راجه سکونت سابقاً گذشته واز بس که تائیدات یزدانی و تندیدات صمدانی قرین حال فرخنده مال آن ملکی نژاد بود و نیت بخیر و همت عالی داشت حاجات ارباب حوائج و مرادات اہل احتیاج بخوشترین وجهی بانجام مے رسانید واحدے از درگاه عالیش محروم و ناامید نمے رفت اگر شخصے مہمے ومطلبے که سرانجام آن از اندازه قوت بشری و احاطه دریافت عقلے بیرون بوده باشد پیش او رجوع آوردے از علو ہمتے فراخ حوصلگی بوجه احسن سرانجام دادے چنانچه بسیارے از حکایات غریبه و مقدمات عجیبه در حاجت روائے محتاجین وکام بخشی مساکین وجلائل شمائل وجزائل خصائل آن نامدار در محافل سلاطین عالی مقدار و بر زبان اہل روزگار مذکور و در صحف اکناف عالم مندرج و مسطور است علے الخصوص نسخه سنگهاسن بتیسی محتوی بر احوال فرخنده ملال او مشہور و موجب تصنیف این نسخه بطرز غریب نوشته اند که چون راجه بکرماجیت ازین جہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود بعد مادی ایام در ۵۴۲ سنه راجه بهوج که او ہم بمحاسن صفات و مکارم ایات متصف بود بر حکومت ولایت مالوه استقلال یافت و وزیرے برج پنڈت نام از فرط دانش کلید عقل راجه و مدار علیه ملک او بود چنانچه حکایات بدایع آن راجه و وزیرش نیز شہرت تمام دارد اتفاقاً راجه بهوج بقصد شکار بصحرا رفته بود دید که جمعے از طفلان خورد سال کوکی را بادشاه یکے را وزیر و دیگرے را کوتوال و سائر عمله و فعله سلطنت قرار داده طفلانه ببازی پرداخته اند و آن شاه طفلان بر پشته نشسته بسان بادشاہان بصلابت و مہابت در اجرائے اوامر حکومت و احکام عدالت مے پرداز دو از رسیدن راجه اصلاً پروائے نکرد و مشہور شده بود که آن فرمانروائے بازیچه در مقدمه دزدی لعل بے بہا آنچنان معدلت را کار فرموده که از ہیچ بادشاہی رفیع الشان بروے کار نیامد چنانچه این داستان مشہور است راجه بهوج از شنیدن این مقدمه و دیدن حکم رانی آن طفل متعجب گشت واز روے غیرت فرمود که آن را نزدیک بیارند چون ازان پشته فرود آوردند شکوه راجه برو غالب آمد طفلانه در گریه و زاری افتاد حسب الامر راجه آن را بران پشته بردند بدستور اولین نشان حکومت در و پیدا شد و هراس راجه از دلش ناپدید گشت راجه فرمود که وقوع این کار تاثیرات این پشته است بر طبق حکم عالی چون آن پشته را بشگافتند تختے مرصع درغایت زیبائی و رعنائی

برآمد به یقین پیوست که از تاثیرات این اورنگ جهانبانی طفلے خورد سال عدالت وحکم رانی مے کرد راجه بهوج ازمشاهده آن تخت خوش وقت شده در دارالسلطنت آورده خواست که بران جلوس نماید گویند که سی ودو صورتِ زیبا بران تخت منقوش بود بقدرت ایزد متعال صورتے از جمله آن تصاویر بزبان آمده گفت که اے راجه بهوج این سریر سلطنت از راجه بکرماجیت است تو وقتے برین قدم گذار که بسان آن راجه مصدر امور سترگ شوی راجه بهوج بزبان آمدن پیکر تصویر حیران گشته استفسار نمود که کدام کار عجیب از راجه بکرماجیت بوقوع آمده آن پیکر حکایت عجیب از راجه بکرماجیت که در حالت فرمان روائے مرتکب امر شگرف شده بود بیان کرد و بهمین عنوان هر یک ازان تصویرات بے جان سی ودو حکایات نادره گذارش نموده حیرت افزاے راجه بهوج شدند و بیج پنڈت وزیرش که در فضائل کمالات مشهور وقت خویش بود آن حکایات عجیبه را بزبان سنسکرت تحریر در آورده کتاب مسمے بسنگهاسن بتیسی درست کرده وازان زمان تاحال آن حکایات غرایب در اطراف ممالک مشهور گشته بے شائبه تکلف استماع آن باعث تعجب مے شود وعقل بشری درحیرت مے افتد که آن راجه والا همت چگونه قادر برارتکاب چنین امور مشکله گردیده که از اندازه قدرت بشریت زیاده است. **بیت**

امثال این غریب دگرهم غریب تر بسیار کرد همت آن راجه دادگر

ازانجاکه دانشمندان روزگار و والاخردان هر دیار مقرر کرده اندکه هر کس از فرمان روایان گیتی ستان مصدر امور سترگ ومظهر کارهائے شگرف شود وبجهانگیری وعالم آرائے وعدالت ونصفت عدیم النظیر گردد تاریخ جلوس او بر اورنگ جهانبانی وابیاد در اطراف ممالک شائع گردد که هر آئینه موجب نظام سررشته داد وسند جهانبانان وقوام سلسله امور عالمیان تواند بود وچندین راجهائے عظیم الشان ورایان رفیع المکان وخواقین(۱) عالی مقدار وسلاطین بلند اقتدار در هندوستان گذشته تاریخ هر ایک ازانها تاایام فرمان روائے مشهور بود وبعد انقضائے حکومت شان چنانچه آنها از صفحه هستی روبعالم نیستی آوردند تاریخ انان نیز منعدم گردید مگر تاریخ راجه جدهشتر پائدوان که مخلوق باخلاف مسطوره بود تاحال مشهور است چنانچه سابقا تحریر درآمد چون راجه بکرماجیت به صفات ستوده درحاجت روائے خلایق

(۱) خواقین ۱۲

وممالک ستانی مشهور گشت تاریخ جلوس او برا ورنگ فرمان روائی مالوه بقولے روز تسخیر ولایت دهلی وکشتن راجه سکونت بسنه سه هزار وچهل وچهار راجه جد مشتهر در دفاتر اهل هند ونقاویم این کشور ثبت گردید چنانچه تا تسوید این نسخه یکهزار وهفصد وپنجاه وسه از سنه او منقضی میگردد وبهجی که گند هرپ سین گفته بود نام راجه بهرتهری وراجه بکرماجیت تاحال بر صفحه روزگار تازه است تا انقراض زمان یادگار خواهد بود **بیت**

دولت جاوید یافت هرکه نکونام زیست　　　کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را

ازانجاکه دنیا سرابیست تشنه فریب ومنزلے است پر فراز ونشیب گلے است با خار وملی است پر خمار هرکرا از درجات ترقیات فایز ساخت عاقبت بدرکات تنزلات انداخت وآنراکه از گلشن جوانی کامرانی بخشید عاقبت در خارستان پیرے بارلیش گردانید **بیت**

هرکرا شربتی چشاند شام　　　صبح زهرے بجام او ریزد

در اکبرنامه چنین مے نویسند که چون بکرماجیت را عمر باخر رسید بقصد جهانگیری نهضت کرده در دکن با سالباهن مرزبان انجا اتفاق محاربه افتاد بدست سالباهن اسیر گردیده التجا آورد که اکنون مرا بقتل میرسانی آرزوے من آنست که تاریخ وسنه من از دفاتر روزگار منعدم نشود وسالباهن استدعاے او را قبول کرده بکرماجیت را بقتل رسانید وسنه او را بدستور سابق بحال داشت که تاحال در دفاتر روزگار رواج دارد وسنه سالباهن هم ازین است که همچو راجه بکرماجیت والاشان را دستگیر کرده بقتل رسانید ودر نسخه راجاولی وراج ترنگنی این مقدمه را بقلم نیاورده مردن راجه بکرماجیت از دست سمندرپال جوگی نوشته اند بدین صورت چون مدت مدید راجه بکرماجیت کامیاب دولت وکامرانی وکامروای تمتعات جوانی گشت گلشن جوانی را خزان پیری در رسید سرو قامتش از صدمه شیب برخمید وگل عارضش از سموم ضعف پژمردگی گرفت وچهره نورانیش از اثر رنگ وتجلک بے رونقی پذیرفت سلک مروارید دندانش از هم گسیخت چراغ بصیرتش رو وعین بصارت فرو ریخت تن از توانائے وگوش از شنوائی خالی ماند حواس از احساس واعضا از قوے تهی گشت سر از مغز ومغز از عقل وعقل از تمیز باز ماند قوت از دست ودست از کار وکار از اختیار بیرون رفت واز زندگی غیر از نام واز بدن غیر از تحرک نماند در تن بجز استخوان وبر استخوان جز پوست ممنودار نے گشت **بیت**

چه خوش باغیست باغ زندگانی	گر ایمن بودے از باد خزانی

درین حال سمندر پال جوگی که در سحر و جادو و طلسمات و نیرنجات و فریفته کردن و تسخیر در آوردن دلهائے مردم و نیرنگسازی و افسون پردازی سرآمد جوگیان و الا دانش بود در علم خلع بدن نیز دستگاهی داشت در صحبت راجه راه یافته بفسون و فسانه راجه را فریفته گردانید و نیز دلهائے امرا و وزرا و ارکان و اعیان دولت را بتسخیر در آورده و نوعے تسلط پیدا کرد که راجه و ارکان دولت از امرش سر موتفاوت نے کردند روزے بتدویر و خدایع براجه گفت که چون بدن عنصری تو از غایت پیری اندراس یافته و از غایت نحافت طاقت حرکت نماند علم خلع بدن از من بیاموز و این جامه کهنه یعنے بدن پیر را گذاشته در پیکر جوانی که تازه روح جدا از و شده باشد در آمده مجدداً از تمتعات جوانی و لذات جسمانی کامیاب شو ازین جهت که زندگانی راجه بسر رسیده بود باوجود آن قدر عقل و دانش بسحر جوگی مسخر و در کید او قید گشته علم خلع بدن از و آموخته روح خود را در پیکر جوان که تازه ودیعت حیات سپرده بود انتقال کرد جوگی سحر ساز دران وقت بلا توقف بعلمی که میدانست روح خود را در قالب راجه داخل کرده آن جوان را که روح راجه در و آمده بود بقتل رسانید و جانشین سریر فرمان روائے گشت بیت

نیا ایستاده در آمد زپائے	کافتاده گانش گرفتند جائے

اگر چه حکایت انتقال روح جوگی در بدن راجه مشهور است اما عقلای صائب رای آن را قبول نمی دارند چه روح از پیری و جوانی و ضعف و ناتوانی فارغ است و پیر و جوان و خورد و کلان و تندرست و ناتوان بودن بر ابدان تعلق دارد هرگاه بسبب پیری راجه قوائے بدنی و حواس ظاهری زوال پذیرفته باشد در صورت انتقال جوگی در آن بدن حواس و قوی که اندراس یافته بود چگونه جوان گردیده بود نیز دلیل دیگر آنست که اگر روح جوگی در پیکر راجه منتقل شدی او را سمندر پال نام نه نهادندی و بدستور سابق راجه بکرماجیت گفتندے که بدن و شکل و صورت او قایم بود همانا که حکایت خلع بدن جوگی فرد عی از صدق ندارد محض افراجیف است چون سمندر پال انیس صحبت و جلیس مجلس راجه گردیده از سحر و جادو تسلط یافته بود بعد از انکه راجه بمرگ طبعی در گذشت و یا او را سالباهن کشت جوگی باتفاق ارکان دولت سر برآرا گشت یا باتفاقے که روداد جوگی راجه را بعدم عنانه

فرستاده بر تخت جہانبانی جلوس نمود چنانچہ در ولادت بکرماجیت اختلاف بسیار است ہم چنان در مردن او نیز اختلاف دارد **بیت**

گر تا قیامت زندۂ آخر فنا آخر فنا ‌ ‌ ‌ ‌ ور ہمچو خور تابندۂ آخر فنا آخر فنا

مدت عمر راجہ یکہزار و یکصد سال از انجملہ جہانبانی دہلی نود و سال۔

راجہ سمندر پال کہ از حضیض گدائی بہ سریر بادشاہی رسید در بدایت حال بحسب صورت بعبادت شاق و ریاضات فنا لایطاق قیام مے ورزید اما در عالم معنی بہرہ از خداشناسی وایزد پرستی نداشت وغیر از اسم درویشے برنامیہ حال او نقشے دیگر نبود برہنگی وعریانی نہ برائے عبادات یزدانی بلکہ از روے ریا و اغراض نفسانی بود چنانچہ در ظاہر بدن عنصری بخاکستر آلودہ مرات باطن نیز از زنگ ہوا و ہوس اندودہ داشت ہم چنانکہ در صورت خراب حال بود در معنے نیز خراب تر بود از روے ریاکاری دست خود را برداشتہ ملال باسمان میداشت فی الحقیقت باغراض نفسانیہ دست درازی میکرد و مہر خموشی برلب نہادہ تکلم نے کرد اما بزبان بے زبانی استدعائے مقاصد دنیوی مے نمود و روئے بسوی آسمان گذاشتہ چشم مے پوشید لیکن ہزاران چشم دل بر شاہراہ مطالب صوریہ مے کشاد و در ہر دو پائے رسن انداختہ بر درخت معکوس مے شد فی الواقعہ روے ارادت از افرید گار بر تافتہ کار بر عکس مے کرد اگرچہ بر پا ایستادہ عبادت مے نمود اما ہزاران حرص وطمع در دل مے نشاند از نیرنگ سازی تسخیر قلوب مے نمود طوائف انام را منقاد و معتقد مے ساخت طفلان مردم را مے فریفت وخادم و مرید خویش میکرد و دو کانچہ طبابت و دواسازی آراستہ خاکستر میداد و زر را مے گرفت و بچرب زبانی شعبدہ انگیزی مینمود و بہ بہانہ سیماب سازی و کیمیاگرے خانمان سادہ لوحان بے خرد را بغارت مے برد **منظومہ**

در لباس ظاہری شیخ بزرگ ‌ ‌ ‌ ‌ در طریق باطنی بدتر ز گرگ

از زبان صد ذکر در دل صد دغا ‌ ‌ ‌ ‌ ماند در دعوئے بعید از مدعا

ظاہر آرائے دوکان دارے بود ‌ ‌ ‌ ‌ باطن آرائے چہ پر کارے بود

ازین عبادت و ریاضت مرادش آن بود کہ بسلطنت جہانبانی کامیاب شود آخر الامر بنطے کہ تجمہ پیر در آمدہ بمراد خاطر فایز گشتہ از گلشن سرائے وارستگی بخارستان پابستگی در آمد و از نورستان آزادگی در ظلمت آباد گرفتاری در رسید لعل بدخشانی را در عوض

سفال رنگین فروخت و مروارید عمانی را ور بدل خذف ریزه از دست داد یعنے درویشے ر بباد شاہی بدل کرد و خدا طلبی را بدنیا طلبی معاوضہ نمود **نظم**

مباد ادل آن فرومایہ شاد | کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
کجا عقل با شرع فتوی دہد | کہ اہل خرد دین بدنیا دہد
خداوند دانش غم دین خورد | کہ دنیا بہر حال مے بگذرد

اگرچہ سمند پال برائے حصول مطلب فرمان روائے محن و شاق بسیار کشیدہ کامیاب و کامروا گشت اما آخرالامر رہ نورد ملک عدم گردید **بیت**

عمر چنین آدمی بے خبر | خاک بسر کرد کہ خاکش بسر

مدت سلطنت بست و چہار سال و دو ماہ

راجہ چندر پال بن راجہ سمند پال۔ مدت چہل سال و پنجاہ بامر سلطنت پرداخت
راجہ نین پال بن راجہ چندر پال۔ مدت پنجاہ و یک سال و پنج ماہ کوس جہانبانی نواخت۔

راجہ دیس پال بن راجہ نین پال مدت چہل و ہفت سال و دو ماہ بفرمان روائے قیام نمود۔

راجہ نرسنگہ پال بن راجہ دیس پال مدت سی و ہفت سال فرمانروائی کرد۔

راجہ سونہہ پال بن راجہ نرسنگہ پال۔ مدت سی و ہفت سال و یازدہ ما فرمان روائے نمود۔

راجہ لکہہ پال بن راجہ سونہہ پال مدت سی و ہشت سال و سہ ماہ طریق جہان آرائے نمود۔

راجہ گوبند پال بن راجہ لکہہ پال مدت بست و ہفت و سال و شش ماہ سلطنت راند
راجہ انبرت پال بن راجہ گوبند پال۔ مدت سی و نہ سال و دو ماہ مملکت آرا گشت۔
راجہ بینی پال بن راجہ انبرت پال۔ مدت پنجاہ و پنج سال و سہ ماہ کمر بجہانکشائی بربست
راجہ مہی پال بن راجہ بینی پال مدت بست و چہار سال و نہ ماہ سریر جہانبانی را زیب داد۔
راجہ ہر پال بن راجہ مہی پال۔ مدت چہل و ہشت سال و ہشت ماہ قلاع

حصینہ برکشاد

راجہ بھیم پال بن راجہ ہری پال۔ مدت سی و یک سال و دو ماہ جہان آرا و مملکت پیرا بود
راجہ مدن پال بن راجہ بھیم پال۔ مدت سی و ہفت سال و نہ ماہ گیتی پیرائے نمود
راجہ کرم پال بن راجہ مدن پال۔ مدت چہل و پنج سال و پنج ماہ کامیاب فرمانروائی گشت
راجہ بکرم پال بن راجہ کرم پال چون عالم گیرے و ملک ستانی شعار خود داشت

وحکام اکناف عالم را محکوم کردہ خراج میگرفت ازین جہت بہر طرف لشکرے کشید و بزور بازوے اقبال منظفر و منصور مے گردید بہمین آئین مدت مدید جہان آرائے و مملکت کشائی نمودہ بکامرانی و کام ستانی فرمان روائے و جہانبانی کرد بحکم بادشاہ حقیقی چون ایام زندگانیش باخر رسید و ارادت الہی بران شد کہ سلطنت بقومی دیگر منتقل گردد راجہ مذکور بمقتضاے تسلطی کہ داشت دعوئے کہ در و مضمر بود برسر راجہ تلوک چند والی بہرائچ لشکر کشید راجہ تلوک چند نیز صفوف آراستہ بمقابلہ درآمد تیغ زنان چون حلقہ ہائے زرہ فراہم آمدند تیراندازان بسان تیرہاے ترکش بکدستہ شدند و کمان داران مانند ابروے خوبان بہم پیوستند و خنجر گذاران بمثال مژگان محبوبان صف بستند چون صفوف طرفین آراستہ گردید بہادران شیر افگن دلیرانہ و دلاورانہ در رزمگاہ رسیدہ جنگی نمودند کہ از کشتگان انبارہاے نیل بالا پدید آمد و از خستگان تودہ ہاے کوہ اسا نمایان گشت از دست قلم کردہ حساب بانگشتان پا رسید و از پاے بریدہ قلم در دست محاسب لرزید از خون بہادران جوہاے روان گردید و قالب مردگان دران خون چون بط بالاے آب میدوید و روح از بدن چون مرغ از قفس پرواز مے نمود و سر از تن چون ثمر از شجر فرو مے افتاد و بمشیت ایزدی درآن معرکہ راجہ بکرم پال شکست یافتہ کشتہ شد و مدت سلطنت او چہل و چہار سال و سہ ماہ بود از ابتداے راجہ سمندر پال لغایت راجہ بکرم پال شانزدہ تن مدت سی صد و چہل و سہ سال فرمان روائے کردند و ازینجا سلسلہ جوگی منقطع گردید۔ و امر سلطنت بدیگران رسید۔ **بیت**

عالم ہمہ ہیچ و کار عالم ہمہ ہیچ　　اے ہیچ ز بہر ہیچ در ہیچ مپیچ

راجہ تلوک چند از بہرائچ آمدہ فرمان روا گشت بر قبیلے از ولایت بہرائچ حکومت داشت و گاہ گاہے بفرمان روائے اندرپت خراج میداد درینولا کہ کوکب طالعش از افق اقبال طلوع نمود بر بیچو بکرم پال فرمان روائے کہ بکثرت عساکر جرار در بسیاری فیلان نامدار بر حکام اکناف گیتی حکومت مے کرد فتح یافتہ در اندرپت رسیدہ جانشین سریر

فرمان رواے گشتہ براطراف ممالک رایت حکومت بلند ساخت وکوس فرمان روائے درعرصہ روزگار نواخت لیکن سلطنت اوچندان بقانیافت و دراندک مدتے بعالم بقا شتافت مدت سلطنت ہمگی دوسال

راجہ بکرم چند بن راجہ تلوکچند مدت بست ودو سال وسہ ماہ رایت جہان کشائی درساحت فرمان روائے بلند ساخت

راجہ کانک چند بن بکرم چند مدت چہار سال وسہ ماہ بکامرانی وکامیابی بامر سلطنت پرداخت

راجہ رامچند بن راجہ کانک چند مدت چہاردہ سال و یازدہ ماہ کوس عالم آرائے درعرصہ ممالک پیرائے نواخت۔

راجہ ادہرچند بن راجہ رامچند۔ مدت هسزدہ سال ودوماہ سمند کامرانی درمیدان جہانبانی تاخت۔

راجہ کلیان چند بن راجہ ادہرچند۔ مدت پانزدہ سال وہفت ماہ روغن حکومت درچراغ کامیابی انداخت۔

راجہ بھیم چند بن راجہ کلیان چند۔ مدت ہزدہ سال وسہ ماہ درقلعہ کشائی ودشمن گزائی شمشیر ہمت آختت۔

راجہ لوہ چند بن راجہ بھیم چند۔ مدت بست وپنج سال وپنجاہ بعدالت گستری وسخاوت ورزی رعاو برایارا نواخت۔

راجہ گوبند چند بن راجہ لوہ چند مدت بست ودو سال ودوماہ رایات گیتی ستانی درعرصہ جہانبانی افراخت

مسماۃ رانی بھیم دیوی منکوحہ راجہ گوبند چند بعد رحلت راجہ گوبند چند پسرکہ قایم معاش بودہ انتظام مہام جہانداری تواند نمود نماند امرائے عالی نژاد ووزرائے نیک نہاد بمقتضائے وفاداری وحق نمک شناسی مخدومہ خودرا برسریر سلطنت اجلاس دادہ درانقیاد وامتثال اوامر قدسیہ اوکمر ہمت بربستند ودقیقہ از دقایق از امرعالیہ اش فرو نمیگذاشتند دراندک مدتے آن پردہ نشین سرادق عصمت نقاب گزین تتق عدم گردید مدت سلطنت ہمگی یکسال از ابتدائے راجہ تلوکچند لغایت مسماۃ بھیم دیوی دہ تن مدت یکصد وچہل وپنج سال سلطنت کردند رباعی

هیهات باحیات کسے درجہان نماند | از دست مرگ ہیچ کسے در امان نماند
ہر بلبلے کہ آمدہ در باغ این جہان | فریاد کرد رفت و درین بوستان نماند

راجہ پریم کہ از درویشی بپادشاہی رسید

چون مملکت از فرمان رواے خالی گردید واحدی از وارثان راجہ گو بند چند والی بیم دیوے نماند ارکان دولت واعیان مملکت باہدیگر عقد موافقت بستہ مشورت نمودند کہ براے نظام مہام مملکت وفراہم آوردن پراگندگیہاے ولایت وجود فرمان رواے ناگزیر است درین صورت ہر پریم درویش خدا اندیش راکہ ردائے آزادگی بردوش وکلاہ وارستگی برتارک داشت وبریاضت وعبادت مشہور بود واکثر خلائق مرید ومعتقد او بودند وبسیاری از ارکان دولت باو اعتقاد تمام داشتند از لباس پارسائی برآوردہ بخلعت بادشاہی مخلع کردند وبجاے کلاہ درویشے تاج بادشاہی برسر نہادند وعوض سجادہ ریاضت سریر سلطنت حاضر آوردند وگداے را بجہان آراے مساعدت نمودند وہمہ متفق اللفظ والمعنے مطیع ومنقاد شدند واو کامیاب امر سلطنت شدہ بمرگ طبعی درگذشت مدت فرمان دہی ہفت سال وپنج ماہ۔

راجہ گو بند پریم بن راجہ ہر پریم بعد پدر سریر آرائے فرمان روائے جہانبانی گشتہ مسافر ملک عدم گردید مدت سلطنت بست[1] سال وسہ ماہ

راجہ گوپال پریم بن راجہ گو بند پریم زیب افزائے اورنگ فرمان رواے وجہان کشائی گشتہ ودیعت حیات سپرد مدت سلطنت پانزدہ سال وسہ ماہ

راجہ مہا پریم بن راجہ گو پال پریم۔ بعد جلوس برتخت جہانداری اگرچہ بحسب ظاہر باموری سلطنت وکاروبار مملکت مے پرداخت لیکن درباطن متوجہ مبداے فیاض بودہ از تعلقات دنیوی نفرت وکراہیت کمال داشت وہمیشہ بادرویشان خدا اندیش وآزادگان ریاضت کیش کہ از امور دنیویہ وارستہ بودند صحبت داشتہ خاطر خداشناس را بامور سلطنت آلودہ نمے ساخت واز بسکہ وارستگی مفطور وآزادگی مجبول او بود جمیلہ دنیا ہرچند رخسارہ جمال خود را بخط وخال فتنہ انگیز آراستہ درپیش گاہ نظرش جلوہ میداد درشبستان

---

(۱) بست وسہ سال وسہ ماہ

باطن حقیقت مواطنش راهی یافت و شاهد رعنائے تعلقات هرچند باراستگی و پیراستگی کمال بنو وار مے شد در حرم سرائے بے تعلق او قبول نیافتاد چه هرکس را که جذبه الٰهی بخود کشیده باشد با مور دنیوی چه کار و آنکس را که گلشن سرائے حقیقت راه یافته بخارستان تعلق چه نسبت الحق وارستگی دولت است بے بدل و نعمتے است عدیم المثل هرکه در کنج انزوا سر بزانوے تنهائی نهاد هر آئینه گذارش در شهرستان عرفان افتاد و آنکس را که در گوشه تجرید معتکف گشت بیشک در حقیقت آبا و جمعیت آرامش یافت و الا نگهبان بوسیله آزادگی از حادثات دنیا و خطرات مافیها رستگاری یافته و اهل ولان بذریعه بے تعلق عارف معارف حضرت باری شده خوشادلی که از ظلمت آباد تعلقات بیرون رفته بنورستان آزادگی خرامش نماید و فرخا سعادت مندی که از حضیض گرفتاری دنیا برآمده صاعد مصاعد عرفان ایزدی گردد القصه آن سالک مسالک حقیقت بمقتضائے توفیقات خداداد دو وارستگی ما در زاد کسوت سلطنت از بر انداخته ردائے آزادگی بردوش گرفته رو بصحرا نهاد فی الحقیقت در بدل سفال رنگین جواهر زواهر بدست آورد و عوض خذف ریزه در رغرر در بر گرفت نے نے غلطم ذره را با خورشید درخشان مبادلت کرد و قطره را با دریائے عمان معاوضت نمود **مثنوے**

کسے کز بار دنیا شد سبکدوش — کشد ناظوره عقبے در آغوش

زجانش سر برارد ملعه نور — چو نار موسوے از نخلهٔ طور

شناسد کنج خلوت ما من خویش — کشد چون کوه پا در دامن خویش

محال آمد بدون ترک و تجرید — سلوک راه منزل گاه توحید

نباشد تا ز دنیا قطع پیوند — نهال دین کجا گردد برومند

مدت سلطنت راجه مهاپریم شش سال و هشت ماه و از ابتداے راجه هرپریم لغایت راجه مهاپریم چهار تن پنجاه و سه سال سلطنت نمودند

راجه وهی سین که از بنگاله آمده سریر آرای گردید

چون در اکناف عالم شهرت یافت که فرمان روائے اندرپت ترک تعلق نموده گوشه انزوا پذیرفته و اورنگ جهانبانی خالی افتاد هر کدام از حکام بقصد تسخیر آن ولایت کمر تردد بر بست و در صدد فراهم آوردن عساکر گردید راجه وهی سین والی ولایت بنگاله بر همه تقدیم جسته

بالشکر گران وسپاه بیکران بجناح استعجال سطے منازل نموده در اندرپت رسیده وشخصے که وارث سریر بوده دکمر مخالفت بند ونبود ازین جهت بے منازعت غیری بر تخت جهانبانی جلوس نموده جهان را زیر نگین خویش در آورد وامرا ووزرا رجوع آورده کمر اطاعت بر بستند

بیت

جهان را ندارد کسے کدخدائے ۔ یکے میرود دیگر آید بجائے

مدتے جهانبانی بکامرانی نموده بمرگ طبعے درگذشت مدت سلطنت هزده سال وچهار ماه جهانداری نموده رحلت کرد

راجه بلاول سین بن راجه دهی سین. مدت دوازده سال وچهار ماه جهانداری نموده رحلت کرد.

راجه کنور سین بن راجه بلاول سین. مدت پانزده سال وهشت ماه جهان آرائے گردیده ارتحال نمود.

راجه مادهو سین بن راجه کنور سین مدت پانزده سال وچهار ماه بجهانگیرے پرداخته ودیعت حیات سپرد.

راجه سور سین بن راجه مادهو سین. مدت بست سال و دو ماه بجهانستانی مشغول بوده رخت هستی بربست.

راجه بهیم سین بن راجه سور سین مدت پنج سال و دو ماه بجهانبانی اشتغال ورزیده پیمانه عمر لبریز کرد.

راجه کانک سین بن راجه بهیم سین مدت چهار سال و نه ماه جهان پیرا نموده قالب حیات تهی کرد

راجه هری سین بن راجه کانک سین مدت دوازده سال و دو ماه جهان افروزی نموده صحیفه زندگانی تهه کرد.

راجه کهن سین بن راجه هری سین. مدت هشت سال و یازده ماه باعث رونق جهان گشته سررشته عمر گسیخت

راجه نراین سین بن راجه کهن سین. مدت دو سال و سه ماه ذریعه آبادی جهان بوده پیوند زندگانی بر شکست.

راجه لکهمی سین بن راجه نراین سین مدت بست وشش سال یازده ماه واسطه معموری جهان گردیده ازجهان برفت

راجه دامودر سین بن راجه لکهمی سین چون برتخت سلطنت جلوس نموده استقلال یافت بمقتضاے بدمستی جوانی ومدهوشے نادانی ازآئین قوانین اسلاف انحراف ورزیده ازجادهٔ قویم عدل وانصاف برگشت وطریقه ظلم واعتساف درپیش کرد ودرمجلس او اشرار بدکردار وارازل ناسنیده اطوار راه یافته اورا ازطریق وثیق عدالت ونیکوکاری گردانیده رہنماے کردار نکوہیده و شعار ناگزیده شدند آدمی را مصاحبت مصاحب بدوزبون ازافعال شائسته واعمال بائسته برکران میدارد چنانچه باد خزان گلستان را ازطراوت ونضارت باز میدارد

قطعه

صحبت مفسدان وبدفعلان مردم نیک را تباه کند
هرکه بادیگ همنشین گردد جامهٔ خویش را سیاه کند

راجه مذکور چه ازشرارت ذاتی خویش وچه ازصحبت نکوهیدگان فرمایهٔ افعال نکوهیده پیش نهاد نمود وملازمان دولت خواه ومنتسبان درگاه را ازحبس وبند وخفت منصب وهتک عزت ازخود آزرده گردانید وزیردستان وخراج گذاران را ببیدادگرے وستمگرے رنجانید ارباب فتنه وفساد واهل ظلم وبیداد نظر براوضاع واطوارش نموده ره سپر طریق جفاکاری ومردم آزاری شده دست تعدی وتطاول بر مال ضعفا وغربا و ارباب حرف وپیشه دراز کردند

قطعه

اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبے برآورند غلامان او درخت ازبیخ
بنیم بیضه که سلطان ستم روادارد زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ

ازانجاکه طراوت ورونق باغ روزگار وابسته بجویبار عدالت بادشاهان والاقتدار است وپژمردگی گلزار گیتی ازسموم ظلم جفاکاران بیدادشعار در اندک فرصتے امصار وبلاد ممالک خراب وبے رونق گشت وآبادیها بخرابی وویرانی گرائید خراج مملکت رو بکمی نهاد عشرت وشادمانی ازجهانیان رخت هستی بربست

بیت

بظلم جاے که گردد دراز نه بینے لب مردم ازخنده باز

درین صورت سلطنتش رو بزوال نهاد واو بنتیجهٔ اعمال بدبجانکاهے خود افتاد مدت

سلطنت پانزده سال وسه ماه از ابتدائے راجه دہی سین لغایت راجه دامودرسین دوازده تن مدت یکصد وپنجاه سال جهانبانی نمودند۔

راجه دیپ سنگه کوہی

در آن ایام والئ ولایت کوہستان سوالک بود سپاه بسیار وبعدالت اشتهار داشت ارکان دولت واعیان ولایت راجه دامودرسین که از بدسلوکی وآزار مردم آن والی خویش تنگ بودند درکوہستان رفته حقیقت احوال خویش وستم رسیدگی رعایا وبرایا وسراسیگی وبی اتفاقی خدم وحشم گذارش نموده راجه دیپ سنگه را ترغیب وتحریص فرمان روائے اندرپت نمودند او بمجرد دریافت این نوید طبل شادی نواخته مانند شهباز بلندپرواز بطمع طعمه بالشکرانبوه از فراز کوه بران سرزمین رسیده آن کبوتر آشیان نشنین غفلت وبے پروائی را صید چنگل بازوے اقبال نموده درقفس حبس درآورده بجا نگاهی انداخت ودرساعت سعید برسریر جهانداری جلوس نموده حدیقهٔ روزگار راکه ازخزان بیدادگری بے رونقی گرفته بود بجوئبار عدالت طراوت ونضارت بخشید مدت سلطنت بست وهفت سال ودو ماه۔

راجه رن سنگه بن راجه دیپ سنگه بعد پدر جهان آرا وممالک پیرا گشته بمرگ طبعی رخت هستی بربست مدت بست وپنجاه [sic: بست ودو سال وپنجاه] جهانبانی نمود۔

راجه راج سنگه بن راجه رن سنگه براورنگ عالم آرائے جلوس نموده بسان پدر وجد بزرگوار خویش دولت وعدالت را رواج داده سپاه ورعیت را از خود خوشنود گردانیده نیک نام گردید مدت سلطنت نه سال وهشت ماه

راجه نرسنگه بن راجه راج سنگه زیب افزائے تخت جهانداری گشته بعدالت گستری نیکنامی جاوید اندوخت مدت سلطنت چهل وشش سال ویک

راجه هرسنگه(۱) بن راجه نرسنگه زیب پیرائے سریر شهریاری شده رعایا را مسرور وملکت را معمور داشت مدت سلطنت بست وپنج سال وسه ماه۔

راجه جیون سنگه بن راجه هرسنگه چون جانشین اورنگ سلطنت گردید بمقتضائے عنفوان جوانی بعیش وکامرانی پرداخت وبے پروائے ولاوبالی شعار خود ساخت

---

(۱) هری سنگه

الحق آغاز جوانی زمان شورش نفس اماره وطبیعت زیان کاره بلند ساز رایت بدمستی وشیدائی عالم افروز هوا پرستی وسودائے آتش افروز شهوت وبدکاری پرده سوز عفت وپرهیزگاری قوت بازوے هوا وهوس هنگامه آرائے تمنائے نفس آشوبگاه رعونت وتکبر عجب افزائے دانایان والا گهره رهزن عصمتیان پارسا فطرت موجب ضلالت عفتیان عالی فکر است **نظم**

شاهی وجوانی این دو مستی — کاتش فگن سریر هستی
خوش انکه به این فراخ دستی — هشیار بود به این دو مستی

ازانجاکه سلطنت بغفلت راست نیاید وحکومت تباه اندیشان ناانجام دیرنپاید وهمه کارها ناانجام باشد دراندک مدتے جهانبانی ازدست او بدر رفت وآواره دشت ادبار گشته درگذشت مدت سلطنت هشت سال وپنج ماه از ابتدائے راجه دیپ سنگه تا راجه جیون سنگه شش کس مدت یک صد وسی ونه سال جهانبانی نمود.

راجه پرتهی راج المشهور رائے پتهورا

چون ارادت فرمان روائے حقیقی برین شد که رائے پتهورا مرزبان ولایت اجمیر که براجه جیون سنگه نیایش داشت بسلطنت عظمی کامیاب گردد راجه جیون سنگه ازروے بیخردی بالضرورتے که بود وادتمامی ارکان دولت رابالشکر فراوان[1] درکوهستان که مسکن اجداد او بود فرستاد وخود باچندے از خواصّی دردارالسلطنت مانده بغفلت میگذرانید رائے پتهورا از استماع تنهائی راجه بالشکر جرار ناگهانی رسیده رایت کارزار برافروخت راجه جیون سنگه که لشکر سامان پیکار نداشت تاب نیاورده روبفرار نهاده خود را درکوهستان دشوار گذار کشید آخرالامر جان طرف پیمانه عنصری لبریز کرد ورائے پتهورا کوس نصرت نواخته سریر آرائے فرمان روائے گردید **بیت**

چو بیند که از اژدها نیست رنج — خردمند نگذارد از دست گنج

چون پانزده سال از فرمان روائے او گذشت سلطان شهاب الدین غوری از غزنین بدفعات آمده محاربه نمود آخرکار در موضع نراین عرف تلاوڑی اورا اسیر ساخته فرمانش لک آخرت نموده اورنگ آرائے خلافت هندوستان گشت از نسخه راجاولی وراج ترنگنی ایضا احوال

(۱) اکثر امرا

راجہا مطالعہ در آمد چنین است کہ تفصیل آن بتحریر در آوردہ اما از دفتر سویم اکبرنامہ در بعضے نسخہ دیگر چنان ظاہر مے شود کہ در سنہ چہار صد و بست و نہم بکرماجیت راجہ اننگ پال تونور رایت فرمان روائے برافراخت و در نزدیکے اندرپت شہر دہلی آباد ساخت او و اولادش بست تن مدت چہار صد و نوزدہ سال و یک ماہ و بست و ہفت روز کامرانی کردند بالاخر راجہ پرتھی راج نبیرہ بستم او را بالدیو چوہان محاربہ رو داد و دران کارزار کشتہ شد و در سنہ ہشت صد و چہل و ہشت بکرماجیت فرمان روائے از قوم تونور برآمدہ بہ قوم چوہان قرار گرفت و راجہ بلدیو و اولادش ہفت تن مدت سی صد و ہشتاد و پنج سال و ہفت ماہ سلطنت کردند چون نوبت حکومت برائے پتھورا نبیرہ ہفتم رائے بلدیو چوہان رسید سلطان شہاب الدین غوری ہفت مرتبہ یورش کردہ ہنگامہ پیکار آراستہ و ہر مرتبہ شکست خوردہ بدر رفت اما دائماً تدبیر تسخیر این ملک در پیش داشت گویند راجہ جے چند راتھور مرزبان قنوج بر اکثر راجہا غالب آمدہ سگالش جگ راجسوکہ شرح آن سابقاً بتحریر در آمدہ فرا پیش گرفت و در سرانجام سامان آن گردید و نیز ارادہ کرد کہ دران انجمن دخت خود را بہمین راجہ پیوند دہد بدین تقریب راجہا اطراف ممالک را طلب داشت رائے پتھورا نیز بموجب طلب او داعیہ آن سمت نمود ناگہان بر زبان سیکے از نوکرانش گذشت کہ با وجود رائے پتھورا این جگ از جے چند بدیع است و چہ گنجایش کہ رائے خود در آن جگ تشریف فرمایند از استماع این سخن رائے پتھورا را آتش غیرت در دل افروختہ شد و فسخ عزیمت آن سمت نمود راجہ جے چند ازین خبر برآشفتہ ارادہ محاربہ نمود اما بنابر نزدیکی ساعت جگ توقف کرد و بصلاح دانشوران بنابر سرانجام این جشن پیکر رائے پتھورا از طلا ساختہ بدربانی برنشاند رائے پتھورا ازین آگہی یافتہ ماننداژدر بر خود پیچید و با پانصد مرد گزیدہ ایلغار کردہ ناگہانی بدان ہنگامہ پیوست و تمثال خود را از دروازہ برداشت و کارزار کردہ بسیارے را کشت و برگشت راجہ جے چند بہر صورت جگ بانصرام رسانید اما دخترش احدے را در آن انجمن از راجہا کہ از اطراف ممالک آمدہ بودند قبول نکردہ از دریافت مردانگی و جوانمردی رائے پتھورا ارزومند وصال او گشت پدرش ازین معنے رنجیدہ از مشکوی خویش بیرون کردہ برائے او منزل جدا ساخت رائے ازین آگہی مشتاق گشتہ بخواہش پیوند او وساتی گردید

ومشورتے اندیشید چاند اباد فروش را که از دمسازان ماهری بود به نیابت خویش
پیش راجه جی چند تعین ساخت و خود با بعضے از مردم گزیده بائین ملازمان
همراه چاند اشد و بعد رسیدن در قنوج بپختہ کاری و مردانگی دخت راجه بدست
آورده بایلغار خود را به دہلی رسانید و راجه جے چند آگاه گشته بقصد پیکار فوجها آراست
ملازمان رائے پائے همت در میدان محکم گذاشته محاربه عظیم کردند هفت هزار
کس در آن کارزار از طرفین کشته شد القصه رائے پتهورا چنین نازنین را
بدست آورده گردش فلک برمراد خویش انگاشت و با او آن چنان محبت
قلبی ورزید که اکثر اوقات بمشکوے دولت بسر بردے و گرامی انفاس را
بطبیعت دوستی ناباست گذرانیدے و بکار ملک و سپاه نه پرداختے چون سالے
بدین حال گذشت سلطان شهاب الدین غوری ازین داستان واقف شده
باراده یگانگت با راجه جے چند طرح آشتی و دوستی انداخت بمرتبه هشتم
در سنه هزار و دو صد و سی و سه بکراجیت مطابق پانصد و هشتاد و هشت
هجری که چهل و نه سال از فرمانروائے رائے پتهورا منقضی شده بود لشکر
فراهم آورده بقصد ملکستانی برآمد و بسیاری محال برگرفت و هیچ کس را
یارائے نبود که از آمدن سلطان برائے پتهورا برگذارد آخر الامر ارکان
دولت بمشورت یکدگر چاند اباد فروش را درون حرم سرا فرستاد
آن عفت منش را از حقیقت کار آگهی داد و رائے از غرور آنکه بارها سلطان
را شکست داده برو نصرت یافته بود رسیدن سلطان چندان بخاطر
نیاورده قدرے لشکر یکجا کرده به پیکار درآمد سلطان صفوف آراسته
روبرو گردید راجه جے چند که هر بار کمک میکرد درین مرتبه بقصد انتقام
خویش با لشکر بسیار آمده مددگار سلطان گشت و آتش محاربه به اشتعال
گرفت و در آن رزمگاه رائے پتهورا بدست کسان سلطان گرفتار شد و سلطان
او را دستگیر نموده به غزنین برد و میل در چشمان کشید چاند اباد فروش
از حقیقت ملشی و وفاداری به غزنین شتافت و به ملازمت سلطان
رسید و نوازش یافت و برائے پتهورا ملاقات کرده در زندان دمسازی

نمود و از روے مشورت او صاف تیر اندازی رائے پتهورا نزد سلطان نمود و سلطان به تماشائے آن میل کرده برائے پتهورا تیر و کمان بدست داده بموجب مصلحتے که با چاندا باد فروش درمیان آورده بود سلطان را بر آواز تیر دوز کرده کارش با تمام رسانید در آن وقت هواخواهان سلطان رائے پتهورا و چاندارا از هم گذرانیدند لیکن در تواریخ فارسی کشته شدن رائے پتهورا در رزمگاه بمکان تلاوڑی نوشته اند و بقتل رسیدن سلطان شهاب الدین غوری بعد از مدت از دست فدائے کهوکهر و باختلاف بسیار ظاهر مے شود و الله اعلم بالصواب بالجمله بعد کشته شدن رائے پتهورا حکومت هنود از هندوستان منقطع گشته بسلاطین سلطین انتقال یافت از ابتدائے براجه جدهشتر پاندوان لغایت رائے پتهورا بموجب نسخه راج ترنگنی یکصد و بست تن از اقوام هنود مدت چهار هزار و چهار صد و هشت سال فرمان روائے نموده هر کدام مرحله پیمائے طریق عدم شد از انجا که منشیان ارادت ایزد سبحان منشور خلود عهد زندگانی بر صفحه حال هیچ مخلوقے مرقوم نه ساخته و طغرائے دوام ایام حیات بنام هیچ ممکن الوجودے ثبت نکرده اند همه را شربت اجل نوشیدنی و طریق عدم نوردیدنی و پیوند عنصری بریدنی و رخت رحلت پوشیدنی است۔

نظم

آنکه اوج فلک نشیمن ساخت عاقبت زیر خاک مسکن ساخت
آنکه برفرق تاج از زر کرد در لحد رفت و خاک بر سر کرد
آنکه گهواره ساخت مسکن خویش رفت تابوت کرد مامن خویش
هیچ کس در جهان قدم نزند که قدم جانب عدم نزند
تا توانی دل از جهان بگسل رشته از بهر این و آن بگسل
جاودان نیست عالم فانے تو درین جاودان کجا مانی
روئے در ملک جاودانی کن ترک این کنج دیر فانی کن
پاے در دام پیچ پیچ منه همه هیچ اند دل به هیچ منه

تدریس مدرس قسلم افادت شیم در مد ربیان احوال سلاطین مسلمین

ایزد بے نیاز وقادر بے انباز فاعل مختار است چیزے کہ خواہش او می باشد از پردہ خفا بمنصہ بروزے آرد وامرے کہ ارادت او بے شود از مکمن قوۃ بمجلائے فعل میرساند وہرچہ مے خواہدے آفریند واز آفرینش ہرکہ رامے خواہدے گزیند بدرگاہ کبریایش حسب ونسب اعتبار ندارد و ببارگاہ والابش دین ومذہب منظور نیست چراغ آفتاب عنایت او برصفحہ حال ہرکہ مے تابد ظاہر وباطنش نورانی میگرداند ودست نوازشش او بر فرق ہرکہ میرسد از حضیض خمول باوج عزت وافتخار عسرو جے نماید واز افریدہا کہ مجبور ومعذور اند کرا قدرت آن است کہ دست رو بر قدرت افریدگار تواند زد واز قبول ارادت صمدی زبان عدول تواند کشاد وچون مشیت قادر مطلق جل جلالہ اقتضائے آن کرد کہ سلسلہ فرمان روائے ہندوستان از فرقہ ہنود کہ از آغاز آفرینش وارث سلطنت این مملکت ہستند منقطع گردد واین ممالک در ظل رایت جماعتہ مسلمین درآید ودر ہندوستان رواج اسلام پدیدار شود سلاطین کہ بمذہب ودین وزبان وآئیں ہندیان ہیچ نسبت نداشتند از ولایت دور دست آمدہ بزور بازوے اقبال وقوت سرپنجہ طالع لایزال این ممالک را انتزاع کردہ نقش وجود ہنود را کہ ابا عنجد مسند آرائے حکومت وسلطنت بودند باب شمشیر ابدار ازصفحہ روزگار پاک ششتند وخرمن ہستی عدوان کہ مخالف مذہب ومدعی سلطنت بودند بہ برق سیف جان ستان خاکستر ساختند

مثنوی

سر رشتہ قدرت الہی | ہرکس نکند گرہ کشائی
بے جنبش امر او بدستان | برگی نجہد درین گلستان

بهمان نهج که کمند اندیشه از قصر امثال این گفتگوها که از امکان دریافت این هیچمدان بیرون است باز داشته عنان شبدیز خامه مدعا نگار بسمت مطلبی که در پیش است منعطف گرداند بالجمله چون احوال جماعهٔ هنود فرمان روایان هندوستان بطریق اجمال بقدر فهمیدگی خویش بقید قلم در آورده اکنون اندکی از حقیقت سلاطین مسلمین که از کتب معتبره بمطالعه در آمده بتحریر در آوردن ضرور است اگرچه سلطان شهاب الدین غوری رای پتهورا را کشته بر سلطنت هندوستان استقلال یافت و از ابتدای فتح و نصرت او حکومت هنود منقطع گشته اما چون در ممالک هند ظهور اسلام از سلطان ناصر الدین است بنابر آن ابتدای فرمان روایان اسلام از سلطان مسطور ضمیمه این نسخه نموده شد

ناصر الدین سبکتگین

او از غلامان نصیر دین قیطی سامانی فرمان روای خراسان بود بعد تغییر بخدمت منصور بن نوح پیوسته بمقتضای آثار رشد و کار طلبی که از ناصیه احوال او شیوع و بنابر انوار کواکب طالع که از افق اقبال سطوع داشت برتبه امیر الامرائی و سپه سالاری رسیده مصدر امور سترگ و کارهای شگرف گردید در آخر حال از جانب ابو اسحق والی بخارا بحکومت غزنین منصوب گشت بعد از آنکه ستاره زندگی ابو اسحق بهبوط فنا در آمد آفتاب بخت ناصر الدین از مشرق دولت طلوع نموده اوج گرای جهانبانی گردید یعنی ابو اسحاق غیر از دو اختر که قایم مقامش تواند شد نداشت و از امرای صاحب شوکتی که نظم امور ملک تواند نمود بجز سپاه و رعیت چون انوار بختیاری از ناصیه پیشانی او لایح و آثار جهانداری از خطوط دست او واضح دیدند همگنان رجوع آورده کمر طاعت بر بستند

بیت

بکارے کہ اقبال یاری کند ۔ ز اول اساسش بخوبی نہند

در ۳۶۶ھ ہجرے بر سریر خلافت جلوس نمودہ باصابت فکر و رزانت رائے مہام جہانداری بنظام آوردہ باحیائے مراسم عدل و داد و رفع لوازم فتن و فساد پرداخت درایت عالمگیری درعرصہ دلاوری برافراشتہ اکثر ممالک بزور تیغ جہان ستانی بہ تسخیر درآورد چون این نسخہ مشتمل بر حقیقت احوال فرمان روایان ہند است ازین جہت از ارقام ماجرائے ولایت ایران و توران کہ سلطان در فتوحات آن ممالک کارنامجات نمودہ عنان خامہ برتافتہ بہ تحریر حقیقت ہندوستان مے پردازد کہ سلطان بقصد جہاد از غزنین بارہا بسمت ہند تاخت آورد در ۳۷۱ھ اکثر بلاد مسخر گردانید اول کسے کہ در ہندوستان رواج اسلام داد و بنیاد و تعمیر مساجد نہاد او بود چون از نژاد ترک بودہ مسلمین را در ہند بہ ہمین سبب ترک مے گویند و ازہمین جہت حکام را نیز ترک مے نامند القصہ سلطان ہموارہ در بلاد ہند ترک تازی میکرد و ساکنان این دیار از تاخت علے التواترش عاجز و ستوہ مے شدند و اموال و امتعہ و زن و بچہ آنہا بغارت میرفت

نظم

شدی ہند از ترک تازش خراب ۔ مے تاخت بر ہند ہر صواب

گویند کہ در آن زمان راجہ جے پال بر ممالک ہند حکومت داشت اگرچہ تاریخ نویسان ہند در جملہ فرمان روایان دہلی راجہ جے پال را درج نکردہ اند اما ازین جہت کہ در الایالت او قلعہ بلندہ[1] بمطالعہ درآمدہ ظاہرا ولایت سامانہ و پنجاب وغیرہ ذلک سوائے دہلی در تصرف او خواہد بود ترک تازی سلطان ناصرالدین ازین جہت بیش مے رفت کہ در آن

---

(۱) بہتندہ

ایام در ہندوستان طوائف لملوک شدہ بود ویکے فرمان روا استقلال نداشت القصہ راجہ جےپال بقصد مدافعہ با بسیاری لشکر وفیلان صفدر بر سر غزنین رفت سلطان بدریافت این خبر باشکر بسیار ومبارزان جرار در حد وولایت خویش رسیدہ آمادہ پیکار گردید ودرمیان ہردو لشکر مقابلہ ومقاتلہ وجدال وقتال رو داد ودلاوران جنگجو ومتہوران پرخاش خو ہمت را باشجاعت ہم آغوش وپردلی را بامردانگی دوشادوش نمودہ کارزار مردانہ نمودند۔

بیت

چنان خواست رزمی کہ بالا دیست　　فتادہ یلان ہمچو از بادہ مست

تن پردلان چاک از پیش وپس　　درودل نمایان چو مرغ از قفس

اکثرے از طرفین جنگ مردانہ کردہ برخاک ہلاک افتادند راجہ جیپال بزور مردانگی وقوت صمصام غالب آمد سلطان چون دید کار شمشیر پیش نمیرود خرد را پیشوائے دلیری وتدبیر را رہنمائے دلاوری ساخت **بیت**

چو نتوان عدو را بقوت شکست　　بہ تدبیر باید در فتنہ بست

یعنی دران نواحی چشمہ بود کہ اگر بحسب اتفاقات چرک یا قاذورات درون ان افتادی برف عظیم باریدی سلطان فرمود تا دران چشمہ قاذورات انداختند قادر مطلق کہ در وسعت اباد قدرتش وقوع امثال این امور بدیع نیست باد وبرف سخت گردید وزیدن تند باد وغریدن ابر ورعد وباریدن برف باشتداد وامتداد کشید **رباعی**

ز برف گشتہ زمین ہمچو صفحہ کافور　　ز ابر ماند جہان ہمچو گنبد بے نور

ہوا ز غایت سرما چنان نمود اثر　　کہ برد خاصیت از طبع مردم محرور

از وقوع این حال لشکریان راجہ جیپال بعضی از تندی باد زندگانی بر باد دادند بعضی از شدت باران غرقہ سیل فنا شدند وبرخی را از کثرت برف زندگانی گداز شد وبختی را از برق نبات خرمن حیات پاک سوخت بدین آئین اکثری از ادم واسپ وفیل ودیگر ذی حیات تلف گشتند کسانیکہ ماندند چون ہندوستان زا بودند وبگرما خو داشتند مغلوب جنود سرما شدند از شدت ہوائے سرد حواس از احساس وقوا از کار خود باز ماندند دست را دستگاہ کار وپا را پای مردی

رفتار نماند **نظم**

دست کشیده همه در آستین | پای کشان شد همه در پوستین
دست نگش مفلس مردم نهاد | کش خشکی دست کشیدن نداد
گرم شده از بدوجامه مرد | مردم بیجامه بجا ماند سرد
گو که از سرما کشش زمانه خدا | لرزه گرفته همه را دست و پا
دگدگ دندان برسه تنان | چون شغف چوبک چوبک زنان

القصه سلطان بدین تدبیر صایب غالب گشت و مطلق استیلا یافت و راجه جیپال مغلوب شده احوال لشکریان خود بدین منوال دیده از روی اضطرار بناچار در مصلحت زد و قرار انکه پنجاه زنجیر فیل با نقود فراوان بطریق پیشکش بخدمت سلطان بفرستند بدین قرار داد چندین از معتبران خود را برسم یرغمال پیش سلطان گذاشته معتمدان سلطان را برای تسلیم وجه پیشکش همراه گرفته رخصت یافته خویش نمود پس از رسیدن بمسکن خود از قرار داد برگشته کسان سلطان را که برای سپردن فیل و مال همراه آورده بود بمبادله مردم خود که نزد سلطان گذاشته امده گرو بندی کرد سلطان باستماع این خبر بعزم انتقام وپاداش بدعهدی راجه بر هندوستان لشکر کشید راجه جیپال با یک لک سوار و پیاده بیشمار و فیلان بسیار بمقابله شتافت و هر دو لشکر در نواحی لمغان باهم پیوسته جنگ عظیم کردند دلیران شجاعت پیشه و مبارزان شهامت اندیشه از طرفین داد مردی و مردانگی دادند و کارنامه رستمانه بجا آوردند **نظم**

کوس از غم سهر زد ز رنن لشکر | میزد بدریغ دست بر سر
مرگ آمده در کمین باتها | جا کرده بگوشه کمانها

آخر کار سلطان رایت فتح برافراخته غنیمت بسیار انبرده و مال و فیل بدست آورده بغزنین مراجعت کرده راجه جیپال هزیمت خورده بهندوستان آمد و تالمغانات بتصرف سلطان در آمده سکه و خطبه او رواج یافت از آنجا که فنا لازمه ممکنات و بقا خاصه واجب است بالاخر ستاره زندگانی سلطان بهبوط ارتحال انتقال یافت **بیت**

هر که آمد بجهان اهل فنا خواهد بود | وانکه پاینده و باقیست خدا خواهد بود

مدت سلطنت او بست سال بود

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین سبکتگین

بعد از انکه سلطان ناصر الدین سبکتگین ودیعت حیات سپرد و امیر اسمٰعیل پسر بزرگ بر تخت جهانبانی جلوس نمود سلطان محمود را از میراث پدر محروم گردانید سلطان محمود تاب جور وجفای برادر کلان نیاورده بیاوری بخت بیدار و امداد طالع هوشیار که او را فرمان روائے روے زمین بایستی کرد اماده پیکار گشته بر اسمٰعیل غالب آمد در سنه ۳۸۸ھ[1] در خطه عشرت آگین غزنین زیب افروز اورنگ خلافت گشت و ارکان دولت و اعیان مملکت رجوع شده کمر عبودیت بربستند و سلطان بمقتضائے دلیری خدا داد و دلاوری مادر زاد تیغ عالمگیری برمیان مبارزت بسته و رایت جهان ستانی در عرصه شجاعت برافراخته بر بلخ و بخارا و اوزگنج[2] و خوارزم و ترکستان و عراق و خراسان و سایر بلاد ایران و توران لشکر کشیده مظفر و منصور گشت و عرصه روزگار از خس و خاشاک مخالفان پاک گردانید چون طنطنه جهانگیری و ملک آرائی و دبدبه عدوگزائے و قلعه کشائے و آوازه عدالت گستری و دین داری و غلغله عبادت اندیشی و پرهیزگاری او در اطراف گیتی مشهور گشت خلیفه بغداد از استماع اوصاف فرخنده او خلعت بس فاخره که پیش ازین احدی از خلفا هیچ یکے از سلاطین نفرستاده بود برائے سلطان مرسول[3] نموده یمین الدوله و امین المله لقب کرد **بیت**

نظام حال زمانه قوام کار جهان | تمام گشته باقبال شهریار روان

بمقتضائے مراسم دین داری بقصد جهاد کمر همت بتسخیر هندوستان بسته مرتبه اول در سنه ۳۹۱ یورش نموده راجه جیپال نیز بعزم مقابله رهگرا گشته در پشاور که بکتب سلف فرشادر[4] و پرشاور و بگرام نوشته اند رسیده معرکه کارزار بیاراست هر دو لشکر باهمدیگر پیوسته و صفوف آراسته داد بجنگند و داد مردانگی دادند **بیت**

دلیران ستادند پا کرده سخت | سناندان بیاموختند زیشان درخت

از درخشیدن برق شمشیر آتش بار و باریدن تیر شعله کردار اکثری از طرفین غریق آتش بلا و غریق بحر فنا گشتند بالاخر سلطان مظفر و منصور گشته پنج هزار کفار دران کارزار علف تیغ خونخوار نمود و راجه جیپال با پانزده نفر از پسر و برادر و خویش اسیر گشته بقتل رسید جائے که شهباز همت

بلند قصد پرواز کند اگر زاغ مستمند بر ہوا دعوی پریدن نماید بے شک شکار شاہین قضاست وگاہے کہ شیر دلیر بقصد نخچیر بر خیزد اگر روباہ حقیر با وستیز د لامحالہ خون خویش برخاک ریزد۔

مثنوی

گوزنے کہ در شہر شیران بود　　　برگ خودش خانہ ویران بود

اگر ماہی از سنگ خارا بود　　　شکار نہنگان دریا بود

گویند کہ در گردن راجہ حمایل بود کہ بزبان ہند مالا مانند مرصع بجواہر وزواہر گران بہا و مکلل بدُر و غر ریکتا کہ ہر گوہر آن مانند چراغ فلک روشن تر و قیمت ہر جواہر بخراج مملکت برابر

بیت

بچندان لعل و گوہر شد بران صرف　　　کہ گنجد در سر ہر لفظ و ہر حرف

مبصران جوہر شناس و مقیمان خرد اساس قیمت ان رایک لک و ہشتاد ہزار دینار کردہ بود وہمچنین در گردن پسران و برادرانش حمایل ہائے قیمتی مرصع بود کہ در آب و تاب گرداز کوکب می برد وہر ہمہ در جملہ غنایم بخزانہ سلطان رسید وازانجا بعد فتح روبہندوستان کرد واکثری بلاد بتسخیر در آوردہ در بہتندہ کہ دار الحکومت راجہ جیپال بود رسیدہ مسخر کرد و در اکثر اماکن تعمیر مسجد نمودہ بترویج مراسم اسلام اساس دینداری محکم ساخت وچندگاہ دران نواحی بعیش و عشرت پرداخت چون کوکب بہار در رسید گل خسرو بدعوے خسروی لشکر کشید وگل عباسی بقصد بادشاہی صفوف آراستہ لالہ فوج در فوج خیمہ سرخ پیراست سوسن خنجر آبدار نمودار ساخت غنچہ ہنبد داری پیکان پرداخت جویبار تیغ از نیام برکشید وسرو رایت خود را بلند گردانید گلگون گل وسبز خنگ سبزہ در فضائے گلشن بجولانگری آمدہ باد و پائے باد وریزش ابر در جولانگاہ ہوا ہوس سبک رفتار شد

نظم

بہار آمد بعشرت پائے کوبان　　　زباد صبحگاہی جاے روبان

جہان شد از خوشی چون گل شگفتہ　　　عروس دہر در زیور نہفتہ

شگوفہ بر سر شاخ درختان　　　بزیبائے چو روے نیک بختان

ریاحین صف زدہ در باغ دبستان　　　نسیم صبحدم در ہر گلستان

دران وقت کہ موسم بہار عشرت نثار ابواب نشاط بر روے روزگار کشود واعتدال ہوا اسباب انبساط بر رخ اہل عالم افزود ولطافت نسیم دماغ افسردگان جہان را معطر

ساخت ونزاہت شمیم عطراوت مزاج آزردگان روزگار پرداخت فصل ربیع نضارت بخش حدیقہ کون ومکان گشت مباد بہاری سرسبز ساز ریاض زمین وزمان گردید ماہ رمضان المبارک بفرخی وفرخندگی باقتضار سیدہ ہلال فرخ فال عسلم نورانی براوج فلک افراختہ بزبان حال مژدہ مبارک باد عید ونوید تہنیت این روز سعید بعالم وعالمیان رسانید از لمعات طلوع این نیر جہان افروز دیدہ منتظران روشن واز اشراقات نوران منبع انوار ساحت احوال مترصدان فروغ آگین گردید وعبادت کیشان اہل صیام وطاعت اندیشان لیالی وایام را مراد خاطر خواہ بحصول پیوست روزہ داران ارباب ریاضت وصومعہ گذاران اصحاب افاضت را مرام دل حاصل گشت شادی عید ضمیمہ موسم بہار وذریعہ مسرت اہل روزگار گردید عالم وعالمیان را دو دروازہ شادمانی کشودہ ودو گلشن کامرانی جلوہ نمود ودو نہال امال برومند گشت دو شاہد مقصود در آغوش رسید ودو چشم مراد ضیا پذیرفت ودو گوہر مقاصد انجلا یافت ودو انجمن فرحت آراستہ گشت ودو محفل طرب پیراستہ شد رباعی

گذشت ماہ مبارک رسید روز سعید ہلال عید علم بر سپہر کشید
شدہ زبرکت انوار ماہ نور فشان ہزار گونہ شادی نصیب اہل جہان

درچنین موسم سلطان از قلعہ بہتندہ برآمدہ بغزنین مراجعت نمود تمام ایام بہار بعیش و کامرانی ومسرت وشادمانی دران تخت گاہ گذرانید چون موسم بہار جان بخش منقضی گردید وزمان خزان دررسید گلشن روزگار کہ از فیض بخشی نسیم شگفتہ وتازہ رو بود از جفاکاری باد جان گزائی بیطراوت گشت تجملات زیبائی وسامان دلکشائی چمن لکدکوب و پامال ستمگران خزان شد وصحن گلشن کہ از شگفتہ روئے بروضہ رضوان دم مساوات میزد مانند دشت کربلا پر مخافت وبلا گردید درچشم نظارگیان باغ بمنزلہ راغ وخیابان نمونہ بیابان نمود ونازنینان گلبن وگلعذاران چمن کہ بشاگلی نسیم فروردی دلفریب تماشائیان بودند از ستمکاری دی جلا وطن شدند متوطنان خطہ بوستان وساکنان بلدہ گلستان کہ از پیشگاہ عنایت سلطان نوروزی خلعت ہائے رنگین یافتہ بود از غارتگری بہمن عریان گشتند ودرختان میوہ دار واشجار با ثمار کہ بمثل اہل دول دم توانگری میزدند از ترکتازی غارتگران خزان مفلس وتہیدست شدند تاکہ از خوشہ انگور ہمچو ارباب ثروت کیسہ وہمیان برداشت ہمہ را یغماگران زمستان بغارت بردند گل خسروخلعت خسروی از بر وگل عباسی تاج

سلطنت از سر انداخت صد برگ برگ حیات و یاسمن نقد زندگی در باخت لاله در آتش حسرت سوخت و کنول در آب افسوس غرق گشت نرگس چشم در هم پوشید سوسن زبان درکام کشید زنبق بخستگی دماغ درگذشت بنفشه جامه ماتمی در بر کرد چنار در ماتم گلشن دست تاسف مالید سفیدا مانند ماتم زدگان سر برهنه گردید سرو آه بلند کشید صنوبر موی برکندید زرد الو از غم زرد گشت شفتالو لب از غصه گزید نار خون ناب ها خورد آلو بالو اشک خونین بارید ناشپاتی روی بهی ندید سیب را آسیب الم رسید عندلیب هزار افغان دردناک بر آورد فاخته و قمری خروش دل خراش برکشید جویباری که مانند اقبالمندان بخت بیدار ابدی داشت و چندین نگار سرو و چنار درکنارش بود از برگشتگی روزگار گرفتار. او بار گشته نقد روان از دست داد فواره که از خزانه داری گردون فرازی نموده گلهای سیمین بر فرق خویش نثار میکرد بسان بید دلشان از شرمسار نشسته زبان درکام کشید چاه که هیچ یک بختان کریم النفس و مانند دولتمندان ارباب سخاوت فیض بخش بود از خجالت و انفعال در زمین فرو رفت آب که دمی از جریان نمی ایستاد و بجوش و خروش گرم رفتار در کنده یخ پای بند گشته صورت سنگ بر گرفت

نظم

یخ کنده بپای آب گشته | گلزار ز دی خراب گشته
چون آتش مرده لاله را خو | چون نبض فسرده در چمن جو
گشتند بروز تیره بختان | مجنون برهنه سر درختان
از مرغ فغان سرو برخاست | در چشمه غنچه گرد برخاست
هم غاذیه نافه در وحل ماند | هم نامیه از سر عمل ماند
گردید چمن به بلبلان تنگ | بشکست ز روی بوستان رنگ
بازار گل و بهار بشکست | هنگامه روزگار بشکست
صرصر به نشاط راهزن شد | در برهنه سازی چمن شد

چنین موسم که هوای غزنین درکمال برودت بود سلطان مرتبه دویم قصد هندوستان نموده از راه ملتان در حوالی تهتهه سید لچه نبیچه رای با وجود کثرت لشکر و فیلان کوه پیکر و متانت قلعه و صعوبت جای از روی بی همتی و بی تدبیری لشکر خود را مقابله سلطان گذاشته بجانب سند روان شد لشکریان سلطان باستماع این خبر تعاقب کرده او را دستگیر

نمودہ راجہ بے حمیت را سرداری گلو گرفتہ بخنجر آسا بر خاک ہلاک انداخت بیت

سخت است پس از جاہ تحکم بردن ... خو کردہ بناز جور مردم بردن

سر اورا از تن جدا کردہ پیش سلطان آوردند سلطان از نمیعنی خوشحالی ہا نمودہ تیغ بیدریغ بر توابع ولواحق او راندہ خلق کشیر را بقتل رسانید وغنیمت فراوان از نفایس ونوادر ہندوستان بدست آوردہ ازانجا بسمت غزنین معاودت نمود از جملہ غنایم دویست وہشتاد زنجیر فیل بود چون در ملتان داؤد بن نصیر علیحدہ حکومت داشت سلطان را حمیت دین بران داشت کہ براہ ملتان متوجہ شدہ ان ملک را ازو انتزاع نماید درین صورت بعزیمت ملتان از تہتہ راہ راست از دست دادہ براہ مخالف بنا بر انکہ حاکم انجا خبر دار نشود وناگہان بر سر او بید سوارے کرد راجہ انند پال بن راجہ جیپال کہ بر سر راہ بود در مقام مخالفت شد از طرفین صفوف مصاف آراستہ گشت ونبرد مردانہ رو داد ازانجا کہ سلطان قوے اقبال بود بہر طرف کہ روے عزیمت می کرد فتح ونصرت استقبال می نمود راجہ انند پال تاب صدمات لشکر سلطان نیاوردہ منہزم شد وخود را در کوہستان کشمیر کشید چون بسبب جبال مرتفعہ ومحال مشکلہ وتراکم اشجار وتزاحم کریوہ عبور لشکر در انجا دشوار بود سلطان دست از تعاقبش کشیدہ در ملتان رسیدہ حاکم انجا را ایل ومنقاد کردہ ہشت ہزار دام ہر سال بر و مقرر کردہ احکام شرعیہ را رواج داد چون موسم تابستان بسطوت وجلال در رسید شدت حرارت وحدت تموز کون ومکان را آتش ناک گردانید از اشتداد گرما وافراط ہوا چشم خورشید یرقان براورد وبر جرم قمر داغ سفید برامد رخسارہ مریخ سرخی نمودار کرد بر چہرہ کیوان تیرگی پدیدار گشت فلک تیرہ رنگ گشتہ بزحمت جدر از کواکب ابلہ بر تن نمایان ساخت سحاب کہ آب از رگ او خشک شد از غلبہ تعطش خود را در معاذ جبال انداخت آفتاب بیتاب گشتہ در دریاے مغرب فرو رفت وماہتاب بسان تودہ برف تن بگداختگی در داد کوہ ودشت مانند کورہ آہنگران آتشناک گردید سنگہا کار آتش بروے کار آورد ریگ تودہا چون ریگ گلخن بتافت وغدیرہا وآبگیرہا بے آب ومرغ وماہی بیتاب گشت عرق از ہر بن موے او میان عبان فوارہ بیرون دوید ومغز در کاسہ سر عالمیان مانند مرجل خورشید مجوشید باد سموم کار تیر بر ہدف جان بکار برد از افراط حرارت بدن مردم موم وار بگداخت آوردہ زمین از گرد باد از انشین براوردہ فلک از رعد فغان

دردناک کشید **نظم**

خلایق از حرارت گشت بیتاب ز گرمی کار آتش میکند آب
ز باد گرم پنداری بیابان بدنیا دوزخی گشته نمایان
چنان خورشید را هنگامه شد گرم که از افسانه اش فواره شد نرم
شده خون از حرارت در بدن خشک چو در ناف غزالان غلتن مشک
زمین چون دیگ در آتش خروشان میان استخوانها مغز جوشان
صدف را در میان بحر ذخار گهر در سینه همچون دانه نار

درچنین موسم لشکریان سلطان تاب هوای گرم ملتان نیاورده التماس مراجعت نمودند بالضرور سلطان ازانجا متوجه غزنین شده تمام ایام بهار دران مصر دارالخلافت بعیش و عشرت گذرانید چون ایام زمستان در رسید فرمان روائی شتا بدبه کوکبه کمال آمد وجود سرما بر سکنه افلاک و متوطنه خاک متسلط گردید از اشتداد سرما افتاب عالمتاب خودرا اکثرے در لحاف ابری پیچید و ماه جهان افروز بیشترے در دامن محاق میخزید هوا از هجوم ابر انچنان تاریک گشت که فلک با وجود مشعل ماه و شیوع کواکب نمودار نمی شد سحاب چندان کافورباری نمود که مزاج آفتاب با وجود حرارت فطری سرد تراز کافور شد از استیلاے برودت روز در هم پیچیده پست و کوتاه گردید و شب در لحاف عنبرین خودپا دراز کشید از صلابت و مهابت شتا افلاکیان در نقاب سحاب متواری شدند و از سطوت جلال سرما لرزه بر اندام خاکیان افتاد عجوزه آسمان از ابر عنبرین مقنعه بر روے انداخت و زال زمین از برف کافوری نقاب تعبیه ساخت بسیاری غمام بر نه فلک فلک دهم افزود و کثرت برف بر هفت زمین زمین هشتم افزون نمود کوه و دشت و مسالک و مشارع زیر برف پنهان گشت اهل روزگار جابجا زندانی گشته پاے تردد در دامان تعطیل کشید از سختی هواے سرما حواس از احساس و قوی از کار بازماند دست را دستگاه بیرون شدن از استین و پارا پامردی بر امدن از دامان نماند دست مانند مار در سوراخ استین میخزید و پا همچو صید خود را در غار دامان می پوشید با وجود درازی شب سرما بر سرمائیان دست درازی نمود و با وجود کوتهی روز غلبه برودت بر عالمیان هیچ کوتاهی نکرد **نظم**

ز سرما در شتا شیر گردون که سازد بر تن خود پوست واژدن

زسهم تیر سرما مهر انور | زابر تیره تا وردی برون سر
زبیم لشکر بیبر حسم بهمن | گریزان آتش اندر سنگ و آهن
بدریا ماهی از حسرت برآور | که هم کاشانه باشد با سمندر

درچنین موسم سلطان در ۳۹۹ مرتبه سوم باز بهندوستان آمده با راجه انندپال کارزار نموده اورا شکست داد وسی زنجیر فیل غنیمت بدست آورده ازانجا بقلعه بهیم نگر رسیده انتزاع نمود چند تخت طلا و نقره و خزانه فراوان و الماس گران بها و دیگر نوادر و نفایس که ازان قلعه بدست آمده بود همه را در میدان وسیع بفرموده سلطان چیدند و سپاه و رعیت از تفرج ان انبساط حاصل کردند در زمان بودن دران قلعه جشن فرح و طرب آراسته برائے چراغ افروزی حکم عالی بصدور پیوست صاحب اهتمامان چابک دست و کارکنان چست بموجب امر علیه بر چار دیوار باغ چراغ بندی نمودند و بهر درخت بلند رنگارنگ فانوس دل پسند آویختند و برجویهائے مسلسل هزاران شمع بانواع صور و اشکال افروختند و برکنار جدول لگن هائے زرین و نهال هائے تلون کاغذی پرداختند بنمطی که در زیبائے نمونه نگارخانه چین نمودار گشت و دو خوشنمائی نسخه بهشت برین بظهور پیوست دود چراغ چون زلف بتان نمایان گردید و گل چراغ مانند رخساره خوبان تازه روے نمود شمع چون سرو قامت یار دل ربائی کرد و چراغ چون جبین شگفته دل دار مسرت افزائی بکار برد

نظم

نهال شمع گل بستی دران باغ | باینی که کردی لاله را داغ
فروغش از مه تابان زیاده | کرو گشتی تجلی رو کشاده
چراغ از روشنی بالائے دیوار | چه انجم بر سر کرسی نمودار
زتنویر چراغ صحن گلشن | بسان آسمان در روز روشن

ونیز اوستادان نادره کار و کاری گران صنعت شعار انواع آتشبازی حاضر آورده هنگامه تماشائی گرم کردند ماهتابی مانند ماه نخشب روشن گشته معجزه ید بیضا بروے کار آورد شب افروز از نور ضیا شب افروزی تجلی طور بظهور رسانید گل ریز مانند چشم عاشقان اشک ریز گلهائے آتشین ریخت چرخی بسان صوفیان صاحب وجد و حال در چرخ و گردش آمد ستاره چون شهاب ثاقب همسری بکواکب نمود و در رنگ ستاره دم دار

منودار گشت هوائے از بلند پروازی پیغام سرور محفل والا با فلاکیان رسانید گنج هوائے
در هوائے منتشر گشته بسان گنج قارون زیاده از حصر وشمار گردید پاکر یعنی تونکه بر دار دیوانگان
سیه مست بر خاستن وافتادن وصدا نمودن اغاز کرد موشک یعنی چکچو در مانند تند خویان برجستن
و دویدن و بر خود پیچیدن بنیاد نمود هوائے اگر بر هوا میرفت از شرارت ذاتی مردم آزاری
مینمود مهوچه اگر پایش در زمین لنی افشردند از تند خوے با فلاک می پیچید با الجمله تماشائی
بجلوه گاه ظهور رسید که فلک هزاران چشم بنظاره ان کشود و انجم بدیدن ان انجمن اراست

نظم

عجب بزم گاهی شد افلاک تاب که کم دیدش چشم گیتی بخواب
بنظاره اش دیده مدهوش گشت خرد بے زبان و زبان گوش گشت

سلطان بعد فتح قلعه مسطور و حصول هزاران طرب و سرور به غزنین مراجعت نمود مرتبه چهارم
در ۳۹۶ قصد ملتان نموده تمامی آن ولایت را بتصرف در آورد و قرامطه ملاحده که دران
ولایت بودند دستگیر شدند بعضی را دست در گردن لبسته در پاے فیلان کوه پیکر انداختند
و جمعی را که دست رو بر احکام شرعیه می نهادند بید ست و پا ساختند و برخی را که سر از
حکم شرع می پیچیدند سر از تن جدا کردند و فریقے را که از خود بینی گوش بر اوامر سلطان
نداشتند بینی و گوش بریدند و طایفه که سر انگشت بر حرف خطا نهادند نقش انگشت بجا نیدند نظم
اگر سلطان نفرماید سیاست * زند هر کس بخود لاف ریاست * بلا بر هم زند روے زمین را *
نه دولت را بقا باشد نه دین را هواؤد بن نصیر حاکم انجا را اسیر کرده در قلعه غورک محبوس
نمودند او همانجا بمرگ طبعی درگذشت و سلطان بعد فتح الولایت بغزنین مراجعت نمود
مرتبه پنجم در ۴۰۲ سلطان شنید که در هندوستان تهانیسر شهریست قدیم و در نزدیکے
آن کولابیست بس عظیم که باعتقاد اهل هند آغاز آفرینش عالمیان درانجا شده دان را از
امکنه شریفه دانسته تغسیل دران کولاب از مثوبات عظمی و گسیختن پیوند عنصری دران مکان
نتیجه رستگاری عقبیٰ میدانند و بتخانه کلان و چکرسوم نام بت درانست کفار آن را می پرستند
درین صورت بقصد جهاد لشکر فراهم آورده متوجه تهانیسر گردید راجه نرو جپال[۱] حاکم انجا
ازین حال واقف گشته ایلچی فرستاده پیغام نمود که اگر سلطان ازین عزیمت باز گردد پنجاه
زنجیر فیل پیشکش بدهم سلطان بران التفات نکرده در تهانیسر رسید راجه مذکور تاب مقاومت

(۱) نسر و جپال با نرو جیپال

نیاورده بی جنگ رو بفرار نهاده شهر را خالی ساخت لشکریان سلطان در شهر خالی رسیده آنچه یافتند غارت کردند و بت ها شکستند و بتخانه ها انداختند و بت چکرسوم را بغزنین برده بفرموده سلطان بر درگاه نهادند تا پی سپر خلایق گردد

بتی چون برارد مهمات کس ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ که نتواند از خویش راندن مگس

نه نیروی دستش نه رفتار پای ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ وگر بفگنی بر نخیزد ز جای

مرتبه ششم بر سر قلعه نندنه که بر کوه بالناته است لشکر کشید راجه نروجپال مردان کاری بمحافظت قلعه گذاشته خود در کوهسار دشوار گذار کشمیر درامد سلطان قلعه نندنه را محاصره کرده در نقب و ساباط و سرکوب و سایر اسباب قلعه گیری شروع نمود اهل قلعه عاجز شده امان خواسته مکالید سپردند بعد تسخیر قلعه و بدست آوردن اسباب و اموال رو بدره کشمیر متعاقب راجه نروجپال نهاد بسبب صعوبت مداخل و دشواری مخارج دست سلطان براجه مذکور نرسید اما غنیمت فراوان بدست آورد و بسیاری از کفار را رهنمای دین اسلام نموده رواج احکام شرعیه دران دیار داده مراجعت نموده مرتبه هفتم در سنه ۴۰۹ بعزم تسخیر ولایت قنوج هفت دریای هولناک گذشت چون بسرحد قنوج رسیده کوره نام حاکم انجا اطاعت قبول نموده پیشکش داد ازانجا در برن رسیده هردت والی انجا قلعه را بقوم خویش سپرده بگوشه خزید اهل قلعه تاب مقاومت نیاورده ده هزار بار هزار دام که دو لک و پنجاه هزار روپیه بوده باشد و چند فیل پیشکش داده ... ان یافتند سلطان ازانجا بقلعه مهابن بر کنار دریای جمنا رسید کلچند حاکم انجا بفیل سوار میخواست که از اب بگذرد لشکریان سلطان رسیده او را دستگیر کردند او خود را بخنجر ابدار هلاک گردانید **بیت**

زیستن چون بکام خصم بود ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ مردن از زیستن بسی بهتر

بعد تسخیر قلعه مهابن بشهر متهرا که شهریست بزرگ مشتمل بر چندین بتخانهای عظیم و مولد کرشن بن بسدیو که باعتقاد اهل هند محل حلول ایزد تعالی است و انمکان را از اماکن دیگر شریفتر میدانند رسید هیچکس بجنگ پیش نیامد تمام ان شهر را غارت کرده بتخانهارا سوختند و انداختند و مال فراوان بغارت بردند و یک بت زرین را شکستند که وزن آن نود و هشت هزار و سیصد مثقال پخته بود و یک پاره یاقوت کحلی یافتند که چهارصد و پنجاه مثقال وزن داشت گویند که چندرای حاکم انجا فیلی داشته بغایت قوی هیکل عظیم شکل

عربده جو تند خو صفدر عفریت پیکر اگر به بلندی و بالای بکوه نسبت کرده شود لایق و اگر به تندی و تیز روی بباد تشبیه داده اید بنفس الامر موافق در پردلی و صف شکنی و دلاوری و جنگ آوری انگشت نمای روزگار بود **نظم**

تیز رو و تیز دو و تیز گام | خوش روش و خوش منش و خوشخرام
هم حرکاتش متناسب بهم | هم خطواتش متقارب بهم

سلطان انرا بقیمت گران خریداری میکرد و میسر نمی شد بحسب اتفاق آن فیل مست بشی از فیلبانان رای مذکور گریخته بسرا پرده سلطان قریب شد سلطان آن بدست اورده خوشحالیها نموده نندا داد نام نهاد چون بغزنین رسید و غنایم سفر قنوج بشمار درامد بنج لک و بست هزار درم و پنجاه و سه هزار برده و سیصد و پنجاه فیل بقلم درامد مرتبه هشتم چون سلطان شنید که راجه نندا حاکم کالنجر کوره حاکم قنوج را بنابر انکه او سلطان را اطاعت و انقیاد نموده بود بقتل رسانیده سلطان را این سخن ناپسند آمده باستیصال نندا قصد مصمم ساخت و در سنه متوجه هندوستان گردید چون باب جمنا رسیده راجه نروجپال که چند مرتبه از صدمه لشکر سلطان گریخته بود بامداد و اعانت راجه نندا سد راه گشته بمقابله لشکر سلطان برامد چون اب عمیق درمیان بود بحکم سلطان نتوانست کسی از آب گذشت اتفاقا بست نفر غلام بیکباره آب بازی کرده از دریا گذشته لشکر راجه نروجپال را از روی جرات و دلاوری درهم شکستند و از عقب انها نیز بسیاری دیگر تیز تر عبور کرده جنگ کردند راجه نروجپال هزیمت خورده با چندکس بدر رفت و غلامان سلطان بشهری که دران نواحی بود درآمده دست بغارت دراز کردند بتخانهارا مسمار نمودند سلطان بعد فتح ازانجا در ولایت نندا اورا گویند سی و شش هزار سوار و صد و چهل و پنجاه هزار پیاده و بی صد و چهل فیل میش نندا بود سلطان با توزک و تجمل برابر او نزول نموده پیغام اطاعت و اسلام کرد راجه نندا گردن از فرمان برتافته بجنگ قرار داد و سلطان بر بلندی ایستاده کثرت لشکر غنیم به نظر درآورده درخود تاب مقاومت ندیده از آمدن پشیمان گردید و جبین نیاز بر زمین خشوع نهاده از حضرت ایزد بی نیاز و واهب بی انباز درخواست فتح و نصرت نمود **نظم**

ای که خواهی کز بلا جان آخری | روی خود را در تضرع آوری
کین تضرع را بر حق قدرهاست | آن بها کانجاست دیگر جا کجاست

اتفاقاً بدرگاه مجیب الدعوات خضوع و عجز وخشوع سلطان با جابت مقرون گشت و
بمشیت ایزدی همان شب خوفی عظیم بخاطر نندا راه یافت تمام اسباب والات را همانجا
گذاشته بے جنگ با مخصوصان خویش راه فرا پیش گرفت روز دیگر سلطان بر حقیقت کار اطلاع
یافته سوار شده کمین گاه ہائے اندک جسته و بے لشکر او را ملاحظه کرده از مکر و خدیعت
خاطر جمع نموده در شهر رفته دست بغارت و تاراج کشاده عالم عالم غنیمت بدست لشکریان
افتاد و در بیشه پانصد و هشتاد زنجیر فیل از فیلان لشکر راجه نندا یافته ضمیمه غنایم نموده
بغزنین رفت مرتبه نهم در ۴۱۳ سلطان قصد کشمیر نموده قلعه لوه کوت را محاصره کرده چون
بسبب استحکام و ارتفاع قلعه دست بتسخیر ان نرسید بجانب لاهور و بانگر روان شد
غنیمت فراوان بدست آورده با فتح و ظفر سعادت معاودت نموده مرتبه دهم باز قصد ولایت نندا کرد
بعد رسیدن بقلعه گوالیار برائے تسخیر آن محاصره نموده ازانجا که قلعه گوالیار در استواری و محکمی
کارنامه ایست از فرمان دهان پیشین و یادگاریست از کارآگاهان متقدمین طایر اولوالاجنحه
خرد برگرد شرفات ان نتواند پرید و سمند تیز رو خیال در فضائے انتزاع ان نمیتواند جولان
نمود نظم

یکے قلعه بر روے آن کوهسار | برا ور د سر تا بچرخ چهار
برو مرغ اندیشه را راه نیست | کس از کار کردارش آگاه نیست

بالضرور سلطان بحاکم انجا صلح کرده سی و پنج زنجیر فیل پیشکش گرفته متوجه قلعه کالنجر مسکن راجه
نندا گردید بعد رسیدن درانجا قلعه کالنجر را از لشکر محاصره محیط گردانیدند قلعه مسطور بمتانت
واستحکام در هندوستان نظیر ندارد تسخیران غیر از بازوے اقبال صورت نه بندد و جز
بقوت سرپنجه بخت فتح نتوان کرد نظم

حصارے چو گردون گردان بلند | که رفعت ز برجیش[1] بود بهره مند
دهد قلعه دارش بگردون جواب | کند دیده بانی او آفتاب

چون محاصره بامتداد کشید راجه نندا با وجود محکمی قلعه عاجز شده سیصد زنجیر فیل پیشکش
قبول کرده زنهار خواست و فیلان پیشکش را بے فیلبانان از اندرون قلعه سرداد ند بفرموده سلطان
ترکان شهامت نشان بچستی و چالاکی بران فیلان سوار شده ایل کردند از نظاره این جرات

---

(۱) برجش +

وجبارت ترکان اہل قلعہ تعجب نمودند وعبرت پذیرفتند راجہ نندا شعر ہندی بعبارات متین واستعارات رنگین کہ پسندیدہ شعر فہمان خرد گزین وگزیدہ سخندان دانش آئین بودہ باشد در مدح سلطان نوشتہ ارسال داشت زبان دانان ہند مضمون ان را بعرض رسانیدٗ سلطان مسرت اندوگشتہ تحسین نمود وبجلدوی ان منشور حکومت پانزدہ قلعہ ضمیمہ کالنجر نمودہ باتحف دیگر مرحمت فرمود راجہ نندا نیز مال بسیار وجواہر بیشمار درعوض ان بخدمت سلطان مرسل نمود وسلطان بعد صلح[1] بغزنین معاودت کرد مرتبہ یازدہم باز لشکر بہندوستان کشیدہ بقصد تسخیر سومنات لوائے توجہ برافراخت این سومنات شہریست بزرگ برساحل دریائے محیط وبتخانہ مشہور معبد براہمہ بتان زرین دربن بتخانہ بسیار وبزرگ ترین بت را سومنات نامند گویند کہ درزمان پیغمبران بت را ازخانہ کعبہ براوردہ درانجا گذاشتہ اند ودر کتب سلف اہل ہند مرقوم است کہ ان بت اززمان کرشن کہ چہار ہزار سال منقضی شدہ معبود ومقبول براہمہ است بالجملہ از غزنین روانہ شدہ قطع منازل وطی مراحل پیش نمود دراثنائے راہ حکم بعرض لشکر بصدور پیوست بتقدیم این امر بیاولان جد کار وقورچیان کارگزار تعین شدند درعرصہ چون عرصہ امید درغایت وسعت وماندساحت اہل درنہایت فسحت سپاہی چون قطرات امطار درمیان واذروہمچو اوراق واز ہار اشجار درفصل بہار بیرون از حد حصر وشمار رو مے کمنت واقتدار آوردہ فوج فوج سواران شیر افگن وتومان تومان یلان صف شکن دررنگ جوہرہائے شمشیر درآہن نشستہ واسپان وفیلان را دربرگستوان پنہان کردہ صف ہا آراستند وعلمہائے رنگین بہ ترتیب پسندیدہ برافراشتند از آئینہ فیلان آفتاب دردل شب پدیدار گشت واز کثرت غبار علم درفشان بمثال شمع درفانوس نمودار شد نظم

شدہ اندران عرصۂ کارزار ۔۔۔ مہ برعلم منخسف از غبار
علمہا سر از اوج کردہ برون ۔۔۔ شدہ آسمان خانہ چل ستون
زسم ستوران دران پہن دشت ۔۔۔ زمین شش شد وآسمان گشت ہشت
یلان سرافراز وگیتی فروز ۔۔۔ سواران جنگ آور وکینہ توز
ہمہ بادل شیر ونیروی ببر ۔۔۔ ز نوک سنان شان خراشیدہ ابر

---

[1] فتح

سپاهی به بسیاری اندر ریگ بیش   گذشته گهه مردی از جان خویش
ندیده کسے پشت ایشان بجنگ   بچستی چو بادو چو کوه از درنگ

انتظام بخشان لشکر و بخشیان شهامت سیر باٸین پسندیده عرض لشکر بنظر عالی در آوردند ازان منزل سلطان کوچ بکوچ راهی گردیده بعد طے راه دور و دراز در شهر نهرواله که طنطنه مواکب سلطان سکنه انجا فرار کرده بودند رسید شهر را خالی یافته علفها ازانجا برداشته راه سومنات یعنی پاتن پیش گرفت چون دران سرزمین نزول لشکر ظفر اثر اتفاق افتاد اهل آن شهر دروازه سومنات بر روے کشیده اماده جنگ شدند بهادران لشکر و یلان صفدر بقدم همت و علم نهمت بر معارج قلعه کشاٸی طریقه عروج پیش گرفته داخل قلعه شده بجنگ و تردد بسیار مفتوح کردند لوازم غارت و تاراج بعمل آمد و خلق کثیر قتل و اسیر گشت و بتخانها از بنیاد برکندند و سنگ سومنات را پارچه پارچه کرده پاره ان را بغزنین برده بر در مسجد گذاشته که پے سپر خلایق گردد. القصه سلطان پس از جهاد ازانجا لواے مراجعت برافراشت بیرم دیو راجه عظیم الشان بر سر راه بود از امدن سلطان آگاه بوده سد راه گشت و انواع دست بردنمود اکثرے را کشته و خسته مال و امتعه فراوان تاراج نمود چون لشکر سلطان از مسافت بعید آمده و از ایام امتداد سفر و بسیاری جنگ که در سومنات و دیگر جاها که رو داده مانده و عاجز شده بود سلطان بمقتضاے وقت صلاح جنگ ندیده کوچ داده براه ریگستان متوجه ملتان گردید دراه صحراے پر تاب و بے اب پیش آمد ریگ توده ها چون کوره آهنگران در تپ و تاب بود و شدت سموم کار آتش مینمود اگر طایرے در هوا پریدے از اثرے حرارت کباب شدی و اگر وحشی دران گذشتی از کثرت حرارت بیجان شدی کسے را اب بجز سراب نظر نیامدی و بجز دانهاے ریگ دانه غله بدست نیفتادے

مثنوی

بنوده اب او جز اشک نوامید   بنوده نان او جز قرص خورشید
نه در وی سایه جز از شب تار   نه در وی بسترے جز بستر خار

بسبب بے آبے و بے غلگی و بے علفی لشکریان سلطان تعب و عنا کشیدند و اکثرے از تشنگی و گرسنگی راه صحراے عدم پیش گرفتند سلطان بفراوان محنت و رنج بغزنین رسید مرتبه دوازدهم در اواخر سنه ۴۱۷ بعزیمت تنابش جمعی که در وقت مراجعت از سومنات بر کناره دریاے سنده به لشکریان سلطان بے ادبی کرده بودند و آزار و اضرار رسانیده

لشکر عظیم بجانب ملتان و سنده کشیده تا چهار هزار کشتی ساختند و بر هر کشتی سه شاخ آهن درکمال قوت و حدت مضبوط کرده یکے بر پیشانی و دو بهر دو پهلو پرداختند چنانچه هرچه مقابل این شاخها آمدی خورد شکستی و منعدم گشتی ان کشتیها را در اب سر داده جوانان را باتیر و کمان و بندوق و قاروره نشانده رو باستیصال معاندان آورد وان مردم خبردار شده اهل و عیال و اطفال خود را بجزایر فرستاده جریده بمقابل نشستند و جنگ عظیم درپیوست اکثرے ازانجماعه که مقابله کشتیها آمدند کشته شدند یا غرقه بحر فنا گشتند سلطان بعد استیصال و گوشمال انجماعه بدمال بغزنین معاودت کرد القصه سلطان باخلاق حمیده متخلق و بصفات فرخنده موصوف بود بشجاعت جبلی و دلاوری اصلی ممالک ستانی و جهانگیری مینمود و بسپه آرائی و تیغ گذاری مخالفان را منکوب و مغلوب و مقهور میکرد برعیت پروری و دادگستری عالم را رونق می بخشید و بعدالت ورزی و انصاف پژوهی ستمکاران را بسزا و ستمدیدگان را بمدعا میرسانید بخطاپوشی و عطاپاشی مجرمان را نوید بخشش میداد و بسخاوت سنجی و زربخشی مفلسان را توانگر میساخت دینداری و پرهیزگاری شیمه قویمه او بود در ترویج احکام شریعت غرا و اجرائے اوامر ملت بیضا سجیه رضیه داشت تعصب دین نوعی در ضمیر منیرش مضمر بود که بقصد حصول ثواب دوازده نوبت بهندوستان یورش نموده لوائے فتح و نصرت برافراشته مراتب جهاد و غزا بظهور رسانید از نجیبت اهل اسلام او را غازی گفتندے و از بسکه نیت صاف و همت عالی و حوصله فراخ و شجاعت ذاتی و بخت بلند و طالع ارجمند داشت بهر طرف که رو داد ظفر و فیروزمندی بطریق استقبال پیش آمد نظم

هرجا که جنبینش رسیده — اقبال بر همه پا دویده
شیران جهان شکار کرده — وز مور چگان کنار کرده
عزمش بظفر هزبر و نخچیر — دولت بقیاس شبر و زنجیر

در سخندانی و نکته فهمی و لطیفه گوئی و معاشناسی نظیر خود نداشت و شعر متین و مضامین رنگین میگفت و فضیلت و علمیت دوست داشت فضلا و شعرا را اعزاز و احترام میکرد و بانجماعه رعایت و احسان بسیار مینمود سرامد فضلائے روزگار و سردفتر شعرائے نامدار مولانائے حسن بود که در شعر خود فردوسی تخلص مینمود وجه تسمیه انکه در شهر طوس حاکم انجا باغی ترتیب داده فردوسی نام نهاده بود پدر مولانا باغبانی ان باغ داشت بدین تقریب

مولانا در شعر خود فردوسی مینوشت چون از اتفاقات در غزنین رسید وحقیقت فضل وکمال او بسلطان ظاهر گردید اورا در صحبت خود جا داده پایه قدرش از فضلاے ان عصر بلند ساخت وبنگارش شاهنامه امر فرمود مولانا بمقتضاے دانش والا حسب الامر سلطان عالیقدر شاهنامه مشتمل بر احوال سلاطین کیان وفرمانروایان ایران وتوران ودلاوری ودلیری وشجاعت ومردانگی رستم واسفندیار وافراسیاب وسهراب ودیگر پهلوانان نامدار بشصت هزار بیت درمدت سی سال درست کرده اگرچه در عهد سلطان کتاب نظم ونثر بسیار از طبع شعراے نامدار بعرصه ظهور آمده اما شاهنامه را اشعار رنگین وحسن مضامین ومقدمات ندرت آئین وحکایات لطافت آگین نزاهت دیگر دارد ومرغوب طبایع سلاطین عظام ومالوف قلوب طوایف انام است وشعراے والا فطرت در تعریف وتوصیف این کتاب اشعار بسیار گفته اند از انجمله انکه **بیت**

هر آنکس که شهنامه خوانی کند اگر زن بود پهلوانی کند

وسلطان اگرچه چندین هزار غلام داشت اما سرامد ایشان ملک ایاز بود که سلطان در کمند عشق او گرفتاری داشت گویند که این ایاز خلعت والی کشمیر بود بجور دسالی همراه پدر خویش در شکارگاه رسید جمعی از عیاران آدم وزد بقابوے که یافتند ایاز را بدست آورده ازان ولایت بدر رفتند ودر بدخشان رسیده ان لعل درج شاهی بدست سوداگری بقیمت خاطرخواه فروختند واز تقدیرات قادر مطلق شاهزاده بغلامی منسوب گشت وان سوداگر اگرچه اقسام اجناس نفیسه وانواع اشیاے غریبه وزواهر جواهر شاهوار ودُرر غرر ابدار وغلامان غلمان شعار وکنیزان پری دیدار با خود داشت اما نظر بر حسن وجمال ایاز قیمت ان را از جمیع اسباب واشیاے زیاده بخاطر اورده اورا از جان عزیز تر داشته در تربیت وپرورش توجه برمی گماشت بقصد تجارت از بدخشان در غزنین رسیده رحل اقامت انداخت ورخت سوداگری در چارسوے بیع منودار ساخت دران مصر شهرت یافت که تاجرے باقسام اجناس نادره واسباب گرامنایه رسیده وغلامی همراه دارد که نظر صورت بین بنظاره آن تاب نیارد وازین خبر خورد وبزرگ ووضیع وشریف بقصد دیدن ان ماه فلک دلبری هجوم آورده بنظاره آن ماه پاره مبتلا ومفتون می شدند وبرزبان می آوردند که بے شایبه تکلف اگر چهره نورانی ان بماه آسمان نسبت داده شود رواست واگر در حسن وخوبی به یوسف

کنعان مقابل کرده آید سزاست و همه کس شیفته و فریفته گشته مائل به خریداری آن گوهر برج دلداری شده قیمت آنرا از قیمت شاهد کنعانی گذرانیدند تا انکه صیت حسن و خوبی آن سرو بوستان محبوبی در گوش سلطان رسید سوداگر را معه آن سلطان ملک جمال طلبداشت و بمجرد مشاهده مبتلا و مشتاق گشته عنان اختیار از دست داد و بمقتضاے فریفتگی و شیفتگی ان را بقیمت گران انچه سوداگر میخواست بلک زیاده بران خریده انیس انجمن خاص و جلیس مجلس اختصاص گردانید و شیفته خوے واو یخته دام موے او گشت حسن ادایش سحر سازی و فرخنده لقائیش دلنوازی بکار برد تکلم شیرینش راحت افزاے روح روان و خنده نمکینش مسرت پیراے دل و جان گردید زلف عنبرینش زنجیر خرد کاکل شکینش سلسله عقل شده و عشقش برکشور دل کوس فتح نواخت و محبتش در ساحت سینه لواے ظفر برافراخت تیر نگاهش بجگر دوزی پر داخت و خدنگ مژگانش جان راخسته و مجروح ساخت الحق عشق است پرده برانداز شرم و حیا برهم زن امتیاز چون و چرا دامنش از لوث کفو و ناکفو مبرا ساختش از خس و خاشاک حسب و نسب معرالعل را با خذف وصل میدهد و حصیر را با حریر پیوند میکند بدرگاهش شاه و درویش برابر و درحضرتش خواجه و غلام همسر **نظم**

این عشق که هست بیخود از خویش	نه شاه شناسد و نه درویش
این عشق ز دل چو بست محمل	نه گام شمارد و نه منزل
عشق است که یافته بمستی	دست همه را بخیره دستی
چون عشق رسد با تشین تاب	صد زهره آهنین کند آب
عشق است هزار شعله در تاب	عقل است هزار پنبه در آب

القصه سلطان عاشق وضع و اطوار و شیفته حسن ان ماه دیدار گردید و اورا برتمامی خادم و حشم برگزیده ما مورامر و محکوم حکمش گشت اشعار رنگین و ابیات ندرت تضمین در محمود نامه و دیگر رساله از عشق و محبت او گفته سوز درونی و راز نهانی خویش بعرصه ظهور آورده چنانچه قصه عشق و نیاز سلطان و حسن و ناز ایاز مشهور است و در اکثر کتب مسطور علی الخصوص مولانا زلالی این داستان را بائین شایسته و مضامین نادره تحریر در آورده چهره آراے نظرت بلند و صدر پیراے فکرت ارجمند خویش گشته اما مولانا می نویسد که سلطان ان ماه دل فریب را در خواب دیده و بودن آن لعل کان دلبری را در بدخشان درهمان خواب

معلوم کردہ زلیخاوار عاشق آن یوسف دیدار گردیدہ بلباس فقیری در بدخشان رسیدہ ایاز را بصورتی کہ در عالم مثال مشاہدہ کردہ بود شناختہ بقیمت گران خریدہ در غزنین آوردہ باو نرد عشق و محبت باخت و بعضی شعرا نوشتہ اند کہ ایاز اگرچہ حسن صوری و جمال ظاہری چندان نداشت لیکن در اخلاق پسندیدہ طاق و باوصاف گزیدہ شہرہ آفاق بود و از حسن سیر جانفزای و دل ربای مینمود و از نیکو خصایل مردم را شیفتہ و فریفتہ میکرد اینہمہ شیفتگی سلطان بر سیرت نیک خصایل فرخندہ و ادائے خجستہ و خوے حمیدہ او بود **منظومہ**

نیکی مردم نہ نکو روئیست خوے نکو مایہ نیکوئیست

ہر کہ در و سیرت نیکو بود آدمی از آدمیان او بود

بالجملہ سلطان چون بحد کہولت رسید و موے سفید در محاسن پدیدار گردید بصلاح حکما برائے حسن افزای چہرہ نورانی خویش شروع بخضاب نمود بے شایبہ تکلف و مداخلہ تصلف خضاب در ایام شیب رونق افزای شبابت و چہرہ پژمردہ را ذریعہ آب و تاب محاسن سفید را حسن افروز جوانی و عہد پیری را سرمایہ مسرت و کامرانی موے کافوری را کسوت آرائی عنبرین و ریش برف نما را خلعت پیرائے مشکین چمن افسردہ را جویبار است و بوستان خزانی را نسیم بہار از تاثیرات اب رفتہ در جوے برنائے باز می آید و جوانی خفتہ چہرہ بیداری می آراید پیری آمدہ رخت اقامت می بندد و جوانی رفتہ صورت معاودت می پیوندد تاثیرات آبحیات دارد کہ در پیری رونق جوانی بہ سر کاری آرد معجزات خضر در دیست کہ کہنگی را زیب و زینت نوی می بخشد **منظومہ**

جوانی چون نسیم نوبہار است ولے بر رنگ و بوے گل سوار است

اگر دریافتی بر دانشت بوس وگر غافل شدی افسوس افسوس

اگرچہ حکیمان والا دانش و ہنرپیشگان خردمنش برائے موے سفید خضاب طرفہ صناع دنادرہ اختراع کردہ اند اما قانون گریان اقلیم وجود در نسخہ قلمرو شہود چنین دستور العمل بقلم آوردہ کہ چون از کشور بدن عالمیان بہار ربیع جوانی منقضی گردید و خریف پیری در رسید و عزل عمل شباب و نصب احکام شیب درمیان آمد عود جوانی بیرون از حیز امکانی است جمعی بوالہوس مغلوب نفس کہ در ایام پیری ریش را رنگ کردن نشاط جوانی تصور کردہ اند فی الحقیقت نور را در ظلمت می پوشند و صبح را بشام مبدل می کنند حسن محاسن را بے رونق و زیب چہرہ را زایل میسازند در موسم خزان جویبار در باغ روان کردہ توقع رونق بہار داشتن محض ابلہی است و در زراعت قابل در آب دادن و امید سرسبزی نمودن و ابلی و پارچہ

کہنہ و فرسودہ را رنگین نمودن واز وچشم نوی داشتن از عقل دور است واز گل پژمردہ امید شگفتگی کردن بہ بیخردی نزدیک بالفرض اگر از خضاب ریش تقلید جوانی معیشود فرسودگی تن وژولیدگی چہرہ دگم گشتگی احساس حواس وکم شدگی قوائے بدن وخمیدگی قامت دلیلی است قاطع وحجتی است ساطع بر رسیدگی عمر یا آخر رباعی

چون پیر شدی کار جوان نتوان کرد　　پیری است نہ کافری نہان نتوان کرد
در ظلمت شب ہر انچہ کردی کردی　　در روشنی روز ہمان نتوان کرد

القصہ چون سلطان را ایام شباب درگذشت وعہد شیب نمودار گشت و در باغ جوانی خزان پیری در رسید حواس صوری کمی پذیرفت و در قوائے بدنی تفاوت ظاہر گشت جوانی کوس رحلت نواخت ضعف وناتوانی طرح اقامت انداخت بیت

جوانی بود خوبی آدمی　　چو خوبی رود کی بود خورمی

بنائے عمر اگر ہمہ بآبحیات رسیدہ آخر خلل پذیرد ودم حیات اگر ہمہ بفیض مسیحا فیض یافتہ بر باد میرود در دیوان کدہ ازل منشور حیات جاوید بنام احدی مرقوم نگشتہ وطغرائے زندگی ابد بر اسم ہیچکس ثبت نشدہ ہمگنان را ازین دار فنا بمنزل بقا باید شتافت وہمہ کس را در جولانگاہ آخرت بباید تاخت درین صورت سلطان در ۲۱ سالہ بعلت دق وزحمت ضیق النفس اورنگ خلافت خالی کردہ سمند زندگانی در جولانگاہ مرگ تاخت واز شہرستان ہستی بجانب نیستی نقارہ رحیل نواخت نظم

دگرگون شدہ آسمان وزمین　　ز فوت شہنشاہ دنیا ودین
دل خلق شد ز آتش غم کباب　　بنائے جہان از حوادث خراب
ہمہ کردہ جامہ سیاہ وکبود　　ز خون دل از چشمہا راند رود
ہمہ بر سر افشاندہ از غصہ خاک　　چو خامہ ہمہ سینہا کردہ چاک
گریبان جان چاک زد صبحدم　　ببریدہ شب زلف پرپیچ وخم
بدامان گشتہ از چشمہا رود خون　　ز خون گشتہ روے زمین لالہ گون
ز آہ و ز فریاد پر شد جہان　　بگردون گرذان بر آمد فغان
ز دل رفت صبر و ز سر رفت ہوش　　بر آمد ز جا نہا فغان وخروش

گویند در زمان سکرات ممات کہ زمان ترک از تعلقات دنیائے دون دوقت توجہ

بازدید چون است سلطان از بسکه دلش در سلسلهٔ دنیا بند و در گرداب تعلق غرق بود فرمود که اقسام امتعه و انواع اقمشه و اجناس غریبه و اشیائے عجیبه و جواهر زواهر بے نظیر و لولوے لالائے دلپذیر و آلات طلا و نقره و ادوات مرصع و مزینه و سایر خزاین و کارخانجات و تمامی اسباب تجملات انچه موجود است همه را از نظر بگذرانند فرمان پذیران حسب الامر بعمل آورده تمامی نقود و اجناس در پیشگاه نظر بر چیدند سلطان نظر بران انداخته داغی بکسی نداد و از مفارقت آن حسرت خورده رحلت کرد نظم

زر و نعمت اکنون بده کان تست
که بعد از تو بیرون ز فرمان تست

پریشان کن امروز گنجینه چست
که فردا کلیدش نه در دست تست

کسی گوئے دولت ز دنیا برد
که با خود نصیبی بعقبے برد

تو با خود ببر توشهٔ خویشتن
که شفقت نیاید ز فرزند و زن

غم خویش در زندگی خور که خویش
بمرده نپردازد از حرص خویش

بغمخوارگی چون سر انگشت من
نخارد کسے در جهان پشت من

مدت سلطنت سی و پنجسال ٭

امیر مسعود بن سلطان محمود بعد رحلت پدر والا قدر زینت افزای اورنگ خلافت گردید اما بر هندوستان یورش نتوانست کرد ٭

امیر ابوسعید بن امیر مسعود از شش برادر کلان تر بعد پدر سریر آرائے فرمان روائی گشته عدالت و نصفت را رواج داد دو مرتبه بر هندوستان یورش نمود لیکن چندان دست نیافت بعد انهدام بتخانه و بعضی امکنه معاودت کرد ٭

بهرام شاه برادر امیر ابوسعید پس از برادر کلان اورنگ نشین جهانبانی گشته بر هندوستان یورش نمود بعضے بلاد و امصار که پدر و برادر کلانش مسخر نکرده بودند بزور شمشیر به تسخیر در آورده امرائے خویش دران اماکن نصب کرده مروج قوانین اسلام گردید اما سلطنت او در هندوستان بقا نیافت و در ضبط ممالک ایران و توران و محاربه بسلاطین ان دیار بسر برد کتاب مخزن اسرار از تصنیف مولانائے نظام الدین گنجوی و کلیله دمنه تالیف علامه نصر الله مستوفی در عهد او درست شد و او بسنه ۵۴۷ از جهان فانی درگذشت ٭

خسرو شاه بن بہرام شاہ چون اورنگ آرائے فرمان روائی گشت سلطان علاءالدین حسین غوری غالب آمده غزنین را از و مستخلص نموده در تصرف خویش آورد و خسرو شاه ہزیمت خورده از ملک موروثی خویش برامده رو بہندوستان نہاد و لاہور را بہ تسخیر در آورد تا آخر عمر بحکومت ولایت پنجاب قیام ورزیده در ۵۵۵ھ درخطہ لاہور چراغ زندگانی او از تند باد اجل فسرده شد مدت سلطنت او پنجاه و ہشت سال ٭

سلطان خسرو ملک بن خسرو شاه بعد رحلت پدر بر مسند حکومت ولایت پنجاب متمکن گشت چون سلطان شہاب الدین برادر سلطان غیاث الدین بن سلطان علاءالدین غوری از جانب برادر کلان خویش نیابتاً در غزنین می بود و بمقتضائے کار طلبی بر اطراف ممالک لشکر میکشید کر ہمت بہ تسخیر ہندوستان بستہ علی التواتر بر لاہور یورش کرده خسرو ملک را بکارزار و مجادلہ عاجز گردانید. آخر الامر خسرو ملک تاب نیاورده در ۵۸۲ھ ہجری نزد سلطان شہاب الدین در غزنین رفتہ ہمان طرف ودیعت حیات سپرد مدت حکومت او در لاہور بست و ہشت سال از ابتدائے سلطان ناصر الدین سبکتگین تا خسرو ملک ہفت تن مدت دو صد و ہفتده سال سلطنت غزنین و بلاد ہندوستان کردند ٭

سلطان شہاب الدین عرف معز الدین محمد

برادر کلان او سلطان شمس الدین مشہور بغیاث الدین ولد سلطان علاءالدین حسین خلافت غور داشت سلطان شہاب الدین از جانب برادر کلان خود بر غزنین لشکر کشیده در ۵۶۹ھ فتح نموده نیابتاً بحکومت آن ولایت قیام ورزید چون شجاعت مند و کار طلب و دلاور و صاحب اقبال بود کمر تردد بر بستہ قصد جہانگیری و ممالک ستانی نمود مرتبہ اول ولایت ملتان از تصرف قرامطہ و اوچ را از قوم بہاتیہ تسخیر در آورده نایب خود را گذاشتہ بغزنین مراجعت کرد مرتبہ دویم در ۵۷۴ھ باز در ملتان و اوچ آمده براه ریگستان عزیمت گجرات کرد رائے بہیم دیو مرزبان آن ولایت لشکر فراہم آورده صفوف مصاف آراست و جنگ عظیم رو داد چون لشکر سلطان از مسافت بعید رسیده مانده و رنجور شده بود معہذا از قطع مسافت ریگستان رنج بے آبی و تعب بے غلگی کشیده و لشکر رائے بہیم دیو فزادان و تازه زور بود جنود سلطان را بزخم تیر و دم شمشیر و نوک سنان و ضرب بندوق کشتہ

وخستہ گردانید بیت

تناک تیر و چاکا چاک شمشیر   دریدہ مغز پیل و زہرہ شیر

قضارا رائے بہیم دیو غالب آمدہ فتح یافتہ بسیاری از لشکریان سلطان را علف تیغ بیدریغ نمودہ و سلطان ہزیمت خوردہ بہزاران رنج و تعب رجعت نمودہ بغزنین رسید مرتبہ سوم در ۵۷۵ھ لوائے توجہ بسمت لاہور برافراشت سلطان ملک خسرو از نسل سلطان محمود غزنوی کہ شمہ از احوال او تحریر در آمدہ حکومت لاہور داشت بعد محاصرہ و محاربہ فتح قلعہ نزدیک رسید خسرو ملک عاجز شدہ پسر خود را با یک زنجیر فیل بطریق پیشکش فرستادہ صلح نمود و سلطان پیشکش ہر سالہ مقرر کردہ بغزنین معاودت نمود مرتبہ چہارم در ۵۷۸ھ بر سر دیول کہ بتہتہہ مشہور است رفتہ تمام ولایت در کنار دریائے سندہ بضبط در اورد و نفایس و نوادران دیار با مال بسیار گرفتہ برگشت مرتبہ پنجم در ۵۸۰ھ باز بولایت لاہور آمدہ محاصرہ و مجادلہ نمود خسرو ملک تاب نیاوردہ در قلعہ لاہور متحصن گردید سلطان نواحی لاہور غارت کردہ درمیان دریائے راوی و چناب قلعہ سیالکوٹ را کہ بنائے آن از قدیم است و شکست و ریخت کہ در ارکان آن راہ یافتہ بود تجدید و ترمیم تعمیر نمودہ نایب خود را گذاشتہ برگشت و خسرو ملک باتفاق طایفہ کہوکہران مدتے محاصرہ قلعہ سیالکوٹ نمودہ بے نیل مقصود بلاہور عود کرد مرتبہ ششم در ۵۸۲ھ باز سلطان از غزنین بلاہور آمد و خسرو ملک بعد تحصن عاجز شدہ غیر از احضار چارہ نداشتہ بملازمت سلطان رسید و سلطان با خود در غزنین برد و در لاہور نایب خود نصب کرد و خسرو ملک در ہمانجا حلہ زندگی قطع نمود مرتبہ ہفتم در ۵۸۷ھ سلطان باز بہندوستان آمدہ قلعہ سہرند[1] را کہ دران زمان دار الایالت راجہائے عظیم الشان بود بدست آوردہ یک ہزار و دو بیست سوار در انجا گذاشتہ در موضع نراین کہ الحال ان را تلاوری گویند رسید رائے پتہورا فرمان روائے ہندوستان با لشکر گران و توپخانہ فراوان بران سرزمین آمدہ صفوف مصاف آراستہ ہر دو لشکر بہم مقابل گشتہ داد مردانگی دادند نظم

دو ابر از دو سو در خروشش آمدند   دو دریا کہ در موج و جوشش آمدند

برآمد ز ہر دو سپہ بوق کوس   زمین آہنین شد سپہر آبنوس

زبس کشتہ و خستہ و ریختہ   زمین شد چو دریائے آویختہ

---

(۱) قلعہ بہتندہ فرشتہ جلد اول صفحہ ۵۷۔

ازانجاکه آفتاب مراد از مطلع امید بر ترقی مے آید و شاهد مرام از پرده آرزو بناز و کرشمه چهره میکشاید قانونی است قدیم که ایزد جهان آرا چون میخواهد که برگزیده خود را بر فراز تخت فرمان روائے متمکن سازد از مبادی حال آن نیکبخت را مورد محن و مشاق گردانیده در زمان معهود ابواب ادراک مقصود بر روے او میکشاید **مثنوی**

درین دیر کهن رسمیست دیرین | که بے تلخی نباشد عیش شیرین
نیفتد در جهاں کس را بلائے | که ناید زان بلا بوئے عطائے

اگرچه درین محاربه سلطان جلادت ها کرده مراتب تهور بجا آورد اما چون در مشیت ایزدی فتح و نصرت بر وقت دیگر موقوف بود درین مرتبه بر لشکر سلطان شکست افتاد و کهاندی رائے برادر رائے پتهورا که حاکم دهلی بود غالب آمد فیل سوار حمله آورده با سلطان در آویخت و بازوے سلطان را بضرب نیزه مجروح ساخت نزدیک بود که سلطان از شدت درد زخم بیهوش شده از اسپ فرو افتد درین وقت غلام خلج بچه در رسید عقب سلطان بر اسپ نشسته از رزمگاه بیرون آمده در لشکرگاه رسیده سلطان را بسلامت بمنزل رسانید و رفع غوغائے که از زخمی شدن سلطان و نارسیدن در منزل در خلائق بود نمود و سلطان زیاده ازان صلاح جنگ ندیده ازانجا معاودت کرده بهزار تعب و محنت در غزنین رسید و رائے پتهورا بعد فتح در سهرند آمده قلعه را از کسان سلطان بعد محاصره یکسال و یکماه تسخیر نموده بکسان خود سپرد مرتبه هشتم در ۵۸۸ھ باز سلطان بلشکر گران متوجه هندوستان گردید و در همان موضع نراین که سابقا جنگ شده بود نزول عساکر طرفین اتفاق افتاد هنگام صبح که شاه چرخ برین مهر چهارم سپهر تیغ ظلمت سوز بقصد انتقام هندوی تیره روزگار شب از نیام گیتی کشیده لشکر کافر کیش ظلام رو بانهزام داد و اعلام سیه فام جنود لیل از پرتو ماهچه رایات انوار سلطان نهار رو بحجاب نوازی نهاد دلاوران جنگ جو و بهادران پرخاش خو باهمدیگر پیوستند و جنگی که از داستان رستم داستانی[1] بوده باشد و کارنامه افراسیاب تواند بود بروے کار آوردند و روح آن پهلوانان را بر فلک برین ثناخوان خود گردانیدند گاهے ترکان جلادت کیش جرات و جسارت نموده بر هندوان غالب می شدند و گاهے هندوان تهور اندیش از دلاوری و دلیری بر ترکان غلبه می آوردند **نظم**

---

[1] نشانی

صف ترکان رسید بهر مصاف | تیغ بر کرد هندوان ز غلاف
ترک و هند و بهم در افتادند | داد مردی و مردمی دادند
جو یهای ز خون چو گشت روان | سران کشتگان بسیل دوان
هندو و ترک بسکه کشته شده | دشت هموار پشته پشته شده
از قضا ترک چیره دست افتاد | لشکر هند را شکست افتاد

چون مشیت قادر علی الاطلاق بران شد که سلسله جهانبانی هندوستان از فرقه هنود منقطع گردد و این مملکت در ظل سلطنت و سایه عدالت فرمان روایان مسلمین درآید و در ممالک هند رواج اسلام بمنصه ظهور رسد نسیم فتح و نصرت بر اشجار عالم اقبال سلطان وزیدو نهال دولت رای پتهورا در عوا صف ادبار از بیخ و بن افتاد یعنی رای پتهورا ناگهان در رزمگاه دستگیر گشته بقتل رسید و لشکریانش جبی علف تیغ خون آشام مبارزان ظفر جام گردید و فریقی بستان جان ستان بهادران نصرت نشان جان درداد و بسیاری را خرمن هستی از آتش توپ و تفنگ پاک سوخت و اکثرے پایمال فیلان کوه تمثال شدند و خلق انبوه بدست شجاعت مندان نصرت منش گرفتار گشتند و کهانڈے رای برادر رای پتهورا که سپه سالار بود هزیمت را غنیمت دانسته بصد سعی و تلاش جان خود را ازان مهلکه سلامت برد

چنان بیمناک و هراسان گریخت | که زنار را از گرانی گسیخت

قلعه سرستی که تلاوری بوده باشد و هانسی و اجمیر که دارالملک رای پتهورا بود بتصرف کسان سلطان درآمد مال و امتعه ان قلاع بدست بهادران فیروزمند افتاد و سلطان بعد فتح چند روز در همان سرزمین اقامت ورزیده در فراهم آوردن پراگندگیهای ممالک و امن و امان شارع و مسالک و بخشیدن مرهم بر جراحت هاے قلوب رعایا و برایا و تسکین و بهلاے کافه خلایق و انتظام مهام ملکی و مالی مساعی جمیله بکار برده پس از حصول جمعیت خاطر از سرانجام امور مملکت و کارهاے سپاه و رعیت ملک قطب الدین ایبک را که غلام برگزیده او بود در قصبه کهرام هفتاد کروهے دہلی نایب سلطنت گذاشته خود براه کوه سوالک روان شد اکثر محال کوهستان را غارت کرده غنیمت فراوان بدست آورده بغزنین رفت بعد معاودت سلطان ملک قطب الدین ایبک بنا بتا

ودرسرانجام مہمات جہانبانی وانتظام معاملات ملک ستانی مقید گردید دراسرع اوقات قلعہ دہلی
ومیرٹھہ تسخیر نمودہ بہرجا حکام نصب گردانید ودرسال دویم قلعہ کول نیز مسخر کرد وقلعہ گوالیار
وبداؤن ودیگر قلاع فتح کردہ برسر گجرات رفتہ انتقام شکست سلطان کہ سابقًا تحریر درآمدہ
ازرائے بہیم دیو گجراتی گرفتہ انولایت را تاخت وتاراج نمودہ بفتح ونصرت بدہلی مراجعت
کردہ خطبہ وسکہ بنام سلطان رواج داد ازان تاریخ شہر دہلی دارالخلافت سلاطین مسلمین مقرر
گردیدہ مرتبہ نہم در ۵۹۶ھ باز سلطان از غزنین بہند آمدہ ولایت قنوج رامفتوح کرد وسہ صد
زنجیر فیل ودیگر اموال غنیمت گرفتہ برگشت چون سلطان غیاث الدین برادر کلان سلطان
کہ اسم سلطان بر دبود جہان گذران را پدرود کرد سلطان از روے جوانمردی ووالاہمتی ولایت
غور وترکستان وخوارزم ودیگر ممالک بوارثان قسمت کردہ خود بر ولایت غزنین قناعت
نمود مرتبہ دہم چون سلطان شنید کہ در نواحی لاہور طایفہ کھوکہران عصیان ورزیدہ فتیلہ فتنہ
وشرارہ شرارت برافروختہ اند لہذا برائے تادیب ان گروہ از غزنین رد بلاہور آوردہ
ملک قطب الدین نیز از دہلی بخدمت سلطان رسیدہ باتفاق یکدیگر گوشمال انجماعتہ
بدمال بے اعتدال کردند سلطان بعد تنبیہ انفرقہ وتنظیم امور ملکیہ از لاہور معاودت بغزنین
نمودہ چون نزدیک رسید در دیہی از دیہات توابع غزنین از دست فدائے کھوکہر کہ برکاب
سلطان رفتہ بود باتفاقی کہ روداد درجہ شہادت یافت گویند کہ خزانہ بسیار از طلا ونقرہ
وجواہر زواہر از وماند وازانجملہ پانصد من الماس کہ از جواہر نفیسہ است بقلم درآمد ودیگر
اموال ازہمین قیاس باید کرد **بیت**

دریاب کنون کہ نعمتیت ہست بدست ۔۔۔ کین دولت وملک میرود دست بدست

پانزدہ نوبت سلطان بر ہندوستان یورش کرد ودو مرتبہ شکست خورد ودیگر مرتبہ بفتح
ونصرت کامیاب گشت چنانچہ تفصیل آن بقلم درآمدہ تا آخر عمر سی ودو سال سلطنت نمود
ازانجملہ فرمانروائی ہندوستان پانزدہ سال ودو ماہ **سلطان قطب الدین ایبک** غلام
زر خرید سلطان شہاب الدین نیابتًا حکومت ہندوستان داشت بعد ازانکہ سلطان درجہ
شہادت یافت از دہلی برآمدہ در لاہور رسید اصالتًا سریر آرائے خلافت گشت ویازدہم
ربیع الاول ۶۰۲ھ سکہ وخطبہ بنام خود کرد چون انگشت خنصر او شکستہ بود ازینجہت او را
ایبک گفتندے سلطان غیاث الدین محمود برادرزادہ سلطان شہاب الدین از فیروزکوہ

چتر و تجملات پادشاہی برائے قطب الدین فرستادہ بخطاب سلطانی مخاطب ساخت
این سلطان در بخشش و بخشایش داد سخاوت و جوانمردی دادے و مستحقان را زیادہ از خواہش
عطا نمودی دست جود و سخایش گرد افلاس از چہرہ مفلسان بر افشاندی و ابر کرم و عطایش
غبار یاس از صفحہ حال تنگدستان فرو نشاندی سخاوتش دامن و جیب آرزومندان برا نمودی
ہمتش ارباب عسرت را از آرزو و نیاز بے نیاز فرمودی **بیت**

باہمت او حوصلہ دریا تنگ　　بارفعت او مرتبہ گردون پست

چون لکھا با ہل احتیاج انعام دادی ازینجہت در ہند او را لکھہ بخش گفتندی درمیان او و
تاج الدین یلدوز کہ یکے از بندہائے خاص سلطان شہاب الدین بود و بعد سلطان در غزنین
اسم سلطنت بر و اطلاق یافتہ بود بر سر لاہور مخاصمت و منازعت گردید و قصد یکدیگر کردہ
آتش محاربہ برافروختند و از طرفین صفہا آراستہ بجنگ پرداختند بہادران جانفشان تیغہا
آختہ اسپان انداختند و تیرہا برتافتند و جانہا شگافتند **نظم**

مسلح مکمل زاہن جوان　　چو معنی در الفاظ مغلق نہان
دران رزم تیرے کہ ازشست جست　　چو مضمون برجستہ در دل نشست

بالآخر تاج الدین تاب مقاومت نیاوردہ منہزم گشتہ در کرمان اقامت ورزید و سلطان منظفر
و منصور شدہ باستقلال کمال بسلطنت پرداخت در ۶۰۷ھ در چوگان بازی از اسپ
افتادہ گوئے زندگی بجولانگاہ آخرت رسانید مدت بست سال حکومت ہندوستان نمود
ازانجملہ سلطنت غزنین چہار سال *

سلطان آرام شاہ پسر خواندہ سلطان قطب الدین

چون سلطان مرحوم پسر صلبی کہ سزاوار جہانبانی تواند بود نداشت ارکان دولت باتفاق
یکدیگر آرام بخش پسر خواندہ سلطان را کہ سوائے او وارثی نبود بحکم وراثت در ۶۰۷ھ در خطہ
دل کشائے لاہور بر اورنگ فرماندہی اجلاس دادہ سلطان آرام شاہ خطاب کردند و باطراف
ممالک احکام و مناشیر صادر گشت و نوید عدالت و نصفت بخلایق رسید درین اثنائے
امیر علی اسمٰعیل حاکم دہلی باتفاق جمعی از امرائے ملک التمش را از بداؤن طلب داشت و
ملک در دہلی رسیدہ قلعہ را در تصرف خویش در آورد و سلطان آرام شاہ از استماع آمدن

ملک از لاہور در حوالی دہلی آمدہ صف آراستہ باندک محاربہ فرار نمود مدت سلطنت قریب یکسال +

سلطان شمس الدین عرف ملک التمش[۱]

اورا سلطان قطب الدین ایبک از ملک جیل خریدہ بفرزندی گرفتہ دختر خود را درحبالۂ نکاح او درآوردہ بود بعد فتح گوالیار امارت انجا باو ارزانی داشت پس ازان برن وآن نواحی بدو تفویض نمودہ بتدریج ولایت بداؤن ضمیمہ حکومت او گردانید چون علامات شجاعت و مردانگی وایات فراست وفرزانگی از وے بمنصہ ظہور رسید و بارہا درحضور ترددات مردانہ بجاآوردہ آخرکار بپایہ امیرالامرائے رسید و خط آزادی از سلطان یافت بعد ازانکہ سلطان قطب الدین درگذشت واز سلطان آرام شاہ امور خلافت تمشیت نیافت باتفاق امیر اسمٰعیل سپہ سالار و دیگر ارکان دولت از بداؤن آمدہ ۶۰۷ھ برتخت جہانبانی جلوس نمودہ بخطاب سلطان شمس الدین مخاطب گشت التمش ازاگویند کہ درشب خسوف متولد شود چون صاحب تردد وشجاع بود بزور شمشیر اکثر ممالک درحیطۂ تصرف آوردہ فرمانروائے باستقلال نمود دران زمان چنگیز خان فرمانروائی خوارزم وترکستان بود سلطان جلال الدین از پیش چنگیز خان منہزم گشتہ برسر لاہور آمدہ محاصرہ نمود سلطان بالشکر بسیار از لاہور رسیدہ مقابلہ نمود جلال الدین تاب نیاوردہ بطرف سند وسیوستان بدر رفت در ۶۲۶ھ ایلچی عرب جامہ خلافت جہت سلطان آورد سلطان مراسم اطاعت بجا آوردہ فرحت وشادمانی نہایت کرد چند روز شہر را آرایش داد وکوس شادی نواخت در ۶۳۱ھ بر ولایت مالوہ یورش نمودہ مظفر گشت وبتخانہ مہاکال کہ از مدت سیصد سال تعمیر یافتہ درغایت متانت وحصانت بود خراب ساختہ ازبنیاد برانداخت وتمثال راجہ بکرماجیت و دیگر بتہا را آوردہ بردر مسجد جامع دہلی برزمین فروبرد تا لگدکوب خلایق گردد القصہ در طاعت وعبادت مولع بود و در ہر جمعہ مسجد جامع رفتہ باداے فرایض ونوافل قیام ورزیدی و وعظ شنیدی و رقت کردی و در ہرباب خداپرستی بکار بردی روزے ملحدان دہلی اتفاق کردہ روز جمعہ ناگہان بمسجد ہجوم

---

[۱] درکتبہ ہا وسکہ جات این پادشاہ نامش ایلتمش نوشتہ است کہ در ترکی محافظ سلطنت را میگویند +

آوردہ تیغہا کشیدہ بقصد سلطان نمودہ چندے را بقتل رسانیدند و سلطان از انجا بسلامت برامدوان نا عاقبت اندیشان تعاقب کردہ نتوانستند دست بر سلطان رسانید و خلق کثیر بربامہا و دروازہا برامدہ ان طایفہ را بزخم تیر و تفنگ و خشت و سنگ ہلاک نمودند سلطان در دولتخانہ رسیدہ بانتقام بے اندامیہاے انجماعة اکثر را علف تیغ بیدریغ نمود و باجملہ سلطانی باستقلال کردہ بعدالت و نصفت زندگانی مے نمود و رعایا و برایا را خوشنود گردانیدہ باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت لوبت وہشت سال و کیماہ ॰

سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

بعد پدر والا قدر در ۶۳۶ سنہ بر تخت خلافت جلوس نمود چون بہرہ از عقل و قابلیت از سلطنت نداشت کثرات لذات نفسانی و افراط احتظاظ جسمانی و ہواے عشرت و کامرانی و کامروائے ایام جوانی او را از امور جہانبانی باز داشت و خزانہ در انعام لولیان و ارذال و مسخرہ و مطرب و مطربہ صرف میکرد و بے پروائی و لاؤ بالی زیست می نمود چون خبری از احوال سپاہ و رعیت خبرے نگرفت و دایم الخمر بودہ شرب شراب با فراط رسانید اگرچہ اسم سلطنت بر سلطان بود اما بی بی شاہ ترکان والدہ او کہ کنیزک ترکیہ بود نظر بے پروائی و ناقابلیت پسر خود داشتہ سرانجام مہام ملکی و مالی بہ ذمہ ہمت خود گرفتہ ناظمہ امور جہانبانی گشت و بمقتضاے کوتہ اندیشی کہ در سرشت زنان مخمر است حرمہاے سلطان شمس الدین را کہ ہمچشم او بودند آزار و اضرار رسانید و قطب الدین پسر سلطان را بے گناہ قتل نمود و بعضی امور ناشایستہ کہ سزاوار از خاندان بادشاہان نباشد از و بظہور رسید ارکان دولت نظر بر بے پروائی و نارسائی سلطان و تسلط و استیلائے مادرش داشتہ باخود اتفاق کردہ از و برگشتند و ملک اعز الدین ایاز حاکم ملتان را تحریک سلطنت دہلی نمودہ طلبداشتند و او از ملتان لشکر گران فراہم آوردہ عازم دہلی گشت سلطان نیز بقصد مقابلہ از دہلی برامدہ در کہرام رسیدہ پیش از انکہ ملک اعز الدین ایاز برسد امرائے از سلطان انحراف ورزیدہ در دہلی رفتہ بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندہ سکہ و خطبہ بنام او کردند و بی بی شاہ ترکان را مقید ساختند سلطان باستماع این خبر از کہرام رجعت نمودہ در کیلوکہڑی رسیدہ امادہ جنگ گردید و بی بی رضیہ فوجی از بہادران شجاعت پیشہ بر سر او از دہلی تعین

نمود اندک جنگ سلطان دستگیر گشت و بعد چند گاه سلطان و مادرش در زندان خانه فوت شدند ایام سلطنت او یکسال و شش ماه و ہشت روز +

سلطان بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین التمش

در ۶۳۴ھ باتفاق امرا و وزرا اورنگ آرائے خلافت گشته سکه و خطبه بنام خود رواج داد و بتدابیر صائبه و افکار ثاقبه تنظیم امور خلافت و جهانداری و تنسیق مهام ملکی و مالی بعنوانے که لائق هوشمندان والاخرد بوده باشد در پیش نمود نظام الملک محمد جنیدیه بوزارت امتیاز داشت باتفاق اکثر امرایان که از اطراف بدرگاه سلطان رضیه آمده بودند حقوق نعمت را بکفران انحراف عقوق ساخته طریق بغی بیهوده سلوک مخالفت و ناهنجاری در پیش کرده بامرائے دیگر که از پیشگاه حضور بیرون بودند نامها نوشته ترغیب بد اندیشی نمود ملک نصیر الدین تاشی جاگیردار اوده که بسلطان رضیه موافقت داشت بعزم مدد و اعانت سلطان رو بدهلی آورد امرائے مخالف به اندیشه تباه استقبالش نموده اورا دستگیر ساختند واو از ضعف بدن این جهان گذران را پدرود کرد سلطان رضیه از معائنه این حال بتدابیر صائبه خود جمعیت مخالفان را پریشان گردانید و هر یکے بجوانب رو بگریز نهادند نظام الملک در کوه سرمور رفته آمده رخت هستی خود را ازین جهان فانی بربست و امر وزارت بخواجه مهذب که نائب نظام الملک بود تفویض یافت و بخطاب نظام الملک ملقب شد و امیران دیگر با نظام ممالک دستوری یافتند و ملک اختیار الدین ایتگین امیر حاجب شده بوفور دانش و رسوخ اعتقاد آنچنان تقرب بهم رسانید که هنگام سواری دست در بغل سلطان رضیه انداخته سوار مینمود سلطان رضیه که در شجاعت و عدالت از مردان بهره وافی داشت لباس مردانه در بر و کلاه خسروانه بر سر نهاده سریرائے سلطنت شدی و بار عام دادے بعد ازان که خاطرش از انتظام این ممالک اطمینان یافت باعساکر بسیار جانب سهرند نهضت نمود در اثنائے راه امرائے ترک بر او خروج کرده جمال الدین یاقوت حبشی را که امیر الامرا شده بود از قید حیات نجات دادند و سلطان رضیه را در قلعه سهرند محبوس ساختند و معز الدین بهرام شاه بن سلطان شمس الدین را بپادشاهی برداشته دهلی را متصرف او درآوردند درین وقت ملک اختیار الدین التونیه که بحکومت سهرند ممتاز بود سلطان رضیه را در عقد ازدواج خود کشید سلطان رضیه در اندک

مدت باتفاق امرا بترتیب عساکر پرداخته عنان عزیمت بصوب دہلی معطوف ساخت سلطان معزالدین بہرام شاہ کہ جانشین اورنگ فرمانروائی شدہ بود لشکر عظیم بعزم مقابلہ ومقاتلہ درمقابلہ سلطان رضیہ فرستادہ ہنگامہ آرائے نبرد وکارزار گردید درہنگام مقابلہ طرفین وزد و خورد بسیار درنواحی کیتھل لشکریان سلطان رضیہ رو بہزیمت نہادند وسلطان رضیہ وملک اختیارالدین بدست زمینداران آن ضلع دستگیر آمدہ بہ تاریخ بست وپنجم ماہ ربیع الاول سنہ ۶۳۷ رحلت گزین عالم جاودانی گردیدند مدت سلطنت سلطان رضیہ سہ سال وششماہ وشش روز +

سلطان معزالدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

روز دوشنبہ بست وہشتم ماہ رمضان سنہ ۶۳۷ سلطان معزالدین بہرام شاہ باتفاق اکابر وامرا وملوک بر سریر سلطنت جلوس فرمود چون ملک اختیارالدین باتفاق وزیر مملکت نظام الملک مہذب الدین جمیع امور مملکت را از پیش خود گرفت وہمشیرہ سلطان معزالدین راکہ سابق منکوحہ قاضی اختیارالدین بود درحبالہ نکاح درآوردہ یک فیل بزرگ بہ درخانہ خود می بست چون دران زمان غیراز سلاطین دیگرے فیل نمیداشت ازینمعنی مقوی بدگمانی بادشاہ سلطان معزالدین چندے از فدائیان خودرا فرمود تا ملک اختیارالدین را بزخم کارد شہید ساختند وملک مہذب الدین را نیز دو زخم بر پہلو زدند واوزندہ بدر رفت بعدازان ملک بدرالدین سنقر رومی امیرحاجب گشت وتمام امور مملکت را موافق رسم وقانون قدیم انتظام داد اتفاقاً ملک بدرالدین سنقر باغوائے جمیع از اہل فتنہ در انقلاب ملک با صدور واعیان وقت مشاورت نمودند روز دوشنبہ ہفدہم ماہ صفر درخانہ صدرالملک تاج الدین کہ مشرف ممالک بود ہمہ اکابر فراہم آمدہ درباب تبدیل سلطنت سخن کردند وصدرالملک تاج الدین رابطلب نظام الملک فرستادند کہ او نیز شریک مصلحت شود صدرالملک فے الفور سلطان معزالدین را ازین حال اطلاع دادہ یک کس اعتمادی سلطان را درگوشہ پنہان داشت خود بخدمت نظام الملک آمدہ از اجماع قاضی جلال الدین کاشانی وقاضی کبیرالدین وشیخ محمد شامی ومردمی کہ آنجا بودند اخبار کرد نظام الملک درفع الوقت نمودہ آمدن خودرا بوقت دیگر انداخت صدرالملک حقیقت حال او بوسیلہ خادم سلطان کہ پنہان داشتہ بود بخدمت سلطان معروض داشت سلطان ہمان ساعت برسران جماعت رفتہ ایشان را

متفرق گردانید و ملک بدرالدین سنقر را بجانب بداؤن فرستاد و قاضی جلال الدین کاشانی را
از قضا معزول گردانید بعد از چند ماه که ملک بدرالدین از بداؤن بدرگاه آمد سلطان او را و ملک
تاج الدین موسیٰ را بقتل در آورد و قاضی شمس الدین که قاضی مهر پوره بود در پائے پیل انداخت
وا ینمعنی سبب زیادتی وہم و ہراس مردم گشت در اثنائے این حال روز دوشنبه شانزدہم
جمادی الآخر سنه تسع و ثلثین و ستمائه افواج مغول چنگیزی آمده لاہور را محاصره کردند ملک
قراقش که حاکم لاہور بود چون در مردم موافقت ندید نیم شبے از لاہور برآمده بجانب دہلی
رفت و شہر لاہور از ستم چنگیز خانیان خراب و نابود شد و خلق کثیر اسیر و گرفتار گشت
چون این خبر به سلطان معز الدین رسید امرا را بر در قصر سپید جمع فرموده بیعت تازه کرد
ملک نظام الملک وزیر مملکت را با امرائے دیگر جہت دفع شر مغول بجانب لاہور فرستاد
چون لشکر بر لب آب بیاه که قریب قصبه سلطان پور است رسید نظام الملک که در باطن
با سلطان منافق بود امرا را از سلطان برگردانیده بنیاد مکر و خدیعت نمودند عرضداشت کرد
که از دست این جماعت منافق که ہمراه من کرده اند کارے نخواہد آمد و این فتنه تسکین نخواہد
یافت مگر سلطان باین طرف نہضت فرماید سلطان از روے سادگی و اعتمادی که براو داشت
در جواب نوشت که این جماعت کشتنی و سیاست کردنی اند بوقتش بسزا خواہند رسید
چند روز مدارا نمایند نظام الملک آن فرمان را با امرائے لشکر نموده ہمه را با خود متفق گردانید
چون سلطان باین حال اطلاع یافت خدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی را برائے
تسلی امرا فرستاد امرا بہیچ وجه مطمئن خاطر نشدند و شیخ برگشته بدہلی آمد بعد ازان نظام
الملک و سائر امرا بقصد دفع سلطان معز الدین بدہلی آمدند و سلطان معز الدین را محاصره کردند
ہر روز جنگ مے انداختند چون مردم شہر با امرا متفق بودند روز دوشنبه ہشتم ماه ذیقعده
سال مذکور دہلی را گرفته سلطان معز الدین بہرام شاه را چند روز محبوس گردانیده بقتل آوردند
مدت سلطنت او دو سال و یک ماه و پانزده روز

سلطان علاء الدین مسعود شاه

چون سلطان معز الدین بہرام شاه را نظام الملک کور نک بقتل در آورد و ملک معز الدین[1] بلبن
امیر الامرا از روے تسلطی که داشت بر تخت خلافت جلوس نمود ارکان دولت بر سلطنت

(۱) معز الدین نسخه اسمٰعیل

او را مضی نشمند سلطان علاء الدین را که آثار رشد از ناصیه حال او ظاهر بود از قید برآورده در سنه ۶۳۹ بر سریر جهانبانی اجلاس دادند ناصر الدین و جلال الدین پسران شمس الدین را که در زندانخانه محبوس بودند خلاص کرده ناصر الدین را ولایت بهرایچ و جلال الدین را ولایت قنوج نامزد کرده رخصت دادند ملک نظام الملک را که در امور سلطنت کلیه دخل داشت بقتل درآورده بپاداش کفران نعمتی رسانیدند نظم

بچشم خویش دیدم در گذرگاه | که زد مرغی بجان موری راه
هنوز از صید منقارش نپرداخت | که مرغی دیگر آمد کار او ساخت
چو بد کردی مباش ایمن ز آفات | که واجب شد طبیعت را مکافات
درین فیروزهٔ ایوان پر آفات | بدی را هم بدی باشد مکافات
ز نیکی نیک بینی وز بدی غم | ز جو جو روید و گندم ز گندم

بعد چندگاه سلطان از طریقه عدالت و نصفت انحراف ورزیده آئین اخذ و قتل در پیش کرد جمیع امرا از و برگشتند و با خود اتفاق کرده ناصر الدین را که آثار قابلیت و حق شناسی از ناصیه حال او ظاهر و اطوار خدا دانی و ایزد پرستی از مقال او باهر بود از بهرایچ طلبداشته بر تخت فرماندهی اجلاس دادند سلطان علاء الدین را مسلسل در قیدگاه داشتند چنانچه در زندانخانه مرغ روح او از حبس تن پرواز نمود مدت سلطنت چهار سال و یک ماه و یک روز +

سلطان ناصر الدین ولد سلطان شمس الدین

سلطان در سنه ۶۴۴ از بهرایچ آمده تاج خلافت بر سر نهاده سکه و خطبه بنام خود رواج داد ملک غیاث الدین بلبن را که بنده و داماد سلطان شمس الدین بود منصب وزارت داده بخطاب الغ خانی و عطائے چتر و دورباش سرافراز گردانید و مدار المهام تمام سلطنت برائے رزین او تفویض نمود و صدف گوش او بجواهر زواهر نصایح و لالی متلالی مواعظه در داده رعیت پروری و معدلت گستری برا مود فرمود که اختیار مهام جهانبانی و مدار نظام امور ملک رانی بدست تو دادم کارے نکنی که فردائے قیامت بدرگاه عدالت بادشاه حقیقی مرا و ترا شرمسار و انفعال گرداند ملک بلبن بمقتضائے فراست خداداد و عقل

مادرزاد آنچنان قواعد نیابت و شرایط وکالت بتقدیم رسانید که رعایا و برایا در مهاد امن دامان
درامد و جمیع امور مالی و ملکی رونقے تازه و رواجی نیک یافت واحدی از امرائے ایارائے تصرف
درکار مملکت نماند و سلطان نیز عدالت گستر و رعیت پرور و درویش طینت و ملکی طویت
بوده در رفاهیت و آسودگی رعیت همت والانهمت مصروف داشتی در عهد خلافت
او ملک آباد و رعایا و لشکر دل شاد گردید و صیت نیکنامی و گلبانگ رعیت پروری این بادشاه
و وزیر در اکناف گیتی انتشار یافت **بیت**

وزیر چنین شهریاری چنان جهان چون نگیرد قرار چنان

از بسکه سلطان حق پرست و ایزد شناس بود خراج و باج ممالک در مواجب سپاه و نذر
درویشان خدا آگاه و وظایف و ادرار فضلا و علما و بذل مستحقان و انعام مسکینان و زیردستان
و صرف عمارات مساجد و خانقاه و قنطره و منازل و سرائے برائے مسافران و باغات
و براوردن انهار وغیر ذلک که از آثار سعادت و اسباب ذکر جمیل است خرچ کردی
و برائے ذات خود تصرف ننمودی و در سالے دو مصحف بخط خود نوشته وجه قیمت آن
را قوت ساختی نوبتی یکے از نوکران سلطان سرکار مصحف که بخط سلطان بود از روے خوش آمد
بقیمت گران خرید چون اینمعنی بگوش سلطان رسید منع کرد که آینده مصحف بخط من علانیه
فروخت نکنند بطریق اخفائے نطلے که احدی واقف نشود میفروخته باشند تا درجه
قوت حلال اختلال رو ندهد و ازین رو که سلطان درویش نهاد و فرخ نژاد بود هیچ کنیزے و
خادمه سوائے منکوحه خود نداشت و او برائے سلطان طعام می پخت روزے آن ملکه جهان
التماس نمود که بسبب پختن طعام دست من آزار می یابد و تصدیع مالایطاق میشود چه خوش
باشد که کنیزے خریده شود او به پختن طعام قیام ورزد و ازینمعنی هیچ قصوری نیست سلطان
جواب داد که بیت المال حق سپاه و مساکین و مستحقین است مرا نمیرسد که چیزے از آن
برائے خود صرف کنم و دا ہے خرید نمایم صبر کن تا خدا ابتغائے ترا در آخرت نتیجه این مشقت
خواهد داد **نظم**

ترا با نفس کافر کیش کاریست بدام اوز که این طرفه شکاریست
اگر مار سیه در آستین است به از نفسے که با تو همنشین است

بالجمله سلطان بعدالت و انصاف جهانبانی نموده برگ طبعی درگذشت و به بهشت برین

واصل گشت مدت سلطنت او نوزده سال و سه ماه و هفت روز*

سلطان غیاث الدین بلبن عرف الغ خان بنده و داماد سلطان شمس الدین

چون سلطان ناصر الدین ودیعت حیات سپرد و از اولاد او وارثی که جانشین سریر خلافت بوده باشد نبود درین صورت تمامی امرا از خورد و بزرگ اتفاق کرده الغ خان را که مدار المهام ممالک بود بسلطنت بر داشته سلطان غیاث الدین مخاطب کردند در سنه ۶۶۴ هجری بالانشین سریر فرمان روائی و سایه گزین چتر گیتی کشائی گشته سکه و خطبه را رواج داد بغایت دانا و پخته کار و صاحب تجربه و وقار بود تمامی کارها از روی فهمیدگی و سنجیدگی کردی و باگاهی و هوشیاری مهام مرجوعه بنظام آوردی، مثنوی

چه نیکو متاعیست کار آگهی | کزین نقد عالم مبادا تهی
کسی سر برارد بعالم بلند | که در کار عالم بود هوشمند

کار عالم و ممالک جز بمردم اکابر نفرمودی اشرار و مخاذیل و اراذل و اباطل را بکارها دخل ندادی تا نسبت صلاح و تقوی بر کسی مشخص نشدی عمل نفرمودی و در تنقیح حسب و نسب مبالغه نمودی و اگر بعد سپرد عمل در کسی نقص ذاتی و صفاتی ظاهر گشتی فی الحال تغیر دادی قطعه

نه هر هوشمند روشن رائے | بفرومایه کارهائے خطیر
بوریاباف گرچه بافنده است | نبرندش به کارگاه حریر

و میفرمود که جمله مردم را بیک نظر نباید دید موازنه حال هر یک نگاه باید داشت اگر نوکر اصیل و نجیب را بے اعتبار و خوار داشته بدگهر و فرومایه را نوازش و سرفراز باید کرد همچنان است که سلاح سر بپا انداختن و اسلحه پا را بر سر بستن و کار شمشیر بکارد و کارستان را بسوزن کردن و کار دست را بپا و کار گوش را به بینی فرمودن بیت

بود پا از برائے ره سپردن | نباید دیده را چون پا شمردن

بالجمله تا آخر عمر با سفلهائے ایام همزبانی نکرد و اراذل و اهل هزل را در مجلس خود راه نداد گویند فخرا نامی رئیس بازار که سالها خدمت درگاه کرده بود بقربان درگاه التجا آورد که اگر

سلطان یک بار به اوہمزبانی نماید بسیاری از نقد و جنس پیشکش کند چون اینمعنی بعرض سلطان رسید پذیرائے ضیافت و فرمود کہ از ہمزبانی با امیر بازار مہابت سلطانی از دل عوام زایل می شود چہ گنجایش کہ بطمع زر با این مردم ہمزبان شوم القصہ سلطان مظہر اوصاف پسندیدہ و مصدر سیرت حمیدہ بود امرا از وقوع تقصیر تازیانہ زدی و بقصاص رسانیدی صلابت و دہشت او در دل امرا قوی بود ارکان دولت و غربا در معاملات و مناقشات در عدالت او مساوی بودندی و در جمیع امور عدل را کار فرمودی و از قہر و سیاست احدی را قدرت نبود کہ قدم از جادہ اطاعت بیرون نہد و در صحبت اہل وعظ حاضر شدی و موعظہ شنیدی و رقت کردی و اوامر و نواہی را کما ینبغی رعایت نمودی و ضوابط و قوانین مملکت را کہ در ایام فرمانروائے پسران سلطان شمس الدین مختل و مندرس شدہ بود تجدید استحکام و استقامت دادی و مبانی عدل و رافت را اساس نہادی نظم

عدل نوریست کز و ملک منور گردد وز نسیمش ہمہ آفاق معطر گردد
عدل پیش آر و مراد دل درویش برار تا ترا آنچہ مراد است میسر گردد

و وقتے کہ سلطان در مسافرت بر سرابی و یا خلابی و یا نالہ و یا قنطرہ رسیدی امرائے بزرگ را فرمودی تا چوب ہا در دست گرفتہ اہتمام نمودندی اول مریضان و پیران و عورتان و طفلان و چارپایان لاغر را بی مزاحمت گذرانیدی و تمامی فیلان و دیگر دواب سرکار را برائے گذرانیدن خلایق گذاشتی و در اینچنین الکمنہ چند روز توقف کردی تا مردم بسہولیت گذشتندی در ایام خانی اگرچہ بشراب خوردن و جشن ساختن و امرا و ملوک را مہمان گرفتن و قمار باختن و زر با اہل مجلس صرف کردن و ندیمان بذلہ گو و شیرین سخن و مطربان خوش آواز را در محفل راہ دادن رغبت تمام داشت اما بعد از انکہ بسریر خلافت گشت از تمام ملاہی تایب گردید و باداے فرایض و نماز تہجد و اشراق و چاشت و دیگر نوافل و موافقت جمعہ و جماعت قیام داشتی و اصلا بیوضو نبودی و در خانہائے بزرگان رفتی و بعد از نماز جمعہ زیارت مقابر کردی و بر جنازہ اکابر حاضر شدی و بتعزیت رفتی پسران و خویشان میت را انعام دادی و وظایف بحال داشتی نظم

بدانش بزرگ و بہمت بلند ببازو دلیر و بدل ہوشمند
نہ رایش بتدبیر محتاج غیر نہ اصلاے رایش بجز امر خیر

نہ در شہر رہزن[1] نہ در کوہ و دشت　　خیانت در اندیشہ کس گذشت
امان در زمانش بحدے رسید　　کہ منسوخ شد رسم قفل و کلید
بہ نیروے مردی و فرہنگ خویش　　بگردون برافراشت اورنگ خویش
باین دانش و رائے و ایمن دفر　　گمان در نباید کہ باشد بشر

با وجود این ہمہ اعمال حسنہ و افعال مستحسنہ در باب بغی و اہل طغیان خدا پرستی را بگوشہ گذاشتہ کمال جباری و قہاری کردی و سر سوزن از رسوم جباری فرو نگذاشتی و بواسطہ بغی یک کس لشکری و شہری و ملکی را بر انداختی و مصالح ملکی بر ہمہ مقدم داشتی۔

نظم

اگر آتش قہر افروختی　　بیک شعلہ زان کشورے سوختی
بکوہ ار زکین سایہ انداختی　　چو برخ پیش خورشید بگداختی
بخشم ار سوے چرخ کردی نگاہ　　شدی تیرہ رخسار خورشید و ماہ

ازانجا کہ سلطان بجانوران میل بسیار داشت طوطی گویا و شارک سخن سرا و قمری خوش الحان و بلبل ہزار داستان و کوکلہ زمزمہ ساز و دیگر طیور دل نواز کہ بوسیلہ سخنات خوش و اصوات دلکش از بنی نوع خود ہا شرف و کرامت دارند و از سخن طرازی و زمزمہ پردازی عزیز دلہا و محبوب خاطرہا و انیس صحبت ہا و جلیس مجلسہا اند و سر طایران خوش پیکر و نیک منظر کہ صناع آفریدگار بانواع نقش و نگار مزین ساختہ مثل طاؤس زیبا فرح افزا کہ چہرہ شاہد سرور از آئینہ او مشاہدہ میتوان کرد و دراج خوش مزاج کہ از نظارہ جمال او زبان بسبحان قدرت بدایع آفرین توانکشاد و مرغ زرین زینت تضمین و کبک فرخندہ آئین و امثال آن باعث طرب خاطر قدسی بود و اعظم از تماشائے فرحت پیرا کبوتران پری زاد بودند الحق آن مرغان بلند پرواز تیز پر فلک سیر ملک سیر از کمال خوبی گوئے سبقت از طیور روزگار برد و از وفور لطافت طایران جہان را بردہ خود کردہ طاؤس کہ بزیبائے شہرہ آفاق است برائے نظارہ ایشان ہمہ تن دیدہ گشتہ عندلیب بہشت کہ بہ نغمہ طرازی مشہور است بزمزمہ سازی شان آفرین کردہ ہمائے ہمانا کہ ہمایونی از بال ہمایون انان گرفتہ و عقاب ماناکہ بلند روے از بلند پروازی اینہا آموختہ از مشاہدہ جمال بیمثال انطایران فرخ فال پری از حسن خویش بری گشتہ خود در کنج تواری مستور شدہ چون رونق افزائی کابک و پشت

---

(۱) رہزن۔

بام آشیانہ خویش گردیدہ زمزمہ دل کش و نوائے دل فریب برمیکشند گویا ترانۂ باربدیست کہ مستمعانرا دل می رباید وجان می بخشد ویا نغمہ داؤد است کہ شنوندگان را حیرت می افزاید وعشرت می دہد چون بقصد دانہ چینی فرود می آیند عرصہ زمین را رشک گلشن می سازند گوئے گلہائے رنگا رنگ است کہ در چمن بہار شگفتہ تماشائیان را مایل خود ساختہ و در زمان بال کشائی چون اوج گرا میشوند سطح ہوا پر از کواکب می نمایند واز نہایت بالا روے آب از چشمہ خورشید میخورند ودانہ از خوشہ پروین می چینند واز بلند پروازی ہمزبان کواکب میگردند وتماشائے افلاک می بینند اگرچہ اہل زمین را با اہل آسمان راہ سخن مسدود ودر نوالہ محبت مفقود است اما زہی این خاکیان کہ با فلاکیان راہ سخن دارند ور وابط اخلاص بظہور می آرند

نظم

ہر پری پیکرے بجلوہ ناز — راست چون مرغ شوق در پرواز
گرم خو ہمچو مغز برنایان — تیز رو ہمچو عقل دانایان
رہ نورد ان آسمان وزمین — دانہ چینان خوشہ پروین
ہمہ گرم بلند پروازی — از فلک بردہ گوئے دربازی

ہمچنان سلطان را میل بشکار بسیار بود پلنگ برق آہنگ وباز قوی چنگ وسیاہ گوش سخت کوش وآہو آہو گیر وشاہین وکوہیلہ بے نظیر وباز آسمان پرواز وجرہ ہنر پرداز و بحری موج خیز وسرہ صنعت انگیز وچرغ فولاد چنگ وباشہ وشکرہ تیزبال و دیگر انواع جانوران شکاری فراہم آوردہ زہے این مشتی پر کہ از وفور ہنر پروری ونادرہ کاری زبردست سلاطین والا اقتدار ومرعوب قلوب خواقین نامدار شدہ اند بادشاہان والا شکوہ از عشق و محبت این طایران از تخت سلطنت واورنگ خلافت برخاستہ صحرا نورد وہامون گرد می شوند واز مشاہدات تیز پروازیہا ونادرہ کاریہا انشراح وابتہاج حاصل مینمایند باز بلند پرواز نوعی دراج را میگیرد کہ دلہائے عشاق را نگاہ دلبران ماہرو شاہین ندرت تضمین کلنگ را چنان بچنگ می آرد کہ ہوش را کرشمہ نازنینان فرخندہ خو چرغ بسان دعائے اہل دلان فلک پیما وبحری مانند فکر دانایان اوج گرا

نظم

باز بدست ملکان می پرید — چون نپرد ہر کہ چنان جائے دید
اشکرہ گشت ہمین دستگاہ — از ہنر خویش زبر دست شاہ

چون ہزار عیب فـــرا وان بود — مرغ زر بر دست سلیمان بود
وائے بران آدمی بیخبر — کو کم ازان مرغ بود در ہنر

قراولان بیشہ گرد و میر شکاران ہامون نورد و صیادان باز دار و دیگر عملہ و فعلہ شکار را نزد سلطان رتبہ بزرگ بود تا ہشت کروہے حوالی دہلی محافظت شکار کردندی و دران بیشہ نخچیر فراہم آوردندی ہزار سوار با یک ہزار تیر انداز مصالح کار شکار دائیا در رکاب سعادت بودندی و طعام از مایدہ خاص یافتندی سلطان در ایام زمستان ہر روز سحر گاہان سوار شدی و تا قصبہ ریواری بیشتری رفتہ شکار کردہ شام گاہان بشہر معاودت نمودی و شب بیرون نماندی چون خبر مواظبت سلطان برائے شکار بہلاکو خان والی بغداد رسید گفت کہ سلطان بلبن بادشاہ پختہ کار است بظاہر بخلایق مینماید کہ بشکار میرود و در معنی ورزش سواری و مراسم ملک داری و آگاہی بر احوال سپاہ و رعیت بجای آرد و لشکر خود را توزک میدہد سلطان از اصغائے این سخن خوشوقت شد و بر فراست بلاکو خان آفرین کرد و گفت کہ قواعد ملک داری کسانی دانند کہ ملک گیری و جہانبانی کردہ باشند چون سلطان را اسباب سلطنت و شوکت مہیا گردید امرا و وزرا التماس کردند کہ با وجود اینہمہ قوت و قدرت ولایت گجرات و مالوہ و دیگر بلاد مسخر کردن لایق است سلطان جواب داد کہ چون مغل ہمیشہ بر ولایت پنجاب تاخت مینماید از دہلی ببلاد دور دست رفتن مناسب نیست قول سلطان سلف است کہ ملک خود را مضبوط در امن و امان داشتن بہتر ازان است کہ بملک دیگران تاختن سابقا از غفلت و بے پروائی پسران سلطان شمس الدین در جمیع امور جہانبانے اختلال زوداد و ضوابط خلافت را اثری و رونقی نماندہ بود حتی کہ جماعۂ میواتیان در حوالی شہر بسبب جنگلہائے و انبوہ بیشہ تمرد و فساد پیش کردہ رہزنی مینمودند شبہا بدرون قلعہ درآمدہ خانہائے مردم را نقب زدہ مال و امتعہ بدزدی میبردند بلکہ بطریق ڈاکہ آمدہ بزبردستی غارت میکردند و سراہائے نزدیکی شہر بہ غلبہ و قہر تاراج مینمودند و از ہر چہار طرف مسالک مسدود گشتہ سوداگران را مجال آمد و شد نبود دروازہ ہائے شہر از خوف آن حرامخواران بوقت نماز عصر می بستند بعد نماز مذکور ہیچکس را پارائے برآمدن از شہر نمی بود بارہا میواتیان بر سر حوض سلطان آمدہ سقایان و داہان آبکش را مزاحمت رسانیدند و پسران شمس الدین از بے پروائی و غفلت تادیب آنجماعۂ واجب

التخریب نکردند و اغماض نمودند و ایمعنی موجب خیرگی و دلیری انجماعه گردید در نیولا سلطان
قلع و قمع اینها بر مهمات دیگر مقدم دانسته جنگلها را تمام منقطع ساخته آن بد نهادان را علف
تیغ بیدریغ گردانیده و حصار شهر بناے محکم نهاده در حوالی شهر تهانها بجانب نصب ساخت
در زمین تهان تهانه داران منقسم نمود که هر کس از تهانه خود خبردار بوده در تادیب و تخریب
رهزنان و دزدان مساعی جمیله بکار برد **نظم**

ببر دست دزد و سر راهزن | که ایمن شود راه بر مرد و زن
هر آنکس که بر دزد رحمت کند | به بازوے خود کاروان میزند
چو ره گشت ایمن شود کاروان | ز بهر تجارت بهر سو دوان
چو رهزن خر روستائی برد | ملک باج ده یک چرا میخورد

چون مردم قوم کاتهیر بجانب امروهه و بداون مصدر فتنه و فساد شد سلطان خود را
بدان سمت تشریف ارزانی برده حکم قتل و غارت کرد از جنس مرد هر که بهشت سالگی رسیده
بود علف تیغ بیدریغ نمودند و غیر از زنان و طفلان خورد سال زنده نگذاشتند **بیت**

گنه بود مردم ستمکاره را | چه تاوان زن و طفل بیچاره را

از انجا بفتح و فیروزی معاودت بدهلی نمود روزے وزرا و کارپردازان امور دفترخانه بعرض
رسانیدند که در مواضع جاگیر سپاه باب اختلاف بسیار است سلطان فرمود کسانیکه پیر شده‌اند
و از کار مانده جاگیر اینها بازیافت کرده مدد معاش مقرر کنند آن جماعه بخدمت امیرالامرا
فخرالدین التجا آوردند و تحفه بردند که جاگیر بدستور سابق بحال بوده باشد امیرالامرا تحفه
قبول نکرد و چه اگر رشوت بگیرم در سخن والتماس من برکت نخواهد بود ولی الحال بخدمت سلطان
رفته سر بجیب تفکر بایستاد سلطان باعث اندوه تامل استفسار فرمود والتماس نمود
که پیران را سلطان برطرف کرده جاگیر بازیافت نموده اند در فکر شده ام که اگر در قیامت
نیز پیران را رد کنند حال ما چه خواهد بود سلطان ترحم کرده فرمود که بحسب استدعاے
امیرالامرا جاگیران مردم بحال دارند **بیت**

سخن که از طمع پاک و ز غرض خالیست | اگر بسنگ بگوید در و اثر گردد

شاهزاده محمد سلطان بصفات حمیده و ادیات پسندیده متصف و ولیعهد سلطنت بود مملکت سنده
با توابع و لواحق و مضافات در جاگیر شاهزاده مقرر گردید با جمعی از امرا و مردم دانا باستقلال

تمام برائے نسق و نظام مہام ملتان تعین شد او بمقتضائے ستودگی اوصاف نسبت به برادران نزد سلطان عزیز بود همه وقت با اہل فضایل و کمال مصاحبت و مجالست داشتی و ہمیشہ تحصیل و تکمیل اخلاق حسنہ ہمت گماشتی و تخم ستودہ منشی در مزرعہ نیکنامی کاشتی بیت

بسال خورد و لیکن بجود فضل بزرگ
بعقل پیر و لیکن بروزگار جوان

ابلغ البلغا و افصح الفصحا و افضل الفضلا و اشعر الشعرا و اعلم العلما و اکمل العقلا جامع الکمالات صوری و معنوی امیر خسرو دہلوی و امیر حسن در ملتان بخدمت شاہزادہ بودند و در سلک ندما مواجب و انعام می یافتند چون صیت فضایل و کمالات و فرخندگی خصایل و ملکات عمدہ مشایخ کبار زبدہ عارفان نامدار مقتدائے خداشناسان پیشوائے ایزد پرستان خورشید اوج ولایت مہر سپہر ہدایت دانائے اسرار حقیقی و مجازی شیخ مصلح الدین محمد سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بگوش شاہزادہ رسید دو نوبت از ملتان کسان خود را بطلب شیخ در شیراز فرستادہ و مبلغہائے خرچ راہ ارسال نمودہ خواست کہ در ملتان برائے شیخ خانقاہ ساختہ دیہات وقف نماید شیخ بواسطہ ضعف پیری نتوانست رسید ہر دو نوبت سفینہ متضمن اشعار دل پذیر یعنی نسخہ گلستان و بوستان بخط خویش نوشتہ نزد شاہزادہ فرستاد و عذر نا آمدن خود و سفارش اکمل الشعرا امیر خسرو ضمیمہ آن نمود ازان وقت ہر دو کتاب متبرک در ہندوستان رواج یافت گویند یکے از دختران سلطان شمس الدین مرحوم در حبالہ ازدواجیت شاہزادہ بود اتفاقاً در حالت مستی طلاق بر زبان شاہزادہ رفت ازانجاکہ غیر از حلالہ علاجے نبود بنابر انقیاد امر شریعت غرا آن عورت را در عقد معاقدت مرکز دایرہ صدق و یقین محیط نقطہ توکل و تمکین زبدہ خداشناسان حق بین اسوہ یزدان پرستان اہل دین شیخ صدر الدین ابن قافلہ سالار شاہراہ حقیقت مشعلہ دار مسالک طریقت مظاہر انوار تجلیات الٰہی مشاہدہ اسرار اشراقات نامتناہی عمدہ باریافتگان درگاہ احدیت زبدہ واصلان بارگاہ صمدیت سر حلقہ اولیائے سرامد اصفیائے مخدوم العالم شیخ بہاء الدین ذکریا قدس اللہ سرہٗ در آوردند شیخ آن گوہر درج سلطنت دُر دریائے عظمت را بخانہ آوردہ صحبت داشتہ گشت آرزو را آب طراوت داد و در صدف تمنا قطرہ مباشرت انداخت بیت

گوہر کہ فتد بدست حکاک
از سفتن آن کی اندیشد باک

موجب قرار داد چون شیخ را تکلیف طلاق برای آن ملکه روزگار نمودند خاتون والا دانش گفت که من از خانه آن فاسق برآمده بجناب افادت پناه روآورده ام خدا را روا مدار که باز بدست او گرفتار شوم درینصورت شیخ گفت که در همت و وفا از عورت کم نتوان بود با وجود مبالغات شاهزاده آن را طلاق نداد و در تصرف خویش نگاهداشت شاهزاده از همینی برآشفت و در مقام انتقام گردید مقرر است که هر کس که با درویشان خداشناس درافتد زود که بنیاد زندگی و دولت او برافتد ازانجا که شیخ از باریافتگان درگاه ایزدی بود شاهزاده را عداوت شیخ باعث انقطاع رشته بقا گردید اتفاقاً درهمین نزدیکی لشکر مغول در نواحی لاهور و ملتان دست باضرار و بازار خلایق کشاده شاهزاده بالضرور از ملتان برآمده برای دفع این شورش شتافت بقضای الهی باندک جنگ بشهادت رسید اکمل الشعرا امیر خسرو دهلوی که همراه شاهزاده بود بدست مغول اسیر گردید و در بلخ رفته ازانجا نجات یافته باز بهندوستان آمد القصه چون خبر شهادت شاهزاده بسلطان رسید ازبسکه بشاهزاده الفت داشت ازین قصه دلکوب غم آشوب خروش دلگداز و نوحه جگرتراش برآورد و صد گونه دردمندی و جانکنی و هزار نوع سینه خراشی و دلشکنی پیرامون خاطر سلطان گردید و فرمود که باعث استیلای غموم و هجوم هموم آنست که آن تازه سرو چمن کامرانی در عین بهار زندگانی و شگوفه جوانی به سخت باد قهر یزدانی ازپا افتاد و آن لاله سیراب گلشن رعنائی در کمال برنائی و زیبائی از حدت تموز آفتاب غضب کبریائی ذلول و خشک گردید

نظم

دریغا که باغ بهار جوانی　　فرو ریخت از تند باد خزانی
دریغ آن سهی سرو بالا که اورا　　زبالا فتادان بلا ناگهانی
ترا باید ای گل بصد پاره کردن　　کنون گر کشائی لب از شادمانی

این داستان جانکاه را دلی باید سخت تر از سنگ تا بشرح تواند آورد و این قصه جانسوز را جانی باید قوی تر از آهن تا بیان تواند نمود **بیت**

رفت آنکه بود کار جهان برقرار ازو　　رفت آنکه بود خانه ملک استوار ازو

آخرالامر نظر برآنکه هیچکس از خلقت خلعت زندگانی ابدی نپوشیده واحدی از ممکنات بحیات دایمی ننوشیده صابر و شکیبا گشت **بیت**

اگر چه واقع بس هایل است و جان فرسا — بصبر کوش که کس نگذرد ز حکم خدا

درین وقت عمر سلطان از هشتاد گذشته بود ضعف پیری قوایش را ضعیف ساخته بود و ناتوانی شیب اعضایش را ناتوان گردانیده حادثه رحلت فرزند دلبند ضمیمه آن گردید اگر چه برائے انتظام مهام سلطنت در اظهار قوت و توانائی تکلیف نمودی اما آثار زبونی و شکستگی که درین مصیبت بحال سلطان راه یافته بود نمودار گشتی و روز بروز کارش در تنزل بودی کیخسرو پور شاهزاده مرحوم را در ملتان تعین کرده چتر و دورباش مرحمت نمود و ناصر الدین بغرا خان خلف خورد خود را از لکهنوتی عرف بنگاله در دهلی طلب داشته گفت که فراق برادر بزرگ تو مرا رنجور و ضعیف ساخته می بینم که وقت ارتحال نزدیک رسیده درینوقت از من جدائی تو که مالک ملک هستی از مصلحت دور است پسر تو کیقباد و پسر برادر مرحوم تو کیخسرو خورد سال هستند و از تجارب دنیا بیگانه اگر ملک بدست ایشان افتد از غلبه جوانی و هوا پرستی از عهده محافظت ملک و قوانین جهانبانی نتوانند برآمد و هر که در دهلی بر تخت خلافت جلوس نماید ترا اطاعت او باید کرد و اگر تو بر تخت جلوس کنی همه مطیع و منقاد تو خواهند شد چون سلطان را اندک شفا پدید آمد ناصر الدین بغرا خان با وجود اینهمه نصائح که سلطان برائے بهبود او میگفت زیراکه بنواحی لکهنوتی رغبت تمام داشت و هوا سے آن دیار او را موافقت مینمود به بهانه شکار بے رخصت سلطان روانه لکهنوتی گردید در اصل ناصر الدین از سلطنت بے نصیب بود و آثار ناقابلیت از و هویدا والا چه گنجایش داشته باشد که درچنین هنگام با وجود مبالغه پدر تخت گاه را گذاشته روانه انسمت شود و هنوز ناصر الدین به لکهنوتی نرسیده بود که سلطان برحمت حق پیوست و برائے سلطنت کیخسرو خلف شاهزاده محمد سلطان مرحوم بامرا وصیت کرد مدت سلطنت بست سال و سه ماه *

سلطان معز الدین کیقباد بن ناصر الدین بغرا خان ابن السلطان غیاث الدین بلبن

اگر چه سلطان غیاث الدین بلبن مرحوم وصیت کرده بود که کیخسرو نبیره سلطان که در ملتان قیام داشت و درینولا بحضور آمده بود سریر آرائے خلافت گردد اما چون امیر الامرا فخر الدین بادسوالمزاج بود او را بحیله باز روانه ملتان نمود و ناصر الدین بغرا خان خلف سلطان مغفور در لکهنوتی بعیش و عشرت اشتغال داشت امیر الامرا که خیلے متسلط بود بصلاح امرا

معزالدین کیقباد ولد ناصرالدین بغراخان را کہ ہزدہ سالہ بود در ۶۸۶ھ بر سریر فرمان روائی اجلاس دادہ امور جہانبانی باختیار خود گرفتہ زیادہ تسلط پیدا کرد حل وعقد معاملات وقبض وبسط مہمات وعزل ونصب حکام وتعین مواجب سپاہ باد بازگشت وسلطان تمامی مہام سلطنت بامیرالامرا حوالہ کردہ خود بعیش وکامرانی پرداخت واز دارالملک دہلی برامدہ دکیلوکہری برکنار دریاے جمنا عمارات دل کشا متضمن اماکن فرح افزایعنی ایوانہاے دلکش ومکانہاے فیض بخش ونشیمنہاے دلنشین ومنازل لطافت آگین وقصرہاے بلند وکوشک ہاے دل پسند وحوضہاے مالامال ونہرہاے ملبب از آب زلال وفوارہ ہاے نزہت پیرا وتالابہاے طراوت اما وباغ مطبوع مشتمبر گلستان دلاویز وبوستان بہجت انگیز ودرختان سایہ گستر ومیوہ دار واشجار سرو چنار ونہال سیب وانار برکنار جویبار احداث نمودہ دارالسلطنت خود گردانید نظم

صفائے خانہایش صبح اقبال | فضاے صفہایش کنج امال
دران درہم درانجا ہفت خانہ | چو ہفت اورنگ بے مثل زمانہ
مرصع چل ستون از زر بپرداخت | ز وحش وطیر زیبا شکلہا ساخت
ز روزنہاش نور بخت تابان | ز درہا قاصد دولت شتابان
زعکس شمع اشس خور برد پایہ | محال از وے درون خانہ سایہ
ومیداز آب کلک نیک بختان | زنخلستان دیوارش گلستان
بہر شاخ ازان مرغان نشستہ | ولیکن از نوا منقار بستہ
بہر اغصان زصنعت بود طیار | زمرد بال مرغ لعل منقار
بنام ایزد درختان سبز وخرم | ندیدہ ہرگز از باد خزان غم
زطاوسان زرین صحن او پر | بدہہاے مرصع در تبخستر

سلطان در ایام شاہزادگی درصحبت معلمان دمود بان بودہ بتحصیل وتکمیل علم وادب استغال داشت وبنا برخوف از جد بزرگوار لذات نفسانی وشہوات جوانی میسر نبود دربنولا کہ براورنگ خلافت جلوس نمودہ مطلق العنان گردیدہ از غلبہ عنفوان جوانی بعیش وکامرانی مشغول گشت خوبرویان وخوش گویان ونغز آوازان ونغمہ پردازان از اطراف ممالک آمدہ وامینا درحضور بودہ انجمن طرب می آراستند سرایندگان قمری نوا وترانہ سنجان

شیرین او از نغمه خوشش و سرود دلکش محفل عشرت می پیراستند چنگیان ارغنون ساز و طنبور چیان زمزمه پرداز از زبان ناز نغمات دل نواز و اصوات غمگداز می کشیدند الحق سرود است که چهره اسرار حسن و جمال خوبرویان برافروخته و از آتش عشق و محبت وساوس عاشقان سوخته سرود است که نقاب از درد درونی عشاق بر انداخته و رازهای نهانی اهل محبت آشکارا ساخته سرود است که بیدلان را بسته زنجیر عشق میدارد و طایران را از هوا و وحشیان را از صحرا بدام می آرد سرود است که دلهای حزین را در گلشن سرای انبساط رہنمائی مینماید و خاطرهای غمگین را ابواب فرح و نشاط می کشاید اگر سرود نبودی شادیهای روزگار زندگانی نداشتی و اگر نغمه از پرده بیرون نیامدی بسا اسرار عشاق در کتم عدم پوشیده ماندی علمیست هزار در هزار و دریائیست ناپیدا کنار نظم

نخشبی علم نغمه خوشش علی است — چشمها چشمه میشود از وی
باد در بند می و ساید از زین — تا نگویا همی شود از وی

همچنان آلات لهو و لعب و ادوات سرور و طرب از قسم شطرنج و دیگر اسباب بازی در مجلس عالی دلنوازی میکرد فی الواقع شطرنج بازیست از عجایبات روزگار مرغوب طبع بادشاهان والا اقتدار هنگامه آرای دانش و فرهنگ معرکه پیرای پیکار و جنگ علم افراز معارک پژوهی بلند ساز رایت والا شکوهی سنگ فسان خنجرهای مصقله مرات خردبخشی و هوش افزائی قوت بازوی دانشوران تعویذ گلوی فرد پروران اگرچه بساطش در عرض و طول زیاده از یکدست و خانهایش افزون از چهار و شصت نیست اما عرصه منصوبه بازیش فراخ تر از روی زمین و حساب خانهایش بلند تر از چرخ برین است طالبش در پرده بازی مشق منصوبه سازی مینماید و در صورت رزم هنگامه بزم می آراید و دست دارش را نشان حصول مرادات وسیع شاه کامرانش را در عرصه روزگار رایات رفیع وزیر تدبیرش گوی مراد در خم چوگان فیل ارزلیش در معارک مقصود دوان اسپ خواهش او در جولانگاه دریافت مقاصد خوشخرام رخ امیدش منود اردر آئینه مرام پیاده مرادش رتبه وزارت می یابد و منصوبه دلش بازی اعدا بر دو مات میگرداند همچنان گنجفه نگار خانه ایست مظهر چندین صور دلفریب و کارگاهی است مشعر بر بسیاری نقوش باز بنیت وزیب اوراقش هر یک لوحه زرین است سرمشق طرب و نشاط و ورق ورق نقش تخته رنگین است برای

تعلیم انبساط و دستدارش را تاج خورمی بر سر و شمشیر بیغی در کمر زر سفید. بیشتر و چندین غلام بر در و نهال مرادش بیش بر و فماشش کامیابی زنگار رنگ و برات کامرانی در چنگ می باشد و در انجمن دوستان سرخروی حاصل مینماید و شجره ازروی اعدایش در باب مقصود کمتر آید مثل مشهور است که دو بادشاه در اقلیمی نگنجند چنانچه در بازی شطرنج بر عرصه بساط آماده گردیدن دو شاه برای هیجا و آراستن صفوف و غاولشکر از طرفین و درآویختن بایکدیگر و غالب گردیدن یکی بر دیگری معاینه میشود اما گنجفه از بدایع صنایع اهل دانش است که هشت بادشاه باهشت وزیر بهادار ادار امیدگی تمام بر یک عرصه مقام گرفته بی جنگ و پیکار کارپردازیهای نمایند و بی آویزش دستیزه دلهای ارباب بازی را می ربایند و نیز بازی نرد است که بر تخته اش نقش مراد جلوه ظهور دارد و زیاده بسان خال خوبان دلها را فرحت می آرد و آویزش او چهره آرای شادکامی و شغله اش بیرون اور مهره از ششدر ناکامی کمینش مخبر نقوش مرادات و خانهایش مرکز مهرهای مقصودات ارباب عطالت را شگرف مشغله ایست واپرداز از وسوسه هیولای داهل ملالت را سترگ دست آویزیست غمگساری و غمزدای قامران از اشتغال آن کامران و طالبان از بازی آن شادمان و نیز چوپر از عجایب بازیهای هندوستان طرب پیرای انجمن قامران هر چهار طرف ان گویا خیابانست مانند باغ بهار دلکشا یا چهار چمن است باکمال آراستگی مطرا فروغ شمع بزم ارباب دولت ضیای چراغ مجلس ارباب ثروت در اصل این بازی است از زمان قدیم اسم بانی مبانی از صحف متقدمین و کتب متاخرین یافته نمیشود پس چنانچه آغاز آفرینش جهان از درکه عقول بیرون است همچنان ابتدای این بازی نیز از احاطه فهم افزون لطایف شریف آن زاید الوصف است و دستدارش در قمار خانه روزگار مهره مقصود میتواند ربود و دانای ماهیت دقایق حقایق آن بر حریفان خویش غالب میتواند بود چنانچه کورولها بوسیله همین بازی بر پاندوان غالب آمده ملک ومال ازانها بدست آوردند القصه سلطان کسب انتعاش نموده ازین اسباب طرب حصول شادمانیها نمود **نظم**

حاصل شده زبهجت ابواب شادمانی ‌ ‌ ‌ ‌ آماده مهیا انواع کامرانی

باوجود اینهمه اشتغال دایم الخمر بوده سیر عالم مینمود و طریق باده پیمائی و میگساری می پیمود و اینمعنی را نتیجه زندگانی و سرمایه کامرانی میدانست الحق باده ایست منظهر سرور و خورمی

دوسمه ابروے شاہد بغیمی فروشوی از صفحه دل وساوس تعلقات پاک ساز لوحه ضمیر از لوث خطرات برہم ساز سلسلهٔ بے نوائی و تنگدستی واپرداز خاطر از خطرهٔ هستی و نیستی آرامگاہش شیشه سپر گاهش ایاغ خرامیده در دل نشیننده در دماغ آبی است آتشین صفات و آتشی است همسر آبحیات تخمیست زاده شکر هوش افزاییست بصورت سکر عیار ریست برائے جوہر کمالات انسانی دارو ئیست باعث ظهور فواید ابدانی یعنی بروئے کہربائی را گونه لعل بدخشانی و چهره زعفرانی را رنگ ارغوانی میدهد معده فاسد را صفائی و طبیعت رنجور را شفائی می بخشد مزاج منحرف را معتدل آتش غریزی را مشتعل مینماید اشتهائے افسرده را تازه شهوت پژمرده را فروخته میکند عقد قولنج و فالج میکشاید سنج بادی و بلغمی میبرباید بیمار را تندرستی می افزاید پیر را جوانی رو میدهد نظم

دل تیره را روشنائی می است | کراکوفت غم مومیائی می است
بدل می کند بیدلان را دلیر | پدیدارد از روبهان کار شیر
دو چندان کند قوت مرد را | کند سرخ چون لاله زرد را
بخاموش چهره زبانی دهد | بفر توت قوت جوانی دهد

القصه چون سلطان بمقتضائے ایام عنفوان جوانی بعشرت و کامرانی پرداخت خزانه که اساس سلطنت و قوت بازوے خلافت است بخشش و انعام لولی و مسخره مطرب و مطربه صرف گردانید و از روے خورد سالی و نادانی کارهائے جهانبانی بقبضه اختیار امیر الامرا فخر الدین گذاشت و باغوائے کیخسرو عم خود را از ملتان طلبداشت او انقیادامر بجاآورده عازم درگاه گردید چون در رهتک رسید آن بے گناه را ناحق بقتل رسانید مصرع

بادشاهان از پے یک مصلحت صد خون کنند

درین ایام مغول چنگیزی در نواحی لاهور رسیده دست بغارت و تاراج دراز کرده قصبات و دیهات را خراب مطلق نمودند خانها انداختند دلها برداشتند مردم کشتند زن و بچه شان بستند آتش فتنه و فساد برافروختند آبادیهائے آن نواحی را سوختند سلطان از استماع این خبر باربک خانجهان را که از امرائے بزرگ بود با لشکر گران بدفع این فتنه تعین کرد عساکر منصوره در نواحی لاهور رسیده با مغول محاربه سخت نمود و داد از کثرت بارش تیر کمان غبار ابر مطیر بود و در عرصه دار و گیر مبارزان دلیر نیستان پر شیر مینمود آب تیغ موج طوفان خیز برانگیخت و آتش سنان شراره فتنه با پنبه آمیخت بیت

ببارید چندان نم خون ز تیغ | که باران نبارد ز باسلے نه میغ

بالاخر شکست بر لشکر مغل افتاد و بسیار از بسیار بقتل رسیدند و هزار در هزار اسیر شدند امرائے سلطانی مظفر و منصور شده بدهلی مراجعت نمودند و مغلان اسیر را به نظر سلطان درآوردند هر یکیا از انجماعت در صورت

وسیرت دیو نظیر مردم از دیدن شان نفرت پذیر سطبری لبهائے آنہا از درعه شرعی افزون و دندان درازچون گذار از لبها بیرون از زشت خوئے سگ را عقب گذاشته و به زشت گوئی خر را بفریاد در آورده بسخت موئی خرس را منفعل ساخته و به بدروئے دیو را در پرده خجالت انداخته هرکس بصورت آن دیونژادان چشم کشادے بے اختیار لاحول بر زبانش رفتی و هرکه آواز ناخوش آنان شنیدے بے شایبه تکلف پرده گوش او بر دریدے نظم

چهره شان دبّه نم یافته — جاے بجا کنجلک وچم تافته
بینی پر رخنه چو گور خراب — یا چو تنورے که ز طوفان پر آب
موے زبینی شده بر لب فراز — بر لب شان داده بغایت دراز
روے چو آتش کله از پشم میش — آتش سوزان شده از پشم خویش
گرد زنخ شان ز محاسن کنار — اهلِ زنخ را بمحاسن چه کار
از سپشان سینه سفید و سیاه — کاسته کنجد به زمین تباه
روغن اگر خلق ز کنجد چشید — کنجد شان روغن از ایشان کشید
بر تن شان از سپشان بیشمار — پشت چون کیمخت شده دانه دار
پشت چو کیمخت سکزا در فش — چرم قفا گاه سزا دار کفش
خورده سگ و خوک بدندان بد — هر همه دندان خورد و بجز رد
قصه شنیدیم هم از یشان که گر — این بکند سفے بخورد آن دگر
مایه شان از خورش زشت سفے — وانکه به بیند قیش آید به پے

از انجا که بزرگان والا دانش شرارت انگیزان مردم آزار را بعدم خانه فرستادن صلاح ملکی می اندیشند وسیاست و تادیب جماعة واجب التخریب را باعث آرامش خلائق مے دانند دریں صورت سلطان بحسب صلاح وزرا درباب جماعة مغول حکم سیاست فرمود بعضے را پامال فیلان کوه تمثال کردند و برخی را به شمشیر خون آشام گذرانیدند و فریقی را نیم اندام در زمین فرو برده زخم نمودند و بختی را سر و ریش تراشیده تشهیر فرمودند چندی را مانند خیمه چار میخ کردانیدند وجمعی را مانند میخ در خاک کردند و مشتی را مثل طناب گهاره بافتند و بندے را چون ستون طوق درگردن انداختند و بهجو با دریسه گوشها شگافتند مثنوی

بجور مردم آزار را خون و مال — که از مرغ بد کنده به پر و بال
جهان سوز را کشته بهتر چراغ — سیکے به در آتش نه خلقی بداغ

امیر الامرائے فخر الدین التماس نمود که اکثرے از امرائے سرکار از قوم مغل هستند آمدن مغول از ولایت

خویش باغوای امیر دم است اگر باخودها اتفاق کرده مکر و غدری اندیشند تدارک آن مشکل خواهد بود از امثال
این مقال مزاج سلطان از امرای مغل منحرف گشت و رخصت بقتل انها داد تا امیر الامرا همه را یکروز بقتل رسانید
و خانمان انها را بتاراج برد و بعضی ملوک بلبن را که با مرای مغل قرابت و صداقت داشتند محبوس ساخته در
قلعجات فرستاد و خواجه خضر خان را که از جمله وزرا بود بگناهی دروغ متهم کرده بر خر نشانده تشهیر نمود از ینمعنی تسلط
امیر الامرا بر جمیع امرا زیاده شد چون ناصر الدین بغراخان در لکهنوتی هواپرستی و نفس دوستی سلطان که خلف او بود
و تسلط امیر الامرا شنید مکتوبی مشتمل بر شوق به پسر نوشته تحریص بر ملاقات نمود که ای پسر از روی دیدار منظر انوار
در وسعت اباد خاطر توطن گزیده و تمنای لقای فرحت افزایت در مهد طبیعت آرمیده فرط عشق و محبت
آتشی در سینه اندوهگین برافروخته و اندوه هجران بطریقی با دمعاون آن گشته سراپای کلبه جان و دل را فرا گرفته
هرچند از چشمه چشم اب می پاشد و بخیال وصال باطفای آن میکوشد زیاده شعله افروز میگردد و باعث
اضطراری و دل آزاری میشود خدارا زیاده ازین مارا در محنت جدائی نگذارد و دیدار را غنیمت شمارد نظم

نهال عمر بی برگیست بی تو — حیات جاودان مرگیست بی تو
اگر در پنبه گردد آتش افروز — نه همچون سوز هجران باشد آن سوز
اگر هر بند تن باید جدائی — نباشد درد چون درد جدائی
اگر هر بند تن یابد جدا کرد — نه چون درد جدائی باشد آن درد

چون این نامه در کیلوکهری نزد سلطان رسید از مطالعه مکتوب پدر بزرگوار خویش منبسط گشت و آنرا بر دیده نهاد و
طوعا و کرها آماده مواصلت گشته فرس ارزو در جولانگاه ملاقات دوانید و از بسیاری شوق و ارزومندی بپاسخ
آن مراسله نوشته روانه کرد خلاصه مضمونش انکه ای پدر احزان هجران بر جان بریان استیلا گرفته و نیران حرمان
در جگر سوزان استیلا پذیرفته اگر عشر عشیرش بسنگ خارا رسد چون شیشه سنگ خورده صدپاره
گردد و اگر شمه ازان بکوه افتد مانند کوه برف بگداز در آید نظم

من همچو تو کشته فراقم — جفتم بغمت گر از تو طاقم
بی وصل تو زندگانیم چیست — صد خنده مرگ بر چنین زیست
این روز و شبی که می گذارم — از عمر چگونه بر شمارم
یکدم نرود غمت ز یادم — تا ظن نبری که بی تو شادم

بالجمله بعد سوال و جواب مکاتیب شوق اسالیب قرار ملاقات بیکدیگر داده پدر از لکهنوتی و پسر از دهلی عازم
شده به دریای سرجو رسیده بر هر دو کنار لشکر هر دو سلطان اقامت ورزیده و بسیط زمین از

کثرت سراپرده وخیمه بسیاری بارگاه وخرگاه پوشیده گشت واز رنگارنگ سراوقات دگوناگون تجملات هردوطرف کنار دریا در نظر نظارگیان زیبا تراز گلشن مطرا گردید نظم

بسیط زمین در سراپرده گم | در و بارگه رشک چرخ نهم
زده هر طرف خیمه وسایبان | سه فرسنگ راه از کران تاکران
سراپرده از دیبه زرنگار | در و خیمه و خرگه بے شمار
جهان بر سراپرده و بارگاه | گذشته سر خرگه از اوج ماه
ز بس خرگه وخیمه وسایبان | زمین کرده از آسمان رونهان

سه روزه بشورت ملاقات وارسال مکاتبات گذشت آخر الامر قرار یافت که پسر بر تخت نشیند و پدر آمده شرایط تعظیم بجا آورده ملاقات نماید چنانچه سلطان ناصر الدین بموجب قرارداد از دریا عبور نموده در جلوه گاه از اسپ فرود آمده سه جا شرایط زمین بوس بجا آورده چون برابر تخت رسید فرزند تاب نیاورده بے اختیار از تخت فرود آمده در پاے پدر افتاده یکدیگر را در کنار گرفته گریه ها کردند حاضران را نیز از مشاهده این حال آب از چشم مترشح گردید پدر دست پسر گرفته بر تخت نشاند وخواست که پیش تخت بایستد پسر از روے اهلیت وبنا بر اداے اداب پدر را باخود بر تخت نشانیده با دب تمام پیش پدر نشست ولوازم نیاز ومراسم سرو بکار رفت بهمین اسلوب چند روز متواتر پدر بخانه پسر آمده هر دو بادشاه باخود ها صحبت داشتند مجلس ها آراستند دادعیش وعشرت دادند وهنگامه بخشش وبخشایش پیراستند نظم

نور دو خورشید شده در قران | انجمن انجم فلک از هر کران
هر دو بیک تن چو دو پیکر شدند | بر فلک تخت چو مه بر شدند
گشت به برجی دو قمر جاگیر | گشت مزین بدو سلطان سریر
برج شرف کرد دو اختر یکے | سلک نسب کرد دو گوهر یکے
روے زمین فر دو جمشید یافت | چشم جهان نور دو خورشید یافت
گلشن دولت بدو گل تازه شد | صوت دو بلبل بیک آوازه شد
کشت زمین آب دو باران چشید | مغز جهان بوے دو بستان شمید
گشت یکے غم بدو دل خاسته | گشت بیک جان دو تن آراسته
یکدگر آورده باغوش تنگ | هر دو نمودند زمانے درنگ
چون گل وغنچه که جدا از خزان | دور نشدان ازین واین ازان

جان بدو تن بود یکے از نخست   صورت تن نیز یکے شد درست
چرخ بکف کرده طبقہاے نور   فاتحہ میخواند بر ایشان ز دور

چون روز وداع نزدیک رسید پدر بزرگوار گفت اگر بادشاه را آنقدر خزانہ نباشد کہ در روز غلبہ خصمان لشکر خود را امداد نماید یا در قحط و بلا رعایا و برایا را امداد کند او را بادشاه نتوان گفت و دیگر انواع نصایح خردافزا و مواعظ هوش بخش درباب معموری بلاد و امصار و آبادی رعایا مالگذار و پیش آوردن مبارزان کارگذار کارزار و نوازش سپاهیان جان نثار و قلع و قمع مفسدان اهل استکبار و تقویت و جمعیت ضعیفان زار و نزار و ترک از صحبت نا اهلان بدکردار و احتراز از افعال ناهنجار و اشتغال بیاد آفریدگار و دیگر مقدمات بسیار از بسیار دکمالات هزار در هزار بزبان آورده پسر را درکنار گرفت و وداع کرد و آهستہ دریاب جدا کردن امیر الامرا فخر الدین گفت و با دیده منسکب و دل ملتهب از یکدیگر جدا شدند و این بیت برزبان پدر رفت **بیت**

کاش نبودی دو سہ روزی وصال   تا نشدی دیده اسیر خیال

اگرچہ پدر و پسر بقصد ملاقات آمدند و از مواصلت یکدیگر بهره مند و خورسند شدند اما از کتاب قران السعدین کہ مصدر کمالات صوری و معنوی امیر خسرو دهلوی در ذکر ملاقی این هر دو بادشاه از طبع نادره پرواز در سلک نظم کشیده ظاهر میشود کہ پدر بقصد تسخیر دهلی از لکهنوتی عرف بنگالہ یورش نموده و پسر بہ فیصلہ از دهلی عازم گشتہ بود و بعد ملاقات همدیگر صلح نموده بہ اماکن خودها معاودت کردند القصہ سلطان بعد رخصت پدر بزرگوار خویش بدار السلطنت رسیده بموجب نصایح و مواعظ کہ بقلم آمده چند روز خود را از عیش و عشرت و شرب شراب باز داشت اما چون در فطرت عیاش بود روزے لولی بچہ نازنین ماه جبین زیبا روے کہ خوبان جهان را عاشق حسن خویش نموده و مشکین موے کہ بازار نافہاے تاتار را کاسد ساختہ تاب دندانش عقد پروین و مروارید را بے آب کرده و آهوے چشم مستش شیر دلان را مانند خرگوش بخواب برده بہ آراستگی و پیراستگی تمام و ناز و کرشمہ تمام ناگهان حاضر گردید **نظم**

زغازه رنگ گل را تازگی داد ✦ لطافت را بلند آوازگی داد ✦ ز وسمہ ابروان را کار پرداخت ✦ هلال عید را قوس و قزح ساخت
بفولاد بستہ موے عنبرین را ✦ گره در یکدگر زد مشک چین را ✦ کحل ساخت چشم از سرمہ ناز ✦ سیہ کارے بہ بر دم کرد آغاز
نهاد از عنبر تر جا بجا خال ✦ بجانان کرد عرض صورت حال ✦ بدستان داد سیمین پنجہ را رنگ ✦ کزان دستان دلی ارد فرا چنگ

سلطان از نظاره جمال آن عیار پرکار و مشاهده حرکات لطف آن ماه غدار نصایح پدر بطاق نسیان نهاده و متاع صبر و شکیب بباد داده بان توبہ شکن صحبت داشت و بدستور سابق بعیش و عشرت پرداختہ از امور سلطنت غافل و عاطل گردید **بیت**

هر خدنگے کہ زد ان شوخ ادا از سر ناز   سینہ خود چیست جگر کیست کہ از جان گذشت

چون کوکب عمر و دولت سلطان نزدیک بغروب گردید در سلوک پسندیدہ تفاوت شد و در ہتک عزت امرا و دیگر مردم و ریختن خون ناحق طریق بیدانشی پیمود کہ فرمودہ بزرگان آزمون کار است ہر کرا روز ادبار و زمان نکبت در رسد تحسین عقل او تیرہ گردد و اندیشہ او تباہ شود و سوء خود در زیان اندیشد از کردار شایستہ دور ماند و از شاہراہ نیکوکاری برکرانہ رود بیت

چو بخت بد کسے را پیش آید　　　کند کارے کہ کردن را نشاید

القصہ سلطان از روے مستی جوانی امیر الامرا فخر الدین را بزہر کشت و ملک جلال الدین فیروز کہ عارض ممالک بود از سامانہ طلبداشتہ مدار علیہ امور سلطنت ساخت درین اثنا سلطان را از افراط شراب مرض لقوہ و فالج رو داد و از کار رفت امرا باتفاق یکدیگر کیومرث پسر سلطان را کہ خورد سال بود از حرم بیرون آوردہ بسلطنت برداشتہ سلطان شمس الدین خطاب دادند ملک جلال الدین بحسب صلاح چندر وز اطاعت ان طفلک بجا آوردہ آخر الامر باتفاق ارکان دولت طفل مذکور را در قید کرد و شخصے را کہ پدر او بتقریبے حسب الامر سلطان بقتل رسیدہ بود برائے انتقام برداشتہ در کیلوکھری فرستادہ او رفتہ سلطان را کہ رمقے از حیات باقی داشت چند لکد زدہ در دریائے جمنا انداخت مدت سلطنت سہ سال و سہ ماہ از سلطان شہاب الدین غوری لغایت سلطان معز الدین کیقباد دیازدہ تن از نسل سلطان غوری مدت یکصد و یکسال و یازدہ ماہ و ہفت روز سلطنت کردند۔

سلطان جلال الدین فیروز خلجی از نسل خالج خان[1] داماد چنگیز خان

عارض ممالک بود کہ بزبان عرف بخشی گویند و بخطاب شایستہ خانی سرفرازی داشت بمقتضائے رشد و کاردانی مدار علیہ امور سلطنت گردید و روز بروز رتبہ او بلند شدہ تسلط پیدا کرد و باتفاق امرائے خورد و بزرگ سلطان معز الدین کیقباد را از میان برداشتہ در ۶۸۹ھ بخلعت خلافت مخلع گردید امرائے مخالف و موافق طوعاً و کرہاً بیعت کردند چون ارکان شہر بجانب سلطان راغب نبودند ازینجہت داخل شہر نگشت و بر تختے کہ سلطان پیشین جلوس میکرد ننشست و در کیلوکھری بودن اختیار کرد و شہر نو و قلعہ از سنگ تجویز کردہ شروع باحداث نمود بعد ازانکہ استقلال تمام یافت و آوازہ نیکذاتی و فرخندہ صفاتی و ایزد پرستی و خداشناسی و حلم و حیا و عدل و انصاف سلطان در اکناف گیتی مشہور گشت مردم شہر از خورد و بزرگ آمدہ بیعت کردند و استدعائے نزول در شہر دہلی نمودند حسب الحکم والا کارپردازان امور سلطنت شہر را آئین بستند و ہا نادرات زمین نمودند بالوان قصب رنگا رنگ و دیبا و کاکین آراستند و بہ انواع زربفت و اقسام مشجر ہر دو رستہ بیراستند زینت شہر در نظر نظارگیان نمایاں از گلشن بہار نمود و زیبائے بازار در دیدہ تماشائیان رنگین تر از گلزار در آمد و کوچہائے از غایت آراستگی مانند خیابان باغ زیبا در گردید و پشت بامہائے دو غرفہا بہجوم خلایق بسان افلاک پر از کواکب نمودار گشت نظم

(۱) خالج خان۔ ما در تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۸۸ قالج خان نوشتہ۔

همه شهر از زیور و زرنگار | برآراسته همچو باغ بهار
چه در کوچه‌ها و چه بازارها | بزیور برآموده دیوارها
دو رسته دوکانها همه سربسر | بیاراسته مردم پیشه ور
ز زربفت و دیبا و اکسون قصب | همی بود بازار مظهر طرب
یمین و یسار و فراز و نشیب | نه بد هیچ پیدا جز آئین زیب

سلطان بکمال شوکت وحشمت عظمت وجلالت وباتوزک وتجملات تمام بر فیل کوه شکوه سوار گردیده با امرائے نامدار ولشکر بیرون از حد حصر وشمار از کیلوکهرے روانه بشهر دهلی گشت از هر کران مانند ابر نیسان زر وسیم ریختند وهنگامه بخشش وبخشایش گرم گردید دامن وجیب تهی دستان مالامال گشت ومفلسان را توانگری ونمود نظم

درم ریختند از کران تا کران | هوا گشت ابر جواهر فشان
فرو ریخت چون قطره ابر بهار | ز زر وگوهر ولولوے شاهوار
ز بس گوهر و زر که افشانده شد | ز بر چیدنش دستها مانده شد

بدین نمط وآئین سلطان درون شهر دهلی رفته داخل دولتخانه گشت ودو رکعت نماز خوانده بر تخت سلطانی جلوس نمود وگفت سالها پیش این تخت سجده کرده ایم امروز که پائے بران نهاده از عهده شکر الطاف بی اکناف ایزدی چگونه توان برآمد نظم

سپاس خداوند بخشنده را | که موجود کرد از عدم بنده را
کرا قوت وصف احسان اوست | که اوصاف مستغرق شان اوست
اگر شکر حق تا بروز شمار | گذاری نباشد یکے از هزار

کوس شادی بلند آوازه گشت وتهنیت ومبارکبادی برزبانها جاری شد صدائے نائے ونفیر دلهائے دلگیر را شادمان ساخت جشن عیش وکامرانی فرح افزائے عالمیان گردید بارگاه رفیع زیباتر از دیبائے زرنگار برافراشتند وبساط وسیع رنگین تر از گلشن بهار بگستردند آلات طرب وانبساط ومواد سرور ونشاط مهیا گشت نغمه پردازان قمری نوا باواز خوش وسرود دلکش مجلسیان را محو بیخبری نمودند وترانه سنجان تار نواز باواز چنگ سحر آهنگ بر روی انجمنیان ابواب خوشی کشودند رامشگران جادو ساز از چرخ وجنبش دلها را جنبانیدند وخنیاگران سحر پرداز از گردش ورقص صبر وقرار مردم را رقصانیدند نازنینان انواع حلل بر تن آراستند وگلعذاران زرنگار رنگ کسوت پیراستند نظم

نازنینان بناز کوشیدند | جامه رنگ رنگ پوشیدند | آن دگر جامه لاله گون کرده | که توگوئی هزار خون کرده
وان دگر جامه سبز کرده ببر | همچو گل در میان سبزه تر | وان دگر رفت در قبائے سفید | همچو شاخ شگوفه از امید
وان دگر جامه کرده عنبر فام | رفت چون آفتاب چاشت بشام | وان دگر زرد گشت خلعت او | پرتو افگند مهر بر سر او

وان دگر در لباس گلناری ٭ تازه گلدستهٔ دسته پنداری ٭ وان دگر جامهٔ نیلگون کرده ٭ سر ز جیب فلک برون کرده

همچنان جشن چراغان ترتیب داده و هزار کشتی دو طبقه و سه طبقه در آب جمنا بانواع چراغ و اقسام شمع آراستند و نیز بر کنار دریا و گرد پیش دولتخانه چراغ بندی نمودند و دیوارهای چوب تعبیه کرده بکمال آراستگی بران ترتیب چراغان دادند درخت و نهال چراغان دلپذیر بروی کار آورده مسرت افزای تماشائیان شدند که از فروغ ضیای مشعلهای آسمان بی لمعان و شموع افلاک بی لموع گردیده واشعهٔ انوار زمین و آسمان منور و لمعات فروغ کون و مکان را روشن ساخت **نظم**

شب نشاط چو شد اوج گیر پایهٔ نور ٭ رساند تاب چراغان نسب با تش طور

چو روز ساخته روشن چراغ چرب بان ٭ هرانچه بود شب تیره را بدل مستور

نشان شب نتوان یافت غیر دود چراغ ٭ زبسکه نور تجلی فگنده طرح حضور

و نیز هنگامهٔ آتش بازی گرم کرده ماهتابی دم مساوات بماهتاب میزد گلریز با واز گلزار ابراهیم میداد باغ از گل آتشین بهار بروی کار می آورد و ستاره بسیار هاے فلک سر میکشید ند هوائی در هوا باسمان میرسید و گوناگون پیکرهای کاغذی و رنگارنگ لعبت های چوبین بقوت آتش و زور باروت انواع بازیها و کار پردازیها نموده اساخت **بیت**

مجلس از نور طرب بهره یاب ٭ جلوه گاه صدمه و صد آفتاب

بالجمله بعد تقدیم مراسم جشن به انتظام مهام ممالک پرداخت و از عدالت گستری و رعیت پروری عایا و برایا را از خود خوشنود ساخت امرای خورد و بزرگ از جشن معاشرت و پسندیدگی اطوار سلطان راضی و شاکر گشته کمر خدمت برمیان جان بستند و همگنان بقدر حال مواجب و جاگیر یافتند هر کرا جاگیر مقرر گشت هرچند از مسند تفصیلات شد اصلا تغیر و تبدیل بدان راه نیافت مجموعهٔ کمالات صوری و معنوی حضرت امیر خسرو دهلوی بخدمت مصحف داری سلطان قیام داشتی و هر روز غزلی تازه آورده در صلهٔ ان انعام یافتی چون ملک چهجو برادرزادهٔ سلطان غیاث الدین بلبن را ولایت کره بدستور سابق نامزد شده بود او دران ولایت قیام داشت سال دویم لوای بغی برافراخته سکه و خطبه بنام خود کرده با لشکر گران بجانب دهلی روآورد سلطان با صغای این خبر خانخانان پسر خود را با عساکر بیشمار و امرای نامدار بدفع این شورش فرستاد باهم بگر جنگ پیوست ملک چهجو شکست یافته با امرای بلبن که رفیق او بودند گرفتار گشت چون اسیران را بدهلی آورده بنظر سلطان گذرانیدند انجماعه را از شتران فرو آورده دوشاخها از گردن هرکدام برداشتند و بحمام برده سرو ریش انها شستند و خلعت های خاص پوشانیده در مجلس آورده نشاندند و ملک چهجو را در محفه نشانده بملتان فرستاده فرمود که او را بحرمت در خانه نگاهداشته اسباب عیش و عشرت مهیا کنند وزرا ازین نوازش در حق انجمع واجب القتل حیران ماندند زبدهٔ آنسخنان بعرض سلطان رسانیدند سلطان جواب داد که هفتاد سال گذشته خون مسلمانان نریخته الحال که پیر شده و ایام زندگانی باخر رسیده چگونه بریختن خون مسلمانان اجازت دهم

چون سالہا نوکری سلطان بلبن کردہ حقوق نعمت او برگردن ما بسیار است امروز کہ ملک اورا متصرف شدہ ام اگر اعوان و انصار اوبکشم کمال بے انصافی و بیمروتی باشد.
خصوصاً کہ باین سبب پیش من آمدند **نظم**

گنہگار را عذر نسیان بدہ — چو زنہار خواہد تو زنہار دہ
بدی را مکافات کردن بدی — بر مرد صورت بود جر دی
معنی کسانیکہ سبے بر دہ اند — بدی دیدہ و نیکوے کردہ اند

القصہ سلطان خیلی خدا ترس و رحیم دل بود بازار موری رضا مندیاو بارہا دزدان و رہزنان را گرفتہ آوردند سوگند دادہ خلاص میکرد کہ من بعد دزدی و رہزنی نکنند یک مرتبہ ہزار نفر دزد و قطاع الطریق کہ مصدر تقصیرات و باعث آزار و اضرار مخلوقات شدہ واجب القتل و مستوجب تعذیب بودند پیش سلطان آوردند ازانجملہ یکے را ہم نکشت و سیاست نکرد و ہمہ را رہا کردہ در مدت سلطنت مصادرہ و مکابرہ وطمع در مال مردم و تنبیہ و تادیب ناحق و سیاست و تعذیب بموجب و بند و زندان بیجاب کہ شعار نا خدا ترسان ظلم پرست و جباران جور سرشت است ازو بوقوع نیامدہ میگفت کہ اگرچہ در معرکہ جنگ لشکری را توانم برہم زد و خون ریزیہا نمود اما چون آدمی گرفتار را بیش می آوردند بقتل او نمیتوانم اقدام کرد در عوض جرمی کہ از نزدیکان و نوکران بوقوع می آمد ہیچ یکے را تادیب و بند نمی نمود **منظوم**

چو قدرت دادت ایزد بر گنہ گار — بعفو شش بندہ کن تابندہ گردد
کہ مجرم کشتۂ افعال خویشست — چو بوے عفو یابد زندہ گردد

نوبتے سلطان بر قلعۂ رنتھنبور مہم کرد چندگاہ محاصرہ کردہ دست از تسخیر آن باز داشتہ مراجعت نمود و گفت گرفتن این قلعہ بمردن یک کس ہم نمی ارزد بالفرض اگر این حصار گرفتم بندہاے خدا را کشتن دادم فردا کہ زنان بیوہ و طفلان یتیم انہا پیش من بیایند و نظر من برانہا افتد دران زمان مرا چہ حالت باشد و فتح این قلعہ بر من تلخ تر از زہر گردد **نظم**

درون پراگندگان جمع دار — کہ جمعیت باشد از روزگار
کسے گوے دولت ز دنیا ربود — کہ در بند آسایش خلق بود
اگر نفع کس در نہاد تو نیست — چنین آہن[1] و سنگ خارا یکیست

(۱) گوہر آدم

ملط گفتم اے یار فرخندہ خوے | کہ نفع است در آہن و سنگ و روے
چنین آدمی مردہ بہ ننگ را | کہ بروے فضیلت بود سنگ را

درایام سلطنت شخصے راکہ سلطان کشتہ آن بود کہ سیدی مولہ نام درویش در دہلی آمدہ اقامت ورزید و خانقاہ عظیم تیار نمودہ مبلغی کلی در عمارت آن صرف شد و ابواب اطعام و انعام برروے مردم کشودہ ہرروز ہزار من میدہ پانصد من مسلم خ و سیصد من شکر و دوصد من روغن زرد و ہمین دستور دیگر مصالح خرچ کردی و ہرروز دو نوبت مایدہ کشیدی و خاص و عام بران مایدہ حاضر شدندی و خود غیر از نان خشک تناول نکردی و از کسے چیزے نگرفتی و از کثرت خرچ و بذل مہمان داری و عدم دخل او مردم حمل بر کیمیا و سیمیا بردندی اکثر امراے و ملوک مرید او شدند و خانخانان پسر بزرگ سلطان ہم مرید معتقد او گردید بعضے مردم بسلطان گفتند کہ این درویش از اجتماع و از دحام خلایق خیال سلطنت در سر دارد و قصد سلطان مکنون خاطرش ہست از انجا کہ چمن آرایان دانش و گلشن پیرایان بنیش بادشاہی را بمنزلہ باغبانی قرار دادہ اند چنانچہ باغبان با دانش و بینش باغ را بہ ترتیب چمن و خیابان و آرایش و پیرایش اشجار باثمار و شاداب داشتن بقدر اعتدال و ناپسندیدن انبوہ و قطع اغصان زیادتی و قمع درخت خار دار میکوشند ہمچنان بادشاہ عدالت پیشہ را لازم کہ در آبادی و معموری ملکت و رفاہیت و آسودگی رعیت بیش آوردن و بر افراختن مخلصان عقیدت پرست و استیصال و بر انداختن مخالفان بد سرشت مساعی جمیلہ بکار بردہ و ہرگاہ فتنہ اندوزان تبہ کار باہم یکدل و یکجہت شوند بلا تعلل و توقف در قلع و قمع انہا کوشند و ہرجا کثرت ہجوم و وفور از دحام بے ضرورت گردد ہر چند نا ملایم از انہا بظہور نرسد بنا بر رفع وسوسہ خاطر خویش و مصالح ملکی آن ہجوم را متفرق سازند و بنیاد از دحام را از پا بر اندازند بنا برایں اندیشہ سلطان و امرائے و دیگر مردم راکہ معتقدان درویش بودند بہانہ بکارہا تعین کردہ باطراف پراگندہ گردانید و درویش را دستگیر کردہ در پاے فیل مست بعقوبت تمام بکشت بحکمت ایزدی دران روز ابر سیاہ و باد تند برخاست و طوفان گرد و خاک برآمد و عالم تاریک گردید و موجب تعجب عالمیان گشت و دران سال باران نگردید و فلک بسان ممسکان طریقہ امساک ورزیدہ دست از ترا وش باز کشید و آفتاب در سطوت جلال گرم خو گردید و نم

عالم رخت اقامت بربست و مسرت روزگار از دل عالیان رفت باغ بمنزلهٔ راغ و خیابان نمونهٔ بیابان شد متوطنان خطهٔ بوستان و ساکنان بلدهٔ گلستان زار و نزار گشتند اشجار را از نہایت عطشان از زبان ہر برگ فریاد العطش برامد و زراعات از تشنہ لبی سرنگون گشتہ بطلب آب سجدهٔ نیاز بجا آوردہ و دودخانہا سراب و مرغ از ماہی بے تاب گردید و انگیرہا و غدیرہا بے آب و بذرگران را چشم پر آب شد ہتہید ستان از بے سرمایگی دل سرد گشت و ارباب احتکار را بازار گرم نرخ غلات مانند شاہد کنعان گران گردید ہمہ کس برائے خریداریش زلیخاوار گردید ہر چند بازارش گرمی میکرد مجگران سردی میکردند گندم بسان آدم گران بہا گشت و گنجد بسان خال خوبان کمیاب شد نخود را ہمہ کس بخود میکشید و برنج برنج تمام بدست می آمد اہل احتکار از فروخت موٹ موت خود می انگاشتند و اب را مانند ابجیات در ظلمات نگاہ میداشتند دانہ غلہ حکم قراضہ زر پیدا کردہ مانند مروارید عزیز گردید القصہ در دہلی قحط عظیم روداد و مردم غربا از تہیدستی و گرسنگی در بازار و کوچہا قالب تہی میکردند و اکثرے از فرط جوع خود را در دریائے جمنا انداختہ غریق بحر فنا می شدند و از فقدان غلہ اکثر مردم سگ و گربہ را بر خود حلال میدانستند بلکہ از شدت اشتہا گوشت ادم مباح می انگاشتند عبادت کیشان را پائے ثبات از جادہ ورع و پرہیزگاری نلغزیدہ و طاعت اندیشان را امتیاز در حلال و حرام نماند **بیت**

خون خوردہ ہمہ بسان شمشیر ۔۔۔ از گرسنگی شدہ زجان سیر

درسنہ ۶۹۳[1] مغول چنگیزی بالشکر گران عازم پنجاب گشت سلطان باستماع این خبر عساکر بسیار و توپخانہ بے شمار بدفع انطایفہ متوجہ گردید چون طرفین بہم پیوستند مغل چون غلبہ سلطان معاینہ کرد صلح نمودہ و سردار ایشان کہ قرابت ہلاکو خان بود آمدہ ملاقات کرد و با چند امرائے دیگر مسلمان گردید سلطان اورا پسر خواند و بدامادی خود سرفراز گردانید و غیاث پور مسکن ایشان مقرر کرد چنانچہ آن معمورہ را مغل پورہ و مغلان را نومسلم خواندندی و بعد چندگاہ ملک علاء الدین را کہ داماد و برادرزادہ و پروردہ نعمت سلطان بود بولایت کورہ[2] رخصت نمود و او در کورہ رسیدہ باطراف ممالک می تاخت و در حدود دیوگدہ رفتہ فتح نمود و چہل زنجیر فیل و ہزار اسپ و بسیاری از طلا و نقرہ و اقسام مروارید

(۱) سنہ ۶۹۱ فرشتہ جلد اول صفحہ ۹۴ - (۲) کرہ ✤

واقسام امتعه و اقمشه و غیر ذلک انقدر غنیمت که عقل از حصر و ضبط آن عاجز گردد بدست او فتاد و روز بروز قوت و شوکت او زیاده گشت و آثار بغی و انحراف از و بظهور رسید هر چند وزرا بسلطان گفتند که علاج واقعه پیش از وقوع بهتر است تا حال علاء الدین استقلال نیافته فکر زود باید کرد **نظم**

سرچشمه باید گرفتن به میل
چو پر شد نشاید گذشتن به پیل
کنون کوششی کآب از کمر درگذشت
نه آنگه که سیلاب از سر گذشت

سلطان از بسکه علاء الدین را دوست میداشت التماس وزرا باجابت مقرون نمیکرد و میگفت که علاء الدین فرزند و پرورده نعمت من است هرگز از و بغی بوقوع نخواهد آمد چون سلطان را اجل نزدیک رسید با چندی از خواص و یک هزار سوار بکشتی در آمده بجانب کوره روانه شد ملک علاء الدین از خبر نهضت سلطان مستعد شده مابین کوره و مانک پور فرود آمد چون سلطان نزدیک رسید برادر خود را باستقبال فرستاد برادرش در حضور رسیده افسون بکرد و غدر خوانده التماس نمود که علاء الدین هراسان و بیمناک شده میخواست که آواره دشت تباهی گردد من او را ازین اراده باز آورده ام الحال که سلطان تشریف آورده اند اگر لشکریان را مسلح خواهد دید اغلب که متوهم شده بدر رود سلطان گفته او چند کس همراه گرفته و سلاح از تن انها دور کرده در کشتی نشسته مصحف میخواند تا کشتی بکنار آب رسید سلطان از کشتی فرود آمد و ملک علاء الدین آمده ملازمت کرده در پای سلطان افتاد و سلطان از روی شفقت و مرحمت طپانچه بر رخساره او زده فرمود که من این همه تربیت در حق تو کرده و ترا بزرگ گردانیده همواره در نظر من از فرزندان عزیز بوده الحال در حق تو چه بدی خواهم اندیشید این را گفت و دست علاء الدین گرفته بجانب کشتی کشید درین اثنا محمود سالم که از اجلاف سامانه بود و در شرارت و بدنفسی مشهور چنانچه گفته اند **بیت**

ذره آتش ز بهر سوختن صد خانه بس
وز برای تلف عالم یکی از سامانه بس

باشارت علاء الدین سلطان را بشمشیر زخمی ساخت سلطان زخم خورده بجانب کشتی دوید و گفت اے علاء الدین بدبخت چه کردی بعد ازان اختیار الدین که پرورده نعمت سلطان بود از عقب آمده سلطان را دست انداخته بر زمین زد و سرش بریده نزد علاء الدین آورده بر نیزه کرده در کره و مانک پور گردانید و چندے از مخصوصان سلطان را که در کشتی بودند بقتل

رسانید و چتر سلطانی بر سر علاء الدین برافراشته ندائے سلطنت در دادند ازانجا که ایزد تعالیٰ منتقم حقیقی است سزائے بدکرداری درکنارتش میدہد **مثنوی**

اگر بد کنی چشم نیکی مدار — که هرگز نیبار دکز انگور بار
نه هرگز شنیدیم در عمر خویش — که بد مرد را نیکی آید به پیش
چو ابلیس بد کرد نیکی ندید — بر پاک ناید ز تخم پلید

قاتلان سلطان در اندک زمان ببلائے عظیم گرفتار شدند محمود سالم در اندک زمانی مبروص شد و اندامش جوشیده از هم پاشید و نیز اختیار الدین دیوانه شده بمکافات بدکرداری رسید علاء الدین کافر نعمت اگرچه بر تخت فرمان روائی نشست اما بپاداش این کردار همه گرفتار شده نام و نشان او و نسل او نماند **مثنوی**

بکون و مکان چیزے از خیر و شر — زکفران نعمت بدان ستوم تر
زکفران نعمت چه آید جز این — که نقصان عمر است خسران دین

مدت سلطنت هفت سال و یک ماه و بست روز

سلطان علاء الدین برادرزاده و داماد سلطان جلال الدین خلجی

بعد ازانکه سلطان جلال الدین به قتل رسید سلطان با شصت هزار سوار از کره روانه شده دهلی رسیده امرائے خورد و بزرگ بیعت کردند در سنه ۶۹۶ سریر خلافت و فرمان روائی از جلوس سلطان زینت یافت و کوشک لعل را دارالسلطنت گردانید و امرا را بقدر حال هرکدام خطاب و جاگیر مرحمت ساخت چون نوجوان بود بلهو و لعب مقید گشته بعیش و عشرت پرداخت و دست بذل و نوال کشاده خزانه بانعام مردم صرف گردد و در عهد او شراب در کوچه و بازار سبیل گردید بعد چندگاه چهل هزار سوار بسرداری الف خان و ظفر خان برائے دفع رکن الدین و ابراهیم پسران سلطان جلال الدین که بعد قضیه پدر از دهلی گریخته بملتان رفته بودند تعین ساخت **بیت**

سر وارث ملک ما بر تن است — تن ملک را فتنه پیراهن است

امرائے مذکور رفته ملتان را محاصره کردند پسران سلطان مرحوم تاب نیاورده بوسیله دانائے اسرار کونی و آگهی جویائے رموز سفیدی و سیاهی زبدة العارفین قدوة الواصلین شیخ

رکن الدین قدس سرہ آمدہ ملاقات کردند الف خان بمقتضائے اہلیت ومردمی شرایط
تعظیم بجا آوردہ اینہا را ہمراہ خود بدہلی آورد سلطان حق نشناختند وبے رحمی کردہ ہر دو
مرزا زادہ وہمراہان اینہا را میل کشیدہ محبوس گردانید بعد آن برسر گجرات لشکر عظیم تعیین
کردہ بحاربہ ومجادلہ بسیار آن ولایت را مفتوح کردہ بت سومنات را در دہلی آوردہ در زمین
فرو برد تا پای سپر خلایق گردید در سال دویم لشکر مغل از ماوراءالنہر در حوالی دہلی رسید شہر
را محاصرہ کرد خلایق کثیر از قصبات وقریات در شہر آمدہ ہجوم کردند در مساجد ومحلات
وکوچہ وبازار جائے نشستن نماندہ وراہ کوچہا مسدود شد وہمہ چیزہا گرانی گرفت سلطان
مستعد شدہ بجنگ پیش آمد بعد مقابلہ ومقاتلہ مغل منہزم گشت وآتش فتنہ وفساد منطفی
گردید چون سلطان از اطراف ممالک خاطر جمع نمود وشریکے در ملک وخدشہ در نظم
امور ممالک نماند واکثر بلاد بتسخیر در آمد وقوت وتمکنت کمال بہم رسیدہ خیالات فاسدہ
بخاطرش راہ یافت ارادہ کرد کہ دین وشریعت خود اختراع نماید وچار امرا الف خان
وظفر خان ونصرت خان والغخان باشند چہار یار مقرر سازد کہ نام او بر صفحہ روزگار
تا قیامت بماند ونیز میخواست کہ دہلی را بیکے از معتمدان خود سپردہ مانند اسکندر رومی
بتسخیر اقالیم ربع مسکون پردازد فرمود تا او را اسکندر ثانی در خطبہ بخوانند ودر سکہ نیز ہمین
نمط نوشتند مصاحبان وحریفان مجلس را یارائے آن نبود کہ حرفے خلاف مرضی او
بر زبان توانند آورد وہمگنان از ملاحظہ درشت خوئی وخشن مزاجی او بر سخنان واہی تصدیق
نمودہ بر علو ہمت وبلند پردازی او تحسین مینمودند ملک علاءالملک کہ از امرائے بزرگ بود
وپیش سلطان اعتبار تمام داشت ودرست کرداری وراست گفتاری شعار او بود
سخنان سنجیدہ وحکایات پسندیدہ درمیان آوردہ بمقدمات عقلی وروایات نقلی خاطر
نشان سلطان ساخت کہ اگرچہ احداث شریعت ودین اوے تراست لیکن نتیجہ این
ارادہ فاسد خرابی ملک وسلطنت وندامت دنیا وآخرت است این نہ امریست کہ رواج
تواند گرفت ومردم توانند قبول کرد **نظم**

ہر کہ عیب تو گفت یار تو اوست ۔ وانکہ پوشیدہ داشت مار تو اوست
گرچہ زشت است تلخ گفتن حق ۔ شوربختی است ہم نہفتن حق

ودر باب تسخیر اقالیم گفت کہ اگر سلطان دہلی را گذاشتہ باقلیم دیگر برود ومدتے بدان

بدان سمت بگذرد و بعد مراجعت معلوم نیست کسانیکه نایب باشند منقاد شوند یا نشوند این زمانه را مانند سلطان سکندر رومی نتوان تصور نمود در انوقت مثل ارسطا طالیس وزیر بود که بقوت فکر و اصابت رائے او تسخیر اقالیم آسان می شدی سلطان را بالفعل بلاد هندوستان مثل قلعه رنتهنبور و چتور و چندیری و مالوه جانب شرقیه تا آب سرجو و سوالک تا ملعان که پناه متمردان و کهت دزدان و رهزنان است تسخیر باید کرد و سامانه و دیپالپور و ملتان که در راه مغل است مستحکم باید نمود و از مداومت شراب و شکار اجتناب باید ورزید ازانجاکه ملک علاء الملک مقبول القول و درست سخن و زبان او در بود گفتارش در دل اثر کرد و تمامی سخنان او را پسندیده بر عقل و دانش ملک آفرین کرد و از احداث دین خود ترک نمود و قصد تسخیر اقالیم سبعه از دل انداخته بانتزاع ممالک هند توجه نمود چون دران زمان همیر دیو از نسل رائے پتهورا لوائے تکبر در رنتهنبور می افراخت سلطان بجانب او نهضت فرمود روزے در اثنائے راه بشکارگاه قرغه اکتخان برادرزاده سلطان قصد کرده بدو تیر سلطان را مجروح ساخت و سلطان راکه بر زمین آمده بود مرده انگاشته در لشکرگاه رسیده بر تخت نشست و آوازه انداخت که سلطان را بقتل رسانیده ام سلطان که از کثرت درد زخم بیهوش شده بود در ساعت بافاقت آمده زخم خود بسته جانب لشکر شتافته بسراپرده درآمد و امرا بر سر اکتخان تعین کرد اینها رفته سر او را بریده آوردند و همشیره و برادرزاده سلطان که در بداؤن بودند و حاجی مولا نامی در دهلی بغی ورزیدند افواج باستیصال آن ناعاقبت اندیشان رخصت گشت اینها بے جنگ و جدل دستگیر شدند برادرزاده ها را میل در چشم کشیده و حاجی مولا را بقتل رسانید القصه سلطان در رنتهنبور رسیده محاصره قلعه نمود بعد مدت آن قلعه مفتوح گردید و همیر دیو را با قوم و قبیله او بقتل رسانیده بدهلی مراجعت کرد بعد آن قصد تسخیر قلعه چتور مصمم نمود چون سلطان شنید که رائے رتن سین مرزبان چتور پدماوت نام نازنین در شبستان خود دارد که حسن و جمال او از قالب بیان افزونست پری از مشاهده جمال او از حسن خویش بری گشته و حور بر شک خوبی او در کنج تواری مستور شده آفتاب از بهر نظاره آن هر صبح سر از دریچه مشرق می برارد و ماهتاب خود را از حلقه بگوشانش می شمارد و رخسارش بجدی تابان که در شب تار مردم گمان برند که مگر صبح صادق از افق مشرق دمید و سیمایش نوعی درخشان که اگر از پرده ظلام نظر بران افتد طلوع ماه متصور می شود

خورشید با اینهمه نور و ضیا از آغاز صبح عارضش لمعه بوام میگیرد و ماه منبع انوار از چهره اش فروغ میخواهد نظم

قدش نخلی ز رحمت آفریده | ز بستان لطافت سر کشیده
ز نخدانش که سیبی بی زکا بست | درو چاهی پر از آب حیات است
ز بستان ارم رویش نمونه | درو گلهای شگفته گونه گونه
دو پستان هر یکی چون قبه نور | حبابی خاسته از عین کافور
میانش موی بلکه از موی نیمی | ز باریکی بر و از موی بیمی
میارستی کمر از موی بستن | کزان مو بودنش از هم گسستن
بزیر چرخ کس پیدا نگردد | که رویش بیند و شیدا نگردد

از اصغای اوصاف حسن و خوبی آن نازنین غایبانه سلطان عشق بر کشور دل سلطان استیلا آورد و لوای محبت در ساحت سینه بر افراخت و کوس آرزو در عرصه خاطر بلند آوازه ساخت و در هر ضلع از اضلاع دل و در هر قطع از اقطاع ضمیر کارزایان شوق و زمان و ایان شغف نصب کرده سراپای مملکت وجود را در زیر فرمان خود آورده صفحه خاطر را الطغرای غرای شیدایی و سویدای ضمیر را به نگین خاتم سودای زینت بخشیده نظم امور جهانبانی منود نظم

نه تنها عشق از دیدار خیزد | بسا کین دولت از گفتار خیزد
در آید جلوه حسن از ره گوش | ز جان آرام برباید ز دل هوش
ز دیدن هیچ اثری در میانه | کند عاشق کسان را غایبانه
بدیدن میلش افزود از شنیدن | بلی باشد شنیدن نیم دیدن

با لجمله سلطان از وفور آرزو و فرط تمنا کسان خود را بطلب آن نازنین خورشید جبین نزد رای رتن سین فرستاد از انجا که رای مذکور در ابتدای حال از استماع خوبیهای آن ماه لقا غایبانه خود را در نرد عشق و محبتش باخته از مسند حکومت برخاسته بصحرای طلب کارش انداخته امر ریاست و ایالت ترک کرده بارزوی ادراک وصال آن خورشید تمثال صحرا گرد و ره نورد گشته حشم و خدم و دولت و اسباب کشت غریق دریای ادبار گردانیده تبا ممن و مشاق و تعب کالا یطاق و سنگلاخ مسکن آن دل فریب رسیده بعد سرگذشت

بسیار که تفصیل آن بطول میکشد او را در عقد ازدواج آورده بمنتهای تمنائے خویش واصل شده با آن نازنین رجعت وطن خود نموده از استیلائے عشق بستہ زنجیر زلف مشکین و خستہ تیر مژگان خونین بسوخته برق نگاه کوفتہ عشوه ہائے جانکاه او بود و بے زحمت اغیار با او قمار محبت می باخت و نقد دل و جان را بازی میداد ہر دو باہمدیگر نوعی اخلاص و یکتا دلی داشتند که گویا صانع ازلی از یک روح دو لخت کرده در دو قالب انداخته و کشاورز لم یزلی یکدانہ را دو نیم ساخته در دو مزرع کاشته از استماع پیغام سلطان آتش خشم در نہاد رائے رتن سین افتاد چون موئے سوخته پیچ و تاب خورده مانند مار افگار بر خود پیچیده و فرستاده ہائے سلطان را استخفاف نموده رخصت گردانید چون کسان سلطان بے نیل مقصود مراجعت کردند و حقیقت را بعرض رسانیدند و از نافرمانی ہائے رتن سین چه مقتضائے حمیت سلطنت و چه از ان نازنین سطوت جلال قہرمانی و چشم خشم سلطانی در جوش و خروش آمد برائے تادیب و تخریب رائے رتن سین و تسخیر قلعہ چتور و قصد وصال آن نازنین ماه تمثال لشکر کشیده از انجا که قلعہ چتور در حصانت و متانت مشہور آفاق است کمند اندیشه بکنگرۂ ارتفاع ان نیرسد و مرغ خیال به بلند پروازی دیواران قصاعد نتواند کرد رائے رتن سین بقوت قلعہ و تقویت لشکر خود آماده جنگ گردید سلطان در پایان حصار رسیده مرکز وار گرد گرفت و ساباط و دمدمہ درست کرد و توپ ہائے کوه شکن و ضرب زنہائے زلزلہ افگن بقلعہ نشینان زدند و چند جا نقب زده از باروت پر کرده آتش دادند و دیگر تدبیر قلعہ گیری بجا آوردند اما ہیچ کارگر نگشت چون محاصره بامتداد کشید و محاربه سخت درمیان آمد و از ہر دو طرف لشکر بسیار تلف گشت و کارے از پیش نرفت بالضرور صلح درمیان آمد و ملاقات یکدیگر اتفاق افتاد

منظوم

ہیچ کارے ز صلح بہتر نیست ۔ بہتر از صلح کار دیگر نیست

صلح باشد صلاح اہل فلاح ۔ زان سبب گفته اند صلح صلاح

اول سلطان درون قلعہ رفته مہمان رائے شد بعد آن رائے بموجب قرار داد پیش سلطان آمد بجبر دیکه رائے در مجلس رسید سلطان از عہود و مواثیق برگشته قول و قسم بر طاق نسیان نہاده رائے را قید کرده در دہلی آورد و رہائے او برادن پدماوت منحصر داشت ان زن که بتدبیر صایب شہره افاق و فکر دور اندیش گوئے سبقت از مردان کاردان می برد

باستماع اینجر درباب استخلاص رائے فکر اندیشیده سلطان شرده وصال داد یکهزار وسیصد دوله مرتب گردانید ودر هر دوله مردان کارزار ومبارزان کارگذار با یراق وصلاح نشانیده باهر دوله دو خدمتگار وچهار کهار ودو هزار سوار بطریق بدرقه مقرر گردانید که همگی وتمامی نه هزار کس جرار وصاحب پیکار بوده باشد ومحفه خالی پر تکلف باساز مرصع بزیب وزینت تمام که پدماوت منصور تواند نمود درمیان دوله کرده روانه دهلی ساخت وخود بشبستان عصمت درچیتور مانده منتظر نوید غیبی بود سلطان که بادل مالامال ارزوے وصال ودیده لبالب انتظار دیدار بود باستماع شرده قدوم میمنت لزوم ان نازنین ماه جبین منبسط وفرحناک گردید واز هر منزل ومقام خبر طلب داشته برشاهراه ترصد دیده بازمیداشت وغافل از شعبده فلک پر تذویر وحیله ان زن باتدبیر القصه لشکر با دوله هائی منازل وقطع مراحل نموده در حوالی دهلی رسیده نزول نمودند سرداران لشکر بموجب تلقین ان بانو پر فراست از زبان ان عصمت قباب بسلطان پیغام کردند که چون درعقد مناکحت رائے رتن سین هستم ومدتے درتصرف او بوده ام الحال که سلطان خواستگاری این فدویه نمود تا انکه رائے اجازت ندهد بموجب امر شریعت غرا برسلطان حلال نیستم رائے را دینجا بفرستند تا ازو اجازت بگیرم ودر مشکوے معلی مشرف شوم سلطان که بمقتضائے کمال ارزو برشاخ انتظار بسان طاؤس همه تن دیده شده بود بے توقف وتحاشی وبلا تعلل وتامل رائے را خلاص داده همراه کسان خود روانه ساخت بمجرد انکه رائے بلشکر خود ملحق گردید جوانان شجاعت نشان کمان سلطان بجنگ پیش آمده اکثرے را بقتل درآوردند سلطان برانمعنی آگاهی یافته سواری نمود وآتش کارزار مشتعل شد بسیاری از طرفین علف تیغ آتشبار گشت ورائے رتن سین قابو یافته ازجنگ گاه برامده بمسکن خویش راهی گردید بخیریت وسلامتی بچیتور رسید فلک شعبده نیرنگ ساز وگردون حیله باز در هر ساعت هزار منصوبه تزویر از شطرنج مکاید باخته ارباب اشتیاق را بفریب تازه بازی میدهد ودر هر لحظه ابواب حیرت برروے افادت اصحاب شوق می کشاید وشیشه تمنا را بسنگ یاس ونومیدی میشکند نظم

درچرخ به بین وگرم سرکشش	صد بوالعجبی بهر نوردش
از راز جهان جریده بکشائی	وز هر بن موے دیده بکشائی

در بازی رسم این اخافات　　گه برد شود گهی شود مات
قلب است کمعتا مر زمانه　　بگریز ازین قمار خانه

سلطان از سنوح این سانحهٔ غریبه از مواصلت آن نازنین محروم گشته دست تحسر بدندان تفکر گزید و گفت بیت

دریغا که در دست من نیست کار　　که ارم بکف حلقه زلف یار

چنانچه این قصه رائے در اطراف ممالک معروف و مشهور است و کتابی مسمی به پدماوت مشتمل بر قصه رائے رتن سین در زبان فرس و هند درست شده القصه سلطان بعد وقوع این امور در خود قوت ندیده که انتقام از سلائے رتن سین بگیرد و تسخیر قلعه چتور لشکر کشد و نیز با وجود قدرت عمداً تغافل کرد روزے از ندما پرسید که باعث وقوع افات وحوادث در ملک چه باشد التماس کردند که بسبب ظهور افات چهار چیز است اول بیخبری بادشاه از نیک و بد احوال خلایق دویم شراب خوردن علی الدوام سویم محبت امرا بایکدیگر چهارم زر دادن بر ذایل سلطان را این سخن بغایت پسند آمد فی الحال از شراب خوردن تایب گشته نوعی تاکید کرد که از تمام ولایت رسم شراب خوردن رفع گردید و اکثر مردم که با وجود منع جرات بر خوردن شراب مینمودند بقتل میرسیدند و مال و ملک مردم اراذل را در خالصه گرفته تا رفع فسادگردید و امرا از اختلاط یکدیگر وضیافت کردن با همدیگر باز داشت و خود بامور جهانبانی پرداخته و مراسم خبرداری بجا آورده ضابطه چند در باب بازیافت محصول بحکم مساحت و کاغذ پتواری و عدم خیانت اهل قلم و عمال اختراع نمود وجود هریان و مقدمان را که مال ریزه رعایا میخوردند آنچنان ضبط نمود که دامی از رعایا نتوانستند گرفت بلکه نوعی خراب شدند که زنان انها درخانه مردم مزدوری کرده قوت خود حاصل میکردند و نرخ غلات بحضور خود مقرر میکرد آنچنان که در عهد سلطنت او نرخ یکسے مانده اصلا کمی و زیادتی رو ندادو در نرخ وقیمت پارچه و اسپ و غیر ذلک قسمی پرداخت که بایع و مشترے خسارت نکشید داغ اسپ و داکچوکی و واقعه نگاری او اختراع کرده چند مرتبه لشکر چنگیزخانی از ماورالنهر در نواحی دهلی رسیده شکست خورده رفت و سلطان به نهجی تهانجات در حدود و هر آمد لشکر مخالف نصب کرد و تدبیرات صایب نمود که در زمان خلافت

او مغل در ہندوستان مزاحمت نتوانست رسانید مردم ایمنی را از برکات توجہات پیشوائے ارباب طریقت مقتدائے اصحاب حقیقت سلطان العارفین برہان المحققین مفتاح کنوز معرفت سبحانی کشاف رموز شناخت ربانی قدوہ باریافتگان درگاہ کبریا شیخ نظام الدین اولیائے تصور میکردند سلطان اگرچہ بظاہر ملاقات شیخ نمیکرد اما استمداد از باطن قدسی مواطن نمودہ بارسال رسل ورسایل واتحاف تحف وتحایف مراسم اخلاص واعتقاد بجای اورد فتوحاتے کہ باطراف ممالک بسلطان میسر شدہ وعمارتی لااورکردہ وخزاین فراوان کہ او داشت ہیچ یکے از سلاطین ماضیہ را دست ندادہ ضوابط وقوانین سلطنت کہ اوکردہ ہیچکس از خواقین نکردہ شعرائے صاحب سخن ومورخان والا ادراک ومنجمان بلند فکرت ورمالان سحرآفرین وطبیبان وحکیمان مسیحا نفس و ندیمان خوش گفتار واصحاب نغمہ بے نظیر ودیگر ہنرمندان بے بدل ووزرائے صاحب تدبیر وامرائے والا شوکت در عہد او فراہم آمدہ بودند سلطان العارفین شیخ قطب الدین وقدوۃ الاصفیا شیخ نظام الدین اولیا وزبدۃ الواصلین شیخ صدرالدین عارف وشیخ رکن الدین ملتانی در زمان او بودند وسرامد شعرا امیر خسرو دہلوی بود دہ ہزار تنکہ زر مواجب از سرکار بادشاہی می یافت وخمسہ بنام سلطان درست کردہ سلطان در ریاضت وطاعت واداے مفروضات ونوافل وصیام وتقدیم مراسم اسلام انقدر تقید داشت کہ او را از جنس ملایک گفتندے ازانجاکہ ملک نایب وزیر مدار علیہ ووکیل السلطنت ومنظور نظر سلطان بود قابو یافتہ سلطان را مسموم گردانید وبعضے میگویند کہ بزحمت استسقا برحمت حق پیوست مدت سلطنت بست سال وسہ ماہ ٭

سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون ملک نایب متسلط بود از تمامی پسران سلطان مرحوم سلطان شہاب الدین را کہ خردسال بود برگزیدہ در ۷۱۶ھ برتخت سلطنت اجلاس دادہ ہر روز از حرم سرا بیرون آوردہ بربام ہزارستون برتخت نشاندہ باردادی وخود بانتظام مہام قیام ورزیدی وبازان طفلک را اندرون حرم نزد مادرش فرستادی ازانجاکہ ملک نایب بدسرشت وبدطینت ونمک حرام وناحق شناس بود دو ایذا برائے انداختن خاندان سلطان علاؤالدین بامصلحت

خویش مشورت نمودی چنانچه خضر خان وشادی خان پسران سلطان مرحوم راکه برادران عینی اودی سلطان بودند میل در چشم کشیده و مادر خضر خان را در قید کرده نقد وجنس اورا خود متصرف شده مبارک خان برادر حقیقی سلطان را در قید نگاهداشته اراده میل کشیدن او نیز بخاطرش بود اما ارادت الٰہی بران رفته که سریر سلطنت را رونق بخشد داعیه آن بد اندیش پیش نرفت ونتوانست اورا از پیش معزول کرد چون تسلط بسیار داشت سلطنت را از خود دانسته کسے را بخاطر نمی آورد و بافعال بدو کردار نکوهیده صرف اوقات مینمود مدام الخمر بوده شراب را بافراط رسانید اگرچه طبیعت پردازان میگسار ونفس پروران باده خوار از شراب چندین فواید گفته در وصف ان دفترها نوشته اند اما باده آبی است آتش افروز شهرستان ہستی و آتشی است آب ده شجره مدہوشی وبدمستی کارفرمائے خونریزی وجفاکاری انجمن آرائے بوالہوسی وبدکرداری برہمزن معرکه عقل ودانائی گرم کن ہنگامه بدگوئی وہرزه درای پرده برانداز حیا وشرم نگون سازرایت مدارا وارزم بنیاد زندگی را ابست وخرمن ہستی را آتش چراغ خرد را باد است وچشمه دولت را خاک آتش اشتہار انطفی میسازد وجویبار شہوت را تهی میکند در دنیا بدنام میکند ودر آخرت نافرجام از کار دنیا باز میدارد وعقوبت عقبیٰ برروے کار می آرد اگر باده پیمائی کار نیک است اہل ارتکاب چرا در اخفائے آن میکوشند اگر منتج حسنات بودی بزرگان پیشین وحال چگونه روانمیداشتند وچرا آن را مذموم می انگاشتند بیت

باده خوری گر شمر نی داشتی اہل دلان کی ہتو بگذاشتی

وهمچنان بقمار بازی که مذموم ترین کارہاست تضییع اوقات نمودی وببازی شطرنج وغیر ذالک صرف روزگار نمودی شطرنج دریای است ناپید اکنار خونخوار که شناوران غرقه لجه فکر واندیشه می باشد شاه دانش وعقل او دایما دربند بلائے مات وزیر تدبیرش از کجروی مصدر ہزار آفات فیل خواهش او در معرکه تنا لنگ اسپ تیز رویش راجولانگاه مقصود تنگ ورخ از قبله مراد برتافته وپیاده وار دربدر بروے میشه خود ساخته ہمیشه در بساط غم والم بازی خود برومی سازد وگنجفه الیست که دستدارش را ہرچند تاج دولت بر سر وشمشیر ثروت در کمر وغلام زر سفید بیشتر ونہال مرادش بیش بر باشد اما از کثرت شغل این بازی برات دولت از چنگ او بدر رود وقماش عیش بجوے نیرزد ودر ابتدائے

جنس سرخ رونتواند بود و شجره امیدش کہ برملک بے برگ و شاخ بوده باشد و نرواست کہ مہرہ مراد برا و پیوستہ در ششدر غم نشستہ و کعبتین مقصودش از دست فرو ہشتہ باشد و چہ براست کہ قامران مطعون جہانیان و ملوم عالمیان بوده باشند مہرہ مقصودش طے مراحل نموده سلامت بقرارگاه نمیتواند رسید و دایما در قمارخانہ روزگار خسران زده و بازی از دست داده باشد چنانچہ آخر حال را جہ نل و پاندوان ہمین بازی ملک و مال از دست داده آواره دشت ادبار و سرگشتہ صحرا افتقار شدند و دانش وران کاردان و خرد پروران سعادت نشان چنین اشتغال در ہنگام کلالت مزاج و ملالت طبع کہ از کثرت امور مرجوعہ بہم رسد تجویز نموده اند این بخرد این بازیہا از مقاصد عظمیٰ دانستہ ہمواره اوقات گرامی را کہ بدل ندارد باین صرف نمودی خصوص بقمار سولموین کہ یکے از بازیہا چہ براست بر بام ہزارستون با خواجہ سرایان درگاه بیشتر اشتغال داشتی **بیت**

مکن عمر ضایع ببازی قمار … کہ این فعل بد ہست در روزگار

چون امرا از ملک نایب بغایت تنگ آمده بودند با خودہا اتفاق کرده او را بقتل رسانیدند و سلطان را دستگیر کرده در گوالیار محبوس کردند مدت سلطنت کہ محض برائے گفتن بود سہ ماه و چند روز

سلطان قطب الدین مبارک شاه عرف مبارک خان برادر حقیقی سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون سلطان باغوائے ملک نایب در زندان خانہ می بود امرا باتفاق یکدیگر بعد قتل ملک نایب و حبس سلطان شہاب الدین او را از زندان برآورده در ششدره سریر اعلائے خلافت نمودند جمیع امرا از خاص و عام مراسم تہنیت و مبارکباد بجا آورده و شرایط عیش و کامرانی و لوازم عشرت و شادمانی بتقدیم رسانیدند سلطان ازانجہت کہ چند گاه در زندان بود بعد جلوس برادرنگ جہانبانی بنابر ادائے مراسم شکر و سپاس ایزدی تمامی زندانیان را کہ در دہلی و قلعجات دور دست و نزدیک و امصار و بلاد ممالک محروس محبوس بودند حکم تخلیص نموده مناشیر مطاعہ تمام بنام حکام اطراف در ماده خلاصی انجماعہ صادر گردانید **نظم**

کسے بندیان را بود دستگیر — که خود بوده باشد به بندی اسیر
نگه کن بر احوال زندانیان — که ممکن بود بے گنہ دریسان

چون نوجوان بود و ناتجربه کار کام روائے سلطنت و باده پیمای شباب و هم نشینی نا اهلان و دوستی خوش آمد گویان چراغ خرد او را فرونشاند و دیده مصلحت بین او را بدین ساخت بمقتضائے هوا پرستی و نفس دوستی حسن نامی خدمت گار بچه را که در حسن صورت و جمال ظاهری بے نظیر بود منظور نظر خود داشت و شیفته و فریفته او گردیده ساعتے بے او نمی بود او را خسرو خان خطاب داده بمنصب وزارت سرفراز گردانید بادشاهان والا قدر و فرمان روایان دانش ور این منصب والا وامر عظمیٰ بشخصے که بدانش و بینش و راستی و درستی و نیک نهادی و معامله دانی و اصالت گوهری و نجابت فطری و صفات قدسی و شایستگی اعمال و ستودگی افعال و فرخندگی اطوار و پسندیدگی اوضاع موصوف باشد تجویز میکنند نه آنکه هیچ بیخردی و خورد سالی و ناتجربه کاری فرومایه بد سرشتی را بدین پایه بلند و رتبه ارجمند نامزد مینمایند و بنیاد دولت خود را از پا فگنند بزرگان گفته اند نظم

درختے که تلخست او را سرشت — گرش در نشانی بباغ بهشت
ور از جوئے خلدش بهنگام آب — به بیخ انگبین ریزی و شهد ناب
سرانجام گوهر بکار آورد — همان میوه تلخ بار آورد
اگر بیضه زاغ ظلمت سرشت — نهی زیر طاؤس باغ بهشت
بهنگام آن بیضه پروردنش — ز انجیر جنت دهی ارزنش
شود عاقبت بچه زاغ زاغ — بر د رنج بیهوده طاؤس باغ

ازانجا که تقدیر قادر بر حق بران رفته بود که خسرو خان اساس دولت سلطان را از پا فگند بلکه بنیاد سلطنت خاندان او پراگنده گرداند آن طفل بدگهر را مدار علیه سلطنت و صاحب مدار امور جهانبانی نمود بیت

چو بخت بدکسے را پیش آید — کند کارے که کردن را نشاید

بالجمله سلطان محروم العقل ناقص الدرک مهمات مالی و ملکی بمشورت خسرو خان درپیش نمود و باغوائے او خضر خان و شادیخان برادران علاتی خود را که ملک نایب میل در چشم کشیده

در قلعه گوالیار محبوس نموده بود معه سلطان شهاب الدین برادر عینی که او نیز همانجا در قید بود بقتل رسانید و ازینجهت که خضر خان مرید پیشوای اهل الله شیخ نظام الدین اولیا بود شیخ را مخلص او دانسته زبان طعن برگشاد و حسد و عداوت ورزید **بیت**

چون خدا خواهد که پرده کس درد میلش اندر طعنه پاکان زند.

و مردم را از آمدن بمنزل ایشان منع کرده بے ادبانه پیش آمد و شیخزاده جام را که از مخالفان شیخ بود بتقرب خود اختصاص داد و باریافته درگاه سبحانی شیخ رکن الدین ملتانی را بتعصب شیخ نزد خود طلبداشته و از غرور جوانی بکس مشورت نمیکردی و سخن احدی در گوش نیاوردی اگر کسے از روی دولت خواهی و نیک اندیشی حرفے گفتی بدشنام معاتب شدی و امرا را باندک گناه بلکه بعضی را بدون گناه تعذیر و تعذیب نمودی بل بقتل رسانیدی و لباس و زیور زنان پوشیده در مجلس آمدی و زنان رزاله و محتاله و مسخره و هزاله را بالاے کوشک هزار ستون طلبیده با امرای کبار بطریق هزل و ممازحت و مضاحکت و مطایبت اهانت و استخفاف کردی و دایم الخمر بوده بعیش و عشرت اشتغال داشتی بعد چندگاه ظفر خان حاکم گجرات را که از امرای والاقدر بود در حضور طلبداشته باغوای خسرو خان بقتل رسانید و بجای او خسرو خان را حکومت گجرات که وطن قدیم او بود داده رخصت نمود او در گجرات رفته استقلال کمال بهم رسانیده بمقتضای سفله منشی و خورد سالی و بیدانشی و تنگ ظرفی و کم حوصلگی اراده بغی نموده امرای متعینه با او رفاقت نکردند خسرو خان نظر بر آنکه مبادا پرده از روی کار ناهنجار او برداشته شود باستعجال از گجرات پیش سلطان در دهلی آمده شکایت امرا نمود برای خاطر داشت او اکثرے از امرا بکمی مواجب و برطرفی خدمت معاتب شدند و خسرو خان نوعی بر سلطان غالب آمد که اگر کسے از مصاحبان بسلطان حرف ناملایم او بعرض میرسانید باجابت مقرون نمی شد بلکه آن را بسلطان پیش خسرو خان بیان نمودی و گوینده بزجر و ملامت معاتب میگشت ازینجهت تمامی امرا مغلوب شدند و خسرو خان غالب گشته در حصول مطلب گرم تر گردید روزے از مکر و غدر بعرض رسانید که چون همه وقت در حضور بخدمت قیام میدارم و شب ها در پیشخانه میگذارم بعضے از اقارب من که بامید مراحم سلطانی از گجرات آمده اند بداعیه ملاقات می آیند دربانان دولتخانه نمیگذارند سلطان فرمان داد که کلید قفلے

دولتخانه حواله خسروخان کنند و فرمود که از تو و برادران تو معتمد ترکیست اهتمام دولتخانه بعهده
تست القصه چون درون و برون درگاه سلطانی متصرف او و برادران او در آمد انجماعه فوج
فوج و توپ توپ با یراق و اسلحه شب با ور دزدانه یحابا در دولتخانه آمد و رفت داشتند و اندران
جناب والا جمع می شدند و قابوے وقت می طلبیدند رفته رفته اینمعنی بر تمامی مردم ظاهر
گشت که آن سیه درون در چه کار است و امرا با خودها وازگونه دانستند اما از مجلتے که
سلطان را با و بود یقین میدانستند که اگر بعرض رسانند سلطان گوینده را گرفته با و خواهد سپرد
و درینصورت او را غالب مطلق و خودها را مغلوب محض میدیدند و هیچکس دم نمیتوانست
زد روزے قاضی خان که در خط نویسانیدن اوستاد سلطان بود از جان خود گذشته و
بخون خود دست شسته نیکو خواهی سلطان و سلامتی جان و مال و خیریت بلاد و عباد و دین
دانسته کیفیت را بعرض رسانید و از خیال فاسد او اطلاع داد لیکن ازان سخنان سلطان
هیچ اثر نکرد و سودمند نیامد بلکه بجواب درشت و الفاظ ناملایم معاتب گشت بعد از زمانے
که خسروخان آمد آنچه از قاضی خان شنیده بود همه را نزد او بیان نمود آن مکار غدار به تکلیف
خود را در گریه آورده گفت از بسکه سلطان بمن التفات و عنایت دارند نزدیکان درگاه
حسد می برند و مارا میخواهند امروز یا فردا است که مرا متهم ساخته بکشتن دهند من خود را از
کشتگان میدانم سلطان را گریه آن مکار اثر کرد و او را در کنار گرفته گریها نمود و بوسه بر لب
و رخساره او زده گفت که اگر تمام عالم یکجا شوند و در حق تو بد گویند من گوش بسخن احدی نخواهم
کرد و مرا هوائے محبت تو از عالم مستغنی ساخته هیچ عالم بکار نمی آید نظم

بلے چون دلبری با جان در آمیخت	نیارد جان از و پیوند بگسیخت
برد پیوند جان از تن بیکدم	وے با او بود پیوند محکم

بعد از چندگاه چون ربعی از شب بگذشت قاضی خان که محافظت درگاه بعهده او
بود از بام هزار ستون فرود آمده در تفحص حال دروازها گردید خسروخان از پیش سلطان
آمده قاضی خان را بسخن مشغول ساخت و بیره پان در دست او داده قاضی خان را
غفلت اجل در ربوده بود درینوقت جاهر نام برادر خسروخان رسیده قاضی خان را بزخم
خنجر بر خاک هلاک انداخت و غریو از مردم برخاست چون غلغله بگوش سلطان رسید
سبب غوغا پرسید خسروخان آمده بعرض رسانید که اسپان طویله خاص واشده باهم

جنگیده اندرین غوغا از دست دریخال جاہر مذکور با جمیعت تمام بر قصر ہزار ستون شده پاسبانان را بقتل رسانید سلطان بر حقیقت واقف گشته بجانب حرم سرا دوید خسرو خان از عقب دویده دستار و موے سلطان را گرفت و باہم در آویختہ زیر و زبر شدند درینوقت جاہر مذکور رسیده بدشنه خونریز پہلوے سلطان را شگافته بر زمین انداخت و سران مظلوم را از تن جدا کرده از بام ہزار ستون بزیر افگند و اندرون حرم رفته شاہزاده فرید خان و منگو خان پسران علاء الدین را که صغیر بودند بستم ازما دران جدا کرده گردن زدند و دست بتاراج کشادند وانچه یافتند گرفتند و بعضے امرا و ملازمان سلطان را که مخالف بودند ہمانوقت بدست آورده بقتل رسانیدند و اکثرے را درہمان شب طلبداشته بر بام ہزار ستون نگاہداشتند و قید و زندان نمودند

نظم

کسے را که نبود شرف در نهاد — نباشد عجب گر بود بدنہاد
سر ناکسان را برافراشتن — وزایشان امید بہی داشتن
سر رشته خویش گم کردنست — بجیب اندرون مار پروردنست
دگر زندگانی توقع مدار — که در جیب و دامن دہی جائے مار

دران حال یکے از مخدومان گفت که سلطان علاء الدین خاندان عم و ولی نعمت خود یعنی سلطان جلال الدین را برانداخت درینولا که خاندان او برمی افتد عجب نیست که باد مقابله میرود

بیت

نکو را نیک بد را بد شمار است — بپاداش عمل گیتی بکار است

مدت سلطنت چہار سال و چہار ماه از سلطان جلال الدین تا سلطان قطب الدین چہار تن خلجی مدت سی و چہار سال و یازده ماه جہانبانی نمودند +

سلطان ناصر الدین عرف خسرو خان

بعد قتل سلطان قطب الدین مبارک شاه سکه و خطبه بنام خود کرده بسلطان ناصر الدین مخاطب گشته و حرم ہاے سلطان را درمیان برادران قسمت نموده منکوحه سلطان را در نکاح خود آورد چون اکثر برادران او ہنود بودند شعار اسلام تنزل نمود و رسوم ہنود رونق و رواج یافت بت پرستی و تخریب مساجد شایع گشت

بیت

چو باد خزانی در آمد بباغ زمانہ دہد جائے بلبل بزاغ

ازانجاکہ روضہ خلد مسکن بوم نشاید و درباغ ارم آشیانہ زاغ نباید یعنی لایق بادشاہی احاد والناس فرومایہ نباشد تا چندین شرط گرامی در فردے از افراد انسانی فراہم نیاید بدین رتبہ والاکہ عطیہ ایست عظمیٰ از حضرت کبریا سزاوار نتواند بود چون غازی الملک کہ از امرائے کبار سلطان علاء الدین صاحب جمعیت و قبیلہ دار بود و حکومت دیپالپور داشت از فخرالدین جونا خلف خودکہ بحیلہ از خسروخان جدا شدہ بود و نزد پدر رسیدہ ماجرائے نمک حرامی خسروخان و کشتہ شدن سلطان واقف گشت بہ اتفاق بہرام حاکم ملتان و اوچ کمر انتقام بستہ بلشکر بیکران متوجہ شدہ در دہلی رسیدہ خسروخان افواج آراستہ آمادہ جنگ گردید و آتش محاربہ مشتعل گشت خسروخان با فواج بسیار باندک کارزار شکست خوردہ گریخت و روز دیگر بدست لشکریان غازی الملک اسیر گردید چون درحضور غازی الملک آوردند بلا تغافل بقتل رسید بیت

چراغے کان فروخواہد نشستن کند در وقت مردن خانہ روشن

اکثر رفیقان خسروخان خصوصاً کسانیکہ در قسمت حرمہائے سلطان قطب الدین شریک بودند ہمہ بقتل رسیدند بعد ازان غازی الملک در کوشک ہزار ستون رسیدہ بتعزیت سلطان قطب الدین و برادرانش گریہ وزاری نمودہ فاتحہ خواند چنانچہ امیر خسرو بزبان پنجاب بعبارات مرغوب مقدمہ جنگ غازی الملک تغلق شاہ و ناصرالدین خسروخان گفتہ کہ آن را بزبان ہندوار گویند مدت سلطنت ناصرالدین خسروخان چہار ماہ و چند روز۔

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک

پدر سلطان ترک نژاد باسم تغلق از غلامان سلطان غیاث الدین بلبن و مادر او از قوم جت پنجاب بود چون کوکب بخت بیدار و اختر طالع ہوشیار سلطان اوج گرا گردید بقوت شجاعت و مردانگی وزور فراست و فرزانگی در جرگہ امرائے نامدار سرفرازی یافتہ در عہد خلافت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہم پیش آمد درینولا کہ بمقتضائے دلاوری و دلیری خسروخان نمک حرام را بقتل رسانیدہ انتقام خون ولی نعمت گرفت باواز بلند گفت کہ من پروردہ نعمت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہستم بجہت ادائے

ونام تمرد وبغی از مملکت بر افتاد وراه آمد مغل نوعی مسدود گشت که در عهد سلطان اصلا مغول در ہندوستان رو نکرده وبساختن عمارات رغبت بسیار داشت قلعه تغلق آباد در نزدیکی دہلی به استحکام تمام بنا کرد خیلے نیکذات وفرشته صفات بود بیشتر اوقات بعبادت صرف نمودی وگرد مسکرات نگشتی ودر منع ابواب ممنوعه مبالغه کردی بر فاهیت رعایا وبرایا وآبادی بلاد وامصار وامنیت مسالک ومشارع وآمد وشد تاجر ومسافر وارزانی نرخ غله وضبط حاصلات از قرار حق ونفس الامر وتادیب مفسدان ومتمردان وتخریب دزدان ورہزنان مساعی جمیله بکار بردی بعد از چندگاه سلطان به لکهنوتی عرف بنگاله رفت دران ولایت ناصر الدین ولد سلطان غیاث الدین بلبن پدر سلطان معز الدین کیقباد حکومت داشت چنانچه بتحریر آمده سلطان حقوق نمک آن خاندان بجا آورده از روے قدردانی آن ولایت را بدستور سابق بر ناصر الدین مسلم داشت واز انجا معاودت نموده بجانب سنارگام نهضت فرمود بهادر شاه حاکم انجا از بسیاری فیل وحشم دم استقلال میزد سلطان بعد محاربه سخت فتح وظفر نموده بهادر شاه را دستگیر کرده واز انجا به ترہت رفته مظفر گشت وقلعه ترہت که بغایت متین بود به تسخیر درآورد نظم

ہر آنکس که دارد درانجا نشست ۔۔۔ بر وکس نیاید بتدبیر دست
زسوے زمین ایمن است از خلل ۔۔۔ مگر ز آسمان تیغ بارد اجل

القصه سلطان بفتح وفیروزی ازان سمت مراجعت به دار الملک دہلی نمود شاہزاده الغ خان عرف فخر الدین جونا که در تختگاه مانده بود در سه کروہے تغلق آباد قصری بعمارت مطبوع براے ضیافت سلطان احداث نموده لوازم ضیافت مہیا کرد سلطان بعد رسیدن دران قصر فرود آمده مجلس آراست وداد عیش وعشرت داده واز گوناگون طعام ورنگارنگ نعمت مایده کشید وچون از تناول انفراغ حاصل کرد مردم دانستند که سلطان بسرعت ازینجا سوار خواہد شد ہمگنان دست شسته برآمدند وسلطان دران قصر دست می شست که بارادت الہی آن قصر مانند خیمه حباب از صدمه باد درہم شکست یا فیل مست شراب از پا درافتاد سلطان باپنجکس دیگر دست ازجان شسته زیر خاک وخشت بخفت و در بعضی تواریخ نوشته که الغ خان عمارت آن قصر را که ضرور نبود عمداً چنین ساخته بود که زود بیفتد وکار سلطان باتمام رسد وصدر جہان گجراتی در تاریخ خودی نویسد که الغ خان

آن عمارت را از طلسم پا داشت چون طلسم را بعد آمدن سلطان بشکست آن عمارت از پا در افتاد و حاجی محمد قندهاری نوشته که در وقت دست شستن سلطان ناگاه برق جانکاه از آسمان افتاد و آن قصر فرو نشست و بعضے نگاشته اند که سلطان فیلان کوه شکوه از بنگاله آورده بود برائے منودن به شاهزاده الغ خان حکم کرده بود که ان فیلان را بدانند چون عمارت قصر تازه بود از صدمه فیلے از پا در افتاد و بعضے مینویسند که دران وقت زلزله عظیم آمد و آن قصر در افتاد شیخ رکن الدین ملتانی برائے ملاقات سلطان دران قصر رفته بود برمزد ایما بجهت زود برخاستن میگفت اما سلطان تفهم نکرد چون شیخ برخاست قصر برنشست و آنچه بتحقیق پیوسته آنست که چون سلطان از قدوة الاصفیا شیخ نظام الدین اولیا رنجیدگی داشت بعد نزول دران منزل به شیخ پیغام کرده بود که هرگاه من داخل دهلی شوم شیخ ازان شهر بدر رود و حضرت شیخ فرمودند که هنوز دهلی دور است و این سخن در میان اهل هند مشهور است که گفته اند مصرعه

که مقبول را رد نباشد سخن

درهمین سال شیخ نظام الدین اولیا و امیر خسرو دهلوی از تنگنائے جسمانی بعالم جاودانی شتافتند مدت سلطنت سلطان چهار سال و دو ماه +

سلطان محمد شاه الغ خان عرف فخر الدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاه

بعد رحلت پدر والاقدر در ۷۲۵ه بر سریر فرمانروائی تمکن گزیده کوس شادی بلند آوازه گشت و طنطنه مبارکبادی از خاص و عام برخاست بازار و کوچه آراستند و شهر را بزیب وزینت پیراستند و داد سرور و شادمانی دادند و زر را به انعام و به بخشش ایثار کردند بیت

مجلسے چون چمن بهار سرشت رشک فرمائے بوستان بهشت

سلطان از عجایب مخلوقات و جامع اضداد بود گاه خواستی که چون سلطان سکندر رومی اقالیم سبعه مسخر سازد و گاه همت برگماشتی که مانند حضرت سلیمان جن و انس در دایره اطاعت او درانید و گاه آرزوے ان کردی که سلطنت را با نبوت جمع کرده احکام شرعیه و ملکیه از خود نفاذ گرداند و گاه در نماز و روزه و ترویج احکام شریعت محمدی صلعم قیام

نمودی و در اجتناب مناہی ومسکرات وسایر امور انچہ اسم معصیت بران اطلاق دارد کوشش بجا آوردمی و در علم تاریخ وحکمت ومعقولات ونظم وانشا وغیر ذلک مہارت تمام داشتی و در تسخیر وضبط ممالک سعی بلیغ بکار بردی چنانچہ ولایت گجرات و مالوہ و دیوگر وکنپلہ و دہورسمندر وترہت ولکہنوتی وسنارگام در اندک مدت بتسخیر درآورد وانضباط حکم خویش نوعی داشت کہ احدی را مجال تخلف نبود و در داد ودہش و بخشش وبخشایش عالی ہمت بود مد طرفتہ العین تمام خزانہ را خواستی کہ بیک کس انعام نماید بخشش تمام عمر حاتم کہ بسخاوت مشہور است کمترین عطاے یکروزہ او بود در وقت بذل وعطا وہنگام جود وسخا غنی وفقیر وصغیر وکبیر پیر وجوان قوی وناتوان مقیم ومسافر مسلم وکافر یگانہ وبیگانہ برابر بود وتاتارخان حاکم سنارگام را بہرام خان خطاب دادہ دریکروز صد فیل ودہزار اسپ ویک کرور تنکہ زرسرخ بخشید وملک سنجر بدخشی را ہشتاد لک تنکہ وملک الملوک عماد الدین را ہفتاد لک تنکہ وملک عز الدین را چہل لک تنکہ بخشیدہ وملک غزنوی را ہرسال یک کرور تنکہ میداد روزے بہادر شاہ سنارگامی را بطرفی رخصت میکرد حکم کرد کہ انچہ در خزانہ موجود است ہمہ را بدہند ہمچنان کردند ودر خزانہ چیزے نگذاشتند روزے مولاناے جلال الدین حسام قصیدہ در مدح سلطان اورد چون مطلع ان را خواند چندین ہزار صرہ انعام داد وفرمود کہ زیادہ ازین مخوان کہ من از عہدہ صلہ ان نمیتوانم برامد القصہ چنانچہ در سخاوت بے نظیر بود ہمچنان در ظلم وستم ثانی نداشت سر امد ظالمان دہر وسر حلقہ ستمگاران عصر مخترع قوانین جور وستم مبدع ائین بیداد وظلم بادی مبادی بیدادی وبانی مبانی جورِ رانی بود کدام ظلم است کہ در کارخانہ بدخوئی خود مہیا نداشت وکدام ستم کہ در کارخانہ جفا جوے ٔ او موجود نبود کف سرمایہ دار چون دست چنار تہی میگردید تن پیرایہ شیخ چون سر دیوار عریان می ماند ودوکان بزاز مانند خانہ بخیل تختہ بندمی بود وتنور خبازبسان دیگدان مفلس سرد میشد سوزن خیاط چون پاے رشتہ برادر دہ حرکت نداشت وکمان نداف مثل گلو سربستہ آواز نمیداد حداد از جور اہنین دلان سر بر سندان میکوفت وقناد از جفاے آتش زبانان زہراب می خورد گازر در مرگ عافیت جامہ می درید ذرنگ ریز بر فوت جمعیت جامہ سیاہ می پوشید حمال از گرانی بار ظلم پشت بہ نہار نہاد وبقال از

نایابی میزان عدل سنگ بر سینه می زد **بیت**

زظلمش هیچکس سالم نجسته — کدامین سینه کان ظالم نخسته

قتل مردم و هدم بنیان انسان مجبول و مفطور او بود هرگاه عواصف قهر و نائره غضب قیامت انگیز او زبانه می زد غیر از ریختن خون و سوختن قصر وجود آدمیان التظامی پذیرفت و در وقتی که سموم شوم غیظ و صرصر سیاست او می وزید جهان را از وجود انسان خالی می ساخت و هنگامی که در خاص و عام می نشست و تعذیب و تادیب مردم از بریدن دست و پا و بینی و گوش و میل کشیدن در چشم و کوفتن استخوانهای اعضا بمیخ کوب و سنگ و سوختن اندام زندگان بآتش و زدن سلم آهنی بر دست و پا و سینه و کشیدن پوست و دو پاره ساختن آدمی و در ته فیل انداختن و بردار کشیدن و سایر او امر جور و جفا را کار فرمودی و عرصه خاص و عام را بخون مردم رنگین نمودی و مردم هر طایفه از صوفی و قلندر و لشکری و نویسنده و عمال و رعیت و تاجر را باندک تقصیر و کمتر لغزش سیاست عظیم کردی و شیخزاده جام را که کلمه از ظلم او بر زبان آورده بود بناحق کشت و همچنان بسیاری کسان را به ستمگاری بے صدور تقصیرات بقتل رسانید **بیت**

نه بینی کس که زو زخمی نخورده — زصد کس بر یکی رحمی نکرده

میخواست که ضوابط سلاطین پیشین منسوخ ساخته احکام مجدده اختراع نماید و نقیض و هر روز ضابطه تازه و حکمی جدید اصدار می فرمود چون احکام او خلاف قرارداد اسلاف و از جاده عقل و دانش دور بود موجب تنفر عام می شد و عمال در اجرای آن عاجز می شدند و بانواع عقوبت ماخوذ میگشتند و اگر بنفاذ میرسانیدند عامه خلایق متاصل می شدند و خلل عظیم در کار مملکت راه می یافت و ضوابط چند مقرر ساخت از انجمله یکی انکه خراج تمام ولایت میان دو آب یکی بده قرار داده و این امر باعث استیصال رعایا گردید و کار زراعت معطل ماند و امور بادشاهی تنزل یافت **نظم**

خرابی ز بیداد بیند جهان — چو بستان خورم ز باد خزان

بظلم جائی که گردد دراز — نه بینی لب مردم از خنده باز

دیگر با وزرای خود مشورت کرد که دار الخلافت در وسط الارض ممالک محروسه بوده باشد بعضی گذارش نمودند که چون بکر ماجیت که این همه ممالک در تصرف داشت

شہر اوجین را وسط جمیع ولایات خویش دانستہ تختگاہ نمودہ بود وبہتر انست کہ شہر اوجین دار السلطنت گرددو بعضے گفتند کہ دیوگیر دار الخلافت باید کرد چون ہواے دکن بر مزاج سلطان موافقت کردہ بود دیوگیر راکہ درزمان راجہ بھوج وہارانگری گفتندی دولت اباد نام نہادہ تختگاہ خود مقرر گردانید واز دہلی تا دولت آباد سراے ہا در باطہا احداث کردہ غلہ خام براے مسافران ہنود وطعام پختہ بجہت مسلمین از سرکار مقرر ساخت و دو رویہ رستہ درختان در راہ نشاندتا مترددین بار فاہیت قطع مسافت کنند وفرمود کہ باشندگان دہلی کہ در معموری وکثرت آبادی وو فور رونق رشک افزائی دمشق وبغداد بود جلا وطن شدہ باہل و عیال بدولت اباد انتقال نمایند چنانچہ مصر دہلی ویران کردہ سکنہ آن را ومتوطنان امصار وقصبات دیگر در دولت آباد دکن بردہ خرچ راہ از خزانہ سرکار داد ومبلغ کلی بانیکار صرف شد اکثر مردم کہ روانہ شدہ بودند بدولت آباد نتوانستند رسید وکسانیکہ رسیدند نتوانستند استقامت ورزیدازین تغیر وتبدل تفرقہ تمام بحال بندہای خدا راہ یافت **بیت**

سوختہ دل سوختگان زو کباب   کلبہ محنت زدگان زو خراب

دیگر خامکاری ادانکہ بفرمود تامس سادہ مانند طلا ونقرہ در دار الضرب سکہ زنند وفلوس مس را بدستور تنکہ زر ونقرہ رواج دہند ودر خرید وفروخت معمول دارند تا جران ممالک مس را بہ دار الضرب می آوردند ومبلغ ہا مسکوک میگردانیدند وامتعہ واسلحہ میخریدند وباطراف میفرستادند وبسکہ زر ونقرہ انجا میفروختند متمتع وبہرہ ور میشدند وزرگران ہرکس در خانہ خود سکہ میزدند ودر بازار آوردہ می فروختند وبعد از چندگاہ چنین شد کہ این حکم غیر معمول را در اماکن ودر دست رواج نماند ومردم آن امکنہ کہ مس را بعوض مس سادہ میگرفتند **نظم**

نہ ہرکہ آئینہ سازد سکندری داند   نہ ہرکہ چہرہ برافروخت دلبری داند

نہ ہرکہ طرف کلہ کج نہاد وتند نشست   کلاہ داری وائین سروری داند

دیگر اندیشہ باطل او این بود کہ خراسان وعراق وترکستان وخوارزم بلکہ سایر ولایات ربع مسکون تسخیر نماید باین تقریب سہ لک وہفتاد ہزار سوار نوکر کرد در سال اول موجب سپاہ بوصول رسید ودر سال دویم چون علوفہ لشکر دادن نتوانست فرصت آن نشد کہ آن مردم را کار فرماید تا بہ تسخیر ولایات چہ رسد **بیت**

چو دخلت نیست طرح آہستہ ترکن بدخل و خرج خود دایم نظر کن

دیگر ارادہ فاسد او آن بود کہ کوہ ہمانچل را تا دیار چین ضبط نماید درینصورت امرائے نامدار و خوانین بلند اقتدار نامزد کرد کہ ان جماعۃ درون کوہ رفتہ سعی موفورہ بکار برند و بدفعات کارزار و پیکار نمودند بسبب صعوبت کوہسار دشوار گذار و تنگی کریوہ و استواری جا و دشواری مداخل و مخارج و کثرت سپاہ ان ممالک کاری از پیش نرفت کوہیان غالب آمدہ بسیاری از لشکریان سلطان را کشتہ و خستہ نمودند قلیلے کہ سلامت ماندند رجعت نمودند لہذا سلطان بسیاست رسانید بیت

بادشاہے کہ طرح ظلم فگند پائے دیوار ملک خویش بکند

چون از سلطان چنین امور نا ملایم و احکام غیر معقول بصدد و پیوست و در کار ممالک اختلال راہ یافت و ہر طرف فتنہ بیدار گشت و کار بجائے رسید کہ اکثر ولایات مضبوط از قبضہ تصرف بدر رفتہ بلکہ در دہلی کہ تختگاہ بود تمرد و عصیان شایع گردید و آمدن خراج و باج از اطراف ممالک منقطع گشت در ملتان ملک بہرام ابہ کہ برادر خواندہ سلطان تغلق شاہ بود بغی ورزید سلطان باستماع این خبر از دولت آباد عرف دیوگیر بملتان آمد ملک بہرام صفوف آراستہ آمادہ پیکار گردید و باندک جنگ دستگیر گشتہ بقتل رسید سلطان خواست کہ اہل ملتان را قتل عام نماید بہ شفاعت شیخ الاسلام شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نجات دادہ بہ دہلی مراجعت نمود درہمین ایام ولایت میان دواب از شدت و کثرت طلب خراج غیر معمول خراب شد اکثر رعایا خرمن ہا را آتش دادہ و مواشی و امتعہ خلاصہ گرفتہ بدر رفت سلطان فرمان داد کہ ہرکرا یابند بکشند و آن ولایت را بہ تاراج برند عمال خلق را بکشند و غارت مینمودند بعد ان سلطان برسم شکار در برن رفتہ تمام نواحی را تاراج و متوطنان را علف تیغ بیدریغ نمود و سرہائے مردم را بر کنگرہ ہائے قلعہ برا و یخت ازانجا بطرف قنوج رفتہ دان دیار را تا ولایت مو نمہ(۱) تاراج کردہ عالم عالم مردم بقتل درآورد و بہ نزہت رسیدہ آن ولایت را نیز خراب کردہ بسمت دہلی معاودت نمود تمام قصبات و دیہات کہ بر سر راہ بود بسبب ظلم عمال و قحط سال خراب و بدحال دید و پیادگانی کہ در راہ برائے داکچوکی بودند ہمہ برخاستہ و اثار ابادانی برطرف شدہ بنظر درآمد چون بدہلی رسید خراب تر و ساکنان

(۱) دلمو تاریخ فیروز شاہی مصنف ضیا برنی صفحہ ۴۸۰

ان مصر ویران تر ظاهر گشت **بیت**

ان مصر و مملکت کہ تو دیدی خراب شد ۔۔۔ وان نیل مکرمت کہ شنیدی سراب شد

درینصورت سلطان اندکی نادم گشتہ با دافے رعیت وافزونی زراعت توجہ بر گماشت ورعایا را از خزانہ سرکار مال میداد وبکار زراعت تاکید میکرد وبنا بر امساک باران مزروعات نمی شد اکثر رعایا کہ زر از سرکار گرفتند وزراعت نکردند بقتل رسید بسبب امساک باران قحط عظیم رو داد گندم قیمت ادم پیدا کرد برنج ہمسنگ طلا گردید غلہ کیاب چہ بلکہ نایاب شد وآدم آدم را میخورد وتہی دستان از گرسنگی ہلاک گشتند وقالب تہی کردند مفلسان از فقر و فاقہ تنگ آمدہ جان بحق تسلیم کردند **نظم**

ہرکرا دیدار نان بودی ہوس ۔۔۔ قرص خور بر آسمان دیدی وبس

گشت زان تنگی جہان را تنگ دل ۔۔۔ گرسنہ نالان وحیران سنگ دل

درچنین وقت سلطان بے رحم واہن دل دروازہائے شہر بند کرد تا ہیچکس از شہریان بدر نرود وبدین تقریب اکثر عامہ خلایق ہلاک شدند ومواشی مردم نیز از عدم علف وغلہ تلف گردید بعد تخریب شہر وتہلیک شہریان حکم کرد کہ دروازہا واکنند تا مردمی کہ برجبر وکرہ نگاہداشتہ شد ہرجا کہ خواہند بروند واکثر مردم با توابع ولواحق بجانب بنگالہ واندیا کہ در انطرف غلہ ارزان شنیدہ بودند بدر رفتند وحکایت ستمگاری ومردم آزاری سلطان بولایت دور ونزدیک بردند **نظم**

ستم بر ضعیفان مسکین مکن ۔۔۔ کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

غم زیر دستان بخور زینہار ۔۔۔ بترس از زبر دستی روزگار

نماند ستمگار بد روزگار ۔۔۔ بماند بر و لعنت کردگار

چون در خاطر سلطان یقین شدہ بود کہ بدون اجازت خلیفہ عباس سلطنت روا نیست وارتکاب ان حرام است درمقام تتبع خلفائے عباس مے بود وبارہا عرضداشت بخدمت خلیفہ مصر کہ از ال عباس بود متضمن بیعت واطاعت خود ارسال نمود وبجائے نام خود در سکہ نام خلیفہ نویسانیدہ در ۷۴۴ھ از خلیفہ منشور حکومت ونوازش وخلعت برائے سلطان آمد وسلطان با جمیع امرائے داعیان ومشایخ بہ استقبال رفت وپیادہ شدہ منشور بہ سر نہادہ بر پائے حاجی صرصری کہ ان منشور آوردہ بود بوسہ ہا

داد و نهایت تواضع بجا آورده درجلو پیاده روان شد و در شهر قبه ها بستند و لوازم شادی وشادمانی بظهور آوردند و بر منشور زرها نثار کردند بحتاجان و مسکینان و مستحقان تصدقها داوند و خطبه بنام خلیفه خواندند و فرمودند که در طراز جامهاے زربفت و شرفات عمارات نام خلیفه نویسند بعد دو سال دیگر باز منشور نیابت و خلعت خاص ولوائے حضرت امیر المؤمنین براے سلطان آمد پیاده به استقبال رفته منشور بر سر ولوائے بر گردن نهاده در شهر آمده ایما مصحف و مشارق حدیث و منشور خلیفه در پیش نهاده هر حکم که اصدار میکرد بخلیفه منسوب می ساخت و میگفت که حضرت امیر المومنین چنین حکم کرده اند مال فروان وجواهر گران بها و دیگر اشیا بطریق پیشکش بخدمت خلیفه بمراتب ارسال داشت مرتبه سویم نیز منشور رسید سلطان مراتب تعظیم و تکریم بجا آورد و چون مخدوم زاده بغداد بطریق سیر هندوستان آمد سلطان تا قصبه پالم چنگروہے دہلی استقبال کرده در شهر آورد و لک تنکه و یک پرگنه و کوشک سیری و حوضها و باغها در انعام مقرر کرد و هرگاه مخدوم زاده آمدی سلطان از تخت فرود آمده و چند قدم پیش رفته مخدوم زاده را بپهلوے خود بر تخت جا دادی القصه بعد ازانکه منشور خلیفه عباسی حاصل کرد سلطنت به استقلال داشته مجدداً در امور خلافت تقید ورزید در ولایت گجرات و دیوگیر و بهرونچ[1] و سرنال و دیگر ممالک از سرحدها فتنه و فساد عظیم برخاست سلطان در گجرات رفته قریب دو سال دران دیار تردد و تلاش کرده تسکین فتن نمود روزے از وزرا و ندما پرسید که در تواریخ چگونه نوشته اند اگر چنین فتنه‌ها روده پادشاه را چه باید کرد التماس کردند که تدارک این چنین شورش آنست که پسر یا برادر که قابل بوده باشد بجاے خود نصب کرده ترک سلطنت باید کرد والا از عملی که باعث تنفر جهانیان است احتراز باید نمود سلطان فرمود که پسر و برادر ندارم که بسلطنت بردارم و ترک سیاست نمیتوانم کرد بالجمله بعد تسکین فتنه گجرات بطرف تهته رونهاد بعد رسیدن بچهار کروهی تهته از افراط مرض غلبه زار ودیعت حیات سپرد و خلایق از ظلم او نجات یافت بیت

مژده مردکان عدو جانها	بکند قهر خدا اسشس وندا نها

مدت سلطنت بست و ششن سال +

(۱) سرونج +

سلطان فیروزشاہ باربک

چون سلطان محمد شاہ رحلت نمود پسر و اولاد و برادرش وارث نبود کہ بر تخت جہانبانی جلوس نماید ارکان دولت و اعیان سلطنت بہ اتفاق یکدیگر ملک فیروز باربک را کہ برادر زادہ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بود و پدرش رجب سالار ترک تعلقات نمودہ رتبہ ولایت داشت چنانچہ در ہندوستان تا حال مشہور است و اکثر خلائق از معتقدان او ہستند در عمر پنجاہ سالگی سنہ ۷۵۲ھ بر کنار دریائے سند بر سریر فرمانروائی جلوس دادہ سلطان فیروزشاہ خطاب کردہ سکہ و خطبہ رائج نمودند **مثنوی**

مخالف شکن شاہ فیروز بخت ۔ بہ فیروز فالی در آمد بہ تخت
نشاط نو انگیخت بر روزگار ۔ ز فیروزی دولت کامگار

سلطان بمخالفان ان نواحی صلح کردہ از انجا روانہ سمت دہلی گردید در اثنائے راہ بعرض رسید کہ احمد ایاز عرف خواجہ جہان کہ از مقربان سلطان محمد شاہ بود از استماع رحلت سلطان در دہلی بر تخت خلافت جلوس نمودہ سلطان غیاث الدین محمود خطاب خود کردہ سلطان احتمال بر حماقت او کردہ فرمان عفو تقصیرات بنام او صادر کرد او اولا از اطاعت انحراف ورزیدہ آخر الامر زیرا کہ امرائے آن نواحی با او اتفاق نکردند ندامت کشیدہ خود را لایق پایہ خلافت ندانستہ عرضداشت متضمن عجز و نیاز ارسال نمود چہ طعمہ شیران بیشہ گنجشکان کنج خانہ را نباید و را تبہ فیلان برائے پشہ ضعیف ہمت بخرج نرود چون سلطان در نواحی ہانسی رسید احمد ایاز معہ توابع خود سر برہنہ کردہ و دستار در گردن انداختہ ملازمت کرد سلطان از روئے التفات قلم عفو بر جراید جرایم او کشید و بجاگیر لایق سرافراز و سربلند گردانید **بیت**

بعینی کسانیکہ رہ بردہ اند ۔ بدی دیدہ و نیکوئے کردہ اند

از انجا بفرخی و فیروزی در دار الملک رسیدہ نوید عدل و انصاف بجہانیان در داد امرا را از خطاب لایقہ و جاگیر مناسب سربلند ساخت و شیخ صدر الدین از اولاد شیخ بہاء الدین ذکریا قدس اللہ سرہ خطاب شیخ الاسلامی دادہ بہ تقرب خویش جا داد ہمدرین اثنا منشور ابو الفتح خلیفہ مصر در رسید سلطان خوشوقتی زیادہ از حد نمودہ باعث افتخار دانستہ

بامور جہانبانی قیام ورزید و بر عایا و برایا مژده رفاہیت داد و سہرند از سامانہ جدا کرده تا ده کروہے داخل آن منوده پرگنہ جداگانہ مقرر ساخت و برلب دریائے ستلج و بیاه کہ یک جا میرود فیروز پور آباد گردانیده پرگنہ علحده کرد و در نواحی ہانسی قلعہ احداث کرده بحصار فیروزه موسوم کرد و نہرے از دریائے جمنا حوالی سرمور براورده بان حصار رسانید ہمچنین چند نہر از دریائے مذکوره و دیگر دریاہا براورده تا موجب نفع خلایق بوده باشد چون نہر سلیمہ را آوروند سلطان بجہت دیدن آن سواری فرمود پنجاه ہزار بیلدار بکندیدن اشتغال داشت از میان یک پشتہ استخوان فیل اگرچہ فرسوده بود اما بغایت سطبر و ہشت درعہ طول و استخوان دست آدمی سہ درعہ برامد بتحقیق پیوست کہ در جنگ پاندوان و کوروان این آدم و فیل کشتہ شده بودند تا این زمانہا استخوانہا افتاده است بالجملہ چون سلطان قصد ملک گیری داشت اکثر ممالک بزور شمشیر گرفت و بجانب نگرکوت لوائے عزیمت بر افراشت مسالک مہالک دکوہسار دشوار گذار طے کرده پایان قلعہ کانگره نزول کرده مرکز وار گرده گرفت راجہ آنجا متحصین بوده جنگ تیر و تفنگ درمیان آورده چون محاصره بامتداد کشید و کارے از پیش نرفت صلح درمیان آمد راجہ انجا بملازمت رسید پیشکش گذرانیده سلطان او را نوازش فرمود و نگرکوت را محمد آباد موسوم گردانید بے شایبہ تکلف کانگره مکانی است خوش آب وہوا و سرزمینی است نشاط بخش دلہا تمام کوه و صحرا مالامال از گونہ گونہ گلہائے معطر او نگار نگ میوه حلاوت اما دلگشتی است بہجت افزا و قطعہ بہشت است عشرت پیرا

نظم

چشم بد از زمین کانگره دور | کہ دمد زو گیاه عیش و سرور
سرزمینی کہ خلد از دست نشان | روح قدسی کند درو جولان
صد ہزاران گل شگفتہ درو | فرح بیدار فتنہ خفتہ درو
ہر گلے گونہ گونہ از رنگے | بوے ہر گل رسیده فرسنگے
آبہاے روان بسان گلاب | زیر سنگش ملطفت در خوش آب
چون طرب گاه عرصہ جنت | خالی از رنج غصہ و محنت
خاک صحراے آن خجستہ مکان | شده برفرق خلق مشک افشان
سروقدان حصار متین | رشک افزای حسن حور لعین

حوریان از پے نظارهٔ آن تشنه رخصت آمد از رضوان

در پایان قلعه بهون مکانی است پرستشگاه اهل هند در سالے دو مرتبه یکے در ایام نوروزی در اوایل یا اواسط اسفندار دویم بعد انقضاے ایام برسات و آخر شهریور یا اوایل ماه مهر که هر دو ایام بهار اعتدال لیل و نهار مسرت بخش اهل روزگار تواند بود درویشان اهل ریاضت و ستاعنان ارباب افاضت و طبقات خلایق و طواف انام مؤنث و مذکر صغیر و کبیر از اطراف ممالک راه یکساله طے کرده بقصد زیارت می آیند و قطع نظر از هنود که بت پرستی آئین دین انهاست گروهاگروه مسلمین مسافت بعید طے کرده نذورات می آرند بحکمت ایزدی مرادات مردم بحصول می انجامد طرفه تر آنکه بعضے گنگ مادرزاد نوک زبان خود بریده پایان دیوار معبد شبانگاه بر زمین میخوابند و بقدرت الٰهی روز دیگر زبان انها درست می شود و گویائے بهم میرسانند و بعضے سر خود بدست خود قطع میکنند و باز درست می گردد القصه در ایام مذکوره مجمعی عظیم اجتماع پذیرفته چند گروهے و فرسنگ انبوهے از خلایق و از دحام طبقات انام بیرون از حد قیاس میگردد و پرستش گری و نذرات گذاری بکار می برند و از نقد و جنس دران مکان بطریق نذر میرسد و بحدی انبارها و تودها میگردد که حساب دانان روزگار و گنجینه داران کارگذار در حساب و شمار نمیتوانند اورد چندروز تماشاے بے بدل و هنگامه بے نظیر و اسطه افراط نشاط و انبساط و موجب ظهور و فور سرور نظارگیان می شود و نوعی تماشا بر روے کار می آید که افلاک را از نظاره ان حسرت می افزاید و کواکب از دیدن آن انجمن شادکامی و کامرانی می آرایند **نظم**

همه طرف جشن و همه سور و سر — بهر گوشه صحبت بهر جا حضور
سراے جهان از نواے سرود — فرستاده هر دم بشادی درود
یمین و یسار و فراز و نشیب — نباشد همه جا جز آئین و زیب
جهانی بشادی براراسته — در و بام پر زیور و خواسته
چه در کوچها و چه بازارها — بزیور براموده دیوارها
بآئین به بسته دسبے چارطاق — که هر یک بود رشک نیلی رواق

دران وقت که سلطان براجه انجا صلح نموده مقصد مراجعت داشت بعرض رسانیدند که وقتے که سلطان سکندر رومی درین مکان رسید صورت نوشابه را دریجا درست کرده

گذاشته بودند که تا حال معبد اہل ہند است و این راہوانی نامند سلطان اینمقدمہ را از علمائے براہمہ استفسار نمود گذارش گویندگان و پرستیدن صورت نوشابہ خلاف ظاہر گشت و از کتب براہمہ کہ ابتدائے تصنیف ان معلوم نیست تحقیق پیوست کہ انمکان از آغاز آفرینش معبود طوائیف ہنود است پرستش تمثال نوشابہ اہل ہند کہ در صحف قدیم انہا بقلم درنیامدہ چہ نسبت دارد سلطان بعد سیر کانگرہ نگر کوت بمکان جوالاکہی وارد گروہے کانگرہ رسیدہ مکانے دید از عجایبات روزگار و بدایع قدرت آفریدگار حجرہ از سنگ تعمیر یافتہ از دیوارہائے آن شب و روز نوایر آتش زبانہ میزند سوائے حجرہ از یک دو جائے دیگر نیز از زمین شعلہ پدیدار است دیدہ عقل از تماشائے آن حیران و مدرکہ خرد در ادراک کماہی آن سرگردان بعضے اہل تعصب گذارش نمودند کہ درین مکان کان گوگرد است کہ از اثر حرارت ان نوایر برمیخیزد سلطان فرمود تا زمین را شگافتند بوے از گوگرد نیافتند و ہرچند آب پاشیدند اصلا انطفائے آن آتش ندیدند سلطان از مشاہدہ ان حیران ماندہ فرمود کہ اگر کان گوگرد بودی اثر آن ظاہر شدی و بوئے ان بہ فرسنگہا در دماغ عالمیان برسیدی ہمانا کہ از آثار قدرت قادر مطلق است کہ از آغاز آفرینش جہان این آتش افروختہ می گردد قدرت ہائے الہی کجا در احاطہ فہم و ادراک عالمیان میتواند آمد

مثنوی

نہ آگاہی از دو کام و زبان را — نہ ہمراہی بد و نطق و بیان را
ز درکش گوش جان را باد در مشت — ز حرفش دست دل را کو نہ انگشت
لباس فہم بر بالائے او تنگ — سمند عقل در صحرائے او لنگ
زگفتن برتر است و از شنیدن — زبان زین گفتگو باید بریدن

دران مکان بسیاری از کتب براہمہ سلف یافتند سلطان علمائے انطایفہ بحضور خویش طلبداشتہ مضامین آن را شنیدہ محظوظ گردید و فرمود کہ بعضے ازان کتب را ترجمہ فارسی کنند تا مضمون بواقعی فہمیدہ شود چنانچہ مولانائے اعزالدین خالد خانی کتابے در حکمت طبعی از ترجمہ کتب قدیم در سلک نظم آورد و کتاب فیروز شاہی موسوم گردانید و سلطان انرا بغایت پسند نمودہ در صلہ آن بسیاری نقود از طلا و نقرہ و جامہ و جاگیر مرحمت کرد و مضمون ان کتاب اکثر اوقات مذکور محفل قدسی می شد القصہ سلطان بعد فتح نگرکوت بجانب

ٹھٹھہ نہضت نمود جام حاکم انجا بقوت کثرت اب و پناہ دریائے سند مدتے محاربہ نمود و کار از پیش نرفت بالضرور سلطان این مہم ملتوی گذاشتہ بگجرات رفت و ایام برسات دران دیار گذرانیدہ باز بطرف ٹھٹھہ رفت جام بعد محاربہ بسیار تاب نیاوردہ امان خواستہ ملازمت نمودہ پیشکش ہرسالہ قبول کرد سلطان بعد تنظیم و تنسیق مہمات ان دیار مراجعت بدہلی نمود و بہ انتظام مہام جہانبانی اشتغال ورزید بمقتضائے نیک ذاتی و حسن اخلاق فطری خلافت بعدالت کردہ ضوابط عدل و احسان و قواعد امن و امان درمیان جہانیان گذاشت ازجملہ ضوابط او انکہ خراج ممالک موافق حاصلات و بقدر قوت رعایا طلب کردی اضافہ و توفیر معاف داشتی و سخن کسے درحق رعایا گوش نکردی و در انچہ آبادی و معموری رعیت بودی و آسیب بکسی نرسیدی بعمل آوردی نظم

شنیدم از بزرگان سخن سنج — کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج
کزان خرج ارشود آخر سراید — وزین ہر لحظہ دخل نو در اید

و از اخذ محصول مثل گل فروشے و نیل گری و ماہی فروشی و نداقی و ریسمان فروشی و نخود بریان گری و دکانانہ و قمار خانہ و دادبیگی و کوتوالی و قصابانہ و طومانہ و لنکاحانہ و دہریچہ و تولد پسر و حوار و نیشکر و روغن گران و پزادہ خشت و شیر و حبزات و کاہ و چراسے و ترازو کشی و فروعی و شکرانہ و جرمانہ و سازندہا کہ روز شادی بخانہ مردم میروند و خرید و فروخت زمین و ظروف سفالے و کولہ استخوان ہندوان کہ بگنگ می برند و غیرذلک کہ باعث ازار عامہ برایاست اجتناب داشت بیت

دل دوستاں جمع بہتر ز گنج — خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج

و بجہت اشتغال حکومت ولایات عمال متدین بہ امانت و خداترس و کارگذار تعین کردی و بہ ہیچ بد نفسے و شریرے را خدمت نفرمودی و ازانجا کہ الناس علی دین ملوکھم گفتہ اند حکام پیروے احکام سلطان فرخندہ فرجام نمودہ قواعد عدالت و انصاف معمول داشتندے واحدی را مجال نبود کہ مرتکب ظلم تواند بود نظم

خداترس را بر رعیت گمار — کہ معمار ملک است و پرہیزگار
خدا را بران بندہ بخشایش است — کہ خلق از وجودش در اسایش است
مراعات دہقان کن از بہر خویش — کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

رعیت چو بیخ است سلطان درخت ... درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

سیاست را مطلق ترک داد و ہیچ مسلمانی را آزار نداد و از کثرت انعامات و ادرارات تالیف قلوب عامیان نمودہ محتاج سیاست نشدہ از برکات عدالتش راہ ظلم و تعدی بستہ گشت ہیچ آفریدہ در عہد سلطنت او آزار نیافت **بیت**

لطفش بکرم چارہ بیچارہ نکند ... عدلش ستم از زمانہ آوارہ کند

فرزندان و وارثان کسانے را کہ سلطان محمد شاہ تغلق خان مرحوم بناحق کشتہ و قطع اعضا نمودہ بود با نعام و وظیفہ خوشنود کردہ خط ابرائے ذمہ سلطان مرحوم از انجملہ گرفتہ بمہر اکابر و اشراف رسانیدہ در مقبرہ سلطان گذاشت تا در قیامت واسطہ عدم مواخذہ از ان عصیان گردد بمقتضائے نیکذاتی و نیک نیتی رفتن عورات مسلمہ و ہنود بر مزارات و بتخانہ منع کرد و اساس فسق و فجور و شراب و بنگ و دیگر مناہی منہدم گردانید و بہ نیت خیر اقسام عمارات از مساجد و مقابر و مدارس و خوانق و دار الشفا و رباط و کوشک و حوض و پل و باغات و منار و چاہ و حمام و غیر ذلک انقدر کہ سلاطین پیشین نکردہ بودند تعمیر نمود و در بعضے تواریخ نوشتہ اند کہ فیروز آباد وغیرہ سی شہر و چہل جامع مسجد پختہ و سی مدرسہ و بست خانقاہ و دویست رباط و صد نہر و صد کوشک و صد و پنجاہ چاہ و دہ حمام و پنج دار الشفا و صد مقبرہ و دہ مینار کلان و باغات بیشمار ازان بادشاہ تعمیر یافتہ و اکثرے ازان تا حال کہ زیادہ از سیصد سال منقضی میشود برجاست چنانچہ بر کوہچہ متصل دہلی علامات عمارات و عمودی موسوم بچہان نما کہ عوام الناس آنرا لاتھہ فیروز شاہی گویند قریب شصت ذرع ارتفاع و سہ ذرعہ سطبر گویا از یک سنگ ساختہ اند و بیخ ان تا باب رسانیدہ باشند تا حال قایم است و ازبس کہ استحکام تمام دارد مدت مدید دیگر برجا خواہد ماند **بیت**

جزائے حسن عمل بین کہ روزگار ہنوز ... خراب می نکند بارگاہ کسرے را

چون سلطان بہ کبر سن رسید بہار جوانی را خزان پیری بے رونق گردانید ضعف شیب غالب آمد و توانائی شباب مغلوب گشت قالب قامت بسان کمان حلقہ بست و تیر جوانی بر جست **نظم**

شکل کمان راست قدت شرح دہ ... بہر کمان تو عصا گشت زہ

تا بکمانت فلک این چلہ بست ... تیر جوانیت برون شد ز شست

پشت تو مانند کمان گشت کوز — خشک شده پوست بران ہمچو توز
رشتهٔ اشک تو بدان گشت زه — ناوک آه تو بران بنشسته به
قد تو لام و الف آمد عصا — ہر دو پے نفی وجود تو لا
پا بدم مار زنا دیدنت — خلق بفریاد ز نشنیدنت
موے سفید از اجل آرد پیام — پشت خم از مرگ رساند سلام

درینوقت سلطان که طاقت حرکت نداشت و قوائے بدنی و حواس ظاہری سست شده بود در ۷۸۹ شاہزاده محمد خان را سلطان ناصر الدین والدنیا محمد شاه خطاب داده وکیل السلطنت و موتمن الخلافت کرده خزاین و اقبال و حشم و خدم و جمیع کارخانجات و اسباب جہانبانی حواله نموده خود براسم عبادت و طاعت که شعار عاقبت اندیشان خجسته فرجام و اطوار نیک سیرتان فرخنده انجام است اشتغال ورزید **نظم**

طاعت اد نغز ترین پیشه — فکرت او مغز تر اندیشه
روے بمحراب عبادت بکن — کسب سلہاے سعادت بکن
رو بیکے ار که فرخند گیست — ترک دوئی کن که پراگند گیست
میوه مقصود کی آرد درخت — تا نکند پاے بیک جاے سخت

روز جمعه خطبه بنام ہر دو بادشاه خواندند و پیوسته ہمین طور خوانده می شد بعد چندگاه ملک[1] مفرح المخاطب براستی خان که حاکم گجرات بود بستر صدہاے آن ولایت اتفاق کرده سکندر خان را که بتازگی حکومت آن دیار تعیین شده بود بقتل رسانید سلطان محمد شاه چون به انتقام ان پرداخت ازینجہت رخنه تمام در امور ملکی راه یافت لشکریان سلطان فیروزشاه ازیمعنی حسد برده و حمل بربے ہمتی و نامردی سلطان محمد شاه نموده مخالفت ورزیده سلطان محمد شاه باہنا آماده جنگ گردید و در شہر دہلے ہنگامه کارزار گرم گشت چون سلطان فیروز شاه نیز در جنگ گاه تشریف آورد سلطان محمد شاه تاب مقاومت نیاورده فرار نموده بجانب کوه سرمور رفت **بیت**

دو جان ہرگز بیک پیکر نگنجد — دو فرمان ده بیک کشور نگنجد

القصه سلطان فیروزشاه از محمد شاه خلف خود رنجیده اورا انا ولکه خویش برادر زاده شاہزاده

---

(۱) فرحت الملک ۰

تغلق شاه بن شاهزاده فتح خان نبیرهٔ خود را که پدر او در حیات سلطان ودیعت حیات سپرده بود ولی عهد کرده بسلطنت برداشت و در ابتدائے اوقات در عمر نود سال برگ طبعی برحمت حق پیوست و نام نیک خود را در حالیان گذاشت بیت

بمرد آخر و نیک نامی ببرد ... زہے زندگانی که نامش نمرد

از لفظ وفات فیروز شاه تاریخ برمی آید با امیر تیمور گورگان ہم عصر بود مدت سلطنت سی ہشت سال +

سُلطان تغلق شاه بن شاہزادہ فتح خان بن سلطان فیروز شاه

بعد رحلت جد بزرگوار در ۷۹۰ھ در قصر فیروز آباد بر سریر فرمان روائی متمکن گشت و بر سر شاہزاده محمد شاه که در کوه سرمور بود لشکر گران تعین نمود شاہزاده تاب نیاورده از سرمور بر آمده بطرف نگرکوت رفت و لشکر سلطان از تعاقبش دست باز کشیده مراجعت نمود سلطان از بسکه نوجوان بود و نا آزموده کار باغوائے بعضے امرائے شاہزاده ابوبکر خلف برادر حقیقی خود را مقید گردانیده شروع بعیش و عشرت و لذات جوانی نمود و کار سلطنت مہمل گذاشت و بغفلت کمال میگذرانید درین صورت ملک رکن الدین و دیگر امرائے باغوائے شاہزاده ابوبکر برادرزاده اش که محبوس بود خروج نموده ملک مبارک کبیر را که وزیر مدار السلطنه بود بر دروازه دولتخانه کشتند سلطان ازین سانحه واقف شده از دروازه دیگر بدر رفت امرا تعاقب کرده سلطان را معه خانجہان که از جمله مصاحبان بود بدست آورده بقتل رسانیدند و سر ایشان را بر ہمان دروازه آویختند و شاہزاده ابوبکر را از قید بر آورده بسلطنت برداشتند ازین وادی شورشی که در دہلی رو داده بود زیاده از یک روز نکشید و فتنه فرو نشست و امنیت بظہور رسید مدت سلطنت او پنجاه و سه روز +

سُلطان ابوبکر بادشاه بن ظفر خان بن شاہزادہ فتح خان بن سلطان فیروز شاه

به اتفاق اعیان دولت در ۷۹۱ھ بر تخت خلافت جلوس نمود و بعد چند روز چون سلطان ظاہر گشت که ملک رکن الدین جنیدی وزیر که از قتل سلطان غیاث الدین تغلق دلیر شده بود

خیال سلطنت در سر دارد و اورا دستگیر نموده بر دار کشید و رفیقانش را علف تیغ بیدریغ گردانید هم درین اثنا امیر صدہاے سامانہ بغی ورزید ملک شہ خوشدل حاکم انجا را بر کنار حوض کشتند و سر او را پیش شاہزادہ محمد شاہ در نگرکوت فرستادہ او را تحریص آمدن نمودند چنانچہ شاہزادہ از نگرکوت براہ جالندھر بسامانہ رسیدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد امیر صدہا و زمینداران آن نواحی بیعت نمودند قریب ہشت ہزار سوار و پیادہ جمع کردہ رو بدہلی آوردند تا رسیدن بدہلی پنجاہ ہزار سوار جمع گردید چون لشکریان شاہزادہ زمینداران نا آزمودہ کار و غارتگران اوباش و عیار بودند و سلیقہ جنگ و کارزار نمیدانستند باندک جنگ منہزم شدند و شاہزادہ شکست یافتہ با دو ہزار سوار بولایت میان دواب رفت بار دیگر پنجاہ ہزار سوار فراہم آوردہ بامداد و اعانت حاکم قنوج دکنپلہ آمدہ مجادلہ نمود بہ امدادت سبحانی درین مرتبہ ہزیمت خوردہ بجانب جالیسر رفت سلطان اندک تعاقب نمودہ مراجعت نمود شاہزادہ محمد شاہ باہل ملتان و لاہور و دیگر امصار و بلاد فرامین نوشت کہ ہر جا بندہاے فیروز شاہی یابند بکشند در اکثر جا قتل عام و غارت تمام کردند طرفہ ہرج و مرج بخلایق رو داد و راہہا مسدود گشت و خانہا خراب شدند اکثر رعایا از اداے خراج انحراف ورزید فتنہ و فساد باطراف ممالک برخاست بالضرور سلطان بقصد استیصال شاہزادہ و دفع شورش و فساد بجانب جالیسر روان گردید شاہزادہ ازانجا براہ دیگر در دہلی آمدہ و شاہزادہ ہمایون خان بن شاہزادہ محمد شاہ از سامانہ دشنام لشکر فراہم آوردہ بقصد دہلی برامدہ باز در جالیسر رفت بعد جنگ و کارزار بتحریک غلامان فیروز شاہی بانہ جالیسر در دہلی آمد در ینمرتبہ سلطان بے دست و پا گشتہ تاب جنگ نیاورد و از دہلی برامدہ بطرف کوتلہ میوات رفت و رشتہ فرمان روائی او منقطع گردید مدت سلطنت یک سال و شش ماہ ۔

سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ

چون بموجب طلب غلامان فیروز شاہی از جالیسر روانہ گشت پیش ازانکہ در دہلی رسد امراے عظام شاہزادہ خانخانان پسر میانگی سلطان را در دہلی بر فیل سوار کردہ چتر بر سر او کشیدند پس از چندروز سلطان بدولت و اقبال در دہلی نزول اجلال نمود بیت

بفرخی وسعادت دران دیار آمد بدان صفت که بہ بیت الشرف خورشید

در ۷۹۲ھ مرتبہ ثانی بر تخت جہانبانی جلوس نمودہ سکہ وخطبہ بتجدید بنام خود نمود در اندک مدت غلامان فیروزشاہی کہ بدا موز بودند از سلطان رنجیدہ پیش سلطان ابوبکر شاہ در کوتلہ میوات رفتند سلطان محمد شاہ نظر بر بیوفائی وکوتہ خردی انجماعۃ داشتہ حکم کرد کہ از غلامان فیروز شاہی ہرکس کہ در دہلی بودہ باشد بدر رود سہ روز مہلت است والا بقتل خواہد رسید ہرکہ بدر رفت سلامت ماند وہرکس کہ نتوانست رفت بقتل رسید ومشہور است بعضے مردم مے گفتند کہ ما اصیل ایم سلطان فرمود کہ ہرکہ از شما کہوکہر[1] درست بگوید اصیل است چون تلفظ نتوانستند ادا کردو زبان پورب وبنگالہ میگفتند درینصورت کشتہ میشدند بدین تقریب اکثر مردم کہ اصیل بودند وزبان پورب داشتند ناحق کشتہ میشدند شاہزادہ ہمایون خان پسر سلطان از سامانہ آمدہ برخصت سلطان بالشکر گران بر سر سلطان ابوبکر شاہ رفت ودر نزدیکی کوتلہ میوات محاربہ دداد باندک جنگ وجدل سلطان ابوبکر شاہ بقید درآمدہ در قلعہ میرٹھہ محبوس گردید وہمانجا برگ طبعی درگذشت بعد از چندگاہ سلطان از دہلی برآمدہ بجانب قنوج ودلمو لشکر کشید وسرکشان آن دیار را مالش دادہ بجالیسر رسید ودرانجا قلعہ بہ استحکام تمام احداث نمودہ بمحمد آباد موسوم گردانیدہ بہ دہلی رسیدہ در ۷۹۶ھ شاہزادہ ہمایون خان را بر سر شیخا کہوکہر کہ لاہور را متصرف شدہ بود با بسیاری امرا تعین کرد در اثنائے راہ خبر رسید کہ سلطان برگ طبعی درگذشت مدت سلطنت او شش سال وہفت ماہ ✤

سلطان علاء الدین سکندر شاہ عرف ہمایون شاہ بن سلطان محمد شاہ

بعد از استماع خبر رحلت پدر والا قدر عزیمت فتح لاہور کردہ مہم شیخا کہوکہر موقوف داشتہ از راہ برگشتہ بدہلی رسیدہ سریرارائے خلافت گشت وبہ اندک مدت باجل طبیعی ودیعت حیات سپرد مدت سلطنت او یک ماہ وشانزدہ روز ✤

---

(۱) کہرا کہری فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۵۳ ✤

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ

برادر خورد سلطان علاء الدین سکندر شاہ بعد رحلت برادر تخت نشین فرمان روائی گشتہ در ۷۹۶ھ سکہ وخطبہ بنام خود نمودہ مواجب وجاگیر سپاہ بدستور سابق بحال داشت وخواجہ سرور عرف خواجہ جہان را کہ سلطان محمد شاہ اورا سلطان الشرق خطاب دادہ وولایت جونپور را بجاگیرش مقرر کردہ بود از قنوج تا بہار ضمیمہ جاگیر سابق نمودہ او استیلا یافتہ زمینداران آن دیار را مطیع ومنقاد گردانیدہ سکہ وخطبہ بنام خود کرد ہمدرین سال لشکر گران بہ دفع شیخا کھوکھر کہ لاہور را متصرف شدہ بود درخصت گشت وشیخا دوازدہ کروہے لاہور محاربہ عظیم نمودہ شکست خوردہ درکوہ جموں رفت وازنواحی لاہور رفع فساد گردید دریں ایام سلطان بجانب گوالیار حرکت کرد مقرب خان وملو خان کہ از امرائے کبار بودند در دہلی لوائے مخالفت برافراشتند سلطان باستماع اینخبر مراجعت نمودہ درحوالی شہر رسیدہ محاصرہ نمود تا سہ ماہ جنگ درمیان ماند وحصار دہلی بتصرف سلطان درآمد جماعۃ باغیہ نصرت شاہ بن فیروز خان بن سلطان فیروز شاہ را از میوات طلبداشتہ در فیروز آباد بر تخت نشانیدہ وفضل اللہ بلخی عرف ملو خان کہ سرحلقہ اہل بغی بود بخطاب اقبال خان مخاطب گشت درمیان دہلی وفیروز آباد جنگ میشد وبمساوات میگذشت پرگنات میان دو آب وپانی پت وسون پت وجھجر ورہتک تا بست کروہ شہر در تصرف نصرت شاہ بود وغیر از حصار دہلی وخزانہ تعلق سلطان نماند امرا وملوک این ہر دو بادشاہ ہر یک ولایتی را متصرف شدہ دم استقلال میزدند وبطور خود حاکم وفرمان روان بودند مدتے کاروبار ممالک پراگندہ وابتر بود مصرع

پریشان شود کار ملک از دو شاہ

اقبال خان بخدمت نصرت شاہ اظہار ارادات خود نمودہ بر مزار شیخ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ کلام مجید درمیان آوردہ از طرفین عقد موافقت بستند روز سویم اقبال خان از روے مکر وغدر خواست کہ نصرت شاہ را دستگیر نماید نصرت شاہ بالضرور از حصار برآمدہ بامعدودے پیش تاتار خان وزیر در پانی پت رسانید وفیروز آباد در تصرف اقبال خان درآمد واو غالب آمدہ مقرب خان را کہ ہم چشم او بود

بگشت وبخدمت سلطان رسیده ملازمت نمود سلطان را نمونه ساخته خود سلطنت میکرد و بر سر تاتار خان در پانی پت رفته او را شکست داد و پیش اعظم همایون ظفر خان پدر خود که حاکم گجرات بود رفت فیل وحشم و اسباب ریاست تاتار خان بدست اقبال خان در آمد و از انجا به دهلی مراجعت کرد چون در هندوستان از بدطینتی امرا هرج مرج روداد و امور سلطنت اختلال پذیرفت میرزا پیر محمد نبیره حضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان از جانب خراسان آمده از آب سند گذشت و حصار اوچ و ملتان بتصرف در آورده چند روز در ملتان توقف ورزید حضرت صاحبقران نیز از جانب کابل یورش هندوستان فرمودند و بدولت و اقبال تشریف آورده در سنه ۸۰۱ تهیه را نا خته بملتان نزول اجلال فرمودند و کسانیرا که بدست میرزا پیر محمد اسیر شده بودند بقتل رسانیدند چون خبر در دهلی رسید اقبال خان بیمناک گشته درمقام فراهم آوردن جمعیت و سامان سپاه مقید گشت حضرت صاحبقران از ملتان نهضت فرموده براه ریگستان متوجه شدند بعد قطع مراحل در حوالی بهتنیر رسیده قلعه را محاصره نمودند پس از مجادله و محاربه ان قلعه بتسخیر در آمد و رای دولچین[*] مرزبان انجا با بسیاری از همراهیان خود اسیر شده بپاسا رسید حضرت صاحبقران پس از تسخیر بهتنیر بسامانه آمده در عرصه آن قصبه بعرض سپاه فرمان دادند طول یسال که جای ایستادن نوکر است شش فرسنگ بود و تخمین تجربه کاران هر فرسخ دوازده هزار سوار احاطه میکند پس سوای نوکر هفتاد و دو هزار سوار بوده باشد و عرض که محل ایستادن نوکر جوکر است کثرت لشکر و فراوانی سپاه ازین قیاس باید کرد

نظم

ز هر جانبی رایتی شد پدید	روان فوج فوج از سپه در رسید
علمها بر افراخته رنگ رنگ	برآورد تیغ خور از گرد رنگ
ز بس جوش لشکر به بیراه و راه	بسیط زمین تنگ شد بر سپاه
نه بد بر زمین پشه را جایگاه	نه اندر هوا باد را ماند راه
ز گرد سواران هوا بست میغ	درخشنده چون برق فولاد تیغ
سپاهی ز مور و ملخ بی شمار	همه تیغ داران خنجر گذار

[*] دارا و دولچین۔ ظفر نامه جلد دوم صفحه ۶۰

توان ریگ ہائے بیابان شمرد وے لشکر شاہ نتوان شمرد

القصہ بعد قطع مراحل در دہلی نزول اجلال فرمودند و در راہ ہر کرا یافتند تیغ کشیدند و بسیاری را دستگیر نمودند حتی کہ تا رسیدن دہلی قریب پنجاہ ہزار کس اسیر شدہ بودند چون اقبال خان از شہر برامدہ برائے جنگ آمادہ گشت بر چہرہ اسیران بشاشت ظاہر شد درین وقت بعرض رسید کہ اسیرانی کہ در لشکر ظفر اثر ہستند فتح اقبال خان استدعا نمودہ خوشحالی ہا میکنند شعلہ غضب و قہر بادشاہی زبانہ زد بصلاح دولتخواہان انہمہ را یکبا بقتل رسانیدند و متنفسے را زندہ نگذاشتند و جوے خون روان گردید بالجملہ اقبال خان از شہر برامدہ و حرکت المذبوحی کردہ در حملہ اول گریختہ بشہر درآمد غازیان شہامت کیش تعاقب نمودہ خلق کثیر را کشتند اکثر فیلان و اموال اقبال خان بدست بہادران لشکر منصور افتاد چون اقبال خان صورت احوال بدینمنوال دید تاب مقاومت نیاوردہ بوقت شب ترک عیال و اطفال نمودہ بدر رفت و در قصبہ برن رسیدہ اقامت ورزید سلطان ناصر الدین محمود شاہ کہ برائے سلطنت محض نمونہ بود مضطرب قلبی از نزدیکان خود راہ گجرات پیش گرفت **بیت**

بلے ہر جا شود مہر آشکارا سہارا جز نہان بودن چہ یارا

روز دیگر حضرت صاحبقران شہر را امان دادہ جمعی از ملازمان سرکار را بجہت تحصیل مال امانی تعین فرمودند بعضے مردم شہر از سخت گیری تحصیلداران در مقام ابا و انکار آمدہ چندی از مردم سرکار را کشتند ہمین باعث التہاب نایرہ قہر و غضب بادشاہی گردید حکم والا بہ قتل و اسیر اہل شہر بصدور پیوست دران روز بسیاری از خلایق اسیر شدند و اکثرے بقتل رسیدند و دہلی انچنان خراب شد کہ گویا ساکنان ان مصر اصلاً آباد نبودند و نوعے تاراج و غارت گشت کہ ہرگز چیزے از اسباب و اشیائے احدی نماند و بتطلی بند و قید گرفتار دیدہ کہ ہر لشکرے را صد و پنجاہ کس از مرد و زن و پیر و کودک اسیر و دستگیر شدند ادنی کسے را بست تقریر دہ بدست آمدہ بود تا پانزدہ روز غارت و نہب در میان آمد **نظم**

زبس غارت اچھہ و چارپا دران شہر شد بر سپہ تنگ جا
زبسیاری بردہ و خاستہ سراسر شدہ لشکر انباشتہ

بکشتند یا زنده کردند اسیر　　زن و بچه شان انچه برنا و پیر
بغارت به بردند چیزے که بود　　ز خشک و ترشان برا ورد دود
بتاراج بردند بسیار چیز　　بالچه گرفته بسے برده نیز

حضرت صاحبقران بعد فتح دہلی در عمارت سلطانی نزول اجلال فرموده بار عام دادند و حسب الحکم الاعلی خطیب خوش الحان بر سر منبر خطبه بنام نامی خواند و وجوه دراهم و دنانیر اسم سامی از سکه تیموری سعادت پذیر شد بیت

چون سکه بنام شاه آراسته شد + در چشم ستاره قدر مه کاسته شد

تا دو ماه دہلی پس از کوچ صاحبقران خراب مطلق باند و ساکنان آن مصر که باطراف رفته بودند بتدریج آمده آباد شدند بالجمله حضرت صاحبقران بعد تاراج دہلی کوچ کرده بطرف میرتهه رفتند وان دیار را تاخته مرد و زن و فرزندان ان نواحی اسیر و قتل نمودند و از انجا هردوار گنگ نزول اجلال فرمودند این هردوار گنگ مکانی است که دریائے گنگ از کوه سوالک از انجا بر می آید و اهل هندان مکان را بزرگ دانسته در اوان معهود بقصد غسل آمده ازدحام میکنند و دران مکان موے سر و ریش تراشیدن از آئین دین و استخوان مردگان درون گنگ انداختن رستگاری فرو رفتگان می پندارند و بعضے اوقات در انجا مجمعے عظیم میشود اتفاق دران زمان که حضرت صاحبقران در هردوار نزول اجلال فرمودند دران مکان ازدحام عظیم بود حکم والا برائے قتل عام بصدور پیوست اکثرے علف تیغ غازیان منصور شدند بقیه از بیم سیف گریخته داخل کوه گشتند ان حضرت از انجا کوچ فرموده براه دامن کوه سوالک در جمون رسیدند راجه جمون را دستگیر نموده بدین اسلام در آوردند از هردوار تا جمون بست جهاد کردند دران نواحی خضرخان و دیگر امرائے هندوستان آمده ملازمت نمودند غیر از خضرخان که نیک مرد و سید زاده بود همه را قید نمودند خضرخان را از روے عنایت نوازش ایالت لاهور و ملتان و دیپالپور مرحمت فرمودند و بر زبان وحی ترجمان گذشت که من سلطنت هندوستان بخضرخان بخشیدیم چون موسم تابستان در رسید شدت حرارت وحدت آفتاب زمین و آسمان را مانند کوزه آهنگران آتشناک گردانید و لشکریان حضرت صاحبقران که خو پذیر ممالک سردسیر بودند از حرارت هند عاجز شده تاب گرما نیاورده بالضرور حضرت صاحبقران از حدود هندوستان کوچ فرموده از راه کابل متوجه دار السلطنت سمرقند شدند بعد ازان که حضرت صاحبقران از حدود هندوستان بدر رفتند نصرت شاه سلطان که تاب صدمات عساکر منصوره نیاورده بجانب میوات گریخته رفته بود جمعیت فراهم آورده باز در دہلی آمده بامور جهانبانی

پرداخت چه تا شیر در بیشه است چراگاه براهو فراخ نمیشود و تا باز در پرواز است دراج را پریدن مسلم نگردد و بعد رسیدن در دهلی فوجی برسر اقبال خان که در برن بود تعین کرد اقبال خان شبخون آورده آن فوج را شکست داده بزور و قوت کمال رو بدهلی آورد سلطان نصرت شاه تاب نیاورده فیروز آباد را گذاشته باز بجانب میوات رفت و دهلی و فیروز آباد بتصرف اقبال خان در آمد ولایت میان دواب و محال حوالی شهر بزور شمشیر متصرف گشت و سایر بلاد هند در تصرف امرا ماند چنانچه ولایت گجرات در تصرف اعظم همایون ظفر خان و تاتار خان پسرش بود و لاهور و ملتان و دیپالپور تا نواحی سند را خضر خان و مهوبه و کالپی محمود خان پسر ملک زاده فیروز و قنوج و اوده و دلمو و سندیله و بهرایچ و بهار و جونپور را سلطان الشرق عرف خواجه جهان و بلاد ماله و را دلاور خان و سامانه غالب خان[1] و بیانه شمس الدین اوحدی متصرف بودند هر کدام دم استقلال میزدند و اطاعت یکدیگر نمیکردند در ۸۰۳ سلطان ناصر الدین محمود شاه که از خوف حضرت صاحبقران بگجرات رفته بود بعد از جمعیت و امنیت بدهلی آمد اقبال خان استقبال نموده در قصر همایون جهان پناه فرود آورد اما چون عنان اختیار بدست اقبال خان بود با سلطان اتفاق نمی بود و وقتیکه بر سر سلطان ابراهیم پسر خوانده سلطان الشرق بجانب اوده لشکر کشید سلطان ناصر الدین محمود شاه را همراه خود برد چون بر سلطان ابراهیم نتوانست تسلط کرد جونپور را فتح نموده روانه دار الملک دهلی گردید دران وقت سلطان ناصر الدین محمود شاه که فی الحقیقت در قید اقبال خان بود فرصت یافته به بهانهٔ شکار برامده نزد سلطان ابراهیم رفت که بامداد و اعانت او شاید کاری تواند ساخت او اصلا معاونت نکرد بلکه در مراسم مهمانداری هم نپرداخت سلطان ناصر الدین محمود شاه از نزد او مایوس شده در قنوج آمده شاهزاده هرتوی[2] را که از طرف سلطان ابراهیم در آنجا بود شکست داده قلعه قنوج را متصرف شد علم سروری افراشت اقبال خان از استماع این خبر بر سر سلطان ناصر الدین رفت چون قلعه استحکام داشت نتوانست دست بر دیافت از آنجا معاودت نموده باتفاق بهرام خان حاکم سامانه که از غلامان فیروز شاهی بود و بست هزار سوار موجود داشت بر سر خضر خان بجانب دیپالپور و ملتان لشکر کشید بعد رسیدن در تلوندی تهاره رای داود و رای کمال الدین مئین زمینداران تهاره را که برای ملاقات آمده بودند قید کرده و بلطایف الحیل بهرام خان را نیز محبوس گردانیده بمقابله خضر خان روانه شد خضر خان نیز لشکر فراهم آورده بعزیمت محاربه از دیپالپور برامده و طرفین را با همدیگر کارزار روداد از آنجا که اقبال خان را بخت و اقبال پشت داده بود

---

(۱) غالب خان ٭ (۲) هر یوی ٭

در اندک زود خورد و دستگیر شده بقتل رسید و نتیجه حرام نمکی و عهد شکنی عاید حال او گشت

بیت

بنقض عهد دلیری مکن که چرخ فلک ۔۔۔ نتیجه عملت زود در کنار نهد

چون خبر کشته شدن اقبال خان در دهلی رسید دولت خان و اختیار خان لودی و دیگر امرائے که در دهلی بودند سلطان ناصرالدین محمود شاه را از قنوج طلبداشته و در ماه جمادی الاول و سنه ۸۰۹ بتجدید بر سریر خلافت نشاندند و دولت خان با لشکر فراوان بر سر بیرم خان که بعد بهرام خان در سامانه دم استقلال میزد آمده فتح نمود درین اثنائے خضر خان از ملتان با لشکر گران در سامانه و سهرند رسید دولت خان تاب مقاومت نیاورده پیش سلطان در دهلی رفت سلطان بے آنکه فکر خضر خان نماید و از آن طرف جمعیت حاصل کند بر سر سلطان ابراهیم بجانب مشرق رفت و بے نیل مقصود معاودت نمود سلطان ابراهیم تا دهلی تعاقب کرده بمکان خود رفت بعد ان سلطان ناصرالدین محمود شاه در بن رفته آن را از مرجا[1] گماشته سلطان ابراهیم شاه مستخلص نموده از انجا در سنبهل رسید آن را نیز از تاتارخان افغان متصرف خود را ورده اسد خان لودی را درانجا گذاشت بعد ان در حصار فیروزه آمده بر قوام خان گماشته خضر خان فتح نمود بدهلی مراجعت کرده خضر خان سه مرتبه از ملتان لشکر فراهم آورده بر سر دهلی آمده با سلطان ناصرالدین محاربه کرده برگشته رفت چون درین ایام طوائف ملوک شده بود بهر طرف و نواحی امرا دم استقلال میزدند غیر از رهتک و بعضے محال دیگر ولایت میان دواب در تصرف سلطان نبود روزے برسم شکار بجانب کیتهل رفته بدارالسلطنت مراجعت کرد در راه بیماری صعب روداد در اندک ایام بهمان بیماری درگذشت مدت سلطنت که غیر از نام نبود بست سال و دو ماه از ابتدائے سلطان غیاث الدین تغلق شاه عرف غازی الملک تا سلطان ناصرالدین محمود شاه هشت تن مدت نود و شش سال و دو ماه و یازده روز جهانبانی نمودند ازینجا سلسله سلطنت نسل ترکان که فرزندان و خویشان و غلامان سلطان شهاب الدین غوری بودند بست و چهار تن در دو صد و سی و سه سال جهانداری و ملک رانی کردند آخر شد*

---

(۱) میر ضیا*

رایات عالی حضرت خضر خان بن ملک سلیمان پسر خوانده ملک مردان از امرائے کبار فیروز شاہی

چون ناصر الدین محمود شاہ رحلت نمود امرائے ہمدیگر اتفاق نمودہ دولت خان را کہ از امرائے کبار بود بسلطنت برداشتہ بیعت کردند خضر خان از استماع این خبر لشکر فراوان بہم رسانیدہ از فتح پور تابع ملتان کہ دار الایالت او بود روانہ شدہ بدہلی آمدہ محاصرہ کرد تا چہار ماہ محاصرہ درمیان بود اگرچہ دولت خان مراسم قلعہ داری و مجادلہ بجا آورد اما ازینجہت کہ امرا از و برگشتند نتوانست زیادہ ازین تاب آورد و چون سلطنت نصیب خضر خان از ازل مقرر بود دولتخان صورت حال بدینمنوال معاینہ نمودہ بالضرورت آمدہ ملازمت کرد خضر خان او را قید نمودہ در حصار فیروزہ فرستاد ہمانجا روح او از حصار بدن بدر رفت بالجملہ خضر خان مظفر و منصور گشتہ داخل قلعہ دہلی گردید در ۸۱۷ھ مہمات جہانبانی بعہدہ خود گرفت ازانجا کہ حضرت صاحبقران ہنگام نزول ہندوستان او را سرافراز فرمودہ بشارت سلطنت باو دادہ بودند ازینجہت خضر خان پیش آمد خود و کشایش کار و عروج بر معارج دولت و حکومت از برکات توجہات حضرت صاحب قران میدانست درینصورت سکہ و خطبہ بنام شاہرخ مرزا خلف حضرت صاحبقران رائج گردانید و مراسم وفاداری بظہور رسانید بیت

دلا در وفا باش ثابت قدم　　کہ بے سکہ رائج نباشد درم

آخر کار سکہ و خطبہ بنام خود کردہ بر اکثر ممالک تصرف نمودہ حکومت باستقلال کرد و جمیع امرائے مطیع و منقاد خود گردانید و جمعی کہ در قرات نزول حضرت صاحب قران سبے خانمان شدہ بودند در ایام حکومت او آمدہ آباد گشتند و مرفہ الحال شدہ دعائے خلود عہود سلطنت و بقائے عمر و حیات او میکردند و بکار پیشہ اشتغال داشتند این خضر خان نیز زادہ جوان صادق القول پسندیدہ اطوار صاحب دانش و پاکیزہ طینت و فرخندہ اخلاق و حمیدہ صفات و والا ہمت و فراخ حوصلہ بود شجاعت جبلی و سخاوت فطری و عدالت طبعی داشت در ترفیہ احوال رعایا و برایا کوشش بلیغ می نمود بزرگی حال دلیل بر بزرگی حسب و نسب او بود با وجود استعداد سلطنت و اسباب ملک گیری و ملک داری

اسم سلطانی بر خود اطلاق نکرد و برایات اعلی خود را مخاطب کرده باجل طبعی درگذشت بیت

ذات پاکش که بود خضر شعار — بکرامات رفت بر سر کار

ایام سلطنت او هفت سال و سه ماه ٭

سلطان مبارک شاه بن رایات اعلی خضر خان

بعد رحلت پدر والاقدر در ۸۲۴ھ بر تخت خلافت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود کرد امرائے عظام و وزرائے کرام مراسم تهنیت و مبارکبادی تبقدیم رسانیدند هر یک را مواجب و جاگیر بدستور سابق بحال داشته بعضی را بقدر حالت اضافه مرحمت کرد چون شیخا کهوکهر از روے تسلط و استیلا سلطان شاه علی مرزبان کشمیر را که بر تهته فتح کرده غنیمت فراوان آورده بود دستگیر نموده مال و اسباب بسیار بهم رسانیده قوت و مکنت پیدا کرده بود از غرور کثرت جمعیت و فراهمی لشکر و خیرگی آنکه حاکم کشمیر در قید افتاد بجرات و دلیری اراده تسخیر دهلی نموده از آب ستلج گذشته تلوندی رائے کمال الدین مَین(۱) را غارت کرده از لودیانه تا روپر متصرف گشت ازانجا در سهرند آمده از سلطان شاه(۲) لودی حاکم انجا جنگ نمود سلطان باستماع این خبر از دهلی برامده در لودیانه رسید شیخا کهوکهر از آب گذشته مقابل سلطان بر لب دریا لشکرگاه ساخت تا چهل روز جنگ درمیان آمد آخر الامر شیخا تاب نیاورده گریخت و سلطان تا آب چناب تعاقب نموده بسیاری را از سوار و پیاده بقتل رسانیده راجه بهیم زمیندار جمون بملازمت سلطان رسیده مراسم نیکوخواهی تبقدیم رسانید و لشکر بر سر تهکهر مسکن شیخا برده خراب گردانید سلطان ازانجا معاودت کرده در لاهور نزول اجلال فرموده دران مصر جامع طرح اقامت افگند و کسانی که از دست تطاول شیخا خراب و ویران شده بودند بدلاسا و استمالت آباد ساخت و در آبادی ان مصر توجه برگماشته حکم ترمیم و تعمیر قلعه فرمود ازانجا بدهلی مراجعت کرد شیخا فرصت یافته بار دیگر در لاهور آمده محاصره نمود چون کار پیش نرفت ازانجا بکلانور رسیده متصرف گشت و ازانجا روانه شده براجه بهیم جموّوال که برائے کمک حاکم لاهور برامده بود در اویخت و بعد محاربه داخل کوه گردید و باز درمیان راجه بهیم و شیخا کارزار سخت رو داد و بارادت الهی راجه مسطور در جنگ گاه کشته شد شیخا مال فراوان بدست آورده قوت و مکنت بهم رسانید ملاهور و دیپالپور تاخت و ان ولایت را در تصرف خود آورده بعد چندگاه ودیعت حیات سپرد بعد او ملک جسرت تهه پسرش متسلط گردید

(۱) رخنه فرشته جلد اول صفحه ۱۶۳ (۲) اسلام خان لودی - فرشته جلد اول صفحه ۱۶۴ ٭

سوائے ولایت مقبوضہ پدر کلانور و جالندھر متصرف شد چون سلطان بر ولایت میوات و بیانہ
ورا پرسے چندوار و دیگر ممالک لشکر کشیدہ بود از استماع خبر تسلط جسرتھہ کھوکھر بعد فتح ان
ممالک بدہلی مراجعت نمودہ لشکر عظیم بر سر جسرتھہ تعین کرد و در نواحی جالندھر جنگ درمیان
آمد جسرتھہ شکست یافتہ بمسکن خویش کہ بھکھر بودہ باشد رفت چون سلطان بر خلاف قاعدہ
خضرخان والد بزرگوار خویش از اطاعت شاہرخ مرزا خلف حضرت صاحب قران انحراف
داشت ازین جہت شیخ علی کہ از جانب شاہرخ مرزا حکومت کابل داشت بموجب امر
میرزا بر ہندوستان می تاخت در ۸۳۴ھ شیخ علی بموجب طلب ملک فولاد کہ یکے از امرایان
سلطان بودہ و از اطاعت انحراف می ورزید در ہند آمدہ دست تاخت وتاراج برکشاد و
در نواحی جالندھر رسیدہ مال و امتعہ خلایق بہ غنیمت بگرفت و بسیاری را اسیر کردہ در
لاہور اورد و ازانجا بہ تلوارہ و بعد ان در خطپور رفتہ از آب راوی گذشت و تا آب جہلم پرگنات
راخراب ساخت و متوجہ ملتان گردید و ملک شہ لودی عم سلطان بہلول لودی کہ حاکم دیپالپور بود
بشیخ علی جنگ کردہ شہادت یافت سلطان از استماع این خبر لشکر گران از دہلی تعین کرد و در
نواحے ملتان محاربہ رو داد شیخ علی شکست خوردہ در شنور[۱۱۱] رفت درانجا نیز جنگ شد باز
شکست بشیخ علی افتاد اسباب و اموال او بتاراج رفت و با معدودی از معرکہ برامدہ رہ کابل
نہاد و نیز سلطان را با سلطان ہوشنگ خدیو مالوہ بمراتب جنگ رو داد و مظفر و منصور گشت
درین ایام جسرتھہ کھوکھر قوت بہم رسانیدہ و از آب جہلم و چناب و راوی و بیاہ گذشتہ تا جالندھر
رسید ملک اسکندر کہ از جانب سلطان بر سر او تعین شدہ بود در اندک مجادلہ شکست یافتہ
گرفتار گشت جسرتھہ فتح یافتہ از جالندھر بلاہور آمدہ محاصرہ نمود درین اثنا شیخ علی بار دیگر از کابل
آمدہ حوالی لاہور و ملتان تاخت و تا سہرند تسلط نمودہ برگشت و انواع خرابی و حال مردم
و متوطنان اندیار راہ یافت سلطان از استماع این حوادث بطرف لاہور و ملتان عزیمت نمود
و ملک سرور وزیر خود را مقدمہ لشکر ساخت چون ملک سرور بسامانہ رسید جسرتھہ کوکھر از
این خبر محاصرہ لاہور گذاشتہ بمسکن خویش شتافت و ملک سکندر را کہ در جنگ جالندھر دستگیر
شدہ بود ہمراہ برد و باز دو مرتبہ از کوہ برامدہ در جالندھر بہ بجوارہ کوتھی رسیدہ فتنہ و فساد
نمود و روز بروز قوت او زیادہ گشت درینوقت شیخ علی باز از کابل آمدہ ولایت کنار بیاہ تاراج

---

[۱۱۱] سیوز فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶۷

کردہ خلایق کثیر اسیر نمودہ بلاہور رسیدہ قلعہ را متصرف گشت و دوازدہ ہزار سوار انتخابی
برائے محافظت گذاشتہ تسخیر دیپالپور رفتہ فتح نمود سلطان از استماع اینخبر از دہلی بسرعت
آمد و مستعد جنگ گردید شیخ علی تاب نیاوردہ بجانب کابل روانہ گشت و سلطان از ملیتہ[۱] دریائے
راوی گذشتہ قلعہ شور راکہ برادر زادہ شیخ علی در تصرف داشت محاصرہ کرد او تاب نیاوردہ و عاجز
شدہ دختر خود را بہ پسر سلطان دادہ صلح نمود سلطان از مہم شور و لاہور وان نواحی خاطر جمع
نمودہ بدہلی مراجعت کرد چون ملک سرور وزیر در وقت محاربہ و مجادلہ با شیخ علی چندان تردد
نکرد و کم پائے نمود لہذا ملک کمال الدین را در امور وزارت شریک نمودند و پایہ ملک سرور در
تنزل و رتبہ کمال الدین روز بروز زیادہ می شد بزرگان فرمودہ اند نظم

نہ یک کس تواند کہ سازد دو کار | کہ آن را پسندند ارباب ہوش
دو کس را مفرمائے یک کار نیز | کہ دیگے بشرکت نیاید بجوش

ملک سرور آزردہ شدہ باتفاق بعضی امراکہ باسلطان مخالفت و با او موافق بودند قابو یافتہ سلطان را
در وقتی کہ بمسجد جامع مبارک آباد برائے نماز رفتہ بود بقتل رسانید مدت سلطنت او سیزدہ سال
و شانزدہ روز۔

سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ بن رایات اعلیٰ خضر خان

این خلف شاہزادہ فرید بن رایات اعلیٰ خضر خان است چون سلطان مبارک شاہ فرزند
نداشت او را بفرزندی خویش پرورش نمودہ بود در ۸۳۷ھ در مبارک آباد بر اورنگ فرمانروائی
جلوس نمودہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد ملک سرور اگرچہ بظاہر بیعت نمود اما اسباب سلطنت
و خزاین و سلاح خانہ و قورخانہ و فیل خانہ و دیگر کارخانجات در تصرف او بود و خطاب خانجہانی
داشت درینوقت تسلط پیدا کردہ بعضی از امرائے مبارک شاہی را بقتل رسانید و بعضی را
در قید نگاہداشت و اکثر پرگنات در تصرف در آوردہ کسان را بتحصیل مالواجب تعین کرد از استیلائے
او امرا بستوہ آمدہ نزدیک ملک کمال الدین کہ کمال الملک خطاب یافتہ از امرائے بزرگ
و در امور وزارت شریک بود اظہار تظلم نمودند او با امرائے اتفاق کردہ بر سر ملک سرور آمدہ
آویزش رود او ملک سرور در قلعہ دہلی متحصن گردیدہ تا سہ ماہ محاربہ نمودہ خود را محفوظ داشت

---

(۱) طلنبہ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶۸۔

روزے شمشیر با علم کرده بر سراپرده سلطان بجرات و دلیری تمام امد و جنگ سخت گردید چون اجل ملک سرور رسیده بود دران معرکه کشته شد و رفیقانش نیز قتل و اسیر شدند و سلطان انتقام خون پذیرفت در ۸۳۸ه سلطان بملتان رسیده مزارات مشائخ را طواف نموده فوجی بر سر جسرتهه کهوکهر تعین کرده بدهلی رجعت کرد درین ایام جماعه لنگاه در ملتان بغی ورزیده لوائے سروری بر افراشت و نیز سلطان محمود والی مالوه با غوائے میواتیان بر سر دهلی آمد سلطان پسر خود را معه ملک بهلول لودی بجنگ او فرستاد پسر سلطان بموجب اشاره پدر صلح درمیان آورد و سلطان محمود بالکه خویش مراجعت نمود و این صلح باعث زبونی و بدنفسی سلطان گردید بیت

بجائے که بدخواه خونی بود　　تواضع نمودن زبونی بود

ملک بهلول بمقتضائے شجاعت و مردانگی که در نهاد او متمکن بود این صلح پسند نکرده تعاقب سلطان محمود کرده اسباب و پرتال او بغارت آورد سلطان را این جرات و جسارت ملک بهلول پسند آمد و او را از روے نوازش و مهربانی فرزند خواند و بخطاب خانخانی سرفراز فرموده ولایت لاهور و دیپالپور باو ارزانی داشت و برائے دفع شورش جسرتهه کهوکهر تعین نمود جسرتهه با ملک بهلول صلح نموده بنوید سلطنت دهلی مژده داد نظر بر زبونی سلطان و اتفاق جسرتهه همین روز ملک بهلول را هوائے بادشاهی در سر افتاد در مقام فراهم اوردن لشکر گردید از اطراف و جوانب افغانان را طلبیده نگاهداشت در اندک مدتے بسیاری از افغانان بر وگرد آمدند از روے تسلط بعضی پرگنات سوائے جاگیر خود متصرف گشت و باندک سبب ظاهری با سلطان مخالفت ورزیده با کمال شوکت و مکنت بر سر دهلی آمد مدتے محاصره نموده بے نیل مقصود برگشت و کار سلطان روز بروز زبونی و سستی پذیرفت و کار بجائے رسید که امرایانیکه در بست کروهی دار السلطنت بودند سر از طاعت پیچیده دم استقلال زوندو در اطراف ممالک اختلال گردید و تحصیل خراج خلل افتاد بالاخر سلطان باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت یازده سال و یک ماه و چند روز۔

سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک شاه بن رایات اعلی خضر خان

در ۸۴۹ه بر تخت خلافت جلوس نمود ملک بهلول المخاطب بخانخانان و دیگر ارکان دولت بیعت کردند در اندک مدت از وضع و اطوار سلطان ظاهر گشت که از پدر هم

سست تر است و از سستی عمل سلطان تمامی گردن کشان و واقعه طلبان نزدیک و دور جادۀ پیمان تمرد سپرده از ادائے مالواجب سر باز داشتند و امرائے ہر صوبه و مکان و فوجدار ہر امکنه انحراف ورزیده علم مخالفت برافراشتند و در ہر مکان ملوک طوائف گردید و سلاطین دکن و مالوه و گجرات و جونپور و بنگاله بتسخیر دہلی کمرہمت بر بستند در لاہور و دیبالپور و سہرند تا پانی پت ملک بہلول دم استقلال مے زد و در حواشی دہلی تا سرائے لاد و احمد خان میواتی تصرف داشت و در سنبھل تا گذر خواجه خضر که از دہلی نزدیک است بہادر خان لودی[1] متسلط بود کول و جلالی و دیگر قصبات را عیلخان و راپری و چندوار را قطب الدین خان لودی و بہونگانو و کنپله را رائے پرتاب پانه را داؤد خان داشتند و ہمچنین ہرکس ہر مکان در تصرف داشت و غیر از دہلی بداؤن متعلق سلطان نبود بعد چندگاه سلطان بجانب بیانه روانه شد در اثنائے راه خبر رسید که والی جونپور بقصد دہلی می آید سلطان بے آنکه بتحقیق صدق و کذب این خبر پردازد از راه معاودت کرده بدہلی آمد حسام خان عرف حاجی شرقی بزبر بعرض رسانید که بمجرد آوازه دروغ مراجعت لایق حال سلطنت نبود سلطان ازو آزرده خاطر گشت بعد آن بجانب بداؤن نہضت فرمود سالے در آنجا اقامت ورزیده بدہلی آمد و بداؤن را خوش کرده خواست که آن را دار السلطنت مقرر کرده دایماً ہمانجا بوده باشد حسام خان از روے اخلاص و نیکو خواہی بعرض رسانید که دہلی را گذاشتن و بداؤن را تخت گاه کردن صلاح دولت نیست سلطان ازین سخن زیاده رنجیده او را از خود جدا ساخته در دہلی گذاشت و ہر دو برادران خود را یکے را شحنه شہر و دیگرے را امیر کوہی مقرر کرده در دہلی تعین کرد

نظم

چو نبود بتدبیر و اندیشه کار ندامت کشد آخر از روزگار
کسے سر برارد بعالم بلند که در کار عالم بود ہوشمند
کسے را که عزمش نباشد درست بنائے ہمش بود سخت کست

بالجمله در ۸۵۳ھ سلطان بجانب بداؤن رفته باندک ولایت قناعت کرده بعیش و عشرت اشتغال ورزید بعد چندگاه درمیان ہر دو برادران سلطان که در دہلی بودند مخالفت رو داد و بایکدیگر جنگ کردند یکے ازانہا کشته شد روز دویم مردم شہر ہجوم آورده باغوائے حسام خان دیگرے را بقصاص کشتند درینوقت سلطان بسخن ارباب فتنه و فساد قصد قتل حمید خان که وزیر الملک بود نمود او از بداؤن فرار نموده در دہلی آمده باتفاق

---

(۱) دریا خان لودی۔

حسام خان شہر را متصرف گشت و در حرم سرائے سلطان در آمدہ زنان و دختران سلطان و دیگر پردگیان را کہ در دہلی بودند بانواع فضیحت و خواری سر برہنہ کردہ از شہر بدر نمود و تمامی خزائن و دفائن متصرف گشت سلطان از استماع این خبر و از ین خفت و اہانت غیرت بخاطر نیاوردہ و بہانہ برسات نمودہ از انتقام اغماض کرد حمید خان این معنی را غنیمت دانستہ خواست کہ اسم سروری و سلطنت بر دیگری بودہ باشد و خود مدار علیہ گردد باین خیال ملک بہلول را برائے سلطنت طلبداشتہ ملک بہلول از دیپال پور در دہلی آمدہ قابض گشت و از انجا جمعیت خود گذاشتہ باز بدیپال پور رفتہ در مقام اجتماع جمعیت شدہ بسلطان عرضداشت نمود کہ چون حمید خان بی اعتدالی نمودہ بانتقام آن بر سر او میروم و بدولتخواہی سلطان تردد مینمایم سلطان در جواب نوشت کہ چون پدر من ترا پسر خواندہ است و بجائے برادر ہستی و مرا سر و برگ تردد نیست بیک پرگنہ بداؤن قناعت کردہ سلطنت بتو گذاشتم ملک بہلول روز بروز قوت بہم رسانیدہ قبائے بادشاہی برقامت خود راست میکرد و از دیپال پور در دہلی آمدہ بر تخت خلافت جلوس نمود **بیت**

چو بیند کہ از اژدہا نیست رنج | خردمند نگذارد از دست گنج

بعد مدت بسیار سلطان علاء الدین در بداؤن باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت کہ محض برائے اسم بود ہشت سال و سہ ماہ و حکومت بداون بست و ہشت سال از ابتدائے رایات اعلٰے حضر خان تا سلطان علاء الدین چہار تن مدت سی و نہ سال و ہفت ماہ و شانزدہ روز سلطنت و جہانبانی نمودند ٭

سلطان بہلول لودی افغان المخاطب بخانخانان

ملک بہرام جد بزرگوار سلطان بہلول از ثقات مردی بود در عہد سلطان فیروز شاہ از برادران خود رنجیدہ در ملتان آمدہ نوکر ملک مردان حاکم آنجا کہ امرائے فیروز شاہی بود گردید او را پنج پسر بود ملک شاہ و ملک کالا و ملک فیروز و ملک محمد و ملک خواجہ این ہر پنج برادر بعد رحلت پدر در ملتان سکونت داشتند ملک شاہ کہ از ہمہ کلان بود نوکر خضر خان گردید و در جنگ اقبال خان کہ با خضر خان رو داد تردد نمایان کردہ اقبال خان را کشت و بجلدوی این خدمت خطاب اسلام خانی یافتہ روز بروز بمرتبہ بلند فایض گردید و آخر کار بحکومت سہرند سرافرازی

یافت و برادران دیگر همراه او بودند ملک کالا پدر سلطان بهلول از جانب اسلام خان برادر خود حاکم دوراله تابع سهرند گردید و با افغانان نیازی بتقریبی جنگ کرده کشته شد دران وقت سلطان بهلول در شکم مادر بود بارادت الهی در نزدیک وضع حمل ناگهان سقف خانه افتاد مادرش جان بحق تسلیم کرد چون حمل از هشت ماه گذشته بود شکم او را شگافتند سلطان بهلول که رمقے از حیات داشت زنده برآمد چون یک ماه شد پیش اسلام خان در سهرند آوردند از انجا که سلطنت هندوستان نصیب آن طفل بود انتظام بخشان قضا و قدر در تربیت و پرورش او بودند اسلام خان نظر الطاف بر آن یتیم گماشته برای پرورش حواله دایه نموده به بهلول موسوم گردانید افغانان از روے حقارت او را بلو گفتندے چون بحدے تمیز و بلوغ رسید آثار رشد و کاردانی از ناصیه حال فرخنده مال ظاهر و اطوار سروری و سرداری از طرز وضع او باهر بود اسلام خان نجابت جوهری و فراست طبعی برادر زاده خویش مشاهده کرده او را بفرزندی خود گرفت و دختر فرخنده اختر خود را در عقد مناکحت او در آورد و روز بروز بپایه بلند رساینده گویند روزے ملک بهلول با دو رفیق خود در سامانه رسید در انجا سید(۱) ابن نام درویشے صاحب حال و قال از نزدیکان درگاه ایزد متعال اقامت داشت انوار تجلیات خداشناسی از ناصیه حال او ظاهر و آثار اشراقات ایزد پرستی از اقوال او باهر محاسن سفید بر گرد چهره نورانیش بر سپیدی کاری او گواهی داده از تن خاکستر آلودش نور معنی بسان شمع از پرده فانوس جلوه گر دیده

نظم

ضمیرش مظهر نور الهی | شناسائے سفیدی و سیاهی
دلش آئینه صاف معانی | درو پیدا همه راز نهانی
بهر سو فی فلک را کیمیا پرواز | بهر کارے قضا را محرم راز
چو بنشیند مراقب دیده برهم | به بندد دیده دل از دو عالم

آن درویش مقبول اقبال و دانائے اسرار حال و مال بسوے ملک بهلول نظر کرده بنگاه لطف فرموده بر زبان آورد که از شما کسی هست که بادشاهی دهلی بدو هزار تنکه بخرد ملک بهلول فی الحال یکهزار و سیصد(۲) تنکه نقد خود موجود داشت پیش درویش نهاد آن بزرگوار قبول کرده گفت که سلطنت هندوستان مبارک باشد همراهانش تمسخر و استهزا کردند

---

(۱) ابن (۲) ششصد

ملک بہلول در جواب گفت کہ اگر این قضیہ بوقوع خواہد یافت سودائے مفت است والا خدمت درویش خدا اندیش کردم **بیت**

سالکان راہ ہمت چو ارادت بیسند | ملک کاوس و فریدون بگدائی بخشند

القصہ ملک را بموجب اشارت درویش کہ از صغر سن بخاطر داشت و اغوائے اشارات حسبرتہ کہوکہر چنانچہ نوشتہ شد مرغ ہوائے سلطنت در آشیان دماغ بیضہ نہاد چون در عہد سلطنت سلطان مبارک شاہ اسلام خان عرف ملک شہ در جنگ شیخ علی کابلی درجہ شہادت یافت چنانچہ گذارش رفتہ ملک بہلول قائم مقام عم خود گردیدہ عارج معارج دولت گشت آخر کار برتبہ امیر الامرائے رسید چون سلطان محمد شاہ زینت افروز سریر جہانبانی گردید ملک بہلول را شجاع و دلاور کارطلب کار گذار دانستہ پیش آورد و خانخانان خطاب(۱) دادہ اورا فرزند خواند در اندک مدت بسببی از سلطان محمد شاہ آزردہ گشتہ روگردان شد قطب خان ولد اسلام خان کہ خودرا ہم چشم ملک بہلول میدانست و باہم بنی عم بودند از متابعت ملک بہلول انحراف ورزیدہ نزد محمد شاہ بسر داری حسام خان حاجی شرقی لشکر گران بر سر ملک بہلول آوردہ در موضع گد تابع بوریہ سادہورہ در میان طرفین جنگ واقع شدہ بتائیدات الہی ملک بہلول فتح نمود حسام خان شکست یافتہ بدہلی رفت وکوکب طالع ملک بہلول اوج گیر ترقیات گشت و بخدمت سلطان محمد شاہ نوشت کہ اگر حسام خان را بقتل رسانند و منصب وزارت بحمید خان بدہند فرمان برداری و خدمت گذاری بجا مے آرم سلطان بے آنکہ تامل نماید حسام خان را برطرف نمودہ حمید خان را برتبہ وزارت سرافراز گردانید ازین معنے ملک بہلول زیادہ خیرہ گردید و قوت و مکنت گرفتہ بتدریج سہرند و سنام ولاہور و دیپالپور و حصار فیروزہ و دیگر امکنہ بزور متصرف شدہ بکمال غلبہ و استیلا یافت و بقصد دہلی رفتہ محاصرہ نمود چون تسخیر دہلی میسر نہ شد بسہرند مراجعت کردہ خود را سلطان بہلول خطاب نمودہ سکہ و خطبہ با(۱)نتزاع دہلی گذاشت و از بشارت درویش میدانست کہ بتحقیق سلطنت میسر خواہد شد با خود مسرور و خوشش وقت بودہ بزبان حال باین معنے مترنم داشت. **نظم**

بشارات مخدوم عالم پناہ | مرا منتظر دارد این جائگاہ
مراد او آن شہ بہ شاہی نوید | ہمیدارم از حق تعالیٰ امید

---

(۱) بر تسلط ۱۲

در بیوفت سلطان محمد شاہ ودیعت حیات سپرد و سلطان علاء الدین بر تخت جہانبانی نشست بیت

نہ بے ملک و دولت کہ سر در نشیب | پدر رفت و پائے پسر در رکیب

بسبب سستی و نارسائی سلطان علاء الدین در اطراف ممالک طوایف الملوک شدہ بودند و خود بر بداؤن اکتفا کردہ در انجا می گذرانید حمید خان وزیر کہ سلطان باغوائے امرا قصد قتل او کردہ بود بحیلہ از بداؤن برامدہ بدہلی رسیدہ زنان و دختران سلطان را بیحرمت کردہ سر برہنہ از حصار دہلی بدر نمود و تمامی خزاین و اسباب سلطنت را متصرف گشت سلطان از بے ہمتی انتقام نگرفت چنانچہ سابقا نوشتہ شدہ حمید خان بعد رسیدن دہلی سلطان بہلول را برائے خلافت از سہرند طلبداشت چون سلطان بدہلی آمد حمید خان بعد از عہد و پیمان مکالید حصار را حوالہ کرد از انجا کہ حمید خان مکنت و قوت بسیار داشت سلطان بنا بر صلاح وقت با و مدارا نمودہ ہر روز بسلام رفتی روزے حمید خان در خانہ سلطان مہمان شد افغانان باشارت سلطان دران مجلس بعضے حرکات کہ از عقل دور و بہ بیخردی نزدیک باشد بظہور رسانیدند تا در نظر حمید خان سہل نمودار شوند و رعب و دہشت اینہا از مردم برطرف گردد تا انکہ بعضے کفش خود را بر کمر بستند و بعضے کفشہارا بر طاق بالائے سر حمید خان گذاشتند حمید خان پرسید کہ این چہ عمل است گفتند از ملاحظہ دزد و محافظت مینائیم بعدہ گفتند کہ بساط شما عجب رنگہا دارد اگر یک گلیم عنایت شود کلاہ وطاقیہ برائے فرزندان خود ساختہ تحفہ بفرستیم حمید خان تبسم نمودہ گفت کہ قماشہائے خوب برائے فرزندان شما انعام خواہم داد چون خوانہائے خوشبوئے بمجلس آوردند بعضے افغانان چونہ را لیسیدند و گلہائے را خوردند بعضے بیرہ پان بے آنکہ وا کنند با برگ ہائے دیگر خوردند و بعضے بیرہ را وا کردہ چونہ تنہا خوردند چون دہن سوخت بیرہ را از دست انداختند حمید خان فرمود چرا چنین کردند سلطان بہلول گفت کہ مردم روستائی و کوہ نشین و بیقید ہستند در میان مردمان کم ماندہ اند غیرے از مردن و خوردن کارے ندارند روز دیگر سلطان بخانہ حمید خان مہمان شد قرار داد چنان بود کہ ہر گاہ سلطان پیش حمید خان بیاید چند کس ہمراہ شوند و اکثر ہمراہان بیرون

باشند دیگر مرتبه افغانان بموجب اشاره سلطان دربانان را لت زده بزور اندرون در آمدند و گفتند که ما یان نسل بهلول نوکر خان هستیم از سلام چرا محروم باشیم چون غوغاے و شور گردید خان از حال پرسید گفتند که افغانان سلطان را دشنام کنان می آیند و میگویند که ما هم نوکر خان هستیم بهلول اندرون رفته ما چرا اندرون نرویم و سلام نکنیم خان فرمود که همه را بگذارند تا اندرون بیایند افغانان هجوم کرده در آمدند و پهلوے هر خدمتگار حمید خان دو نفر ایستادند چون سلطان دید که افغانان بسیار آمدند و میتوانند که از عهده کار ایشان برآیند اشاره نمود دریں وقت قطب خان ابن عم سلطان زنجیر از بغل برآورده پیش حمید خان نهاده گفت که مصلحت درینست که شما را چند روز در گوشه باید بود بجهت حق نمک قصد تو نمیکنم القصه حمید خان را محبوس کرده بکسان خود سپرد و سلطان دهلی را با خزاین و دفاین و کارخانجات و جمیع اسباب سلطنت و جهانداری بے مانع مخالفت منصرف شد در سنه ۸۵۵ سکه و خطبه بنام خود کرده بسلطان علاء الدین که در بداؤن بود عرضداشت نمود که چون پرورده نمک پدر شمائیم در معنی بوکالت شما کار سلطنت را که از دست رفته بود رواج میدهم نام شما از خطبه بدر نمی افگنم سلطان در جواب نوشت که پدر من ترا فرزند گفته بود ترا بجاے برادر دانسته سلطنت بتو گذاشتم و بر بداؤن قناعت کردم بالجمله سلطان بهلول کامران و کامیاب شده بانتظام مهام جهانداری قیام ورزید بعضے امرا که بسلطنت او راضی نبودند سلطان محمود والی جونپور را طلبداشته تحریص سلطنت دهلی نمودند او بالشکر گران و سامان پیکار آمده دهلی را محاصره کرد سلطان بجانب ملتان راهی شده بود به استماع اینخبر از دیپالپور معاودت نموده رو بدار السلطنت نهاد و بعد رسیدن در نریله با سلطان محمود اتفاق کارزار افتاد سلطان محمود شکست یافته بجانب جونپور رفت مرتبه دویم باز سلطان محمود بر دهلی لشکر کشید بعد مقابله و مقاتله قرار یافت که انچه محال در تصرف سلطان مبارک شاه بادشاه دهلی بود متعلق سلطان بهلول باشد و هرچه از اماکن انطرف سلطان ابراهیم والی جونپور در تصرف داشت سلطان محمود متصرف گردد باین صلح هر دو بادشاه بولایت خویش برگشتند و بشرط مذکور تیغ کارزار در نیام کشیدند نظم

همی تا برآید به تدبیر کار | مدارائے دشمن به از کارزار
اگر فیل زوری وگر شیر جنگ | به نزدیک من صلح بهتر ز جنگ
کند عاقل اندیشه صلح سیر | تو این راه میرو که از صلح خیر

چون سلطان محمود درگذشت و سلطان حسین خلف او بحکومت جونپور متمکن شد با سلطان بهلول محاربات درمیان آمد و از طرفین مساوات می گذشت نوبتے سلطان حسین باغوائے سلطان ملکه جهان بنت سلطان علاء الدین که در حباله ازدواج و نکاح او بود با یک لک سوار و چهل هزار پیاده و چهار صد فیل و توپخانه فراوان بر دہلی سواری کرد سلطان بهلول بنابر پاس نمک هر چند بملکه جهان عجز و نیاز کرد که نیابتا از طرف والد بزرگ وار ایشان می باشم و اطاعت قبول مینمایم بر من سواری نکنید ملکه جهان بگوش اجابت اصغا نکرد و سلطان حسین را طوعاً و کرهاً بر جنگ آماده کرد بالضرور سلطان بهلول با پانزده هزار سوار آمده صفوف مصاف آراسته کارزار مردانه و پیکار رستمانه نمود از انجا که قوی اقبال و بیدار بخت بود با وجود اندک لشکر مظفر و منصور گشت نظم

چو لشکر بود اندک و یار بخت | به از بیکران لشکر و کار سخت
که در جنگ فیروزی از اختر است | نه از گنج و بسیاری لشکر است

سلطان حسین شکست یافته منهزم گردید ملکه جهان دستگیر شد سلطان بهلول از روی مردمی و مروت ان بانو را باعزاز و احترام پیش سلطان حسین فرستاد بعد آن هفت مرتبه سلطان را با سلطان حسین محاربات رو داده چند مرتبه صلح درمیان آمد و بارها سلطان حسین شکست یافته بطرف قنوج و پتنه رفت بمرتبه آخرین شکست فاحش خورده با ماکن و ور دست رفت و سلطان بهلول در جونپور رسیده سکه و خطبه بنام خود کرده آن ولایت را بمبارک خان لوحانی که از امرائے بزرگ بود داده بدہلی معاودت کرد درین اثنائے سلطان علاء الدین که در بداؤن گوشه اختیار کرده بود از تاریخ بودن انجا بعد بست سال باجل طبعی درگذشت سلطان بهلول که بمقابله سلطان حسین در اتاوه رفته بود برائے تعزیت سلطان علاء الدین در بداؤن رسیده بعد ادائے مراسم ماتم پرستی بداؤن را

از پسران سلطان مرحوم برادر ده بکسان خود سپرد و این بیوفائی و بیمروتی را بر خود روا داشت بیت

منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا زین هر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا

و از انجا دہلی آمده روز بروز قوت و مکنت بہم رسانیده سلطنت بامراد کرد ظاہر آراسته و باطن پیراسته بود بمتابعت شریعت غرا کمال تقید داشتے و در کل حال سلوک بر مسالک شرعیه و دین پروری نمودے و در داد و عدل مبالغه فرمودے بیشتر اوقات بمصاحبت علما و مجالست فقرا گذرانیدے و تفقد احوال فقیران و مسکینان کردے بالاخر در موضع نلاوتی از اعمال سکیت بمرگ طبعی جہان فانی را پدرود کرد نظم

بہشتصد و نود و ہشت رفت از عالم خدیو ملک ستان و جہان کشا بہلول[1]

بہ تیغ ملک ستان بود و لیک دفع اجل بود محال بشمشیر و خنجر مصقول

مدت سلطنت او سی و ہشت سال و ہشت ماه و ہشت روز +

سلطان سکندر عرف شاہزاده نظام خان بن سلطان بہلول

بعضے امرا میخواستند که شاہزاده باربک خلف کلان سلطان مرحوم را سر براراگردانند و برخے بر سلطنت اعظم ہمایون نبیره سلطان رضامند بودند والده سلطان سکندر که زرگر زاده بود نزدیک سلطان مرحوم از جمیع خواتین قرب و منزلت زیاده داشت و اکثر امرای در حکم او بودند در باب پسر خود پیغام نمود عیسے خان بودے پسر عم سلطان مرحوم که بکیفیت ظاہری چون شیر و شکر و در باطن بسان آب و آتش بود دشنامہا داده گفت که پسر زرگری زاده را چگونه بسلطنت برداریم باوجود باربک شاه که اصالت و نجابت دارد آن خفت قبول کنیم خانخانان فرملی که از امرائے نامدار بود گفت ده روز از رحلت سلطان مرحوم گذشته مناسب نیست که باہلیه سلطان دشنام دہی عیسے خان گفت تو نوکر ہستی ترا چه میرسد که در سخنان خویش و اقارب دخل کنی خانخانان بر آشفت و گفت نوکر سلطان نظام خان ہستیم این را بگفت و از انجا برخاسته با جمیع امرا اتفاق کرده شاہزاده نظام خان را سلطان سکندر خطاب داده و در ۸۹۴ھ بقصبه جلالی بر تخت خلافت متمکن ساخته سکه و خطبه بنام او کردند.

---

(۱) ۸۹۴ھ ۔ فرشته جلد اول صفحه ۲۸ +

سلطان ازہمانجا بر باربک شاہ برادر کلان خود کہ در جونپور بود رفتہ پس از محاربہ فتح نمود آن ولایت را بدستور سابق بر برادر خود بحال داشتہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و نیز با سلطان حسین والی جونپور کہ از سلطان بہلول شکست خوردہ دور دست رفتہ بود او را اکثر اوقات با باربک شاہ مجادلہ بود جنگ متواتر نمودہ مظفر و منصور گشت آوردہ اند کہ چون نوبت سلطنت دہلی بہ سلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ رسید ملک سرور خواجہ سرا را کہ خطاب خواجہ جہانی داشت بسلطان الشرق مخاطب ساختہ جونپور و آن حدود بجاگیرش مقرر کردہ رخصت گردانید چون سلطان محمد شاہ را شوکت و صلابت نماند سلطان الشرق استیلا یافتہ پرگنہ کول و اتاوہ و کنپلہ و بہرایچ و رایری و بہار و ترہت وغیرہ از جانب دہلی در تصرف آوردہ حکومت باستقلال کرد و در سنہ ۷۹۶ سکہ و خطبہ بنام خود نمودہ آن ولایت را رونقے تازہ داد بعد چندے باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت او شانزدہ سال

سلطان مبارک شاہ پسر خواندہ سلطان الشرق یک سال و چند ماہ
سلطان ابراہیم شرقی بن سلطان مبارک شاہ چہل سال و چند ماہ۔
سلطان محمود بن سلطان ابراہیم شرقی سی و یکسال
سلطان محمد شاہ بن سلطان محمود شاہ سہ سال و پنج ماہ۔
سلطان حسین بن سلطان محمد شاہ یازدہ سال

درین ولا کہ سلطان سکندر غالب آمدہ آن ولایت را از سلطان حسین تخلیص نمود اگرچہ سابقاً سلطان بہلول بر آن ملک فتح کردہ بکسان خود سپردہ بود لیکن بواقعی بہ ضبط در نیامدہ و درین مرتبہ سلطان مظفر و منصور گشتہ بالکل آن ولایت را بالضبط در آوردہ و آن ممالک کہ از تصرف سلاطین دہلی بدر رفتہ بود بعد یکصد و دو سال ضمیمہ ولایت دہلی گردید القصہ سلطان سلطنت باستقلال تمام کرد و مراسم عدل و انصاف بتقدیم رسانید و در عہد او نرخ غلات ارزان ماند و رعایا برایا بامنیت و جمعیت بکار و پیشہ خود اشتغال داشتند بترویج امور شرعیہ و تنفید احکام اسلام بسیار مقید بود و تعصب دینی خیلے داشت از اکثر اماکن بت خانہا منہدم ساختہ مساجد و مدارس تعمیر نمود در متھرا و دیگر امکنہ ہندوان را از غسل منع کرد و نگذاشت کہ کسے از کفار در متھرا برسم کفر سر و ریش تواند تراشید و میخواست کہ بتخانہائے تھانیسر را انہدام نماید علما گفتند کہ انداختن بتخانہائے قدیم جایز نیست اما کفار را

از اغسال و از دعام باز باید داشت سلطان بر علما بر آشفت که طرف کفار میگیرید علما گفتند که آنچه در کتب اسلاف نوشته اند از اظهار ان باکی نیست بالجمله سلطان خیلی متعصب بود کفار را در اهانت و ذلت داشتنی مقرر کرده بود که هندوان اندکی پارچه نیله بر جامه خود متصل کنند پیوند کنند تا اطاعت اسلام بظهور رسد و علامت هنود ظاهر گردد کتب هندوان را هر جا نزد هر کس کرمی یافتند می سوختند یا در آب می انداختند و هر کس که از کفار دستار می بست جزیه بقرار اعلی از وی می گرفتند ازین جهت اکثر هندوان اندکی پارچه نیله بر سر می بستند و ترک بستن دستار نموده در خفت و ذلت می بودند و آن چنان خوار و ذلیل شدند که از قوت روزمره عاجز و درمانده بودند نوبتی زنار داری را تهمت اسلام کرده بودند سلطان تمامی علما و فضلای ممالک محروسه جمع کرده دعوای بر وی ثابت نمود چون اسلام قبول نه کرد او را بقتل رسانیدند اول کسی که از سلاطین هندوستان هندوان را خوار و نزار داشته و بدعوی اسلام برهمن را کشته او بود و رعایت اهل اسلام بسیار کردی و مستحقان در روز عاشوره و عیاد خیرات بسیار نمودی در مساجد و مدارس امام و موذن و خطیب و مدرس مقرر کرده وظائف این جماعه از سرکار مرحمت کردی خبرداری نسبت با حوال رعیت و سپاه بجای رسانید که خصوصیات خانه مردم باور سیدی بعضی اوقات شبانه لباس سلطنت از بر انداخته تنها در کوچه و بازار رفته از حقیقت احوال امرا و دیگر خلائق مطلع شدی مردم ظن می بردند که سلطان بجن آشناست که چنین اخبار مخفیه میرساند و بعضی می گفتند که چراغی از طلسمات بدست سلطان افتاده بود که از افروختن آن عالم اجنه ظاهر می شد کیفیت روی زمین و احوال روزمره سلاطین ممالک و خصوصیات عالم و عالمیان بی کم و زیاد اظهار میکرد و خزائن و نیز اشیای دیگر ممالک بموجب طلب سلطان حاضر می نمود بالجمله سلطان خیلی هوشیار و صاحب دانش بود بر امرای ضبط درست داشت اگر جای لشکر تعین میکرد هر روز دو فرمان متضمن تدبیر و ترتیب عساکر و آراستن صفوف جرنغار و برنغار و هراول و قراول و چنداول و آئین کارزار و پیش بردن کار در حمله بر مخالف و محاصره قلعه بنام سردار فوج میفرستاد و نوکرانش را مجال نبود که احدی از ضوابط و حکمش تخالف تواند ورزید اسباب ڈاک چوکی آنجا موجود داشت امرای سرحد که فرمان صادر می شد دو سه کروه استقبال میکرد و صف بسته شخصی که فرمان می آورد بران صفه می ایستاد و امرا نیز صفحه ایستاده.

بهر دو دست فرمان گرفته بر سر مے نهاد هما نجا یا در مسجد جامع بر سر منبر هر جا که حکم صادر مے شد می خواند
و واقعات ولایات و پرگنات هر روز رسیدی و از سوانح آن ممالک مطلع شدی بالاخر سلطان
بیماری سخت رو داده راه نفس بسته شد و قطرهٔ آب درون حلق نرفتے از همان بیماری گذشت

نظم

سکندر که بر عالمے حکم داشت | در آن دم که میرفت دنیا گذاشت
میسر نبودش کزان عالمے | ستانند مهلت دهندش دمی
سکندر شه هفت کشور نماند | نماند کسے چون سکندر نماند

مدت سلطنت بست[۱] و شش سال و پنج ماه

سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر بن سلطان بهلول

تخت مرصع و مکلل بجواهر نفیسه آبدار و لولوی غریبه شاهوار آراستند و انواع
گلهائے مرصع از گوهر درخشان و لعل بدخشان بر آن تعبیه نمودند که تماشائے صورت هر گل
سیرابش هوش نظارگیان مے ربود و مشاهده زیبائے و رعنائے آن ابواب حیرت بر روے
تماشائیان مے کشود نظم

تخت نگویم که سپهر بلند | هفت سر یر از شرفش بهره مند
کر و جهان را بسکونت حدم | ثابت مطلق به ثبات[۲] قدم
صد قدم ایدجم و خاقان به پیش | او نرود یک قدم از جائے خویش
پاشش چهار و چکند رای گشت | کرلب هرکنده[۳] شکر پائے گشت
شیشه[۴] مرصع به بساط زمین | بر سر او شه شده زانو نشین

در ۹۲۵[۵] سلطان بر آن تخت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود رواج داد و نقش ضبط
و تسلط و صلابت بر امرا از پدر هم زیاده بود و احدی را از ارکان دولت مجال نبود که سر مو تخلف
از امر تواند نمود از انجا که واقعه طلبان سیه باطن برائے گرمی هنگامه خویش نمیخواهند که فرمان
روائے مستقل و متسلط بوده باشد لهذا بعضے امرائے شاهزاده جلال خان را که برادر

(۱) بست و هشت سال و پنج ماه فرشته جلد اول صفحه ۱۸۸ (۲) ثبات - (۳) هشاه - (۴) مربع (۵) سنه ۹۲۳
فرشته جلد اول صفحه ۱۸۸ ۱۲

خورد سلطان بود اغوا نموده مدعی سلطنت ساختند آخر الامر ہمان امرا درمیان آمده مقرر کردند که تا سرحد جونپور در تصرف سلطان بوده باشد و در جونپور شاہزاده جلال خان بر مسند حکومت نشیند که در یک ملک[1] دو پادشاه راست نیاید و در یک نیام دو شمشیر نگنجد ۔ نظم

بزم دو جمشید مقامے که دید ۔ جائے دو شمشیر نیامی که دید
تنگ بود مملکتے بر دو شاه ۔ کس ننشیند بفلکے با دو ماه

بعد رخصت شاہزاده بطرف جونپور وزرائے عالی دانش این مصلحت را نه پسندیدند سلطان فرمان[2] بطلب شاہزاده فرستاد که بعضے مصلحت باز رو برد باید کرد شاہزاده درجواب گفت که چون در ساعت نیک برآمده ام بالفعل بمنزل مقصود روانه مے شوم و راضی) باین نگشته وعذرها درمیان آورده راهی گشت و قطع منازل نموده داخل جونپور گردید و مسند آرائے حکومت شد سلطان امرائے آن دیار را باسید وار الطاف بیکران نموده از شاہزاده برگردانید درین صورت شاہزاده پرده از روے کار برداشته علانیه کوس مخالفت نواخته در آن ولایت سکه وخطبه بنام خود کرد و سلطان جلال الدین خطاب کرده لشکر فراهم آورده مستعد بجنگ گردید و با اعظم همایون شروانی که از امرائے کبار صاحب جمعیت بود اتفاق نموده آماده پیکار گردید چون سلطان بدفع این شورش یورش نمود اعظم همایون تاب نیاورده و بیچاره شده از شاہزاده جدا گشته آمده ملازمت نمود شاہزاده نیز نادم گشته میخواست که بملازمت برسد لیکن سلطان قبول نکرد و شاہزاده براجه بکرماجیت ولد راجه مان حاکم گوالیار پناه برد اعظم همایون شروانی با سی هزار سوار و سیصد زنجیر فیل و توپخانه بسیار بر سر گوالیار تعین شد شاہزاده تاب نیاورده از گوالیار برآمده بطرف مالوه رفت و از انجا بولایت گوندوانه در آمد گوندان از روے نامردی و بیمروتی شاہزاده را دستگیر نموده پیش سلطان فرستادند و سلطان اورا بقلعه هانسی روانه کرده از روے بیرحمی در راه مقتول کنانید ۔ نظم

شربت سلطنت و جاه چنان شیرین است ۔ که شهان از پئے آن خون برادر ریزند
چون آزرده دلان بهر ملک مرنج ۔ که ترا نیز همان جرعه بساغر ریزند

چون سلطان نوجوان بود کاریکه پسندیده خردوران و لایق پادشاهان نباشد بے مشورت وزرا مے نمود و اعیان دولت را بتقصیرات سهل بلکه بدون تقصیر قید و زندان مے کرد این

---

(۱) اما ند گفتند که پادشاهی بشرکت راست نیاید (۲) کمسان +

جهت امرا آزرده خاطرے بودند مهابت وصلابت سلطان که در ابتدائے بود از دل امرا زایل گردید
واختلال درکار سلطنت راه یافت از تلون طبیعت پادشاهان پرحذر باید بود گاہے بسلامے برنجند وزمانے
بدشنامی خلعت دهند اگر در مقام عنایت باشند از هزار تقصیر درگذرند واگر عتاب کنند بے گناہی
را بشهرستان عدم فرستند واگر بنده نوازی فرمایند گناهگاران را نوید نجات دهند واگر بر اغراض
آیند مخلصان راسخ الاعتقاد را از ذروه عزت بخاک اندازند القصه میان بهویه[۱] را که از سادات
عظام ووزرائے کرام بود بدون وقوع تقصیر مقید ساخت وغیر از ظهور جرمی که از و قتل
لازم آید آن بے گناه را باغوائے بداندیشان بقتل رسانید گویند که میان بهویه نوعی دانش وسعت فرا
داشت که روزے سلطان سکندر دانه غله موتهه که در مسجد جامع بنظرش درآمده بود برداشته
بدست میان بهویه داد او کورنشات بجا آورده بمقتضائے فکرت بلند بخاطر آورد که چون این
سعادت دست بوس پادشاه یافته فکرے باید کرد که حیات ابدی یابد آنرا در باغچه نشیمن
خود کاشته مراسم حزم واحتیاط در پرورش آن بکار برد از و چند خوشه برآمد چون پخته شد
زیاده از دو صد دانه بهم رسید همچنین چند سال علی التواتر کاشته وحاصلات آن سال بسال
بهم رسانیده مبلغی فراوان پیدا کرد واز آن مبلغها در شهر دهلی مسجدی بعمارت متین احداث
نموده حقیقت این دانه واحداث مسجد بعرض رسانید سلطان بر عقل ودانش او آفرین کرده
بعنایات پادشاهانه وافزایش مواجب سرافراز گردانید وآن مسجد باسم موتهه موسوم گشت وتا
حال در دهلی قائم است وبهمان نام شهرت دارد بالجمله سلطان چنین وزیر صائب تدبیر را ناحق
کشت واعظم همایون شروانی را که محاصره گوالیار داشت در آگره طلبیده قید کرد اسلام خان پسر
او که حاکم مانکپور بود سر بغی برداشته چهل هزار سوار وپانصد زنجیر فیل بهم کرده آماده پیکار
گردید وپیغام نمود که اگر اعظم همایون را از قید خلاص سازند دست از مخالفت برداشته
شود سلطان این معنے را قبول نکرد ولشکر برسر او تعین نمود مقابله ومقاتله عظیم درمیان آمد و
واسلام خان درمعرکه کشته شد واعظم همایون درزندان خانه وفات یافت. بهادرخان[۲]
پسر دریاخان دربهار بغی ورزیده قریب یک لک سوار یکجا کرده تا ولایت سنبهل متصرف
شده خود را سلطان محمد خطاب کرده سکه وخطبه بنام خود نمود وهمچنین همه طرف افغانان وگردان شده
علم مخالفت برافراشتند دولت خان لودی تخالف ورزیده از لاهور پیش حضرت ظهیرالدین

---

(۱) بهوه در تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۱۹۱ بهوه را نوشته (۲) بهادرخان تا شهباز خان ؟

محمد بابر بادشاه در کابل رفته پناه برد و استدعای تشریف هندوستان نمود چنانچه
حضرت بادشاه باعظمت و تمکنت و شوکت وحشمت تمام بهندوستان آمده در مقام پانی پت
جنگ کرده منظفر و منصور شدند و سلطان ابراهیم در آن کارزار کشته شد ایام سلطنت
از هفت سال از ابتدائے سلطان بهلول تا انقراض سلطان ابراهیم سه تن مدت هفتاد
و یکسال و پنج ماه و [illegible] روز جهانبانی کردند ازینجا سلسله لودیان منقطع گردید رباعی

بیا بگوی که پرویز از زمانه چه خورد | بروبپرس که کسری ز روزگار چه برد
گرو گرفت ممالک بدیگری بگذاشت | درو نهاده خزائن بدیگرے بسپرد

حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه بن عمر شیخ میرزا ابن ابوسعید میرزا ابن سلطان محمد میرزا ابن جلال الدین میران شاه میرزا ابن حضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان ذکر تیموریه درین ست

بر منتظران اخبار سلاطین و متصدیان اسمار خواقین پوشیده و مستور نماند که ایزد سبحانه
و جل شانه بمقتضائے حکم محکم و امر مبرم خویش نظام مهام عالم و عالمیان و سرانجام امور جهان و
جهانیان را ضبطے که باید و در صورتے که شاید بحسب ارادت ازلی و مصلحت لم یزلی بمنصه ظهور
مے آرد و هر بنده را در خور استحقاق ذاتی و استعداد جبلی گوهرے او به مرتبه از مراتب
خاص رسانیده و تشریفے که سزاوار بالائے والائے او می باشد کرامت میفرماید چون کارفرمایان
قضا و قدر سلطنت هفت اقلیم در مکامن قوة برائے حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان ودیعت
نهاده بودند در ایام رضاع انوار سرداری و سروری از پیشانی نورانی آن حضرت واضح و اطوار
خلافت و رعیت پروری از خطوط دست والا لایح بود بعد ازانکه سن مبارک بحد تمیز رسید
از ریاض حرکات و سکنات بوے سلطنت و جهانداری چون نکهت ریاحین از نسیم بهاری
میدمید و از مجاری گفتار و کردار نو جهانبانی مانند بارقه برق از ابر آذری میدرخشید اگر
با همرازان و همسران در بازی مے بودند غیر از حکایات حکم رانی و فرمان روائے بر زبان نمے
آوردند و در بازیها هم محض لشکرکشی و صف آرائے می بود نظم

ببازی اگر تیر و ترکش آهنگ بود | حدیثش ز دیهیم و اورنگ بود

بآئین فرمان دهی داشت میل | شدندی برش کودکان خیل خیل
یکی نصب گشتی برسم وزیر | دگر چو امیران خدمت پذیر
زچوب و زنی اه می ساختی | بکاری ز هر سو برو تاختی
چنان فرض کردی که فرمان تخت | بپرغو در آوردی او راز تخت
چو روشن شدی جرم بر کهترش | بریدی و بر نیزه کردی سرش
سزا گفتی این است بر کهتران | بچیند دگر سر از مهتران
بجد بود مانند بازی او | ببازی شدی سرفرازی او
شب و روز در رزم بود و شکار | دل و جان در اندیشهٔ کارزار

القصه در خدمت ترمه شیرین خان[1] والی توران از نسل چنگیزخان که باهم جدی بود آن حضرت بسر می بردند و بمقتضای شجاعت ذاتی و دلاوری گوهری روز بروز برتبه بلند فائز می شدند حتی که پایهٔ قدردان حضرت از جمیع امرای عالی گشت و بدرجه امیر الامرائی پیوستند و در تاریخی که امیر طراغان[2] پدر بزرگوار ایشان که ترک امارت کرده در گوشه قناعت بیاد رب العباد اشتغال داشت ودیعت حیات سپرد آن حضرت در بست و پنج سالگی بود بمدد از روشنی کوکب و بلندی طالع و ارجمندی بخت و یاوری اقبال در ۷۷۱ سنه هجری بعد فوت ترمه شیرین خان والی توران در خطهٔ دلکشای بلخ بر سریر فرمان روائی و تخت جهانبانی جلوس فرموده سکه و خطبه بنام خود کردند و سمرقند را دار السلطنت قرار داده لوای عالمگیری و گیتی آرائی برافراختند و کوس جهان ستانی و مملکت پیرائی بلند آوازه ساختند چنانکه در اندک زمانی ولایت ماوراء النهر و خوارزم و ترکستان و خراسان و عراقین و آذربائیجان و فارس و مازندران و کرمان و دیار بکر و خوزستان و مصر و شام و روم و کابلستان و زابلستان و گرجستان و هندستان و دیگر ولایت در حوزهٔ تسخیر در آورده بر روش منابر جمیع ممالک خطبه و بر وجوه دراهم و دنانیر سکه بنام نامی رواج داده فرمان روایان روی زمین را فرمان پذیر خویش گردانیدند

نظم

ولایت ضبط گشت از قاف تا قاف | شکاران فرو مردند ز اطراف
نماند اندر جهان صاحب کلاهی | که پیشش نرفت اندر پناهی

(۱) ترمه شیرین خان۔ اکبرنامه دفتر اول صفحه ۷۸ (۲) امیر طراغای اکبرنامه دفتر اول صفحه ۷۹

کله داری که سرکش بود و بے باک | سرش را با کله افگند بر خاک
خسان را پاک کرد ے ہر دیارے | بگلزار زمین نگذاشت خارے

مدت سی و پنج سال سلطنت باستقلال کمال کرده در ۸۰۷ شنه در مکان ابدار[۱] هفتاد و فرسخی از سمرقند که متوجه فتح خطا بودند در عمر هفتاد و یک سالگی به بیماری سخت رحلت نمود منظم

سلطان تمر آنکه مثل او شاه نبود | در هفتصد و سی و شش آمد بوجود
در هفتصد و هفتاد و دویم کرد جلوس | در هشتصد و هفت کرد عالم پدرود

جلال الدین میران شاه میرزا :- پسر سویم حضرت صاحبقران حکومت عراقین و آذربایجان و دیار بکر و شام داشت در ۸۱۰ شنه با قرا یوسف ترکمان در حوالی تبریز جنگ کرده درجه شهادت یافت۔

سلطان محمد میرزا :- پسر دویم جلال الدین میران شاه میرزا در خدمت خلیل سلطان میرزا برادر کلان خود که فرمان روائے توران بود بسپه سالاری و سرداری میگذرانید چون خلیل سلطان میرزا بجانب خراسان رفت در صحبت میرزا الغ بیگ ولد شاہ رخ میرزا ابن حضرت صاحبقران که بنی عم بوده باشد میگذرانید میرزا الغ بیگ در علم نجوم مهارت کمال داشت حقیقت گردش افلاک و شرف و هبوط کواکب از صفحات آسمان میخواند و بدون مشاهده کتب نجوم از کمال اشتغال از تخریج و تدخیل ستارگان به بروج و خصوصیات نتائج آن خبر میداد و بے اظهار اسرار و ابراز راز از سرایر نهانخانه دلهائے مردم و احوال حال و مال هر کدام بمعرض بیان مے آورد و اکثر احکام زیج جدید بر دانشمندان این علم از میرزا یادگار است و در کتب نجوم مرقوم القصه سلطان محمد میرزا که همراه الغ بیگ میرزا میگذرانید باجل طبعی درگذشت۔

سلطان ابو سعید میرزا ۔ ولد سلطان محمد میرزا در بست و پنج سالگی سریر آرائے سلطنت گردید هیزده سال حکومت ترکستان و ماوراء النهر و بدخشان و کابل و غزنین و قندهار و حدود هندوستان نموده در آخر عمر عراق نیز گرفت در ۸۷۳ شنه اتفاقاً [illegible] در قید ازون حسن ولد میرزا یوسف حاکم آذربائیجان افتاد یادگار میرزا [illegible] شاہرخ میرزا که نوکر او بود سلطان را بقتل رسانید۔

سلطان عمر شیخ میرزا ۔ پسر چهارم ابو سعید میرزا حکومت فرغانه [illegible]

---

(۱) [illegible] اکبرنامه دفتر اول صفحه ۸۰ موضع اترار نوشته (۲) او زجند- اکبرنامه دفتر اول صفحه ۸۳

ونخشب داشت درخطه اندجان که تخت گاه فرغانه است به سبب شکستن جبر که عمارت سلطانی برآن بود در سنه ۸۹۹ و در عمر سی و نه سالگی برحمت حق پیوست درآن وقت سلطان احمد میرزا برادر کلان عمر شیخ میرزا سلطنت سمرقند داشت بر سر اندجان لشکر کشیده مدتی محاصره نمود بارادت الهی لشکر بابر بسر لشکر یائش غلبه آورد واکثر مردم و چارپا تلف شدند ازینجهت ازانجا خایب وخاسر باز گشت :-

حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه بن عمر شیخ میرزا

در دوازده سالگی ۸۹۹ سنه در اندجان بر سریر سلطنت نشسته یازده سال در ماوراءالنهر باسلاطین جغتا و ازبک محاربات سخت نمود وسه نوبت بر سلطان احمد میرزا عموی خود غالب آمده فتح سمرقند کرد ازانجا که مشیت ازلی بران رفته بود که گوهر یکتائی اقبال آنحضرت بمنصه ظهور رسانیده شود و کشور هندوستان به پرتو آفتاب عالمتاب شرق دولت گرد دار شعشعه نیر جهان افروز این سلسله علیه اقلیم هند فروغ جاوید پذیرد آخر کار درآن دیار فتح البابی که در خور همت آنحضرت نگشت ناگزیر از سمرقند برآمده با معدودی روانه شد و ودر بدخشان رسیده بخسرو شاه جنگ نمود فتح یافت وازانجا بکابل آمده از محمد مقیم ولد ذوالنون ارغون که او با عبدالرزاق میرزا ابن الغ میرزا بن ابوسعید عم زاده آنحضرت جنگ کرده مظفر شده از مدتی بر کابل تصرف داشت مستخلص نمود و محمد مقیم شکست خورده از کابل پیش شاه بیگ برادر خود که حکومت قندهار داشت رفت وآنحضرت باستقلال کمال مسند آرای کابل و بدخشان گردیده بعیش وعشرت اشتغال ورزید ازین پیش اولاد حضرت صاحبقران را میرزا گفتندی درینولا آنحضرت خود را بادشاه خطاب کرده جشن مسرت وکامرانی در بزم بهجت وشادمانی آراست تمام ایام بهار کابل بفرح وسرور گذشت هوای آن خطه دلکشائی بر مزاج اقدس سازگاری نمود و فواکه وآب گوارا افتاد بی ائبه تکلف تعریف وتوصیف کابل جنت مثل از کالبد بیان و قالب شرح افزون است هریست بزرگ بجمیع حوصلهٔ آراسته وبعمارات عالیه پیراسته مصریست سترگ نوادر هفت کشور معمور واجناس عزیزه ربع مسکون مملو بازار مسقف باین دل پذیری تعمیر ته ورشته دکاکین مانند نظم جواهر انتظام پذیرفته قلعه آهنین بنیادش از زبان کنگرها

بافلاک سخن میگوید و کوه سرکوبش از غایت بلندی باسمان همسری مے جوید فضاے نگارینش از خلد برین نمونه و سواد بهار رنگینش از روضه رضوان نسخه زمینش سراسر اشجار و فواکه خیز باغهاے سیرابش همه نزهت انگیز و باد بهاریش دلهاے افسرده را اعجاز عیسوی بکار مے برد و هواے نوروزیش بجانهاے پژمرده مانند دم مسیحاے شگفتگی مے بخشد شیرین کاری میوهاے رنگارنگ و لذت بخشی فواکه هاے گوناگون هندوستانیان را کابلے میسازد وسازگاری هوا وخوشگواری آب اهل هند را هواے هند از دل مے براندازد

نظم

حق نگهدار شهر کابل باد — این چمن تا جهان است پر گل باد
در هواے بهار او شاید — که بتن روح رفته باز آید

آنحضرت از هواے کابل بغایت خوشوقت شده آنرا دارالسلطنت قرار دادند و در ایامے که مشاطه ربیعی عروس جهان را بهرصفت میکرد و دایه نوروزی شاهد روزگار را زیب وزینت میداد وابر بهاری گلشن گیتی را ابروے مے بخشید واز نسیم مسیحاے نفس در ابدان نباتات روح میدمید بموجب حکم والا متصل شهر باغی مطبوع ودلکشا وگلشنی مسرت بخش ونزهت افزا طرح افگندند که از طراوت ونضارت دم مساوات بباغ جنت میزد وجوے از گذرگاه آورده در آن نزهت کده روان کردند که ازاین طراوت دائمی تواند بود دلنشین گلشنی که اگر بگلشن خلد برین نسبت داده آید لایق ورنگین گلبنی که اگر ببوستان بهشت تشبیه کرده شود بنفس الامر موافق دیده در تماشایش چون دیده نرگس از حیرت باز میماند و زبان در بیان ثنایش بسان سوسن حرف زدن نتواند سرو صنوبرش از نهایت بلندی سر بفلک کشیده دارد و عرعر وچنارش از غایت بالاے شاخ باسمان مے برآرد و هر درخت جوان بخت ازبسیارے اثمار چون پیران پشت خمیده و میوه هاوت اندو مانند حلواے بهشتی بے حرارت آتش در رسیده و درختان نوخیزش مانند قامت شاهدان سهی بالا ودلاویز ونونهالان سبز قبایان دلبران سبز پوش مسرت انگیز

نظم

خاکش از بوے خوش عبیر سرشت — میوه هایش چو میوهاے بهشت
میوه چند زان کنم تعداد — تا دهد میوه بار شاخ مراد
گر ز انواع سیب یاد آرم — نه توانم که جمله بشمارم

به گلاسے کنم نفس مشکین | تا کنم سیب سُرخ را تحسین
وصف زرد آلو ار کنم بنیاد | سازم اول دل و زبان را شاد
دم سپارم ز دن ز شفتالو | کین سخن را دگر بود پہلو
چون در آیم بوصف آلوچه | فکر تم گم بود درین کوچه
سُرخ آلو ببرس و الوانش | تا نیائے بکشت بستانش
گردبیدانه توت طبع نواز | مرغ دلہا اسیر دام نیاز
وصف انگور اگر بنظم آرم | مست گردد خرد ز گفتارم
شکر انگور از شکر خوشتر | کام امید ازو پر از شکر
صاحبے صاحبان دانش را | صاحبے دلپذیر روح افزا
ور ہمینی سخن چه گویم راست | دل عشاق ازو بہ برگ نواست
در بوصف انار پردازم | حقه طبع پر گہر سازم
آلو انگور و قند قی دامرود | چون کنم تا ز وصف ہر یک بود
یادم آید چه گویم از بادام | چشم آن سرو قد سیم اندام
دہنم ہمچو پسته ماند باز | بس کنم تا نہان نماند راز

در ایام بودن آنحضرت بخطۂ دل کشائے کابل سنہ ۹۱۱ زلزلۂ عظیم واقع شد فصیلہائی قلعه و اکثر منازل بالائے حصار و عمارات شہر از شدت زلزله افتاد و خانہائے موضع لمغان بالتمام انہدام یافت سی و سه مرتبه زمین در یک روز جنبش اندا ساس عمر بسیاری مردم و دیگر ذیحیات فرو ریخت و تا یک ماه شب و روز یک دو سه مرتبه زمین در تزلزل بود و درمیان لمغان و بیک[1] توت پارچه زمینی که عرض آن یک گنجه بانس یعنی شصت و ربع بریده یک تیرانداز پایان رفت و ازجائے بریده چشمہائی آب پیدا شد و از استرغچ تا میدان قریب شش فرسخ آنچنان زمین شگافت که بعضے از اطراف او برابر فیل بلند شده بود در آغاز زلزله از سر کوہہا گرد و با دشدت تمام برخاست و آثار قیامت نمودار شد درہمین سال در ہندوستان نیز زلزله عظیم عام شده بود بالجمله آنحضرت در کابل بوده بمقتضائے مادر فطری و جرأت ذاتی کمر ہمت بتسخیر ہندوستان بستند پنج مرتبه از کابل یورش فرمودند مرتبه اول در سنه ۹۱۲ تا سرحد ازنواح ملتان مرتبه دوم در سنه ۹۲۵ براه خورد کابل تا نواحی

(۱) بیغان و بیک توت. اکبرنامه دفتر اول صفحه ۹۸ (۲) مرتبه

بندر اول عرف لمغان مرتبہ سویم در ۹۲۵ سنہ بہیرہ پنجاب مرتبہ چہارم در سنہ ۹۳۰ تا لاہور و دیپال پور مرتبہ پنجم در سنہ ۹۳۳ چون از بدسلوکی و بیدادی سلطان ابراہیم اکثر امرا برگشت و در اکناف بلاد فتنہ و فساد برخاست و در ہر طرف نوکران سلطان یعنی و رزیدہ دولت خان و غازی خان از لاہور عرضداشت مشتمل استدعائے تشریف آوردن بخدمت حضرت پادشاہ نوشتہ و بعد آن دولت خان از لاہور روانہ کابل گشت لہذا قصد ہندوستان فرمودہ بعضے امرا پیش از خود بلاہور و دیگر اماکن آن طرف فرستادند آنحضرت نیز بدولت و اقبال نہضت فرمودہ مانند خورشید از برجی بہ برجی و ہمچو کواکب از مکانے بمکانے قطع منازل نمودہ برکنار آب سند رسیدہ ہال واجب[۱] لشکر منصور بنظر والا در آوردند عدد سوار و پیادہ از سپاہی و سوداگر و اکابر و مسافر بدہ ہزار رسید درین اثنا خبر آمد کہ دولت خان و غازیخان از عہد و مواثیق برگشتہ چہل ہزار سوار و پیادہ جمع کردہ حصار کلانور را متصرف شدہ اند و با مرائے بادشاہی کہ پیشتر در لاہور رسیدہ بودند عزم جنگ دارند و از مردم بادشاہی سیالکوت نیز انتزاع نمودہ اند آن حضرت باستماع این خبر بسرعت متوجہ شدہ برکنار آب چناب حوالی قصبہ بہلول پور نزول اجلال فرمودند و حکم شد کہ سیالکوت را خراب کردہ ساکنان آن جا را در بہلول پور آباد گردانند از آنجا پیشتر روانہ شدند اتفاقاً پیش ازین چند روز عالم خان و دیگر امرائے سلطان ابراہیم منحرف شدہ لوائے مخالفت برافراشتہ قریب چہل ہزار سوار یکجا شدہ بسلطان آمادہ پیکار گشتہ عازم دہلی گردیدہ بودند سلطان بمقابلہ آنہا برآمد آن مردم بجنگ روز صلاح ندیدہ شبخون آوردہ بسیارے از لشکریان سلطان کشتہ و خستہ گردیدند روز دیگر محاربہ سخت نمودہ منہدم شدند بعد رسیدن در سہرند خبر نزول رایات عالیات حضرت بادشاہ در حدود سیالکوت شنیدہ عازم درگاہ والا شدند و با دراک سعادت ملازمت مورد الطاف بیکران گردیدند آن حضرت از سیالکوت متوجہ پیشتر شدہ براہ پرسرور بکلانور تشریف بردند و از آنجا کوچ فرمودہ قلعہ ملوت بتسخیر در آوردند و غازیخان کہ از عہد برگشتہ بود و از رہے خجالت قرار بر ملازمت نمید لو بالآخر نادم گشتہ بملازمت رسید بحسب صلاح دولت خواہان دولت خان را با رفیقانش در قلعہ ملوت محبوس نمودند در ہمان حبس مرغ روح او قفص بدن پرواز نمود آن حضرت از آنجا روانہ شدہ

---

[۱] غالباً المعروف سپاہ ۱۲۵

بانباله رسیده ازان منزل شاهزاده محمد همایون میرزا را بتسخیر حصار فیروزه رخصت فرمودند شاهزاده جوان بخت دران سرزمین رفته داد مردانگی و دلاوری داده آن نواحی را مسخر گردانیده بملازمت رسید و بجلدوی این خدمت حصار فیروزه و یک کرور تنکه نقد بشاهزاده مرحمت شد و در منزل انباله خبر رسید که سلطان ابراهیم ایک لک سوار و توپخانه بسیار و هزار فیل کوه شکوه بقصد جنگ از دهلی بر آمده منزل بمنزل سے آید آن حضرت از انباله راهی گشته بعد قطع منازل و طے مراحل در والی شهر پانی پت رسیده نزول اقبال فرمودند سلطان ابراهیم نیز در نواحی آن شهر رسیده در استعداد پیکار گردید هر روز از طرفین دلاوران جنگ آور داد مردانگی میدادند و مجاهدان لشکر بادشاهی بتائیدات الهی غالب می آمدند و سورد تحسین و آفرین مے شدند سلطان ابراهیم با شوکت و حشمت بسیار و مهابت و صلابت تمام بقصد جنگ و محاربت بر فیل آسمان شکوه سوار گشته روده معرکه آورد :- **بیت**

چو از خاک بر باد صرصر نشست   براهیم گفتی بر آذر نشست

افغانان دران کارزار فیلان کوه کردار انتخاب کرده بگیم و دیگر سلاح آراسته بر لشکر بادشاهی سر دادند آن عفریت پیکران از تندخوئی و عربده جوئے بهر طرف که میدویدند صف مغلیه را برهم میکردند و بهر جانب که روے آوردند تو زک جمعیت[1] مغلان از هم میگسیختند از صدمات فیلان بادتگ اسپان مغلان که هرگز چنین مهیب صورت ندیده بودند تاب پناورده پیش نے توانستند رفت و هرکس که از دلاوران لشکر بادشاهی بجرات و جبارت پیش میرفت بخرطوم فیلان گرفتار شده بخاک برابر میشد :- **نظم**

چو خسپید خرطوم فیلان مست   در اعضائے مغلان در آمد شکست
ز خرطوم فیلان پر عربده   بلائے سیه ز آسمان آمده
ز دندان بزخم آتش انگیختند   همه خاک با خون در آمیختند
یکے را بدندان بر آویختند   یکے را بزانو در آمیختند

درین وقت حضرت بادشاه نظر بر لشکریان خویش انداخته و غلبه فیلان و اضطراب بهادران ملاحظه کرده سخنان عنایت امور و مقدرات همت تحقیق بر زبان مقدس آورده فرمودند که اے مردان بکوشید تا جامهٔ زنان بپوشید همگنان کمر همت بستند دلاوری را باجان نثاری

(۱) سلک جمعیت ترک

همه وحشت و دلیری را با جان بازی هم آغوش کرده مملو از رونق و داد مردانگی و مردی داده بسان رستم و افراسیاب و مانند اسفندیار و سهراب بجنگ پرداختند **نظم**

دو دست آوریده بکوشش برون — بهر دست غلطان تیغ الماس گون
بهر جا که بازو برافراختی — سر فیل را زیر انداختی
بیک زخم خرطوم میشد جدا — تو گوئی که از کوه افتاد اژدها
بپاشید خرطوم فیلان ز تیغ — تو گوئی همه مار بارد ز میغ

متکفلان توپخانه از طرفین بلتوپهاے زلزله افگن و ضرب زنهاے کوه شکن آتش در دادند از صعوبت صدا تزلزل در زمین و آسمان افتاد و غریو تحیر از کون و مکان برخاست زهرهٔ مستمعان شگافته شد و گوش شنوندگان انباشته گشت خرمن هستی بسیاری از بوارق ضرب آنها سوخته گردید و دود اجل در دماغ اکثرے میپیچید از کثرت دود و دخان عرصه نبرد بنوعی تاریک شد که تا زمان متحیره آدمی و اسپ محسوس نمے گشت و فرط غبار مانند ابر سیاه سطح هوا را بنهج تیره ساخت که گویا شب دیجور نقاب ظلمت بر رخ روز انداخته و دود مانند دیوانگان ژولیده مو مضطربانه برروے زمین مے دوید و دخان برنگ گردباد بپاے شتاب باوج فلک مے پیچید **نظم**

ز بس دود کامد فراز از فرود — سیه شد بیک بار چرخ کبود
چنان دود شد سوی گردون شتاب — که شد چشمهاے کواکب پر آب

از انجا که ارادت ازلی و مشیت لم یزلی بران رفته بود که رشتهٔ سلطنت لودیان منقطع گردد و ممالک هندوستان در ظل هدایات عنایت این خاندان والاشان مورد امن و امان شود فرمان قضا گریبان جان سلطان بدست اجل گرفته بمقابله بهادران لشکر اقبال که چون سد روئین بلباس آهنین آراسته و بزیور فتح و نصرت پیراسته بودند کشیده آوردند از هر دو طرف مبارزان شهامت نشان داد جانفشانی و جانستانی دادند و مراسم قتال و جدال بتقدیم رسانیدند و کارزار عظیم روداد و آتش پیکار مشتعل شد بالاآخر نسیم فتح و ظفر از مهب اقبال وزید و غنچهٔ مراد در گلبن آمال شگفته گردید و سلطان ابراهیم ناگهان در گوشه کشته شد و اکثرے از لشکریانش علف تیغ بیدریغ گشته طعمه زاغ و زغن گردیدند پنج شش هزار آدم نزدیک نعش سلطان مقتول گشته افتادند و بقیة السیف منهزم گشته سر در بیابان

نهاده بدر رفتند نظم

نه زانگونه پیکار آمد پدید | که مشروح گردد بگفت و شنید
زبس کشتگان شد زمین ناپدید | توگفتی که روز قیامت رسید
در آن ره زبس کز عدو کشته شد | بیابان همه پشته برپشته شد
شد از کشته برکشته بالا و پست | بتاراج جان مرگ بگشاد دست
زبس کشته افتاد در کوه و دشت | جهان گفت بس بس که از حد گذشت
گر این جنگ رستم بدیدی بخواب | شدی از نهیبش دل و زهره آب

بالجمله بتایدات الهی فتحی که بادشاهان پیشین را میسر نشده بود و مقدمه تمام فتوحات هندوستان تواند شد چهره ظهور برافروخت و خرمن دولت و حیات سلطان ابراهیم از برق تیغ آنحضرت پاک بسوخت بعد ظهور چنین فتح شگرف حضرت بادشاه جبین نیاز بر زمین عجز نهاده سجدات شکر و سپاس به درگاه بادشاه حقیقی بجا آورده متوجه دهلی شدند و در آن مصر جامع که تخت گاه سلاطین هند است رسیده سکه و خطبه بنام نامی خویش نمودند قطعه

ظهیر الدین محمد شاه بابر | سکندر شوکت و بهرام صولت
بدولت کرد فتح خطه هند | که تاریخ آمدش فتح بدولت

درهائے خزائن که گرد آورده چندین سلاطین بود کشوده هفتاد لک تنکه سکندری بشاهزاده محمد همایون میرزا و یک خانه خزینه بے آنکه تحقیق شود ضمیمه انعام فرمودند و ده لک تنکه بهریک امرا مرحمت شد و تمامے یکه جوانان بلک مردم اردوے معلی از انعام کامیاب شدند و بشاهزاده هائے کامگار و پردگیان شبستان اقبال که در کابل بودند بقدر تفاوت درجات نقد و جنس روانه کردند بعد تنظیم و تنسیق امور دهلی متوجه اگره گشتند و دران مصر دلکشا بجهت نظم و نسق مالی و ملکی طرح اقامت افگندند سوائے دهلی و اگره باطراف ممالک افغانان لوائے مخالفت مے افراشتند آخر الامر بتدابیر صائبه و افکار ثاقبه آنحضرت بمرور ایام اکثر مخالفان سر بر خط اطاعت و انقیاد نهادند و هرکس بقدر مراتب مشمول عواطف گردید و امرائے قدیم و جدید را در خور حال اقطاع مرحمت شد و از شمول عواطف والا والده فرزندان و وابستگان سلطان ابراهیم را مشمول عنایات ساخته اموال و خزاین خاصه ایشان را بایشان مرحمت فرمودند و اضافه بر آن هفت لک تنکه از ممر انفاق بوالده سلطان

بطریق سیورغال مقرر گشت والده سلطان ممنون عنایت بے غایت گردیده یک قطعه الماس که هشت مثقال وزن داشت وتخمینا بصران جواهرشناس قیمت آن نصف خرچ روزمرو ربع مسکون بود میگفتند که آن الماس از خزانه سلطان علاء الدین است که او از اولاد راجه بکرماجیت بدست آمده بود پیش کش حضرت بادشاه نمود القصه آنحضرت در آگره نزول اجلال فرموده بانتظام مهام پرداخت وتمام ایام برسات که بمقتضائے نزاهت هوا و شمامت غمام وتازگی روزگار و سرسبزی زمین و رسیدگی میوه هاے بهار هندوستان است بعیش وعشرت گذرانیدند و از عدل و انصاف جهان را رونق بخشیدند و از بخشش و بخشائش جهانیان را کامیاب فرمودند - **بیت**

آسوده جهان بدولت او　　　افروخت نظر بطلعت او

چون ایام برسات بانقضا رسیده ابر از بارش شبانه روزے آرمیده چهره آسمان از حجاب سحاب و روے زمین از نقاب آب نمودار گردید لطافت هوا پرده ابر از میان افلاکیان و خاکیان برکشید شدت آفتاب و سوزش گرما که ساکنان خطه وجود و متوطنان عالم شهود را در تب و تاب داشت فرونشست اهل روزگار که از کثرت آب و خلاب و فرط تاب آفتاب پاے تردد در دامان تعطیل کشیده بودند همت به تحصیل مقاصد بربستند موسم نبرد و جولان شجاعت شعار و زمان جولان گری باد پایان برق رفتار در رسید آنحضرت بعد روز دسهره که آن هندی جشن است باستیصال مخالفان بے اعتدال و پامال معاندان بدمال متوجه شدند بدین اثنا رانا سانگا که از راجهاے عظیم الشان هندوستان بود باغوائے حسن خان میواتی با لشکر فراوان و توپخانه بے پایان بجرأت و جسارت تمام از مکان خود روانه شده در بیانه که متصل آگره واقع است بقصد محاربه با آنحضرت در رسید و نیز جمعی افغانان که با سلطان ابراهیم هم مخالفت داشتند با پنجاه هزار سوار و فیلان بسیار از جانب قنوج خروج کرده بهار خان(۱) ولد دریا خان را بسلطنت برداشته سلطان محمد لقب کردند و شورش عظیم بهر طرف برخاست و در اقطار ممالک فتنه و فساد رو داد امراے کابلی که خو پذیر دیار سرد و سیر بودند چه از ستوه آمدن بافراط گرما و چه از بسیاری ترددات محاربات و چه از غلبه رانا سانگا و افغانان و چه از بے همتی خودها

نسخه (۱) بهادر خان

اکثرے قصد معاودت کردند و وزران کنگش بعرض رسانیدند که چون مخالفان از هر طرف هجوم آورده اند و تا حال ملک بواقعی ضبط نشده است بهتر که چند قلعه استحکام داده بولایت پنجاب رفته اقامت باید ورزید و مترصد لطیفهٔ غیبی باید بود حضرت بادشاه فرمودند که این چنین مملکتی را بمشقت تمام گرفته و خلق کثیر که شریک ملت بودند بقتل داده باشم امروز از بیش کافری غمنا کرده و عذر شرعی بدست نیاورده اگر معاودت نمایم بادشاهان اطراف بچه زبان یاد کنند قطع نظر ازین در عرصهٔ محشر چه عذر توانم گفت هیهات هیهات وقت آنست که همت را با شجاعت همدوش دلیری را با دلاوری هم آغوش نموده کارزار مردانه باید نمود اگر بتائیدات الهی فتح مے شود غازی مے شویم و اگر کشته میگردیم درجه شهادت مے یابیم و دیگر انواع سخنان مردانه و نصایح عالی همتانه بر زبان آورده آن جماعة را دل دادند و همت بخشیدند همگنان قبول کرده دل بر مرگ نهاده از آگره بر آمدند و صفوف مصاف آراستند از آن اطراف رانا سانگا نیز آمده آماده پیکار گشت بهادران قوی دل چون شیران زنجیر گسل بر رزمگاه در آمده کوششے دکششے نمودند که نظارگیان را ذکر رستم و افراسیاب از یاد رفت بلکه روح اسفندیار و سهراب از فراز آسمان تحسین گر گردید۔ **نظم**

بجنبش در آمد دو لشکر چو کوه | ازان جنبش آمد زمین در ستوه
ز پولاد پوشان لشکر شکن | تن کوه لرزید بر خویشتن
ز باریدن تیر همچون تگرگ | بهر گوشه برخاست طوفان مرگ
زهر جا دلیران زور آوران | کشیدند شمشیر کین از میان
زخون جوی ها شد روان هر کران | یکے جانفشان و یکے جانستان

چون تائیدات ازلی و تمدیدات لم یزلی قرین حال فرخنده مال اولیائے دولت بود صبح فیروزی از مطلع اقبال دمید و چهرهٔ ظفر بحسب خواهش نمودار گردید رانا سانگا نیز چون پشه از وزش باد گریزان و مانند دیوار از سیل افتان و خیزان رو بهزیمت نهاد و بصد محنت و مشقت افتان و خیزان به بیوت خویش رسید و لشکریانش علف تیغ بیدریغ شدند و از خون مخالفان عرصه کارزار لاله زار گشت **نظم**

اگر ماهی از سنگ خارا بود | شکار نهنگان دریا بود

کجا صعوه را این میسر شود — که با باز در وزے برابر شود
کبوتر که پهلو زند با عقاب — بقصد سر خویش دارد شتاب
شغال ار کند پنجه با نره شیر — سر بخت خود را در آرد بزیر
بجائے که شیران در آیند بجنگ — چه یارائے روبه که ایستد بجنگ

آنحضرت بعد چنین فتح سجدات حمد بیکران بدرگاه حضرت واجب العطایا بتقدیم رسانیده در اندک معاودت فرموده بتدبیرات صائب خس و خاشاک اهل خلاف و طغیان از عرصه ممالک پاک رفتند و اکناف گیتی و اقطار هندوستان در حیطه تصرف اولیائے دولت در آمد هنگامه افغانان از طرف قنوج برهم خورده و امرائے کابلی از ظهور چنین فتوحات دل نهاد خدمت شده حسب المدعائے اقطاع یافتند و دل از کابل بر کشیدند عالم برهم خورده انتظام تازه یافت مهام سلطنت بنظام آمد اسباب انبساط بظهور پیوست لوازم داد و دهش به تقدیم رسید کوته حوصله ها را فراخی مسرت پدید آمد ساده دلان هیچمدان را سررشته دانش بدست افتاد همت والا به ترفیه احوال رعایا و آبادی ملک مصروف گشت شاهزاده محمد همایون میرزا را برائے انتظام پراگندگی ها بسمت سنبهل فرستادند و شاهزاده کامران میرزا را لاهور و ملتان جاگیر مرحمت فرموده از کابل طلب داشتند شاهزاده از کابل بلاهور آمد و ولایت ملتان که از مدت متمادی از تصرف سلاطین دهلی بدر رفته بود بحسن تدبیر و شمشیر همت شاهزاده کامران میرزا و بتائید اقبال لایزال حضرت بادشاه بتسخیر در آمد

بر خوانندگان اخبار ممالک پوشیده نماند که از بعضے تواریخ بدین نمط بمطالعه این خاکسار در آمده که در ولایت ملتان آغاز ظهور اسلام در سنه نود و نه هجری از محمد قاسم در زمان حجاج بن یوسف است بعد آن سلطان محمود غزنوی آن ولایت را از تصرف قرامطه ملاحده بر آورده رواج اسلام داد پس از آن شهاب الدین سلطان غوری بر هندوستان فتح یافت ولایت ملتان نیز در تصرف سلطان در آمد از ابتدائے ۵۸۸ سنه هجری لغایت ۸۴۷ سنه آن ولایت در تصرف سلاطین دهلی ماند چون به سبب سستی سلطان محمد شاه که از نژاد رایات اعلی خضر خان فرمانروائے دهلی بود در هندوستان ملوک طوائف گردید و در هر اکناف امرا سر از اطاعت برتافتند حاکم ولایت ملتان نیز دم استقلال زد و از حکم سلطان محمد شاه انحراف ورزید چون نوبت سلطنت به سلطان علاء الدین ولد سلطان محمد شاه رسید او از پدر هم سست

تر گردید و در امور ممالک زیاده بر هم زدگی روداد و اختلال کمال راه یافت و بهر طرف سرکشان سر کشیدند ولایت ملتان بنابر تواتر و توارد صدمات مغول که هر سال از جانب کابل بر آمده تاخت و تاراج میکردند از حاکم خالی ماند اعیان و ارکان این ولایت و اهالی و موالی شهر باهم مشورت کردند که بدون حاکم کار این مملکت مختل گشته برای حراست خلایق و نظم امور مملکت، وجود حاکم ناگزیر است همگنان منتفق اللفظ والمعنی بوده شیخ یوسف قریشی را که از اولاد شناور دریای حقیقت عارف معارف طریقت سر حلقه اولیای مخدوم العالم شیخ بهاؤالدین ذکریا قدس الله سره بود بسلطنت ولایت ملتان بر داشتند شیخ یوسف فرمان روائی آن ولایت باستقلال یافته در ۸۵۵ سنه سکه و خطبه بنام خود کرد و درویشی را بجهانبانی همرنگ و ولایت را بسلطنت همسنگ گردانیده قلوب عالم(۱) را بخود رام ساخت و امور فرمان روائی را رونق و رواجی تازه داد بعد چندگاه رائے سهره که سردار جماعت لنگاهان بود و قصبه سیوی باو تعلق داشت به شیخ یوسف پیغام نمود که سلطان بهلول لودی بر سلطان علاؤالدین غالب آمده سکه و خطبه بنام خود کرده بر تخت دهلی نشسته و بر اطراف ممالک متصرف شده متسلط میشود مبادا بر ملتان لشکر کشد درچنین وقت خبرداری و هوشیاری و حراست ولایت ضرورت اگر مارا از جمله دولت خواهان و لشکریان خود دانند و جماعه لنگاهان را که خدمت طلب سپاهی درست هستند پیش از اند تقدیم خدمات بجان کوشیده شود شیخ این معنی را قبول کرده مشارالیه را پیش آورده بانتظام امور جهانبانی رفیق گردانید رائے سهره کمر خدمت بر میان جان بسته بواسطه استحکام نیک اندیشی و دولت خواهی دختر خود را در عقد نکاح شیخ آورده همیشه اتحاف تحائف لایقه بدختر خود مے نمود گاه گاہے برائے دیدن دختر در شهرستان نزد شیخ میرفت نوبتی جمیع مردم خود را در ملتان در آورده التماس کرد که جمعیت مارا بنظر قدسی در آورده از خوران خدمت فرمایند شیخ ساده لوح از مکر و خداع غافل بوده تفقدات نمود رائے سهره بعد از آنکه سال واجب بنظر شیخ در آورده بابک خدمتگاری بجهت ملاقات دختر آمده نشست خدمتگار بموجب اشاره او بزغاله را در گوشه بکار د رسانیده خون آنرا گرم در پیاله انداخته آورد آن مکار پیاله خون را سراً در کشید و بعد از زمانی از روئے فریب فریاد بر آورد که در شکم درد غالب آمده و زمان زمان جزع و فزع زیاده مے کرد و قریب نیم شب

ف(۱) سنه ۸۵۵ یا سنه ۸۴۹ در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۲۴ رای سهره و در طبقات اکبری صفحه ۶۳۹ رای سهره نوشته

ملازمان شیخ یوسف را بقصد وصایا حاضر ساختہ در حضور آنجماعۃ استفراغ نمودہ از دہان خون بر آوردہ باین فریب خویشان و برادران خود را بجہت وداع و اظہار وصیت از بیرون شہر درون قلعہ طلب داشت چون ملازمان شیخ یوسف حال او را بدینمنوال دیدند از آمدن مردم او درون قلعہ مضائقہ نکردند بدین تقریب اکثر مردم او بقلعہ در آمدند و بعد از زمانے سر از بستر بیماری برداشتہ تمام منتسبان خود یکجا کردہ معتمدان را بحراست ہر چہار دروازہ تعین کرد تا نگذارند کہ نوکران شیخ یوسف از قلعہ شہر وارک در آیند آنگاہ در خلوت سرائے شیخ رفتہ کسان خود بہر طرف نصب کرد و شیخ را بدست آوردہ قید کردہ سر سلطنت بر داشت و سلطان قطب الدین خطاب کردہ سکہ و خطبہ بنام خود نمود مدت سلطنت شیخ یوسف دو سال

سلطان قطب الدین عرف رائے سہرہ لنگاہ

در ۸۵۹ھ سکہ و خطبہ بنام خود کردہ با مور فرمان روائے پرداخت و شیخ یوسف بتقاپو کہ یافت از قید فرار نمودہ پیش سلطان بہلول لودی در دہلی رفت سلطان بہلول رسیدن شیخ مغتنم دانستہ خوش وقت گردید بکمال احترام بجا آوردہ دختر خود در عقد مناکحت شیخ عبداللہ خلف شیخ مذکور در آورد القصہ سلطان قطب الدین فرمان روائے ولایت ملتان باستقلال تمام حسب مدعائے نمودہ باجل طبعی در گذشت مدت سلطنت او شانزدہ سال

سلطان حسین بن سلطان قطب الدین

در ۸۷۴ھ قائم مقام پدر گشت چون صاحب تردد و دلاور بود بقوت شجاعت و مردانگی قلعہ شور را از تصرف غازیخان تسخیر در آورد و بعد چندگاہ چنیوت رائیز از ملک ماجھی کہوکہر گماشتہ سیدخان گرفت و در سرع اقات تا کرور کوت و دہنکوت متصرف شد سلطان بہلول لودی بتحریک شیخ یوسف باربک شاہ پسر خود را با تاتار خان حاکم پنجاب بر سر سلطان حسین فرستاد ہمدرین اثنائے برادر حقیقی سلطان حسین بغی ورزیدہ خود را سلطان شہاب الدین خطاب کردہ سر شورش بر داشت سلطان نیز بمقابلہ بر آمدہ بعد محاربہ برادر خود را دستگیر گردانید باربک شاہ و تاتار خان در نزدیکی ملتان رسیدہ صفوف پیکار آراستند سلطان حسین با دہ ہزار سوار و پیادہ امدہ امادہ کارزار گردید ہر یک از

لشکر ایشان سه ستیم بر غنیم زد یکبارگی که سی هزار تیر علی التواتر بر لشکر باربک شاه رسید تاب نیاورده رو بفرار نهاد و تا قصبه چنیوت اصلا عنان نکشید وگماشته سلطان حسین را که در چنیوت بود بعد جنگ بدست آورده بعدم خانه فرستاد و درین ایام ملک سهراب دودائی پدر اسمعیل خان و فتح خان با قوم و قبیله خود از نواحی کچ و مکران بخدمت سلطان حسین آمد سلطان مقدم ایشان را غنیمت دانسته از قلعه کوت کرور تا دهنکوت بملک سهراب جاگیر داد از شنیدن این معنی موج بسیار از کچ و مکران بخدمت سلطان حسین رسیدند بقیه ولایت کنار دریای سند به بلوچان مقرر گردید رفته رفته از سیت پور تا دهنکوت ببلوچان قرار یافت چنانچه از آن ایام آن ولایت در تصرف اولاد ملک سهراب است چون صیت نیکنامی سلطان حسین باکناف ممالک مشهور گشت جام بایزید و جام ابراهیم از جام نندا حاکم ولایت تهته رنجیده بخدمت سلطان حسین پیوستند سلطان آنها را پیش آورده رعایت ها نموده فراخور حال جاگیر مقرر کرد بعد فوت سلطان بهلول سلطان سکندر والی دهلی با سلطان مصالحه نموده مقرر کرد که طرفین بر ولایت خود قانع بوده بر حدود یکدیگر یورش نکنند چون سلطان حسین پیر و ضعیف شد پسر خود را سلطان فیروز شاه خطاب کرده خطبه بنام او کرد ازین جهت که خلق آزار و ستمگار بود عماد الملک وزیر او را زهر داده کشت درین صورت سلطان باز خطبه بنام خود کرد و سلطان محمود پسر سلطان فیروز شاه را ولی عهد گردانید و عماد الملک را بانتقام خون پسر خود باتفاق جام بایزید بعدم خانه فرستاد بعد چندروز سلطان حسین باجل طبعی برحمت حق پیوست مدت سلطنت او بست و دو سال

سلطان محمود بن فیروز شاه بن سلطان حسین

در ۹۰۸ سنه قایم مقام جد گردید چون خورد سال بود و ارذال پرست شد اوباش و اجلاف گرد او فراهم آمدند و اوقات بتمسخر و استهزا مصروف می شد ازین جهت اشراف و اکابر از صحبت او دوری جستند هنگامی که ظهیر الدین محمد بابر بادشاه به قصد تسخیر هندوستان از کابل نهضت فرمودند بعد رسیدن در پنجاب بمیرزا شاه حسین ارغون حاکم تهته منشور والا صادر گشت که ملتان در جاگیر او مرحمت شد آنرا بتصرف در آورده در آبادانی ملک و رفاهیت رعایا کوشد میرزا شاه حسین ارغون از تهته آمده بسلطان محمود جنگ کرد و چند گاه در طرفین مجادله و مقابله ماند همدرین اثنا سلطان محمود در گذشت مدت سلطنت او بست و

هفت سال ❖

سلطان حسین بن سلطان محمود

بسه ساله بود امرائے دولت خواه آن طفلک را در سنه ۹۲۵ بر مسند حکومت نشاندند و مراسم اطاعت بجا آوردند بعد چندروز قوام خان ولشکرخان لنگاه که سردار قوم وصاحب جمعیت بودند تخلف ورزیده اکثر محال ملتان متصرف شدند و میرزا شاه حسین ارغون ملحق گشته باسلطان حسین جنگ کرده لوائے فتح برافراشتند و ملتان را بتسخیر درآورده شهر را غارت نمودند شهریان از هفت ساله تا هفتاد ساله در بند افتادند و سلطان حسین نیز محبوس گشته بعد چندگاه بعدم خانه شتافت و ملتان آنچنان خراب شد که بخاطر هیچکس نبود که بازاباد گردد مدت سلطنت سلطان حسین که محض برائے اسم بود هفت[1] سال ۔

میرزا شاه حسین ارغون

در سنه ۹۳۲ فتح نموده شمس الدین نام غلام خود را بحراست ملتان مقرر کرده لشکرخان لنگاه را پیش او گذاشت لشکرخان کار مالی وملکی ازپیش برده غالب آمد بعد چندگاه شمس الدین را ازمیان برداشته خود لوائے حکومت برافراشت ودم استقلال زد درین ولا که لاهور وملتان از حضور حضرت بادشاه بجاگیر شاهزاده کامران میرزا مقرر گشت شاهزاده بعد رسیدن درلاهور لشکرخان را از ملتان طلب داشته جاگیر دیگر مرحمت کرد و در ملتان کسان خود نصب گردانید درآن ولایت چهار سال حکومت میرزا شاه حسین ارغون ماند و از ابتدائے سنه ۸۴۷ تا غایت سنه ۹۳۷ مدت هشتاد سال آن ولایت از تصرف فرمان دهان دهلی بیرون بود درینولا داخل کشور دهلی گردید و شاهزاده کامران میرزا برآن قابض گشت ۔

درین ایام بعرض والا رسید که شاهزاده محمد همایون میرزا را که بنظم ونسق دیار سنبهل متوجه شده بود بیماری صعب روداده حکم شد که دردهلی آمده ازانجا براه دریا بحضور والا رسد شاهزاده بموجب حکم والا بعجل آورده درآگره رسید امراض مختلفه وعوارض متضاده که معالجه یکے باعث تزاید دیگرے باشد حادث گشت پختگان آزمودکار وطبیبان

---

[1] هشت سال ❖

مسیحا نفس در دوا سازی و علاج پردازی کوشیدند اثر صحت و شفا بمنصه ظهور نرسید
و کار از معالجات درگذشت داشتند او عارضه بامتداد کشید و حکما دست از معالجه باز داشتند
آخر الامر بصلاح دانایان تجربه کار و خیر اندیشان درگاه برآن قرار یافت که چون صورت شفا
در آئینه دوا نمودار نیست آنچه از امتعه نفیسه و اشیائے خلاصه گران بها که بهتر از آن
در سرکار والا متصور نباشد موجود است به نیت صحت شاهزاده تصدق باید کرد شاید از
فضل حکیم حقیقی شفا نصیب شود برین تقدیر الماس گران بها بیش قیمت که والده سلطان
ابراهیم گذرانیده بود و بهتر از آن هیچ چیز گران بها در خزانه والا موجود نبود برائے تصدق تجویز
کردند حضرت بادشاه بعد از تامل بر زبان مقدس آوردند که همایون از جان عزیز تر است
مال دنیا چه خواهد بود که صدقات تو ان نمود من خود را صدقه آن نور حدقه مے نمایم همان زمان
برخاستند و گرد چهار پایه شاهزاده گردیدند بقدرت قادر علے الاطلاق که عنان زندگی
و مرگ عالمیان و ظهور بیماری و شفائے جهانیان بقبضهٔ قدرت و دست حکمت اوست
همان وقت بلا توقف انوار صحت و شفا بر چهره نورانی شاهزاده و آثار عارضه در ذات
والا حضرت بادشاه نمودار گشت و باعث تعجب نظارگیان گردید و در اندک مدت شاهزاده
تندرست شد و حضرت بادشاه روز بروز بیمار تر گشته در عمر چهل و نه سال و بقولے پنجاه سالگی
این جهان فانی را پدرود کردند و نعش مبارک آنحضرت را بکابل برده در گذرگاه بر لب
آبجوے بخاک سپردند مدت سلطنت سی و هشت سال از آنجمله در هندوستان پنج سال و پنج روز

حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه بن ظهیر الدین محمد بابر بادشاه

امیر نظام الدین میر خلیفه که ناظم امور سلطنت و مدار علیه مملکت بود از شاهزاده محمد همایون میرزا
بیمناک و هراسان بود و میخواست که بوجود فایض الجود سریر خلافت زینت پذیرد و مافی النفیسه اش
آنکه خواجه مهدی داماد حضرت بادشاه جنت آرامگاه را که سخی و باذل و پرهمت و دریا دل بود
و با میر خلیفه و بعضے امرا اتفاق داشت بسلطنت بر دارد و خواجه مذکور بامید این معنے طمطراق
عجبی بر روے کار آورده مستعد اجلاس اورنگ جهانبانی گردید اما سلطنت نه امریست که
بسعی و تلاش شخصے و یا بامداد و اعانت کسے میسر تواند شد شایسته سریر خلافت و جهانبانی
و سزاوار افسر سلطنت و کشورستانی اقبالمندی تواند بود که بوستان اقبالش از جویبار الطاف

سبحانی شاداب ازلی و شبستان امالش از شمع اعطاف یزدانی نوریاب لم یزلی بوجود باجودش بمقتضائے اخلاق حسنہ مقبول و طبع پسندیدہ اش بعدالت گستری و رعیت پروری مجبول و شعشعہ عدلش ظلمت سوز ظلم و ستم و بارقہ تیغش آتش افروز در خرمن ہستی مفسدان ظالم بودہ باشد

نظم

بود کامش از شاہی و برترے — رعیت نوازی و دین پروری
باحسان کند خاطر خلق شاد — جہان یکسر آباد دارد زداد

چون صانعان قضا خلعت این امر عظمی بر بالائے والا آنحضرت دوختہ مسند این دو قت مسعود زمان محمود بودند خواہش میر خلیفہ پیش نرفت امرائے عظام بالاتفاق یکدیگر در سنہ ۹۳۷ آنحضرت را در بست و چہار سالگی زینت افروز سریر جہانبانی نمودند مواجب سپاہ بدستور سابق بحال داشتہ اکثری را باضافہ سرفراز فرمودند و ولایات و اقطاع بمیرزایان قسمت گشت و بعد از تنظیم امور جہانبانی بجانب قلعہ کالنجر نہضت شد راجہ آنجا تاب مقاومت نیاوردہ مراسم انقیاد بجا آورد و دوازدہ من طلا پیشکش گذرانید چون سلطان محمود بن سلطان سکندر لودے بسمت جونپور علم سرداری برافراشتہ بود لشکر ظفر پیکر باستیصال او نامزد کردہ باگرہ معاودت کردند و سلطان محمود تاب صدمات عساکر والا نیاوردہ بسمت پتنہ و بنگالہ رفت و بعد چند سال در ہمان طرف بمرگ طبعی درگذشت چون محمد زمان میرزا داماد حضرت بادشاہ جنت آرام گاہ ارادہ بغی داشت او را بدست آوردہ در قلعہ بیانہ محبوس کردند و حکم شد کہ میل در چشم او بکشند چون تقدیر بران رفتہ بود کہ چشمش از بینش معزول العمل نگردد او فرمان لباسی ظاہر کردہ ازین امر نجات یافت و بتقاپوے وقت از قید قلعہ مذکور برآمدہ پیش سلطان بہادر والئے گجرات رفت آن حضرت باستماع این خبر مکتوب محبت اسلوب بسلطان بہادر نوشتند کہ او را در حضور بفرستند یا از ملک خویش بدر سازند آن مدہوش بادہ بیخبری جواب نا ملایم برنگاشت از انجا کہ سلطان علاءالدین ولد سلطان بہلول لودی و تاتار خان پسرش نوکر سلطان بہادر بودند باغوائے آنہا سلطان بہادر بر قلعہ چتور مہم کرد و تاتار خان را با لشکر گران و مبارزان جانستان بطرف ملک بادشاہی فرستاد و از روے جسارت و جرات آمدہ قلعہ بیانہ بتسخیر در آوردہ رو باگرہ نہاد آن حضرت برائے دفع این شورش ہندال میرزا برادر خورد خود را با لشکر

گران دلیران جانستان تعین کردند هر دو لشکر باهم پیوسته کارزار نمودند چون اقبالِ بادشاهی قوی بود و شمشیر این سلسله علیه بر فرقه افغانان غالب تاتارخان با اکثرے از رفقای خویش در معرکه کشته شد زیرا که سلطان بهادر جرات و بے اعتدالے کرده بود بمقتضائے حمیت دین و سلطنت گوشمال آن بے اعتدال لازم دانسته از آگره نهضت فرمودند

قطعه

نکند از گزندگے توبه ... گرگ تا نشکنند دندانش

نکند مار ترک زخم زدن ... تا نکوبند سر بسندانش

ازان طرف سلطان بهادر از محاصره قلعه چتور برخاسته بقصد پیکار عازم گشت هر دو لشکر در ساحت مندسور بهم پیوستند و علی التواتر محاربه روداد سلطان بهادر زتاب نیاورده منهزم گشت اکثر گجراتیان درآن روز کشته و خسته شدند و آنحضرت قصد استیصال او مصمم کرده تعاقب نمودند سلطان بهادر در هیچ جا در الکه خود نتوانست اقامت کرد در جزیره دریاے شور رفته پنهان شد آنحضرت تا کنبایت رفته تمامی بلاد آن ولایت را بضبط در آورده بعد مقرر کردن امرا در هر محل معاودت فرمودند قلعه چانپانیر را که در حصانت و متانت مشهور است گرد گرفتند کسان سلطان بهادر در نگاهداشت آن قلعه محاربات متواتر نموده داد مردی و مردانگی و تدبیر فرزانگی دادند چون محاصره بامتداد کشید روزے آنحضرت به بهانه شکار برآمده دوران قلعه مشاهده فرموده از گوشه نزدیک قلعه رسیده میخهاے فولادی بر دیوار قلعه نصب کرده بنفس نفیس خویش با چندی دیگر بر قلعه تصاعد کرده اندرون قلعه رفتند و دروازه را کشادند و جمعی از لشکر منصور داخل قلعه گشته اکثری اهل قلعه را علف تیغ بیدریغ نمودند آن قلعه متین را بعد محاربه سخت بتسخیر در آوردند و آن قدر خزانه و امتعه و اشیا بدست لشکریان بادشاهی افتاد که تا یکسال محتاج استحصال مال جاگیر نه شدند بعد فتح الحصار بمندسور رسیده ولایت گجرات را بجاگیر میرزا عسکری که برادر خورد حقیقی آنحضرت بود مرحمت فرمودند میرزا درآن ولایت رفته بعیش و عشرت پرداخت و در ضبط و ربط ملک تقید نساخت سلطان بهادر قابو یافته از جزیره برآمده باز در گجرات رسید میرزا عسکری با وجود بسیاری لشکر و سامان جنگ این چنین ولایت را که به ترددات موفور بدست آمده بود از روے بے همتی مفت از دست داده بدون جنگ بسمت آگره

رونما و سخن سازان بعرض رسانیدند که میرزا خیال سلطنت در سر دارد بهنا آنحضرت
از مندسور نهضت فرموده روانه بطرف آگره شدند و میرزا عسکری که از جانب گجرات مے آمد
بے سابقه خبر ناگهان در راه ملازمت نمود آنحضرت بمقتضاے اهلیت چیزے بر روے میرزا
بزبان نیاوردند چون محمد زمان مرزا باشاره سلطان بهادر از گجرات براه ریگستان بجانب لاهور آمده
شورانگیز گردیده بود عساکر قاهره بر سر او تعین شد میرزا تاب نیاورده باز بگجرات رجعت
نمود و آنحضرت باز باستیصال سلطان بهادر قصد مصمم نموده نهضت فرمودند و عساکر
منصوره بیشتر تعین کردند و بدفعات مجادلات در میان آمد سلطان بهادر شکست یافته در جزیره
پیش فرنگیان رفت چون نقش غدر و خداع از ناصیه حال فرنگیان برخواند میخواست که
از انجا بگریزد هر وقت بر آمدن بر غراب در دریاے شور افتاده غریق لجه فنا گشت
و ولایت گجرات از فتنه و فساد پاک شده بتصرف اولیاے دولت در آمد و آن
حضرت از آن دیار خاطر جمع نموده بهر محل امرا نصب کرده باگره تشریف آوردند چون شیرخان
افغان بسبب بودن رایات والا بسمت گجرات قابو یافته ولایت جونپور و بهار و قلعه رهتاس
و چناره متصرف شده قوت و مکنت بهم رسانیده بر ملک بادشاهی مے تاخت و باعث آزار
و آزار خلایق میشد و روز بروز لشکر گرد او جمع مے گشت لهذا اندفاع فتنه او لازم دانسته
متوجه ولایت شرقیه شدند و قلعه چناره را باندک محاصره از کسان شیرخان بتسخیر
در آورده متوجه پیشتر شدند شیرخان از آوازه نهضت موکب والا در خود تاب
مقاومت و مقابله ندیده بسمت بنگاله بدر رفت و بحاکم آنجا جنگ کرده او را شکست
داده بنگاله را متصرف گشت و در آنجا اقامت ورزید نصیب شاه والی بنگاله بعد
هزیمت از شیرخان زخمی شده بدرگاه والا رسیده استغاثه نمود آنحضرت براے رفع
شورش آن بے اعتدال قصد مصمم نموده کوچ بکوچ قطع منازل کرده در بنگاله نزول
اقبال فرمودند شیرخان تاب سطوت جلال لشکر اقبال نیاورده جلال خان پسر خود را
در بنگاله گذاشته در جهارکهند رفت پسرش نیز از تصادم افواج بادشاهی تاب مقاومت
ندیده از انجا روانه شده پیش پدر رفت و آنحضرت هواے بنگاله را که ایام برسات
بود خوش فرموده طرح اقامت انداختند و هر روز جشن نموده بعیش و عشرت
پرداخته غافل و بے پروا بودند ابواب فرح و انبساط کشاده گردید بدر راههاے

خبرگیری ممالک مسدود گشت حکم شد که احدی خبر ناخوش بعرض نرساند مقرر است هرکرا رونزاد بار پیش آید وزمان نکبت نزدیک شود نخستین عقل اونیره گردد واندیشه اوتباه شود وسود خود در زیان اندیشد و ازکردار شایسته دور و باموز ناشایسته نزدیک گردد

بیت

چو بخت بد کسے را پیش آید کند کارے که کردن را نشاید

درین صورت شیرخان فرصت یافته قوت بسیار بهم رسانیده لشکر گران فراهم آورده اطراف ممالک تبصرف درآورد و خلل عظیم در ملک بادشاهی راه یافت بعضے امرا از غفلت بادشاه بے رخصت برخاسته بآگره آمدند و باغوائے آن طائفه باغیه هندال میرزا درآگره بغی ورزیده خطبه و سکه بنام خود کرد چون اخبار اختلال ممالک و بغی میرزا در لشکر والا رسید هیچ کس را یارائے آن نبود که بعرض اقدس تواند رسانید بالاخر خیر اندیشان ضرور دانسته حقیقت تسلط شیرخان و بغی میرزا هندال و برهم زدگی امور ملک وعدم رسیدن رسد غلات مفصل التماس کردند درعین برسات از بنگاله نهضت کردند از طغیانی دریا و شدت سیلاب و کثرت آب و خلاب طرفه حالت بر لشکریان و اهل اردو روی داد آدمیان و اسپان چون جانوران آبی شناکردند و شتران و فیلان چون کشتی ها طوفان نوردی مے نمودند اکثر پرتال و راهها غرق شده و بسیارے چارپا در خلابها تلف گشت چون موکب والا در بهوج پور تهته کنار دریاے گنگ رسید شیرخان با لشکر بسیار و استعداد و سامان تمام آمده در نزدیکے لشکر بادشاهی اقامت ورزید و از روے مکر و خدیعت پیغام اطاعت و انقیاد مے فرستاد و چندگاه بهمین ائین دقیل و قال مے گذرانید

بیت

بر تواضعهای دشمن تکیه کردن ابلهی است پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

ازانجاکه به سبب نارسیدگی غلات و دیگر اجناس و اتلاف اسپان و دیگر چارپا سپاهیان بادشاهی بے سامان شده استعداد پیکار نداشتند و بغفلت میگذرانیدند شیرخان بر احوال پر اختلال لشکر بادشاهی واقف گشته صورت ظفر در آئینه روزگار خود معائنه کرد ناگهان صبحی با استعداد کمال تاخت آورد و لشکر بادشاهی را که از مکران مکار و شعبده فلک ناهنجار غافل بود فرصت آن نشد که اسپان را زین کنند تا به پرداختن کار زار چه رسد

اکثرے علف تیغ بیدریغ شدند وبسیاری بدریا افتاده غرق گشتند وبقیه سر در بیابان نہادند آنحضرت حال لشکر بدین منوال دیده وگردش فلکی باین ناہنجار معاینه کرده بناچار اسپ در دریائے گنگ انداختند چون دریا طغیان بود بسبب شدت سیلاب وتندی آب از اسپ جدا شدند درین حال سقائے سرکار رسیده دست آنحضرت گرفت فرمودند چه نام داری التماس نمود که نام من نظام است ودر سقایان سرکار نوکرام فرمودند که نظام اولیائے القصه بدستیاری آن سقائے خضر کردار ازان موج خیز جانکاه سلامت بکناره آمده بسقا قرار دادند که چون بدار الخلافه آگره نزول اقبال شود او را نیمروز[1] بر تخت سلطنت بنشانند ازانجا بهزاران تاب وعنا باگره رسیدند وخلاصه مخدرات استار اقبال ونقاوه مطهرات مکامن اجلال حاجی بیگم حرم خاص آنحضرت در قید شیرخان افتاد ازانجا که حفظ وصیانت الٰہی کافل حال وضامن مال بود ساحت حریم حرم عفت را عواصف خیال بداندیشان نتوانست پیمود وغبار اندیشه تیره جانان بر حواشی سرادقات عصمت نتواند نشست شیرخان اہلیت وادمیت بجا آورده آن پرده نشین نقاب عفت را باعزاز واکرام تمام بخدمت آنحضرت رسانید واین واقعه در ۹۴۶ سنه بر کنار دریائے گنگ در بهوج پور تهته روداد اینهمه شکست از غفلت وبے پروائی آنحضرت بوقوع آمد فرموده بزرگان تجربه کار است که اگر خرد را که فرمان روائے بدن عنصریست آسیب بیدانشی وبے تمیزی رسید از تندرستی حواس خمسه که فرمان پذیرا وهستند چه برمے آید همچنان بادشاه را اگر برشناسائے کار وامتیاز نیک وبد سگالش نبود از امرائے شجاعت کیش ووزرائے صلاح اندیش چه مے کشاید :-

نظم

کسے را که حزمش[2] نباشد درست | بنائے مهمش بود سخت وسست
چو نبود بتدبیر اندیشه دکار | ندامت کشد اخراز روزگار .

القصه آنحضرت در آگره رسیده بفراهم آوردن لشکر وانتظام پراگندگیهای احوال سپاه ساعی شدند دران وقت سقائے خضر وش آمده حاضر گشت او را بموجب قرار داد نیمروز بر تخت سلطنت اجلاس داده سلطان نیمروزه گردانیدند بموجب حکم والا تمامی امرا حاضر شده مراسم فرمان پذیری بتقدیم رسانیدند وداد در زمان جلوس بر تخت

(۱) دو نیمروزه (۲) عزمش +

ہرچہ بخاطر داشت احکام خویش جاری کرد گویند کہ از چرم مشک خود دراہم و دنانیر کردہ و باب طلا و نقرہ بران اسم خویش رقم بستہ رائج گردانید چنانچہ اینمعنی تاحال زبان زد مردم است ہندال میرزا کہ باغوائے بعضے امرا بغی ورزیدہ بود شرمندہ و سرافگندہ آمدہ ملازمت نمود عسکری میرزا نیز از بیانہ بخدمت رسید و کامران میرزا برادر خورد آنحضرت باستماع چنین فترات⁽¹⁾ از لاہور آمدہ بملازمت سعادت اندوز گشت امابسبب اجلاس ستقا بر تخت سلطنت چنین شکایت بر چنین حکایت انداخت چون مجلس کنگش آراستہ گشت کامران میرزا کہ حسد فطری و عداوت جبلی داشت اظہار تمارض نمودہ روانہ لاہور شد و از جملہ بست ہزار سوار کہ ہمراہ داشت سہ ہزار سوار بخدمت آنحضرت گذاشت و در چنین وقت کہ معاند غالب بود و ہنگام اظہار مراسم برادری و نیک اندیشی بود توفیق رفاقت نیافت **نظم**

چو یک دل نباشند اعیان شاہ ۔ شود کار شاہ و رعیت تباہ

ز ارکان دولت نزیبد نزاع ستیزندہ ارد عطے الانقطاع

آنحضرت باز در ۹۴۷ھ بایک لک سوار از آگرہ بدفع شرارہ شرارات و فتیلہ فتنہ متوجہ شدند شیرخان نیز با پنجاہ ہزار سوار و توزک و تجمل بسیار و توپخانہ و دیگر اسباب پیکار از ان طرف در رسید در حوالی قنوج ہر دو لشکر بہم پیوستند و متواتر محاربہ سخت رو داد جوانان کار دیلان کارزار کہ شیران بیشہ ہیجا و نہنگان دریائے وغا بودند داد مردانگی و جلادت دادند و مبارزان طرفین کارنامہا بظہور آوردند کہ رستم و افراسیاب بر ایشان آفرین کردند و ثنا خوان گردیدند **نظم**

شد از باد کین آتش جنگ تیز قضا گفت نہ خفتہ را گفت خیز

نظم

زمین گشت باآب تیغ آشنا درو دند صد کشت مردم گیا

بہ بارید چندان نم خون ز تیغ کہ باران نبارد بسلے ز میغ

چو باران نیسان بہنگام جنگ بہ بارید زان پارہ سنگے خدنگ

برافروخت آتش ز دریای آب تو گفتی کہ دارد قیامت شتاب

بارادت بادشاہ حقیقی کہ زمام اختیار جمیع امور بدست قدرت اوست و نصرت و ہزیمت

(1) افراط تفرید

وابسته بخواهش او بار شکست بر لشکر بادشاهی افتاد مانند عساکر سحاب از صولت باد بهر طرف پراگنده و متفرق گشت و شیرخان غالب آمده مظفر و منصور گردید آنحضرت بر تقدیر ایزدی نظر داشته و پراگندگی لشکر معاینه کرده بودن در معرکه صلاح وقت ندیده و فیل سواره از آب گنگ عبور کرده بکنار رسیدند چون کنار بلند بود بدستیاری میر شمس الدین محمد غزنوی که در جمله نوکران کامران میرزا همراه لشکر بادشاهی بود بالا آمدند و بجلدوی همین خدمت میر شمس الدین محمد به اتکگی شاهزاده محمد اکبر سرفراز گشته بود در عهد خلافت شاهزاده میر مذکور و تمام قبیله او بدولت عظیم کامیاب گشت چنانچه در جای خویش گذارش خواهد یافت بالجمله حضرت بادشاه بهزاران محن و مشاق در آگره رسیدند و در آنجا توقف صلاح ندانسته راهی شدند و بعد قطع مسافت در لاهور تشریف آوردند و با برادران مجلس مشورت آراسته شد و از هر طرف کنگش در میان آمد هر یک از برادران موافق مرضی خویش برخلاف رضای آنحضرت سخنان بر زبان آوردند آن حضرت فرمودند که حضرت فردوس مکانی یعنی بادشاه جنت آرامگاه هندوستان را بچه مشقت گرفته بودند اگر از بی اتفاقی شما امروز از حیطه تصرف برآید بادشاهان روی زمین شما را چه خواهند گفت و من که تنها بر سر غنیم بروم اگر بعنایت الهی فتح و نصرت رو میدهد شما بچه روی ما را باز خواهند دید و اگر عیاذاً بالله معامله بطرز دیگر می گردد شما را کنج سلامت در هندوستان مشکل است چون کامران میرزا را شیرخان از روی خدیعت امیدوار کرده بود که ولایت لاهور برو مسلم داشته باشد خود را از معاونت بادشاه باز کشید ازینجهت کامران میرزا صلاح جنگ آنحضرت را نداده باتفاق عسکری میرزا روانه کابل گردید بعد رسیدن بکابل غزنین و قندهار و بدخشان در تصرف خود آورده سکه و خطبه بنام خود کرده بزم کامرانی آراست و میرزا حیدر کاشغری خاله زاده حضرت بادشاه جنت آرامگاه که از کاشغر آمده در آگره بملازمت اعلی رسیده بود از رخصت آن حضرت به کشمیر رفته آن ولایت را بزور شمشیر و قوت شجاعت مسخر گردانید اولاً بصلاح کشمیریان سکه و خطبه بنام نازک شاه والی آنجا بحال داشت و بعد چند سال که آن حضرت از عراق معاودت فرمودند بر رؤس منابر کشمیر خطبه و روی دنانیر سکه همایونی مقرر ساخت بالجمله چون آن حضرت دیدند که برادران ترک برادری کردند و نوکران مسلک بیوفائی پیمودند و گردش فلک بر مراد خود نیست و معاند غالب است

بناچار توقف در لاهور اصلاح حال ندیده برکنار آب چناب رسیدند و از انجا با هندال میرزا و یادگار ناصر میرزا پسر عم خود متوجه شده براه ملتان در بهکر رسیدند و خواص خان غلام شیرخان با عساکر گران تا ملتان واوچ تعاقب آنحضرت نموده برگشت بعد از آنکه آنحضرت در بهکر نزول فرمودند هندال میرزا بے رخصت آنحضرت برخاسته بقندهار رفت و آنحضرت مدتے در نواحی بهکر طرح اقامت انداخت منشور عنایت بسلطان محمود بهکری بان آنجا نوشته و رهنمون ملازمت نمودند و او را توفیق ادراک سعادت ملازمت راهبر نگشت مسبه لطائف الحیل گذرانید بعد چندگاه بسمت تهته متوجه شدند بعد رسیدن در نزدیکی تهته مدتے با شاه حسین میرزا ارغون والی آنجا جنگ درمیان آمد ارغونیان راه رسیدن رسد غله در لشکر بادشاهی مسدود ساختند و آنچنان بر مردم شاهی کار تنگ شد که اکثر بر گوشت حیوانات میگذرانید و ضمیمه آن والی تهته از روے فریب و فسون بیادگار ناصر میرزا نوشت که چون پیر وضعیف شده ام و سوائے دختر وارثے ندارم چه خوش باشد که صبیه من در عقد مناکحت تو در آید و درین وقت عصائے پیری من باشے میرزاے ساده لوح عقل معامله شناس نداشت ازین معنے خاک بے وفائی بر فرق روزگار خود انداخته از آنحضرت اختیار جدائی نمود چون از بواعث مذکوره دران حدود کار پیش نرفت بالضرور از تهته عنان سمند عزیمت بجانب ولایت راے مالدیو که از راجهاے هندوستان بکثرت جمعیت و وسعت ولایت ممتاز بود برتافتند و در اوچ تابع ملتان آمده براه بیکانیر متوجه جوده پور که دارالایالت راے مالدیو بود شدند چون بده کروهی جوده پور رسیدند بعرض رسید که راے مالدیو بمقتضاے اندیشه ناقص زمیندارانه خوف شیرخان خیال فاسد در سر دارد لهذا رسیدن پیش او از لوازم احتیاط و حزم بعید دانسته کسان معتبر براے تحقیق این مقدمه بطریق اخفا فرستادند جاسوسان خبر آوردند که فی الواقع فکر او بطرز دیگر است بالضرور از انجا معاودت نمودند چون بادیه ریگستان سطح بالیستی کرد و شتر سواره براه جیسلمیر روانه گشتند:۔

بیت

اشتران جمله از پے پرواز ز چون شتر مرغ پر برآوردند

دو راه سیر روز و شب آب نیافتند و از بے آبی بے فلکی اکثر مردم تلف شدند:۔ قطعه

بگاه تشنگی چون قطره آب	بچشم خویشتن ابے ندیدند
ندامم آبرو از دست دادند	زبے آبی به بیتابی فتادند

بهزاران مشقت و تعب در حصار امرکوت نزول اقبال واقع شد رانا به شاد... مقدم عالی سعادت خود دانسته شرائط خدمت بتقدیم رسانید بعد رسیدن ... انحصار پنجم رجب سنه ۹۴۹ اختر دولت از برج سعادت طلوع فرمود و گوهر اقبال ... اجلال ظهور نمود یعنی ولادت باسعادت بادشاهزاده محمد اکبر از خدر ... جهان فخر عفایف دوران حمیده بانو بیگم که نسبت پاک آن عفیفه الزمانی بزبده اولیای عظام حضرت زنده فیل احمد جام میرسد و حضرت بادشاه بعد رسیدن در نواحی تهته در حباله ازدواج در آورده بودند اتفاق افتاد چمن مراد نهال از زبر و مند آراسته شد و ریاض امال به نسیم مرام شگفته گشت در شبستان اقبال شمعی که کاشانه امید از فروغ وجودش منور گردد روشن شد و نخل دولت بثمری که ذائقه تمنا را لذت مراد بخشد مثمر گردید آسمان بقدر ولادتش بر زمین حسد برد و زمین بقدم کرامتش بر آسمان فخر جست گسستگی خاطرها را ذریعه انتظام در رسید و شکستگی دلها را وسیله ظهور مومیائی بحصول انجامید غمهاے تفرقه بشادمانی ها مبدل گشت و رنج بے جمعیتے را دوائے جمعیت حاصل شد کوس شادمانی بلند آوازه گشت و خروش مبارکبادی بگوش فلک پیوست بزم فرح و بهجت آراستند و انجمن طرب و مسرت پیراستند

غزل

ریاض عیش را دیگر بهار دلکشا آمد	بفرق عشرت از نو سایه بال هما آمد
ز تولید مبارک اختری صدگونه عشرت شد	برے خاطر افسردجان آب لقا آمد
ز روی کوکب مقصود چشم بخت روشن شد	دعای مستجاب از آسمان حاجت روا آمد
کنون از باغ بهروزی گل شادی بدامان شد	نهال خوشدلی را موسم نشو و نما آمد

منجمان والا فکرت و ستاره شناسان عالی فطرت از مطالعه زایچه اقبال به بیداری بخت و بلندی طالع و خلود عهود سلطنت و ارتقاے قدر و دولت و بقاے عمر و منزلت آن مولود مسعود بشارت دادند آنحضرت مراسم حمد و سپاس بدرگاه واهب العطایا بتقدیم رسانید و چند گاه در آن سرزمین بسر برده دل از آن حدود برداشتند و داعیه ... آن نمودند که بقندهار تشریف برده پردگیان سرادق عصمت را در انجا گذاشته قدم ... آرند

درشاہ راہ تفرید و تجرید نہند یاروانہ مکہ معظمہ شوند باین نیت بحاکم تہتہ صلح کردہ روانہ شدند
چون درحوالی قندہار رسیدند میرزا عسکری کہ ازجانب میرزا کامران درانجا بود درقلعہ
داری مراتب احتیاط بجا آوردہ آمادہ جنگ گردید ونظر بر کمی لشکر بادشاہی بنودہ ایل
فاسد بخود راہ دادہ خواست کہ انحضرت را دستگیر نماید انحضرت بمقتضائے وقت صلاح جنگ ندیدہ دست از تسخیر
قندہار باز داشتہ متوجہ پیش شدند بعد رفتن یک منزل از قندہار میرزا عسکری بر آمدہ قصد کرد انحضرت از استماع اینخبر بسرعت بر سمند
تیز رفتار بر آمدہ با متعلقان حرم سرا بدر رفتند میرزا عسکری بر خیمہ گاہ رسیدہ اردوی معلے
را غارت کردہ شاہزادہ محمد اکبر را کہ بدست میرزا افتادہ بود در قندہار آورد و بعد چندگاہ
پیش کامران مرزا بکابل فرستاد القصہ چون بمقتضائے غوامض حکمت الہی و دقائق مصلحت
ازلی کہ در ضمن ہزار نامرادی چندین اسباب مراد سرانجام مے یابد نقش مراد بر تختہ آرزو
نشست و عیار جواہر نامرادی مردم گرفتہ اند و بے اخلاصی لشکر و بدمردمی برادران و بے
خردی اقربا و نامساعدے روزگار شاہدہ افتاد خواستند کہ در لباس تجرد قدم شوق
در بادیہ گذارند و حلقہ کعبہ مراد و سررشتہ دامن مقصود بدست آورند یا گوشہ عزلت
اختیار کردہ از دیدہ اخوان زمان برکران باشند لیکن بالحاح و زاری ہمراہان و خاطر
داشت امرا کہ درین سفر پرخطر مراسم وفاداری بتقدیم رسانیدہ بودند فسخ آن
ارادہ نمودہ متوجہ خراسان و عراق شدند و غرہ ذی قعدہ سنہ ۹۵۰ در ہرات رسیدند محمد خان
حاکم ہرات بموجب فرمان عالیشان شاہ طہماسپ والئ ایران مراسم مہمانداری و لوازم
خدمت گذاری بجا آورد و حسب الامر شاہی شاہزادہ سلطان میرزا از ہرات باستقبال برآمدہ
از اسپ فرود آمد و لوازم بزرگ داشت تجمل و احترام بظہور رسانید بحضرت بادشاہ
ملاقات نمود و جمیع اسباب سلطنت و مایحتاج سفر از ہر قسم سرانجام کرد کہ تا محل ملاقات
شاہ والا جاہ ہیچ چیز احتیاج نگردد چندگاہ در ہرات مقام فرمودہ بعد سیر تمامی سیرگاہا
و باغات و زیارت مرقد منور خواجہ عبداللہ(۱) انصاری و دیگر مزارات اولیائے عظام کوچ
کردہ براہ جام زیارت مزار حضرت زندہ فیل احمد جام نمودہ از انجا در مشہد طوس رسیدہ
بزیارت روضہ رضویہ امام علے موسی رضا رحمۃ اللہ علیہ فائز گشتند شاہ قلی استجلو حاکم
آنجا بقدر مقدور در لوازم خدمت گذاری سعی نمودہ و ہمچنین بموجب حکم شاہی حکام امصار
و بلاد و قصبات کہ در راہ بودند حتے الامکان خدمت مے نمودند و در نیشاپور سیرگاہان

---

(۱) عبداللہ

فیروزه نمودند و در دامغان چشمه ایست که اگر چه چیز پلید در درون آن افتد در هوا طوفان
پیدا شود و از شورش باد و خاک هوا تیره گردد این تماشا را نیز بچشم عبرت بین مشاهده کردند در
کارخانهٔ حکیم صنائع و بدائع خواص و تاثیرات اشیا بحدیست که بعبارت ادراک و اوهام
احاطهٔ آن نتوان کرد بعد سیر اماکن متوجه پیشتر شدند چون نزدیک دارالسلطنت شاه والا
جاه رسیدند از اردوی شاهی ارکان دولت و اعیان سلطنت و امرای نامدار و وزرای
ذوی الاقتدار و اکابر و اهالی و اعاظم و موالی باستقبال بر آمدند چون نزدیک رسیدند
شاه عالی جاه نیز از شهر بر آمد در میان آنهر و سلطانیه با این بزرگان ملاقات نمود و از روی
مردمی و مروت ذاتی در تعظیم و تکریم دقیقه فرو نگذاشت و طوی عظیم ترتیب داده لوازم ضیافت
و مهمانداری بنوعی که لائق حال طرفین تواند بود بوقوع آمد و هر روز مجلس تازه بتازه آراسته
می شد و روز بروز ازدیاد مواد مودت و وداد افزود و دیگر دید شامیانهای زربفت و مخمل
پارچه باف برپا کردند و خرگاه منقش و خیمه های مزین نصیب نمودند گلیمهای ابریشمی قالینها
قیمتی در ایوانهای وسیع گسترده داد عیش و عشرت دادند و انواع تحف و هدایا از اسپان
عراقی انتخابی با زینهای مطلا مرصع و عنانهای زرین پوشش های فاخره مکلل و مرتب
و استرهای بروعی آراسته و پیراسته و شترها بدیعه پیکر از قسم ماده و نر باپوششهای
گرامی و چندین شمشیر بجواهر و همیانهای نقود و قماشهای نفیس و پوششهای کیش
و خلعات سنجاب و جاجمهای پوشیدنی از اجناس زربفت و مخمل پارچه و اطلس و مشجر فرنگی
و یزدی و کاشی چندین طشت و آفتابه و شمعدان زر و نقره مرصع بیواقیت و لآلی و چندین
طبقهای طلا و نقره و خرگاهای مزین و بساطهای اعلی که در کلانی و خوبی نادره روزگار
بود و سایر اسباب بادشاهانه بنظر اقدس گذرانید و جمیع ملازمان رکاب دولت را از نقد و
جنس بقدر حال هر یک جدا جدا اعانت فرمود حضرت بادشاه نیز در آن جشن عالی الماس
گرانبها که خراج ملکها و اقلیمها تواند بود و دو دست و پنجاه لعل بدخشانی برسم
ارمغانی بنظر شاه در آوردند که بی شائبهٔ تکلف از وقت در آمدن بارگاه شاهی تا زمان
بر آمدن از آن ملک بمراسم و رسمی که از سرکار خاصه منتسبان شاهی خرج شده
بود زیاده از آن باضعاف مضاعفه پاداش شاهی و موجب مسرت شاه والاجاه گردید
و چند روز مجلس عالی باهم دیگر اتفاق افتاد •

مصمم

دو صاحب قران در یکی بزم گاه   قران کرده باهم چو خورشید و ماه
دو سعد فلک را یکی برج جا   دو والا گوهر را یکی درج جا
دو کوکب که زیشان فلک راست زین   بهم در یکی عرصه چون فرقدین
دو چشم جهان بین بهم هم عنان   بهم چون دو ابرو تواضع کنان
دو نور بصر چشم اقبال را   دو عید مبارک مه و سال را

از هر نوع مقدمات خداطلبی و خداجوئی و سخنان اخلاص و محبت درمیان آمد در اثنای مکالمه شاه والاجاه پرسید که سبب شکست و برآمدن از هندوستان چه شد آنحضرت گفتند که از بیوفائی همراهان و بےاتفاقی برادران سلطنت هندوستان از دست رفت ازین سخن بهرام میرزا برادر شاه ازرده خاطر شده کمر عناد بربست و شاه را بران آورد که آنحضرت را ضایع گرداند اما سلطان خانم خواهر شاه و قاضی جهان که وزیر ممالک بود و دیگر بعضے مصاحبان دولت خواهی که آنحضرت نموده سخنان عاقبت اندیشی بشاه گفتند و نقار از خاطر شاه برادرند بدفعات بزم نشاط و طرب که لائق بادشاهان والاقدر بوده باشد باهم آراسته شد و بمراتب باتفاق یکدیگر تماشاے شکار قمرغه باعث انبساط گردید آنحضرت قریب سه ساله بعیش و عشرت در آن سرزمین گذرانیدند شاه والاهمت مراسم اخلاص و محبت بجا آورده فرمود که ما را برادر خود تصور نموده مدد و معاون دانند و آنچه امداد و اعانت مطلوب باشد بےتکلف بحسب آرزو بظهور رسانیم و آنقدر کمک که در کار شود سرانجام گردانم و اگر خود ما را باید رفت بطریق کمک همراه شویم عاقبت الامر شاه والاجاه جمیع اسباب سلطنت مهیا ساخته شاهزاده سلطان مراد میرزا خلف خود را با دوازده هزار سوار کمک آنحضرت مقرر کرده و برائے متابعت یک منزل همراه آنحضرت تشریف آورده از یکدیگر وداع شدند و آنحضرت ازانجا روانه شده سیر اردبیل و تبریز نموده و زیارت مزارات بزرگان اندیار کرده بعد قطع منازل و طے مراحل بالشکر شاهی در حوالی قندهار نزول اقبال فرموده محاصره نمودند میرزا عسکری در قلعه متحصن بوده بمراسم قلعه داری سعی نمود چون محاصره بامتداد کشید بعد سه ماه عاجز گشته بوسیله مهد علیا خانزاده بیگم همشیره حضرت محمد بابر بادشاه که کامران میرزا برائے شفاعت از کابل در قندهار فرستاده بود ملاقات نمود و هنگام ایاب قلعه بنظر گذرانید آنحضرت قلعه را متصرف شده او را در قید نگاه داشتند از انجا که بشاه طهماسپ قرار یافته بود

بعد فتح و نصرت قلعه قندهار را بکسان شاه حواله کنند بموجب قرارداد قلعه را به بداغ خان که همسر آمدامرای کنگی بود سپردند دران نزدیکی شاهزاده سلطان مراد خلف شاه برحمت حق پیوست و بداغ خان از روی ستمگاری طریقه مردم آزاری در پیش نمود آنحضرت نظر به بیدادی او داشته قلعه را بزور از و انتزاع کرده بکسان خود سپردند و عذر رقعه ازین داد کی بشاه نوشتند و بعد تنظیم و تنسیق مهمات قندهار متوجه کابل شدند کامران میرزا از قلعه کابل برآمده باندک جنگ رو بفرار نهاده بطرف غزنین رفت و از آنجا پیش شاه حسین میرزا ارغون حاکم تهته رسید آنحضرت بفتح و فیروزی داخل قلعه کابل گشته بدیدار مظهر انوار خلف سعادت اطوار یعنی شاهزاده محمد اکبر که پیش کامران میرزا در قلعه کابل بود و میرزا در زمان برآمدن برای جنگ آن نور حدقه اقبال را همانجا گذاشته رفت کامیاب بهجت و سرور شدند جشن شادمانی و کامرانی ترتیب داده بواسطه امتحان شعور آن نور حدقه سلطنت والده ماجده ایشان را در میان عفایف دیگر ایستاده کردند و آن ثمره شجره دولت را فرمودند که والده خود را بشناس با آنکه از مبادی ولادت با سعادت بعنایت حال که سن شریف بچهار سال رسیده بود و از والده شریفه جدا شده مقتضای شعور خداداد که از ناصیه حال آن نونهال گلشن اقبال روشن بود بی تامل در بغل شا در چندین عصمتیان بکنار والده ماجده درآمد از مشاهده این حال ندرت اشتمال که اعجاز حریم قدسی برخاست و آنحضرت در شگفت مانده الطاف ایزدی شامل حال آن تازه شجر چمن اجلال تصور کردند القصه چندگاه در کابل داد عیش و عشرت داده شاهزاده را در کابل گذاشته متوجه بدخشان شدند و قلعه بدخشان را گرد گرفته بمیرزا سلیمان حاکم آنجا جنگ کرده مظفر و منصور گشتند در اثنا طبیعت اقدس از مرکز اعتدال انحراف ورزیده عارضه صعب عارض حال گشت حتی که چند روز غش و بیهوشی رو داد و خبر ناخوش بر السنه خاص و عام جاری گردید بعد چندی از افاقت عاید حال خیر مال گردید و انوار صحت بر چهره نورانی هویدا گشت عالم آشفته تسکین یافت و کارهای برهم خورده انتظام پذیرفت کامران میرزا ازین خبر مسرور گشته از حاکم تهته کمک گرفته بجانب کابل راهی گردید ناگهان در کابل رسیده قلعه را تسخیر در آورد و انواع ظلم و ستم بر مردم نموده اکثری را بناحق کشت چون این معنی بمسامع آنحضرت رسید از بدخشان متوجه

شده در کابل رسیده قلعه را محاصره کردند و کار بر متحصنان قلعه تنگ آمد کامران میرزا دست جور و جفا بر عیال امرائے بادشاہی که درون قلعه مانده و آن امرا در رکاب مقدس بودند دراز کرده زنان امرا را به پستان بسته از کنگره قلعه آویخت و بچگان صغیر را سراز تن جدا کرده در مورچهائے بادشاہی انداخت تا امرا از دیدن اینحال از رکاب والا جدا شوند از انجا که امرا اخلاص ورزو وفاکیش بودند با وجود بے ستری زنان وکشته شدن بچگان خود ها بر محاصرہ قلعه ثابت بودند و داد مردانگی میدادند چون کامران میرزا دید که درین صورت هم کار پیش نمیرود از روے بیرحمی و سنگدلی شاہزادہ محمد اکبر را که در قلعه کابل مانده بدست میرزا در آمده بود محاذے توپخانه بادشاہی بر کنگره قلعه آویخت حفظ وحمایت ایزدی وحرز وصیانت صمدی شامل حال فرخنده مال گردید و اصلا آسیبی وگزندے بآن تازه نهال چمن دولت و اقبال نرسید آری کسے را که لطف الہی کافل احوال دولت اشتمال بوده باشد داعیه واهیه بداندیشان چگونه پیش میرود و آن کس را که سلطنت و سروری از کار فرمایان قضا و قدر در ازل مقرر کرده باشند بدخواهی بدخواهان چه مضرت تواند رسانید پرتو آفتاب تائیدات الہی چون بر ساحت سعادت مقبلے تابد از بخار بدخواهی مخالفان پوشیده نگردد و شمیم بهار رحمت نامتناهی اگر بر چمن اقبال دولتمندی وزد با سیب خزان خواهش حسودان نقصان نه پذیرد: نظم

آن را که خدا نگاهدارد ور سنگ ز آسمان ببارد
حاشا که برو رسد گزندے آشفته شود ز ناپسندی

کامران میرزا با وجود اینچنین اعمال نکوهیده کاپیش نتوانست برد آخر الامر بیدست و پاشده از قلعه برآمده رو بهزیمت نهاد و آنحضرت بفتح و فیروزی داخل قلعه گشته شاہزادہ محمد اکبر را در آغوش گرفته بزم شادمانی وابتهاج برآراسته داد عیش وارتیاح دادند کامران میرزا بعد هزیمت در بلخ رفته به پیر محمد خان والی توران التجا آورده استمداد واستعانت نمود پیر محمد خان رسیدن میرزا مغتنم دانسته لوازم مهمانداری بجا آورده بطریق کمک همراه میرزا بر سر بدخشان آمد و پس از محاربه بدخشان را از میرزا سلیمان مستخلص نموده کامران میرزا را دران جا نصب کرده بالکه خویش معاودت نمود بعضے امرا نفاق سرشت واقعه طلب از استماع تصرف کامران میرزا بدخشان از آنحضرت

جدا شده قریب سه هزار سوار از کابل فرار نموده در بدخشان پیوستند آنحضرت بعد فرار آنجماعه بدایه برای دفع شورش کامران میرزا و دفع امرای کافرنعمت از کابل روانه شدند و وقت عزیمت آن سمت یادگار ناصر میرزا را که سر فتنه فتنه اندوزان در قلعه کابل محبوس بود مسافر ملک عدم نمودند **بیت**

آتشی را که خلق ازو سوزد جز بکشتن علاج نتوان کرد

بعد قطع مراحل در نزدیکی طایقان رسیده بکامران میرزا جنگ کرده مظفر شدند میرزا تاب نیاورده رو بهزیمت نهاده در قلعه طائقان رفته متحصن گشت و آنحضرت محاصره قلعه نموده کار بر وتنگ نمودند میرزا عاجز شده قبول اطاعت کرده استدعای رخصت مکه معظمه نموده از قلعه برآمده عازم شد و امرا که از کابل فرار نموده بودند همه را دستگیر نموده شمشیر و ترکش در گردن هرکدام انداخته بحضور اقدس آوردند حضرت از روی عاطفت و مرحمت قلم عفو بر جرائم آنجماعه عصیان مند کشیده هرکدام را بعنایت خاص سرافراز نمودند بعد بخبر رسید کامران میرزا که عازم خانه کعبه بود از راه معاودت نموده بملازمت اقدس مشرف شده مورد هزاران عنایات گشت آنحضرت اولا بطریق توره میرزا را دریافته بعد آن برادرانه ملاقات نموده در کنار گرفته گریه ها کردند چون از آن باز که در نواحی لاهور جدا از هم شده بودند مفارقت درمیان بود بعد از همه سال ملاقات بهم رو داده بود بزم عیش و عشرت آراسته شد و داد انتعاش و مسرت داده آمد چون مجلس آخر شد کولاب و بعضی محال از ولایت بدخشان بکامران میرزا مرحمت فرموده و عسکری میرزا را که در قندهار قید کرده بودند و تا حال در زندان مکافات بود خلاص نموده حواله میرزا کامران کردند و در همان طرف جاگیر داده بفتح و فیروزی بکابل معاودت فرمودند بعد انتظام مهام کابل و حصول عیش و کامرانی در سنه ۹۵۶ بتسخیر بلخ یورش فرموده با جمعیت شایسته متوجه آن سمت شدند و منشور عالی در باب طلب کامران میرزا و دیگر مرزایان که ورا لحدود بودند صادر گشت میرزایان و امرایان بالشکر شایسته آمده ملازمت کردند و کامران میرزا از آمدن به لطائف الحیل گذرانید آنحضرت کوچ بکوچ روانه شدند بعد رسیدن درا مک باندک جنگ قلعه را انتزاع نمودند بعد آن در نواحی بلخ نزول اقبال اتفاق افتاد پیر محمد خان والی آنجا صفوف آراسته آماده مصاف گشت و بجنگ عظیم در پیوست بهادران شجاعت نشان و یلان جا افغانستان

بمیدان کارزار در آمده چپقلشهای مردانه نمودند و شکست بر لشکر مخالف افتاد
بهیر محمد خان صورت حال برین منوال دیده از معرکه بر آمده منهزم گشت آنحضرت داعیه
تعاقب مخالف و تسخیر بلخ مصمم داشتند اما از بے اتفاقی امرا این اراده بظهور نرسید و کار تمام شده
ناتمام ماند همدرین اثنا شهرت مخالفت کامران میرزا و عزیمت او بسمت کابل بر زبانها افتاد
و بحسب صلاح وقت تسخیر بلخ موقوف داشته روانه کابل شدند و در سعادت ترین اوقات داخل
قلعه کابل شدند و بعیش و عشرت اشتغال ورزیدند کامران میرزا از کولاب بر سر
بدخشان و آن نواحی لشکر کشیده با میرزا سلیمان و میرزا هندال جنگ نمود و در انجا کارے
نساخته رو بکابل آورد آنحضرت از استماع اینخبر متوجه دفع او گشته در قبچاق متصل غوربند
هر دو لشکر باهم پیوستند و آتش کارزار مشتعل گشت جوانان کارطلب که تشنه جگر زلال
جانستانی بودند قدم در دائره دار و گیر آورده دمار از روزگار اشقیا بر آوردند و یلان
کارگذار رخش رستمی در میدان کارزار جولان داده در خونریزی اعدا تیغ جانستان را آب دادند

نظم

به پیوست جنگی گز آن سان نشان | ندادند گردان گردن کشان
همه رنگ شد ز ریعل اندرون | چو کرپاس آهار داده بخون
بیابان بکردار جیحون ز خون | یکے بے سر و دیگری سرنگون

چون آنحضرت بر پشته ایستاده اندازه کار نوکران موافق و منافق بچشم آدم شناس
خویش مے نمودند و دیدند که اکثر امرائے خاک ادبار بر فرق روزگار خود بیخته بجانب کامران
میرزا روانه شدند و بعضے در استعداد زمین بوس هستند و معامله دگرگون گردید از مشاهده
اینحال ستان جانستان از سر قهر و غلبه و غضب بدست آورده بس گرفته بفوج مخالف تاختند
ناگهان تیرے بر اسپ خاصه رسید و لشکر غنیم غالب آمد و لشکریان آنحضرت مغلوب
شده رو بفرار نهادند

نظم

چو بینی که لشکر همه پشت داد | تو تنها مده جان شیرین بباد
چو بینی که یاران نباشند یار | هزیمت ز میدان غنیمت شمار

بالضرور آنحضرت عنان تاب گشته بجانب ضحاک تشریف بردند و بسبب ضعف
و بسیاری تردد جبه خاصه از بالائے والائے خویش فرود آورده به یکے از خدمتگاران

سپرده مرا از ساده لوحی جبه خاصه را در راه انداخته روانه گشت چون نزدیک کهمرد رسید نزول قبال
واقع شد شخصی از انطرف دریا آواز داد که اے کاردانان در میان شما هیچ خبر بادشاه است آنحضرت
فرمودند که چه میگوی در میان شما خبر بادشاه چگونه هست او جواب داد که خبر چنان است که بادشاه
نه فلعی شده از معرکه بر آمده دیگر کسے ایشان را ندیده آنحضرت روسے اقدس باو نمودند از
سخن باعث تسلی او گردید مردم کامران میرزا جبه خاصه را که از راه بدست آنها افتاد
پیش میرزا آورده بودند میرزا گذشتن آنحضرت ازین جهان فانی تصور نموده بغایت کامران
وشادمان شد وگفت **بیت**

وحی حیات پس از مردن چنان دشمن — گمان برم که زصد سال زندگانی به

از انجا رو بکابل آورده قلعه را تسخیر در آورده شاهزاده محمد اکبر را مقید ساخت بعد سه ماه
آنحضرت سامان لشکر نموده متوجه کابل شدند کامران میرزا باستماع این خبر سامان خود راه
قلعه گذاشته وشاهزاده محمد اکبر را مقید باخود گرفته بقصد پیکار روانه شد آنحضرت از روے
رافت وعطوفت منشور اعلے انتفس نصایح ارجمند که گوشواره گوش هوش تواند بود صادر
فرمودند میرزا در جواب نوشت که چنانچه قندهار بحضرت تعلق دارد کابل بمن تعلق گیرد باین شرط
صلح مے نمائیم بازه آنحضرت نوشتند که اگر راستی ودرستی را آهنگ مصمم است صبیه رضیه
خود را بعقد مناکحت شاهزاده محمد اکبر درارد تا کابل را باو عنایت فرموده باو شما در تسخیر هندوستان
کمر همت بندیم میرزا میخواست که این معنے را قبول نماید اما امراے منافق میرزا را از راه
برده اماده جنگ نمودند در نزدیکے چاریکاران محاربه عظیم رو یداد کامران میرزا تاب مقاومت
نیاورده رو بهزیمت نهاده خود را در افغانستان کشید ومیرزا عسکری در قید آمد وفتح ونصرت
نصیب آنحضرت گردید **بیت**

زفیروزی شاه لشکر شکن — سپه را دگر جان در آمد بتن

شاهزاده محمد اکبر که در قید کامران میرزا بود بملازمت اقدس مشرف گشت وموجب
هزاران شادکامی گردید ومقرر شد که من بعد شاهزاده از رکاب اعلی جدا نشود آنحضرت
از انجا روانه کابل شدند میرزا عسکری را مسلسل نزد میرزا سلیمان در بدخشان فرستادند
که براه بلخ روانه مکه معظمه گرداند چنانچه میرزا عسکری خجلت زده از جناب والا روانه
کعبة الله گردید در سنه ۹۶۵ در میان مکه وشام مسافت زندگی قطع نمود وکامران میرزا

بعد هزیمت خود را چار ضرب زده قلندر را نه از راه ده سیر بطرف جوئے شاهی که الحال موسوم به سلال آباد است رونهاده باعانت افغانان خلیل و مهمند دو سه مرتبه جمعیت یکجا کرده بافواج بادشاهی که برسر او تعین شده بود کارزار نموده شکست یافت آنحضرت برائے دفع شورش از کابل نهضت فرمودند چون نزدیک کندنک رسیدند کامران میرزا بامداد احشام افاغنه شبخون آورده کار نا ساخته بدر رفت دران شبخون میرزا هندال از دست افغانی نادانسته بدرجه شهادت رسید باعث فراوان غم خاطر اقدس گشت و نزدیک مزار پدر بزرگوار در گذرگاه کابل مدفون کردند بالجمله آنحضرت در موضع جهسو از توابع ننگنهار تا انقضائے ایام زمستان اقامت فرمودند چون زمستان باخر رسید و صولت سرما رو بکمی آورد برسر افغانان که کامران میرزا در پناه آنها رفته بود یورش کردند در پیش بلاغ پاسی از شب گذشته جنگ رو داد اکثر افغانان بوحشت آباد عدم رفتند و کامران میرزا از انجا گریخته بدر رفت و رایات اعلیٰ ازان طرف خاطر جمع نموده بکابل معاودت فرمودند کامران میرزا بستوه آمده رو بهندوستان نهاد و پیش سلیم خان ولد شیر خان که بعد از فوت پدر تخت نشین هندوستان شده بود دران وقت در پنجاب هم جمون داشت در مقام قصبه بن رسید سلیم خان پسر خود آواز خان و مولانائے عبدالله سلطان پوری و دیگر امرا باستقبال فرستاده دران قصبه بایکدیگر ملاقات کردند سلیم خان بعد انفراغ مهم جمون میرزا را همراه گرفته عازم دهلی گردید و میخواست که او را دستگیر نماید میرزا ازین معنی آگاه گشته از منزل ماچهی واره فرصت یافته یوسف افتابچی را در جامه خواب خود گذاشته فرار نموده براجه بکهات که هشت کروهی سهند واقع است پناه برد درانجا چون اتفاق نیفتاد نزد راجه کهلور از راجهای کوهستان بکثرت جمعیت و ولایت ممتاز بود رفت چون او هم جانداد ورد و لی افتاده به نگر کوت رسید و ازانجا و جمون آمد درانجا هم نتوانست اقامت ورزید بمشقت بسیار پیش سلطان ادم گکهر که دران زمان بپادشاه نیایش نداشت و بطور خود حکومت میکرد رسید سلطان آدم گکهر میرزا را نگاهداشته عرضداشت بجناب والا متضمن استدعائے مقدم مقدس نمود آنحضرت معه شاهزاده محمد اکبر براه نیکتاب متوجه شدند و از آب سنده گذشتند سلطان آدم شرائط دولت خواهی بجا آورده کامران میرزا را همراه گرفته در مقام پرهاله بخدمت آن حضرت آورد و ازانجا که میرزا مصدر تقصیرات عظیمه شده بود و آنحضرت از بے اعتدالی او تنگ و لشکریان بجان آمده بودند و چون حضرت

فردوس مکانی محمد بابر بادشاه در زمان رحلت وصیت فرموده بودند که این برادران با یک دیگر قصد جان نکنند آن حضرت قصد جان میرزا نکرده بصلاح دولت خواهان نیک اندیش و تقاضائے وقت میل در چشم کشیده هر دو چشم میرزا را که دیده بان جان و دل بودند از بصارت معزول کرده فروغ از دیده برگرفتند و رخصت مکه معظمه دادند میرزا در آن مکان شریف رسیده بعد دریافت سه حج در سنه ۹۶۴ همان طرف ودیعت حیات سپرد القصه بعد رخصت میرزا انحضرت در کابل رسیده بعیش و عشرت پرداختند و امن و دولت معلی که غبار آلوده حوادث بود بچشمه افضال الہی شست و شو یافت و جمیع کافر نعمتان بسزائے نیات و اعمال خود رسیدند و خرمن عمر و دولت ایشان به برق قہر ایزدی سوخته شد و نشان ہستی ایشان از صفحۂ روزگار سترده گشت چنانچه مصاعب و متاعب عسر و موارد و مطالع یسر جابجا موافق ترتیب زمانی و تنسیق مکانی گذارش یافت اکنون شمه از احوال سعادت اشتمال شیر شاه تحریر در آوردن و ترتیب این نسخه نمودن و برائے مترصدان اخبار سلاطین ارمغانی اماده کردن ناگزیر است

شیر شاه عرف فرید خان افغان سور

در زمانے که سلطان بہلول لودی فرمان روائے ہندوستان بود ابراہیم جد فرید خان یعنی شیر شاه که سوداگرے اسپان میکرد از ولایت روه آمده نوکرے امرا اختیار نمود و در موضع نمسله تابع نارنول توطن گزید و در عہد خلافت سکندر بن سلطان بہلول پیش جمال خان حاکم جونپور نوکر گشت بعد فوت او حسن خان خلف او که پدر فرید خان بود نزد جمال خان بوده رشد و کاردانی خود ظاہر ساخت روز بروز ترقی پیش امداد شد و چرا ترقی او نشود که کار فرمایان قضا و قدر سلطنت ہندوستان بنام خلف سعادت پیوندش مقرر کرده بودند مقرر است که ہرگاه زمان ولادت باسعادت بادشاه قوی طالع نزدیک میرسد ناظمان سلسله علوی در نزدیکی آن از مقدم میمنت توامش بشارات فرخنده اشارات بمنصه ظہور جلوه گرمے سازند مصداق این معنی آنکه در ایامے که والده شریفه فرید خان بعنصر گرامی آن خلف مسعود حامله بود در عالم خواب مشاہده نمود که ماه منیر از آسمان فرود آمده در کنار آن عفیفه شد مصرعه

راحت ہمه و جوه بخشند این خواب

---

(۱) شمله - اکبرنامه دفتر اول صفحه ۱۴۷ (۲) باختر

ہمان وقت بیدار گشتہ این خواب سعادت انتساب بشوہر خویش گذارش نمود حسن خان بے تامل وتحمل تازیانہ چند بان عفیفہ زد کہ آن کدبانو متعجب گشتہ استفسار نمود کہ من خواب خود بیان کردم تازیانہ زدن دمرابی تقصیر آزار دادن از چہ راہ است فرمود کہ این خواب مژدہ مید ہد بر مقدم خلف قوی طالع ازانجا کہ بزرگان آزمودہ کار فرمودہ اند کہ اگر خواب نیک نمودار شود بعد بیداری دران شب باز خواب نباید کرد تا نتیجہ آن خواب زایل نگردد ازین جہت تازیانہ زدم کہ ار در وآن بقیۂ شب ترا خواب نگیرد القصہ در سعادت ترین اوقات آن خلف مسعود بعالم وجود آمد چون چہار سالہ گردید روزے طفلانہ گریہ کنان درمی از پدر خویش میطلبید درویش صاحب حال وقال دانائے اسرار حال ومال فرید خان را بدین حال دیدہ بخندید و باواز بلند گفت سبحان اللہ بادشاہ ہندوستان بطلب درمی گریہ مے نماید حسن خان از کلام درویش خدا اندیش واقف گشتہ بغایت مسرور گشت واین معنی را مصداق خواب نیک آن عفیفہ تصور نمودہ بیقین دانست کہ این خلف سعادت مند برتبہ والا کامیاب خواہد شد چون آن والا اختر بحد تمیز رسید علامات ریاست از فراست او ظاہر وآیات ایالت از بسالت او باہر اطوار جہانداری از فرط خبرداری او واضح واثار بادشاہی از وفور آگاہی او لایح بود القصہ چون جمال خان حاکم جونپور حسن خان را پیش آوردہ پرگنہ سہسرام وتانڈہ از توابع رہتاس بجاگیر او مرحمت نمودہ پانصد سوار ہمراہش مقرر کرد فرید خان داروغہ جاگیر پدر خود گشتہ از روے تدبیر صائب و فکر نصائب وعقل خدا داد و دانش مادرزاد بنظم ونسق معاملات و بندوبست مہمات بواقعی کردہ ودر تہذیب وتادیب گردن کشان وقلع وقمع سرتابان وامینت برایا ورفاہیت رعایا وافزونی زراعت وازدیاد حاصلات و آبادی دیہات مساعی جمیلہ بکار برد چنانچہ جاگیر آباد گشت ومحصول افزون آمد سرکشان از و در ہراس بودہ تن بمال گذاری ورعیت گری دادند ہمچنان فرید خان بتحصیل علم قیام ورزید عربی تا کافیہ وفارسی گلستان و بوستان وسکندرنامہ ودیگر کتب معروف خواندہ بود بعد انانکہ حسن خان ودیعت حیات سپرد فرید خان وبرادران او را مدتے بر جاگیر مناقشہ ماند چون فرید خان از ہمہ برادران اعیانی وعلاتی کلان و در عقل ودانش وشجاعت ومردانگی سرآمد بود خدمت حکام بجا آوردہ مورد تحسین وآفرین ومشمول عنایات مے شد درین مناقشہ ہم گنان رعایت او مے نمودند بعد ازانکہ سلطان ابراہیم لودھی کشتہ شد وظہیر الدین محمد بابر بادشاہ

اورنگ آرائے خلافت ہندوستان شدند فرید خان پیش بہار خان[۱] ولد دریا خان کہ ولایت
پٹنہ متصرف شدہ خود را سلطان محمد خطاب کردہ اسم سلطنت بر خود بستہ بود رفتہ نوکر گردید
و مصدر خدمات پسندیدہ گشت نوبتے در حضور سلطان محمد در شکارگاہ از روے جرأت و دلیری
شیری بشمشیر زد و او فرید خان را شیر خان خطاب دادہ پیش آوردہ روز بروز رتبہ اش بلند گردانید
و بعد چندگاہ وکالت پسر خود بشیر خان مقرر کردہ بجاگیر ہا فرستاد چون صحبت شیر خان آنجا
درست نشد نزد سلطان جنید برلاس کہ از اعاظم امرائے بابری و خواہر حضرت بادشاہ در حبالہ
زوجیت او بود در مانک پور رفتہ نوکر گردید بحسب اتفاق سلطان جنید برلاس بملازمت بادشاہ
آمد شیر خان ہمراہ او بود وضع اطوار بادشاہی دیدہ بایاران خود میگفت کہ مغل را از ہندوستان
برآوردن آسانست چہ مغل خود بمعاملات نمیرسد و بشکار و عیش و عشرت مشغول است و مدار
معاملات بوزرا میگذارد عیب افغان ہمین است کہ باخود اتفاق ندارند اگر مرا دست دہد باہم
متفق بودہ مغل را بدر سازیم یاران ازین معنی خندہ و استخفاف میکردند روزے سلطان جنید
بر مایدہ خاص بادشاہی حسب الامر والا حاضر شد شیر خان نیز دران مجلس حاضر بود طبق ماہیچہ
پیش شیر خان نہادند او خود را از خوردن آن عاجز یافتہ کارد کشیدہ ماہیچہ را پارہ پارہ ساختہ بقاشقی
خوردن گرفت چون نظر بادشاہ بران افتاد برینحال واقف شدہ پسندیدہ بمیر خلیفہ وزیر فرمود کہ این
افغان عجیب کارے کردہ از ہمان روز بنظر عزت منظور گشت نوبتی سلطان جنید شیر خان
را با دو افغان دیگر برائے سرفرازی از نظر اقدس در آورد وانجاکہ رائے عالم آرائے بادشاہان
پرتویست از شمسہ انوار ایزدی آنچہ بعد از سرانجام کار بمنصہ ظہور میرسد بر مرآت ضمایر
صافیہ شان اول جلوہ گرمے گردد از غایت عاقبت بینی و نہایت آگاہی صورت واقعہ را پیش
از وقوع بمیزان عقل روشن مے سنجند حضرت بادشاہ آن دو افغان را نوازش فرمودہ در
باب شیر خان حکم شد کہ چشمان این افغان شوخ مینماید این را دستگیر کنند شیر خان از بسکہ
عنایات ایزد متعال شامل حال سعادت اشتمال او بود و صانعان قضا خلعت سلطنت
بر بالائے او دوختہ بودند صدور حکم بادشاہی بہ تفرس دریافتہ پیش از انکہ او را قید کنند فرصت
را غنیمت دانستہ بدر رفت باز بملازمت سلطان محمد در پٹنہ رسیدہ صاحب اعتبار گشت
چون پسر سلطان محمد فوت شدہ بود و وارثی کہ قابلیت سلطنت داشتہ باشد نداشت

---

(۱) بہادر خان ۱۲ منہ

شیرخان مدار الملک او بود بعد فوت او حکومت ولایت بہار باستقلال کمال یافت و اطراف آن ولایت بزور شمشیر و قوت اقبال در حیطهٔ تصرف آورده شوکت و حشمت پیدا کرده خیال تسخیر بنگاله در خاطرش افتاد در آن نواحی منجمی بود عالی فطرت والا دانش در دقیقه شناسی طلوع و غروب ستارگان و شرف و هبوط اختران و انصالات انجم با خود ها و نظرات کواکب با یکدیگر و احکام نتایج هر یک اشتغال کمال و با برار راز آسمانی و اظهار اسرار سرنوشت انسانی مهارت تمام داشت مانند سروش غیب حقیقت حال و استقبال ظاهر می کرد در گذارش احوال افلاک و زمین سحر مینمود **بیت**

دقیقه سنج خرد پرور ستاره شناس   اشاره فهم بلند اختر و همایون فال

شیرخان در باب ساعت برائے تسخیر بنگاله بان منجم ارسطوی شیم التجا آورد و ساعتی فرخنده که برائے حصول نصرت و فیروزی مختار بوده باشد انتخاب کرده نوشته داد بتائیدات الہی در آن ساعت سعید شیرخان بر بنگاله یورش نموده بتسخیر درآورد و نیز چون تاج خان افغان حاکم چنارگده را پسران ببی از اسباب کشتند شیرخان مساة از(1) و ملک منکوحه تاج خان را بفسون و فریب در عقد نکاح خود آورده قلعه مذکور را متصرف شد و بر تمام ملک شرقیه استیلا آورد همدرین نزدیکی ۹۳۷ھ حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه مرتحل مرحله بقا شدند حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه سریر آرائے خلافت گشتند سلطان محمود بن سلطان سکندر لودی به پتنه آمده مسند آرائے حکومت گشت شیرخان متابعت او اختیار کرده باتفاق یکدیگر در جونپور رفته آن نواحی را از امرائے بادشاهی تخلیص نموده بعد چندگاه لشکر بادشاهی جونپور را از و بازگرفت چون سلطان محمود در سنه ۹۴۵ در اودیسه بمرگ طبعی درگذشت شیرخان بلا شرکت غیری بر پتنه و بنگاله دست تصرف یافته قوت و مکنت بهم رسانید و بر ملک بادشاهی شروع تاخت نمود بعد از انکه بادشاه بدفع او متوجه شدند او صلح درمیان آورده قطب خان عرف عبد الرشید پسر خود را با فوج بملازمت گذاشت که در خدمت حاضر بوده باشد چنانچه قطب خان در مهم گجرات برکاب بود(2) از انجا گریخته پیش پدر آمد چون بادشاه را در مهم گجرات مدت مدید گذشت شیرخان فرصت یافت اکثر بلاد بتصرف خود درآورد پس از انکه ممالک گجرات مفتوح گشت و افواج بادشاهی بر شیرخان تعین گردید و بادشاه نیز متوجه شده بعد تسخیر قلعه چنارگده روانه بنگاله شدند شیرخان که در بنگاله قیام داشت باستماع توجه بادشاهی

(1) لاڈو ملکه (2) آشنا

در خود تاب مقاومت ندیده از بنگاله بطرف جهارکهند رفت و براجه چنتامن برهمن حاکم قلعه
رهتاس پیغام کرد که چون مغل از عقب میرسد اگر از روی مروت در قلعه بجهت اهل و عیال
جا دهی احسان است که تا باقی عمر برگردن خواهد بود درین طور ایام نکبت تلطف همسایگان ضرور
است بچنین حرف وحکایت چاپلوسی و نیرنگ سازی راجه ساده لوح راکه زمان ادبارش
در رسیده بود فریفت او قبول کرد که اهل و عیال او در قلعه در آیند انگاه شیرخان
یکهزار دولی ترتیب داده در هر دولی جوانان مردانه را انتخاب کرده مسلح نشاندند و در چند دولی که
پیش بود عورات در آورده روانه ساخت دربانان قلعه کسان راجه بتفحص دولی ها مشغول
شدند در چند دولی عورات را دیدند شیرخان براجه پیغام کرد که مستورات را نمیتوان نمود
و ننگ ستر نتوان قبول کرد راجه که ستاره دولتش نزدیک بغروب رسیده بود از
ساده لوحی منع فرمود که مزاحمت نسازند چون دولیها بالتمام بقلعه در آمد افغانان
قوی جنگ وجوانان باساز جنگ از دولیها برآمده بتوجه خانه راجه شدند و جمعی خود را
بدروازه قلعه رسانیدند و شیرخان نیز با فواج مسلح مستعد شده خود را بدروازه قلعه
رسانید و بسیاری از کسان راجه بقتل در آمدند و در نهایت آسانی قلعه بدست آمد چون این
چنین قلعه اسمانی ارتفاع که از مبادی بنای آن هیچ فردی از فرمان روایان بران استیلا نیافته
و در هندوستان نظیران کم نشان بید هند تسخیر در آمد شیرخان کلید بیت المقصود بدست
آورده اهل و عیال خود را دران بامن گذاشته بجمعیت خاطر درپی کار خود گردید و بادشاه
در بنگاله رفته بعیش و عشرت پرداخت و ایام برسات درمیان آمد شیرخان طمع بنگاله سد و
راه ساخته نگذاشت که خبر [illegible] بار سد غله بلشکر بادشاهی برسد بعد ازانکه بادشاه از بنگاله
مراجعت کرد در مقام بهوج پور نهته بر کنار دریای گنگ اتفاق اقامت افتاد شیرخان نیز
بالشکر عظیم آمده خیمه انداخت بحرف حکایت بحسب ظاهر صلح کرده روزها میگذرانید و در باطن خنگ
جنگ را جولان میداد تا آنکه جمعی از پیاده مردم زبون را باسباب آتش بازی روبروی لشکر
بادشاهی گذاشته خود دو منزل عقب رفته نشست از انجا که امری از پرده غیب
بظهور پیوستنی بود منصوبه چنان نشست که لشکر بادشاهی در کمال غفلت میگذرانید شیرخان
در لشکرگاه خود شبگیر کرده ناگهان صبحی بر خیمه گاه بادشاهی در رسید و تیغ بی دریغ
بجوهر ریزی و لشکرکشی از نیام همت و دلاوری برکشاد و لشکر بادشاهی را فرصت زین کردن

اسپ نشد تا بجنگ انداختن چه رسد آن خفتگان بستر بے پروائی و نشستگان خیام غفلت اکثر به خوابگاه فنا غنودند و بسیاری بیابان نورد هزیمت شدند **نظم**

یکے داشت سر در هوائے نگار | که با جانفشانیش افتاد کار
یکے جامه مید وخت همدوش تن | که شد جامه اش جانشین کفن
یکے می شد از باده عشرت پرست | که از بادهٔ مرگ گردید مست
یکے گوش بر نغمهٔ چنگ داشت | که اندر مقام عدم پا گذاشت
یکے نرد بازیش بود آرزو | که شد تختهٔ نرد تابوت او
یکے خواست زنهار دیگر گریخت | گریزنده هر سو همه رخت ریخت
یکے ترکش افگند و دیگر کلاه | گریزان گرفتند بے راه راه
بر آمد از انجا بگه رستخیز | همه بر گرفتند راه گریز
گریزان سپاه گروها گروه | نهادند رخ سوئے دریا و کوه
نمودند شاه و سپه جمله پشت | در آن راه بادی در آمد بمشت
نه تاج و نه تخت و نه دولت بجا | نه اسپان نه مردان جنگی بپا
زبس غارت انجه[1] و چار پا | زران دشت شد بر سپه تنگ جا

بفرمان بادشاه حقیقی فتح و نصرت نصیب شیر خان گردید و بادشاه شکست خورده بهزاران تعب و محن در آگره رسید بعد یک سال افواج فراهم آورده باز در قنوج آمده جنگ کرد درین مرتبه بتائیدات الهی و معاضدات نامتناهی شیر خان مظفر و منصور گشت :- **بیت**

به نیروی مردی و فرهنگ خویش | بگردون برافراشت اورنگ خویش

بادشاه منهزم گشته نتوانست در آگره و دهلی اقامت ورزید در لاهور رسیده چند روز مقام کرده بسمت ملتان و تهته رفت و شیر خان بعد چنین فتح عظیم تا لاهور تکاپش کرده وازانجا که خواص خان غلام خود را که مقدمة الجیشش و قوت بازو او بود و در شجاعت و مردانگی طاق و در سخاوت و نیک نامی شهرهٔ آفاق چنانچه تا حال در هندوستان کارنامهائے اورا درسرود و نغمه می سرایند با لشکر گران بتعاقب بادشاه فرستاد و تا ملتان او بتعاقب نموده معاودت کرد و شیر خان تهتهه تعلقه گکهران رفته برگشت و متصل کوه بالناته قلعه بنیاد

(۱) اشتر

نهاده بر ہتاس موسوم گردانیده ده ہزار سوار برائے سد راه لشکر بادشاہی و مالش گکهران در آنجا گذاشت چنانچه آن قلعه را خلف او اسلام شاه با تمام رسانید القصه شیر خان بعد تنظیم و تنسیق مهمات اندیار باگره رسیده در ۹۴۷ سنه سکه و خطبه بنام خود نموده شیر شاه خطاب کرد و این بیت بر سجع نقش بست :- **بیت**

شه الله باقی ترا باد دایم — همان شیر شه بن حسن سور قایم

چون راجه پورن مل مرزبان رای سین لوائے استیلا و غلبه برافراشته اکثر پرگنات نواحی را متصرف شده از روے هوا پرستی و نفس دوستی دو ہزار عورت مسلمه دهنده را در حرم سرائے خود در زمره پاتران ورقاصان انتظام داده بود شیر شاه باستماع این معنی بمقتضائے حمیت اسلام و آئین سلطنت بتادیب آن خود سر هوا پرست و تسخیر قلعه رایسین کمر همت بربست و علم نهضت برافراشته در آن دیار رسیده قلعه را گرد گرفت بعد امتداد ایام محاصره و محاربات متواتره راجه پورن مل عاجز شده صلح کرد و پس از گرفتن قول و قرار آمده ملازمت نمود علمای دین فتوی دادند که چون این کافر زنان مسلمه در خانه خود داد با وجود قول قتل او مطابق امر شریعه لازم است شیر شاه بقصد حصول ثواب فوج آراسته جنگ انداخت راجپوتان دل بر مرگ نهاده کارستانی کردند که داستان رستم بازیچه شد مانند پروانه بے محابا خود را بر و م شمشیر و دندان فیل زده ہلاک شدند و زنان و فرزندان راجو هر نمودند و بسیاری را از لشکریان شیر شاه کشتند :- **نظم**

دها و ه برآمد ز هر دو سپاه — تو گفتی برآمیخت خورشید و ماه

چکاچاک برخاست از هر دو سوی — ز خون شد همه رزمگه جوئے جوی

آخر الامر راجه پورن مل کارنامه نهور بظهور رسانیده با اکثرے از مردم خویش در جنگ گاه کشته شد چنانچه داستان دلاوری و مردانگی او تا حال در اشعار ہندیه باکناف گیتی مشهور است شیر شاه بعد تسخیر قلعه رایسن و قتل پورن مل در آگره رسیده بیمار گشت و عارضه صعب کشید بعد صحت و شفا بر رائے مالدیو حاکم اجمیر و جودهپور و میرته که پنجاه هزار سوار در ظل رایت او بود سواری کرد دفعات جنگ درمیان آمد چون کار بجنگ پیش نرفت شیر شاه فریبی بخاطر آورده مکاتیب از راجپوتان سردار متضمن اطاعت بادشاہی و انحراف از رائے مالدیو و مناشیر خود بجانب راجپوتان ارکان دو

رائے مسطور مشتمل بر استمالت و دلجوے و در بادہ محبوس کردن رائے مذکور نوشتہ عمداً آن خطوط را بدست کسان رائے در آوردہ ازین معنی دل رائے مال دیو را از اعیان دولت او برگردانیدہ در لشکر او خلل انداخت و علی التواتر جنگ کردہ فتح یافت و اجمیر را بتسخیر در آوردہ بدہلی مراجعت نمود چون حاجی بیگم حرم خاص ہمایون بادشاہ در جنگ بھوجپور تہتہ در قید آمدہ بود شیر شاہ از روے نیکذاتی آن عفیفہ بحرمت و اعزاز تمام مامون و مصئون میداشت بعد از انکہ خبر رسید کہ بادشاہ از عراق و خراسان معاودت نمودہ در کابل رسیدند ان عفت قباب را باحترام تمام پیش بادشاہ در کابل رسانید و نیک نامی و نیک مردی خود بر عالمیان ظاہر گردانید القصہ شیر شاہ بغایت نیک ذات و فرخندہ صفات در عقل و دانش و تدبیر ملک گیری و جہانداری بے نظیر بود در رفاہیت رعایا و اسودگی خلایق ہمت بر کمال داشت در احیاے مراسم عدل و داد و افشاے لوازم بذل و سخاگوے سبقت از نوشیروان عادل بردہ در محکمہ عدالت خویش و بیگانہ را مساوی میدانست و سایر الناس را بیک نظر میدید گویند روزے شاہزادہ عادل خان کہ از ہمہ کلان بود فیل سوار از کوچہ آگرہ میگذشت بقال زنی در خانہ خود کہ دیوار کوتاہ داشت برہنہ بغسل مشغول بود چون نظر شاہزادہ بران زن جمیلہ برہنہ افتاد بیرہ پان بسوی او انداخت و نگاہ کردہ ازان کوچہ گذشت ازانجا کہ ان عورت در عصمت ثابت بود ازینکہ مرد بیگانہ اورا برہنہ دید خواست کہ خود را ہلاک گرداند ہمدران اثناے شوہرش امدہ برین حال واقف گردید و عورت را بحرف و حکایت از ہلاکت باز داشت وان بیرہ پان را گرفتہ در جرگہ فریادیان داخل شدہ حقیقت حال را بعرض شیر شاہ رسانیدہ ان بادشاہ عدالت پناہ بر ماجراے احوال بقال واقف گشتہ افسوس بسیار کرد و بمقتضاے انصاف سنجی حکم کرد کہ این بقال را فیل سوار کردہ زن عادل خان را پیش او حاضر سازند تا مستغیث ہمین بیرہ پان را کہ بدست دارد بسوے او اندازد امرا و وزرا ہرچند در موقوف این حکم التماس کردند منظور نگشت و فرمود کہ نزدیک من در عدالت فرزند و رعیت برابر است کے روا باشد کہ فرزندان ما با رعایا چنین سلوک ناہنجار کنند اخر الامر بقال راضی شد و عرض نمود کہ بحق خود رسیدم و از فریاد

باز امدم **نظم**

زتاثیر عدلست ارام ملک | کہ از عدل حاصل شود کام ملک
ترا زین بہ اخر چہ حاصل شود | کہ نامت شہنشاہ عادل شود
چو نوشیروان عدل کرد اختیار | کنون نام نیک است ازو یادگار

درزمان سلطنت اکثر احکام اختراع کردہ مدار کار بر قوانین سلطان علاء الدین خلجی کہ در تاریخ فیروزشاہی مندرج است نہاد و داغ اسپ را کہ پیش ازین سلطان علاء الدین مقرر کردہ بود و رایج نہ گشت مجدد رواج داد و ہزار و پانصد کردہ از بنگالہ تا رہتاس پنجاب بفاصلہ دو دو کروہ سراہا اباد کردہ در ہر سرا دو دو اسپ کہ نام واکچوکی باشد نصب نمود در دو سہ روز خبر بنگالہ برہتاس میرسید و مقرر بود وقتیکہ شیرشاہ در دولتخانہ والا برائے خود مایدہ گستردی اواز نقارہ شدی چون سراہا نزدیک بود در طرفتہ العین تمامی سراہا از بنگالہ تا رہتاس پنجاب و دیگر شاہراہہائے ممالک مردم خبردار گشتہ نقارہ نواختندی و در ہر سرا ہمان وقت از سرکار بادشاہی بمسافرین مسلمین طعام و بہندوان ارد و روغن دیگر دادندے و عالم عالم مسافران از مایدہ افضال ان بادشاہ دریانوال معدہ خواہش برا موندے متردین تہیدست از قوت درماندگی نہ کشیدندے **بیت**

شربت جودش مزاج تنگدستی را دوا | خستہ افلاس را فیض عطایش غمگسار

و در شاہراہ بہر دو جانب درخت میوہ دار نشاندند تا متردان در سایہ ان باسایش و ارامش امدہ شد نمایند و از اثماران اشجار بے ممانعت بہرہ یاب شوند مقرر کردہ بود کہ از نیلاب تا دہلی دیہات افغانان دو رویہ اباد سازند تا سد راہ مغول از سمت کابل بودہ باشد در عہد سلطنت او امنیت بحدی بود کہ اگر زالی سبد طلا داشتی و در صحرا خواب کردی حاجت پاسبان نبود **قطعہ**

اگر یک تن برد چون مہر انور | زمشرق تا بمغرب طشت از زر
نیارد ہیچ عور از ورع و پرہیز | کہ در طشت زر او بنگرد تیز

گویند چون ابنہ دیدی تاسعت خوردی کہ بنام شام بمنزل رسیدم یعنی در وقت پیری

سلطنت یافتم مشهور است که در روز داخل شدن شیرشاه در دہلی عورتے سبزه فروش بر زبان آورد که دہلی شوہر یافت اما پیر چون این سخن بگوش شیرشاه رسید جوانانه اسپ را تند کرد بازان زن عیار گفت پیر است اما ظریف القصه شیرشاه در اخرہا برائے تسخیر قلعه کالنجر رسیده محاصره نمود سرکوب و ساباط ترتیب داده حقه ہائے دار درا آتش داده درون قلعه انداختن آغاز کرد اتفاقا یک حقه بر دیوار تصادم نموده برگشت و در دیگر حقها افتاد آتش درگرفت بسیاری از لشکریان بادشاہی ضایع شدند شیرشاه ہم که نزدیک بود سوخته شد تا انکه اندک رمقے داشت ترتیب جنگ بردم خود میگفت در آخر ہمان روز قلعه مفتوح گشت و روح شیرشاه نیز از حصار بدن ہمان روز برامد و باعث ہزاران تاسف و فراوان غم خیرخواہان گردید قطعه

شیرشه انکه از صلابت او — شیر و بز آب را بہم می خورد
چونکه رفت از جہان بدار بقا — یافت تاریخ او ز آتش مرد

مدت حکومت او بست سال و کثرے ازانجمله پانزده سال در امارت و پنج سال و دو ماه در سلطنت ہندوستان *

اسلام شاه المشہور سلیم شاه عرف شاہزاده جلال خان بن شیرشاه

چون واقعه ناگزیر شیرشاه رو داد ارکان دولت و اعیان حضرت مشورت کردند که شاہزاده عادل خان خلف بزرگ در قلعه رنتنبہور دور دست است وجود بادشاه برائے پاسبانی سپاه و رعیت ضرور والا زود تر فتنه بر می خیزد و اختلال در ممالک راه می یابد ناگزیر شاہزاده جلال خان خلف خورد را که در ریون تا پٹنه بود طلبداشتند و او بجناح استعجال در پایان قلعه کالنجر در سنه ۹۵۲ بر تخت خلافت جلوس نموده و سکه و خطبه بنام خود کرده اسلام شاه خطاب گردانید و به برادر بزرگ نامه نگاشت که برائے تسکین فتنه و آشوب محافظت سپاه نموده ام مرا بجز اطاعت چاره نیست شاہزاده عادل خان در جواب نوشت اگر گفتار بکردار پیوندی و فروغ راستی داری باید که خواص خان و چہار امرا را بفرستید تا امده تسکین من نموده

برده‌اند اسلام شاه ان امرا را نفرستاد که تسلی خاطر شاهزاده نموده بیارند بعد ازان که
اسلام شاه از کالنجر به اگره رسیده شاهزاده عادل خان نیز از رنتنبهور امد و قرار
بر ملاقات طرفین افتاد اسلام شاه بخاطر اورد که سلطنت نه امریست که از دست
باید داد و دولت و جاه نه چیزیست که بکسے باید سپرد درینصورت عذر اندیشیده
مقرر کرد که زیاده از دو سه کس در قلعه همراه شاهزاده نیایند چون تقدیر رفته بود
که این اندیشه پیش رود در وقت امدن شاهزاده جمعی کثیر درون قلعه رفتند اسلام شاه
بالضرور اظهار اخلاص و برادری نموده گفت که تا حال افغانان را نگاهداشته شد
اکنون بشما می سپارم انگاه دست شاهزاده را گرفته بر تخت نشاند و چاپلوسی ها نمود
ازانجا که شاهزاده بعیش و عشرت میل تمام داشت قبول سلطنت نکرده اسلام شاه را
بر تخت نشانیده اول خود سلام کرد و مبارک باد گفت پس ازان دیگران سلام
کردند و همانوقت شاهزاده رخصت شده در بیانه رفت اسلام شاه با وجود چنین
سلوک که از برادر کلان بوقوع امد از و خاطر جمع نداشت و از بے اتفاقی بعضے امرا
هراس مند می بود بنابران جولانه طلا بدست غازی خان محلی فرستاد که شاهزاده را مقید
کرده بیارد شاهزاده بعد اطلاع این معنی نزد خواص خان در میوات رفته از
نقص عهد اسلام شاه او را مطلع گردانید ازین معنی خواص خان براشفته غازی خان
محلی را طلبداشته همان زنجیر در پاے او انداخته لواے مخالفت برافراشت
و امرایان موافق را رفیق خود کرده با لشکر بسیار روانه اگره گردید قطب خان و
دیگر امرا که در عهد شیر شاه رفیق بودند از اسلام شاه رنجیده شاهزاده عادل خان
را ترغیب سلطنت نمودند اسلام شاه بتدارک این شورش پرداخته قطب خان
وغیره را تسکین کرده با خود متفق گردانید شاهزاده باتفاق خواص خان و دیگر امرا
در نواحی اگره امده صفوف پیکار اراست و در طرفین جنگ تراز و شده بارادت
الهی شاهزاده شکست یافته بطرف پتنه رفت بعد ازان احوال شاهزاده بکسے
معلوم نیست و خواص خان و عیسے خان هزیمت خورده بجانب کوه کمایون رفتند
واکثر اوقات از کوه برامده و امن کوه که تعلق به بادشاه داشت تاراج میکردند بعد
چندگاه قطب خان با عساکر گران بر سر ان تعین گردید انانجا که قطب خان

بر ترغیب آمدن شاهزاده رفیق دیگران بود و از اسلام شاه هراس داشت از آنجا گریخته در لاهور پیش اعظم همایون رسید و قطب خان را بموجب حکم قید کرده بحضور فرستاد تا اسلام شاه او را با چهار کس دیگر قید کرده در قلعه گوالیار محبوس گردانید چون اسلام شاه در رعیت پروری و عدالت گستری و خداشناسی و ایزد پرستی بے نظیر بود اما سپاهی را بغایت تنگ و آزرده میداشت و طریقهٔ او آن بود که هر کرا از روے اعتراض از نوکری برطرف کردی جاگیرش تغیر داده مقرر نمودی که او با جمعیت خود حاضر بوده بدستور سابق خدمت میکرده باشد در صورتے که اندکی در تقدیم خدمت از و تهاون شدی مورد عتاب گردیدی بلکه با فرزندان بسیاست رسیدی نظم

سپه را در آسودگی خوش بدار | که در حالت سختی آید بکار
سپاهش که کارش نباشد به برگ | بکار و زهیجا نهند دل بمرگ
بهاے سر خویشتن مے خورند | نه انصاف باشد که سختی برند
چو دارند گنج از سپاهی دریغ | دریغ آیدش دست بردن به تیغ
چه مردی کند در صف کارزار | که دستش تهی باشد از روزگار
همان به که لشکر بجان پروری | که سلطان به لشکر کند سروری

از وقوع چنین امور بعضے امرا منحرف شدند و اعظم همایون عرف هیبت[1] خان نیز در لاهور رایت مخالفت برافراشت و او از جانب لاهور و خواص خان و عیسیٰ خان از طرف کمایون در انباله متصل سهرند رسیده مشورت کردند که شاهزاده عادل خان را طلبداشته بسلطنت باید برداشت اعظم همایون این معنی را قبول نکرده خود اراده خلافت میداشت خواص خان رنجیده بے جنگ برخاسته رفت و عیسیٰ خان خود را پیش اسلام شاه رسانید و اعظم همایون و دیگر نیازیان برنالہ[2] متصل انباله صفوف مصاف آراسته با اسلام شاه آماده پیکار شدند و باندک جنگ منهزم گشته نتیجه حرام نمکی یافتند و بهر طرف متفرق گشتند سعید خان برادر اعظم همایون خواست در زمرهٔ مردمانی که مبارک باد فتح میدادند رفته قصد اسلام شاه نماید فیلبانے ازین معنی واقف شده در وقت آمدنش دران مردم نیزه زده

---

(۱) همت خان (۲) پتاله

اورا بدر کرد **نظم**

ان را که خدا نگاهدارد — آسیب کسے بر و نه ارد
کارش همه بخت نیک سازد — در غصه حسود جان گدازد

القصه نیازیان گریخته در دهنکوت نزدیک ولایت رُوه اقامت ورزیدند و اسلام
شاه تا رهتاس تعاقب نموده بگوالیار رسید روزے شجاعت خان را شخصے ناگهان
زخم زده بود او وقوع این معنی باشاره اسلام شاه تصور نموده متوهم گردید و از حضور
گریخته بمالوه رفت عیسیٰ خان را با هشت هزار سوار تعاقب او تعین کرد او رفته چند مرتبه
محاربه نموده شجاعت خان را عاجز ساخت بالضرور شجاعت خان اطاعت قبول
کرده در حضور امد و بعد چندگاه مورد عنایت گشته بحکومت مالوه باز سرفرازی
یافت چون ظاهر شد که اعظم همایون در دهنکوت اقامت ورزیده دران نواحی
مصدر فتنه و فساد شده و اختلال در امور ان دیار راه یافته بنا بر رفع این
شورش خواجه ویس را که از عمده امرا ے والا شان بود با بست هزار سوار تعین
نمودند چون فتنه اندوزان جمعیت فراوان داشتند و اسباب نبرد زیاده خواجه
در اول جنگ شکست یافته رو بفرار نهاد اعظم همایون بعد فتح تا سهرند تعاقب
خواجه ویس نموده و لشکریانش بر قصبات و دیهات پنجاب دست تطاول
دراز کرده بند و مواشی و مال سکنه اندیار غارت نمودند و شورشے عظیم در پنجاب
و حالتے غریب بر ساکنان اندیار رو داد از انجا که مالش کردن کسان عصیان سرشت
که کلاه گوشه استکبار کج نهاده دماغ شوریدگی دارند و انداختن فتنه اندوزان
جرایم ورز که باعث اختلال امور مملکت شوند بر ذمت همت سلاطین والا اقتدار
لازم است تا خار اشوب از راه مملکت و غم فتنه از دل خلایق برامده موجب
امنیت روزگار گردد بنا برین اندیشه اسلام شاه با لشکر گران و توپ خانه فراوان
از دهلی متوجه دفع نیازیان گردید اعظم همایون که سرخیل جماعة سرکشان بود
تاب نیاورده گریخته در دهنکوت رفته متحصن گشت لشکر بادشاهی قلعه را گرد
گرفته اسباب قلعه گیری مهیا کردند و متواتر جنگ توپ و تفنگ درمیان امد
و شکست بر مخالفان افتاد اعظم همایون گریخته در کوهستان گکهران رفته

بسلطان ادم گکھر پناہ برد و اہل و عیال و مادرش در دست مردم بادشاہی
اسیر شدند بعد ان اسلام شاہ بر سر گکھران نہضت نمود سلطان ادم اما دہ پیکار
گشتہ بارہا محاربات درمیان آوردہ تا سال نیاق(۱) رود و اخر الامر سلطان ادم عاجز
شدہ عذرہا خواست و اعظم ہمایون را ازانجا براورد و او فرار نمودہ بطرف
کشمیر رفت اسلام شاہ اندکی تعاقب نمودہ برگشت دران ایام شخصے در تنگی راہ شمشیر
بر سر اسلام شاہ انداخت اما کارگر نشد بادشاہ از غایت چستی و چالاکی برو غالب
امدہ بدست خود او را بقتل رسانید بالجملہ چون فتنہ و فساد ازان دیار برطرف شد
وامن و امان پدید امد اسلام شاہ ازان نواحی خاطر جمع نمودہ براہ دامنہ کوہ روانہ دہلی
گردید چون نزدیک جمون بقصبہ بن رسید خبر امد کہ کامران میرزا برادر خورد ہمایون باد شاہ
در کابل از برادر کلان شکست یافتہ باستدعاے کمک امدہ نزدیک خیمہ گاہ بادشاہی
رسیدہ اسلام شاہ اوازخان پسر خود را مع مولانا عبد اللہ سلطان پوری باستقبال
فرستاد اینہا رفتہ میرزا را اوردند چون میرزا در حضور رسیدہ ایستاد اسلام شاہ
از روے رعونت یا بواسطہ خفت مرزا متوجہ نگشت و عمداً تغافل کرد حسب الامر
او میر توزک باواز بلند گفت کہ قبلہ عالم مقدم زادہ کابل مجرا میکند و این لفظ
را سہ مرتبہ تکرار کرد و باعث ہتک ابروے میرزا گردید بالاخر اسلام شاہ
بتعظیم نیم قیامے بہ میرزا ملاقات کرد و ازین معنی زیادہ خفت مرزا گردید و چرا نگردد
کہ از قبلہ و کعبہ خود رو گردان گشتہ بدشمن جانی التجا اوردہ بود چون ازانجا کوچ
گشت بطریق نظر بند میرزا را ہمراہ بردو میرزا ازراہ فتا بو یافتہ گریخت و براہ کوہ
سوالک بمحن و مشاق مالا یطاق پیش سلطان ادم گکھر رسید و سلطان او را دستگیر
کردہ نزد ہمایون بادشاہ رسانید چنانچہ سابقاً سمت تحریر یافت القصہ
سلطان اسلام شاہ چون در دہلی رسید شہرت گشت کہ بادشاہ براے دستگیر
کردن کامران میرزا از اب سندہ گذشتہ ازین خبر اسلام شاہ از دہلی متوجہ
لاہور گردید چون نرگاوان توپ خانہ حاضر نبودند براے چرا با ماکن دور دست
رفتہ بودند از روے شتاب زدگی براے کشیدن عرابہاے توپ خانہ

(۱) دہ سال و یاق ۸

ادمیان مقرر کرد هر توپ را هزار دو هزار ادم می کشیدند بعد رسیدن بلاهور خبر یافت که بادشاه بعد دستگیر کردن کامران میرزا از کنار دریاے سنده باز بکابل مراجعت کرد اسلام شاه از اطلاع این معنی و بعد حصول جمعیت از نظم ونسق اموران دیار معاودت نمود بخاطر داشت که چون لاهور شهریست بزرگ و در اندک فرصت تجملات بادشاهی و سامان لشکرها و سپاه فراوان و یراق و سلاح و دیگر اسباب جنگ بهم میرسد و محل در امدن مغل از کابل است ان شهر را خراب کرده مانکوت را که در کوه سوالک قلعه احداث کرده اوست دار السلطنت گرداند مانکوت قلعه ایست متضمن چهار قلعه استوار بر فراز کوهها مقارن بهم و بتمامی القلاع اسمانی ارتفاع بنظر نظارگیان از یک قلعه زیاده در نی اید لشکرها را بان حصول مشکل و بر تقدیر وصول دست بر ساکنان ان قلعه یافتن دشوار انهاے گوارا اقسرا دان دارد و اذوق چندانکه خواهد میسر **نظم**

حصارے چو گردون گردان بلند | که رفعت ز برجش بود بهره مند
نیاید سر او بگردون فرو | که سرکوب گردون بود برج او

لیکن این اراده او صورت نه بست و برحمت دانه دنبل که بر مقعد او برامد در گوالیار برحمت حق پیوست بغایت نیک ذات و نیکو صفات بود قوانین سلطنت و قواعد عدالت مانند پدر والا قدر مرعی میداشت در عهد او از اقویا بر ضعفا ستم نمیرسید از نیلاب تا بنگاله درمیان سراها که شیر شاه احداث کرده بود یکیک سراے دیگر تعمیر نموده بدستور پدر رفیع قدر براے مسافران طعام از سرکار خویش مقرر کرد و قانون گویان پرگنات براے نگاهداشت سر رشته کاغذ از نقیر و قطمیر (۱) و بیان حال رعایا و تدبیر ابادی و افزونی مزروعات و مشورت ضبط حاصلات و گذارش حقیقت هر نیک و بد اختراع اوست ملک گیری و جهانداری و انصاف و عدالت و انتظام مهام جهان بنوعے که ازین پدر و پسر بمنصه ظهور رسیده از سلاطین گذشته کم نشان میدهند اخر رفتند و اسم نیکی و نیک نهادی خود در جهان گذاشتند **بیت**

نیک و بد چون همه بباید مرد | خنک انکس که گوے نیکی برد

---

(۱) یعنی جزو کل ٭

مدت سلطنت او هشت سال و دو ماه و هشت روز ❖

فیروز شاه عرف شاهزاده فیروز خان بن اسلام شاه

بعد رحلت اسلام شاه ارکان دولت و اعیان سلطنت فیروز خان راکه در عمر دوازده سالگی بود بر تخت خلافت نشاندند سابقاً اسلام شاه به بی بی بائی منکوحه خود میگفت که مرگ این فرزند از مبارز خان برادر تست اگر برادر خود را میخواهی از فرزند دست خود بشو بهتر انست که این خار از میان بردار بی بی جواب میداد که برادر من مبارز خان بعیش و عشرت میگذراند او را به پادشاهی کاری نیست از انجاکه سخن پادشاهان پادشاه سخن است انچه اسلام شاه گفته بود از مبارز خان بمنصه ظهور رسید یعنی بعد جلوس فیروز خان بر تخت مبارز خان بطمع سلطنت قصد خواهر زاده خود کرده هر چند بی بی بائی خواهرش گریه والحاح نمود وگفت این طفلک را بجاے می برم تو پادشاهی کن و زنهار قصد پسر من مکن آن بے رحم سنگدل قبول نه کرده فیروز شاه را باقبح ترین وجوه کشت و بدنامی ابد براے خود حاصل نمود مدت سلطنت فیروز شاه سه روز ❖

سلطان محمد عادل عرف مبارز خان عدلی بن نظام خان برادرزاده شیر شاه

در سنه ۹۶۰[1] بر تخت خلافت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود کرده بسلطان محمد عادل مخاطب گشت و ابواب خزاین کشوده مانند سلطان تغلق شاه دست بذل و نوال کشاده طریقه سخاوت پیش کرد و شمشیر خان برادر خورد و خواص خان راکه غلام زاده شیر شاه بود وزیر اعظم و مدار علیه ممالک ساخت و هیمون بقال ساکن ریواری بیش از اعتبار یافت این هیمون در ابتداے حال در پس کوچها گردان به بے سرمایگی نمک شور فروختی بعد ازان در اردوے اسلام شاه دوکان داری میکرد و بعد چندے بلطایف الحیل مودی اسلام شاه گردید چون طالع او

(۱) بی بی مای (۲) سنه ۹۶۱ ❖

مدد گار شد اعتبار یافته از معتمدان گشت و در اکثر امور ملکی و مالی دخیل شد بعد
از انکه سلطان محمدؐ عادل سریر ارائے خلافت گشت ہیمون معتمد علیہ گردید و رفتہ
رفتہ جمیع مہمات ملکی و مالی باو رجوع شد چندگاہ بخطاب بسنت رائے مخاطب
شد بعد ان راجہ بکرماجیت خطاب یافتہ کار سلطنت از پیش برد اگرچہ
اسم سلطنت بر سلطان بود اما تمامے کاروبار جہانبانی بہیمون الملق داشت نظم و
نسق امور مملکت و عزل و نصب حکام ممالک و داد و ستد جاگیرہا و بند و بست
عساکر باختیار او بود فیل خانہ و خزانہ شیرشاہ و اسلام شاہ در قبض و تصرف
او در امد گویند بدقیافہ و کریہ منظر و کوتہ قد و دراز اندیشہ بود سواری اسپ
نمیدانست و شمشیر بر کمر نمی بست ہمیشہ سواری فیل میکرد و انچنان بہرہ از
شجاعت و دلاوری داشت کہ از طرف سلطان محمدؐ عادل با فغانے کہ مدعی سلطنت
بود بست و دو جنگ نمودہ بقوت دلیری و مردانگی مظفر و منصور گشت و نوعے
از عقل و دانش بہرہ مند بود کہ تدبیر فرمان روائی و کشورکشائی و قواعد جہانبانی
و گیتی ستانی انچہ او کردہ دیگرے نکردہ باشد جمیع افغانان مطیع و منقاد او بودند و
اصلا سر از خط اطاعت او بیرون نمی بردند **بیت**

زطالع ہر کرا روشن شود شمع ہمہ اسباب دولت می شود جمع

القصہ بعد چندگاہ افغانان از سلطان محمدؐ عادل برگشتہ ہر یکے بہر ناحی یغی ورزیدہ
بہر طرف فتنہ و فساد برخاست شاہ محمدؐ فرملی و سکندر خان پسرش پیش سلطان
گفت و گوے ناہموار کردہ بسیاری را کشتند و انہا برگشتہ شدند تاج خان
برادر سلیمان کرارانی در دیوان خاص از حکم سلطان عدول نمود و از گوالیار گریختہ
بر کنار دریائے گنگ رفتہ جمعیت فراہم اوردہ لوائے مخالفت برافراشت
ہیمون بقال بالشکر بسیار و فیلان بیشمار رفتہ او را شکست داد ابراہیم خان
سور کہ خواہر او در عقد نکاح سلطان محمدؐ عادل بود و از بنی اعمام شیرشاہ بود مخالفت
ورزیدہ اکثر پرگنات نواحی دہلی را متصرف گشت و بسیاری امرا را با خود متفق گردانید
سلطان محمدؐ عادل تاب نیاوردہ بطرف چنارہ گدہ رفت احمد خان سور کہ برادرزادہ
و داماد شیرشاہ و خواہر دیگر سلطان محمدؐ عادل درخانہ او بود خود را سلطان سکندر

ملقب ساختہ بر سر ابراہیم خان رفت لشکر ابراہیم خان ہفتاد ہزار سوار بود و سکندر خان ده[1] ہزار سوار داشت بہمدیگر جنگ واقع شد بتائیدات سبحانی سلطان سکندر بر و غالب آمده آگره و دہلی متصرف گشت و از سنده[2] تا دریائے گنگ بتصرف او درآمد میخواست که شرق رویہ رفتہ مدعیان حکومت را از میان برداشتہ دعوے انفراد[3] نماید لیکن بسبب شہرت توجہ محمد ہمایون بادشاہ از کابل بسمت ہندوستان در آگره متوقف ماند و ہیمون بقال از جانب سلطان محمد عادل با لشکر بسیار و پانصد فیل نامدار و توپ خانہ بے شمار آمده با ابراہیم خان جنگ کرده مظفر و منصور گردید و بعد حصول جمعیت خاطر ازین طرف بر سر محمد خان سور حاکم بنگالہ که علم مخالفت برافراشتہ بطرف جونپور و کالپی و آگره راہی شده بود رفتہ با سلطان محمد عادل رفیق گردید و در موضع چھپر گھتہ[4] دوازده کروہے کالپی مجادلہ عظیم نمود قضا را محمد خان شکست یافتہ در رزمگاه کشتہ شد و کار ہیمون بقال بالاتر گشت چون در آگره سلطان سکندر استیلا داشت ہیمون مقاومت با سلطان سکندر از اندازه قوت خویش بیرون دانستہ اراده آگره فسخ نموده بجانب بہار و بنگالہ روانہ گشت دیگر مقدمات سلطان محمد عادل ہمین جا گذاشتہ شد حقیقت کشتہ شدن او و ہیمون و دیگران در عہد سلطنت محمد اکبر بادشاہ تحریر خواہد آمد اکنون ذکر آمدن محمد ہمایون بادشاہ برائے تسخیر ہندوستان و جنگ کردن با سکندر و مظفر و منصور گردیدن و انقطاع رشتہ سلطنت افغانان بقلم آوردن ضرور است مدت حکومت سلطان محمد عادل قریب دو سال و از ابتدائے شیر شاه لغایت سلطان محمد عادل چہار تن شانزده سال *



---

(۱) دو *

(۲) آب سنده *

(۳) انہا فرو نماید (۴) چھپر کند یا چہتر کند *

آمدن حضرت همایون بادشاه بتسخیر هندوستان و فتح بر افغانان و رحلت نمودن باز از جهان

چون در کابل شنیدند که در هندوستان بهر اقطار افغانان لوای حکومت برافراختند و هر کدام دم استقلال میزنند و در هند ملوک طوایف شدند درینصورت آنحضرت در سنه ۹۶۲ در ساعت مختار که حرکات افلاک بان افتخار کنند و نظرات کواکب بان مباهات نماید بهندوستان نهضت فرمودند نظم

زمانی که با کفرخی یار بود | نظرهای طالع سزاوار بود
روان شد باقبال فتح و ظفر | سعادت بفیروزیش راهبر
سعود فلک نصرتش راضیان | جنود ملک در پیش حرز جان

منعم خان بحکومت و حراست کابل نصب گردید و در روز نهضت الویه عالیه از کابل دیوان لسان الغیب حاضر کرده تفاول جستند ازین بیت بشارت نصرت داد بیت

دولت از مرغ همایون طلب و سایه او | زانکه با زاغ و زغن شهپر همت نبود

القصه آنحضرت معه شاهزاده محمد اکبر با سه هزار سوار براه بهره روانه شده کوچ بکوچ قطع مسافت نموده بلاهور رسیدند افغانان از طنطنه نهضت موکب عالی پراگنده شدند و لاهور بی جنگ تصرف اولیای دولت درآمد بیت

چو لشکر بود اندک و یار بخت | به از بیکران لشکر و کار سخت

بعد رسیدن بلاهور افواج قاهره بسرکردگی بهرام خان خانخانان بجانب جالندهر و هریانه تعین فرمودند و دو مرتبه دران نواحی جنگ درمیان آمد و ظفر و نصرت نصیب اولیای دولت گردید بعد آن خانخانان از دریای ستلج عبور نموده در حوالی ماچی واره بوقت شب با افاغنه جنگ عظیم نمود و بارادت الهی شکست بر افغانان افتاد فیل و اسپ و دیگر اسباب بدست بهادران فیروزمند درآمده خانخانان بعد فتح در سهرند رسیده طرح اقامت انداخت و درینوقت سلطان سکندر از استماع خبر غلبه لشکر منصور و شکست نوکران خود از اگره کوچ کرده با هشتاد هزار سوار و فیلان و توپخانه بسیار درنزدیکی

سهرند آمده برگرد معسکر خندقی برآورده آماده پیکار گردید خانخانان شهر را محکم کرده بقدر مقدور تردد میکرد و عرایض نیاز متضمن رویداد بدرگاه والا ارسال داشته استدعاے مقدم مقدس نمود انحضرت با وجود عارضه قولنج از لاهور نهضت فرموده بعد قطع مراحل در سهرند نزول اقبال فرمودند وصفوف پیکار آراسته مقابل غنیم که اضعاف مضاعف از لشکر بادشاهی بود در آمدند هر روز جنگ توپ و تفنگ درمیان می آمد بعد چهل روز جنگ صف اتفاق افتاد ازانجا که کارفرمایان قضا و قدر منشور سلطنت ابدی این خاندان والاشان در دیوان کده تقدیر مثبت کرده بودند بحکم قادر مطلق فتح و ظفر نصیب اولیاے دولت گردید و شکست بر افغانان افتاد سلطان سکندر از معرکه برآمده رو بفرار نهاده در کوه سوالک آمده بقلعه مانکوت اقامت ورزید شاه ابو المعالی را با لشکر گران از سهرند بجانب لاهور تعین فرمودند که اگر سلطان سکندر از کوه برآید مدافعه او نماید و نیز مهمات ولایت پنجاب را تمشیت دهد و انحضرت بفتح و فیروزی از سهرند روانه شده بپاے تخت دهلی نزول اجلال فرمودند بار دیگر اکثر بلاد هندوستان بقبضه تصرف در آمده باعث امن و امان گردید و امراکه درین مهم مصدر ترددات شده بودند بجاگیرهاے لایقه سرفرازی یافتند و سکه و خطبه بتجدید بنام اقدس رواج یافت و آب رفته در جو آمد و مراد خفته بیدار شد درهاے بسته مفتوح گردید و دلهاے خسته دوا پذیرفت بوستان خزانی را بهار گل کرد شب دیجور را سحر پدیدار گشت بقیه این سال فرخنده بعیش و عشرت در دار الملک دهلی گذرانیدند و گلشن خلافت را از جویبار داد و دهش آب دادند در اثناے این حال بعرض قدسی رسید که سلطان سکندر از کوهستان برآمده بر پرگنات پنجاب دست تصرف دراز کرده تا پرگنه چهاری و شاله شروع بتحصیل مال نموده و از شاه ابو المعالی ازینجهت که با سپاه همراهی خود سلوک .... ناهنجار دارد مدافع غنیم نمی شود روز بروز قوی میگردد انحضرت حسب الصلاح ارکان دولت براے رفع این شورش شاهزاده کامگار نامدار فرخنده اختر محمد اکبر را با بهرام خان خانخانان روانه فرمودند و در وقت رخصت انواع الطاف پدرانه و عطوفت بزرگانه نسبت بحال شاهزاده مصروف داشته این قطعه بر زبان مقدس آوردند

نظم

چراغے چون تو اندر دودمانم　　چرا روشن نباشد چشم جانم

بهر کارے زیزدان یاریت باد — زعمر و ملک برخورداریت باد

شاهزاده جهان بخت بعد رخصت از حضور والا قطع مراحل نموده در حوالی قصبه کلانور نزول اجلال فرمودند سلطان سکندر از آوازه انتهاض موکب منصور دست از تصرف پرگنات باز کشیده در قلعه مانکوت که مامن او بود در رفته متحصن گردید ازانجا که بقا خاصه آفریدگار و فنا نصیبه آفریده است هر کس که خلعت حیات پوشیده بناچار در کارگاه ممات عریان خواهد گشت یعنی چون زمان رحلت حضرت بادشاه نزدیک رسید در روزے که مظنه طلوع زهره بود بوقت شام بعزم دیدن آن کوکب نورانی بر بالائے کتاب خانه برامده لحظه ایستاده قصد فرود آمدن نمودند دران وقت موذن شروع بانگ نماز کرد آنحضرت بتعظیم اذان در زینه دویم اراده نشستن کردند درجات زینه صفا که سنگ لغزیده داشت در زمان نشستن از پا درآمده بسر در آمدند واز نردبان فرود افتاده برزمین رسیدند و ضرب سخت بشقیقه راست رسیده به بیهوشی منجر گشتند هرچند اطبا و حکما بمعالجه پرداختند فایده بران مترتب نگردید بالاخر داعی حق را لبیک گویان بریاض رضوان خرامیدند نعش حضرت اقدس در کیلوکهری معزالدین کیقباد مدفون کرده مقبره متضمن عمارات عالیه احداث نمودند چنانچه شخصے در تعریف مقبره گفته است **بیت**

هر که میخواهد که بیند شکل فردوس برین — گو بیا آن قصر دان باغ همایون را ببین

شعرائے والافطرت و فضلائے بلند فکرت در تاریخ وفات آنحضرت اگرچه اشعار رنگین و ابیات ندرت تضمین گفته داد سخنوری داده اند اما این شعر بغایت نادر و موقع و برجا آمده است **قطعه**

همایون بادشاه ان شاه عادل — که فیض خاص او بر عام افتاد
بنائے دولتش چون یافت رفعت — اساس عمرش از انجام افتاد
چو خورشید جهانتاب از بلندی — بپایان در نماز شام افتاد
جهان تاریک شد در چشم مردم — خلل در کار خاص و عام افتاد
قضا از بهر تاریخش رقم زد — همایون بادشاه از بام افتاد

مدت سلطنت مرتبه اول ده سال و مرتبه دویم ده ماه ٭

ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه بن ہمایون بادشاه

اگرچه خواجه عطابیگ قزوینی در تاریخ اکبری و خواجه نظام الدین احمد در طبقات اکبری و شیخ الہداد فیضی منشی سرکار و شیخ فرید المخاطب بمرتضی خان در تاریخ اکبرشاہی و محمد شریف معتمدخان در اقبال نامه جہانگیری احوال سعادت اشتمال آن بادشاه قوی اقبال بشرح وبسط نگاشته داد سخنوری ونکته طرازی داده اند اما مجموعه کمالات صوریه مظهر حسنات معنویه جامع شرایف انسانی کشاف رموز معانی چمن پیرائے بهارستان فصاحت و بلاغت زینت افزائی نگارستان افادت و افاضت مقتدائے ارباب علم وعمل پیشوائے فضلائے اکمل رفضل مصدر جزوکل کامیاب سعادت ابد وازل علامی فہامی شیخ ابوالفضل روزنامچه واقعات آن بادشاه والاجاه وشمه از احوال بزرگان این سلسله علیه از پدر بزرگوار آن بادشاه فلک دستگاه تا حضرت آدم صفی الله علیه السلام پنجاه ویک تن گذشتگان ازین دار فنا و رفتگان دار الملک بقا تجریه در آورده کتابے موسوم باکبرنامه مشتمل بر سه دفتر درست نموده دفتر نخستین نصف اول متضمن احوال بزرگان از حضرت آدم تا نصیر الدین محمد ہمایون بادشاه بطریق اجمال ونصف اخیر محتوی بر جلوس مقدس این بادشاه بر اورنگ خلافت و واقعات ہفده سال که بملازمان خویش محاربات روداده وانجماعه اہل بغی وانحراف تادیب وتخریب یافته و دفتر دویم مشعر بر تسخیر ولایت مالوه وگجرات و پتنه وبنگاله واودیسه وکشمیر وبهکر وتهتهه وقندهار وبرہان پور وخاندیس وسایر ولایت دکن و دیگر ممالک واستیصال و فرمان پذیری حکام آن ولایت و واقعات از ابتدائے سال ہژدہم لغایت سال چهل وہفتم جلوس والا دفتر سویم مشتمل بر خصوصیات ماند و بود بادشاه والا درجات وحقیقت حالات صوبجات باقید حدود و اتصالات و دستور جمیع کارخانجات وضوابط پرگنات ممالک محروسه باقید اراضی وجنس کامل وناقص وربع وشرح وبازیافت محصول وقوام زمیندار ومقدار پیاده وسوار وقلاع ومحال ہر اقطاع وقوانین مناصب و شرح ہر منصب دار واسامی ملازمان سرکار از امرائے عالی مقدار و وزرائے ذوی الاقتدار و ندمائے ہوشیار وفضلائے بلاغت شعار وعلمائے نامدار وپزشکان حکمت دثار و حکمائے آزموده کار و نجمائے کامل عیار وستاره شماران کرامت آثار و درویشان

پرہیزگار و ریاضت کیشان نیکوکار و تفصیل مقابر و مزار و تعریف تنجانہ و معابد ہر دیار و ارباب نغمہ ساز و انواع اہل دانش و ہنر پرداز و تعریف ہندوستان بہشت نشان و اوضاع و اطوار و دین و آیین ہندیان و دقایق حقایق کتب و دانش نامہائے اہل این دیار راست آن سر دفتر دانش وران تحریر این ہر سہ دفتر انچنان بہار پیرایۂ سخن رنگین و گلدستہ رائے الفاظ مضامین شدہ کہ ہیچ تاریخ نویس باین نمط ترتیب کتاب نکردہ و کارستانی بہ سوئے کار بنیا وردہ دستور العمل امور سلطنت و جہانبانی و کارنامہ معاملات ملک رانی ساختہ الحق نسخہ ایست ناسخ نسخ روزگار و تاریخی است سر آمد تواریخ ہر دیار از تعریف و توصیف و شرایف عبارات و لطایف استعارات و بلندی سخنات و رنگینی منشات و حسن مضامین نوائین و معانی رنگین آن دیباچہ دانش ارسطوئے تمرد و فراست و افلاطون عقل و کیاست عاجز و قاصر است و تاریخ خوانان ارباب دانش و صحف دانان اصحاب بینش از مطالعہ آن بہرہ ور و نصیبہ بر بودہ بقدر امکان بشری و توان انسانی داد وصف دادہ ہزاران تحسین و آفرین بر روح پاک آن صاعد مساعد مغفرت سبحانی عارج معارج رحمت یزدانی میفرستند احتیاج نبود کہ تحریر حقیقت احوال این بادشاہ والاجاہ فضولی نماید لیکن برائے سیرابی سخن درین کتاب نیز کہ فہرستی است از سلاطین ہند شطری از خلاصہ و افغنات عظمی بقید تسطیر در آوردہ بر نظران وقایع ارمغانی ارزانی داشتہ می شود القصہ چون حضرت محمد ہمایون بادشاہ سمند زندگانی را ازین تنگنائے ظلمانی بوسعت آباد عرصہ نورانی جولان داد دران وقت شاہزادہ محمد اکبر باستیصال سلطان سکندر کہ از قلعہ مانکوت برامدہ بطرف لاہور فتیلہ فتنہ می افروخت بالشکر گران متوجہ پنجاب شدہ بودند در منزل ساحت قصبہ کلانور خبر قضیہ ناگزیر رسیدہ بعد تقدیم مراسم تعزیت بہمان خطہ دلکشای نصف النہار جمعہ سویم ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ ہجری در ساعتے کہ افلاک در چندین ادوار انتظار آن می بردند در زمانیکہ کواکب از بسیاری قرنات فرصت ان می جستند اورنگ خلافت بفر قدوم مقدس سرفرازی یافت و سریر سلطنت بفر پابوس اقدس سربلندی پذیرفت کوس شادی بلند آوازہ گردید و طنطنہ مبارکبادی بر السنہ طوائف انام جاری شد

قطعہ

ہر خوشدلی کز اہل جہان فوت گشتہ بود | آنرا بیک لطیفہ قضا کرد روزگار

محتاج بود ملک به پیرایهٔ چنین آخر مراد ملک روا کرد کردگار

دران ایام عمر گرامی سیزده سال و هشت ماه و بست و هشت روز بود بهرام خان خانخانان مدار الممالک وکیل سلطنت گردیده حل و عقد مهمات و قبض و بسط معاملات در قبضهٔ اقتدار و کف اختیار او بازگشت بعد انجام لوازم جشن جلوس و تقدیم مراسم شادمانی برای قلع و قمع سلطان سکندر از کلانور نهضت فرموده کوچ بکوچ پایان قلعه مانکوت رسیدند چون بسبب ایام برسات ترددات پیش نمیرفت بجهت مراعات حال سپاه انصرام این مهم چندروز موقوف داشته ازانجا معاودت فرموده در حدود جالندهر نزول اقبال فرمودند +

دربیان آمدن هیمون بقال بقصد محاربه با خاقان زمان و دستگیر گردیدن و بقتل رسیدن او

چون هیمون سپهسالار و مدار علیه سلطان محمد عادل با ابراهیم خان سور که مدعی سلطنت بود و نیز سلطان محمد حاکم بنگاله و دیگر افغانان که هریک دعوی بادشاهی داشت بدفعات عرصه پیکار آراسته و در بست و دو جنگ سلطانی کارنامهای رستمانه بظهور رسانیده همه جا غالب آمده لوای فتح و نصرت برافراشته بود از خبر شنقار بادشاه جنت آرامگاه خیال فاسد بخاطر آورده سلطان محمد عادل را طرف پتنه گذاشته رو باگره آورده قدم جرات پیش نهاد سکندرخان و قیاخان گنگ و دیگر امرای بادشاهی را شکست داده آگره را متصرف گشت و ازانجا بدلاوری و دلیری تمام بدهلی رسید تردی بیگ خان و دیگر امرای بادشاهی که در دهلی بودند تاب مقاومت نیاورده باندک جنگ فرار نمودند آن بقال بدمال با پنجاه هزار سوار و هزار و پانصد فیل و پنجاه و یک توپ کلان و پانصد ضرب زن و دیگر توپخانه گران پای ثبات و استقرار در دهلی افشرد و اینمقدمه در مقام جالندهر بعرض والا رسید خاقان زمان که در صغر سن دانش پیرانه داشتند از استماع اینخبر مهم سلطان سکندر موقوف داشته از نواحی جالندهر بقصد استیصال بقال بی اعتدال نهضت فرمودند و امرای بادشاهی از اطراف و جوانب بموجب طلب در حضور اقدس آمده حاضر شدند تردی بیگ خان که از هیمون شکست یافته دهلی را گذاشته بود در ساحت سرهند بملازمت رسید چون بهرام خان خانخانان او را هم چشم خود میدانست درینولا که بحسب

تقدیر بر و شکست افتاد بهرام خان او را بکر و فریب بمنزل خود آورده بقتل رسانیده معروض اقدس گردانید که هزیمت امرا و فتح هیمون محض از تغافل تردی بیگ خان رو داده از تنبیه کشتن او عبرت دیگر امرائے بے همت دانست خاقان زمان اغماض فرموده چیزے بزبان نیاوردند و ازانجا متوجه پیشتر شدند و عساکر منصوره بسرکردگی سکندر خان اوزبک برسم منقلا دستوری یافت هیمون که از هزیمت بادشاهی و تسخیر آگره و دهلی خیره و دلیر شده دم نخوت میزد از استماع نهضت موکب والا از دهلی روانه گشت و توپخانه را که اعتقاد قوی او بود پیشتر از خود در حوالی پانی پت فرستاد که دران مکان نصب کرده اماده پیکار شوند مردم بادشاهی که برسم منقلا تعین شده بودند جرات و جسارت نموده توپخانه او را بتصرف خویش در آوردند و اینمعنی موجب دل شکستگی بقال و دلاوری لشکر اقبال گردید هم درین اثنائے هیمون بدلیری تمام در حوالی پانی پت رسیده اتفاق کارزار افتاد دلیران قوی دل مانند شیران زنجیر گسل از طرفین داد مردی و مردانگی دادند و هنگامه جانفشانی و جانستانی گرم کردند برق صمصام خرمن هستی بسیاری را پاک بسوخت و شعله تیر جگر دوز وجود اکثرے را بر دوخت هیمون غالب آمده فوج بادشاهی را شکست داده بر حوضه فیل در صدد فراهم آوردن یلچا گردید ازانجا که منشی ارادت ازلی منشور خلافت ابدی بنام نامی بادشاه فلک بارگاه نگاشته و مهندس قدرت لم یزلی طغرائے سلطنت جاویدی باسم گرامی انحضرت مثبت کرده بود قضارا تیر غضب الٰهی از شصت تقدیر جسته در حدقه چشم هیمون رسیده از کاسه سر او در گذشت و باد رعونت و پندارش ازان روزنه بیرون رفت و از غایت درد و وجع خود را در صندوق حوضه فیل پنهان گردانید همراهانش چون سردار را ندیدند بیدل شده عنان عزیمت از دست داده متفرق گشتند و بعد فتح و نصرت شکست درست بر لشکر او افتاد و عساکر بادشاهی که مغلوب گشته سراسیمه حال بود چون این عطیه غیبی مشاهده کردند پس از هزیمت عطف عنان نموده بتاراج اسباب و رخوت و اسپ و فیل لشکر غنیم پرداختند ناگهان شاه قلیخان محرم نزدیک فیلے که هیمون بران نیم جان افتاده بود رسیده خواست که فیلبان را کشته فیل را که باساز مکلف بود بدست آورد فیلبان از بیم جان امان خواسته بودن هیمون در حوضه ان فیل نشان داده شاه قلیخان ازین مژده خوشوقت شده فیلبان را مهربانی نموده ان فیل را با فیلان دیگر گرفته روانه گردید رایات عالی از مراحلے که هرونده

کوچ فرمودہ بلشکر منقلاء پیوسته بود که نوید فتح و ظفر بعرض رسید و بعد از زمانے شاہ قلیخان همیون را دست برگردن بسته بملازمت حاضر آورد و موجب شادمانی خاطر اقدس گردید هر چند همیون بر افغانان جنگ کرده منصور شده دلیر وخیره گشته بود از رعونت میگفت که هرگاه بر افغانیکه لشکر بیکران داشتند فتح کرده باشم این بادشاه خورد سال باین قلت لشکر کجا تاب مقاومت تواند آورد اما نخوت او باعث وبال او گشت واقبال بادشاهی غالب آمده آن متکبر را دستگیر نمود نظم

بوم چه باشد که بچنگک دراز ... طعمه برد از دهن جره باز
گیر که سگ هست بر آهو دلیر ... پنجه نخواهد زدن آخر بشیر

بعد آمدنش در حضور اقدس هر چند از وسخن پرسیدند از حجاب خجالت یا از عدم قدرت یا از شدت وجع زخم یا از غلبه صلابت بادشاهی نتوانست سخن سر اگشت بلیت

کسے را که از بیم شد دل ز جا ... توانائی پاسخ ارد کجا

بعضے از امرا التماس نمودند که آن حضرت از دست مبارک بقصد غزا و حصول ثواب شمشیر بران مقهور انداز ند فرمودند تیغ خود بخون اسیری الودن نه از آئین مردی است ببیت

تیغ خود از خون این ملعون چرا رنگین کنم ... چونکه رستم پیشه ام ان به که بر اعدا زنم

دران وقت بیرام خان نظر بر مرضی اقدس داشته بعرض رسانید ببیت

چه حاجت تیغ شاهی را بخون هر کس آلودن ... تو بنشین ما شارت کن بچشم یا با بروی

این را گفت و پیشدستی نمود و بصمصام خون اشام تن او را از بار سر ناپاک سبک بر ساخت و عرصه هندوستان را از خس و خاشاک وجود عصیان آلودش پاک گردانید سر او را بکابل و تن او را بدهلی فرستاده بر دار کشیدند بیت

سنگ در دست و مار بر سر سنگ ... نه ز دانش بود قیاس درنگ

آنحضرت بعد قتل همیون بقال باستقبال کمال روانه شده در دار الملک دهلی نزول اقبال فرموده جشن شادمانی ترتیب دادند و بر سریر جهانبانی جلوس فرموده در فراهم آوردن پراگندگی هائے امور سلطنت مقید شدند و مجد و اسواد اعظم هندوستان از فروغ معدلت و انوار عدالت رونقی تازه و انتظامی بے اندازه پذیرفت امرائے که مصدر

تردداتِ نمایان و محاربات شایان شده بودند بخطاب لایق و جاگیر مناسب سرفراز گشته
برائے نظم اطراف ممالک دستوری یافتند مولانائے ناصر الملک عرف پیر محمد خان بضبط
ولایت میوات تعین گشته پدر ہیمون را کہ پیر ہشتاد ساله بود از قصبه یواڑی مسکن او گرفته آوردند
و ناصر الملک او را رہنمائے دین اسلام کرد او جواب داد کہ ہشتاد سال عمر گرانمایه در کیش
خود بسر برده و بآئین خویش آفریدگار را پرستش نموده اکنون کہ دمے بیش نیست چگونه
ترک دین خود نموده اختیار دین دیگر نمایم ناصر الملک جواب او را بزبان شمشیر حواله کرده
او را از ہم گذرانید

در بیان فتح قلعه مانکوت و اخراج سلطان سکندر و انقطاع سر رشتۂ افغانان از ملک

چون بعرض مقدسی رسید کہ سلطان سکندر از کوہستان بر آمده در ولایت پنجاب شروع
تحصیل مال نموده و دران دیار فتنه و آشوب روداد آن حضرت قلع و قمع او ضرور دانسته
از دار الملک دہلی بسمت پنجاب نہضت فرموده بعد قطع مراحل در قصبه دہری کہ الحال
بنور پور مشہور است اتفاق نزول اجلال افتاد راجه رام چند مرزبان نگرکوت و دیگر راجہا
و رایان کوہستان بملازمت اقدس رسیده کمر خدمت بر بستند دران وقت حضرت از
دیوان لسان الغیب تفاول جستند این بیت مژده رسان فتح و نصرت گشت **بیت**

سکندر را نمی بخشند آبے   بزور و زر میسر نیست این کار

ازین بشارت خوشوقت شده متوجه پیشتر شدند و پایان قلعه مانکوت کہ سلطان سکندر در وے
ان متحصن بود نزول فرموده محاصره کردند و جنگ تفنگ بمیان آمد سلطان سکندر از
خبر کشته شدن ہیمون بقال و فتح عساکر اقبال گسسته خاطر و شکسته بال بود درینولا باو خبر
رسید کہ سلطان محمد عادل در نواحی پنار گده اقامت داشت خضر خان ولد سلطان محمد خان
سور سکه و خطبه بنام خود کرده و سلطان بہادر خطاب نموده بانتقام خون پدر خویش کہ در
جنگ ہیمون کشته شده بود بسلطان محمد عادل جنگ کرده غالب آمد و سلطان محمد عادل
در رزمگاه کشته شد و ہنگامه افغانان یکبارگی سرد شد ازین اخبار سلطان سکندر ربید ست و
پا گردیده عنان ہمت از دست و قوت مردانگی از دل فرو ہشته بجناب بادشاہی زبان
عجز و انکسار کشوده استدعا نمود کہ یکے از بندہائے درگاه والا آمده دست گرفته املا

در حضور اقدس حاضر گرداند بموجب التماس او میر شمس الدین اتگه خان و مولانای ناصر الملک برای تسکین خاطر او در دنش رخصت یافتند او فرستاده را باعزاز دریافته التماس نمود که مصدر تقصیرات عظیمه شده ام روی آن ندارم که در حضور اقدس رسیده عذرخواهی نمایم بالفعل پسر خود را بعتبه فلک رتبه میفرستم بعد چند گاه خود نیز بجناب والا رسیده ناصیه سای عبودیت خواهم شد چون این معنی معروض مقدس گشت التماس او باجابت مقرون گردید و حکم شد که سلطان سکندر بطرف پتنه رفته آن ولایت را از افغانان برآورده متصرف شود و پسرش در حضور والا رسیده خدمت بجا آورد برین شرط سلطان سکندر پسر خود را بدرگاه والا فرستاده خود بسمت پتنه رفت و بعد دو سال در همان حدود مسافر ملک نیستی گردید در مفتح سال دویم از جلوس والا فتح قلعه مانکوت و اخراج سلطان سکندر و امنیت در ولایت پنجاب و حصول جمعیت خاطر اقدس از انتظام مهام آن دیار صورت بست ✤

در بیان بی اعتدالی های خانخانان بیرام خان و اخراج او از ممالک محروسه

چون حضرت خاقان زمان بتقاضای عمر در امور جهانبانی کمتر اشتغال می ورزیدند و تمامی مهمات مالی و ملکی به بیرام خان خانخانان وا گذاشتند اقتدار و رتبت خانخانان بنهایت بلند گردید از درجه وکالت و امیر الامرائی درگذشت و دست تصرفش در جمیع کارخانجات و در تمامی معاملات فوجی مطلق گشت او قدر این دولت ندانسته مصدر بعضی امور نالایق و غیر مستحسن گردیده از روی ستم شریکی منصب های موفور و جاگیرهای معمور بملازمان خود تجویز نموده به بندهای بادشاهی سلوک ناپسندیده در پیش کرد و آن حضرت را خورد سال تصور نموده نصرت بر مخالفان و نظم امور جهانبانی را از سعی خود میدانست و از گستاخیهای عظیمه او انکه تردی بیگ خان را که از امرای کبار بود بی حکم اقدس بقتل رسانید و مصاحب بیگ را که از ملازمان والا بود بی اطلاع آنحضرت کشت و مولانای ناصر الملک که از وابستگان او بود و بمقتضای خدمات پسندیده مورد عنایات اقدس گشته و آنحضرت او را بسیار میخواستند از منصب معزول کرده روانه کعبة الله نمود و همچنین با اکثر بندهای بادشاهی درشتی پیش می آمد و فیل خانه سرکار والا گرفته خود بخود بملازمان خویش

سپرد و بر بعضے کارخانجات دیگر نیز دست تصرف دراز کرده معهذا روزے یکے از
فیلان مست سرکار والا بے اختیار فیلبان بر فیل بیرام خان دویده آن فیل را کشته بود
بیرمخان مراعات ادب منظور نداشته فیلبان بادشاهی را بقتل رسانید و نیز روزے بیرمخان
در کشتی نشسته سیر دریای جمنا می نمود یکے از فیلان سرکار والا در جوش و خروش مستی بدریا
در آمده سرکشی آغاز کرد چون کشتی نزدیک رسید فیل بجانب کشتی دوید اگرچه فیلبان آن فیل
را بزور و قوت خود نگاهداشت اما از همین بیرمخان را واهمه از طرف آنحضرت بخاطر راه یافت
آنحضرت باستماع اینخبر فیلبان را بسته نزد خان فرستاده اظهار عنایات فرمودند از اتفاقات ایام
ادبار او نزدیک رسیده بود سررشته ادب و حفظ توره از دست داده ان فیلبان بیگناه را
کشت و سوای آن مراتب نامناسب بے ادبی گردید بیت

چو بخت بد کسے را پیش آید		کند کارے که کردن را نشاید

از سنوح اینچنین امور غیر مستحسن مزاج اقدس بر آشفت و ترک مدارا نموده در تدبیر دفع
شدند بعد چندگاه با چندی از امرا به بهانه شکار از آگره برآمده در دهلی رسیدند شهاب الدین احمد خان
صوبه دار دهلی این راز سربسته در میان آوردند فرامین جهانمطاع بامرایے که باطراف ممالک
بودند صادر شد که خاطر اقدس از بیرمخان متغیر شده امور سلطنت بر ذمت همت خود
گرفته هر کس آمده بدرگاه والا حاضر شود و میر شمس الدین محمد اتکه خان را از بهیره طلب داشته
علم و نقاره و تمن و طوغ و منصب بیرمخان بادمرحمت فرمودند و اکثر امرا از اطراف آمده حاضر
شدند و امرایے که نزد بیرمخان بودند از و جدا شده در حضور مقدس رسیدند چون این خبر
بیرمخان رسید عجز و نیاز و معذرت بسیار نوشت آنحضرت پیغام کردند که آمدن او در حضور
مناسب نیست بهتر آنست که روانه مکه معظمه شود و بعد از آنکه بخیریت مراجعت نماید مورد
الطاف بے اکناف خواهد شد بالضرور بیرمخان حسب ظاهر رخصت بسفر حجاز حاصل نموده
از آگره برآمد بعد رسیدن در میوات پسر سلطان سکندر افغان و غازی خان سور را که با
او بودند رخصت داد که در ممالک محروسه خلل اندازند و خود اراده پنجاب نمود آنحضرت باستماع
اینخبر فرمان نصایح بنیان صادر فرمودند بیرمخان موعظت بادشاه در دل نیاورده در بیکانیر
رفته چندگاه پیش رای کلیان مل زمیندار آنجا بوده بسمت پنجاب روے آورد و پرده
آزرم از روے کار خود برداشته صریح بغی ورزیده براه بهتنده و دهتاره در پنجاب رسید

آنحضرت میر شمس الدین محمد اتگه خان را با امرائے دیگر بتدافع او تعین نمودند و رایات عالیات نیز از پے او از دہلی نہضت فرمودند اتگه خان گرم وچست شتافته در رسید و درمیان ستلج و بیاه در حوالی موضع گوناچور(۱) تابع پرگنه داد رک اتفاق تلاقی عساکر طرفین افتاد و جنگ واقع شد محاربه عظیم رو داد بیرامخان غالب آمده بر لشکر بادشاهی حمله آورد و چون زمین شایسے پایه بود گل ولائے بسیار داشت پائے لشکریان بیرامخان بیفشرد و لشکریان اتگه خان از مشاهده اینحال مخالفان را بشست تیر بر دوختند و بسیاری را علف تیغ بیدریغ نمودند و اکثرے را اسیر کردند بیرامخان از سنوح این سانحه تاب نیاورده منهزم گشت و درپناه راجه گنبش زمیندار دانا پور که در کوه سوالک واقع است رفته در تلواره اقامت ورزید و فتح و نصرت نصیب اولیائے دولت قاهره گردید و این مژده در منزل سهرند بعرض والا رسید

بیت

صبح فیروزی دمید از مطلع امن و امان   وز نسیم گلشن نصرت معطر گشت ملک

آنحضرت بعد دریافت نوید فتح و نصرت براه راست در لاهور تشریف برده بعد چند روز از آنجا نهضت فرموده در حوالی تلواره نزول اقبال فرمودند کوهیان هجوم آورده بعد جنگ بسیار رو بهزیمت نهادند بیرامخان چون صورت ادبار در آئینه روزگار خود مشاهده کرد از ندامت و خجالت خویش بدرگاه والا معروض داشته استدعا نمود که معتمدی از حضور آمده دست ما گرفته باستان قدسی حاضر سازد ادولا مولانائے عبد الله سلطان پوری المشهور بمخدوم الملک بعد آن منعم خان تعین شد فرستاده ها بانواع دلاسا و دلدهی بیرامخان را آورده و رومال در گردن انداخته بملازمت اقدس حاضر کردند او در حضور والا گریه و زاری بسیار کرد آنحضرت از روے شفقت رومال از گردنش دور نمودند و بدستور سابق حکم نشستن فرمودند و در آخر مجلس از روے خوشوقتی رخصت سفر حجاز دادند پس از اتمام این مهم رایات عالیات متوجه دهلی گردید و بیرامخان روانه مکه معظمه شد و اینمقدمه در سال ششم جلوس والا رو داد القصه چون بیرامخان بعد قطع مسافت در شهر پتن از مضافات احمدآباد گجرات رسید روزے چند بدفع ماندگی مقام نمود مبارک خان نامی افغان لوحانی که پدرش در جنگ ماچهی واره که افغانان را با بیرامخان رو داده بود کشته شد نزد موسی خان حاکم آنجا قیام داشت بانتقام خون پدر قصد بیرامخان بخاطر آورد اتفاقاً روزے بیرامخان بسیر کولابے بزرگ که درمیان

---

(۱) کوناچور ه

آن نشیمن بود بکشتی نشسته رفت هنگام مراجعت ازان نشیمن چون بکنار رسیده از کشتی بر امد مبارک خان مذکور با چهل افغان دیگر رسیده چنان نمود که بقصد ملاقات میرود چون نزدیک رسید چنان جمدهر بر پشت بیرامخان زد که از سینه برامد و دیگرے شمشیر زده کارش تمام کرد جمعی از فقرا قالب خونے اورا که درجه شهادت یافته بود بر داشته در حوالی مقبرهٔ شیخ حسام الدین خلیفهٔ شیخ نظام الدین اولیا بخاک سپردند بعد ازان استخوانش بمشهد مقدس رسیده این رباعی تاریخ شهادت اوست رباعی

بیرام بطواف کعبه چون بست احرام　　رسید بکعبه کار او گشت تمام
تاریخ وفات او چو جستم از عقل　　گفتا که شهید شد محمد بیرام

میرزا عبدالرحیم پسر بیرام خان که سه ساله بود در حضور اقدس رسیده مورد الطاف بیکران گشت انحضرت دست نوازش بر فرق روزگارش انداخته بخطاب میرزا خانی سرفراز فرموده منظور نظر تربیت فرمودند رفته رفته بخطاب فرزند برخوردار خانخانان سپه سالار و منصب پنجهزاری که دران زمان زیاده ازان منصب و خطاب نبود فرق عزت برافراخت و مصدر کارهائے نمایان و خدمات شایان گردید چنانچه فتح ولایت گجرات و تهته و دکن اوکرده و بعد فوت راجه تودرمل نظم و نسق امور وزارت اعلی باو تعلق یافت و خانخانان که به نزاکت طبع و اشعار غریبه و همت عالی و سخاوت فطری و شجاعت ذاتی در هندوستان شهرت دارد همین است القصه چون بیرام خان از میان رفت انحضرت بنفس نفیس بسرانجام مهام خلافت و جهانداری و قلع و قمع عدوان و مخالفان متوجه شدند +

دربیان تسخیر ولایت مالوه

چون باز بهادر ولد شجاعت خان المشهور بساول خان افغان که از امرائے کبار شیر شاهی بود در ولایت مالوه حکومت باستقلال داشت از مستی جوانی و لذات جسمانی و صحبت زنان و مجالست نسوان بسر بردی و بسیاری از اناث صاحب جمال و دلبران با غنج و دلال فراهم آورده بمشتهیات نفسے و مستلذات بهیمی پرداختی از جمله ان نازنینان روپمتی نام معشوقه بود که نغمه حسن و حسن نغمه او شور در عالم انداخته و صیت خوبی و طنطنه محبوبی او در اطراف عالم و اکناف گیتی رسیده بود نظم

بخنده از ثریا نور میریخت | نمک از پسته پر شور میریخت
بگلزار رخش از مشک داغی | گرفته آشیان زاغی بباغی
مکحل نرگسش از سرمه ناز | ز مژگان بر جگرها ناوک انداز
دو لعلش از تبسم در شکر ریز | دهانش در تکلم شکر آمیز
بزیر چرخ کس پیدا نگردد | که رویش بلند و شیدا نگردد

باز بهادر نقد جان و دل در راه محبتش فدا کرده خود را گرفتار دام عشق او ساخته تصانیف بے بدل و نقشهائے بے نظیر که در زبان هندی نوده(?) بیست نام خود و روپ متی دران اشعار لازم و ملزوم میکرد و شبانه روز باستماع نغمه و سرود اوقات عزیز را که معدوم البدل و مفقود العوض است ضائع میکرد از انجا که سرود و نغمه مردود اهل دلان پاک نهاد و مقبول ارباب فسق و فساد قوت بازوے هوائے نفس هنگامه آرائے شهوت و هوس پیش کار نفس اماره و دستیار خواهش زیانکاره بلند ساز رایت بدمستی و شیدائی علم افراز هواپرستی و سودائے الحق سرودیست که روغن بر آتش شهوت و بدکرداری انداخته تار و پود عفت و پرهیزگاری برهم ساخته و سرودیست که در دل بوالهوسان هنگامه بدمستی آراسته و در باطن بد درونان علم هواپرستی بر افراشته ان مستغرق لجه لذات نفسانی در سرود و نغمه همیشه اشتغال میداشت و دایم الخمر مے بود شبانه در شراب و روزانه در خواب بسر می برد از غفلت و بے پروائی روز از شب و شب از روز نمی شناخت

بیت

بنائے دولت آنکس فلک خراب کند | که شام میخورد و صبحگاه خواب کند

چون بدمستیهائے او و پراگندگیهائے ولایت بعرض مقدس رسید عساکر منصوره بسرکردگی ادهم خان باستیصال ان بدمال و تسخیر ولایت مالوه تعین فرمودند ادهم خان بعد طے مراحل در حالی شهر سارنگ پور که دار الایالت او بود رسید باز بهادر که بغفلت و بدمستی زندگانی میکرد وقتے مطلع گردید که جیوش فیروزی شهر او را محاصره کرد بنا چار صفوف آراسته آماده پیکار گردید و باندک زد و خورد راه فرار پیش گرفت ادهم خان بعد هزیمت او بشهر در آمده بفراهم آوردن خزاین و دفاین خصوصا بسامانیدن دلبران عشوه ساز و پاتران با کرشمه و ناز مقید گشت بعد ضبط نقد و جنس و بدست آوردن حرم خانه گلها

بجست و بوئے روپ متی معشوقه او فرستاد چون باز بہادر در ہنگام انہزام کسان خود را برائے جوہر و قتل حرمخانه خود برسم ہندوستان که در چنین حوادث عورات را به تیغ بیدریغ میگذرانند و یا در محوطه آتش می سوزانند فرستاده بود ان سنگین دلان دیونژاد نقش چند لعبتان پری پیکر را بآب تیغ از تخته ہستی پاک شستند و رقم وجود بیگناہان از ورق روزگار بکلک بیداد محو ساختند و سنگین دلی که برائے قتل روپ متی رسیده و تیغ آخته چند زخم کرده ہنوز کارش باتمام نرسیده بود که لشکر منصور در رسید و او را آنقدر فرصت نشد که کار روپ متی باتمام رساند ان طاؤس نیم بسمل را پیش ادہم خان حاضر آوردند آن نازنین پخته کار التماس نمود که زخمہائے کاری دارم بالفعل مرا در خانه شخصے نگاہدارند بعد التیام جراحت بخدمت حاضر میشوم ادہم خان نظر بر جراحت ہائے او داشته در خانه شیخ عمر درویش که بخدا پرستی و تقوے و ریاضت دران دیار مشہور بود گذاشت روپ متی در میان عورات و اہل بیت درویش بسر برده معالجه نمود تا انکه جراحت او اندمال یافت لیکن زخم درونی او که از فراق باز بہادر داشت بناسور گرائیداری زخم شمشیر و تفنگ و جراحت گرز و سنگ مندمل میشود اما زخم عشق و محبت و درد ہجر و مفارقت بعد مرہم افلاطونی و ہزار داروے لقمانی التیام نمی پذیرد مصرع

زخم ہجران نشود به ز مداوائے حکیم

تا انکه ادہم خان از غایت شوق پیوسته از و خبر میگرفت و انتظار صبح وصال او می برد چون روپ متی صحت یافت و آب بر سر ریخت و ہیچگونه جائے عذر نماند التماس مشک و عنبر و کافور نمود تا خود را آراسته و خوشبوئیہا بر بدن مالیده بخدمت بشتابد ادہم خان که فریفته جمال و شیفته وصال او بود نی الفور کافور و خوشبوئیہائے دیگر فرستاد او در وفائے عشق باز بہادر کف دست کافور خورده چادر بر سر کشیده چنان بخواب رفت که دیگر بیدار نگشت نظم

زن ز آتش عشق بیش سوزد — خاشاک ضعیف پیش سوزد

خوش انکه براه عشق جان داد — عشق است که جان توان داد

بر متصدان اخبار پوشیده نماند که بلاد مالوه ملکی است وسیع و ولایتی است آبادان و فراخ ہمه وقت حکام ذیشان دران دیار بوده اند و راجہائے کبار و رایان نامدار

مثل راجہ بکرماجیت کہ مدار تاریخ اہل ہند بر ابتدائے ظہور سلطنت اوست و راجہ بہوج وغیرہ نیز ملک کہ تا حال حکایات نادرہ و اوصاف حمیدہ اینہا بر زبان عالمیان جاریست بحکومت آن ولایت امتیاز داشتہ اند و از زمان سلطان محمود غزنوی ظہور اسلام دران دیار شدہ و از سلاطین دہلی سلطان غیاث الدین بلبن بران استیلا یافتہ ازان زمان در تصرف خواقین دہلی بودہ چون سلطان محمد[1] شاہ بن سلطان فیروز شاہ جمعی را کہ در ایام ادبارش رفاقت و ہمراہی کردہ بودند بعد جلوس بر اورنگ جہانبانی رعایت کردہ چہار کس را چہار ولایت دادہ و آن چہار کس بسلطنت رسیدند اعظم ہمایون ظفر خان بگجرات و خضر خان بملتان و دیپالپور و خواجہ سرور خواجہ جہان کہ خطاب سلطان الشرق یافتہ بود بجونپور و دلاور خان بمالوہ چنانچہ سابقاً بقید قلم در آمدہ۔

از ابتدای سنہ ۷۹۶ ہجری دلاور خان بحکومت ولایت مالوہ قیام داشت چون سلطان محمد شاہ رحلت نمود و در ہندوستان ہرج و مرج بوقوع آمد و ہر یک امرا بہر ناحیت لوای حکومت برافراشت دلاور خان نیز از والی دہلی انحراف ورزیدہ بطریق سلاطین سلوک ملک داری نمود مدت حکومت بست و پنج سال۔

سلطان ہوشنگ شاہ بن دلاور خان سی سال۔

سلطان[2] محمود بن سلطان ہوشنگ شاہ یک سال و چند ماہ۔

سلطان محمود خلجی امیر الامرای سلطان ہوشنگ شاہ بود و خواہر او در حبالۂ زوجیت سلطان محمود بودہ سلطان را از ساقی زہر دہانیدہ بر مسند حکومت متمکن گشت و تمام ولایت بوندی و مارواڑ بزور شمشیر گرفت ایام حکومت سی و دو[2] سال۔

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی سی[3] سال۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین چہاردہ سال و چہار ماہ و سہ[4] روز۔

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین بست سال و دو ماہ۔

---

(۱) محمد شاہ۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۴۰ +

(۲) سی و چہار سال۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۵۴ +

(۳) سی و سہ سال۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۵۸ +

(۴) یازدہ سال و چہار ماہ و سہ روز فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۶۲ +

سلطان بہادر شاہ والی گجرات سلطان محمود را در معرکہ کشتہ ولایت مالوہ متصرف شد ایام حکومت او شش سال۔

ملوقادر شاہ از امرائے کبار سلاطین آن دیار بود بعد فوت سلطان بہادر شاہ کہ ولایت مالوہ از فرمان روایان خالی گردید و او غالب آمدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد در زمانے کہ حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بطرف مالوہ نہضت فرمودند شیر شاہ کہ درین ایام اغاز خروج او بود بہ ملوقادر شاہ نوشت کہ بطرف آگرہ آمدہ خلل انداز د و مہر بر رومی نامہ نمود او نیز جواب آن را نوشتہ مہر بر رومی رقیمہ کرد شیر شاہ از ینمعنی بر اشفت و بعد استیلا برد سواری کرد قادر شاہ تاب مقاومت نیاوردہ آمدہ ملاقات کرد عوض مالوہ ولایت لکھنوتی باو مقرر گشت روزے از منزل خود سوار شدہ بملاقات شیر شاہ میرفت جمعی از مغول کہ در معارک بدست کسان شیر شاہ اسیر شدہ بودند تعمیر گوالیار بیلداری می کردند و مورچل می بستند قادر شاہ ہراسید کہ مبادا شیر شاہ بمن نیز ہمچنین سلوک نماید ازین ہراس گریختہ رفت ایام حکومت او شش سال و پنجماہ۔

شجاعت خاں[۱] عرف شجاول خان افغان نایب شیر شاہ دوازدہ سال و یک ماہ +

باز بہادر افغان عرف بازید خان بن شجاعت خان دہ سال و دہ ماہ و بست و سہ روز +

از ابتدائے سنہ ۷۹۶ لغایت سنہ ۹۶۷ ہجری مدت یکصد و ہفتاد و یک سال ولایت مالوہ از حکومت سلاطین دہلی بیرون ماند و درین مدت بعضے اصالتاً و بعضے وکالتاً دران ولایت حکومت کردند القصہ چون ادہم خان کامیاب فتح و نصرت گشت و خزاین و دفاین فراوان و چنین ولایت وسیع بدست او افتاد بخود مغرور گشتہ سر از اطاعت بادشاہی برتافت و انچہ از نقد و جنس و فیل خانہ و توپخانہ و حرمخانہ باز بہادر بدست آورد ہمہ را بتصرف خویش در آوردہ ازانجملہ چیزے بدرگاہ والا ارسال نداشت و چستانہ سلوک درپیش نمودہ حق نعمت پروردگی و حقوق دولت رسیدگی را بر طاق نسیان نہادہ راہ پیمائے بادیہ انحراف و بغی گردید لاجرم حضرت بادشاہ خود بدولت متوجہ ولایت

(۱) شجاع خان۔ طبقات اکبری صفحہ ۲۰۴ +

مالوه شدند چون نزدیک قلعه گاگرون که تا حال مفتوح نشده بود رسیدند در طرفة العین آن قلعه تسخیر در آورده متوجه پیش گردیدند ادهم خان که از نهضت موکب والا خبر نداشت و بقصد تسخیر قلعه مذکور از شهر سارنگپور بر آمده بود ناگهان بے سابقه خبر رایات عالیات بنظر ش در آمد عجالتاً روانه شده بے اختیار از اسپ فرود آمده بملازمت مقدس مشرف گشت و انحضرت در سارنگپور نزول اقبال فرموده شب در منزل ادهم خان بسر بردند لوازم پیشکش و نیاز بتقدیم رسانید و نسے چند درانجا اقامت و رزیده بعد جمعیت خاطر از نظم و نسق آن ولایت ادهم خان را بدستور سابق بحال داشته معاودت بمقر الخلافت آگره فرمودند بعد چندگاه عبدالله خان اوزبک بحکومت آن تعین گردید وادهم خان در حضور رسید چون مست باده دولت و جوانی و مدهوش شراب نادانی بود روزے در خاص و عام بادشاهی بر اتکه خان گفت و گو کرده او را بقتل رسانیده بقصد حضرت بادشاه عازم حرم سرای خاص گردید انحضرت که در استراحت بودند از شور و غوغا بیدار گشته بیرون تشریف آورده روبروے ادهم خان آمدند و بر کیفیت واقف شده چنان مشتے بر سرش زدند که مغز از کاسه سراو بیرون افتاد گویا ضرب گرز باو رسیده و حاضران حضور قدسی بموجب حکم والا ان سفاک بے باک را بسته از کنگره قلعه انداختند و جان بحق تسلیم کرد نظم

بباید سوختن ز آتش خسی را | کز و خارے خلد در دل کسی را
اگر سلطان نفرماید سیاست | زند هر کس بخود لاف ریاست

در بیان تسخیر ولایت گکهران

این ولایت مابین دریاے بہت و سنده واقع است مرزبان آن ولایت بطور خود بود گاہے اطاعت فرمان روائے دہلی نکرده و در بعضے تواریخ نوشته اند که آن ولایت از قدیم داخل کشمیر بود سلطان محمود غزنوی آن را تسخیر در آورده بیکے از امراے خویش که از کیان زاده گان گکهر نام داشت سپرد و ازان زمان نسل گکهران بران قابض بوده حکومت باستقلال کردند شیر شاه و اسلام شاه مدتی تسخیر آن ولایت ترددات نمودند و قلعه رهتاس را بر سر حد احداث کردند تا جماعة گکهران عاجز شده مطیع شوند اصلا کار پیش نرفت آخر الامر [illegible] سلطان سارنگ و کمال خان پسرش

آمده ملاقات کردند اسلام شاه اینها را دستگیر کرده قلعه گوالیار فرستاد و سلطان آدم برادر سلطان سارنگ بر مسند حکومت نشسته متواتر جنگ کرده بقوت شجاعت ولایت خود مضبوط نگاهداشت و اسلام شاه بے نیل مقصود برگشت نوبتے اسلام شاه فرمان داد که زندان خانه گوالیار را کاواک کرده واز باروت انباشته آتش زنند فرمان پذیران بموجب الامر بعمل آوردند تمامی زندانیان و سلطان سارنگ از باروت بهوا پریده بعالم نیستی شتافتند بقدرت الٰہی کمال خان پسر سلطان سارنگ در گوشه زندانخانه سلامت ماند بیت

کان را که هست حفظ الٰہی نگاهبان　　از گردش سپهر نیاید برو زیان

بعد انقطاع رشته دولت افغانان کمال خان از قلعه گوالیار خلاصی یافته در بندگی درگاه والا آمده در جنگ هیمون و دیگر محاربات ترددات نمایان کرده مورد الطاف بادشاهی گشت و استدعائے ولایت موروثی خویش نمود فرمان والا بنام سلطان ادم صادر گشت که چون او در صورت دستگیر کردن کامران میرزا در خدمت حضرت بادشاه جنت آرام گاه مجرائے نیکوخدمتے بظهور رسانیده و دم از اطاعت این خاندان والاشان میزند از روے فضل و کرم نصف ولایت بر و مسلم داشته شد باید که نصف ولایت بعهده کمال خان که وارث آنملک است و خدمات شایسته بجا آورده واگذارد سلطان ادم بمقتضائے برگشتگی بخت سر از حکم والا برتافته بموجب فرمان عالیشان بعمل نیاورد لهذا میر محمد خان کلان برادر اتگه خان و دیگر امرائے بتعین پنجاب باستیصال آدم و اعانت کمال خان مامور شدند سلطان آدم قدم جرات از اندازه حد خود بیرون نهاده تا قصبه هیلان نزدیک این روے آب بهت رسیده بعساکر منصوره جنگ کرده منهزم گشت میر محمد خان متعاقب رفته تمام آن ولایت را بضبط در آورده داخل ممالک محروسه نمود حضرت خاقان زمان از روے کمال عنایت تمام و کمال آنملک بکمال خان مرحمت فرمودند و سلطان آدم بالکل اخراج شد بیت

بجائے که شیران برارند چنگ　　چه یارا که روبه بایستد بجنگ

دربیان رسیدن زخم بحضرت بادشاه

روزے انحضرت بزیارت روضهٔ منورهٔ شیخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہٗ تشریف بردند هنگام مراجعت چون بچهار سوے شهر رسیدند یکے از خون گرفتها درکمین گاه بود تیرے بجانب انحضرت انداخت در کتف راست مبارک قریب بیک وجب فرو نشست غریو از نهاد حاضران برخاست وان سفاک را دستگیر کرده حاضر آوردند و درپے تفحص حال شدند حکم فرمودند که از تفتیش حال مبادا مردم را ناحق در بلا انداز د جهان را از لوث هستی او پاک سازند فرمان پذیران همان دم او را بقتل رسانیدند و انحضرت باوجود این چنین زخم سخت همان طور به تمکین وثبات تمام اسپ سوار ه بدولت خانه تشریف آوردند و حکما بمعالجه پرداختند در عرصه هفت روز زخم اندمال یافت وثانی الحال ظاهر گشت که آن بے سعادت قتلق[1] نام غلام شرف الدین حسین میرزا بود که او را میرزا از روے بدطینتی بقصد انحضرت فرستاده بود و لسزاے کردار ناهموار رسید **نظم**

آن را که خدا نگاهدارد | آسیب کسے بر و نیارد
کارش همه بخت نیک سازد | در عرصه حسود جان گدازد

دربیان کشته شدن شاه ابوالمعالی

او در زمان بادشاه جنت آرامگاه بوسیله حسن صوری وجمال ظاهری از مقربان درگاه بود خود را از فرزندان حضرت بادشاه قرار میداد اگرچه حسن صورت داشت اما بدخو بد افعال بود **بیت**

حیف باشد که نکو روی نکو خوے نبود | رنگ آن گل بچه ارزد که در و بو نبود

وقتیکه درخطه کلانور سریر جهانبانی از جلوس ذات الا زینت یافت جمیع امرائے در جشن حاضر شدند او بعضے سخنان دور از کار اظهار نمود و از آمدن در جشن والا عذر کرده بود بیرامخان خانخانان بهر تقدیر او را دلاسا نموده طلبداشت و دران انجمن بموجب حکم والا محبوس کرده بلاهور فرستادند از غفلت کوتوال از لاهور گریخته رفت بعد مدت باز

---

[1] قتلق فولاد. فرشته جلد اول صفحه ۲۵۳ واکبرنامه دفتر دوم صفحه ۲۰۲ +

دستگیر گردیده در قلعه بیانه زندانی گشت در زمانیکه بهرام خان رو گردان شده دران نواحی رسید او را از زندانیان نجات داد دران وقت او بمکه معظمه رفت بعد چند سال باز بهندوستان آمده گرد شورش بر انگیخت چون کارے نتوانست پیش برد در کابل رفته ماه چوچک بیگم والده محمد حکیم میرزا را بفسون و فسانه فریفته همشیره میرزا را در عقد نکاح خود در آورده در کابل صاحب مدار جمیع کار گشت و مردم را بخود کشیده بقابوے وقت بیگم را بقتل رسانیده دم استقلال زد و بمرور ایام اکثرے امرائے بیگم را به نهانخانه عدم فرستاد میرزا سلیمان حاکم بدخشان بر حقیقت حال واقف شده بموجب استدعائے محمد حکیم میرزا بر کابل لشکر کشید و از ینطرف شاه ابو المعالی فوج آراسته بقصد پیکار روانه گردید و بر کنار آب غوربند هر دو لشکر بهم پیوسته آماده کارزار شدند محمد حکیم میرزا کازو بغایت تنگ بود در عین جنگ جلوریز خود را بمیرزا سلیمان رسانید شاه ابو المعالی از مشاهده اینحال سراسیمه شده رو بفرار نهاد بدخشیان تعاقب کرده در موضع چاریکاران رسیده دستگیر نمودند میرزا سلیمان بعد فتح در کابل رسیده بعضے محال کابل بامرائے خود جاگیر داد و صبیه رضیه خود را در نکاح محمد حکیم میرزا در آورده معاودت به بدخشان نمود شاه ابو المعالی را زنجیر کرده نزد میرزا فرستاد از انجا که سیدزاده حق نعمت فراموش کرده مصدر امور ناشایسته شده بود میرزا او را بقصاص خون والده کار د بحلق کشید بیت

نه هرگز شنیدم که در عمر خویش   که بد مرد را نیکی آید به پیش

دربیان ولایت گدهه[1] که انرا گوندواله[2] گویند

قبل ازین هیچکس از خواقین اسلام بران دست نیافته بود و سم خیول سلاطین مسلمین دران دیار نرسیده در ینولا راجه دلپت حاکم انجا فوت شد و هر زاین پسر او پنج ساله قایم مقام گردید رانی درگاوتی والده او بسبب خورد سالی پسر حکومت ولایت میکرد آن عورت در شجاعت و فراست یکتا بود و هنگام کارزار مردانه وار کارنامه بظهور رسانیدی و دو شکار شیر را بتفنگ هلاک انداختی و بار عام داده امور حکومت بآئین نیک صورت دادی و در لوازم ملک داری و مراسم سرداری تدابیر صایبه بجا آوردی بیت

آن نه یک زن بود بل صد مرد بود   در شجاعت در فراست مرد بود

---

(۱) گدا کوسر (۲) گوندوانه

چون صفت آن ولایت بعرض مقدس رسید آصف خان(۱) و عبدالمجید و وزیر خان برادرش از اولاد شیخ زین الدین خوافی که حضرت امیر تیمور با و اعتقاد تمام داشتند بتسخیر آن تعین شدند انها در انولایت رسیده صفوف مصاف آراستند و رانی درگاوتی مسلح گشته فیل سواره در معرکه در آمده جنگ مردانه وار نمود و از دست خود تیر و تفنگ زده بسیارے را کشته و کارهاے نمایان بظهور آورد و بالاخر آصف خان غالب آمده فیروزمند گردید و لشکریان رانی اکثرے کشته و خسته گشتند و بقیة السیف سرگشته بادیه هزیمت شدند رانی احوال خویش اینچنین دیده بزنار داری که بجائے فیلبان پیش او نشسته بود گفت که بخنجر آبدار کار من تمام کن او جواب داد که از من بر مخدومه جرات نمیتواند شد آن عورت که همت مردانه داشت برزبان آورد که مردن به نیکنامی به از زیستن بعار است این را گفت و بدست خود بخنجر خونخوار کار خود را تمام ساخت و بالکل آنولایت بشمشیر همت آصف خان و وزیر خان مسخر گشت نقود و اجناس بسیاری که از حد حصر و شمار زیاده باشد بقید ضبط در آمد گویند که قلعه چوراگده مملو از خزاین و جواهر نفیس و اجناس لطیف اندوخته چندین راجها و رایان بود و هیچکس از حکام انجا چیزے ازان تصرف نکرده بلکه هر کدام در ایام حکومت خویش مبلغی بران افزوده صد و یک صندوق اشرفی طلا سواے زر سفید و نقره و طلا و آلات و اقسام هیاکل و تماثیل و اصنام طلا و دیگر انواع اجناس بیرون از حد حصر و قیاس و هزار فیل نامی بضبط در آمد آصف خان همه را بتصرف خود در آورده چیزے ازانجمله بدرگاه والا نفرستاد و از فتح و ظفر اینچنین ملک وسیع و تصرف این قدر دولت مغرور شده بغی ورزید آخر کار بدرگاه والا رسیده در مهم جنپور و دیگر مهمات مصدر خدمات گشت و آن ولایت بالکل در تصرف اولیاے دولت در آمد•

در بیان قلعه تعمیر اکبرآباد

در سال دهم جلوس والا مطابق سنه ۹۷۳ اساس نهادند هر روز چهار هزار استاد کار از سنگتراش و معمار و آهنگر و نجار و مزدور کار گذار بکار پرداخته بعرض سی ذرعه برآوردند و بنیاد

(۱) در تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۴۴۳ آصف خان هروی نوشته•

ان از آب درگذشت و ارتقاع لشصت درعه رسیده تا سر کنگره از سنگ تراشیده
نمودند و این سنگها را بطریق وصل دادند که از دور بنظر نظارگیان چنان مینماید که تمام قلعه
از یک پارچه سنگ طراشیده اند و همچنین بنایان چابک دست و خارا تراشان قوی پنجه
و آهنگران آهنین بازو و نجاران سخت کوش عمارت دلکشای و منزل فرح افزای و دولت خانه
والا ترتیب دادند و نقاشان باریک بین و مصوران صنعت پرداز ببدایع صنایع ید طولی
نموده در صورت کارے نگار خانه چین و گل افروزی گلشن بهارین بر روے کار آوردند
و در عرض هشت سال قلعه متین و شهرے عظیم که خال رخسار بلاد روے زمین تواند شد
صورت تمامیت یافته باکبر آباد موسوم گردید آن مصر اقبال در وسط ممالک محروسه واقع
است فضلاے دلکشایش پهلو بگلشن جنت می نهد و اعتدال هوایش از هواے
فردوسی سبقت می برد **بیت**

هوایش دل کشا و روح پرور فضایش جانفزا و فیض گستر

در بیان قتل علی قلیخان و بهادر خان

در زمانیکه بادشاه غفران پناه از عراق معاودت فرمودند در جمله لشکر شاه طهماسپ که
بکمک و امداد آنحضرت تعین شده بود حیدر سلطان و علی قلی و بهادر خان پسرانش تعین گشته
بودند حیدر سلطان بعد فتح قندهار در وقت عزیمت آنحضرت بسمت کابل در اثناے
راه برحمت تپ برحمت حق پیوست و علی قلی و بهادر پسران او در رکاب سعادت بوده
مصدر خدمات پسندیده شدند و خطاب خانی یافتند بعد رحلت بادشاه جنت آرامگاه
چون اورنگ خلافت بجلوس خاقان زمان رونق یافت و هیمون بقال و دیگر مخالفان
بدمال مستاصل شدند علی قلی خان بخطاب خان زمانی سرفرازی یافت و سرکار سنبهل
بجاگیر او مقرر گشت بمقتضاے شجاعت ذاتی بزور شمشیر و قوت مردانگی از سنبهل تا اوده
و آنروے آب گنگ متصرف خود در آورد و بهادر خان برادرش بتقدیم خدمات شایسته
بجا آورده وکیل السلطنت و مدار الممالک گردیده از آنجا که خان زمان از سعادت اصلی
بهره و نصیبه نداشت بنابر صحبت بد ذاتان که خراب ساز اساس دولت و بنیاد فگن پایه
منزلت است سرتابی از اطاعت بادشاهی و آثار بغی و نافرمانی از او سر میزد و نامری

که خلاف مرضی مقدس بوده باشد بظهور میرسید ازانجمله شاهم بیگ نام ساربان پسرے بوسیله حسن صورت و قبول ظاهر در سلک قورچیان بادشاه غفران پناه انسلاک داشت خان زمان باو تعلقی و تعشقی ظاهر میباخت بعد رحلت آنحضرت خان زمان اورا بملازمت ومدارات بجانب خود کشیده شیفتگی و آشفتگی بسیار ظاهر ساخت و کار بجائے رسید که پیش او کورنش و تسلیم کرده بادشاه هم میگفت چون این معنی بعرض مقدس رسید فرمان نصایح نبیان صادر گشت که ساربان پسر را بدرگاه والا بفرستد ان بدست باده محبت وعشق اصلا متنبه نگشت بلکه اثار بدمستی زیاده ظاهر میکرد درینصورت خاطر مقدس ازو منحرف گشت وبعد مبالغه بسیار خان زمان ان پسرک را از پیش خود راند چون خان زمان آرام جان نامی لولی در حرم خود داشت وبموجب استدعاے شاهم بیگ آن زن نکاحے را باو بخشیده بود مدتے بزیر ران شاهم بیگ ماند بعد چندگاه او نیز آن زنکه را بعبدالرحمن نامی که از مخلصانش بوده و با لولی مذکور تعلق خاطر داشت داده بود درینولا که شاهم بیگ از خان زمان جدا گشت پیش عبدالرحمن مذکور در پرگنه نرهرپور جاگیرش آمده روزگار خود میگذرانید روزے در حالت مستی از عبدالرحمن طلب لولی مسطور نمود او عذر درمیان آورد درین باب عنف و تعدی نموده عبدالرحمن را مقید ساخته لولی از خانه براورده گرفت براداران عبدالرحمن رسیده بمقتضاے حمیت جنگ کرده شاهم بیگ را بقتل رسانیدند چون این خبر بخان زمان رسید قتل شاهم بیگ را باشاره حضرت بادشاه تصور نموده صریح از اطاعت برتافت ازانجاکه بقوت شجاعت بر سر افغانان غالب آمده تا ولایت اوده در تصرف داشت و از وشئے که پسر سلطان مبارز خان را که افغانان اورا شیر شاه خطاب داده سر بشورش بر داشته بودند شکست داده فیروزمند گشته بود مغرور گشته علانیه باغی گردید و بهادر خان برادرش نیز رفته با و ملحق شد و این هردو برادر مصدر شورش و فساد گردیده باعث اختلال در ممالک محروسه گشتند و حضرت بادشاه چندمرتبه به نفس نفیس خویش بر سر انها میرفتند و جنگ درمیان می آمد و بوساطت امراے بزرگ تقصیرات انان معاف میگشت چون قدر نعمت پروردگی و حق دولت رسیدگی نشناختند با وجود بذل عنایات والا پیوسته مصدر حرکات ناشایسته می شدند و در ممالک محروسه خلل می انداختند بالضرور آنحضرت باستیصال آن

مخالفان بد مال قصد مصمم کرده از اکبرآباد یلغار فرموده چند شب و روز قطع راه نموده در حوالی پرگنه بهکرقد(۱) ناگهان بر سر مخالفان رسیده محاربه سخت روداد آن هر دو برادر دل بر مرگ نهاده جنگ رستمانه کردند دران وقت همگی پانصد سوار و چند فیل در ظل رایت اقبال بودند اما هزاران لشکر تائیدات الٰهی همراه بود قضارا درعین جنگ اسپ بهادرخان چراغ پا گردیده او از خانه زین بر زمین افتاد بهادران لشکر منصور رسیده او را دستگیر کرده دست بر گردن بسته بحضور اقدس آوردند آنحضرت فرمودند که اے بهادرخان من در حق تو چه بد کرده بودیم که مصدر این فتنه و فساد شدی او هیچ جواب نداد بعد مبالغه همین بر زبانش رفت که الحمدلله علی کل حال درین اثنا شهباز خان بموجب حکم والا تن او را از بار سر سبکدوش گردانید **نظم**

سرکشش را همان دم ز تن باز کرد — و دو دام را از تنش ساز کرد
سر کینه جو از تن بد نهاد — بخنجر بریده و برگشت شاد

پس از ساعتے یکے از نوکران خان زمان را گرفته آوردند و اظهار کرد که فیل یک دندان سرکار بادشاهی خان زمان را کشته و او در معرکه افتاده است حکم شد هر کس که سر مغل از حرام نمکان بیارد یک اشرفی و هر که هندوستانی بیارد یک روپیه انعام یابد مردم سرهائے لشکریان مخالف را بریده می آوردند اشرفی و روپیه انعام یافتند تا آنکه سر خان زمان آوردند آنحضرت از پشت زین بر زمین آمده سر نیاز بسجده است شکر بے نیاز زمین ساکردند و سران هر دو حرام نمک را بجانب اکبرآباد فرستادند و فتح نامها باطراف ممالک محروسه صادر فرمودند از ابتدائے سال سویم جلوس والا تا غایت سال یازدهم خلل این هر دو برادران ماند درینولا در مبادی سال دوازدهم ممالک محروسه از فتنه و آشوب اینها پاک شد و از شرارت اینها عالمیان خلاصی یافتند **نظم**

حق صاحب نمک تنبه کردن — بشکند شخص را سر و گردن
با ولی نعمت ار برون آید — گر سپهری بسر نگون آید

---

(۱) سنکرور

در بیان شورش میرزایان و تادیب و تخریب اینها و تسخیر ولایت گجرات

ابراهیم حسین میرزا و محمد حسین میرزا و مسعود حسین میرزا و عاقل حسین میرزا پسران محمد سلطان میرزا که سلسله او بحضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان میرسد بمقتضاے بدطینتی و بدخوے مصدر شورش میشدند و بخان زمان و بهادرخان سخن یکے نموده در ممالک محروسه خلل می انداختند و محمد سلطان میرزا پدر اینها بمقتضاے پیرانه سری در پرگنه اعظم پور سرکار سنبهل جاگیر خود میگذرانید در هنولا که خان زمان و بهادرخان بمکافات کردار خود رسیدند میرزایان فتنه و فساد بر دست خودها گرفته باعث اختلال در ممالک شدند چون رایات عالیات بسمت پنجاب نهضت فرمود قابو یافته از سنبهل بر آمده دست بتاراج و تاخت دراز کردند و بعضے جاگیرداران را کشته مال و متاع و جاگیر اینها متصرف شدند و در دهلی رسیده قلعه را محاصره نمودند اینمعنی باعث آزار و اضرار خلایق و شورش عظیم در ممالک محروسه گردید انحضرت از استماع این سانحه از پنجاب بسمت دهلی روانه گشتند میرزایان از خبر نهضت موکب عالی دست از محاصره قلعه دهلی بر داشته بطرف مالوه رفتند و آنولایت را از محمد قلی برلاس که یکے از امراے بادشاهی بود گرفته تا چند متصرف خود در آوردند و بعد نزول رایات عالیات اقبال در دهلی جیوش منصوره باستیصال میرزایان بدمال تعین کردند دران زمان سلطان محمود والی گجرات فوت شده بود و چنگیزخان غلام سلطان محمود دران ولایت علم ریاست می افراشت میرزایان تاب مقاومت عساکر بادشاهی نیاورده بودن در ولایت مالوه از حیز امکان خویش بیرون دانسته در گجرات رفته بچنگیزخان پناه بردند ازانجاکه اعتماد خان گجراتی که او هم از امراے سلطان محمود بود بر سر احمدآباد بچنگیزخان محاربه داشت چنگیزخان رسیدن میرزایان غنیمت دانسته بهر و بیج جاگیر ایشان مقرر کرد چون شرارت جبلی داشتند در انجا نیز صحبت اینها درست نگشت با چنگیزخان جنگ کرده بطرف خاندیس رفتند و ازانجا باز بمالوه آمدند بعد ازانکه جهجار خان حبشی چنگیزخان را کشت و در ولایت گجرات خللے رو داد میرزایان از مالوه باز بسمت گجرات رفته قلعه چانپانیر و سورت بے جنگ گرفتند و پس ازان قلعه بهروچ را نیز متصرف شده قوت و مکنت بهم رسانیدند چون اینمقدمه بعرض والا رسید تسخیر ولایت

گجرات وتخریب میرزایان بخاطر قدسی مصمم نموده بدولت وسعادت متوجه آن سمت شدند بعد رسیدن در حوالی گجرات سلطان مظفر عرف نتهو والی آن ولایت راکه از دلاد سلطان بهادر طفل خوردسال بود و بسبب نافرمانی امرایان خویش واستیلاے میرزایان سراسیمه میگشت دستگیر کرده آوردند انحضرت ازروسے ترحم جان بخشی او فرموده در قید نگاهداشتند بعد چندگاه او قابو یافته گریخته رفت اعتماد خان خواجه سرا که مدار آن ولایت بر وبود و دیگر امراے اندیار آمده بملازمت شرف اندوز شدند و سیله جنگ انملک مسخر گردید و احمد آباد که جامع مصر است از فروغ قدوم میمنت لزوم رونق یافت ومیرزا عزیز کوکلتاش خان ولد خان اعظم شمس الدین محمد اتگه خان را بخطاب خان اعظم که موروثی او بود سرفراز فرمودند وبصوبه داری گجرات مقرر کردند وبعد انتظام مهام گجرات در بندر کنبهایت سی کروهے احمد آباد تشریف برده سیر دریاے شور نمودند وازان سمت معاودت فرموده به استیصال میرزایان متوجه شدند ودر قصبه سرنال بنفس نفیس خویش بمیرزایان جنگ نمودند آن بداختران تاب سطوت بادشاهی نیاورده منهزم گشتند وهریکے بهر طرفے روانه شد آنحضرت بعد فتح وظفر بسمت سورت تشریف بردند در بنولا راجه علیخان برادر محمد خان حاکم خاندیس ملازمت نموده مصدر خدمات گشت در حوالی سورت روزے از شجاعت ومردانگی راجپوتان سخن درمیان آمد که جان در پیش این گروه قدری وقیمتی ندارد چنانچه بعضے راجپوتان برچهه راکه هردو طرف سنان داشته باشد بدست یکے میدهند که مضبوط گرفته بایستد ودوکس مردانه واهچشم سرهاے سنان هردو طرف برچهه را محاذی سینه خودها داشته روبرو میدوند حتی که سنان ها در سینه هردو درامده از پشت میگذرد وآن هردو مردانه نزدیک یکدیگر رسیده باخودها تلاش مینمایند انحضرت باستماع اینمعنی فی الفور شمشیر خاصه را دسته بدیوار نهاده نوک تیغ بر شکم مبارک داشته فرمودند که باخود همسر ندارم که بروش راجپوتان بعمل ارم بهتر انکه بهمین شمشیر حمله کنم از ظهور این مقدمه حاضران بساط عزت را غریب حالتے روے داد درینوقت راجه مانسنگه ازروے اخلاص چالاکی نموده چنان دستی بر شمشیر خاصه زد که از دست انحضرت بر زمین افتاد و قدرے مابین انگشت نزو سبابه خاقان زمان بریده شد انحضرت ازروے خشم راجه مانسنگه را بر زمین انداخته زیر کردند وسید مظفر سلطان گستاخانه دست مجروح انحضرت را تاب

داده راجه را خلاص گردانید و درین تلاش ها زخم بیشتر گردیده شد در اندک ایام از معالجات زخم اندمال یافت و شجاعت و جانبازی آنحضرت بر عالمیان هویدا گشت قطعه

مرگ در چشم هر که خواهد بود | در شجاعت بزرگوار بود
هر که جان را عزیز میدارد | با جهاندارلیش چکار بود

بعد فتح قلعه سورت و جمعیت خاطر از سرانجام امور ان نواحی در احمد آباد نزول اقبال اتفاق افتاد آب و هوای آن شهر بر مزاج اقدس ناخوش آمد فرمودند در حیرتم کر بانی این شهر را کدام لطافت و خوبی منظور نظر افتاده بود که درچنین سرزمین بی فیض به همه چیز شهر اساس نهاده بعد از و دیگران را چه فایده ملحوظ بود که عمر گرانمایه درینجا گذرانیده اند هوایش با جمیع طبایع مخالف و ابش بتمامی امزجه ناگوار و زمینش کم اب و پر ریگ وان بوم گرد و غبارے بحدی دارد که در وقت شدت باد پشت دست محسوس نمیشود رود خانه متصل شهر غیر از ایام بارش پیوسته خشک می باشد چاهها اکثر شور و تلخ تالاب ها که سواد شهر واقع است بصابون گاذران دوغ اب می شود مردم اعیان که بقدر بضاعتی دارند در ته خانهاے خود برکه ساخته تمام عمارت خانه را از چونه و گچ انچنان تعبیه میکنند که آب باران پاک و صاف از تمام عمارت دران برکه میرسد و تمام سال ازان برکه اب میخورند مضرت آبے که هرگز هوا در و سرایت نکند و راه براید بخار نداشته باشد ظاهر است برون شهر بجاے سبزه و ریاحین تمام صحرا از قوم زار است و نیمی که از دوے زقوم وز دفیض ان معلوم باجمله تمام ان دیار زبون اب و هوا منظهر رنج و بلاست گویا که قطع دوزخ است که آفریدگار بر روی زمین آورده لیکن از حسن دلاویز تمام آن مرز بوم پری خیز است مهوشان شیرین لب و گلعذاران سیم غبغب مانند شاهدان خلخ در نهایت خوبی و زیبائی و بمثال حوران جنت در غایت جمال و رعنائی و اهل آن دیار تمامی دولتمند و پاکیزه روزگار نیکو منظر فرخنده اطوار بسان درویشان ریاضت کیش بر جاده خدا جوئے و حق پرستی و مانند ساکنان بهشتی وارسته از خطره افلاس و تنگدستی حیرانم که دران قطعه دوزخ حوران بهشت چگونه وارد شده اند و اهل دول دران دیار بلا خیر چه طور محفوظ هستند و چه نوع زندگانی صرف میکنند نظم

زآب و ہوائے دران سرزمین | پدیدار شد دوزخ اندر زمین
وسے ساکنانش ہمہ اہل ہوش | ہمہ خوش معاش و ہمہ نغز پوش
ہمہ اہل دولت ہمہ خوب رو | ہمہ اہل دانش ہمہ نیک خو
زحیرت دل من خراشیدہ گشت | بدوزخ رسیدند اہل بہشت

القصہ ہنگامے کہ آنحضرت احمد آباد نزول اقبال فرمودند ابراہیم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا فرصت یافتہ بسمت اکبرآباد آمدہ رو بدہلی آوردند و از انجا بسنبھل رفتند حضرت خاقان زمان باستماع اینخبر از احمد آباد بسمت اکبرآباد نہضت فرمودند ابراہیم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا با وازہ نہضت موکب والا از سنبھل روانہ شدہ براہ دیپالپور رو بہ پنجاب آوردند خانجہان حاکم پنجاب کہ بہم نگرکوت داشت و کار بہ نزدیک رسانیدہ بود براجہ انجا مصالحہ نمودہ باستیصال میرزایان روانہ شد و در حوالی تہتہہ تابع ملتان رسیدہ محاربہ نمود و باندک جنگ مسعود حسین میرزا دستگیر گردیدہ و ابراہیم حسین میرزا گریختہ انطرف ملتان درخانہ بلوچی متوارے گشت بلوچان او را بدست آوردہ بسعید خان حاکم ملتان سپردند و او بزخمی کہ در جنگ تہتہہ رسیدہ بود قالب تہی کرد و مسعود حسین میرزا را خانجہان بحضور مقدس فرستاد آنحضرت جان بخشی نمودہ محبوس فرمودند بعد چندگاہ بزندان عدم گرفتار شد و محمد حسین میرزا کہ در جنگ قصبہ سرنال منہزم شدہ بطرف دولت اباد دکن رفتہ بود از ان سمت باز در گجرات رسیدہ شورش نمود و باتفاق اختیار الملک گجراتی کہ از امرائے انملک بود محاصرہ قلعہ احمد آباد کرد خان اعظم کوکلتاش تاب مقاومت نیاوردہ متحصن گردید چون اینمعنی بعرض والا رسید بحسب صلاح ملکی رسیدن بایلغار ضرور و لازم دانستہ بر جمازہ باد رفتار سوار شدہ و چندے از فدایان ہمراہ گرفتہ براہ فتحپور بلیغار روانہ شدند **نظم**

چو کوہے روان گشت بر پشت باد | عجب بین کہ بر باد کوہ ایستاد
یلان بر شتر ترکش اندر کمر | شتر چون شتر مرغ در زیر پر

اینہمہ مسافت بعید در عرصہ نہ روز نوردیدہ بے سابقہ خبر ناگہان در احمد آباد رسیدند مخالف کہ محاصرہ احمد آباد داشت اصلا از نزول موکب والا آگاہ نبود ناگاہ بیکبار کوس تند خروش و نقارہ رعد آواز بادشاہی نواختند از صدایش زہرہ حسودان گداخت و بنبہ

مخالفان شگافت **بیت**

غریو کوس بر دہ پردہ گوش   دماغ دشمنان را بردہ از ہوش

محمد حسین مرزا از نزول موکب والا باین سرعت واستعجال بے سابقہ خبر واقف شدہ متعجب گشت و دست از محاصرہ قلعہ احمد آباد باز کشیدہ آمادہ پیکار گردید و درمیان ہر دو لشکر جنگ واقع شد و آتش کارزار اشتعال یافت **نظم**

چو خسرو صف میمنہ ساز کرد   بہ تیغ اژدہا را دہن باز کرد

صف میسرہ ہم بیاراست چست   یکی کوہ گوئے ز پولا درست

ہراول چنان کرد از پیشگاہ   کہ در حیرت افتاد خورشید و ماہ

ز قلبی کہ چون کوہ پولاد بود   پناہ ہندہ را قلعہ آباد بود

در انگند خود را بان کارزار   چو شیری کہ گور افگند در شکار

بیاراست رزمی چو خورشید و ماہ   ندیداست ہرگز چنین رزمگاہ

بالجملہ آنحضرت بمقتضاے شجاعت و دلاورے ذاتی وہمت و دلیری فطری کہ باعث حیرت نظارگیان و عبرت معاندان تواند بود بنفس نفیس خویش کارپردازیہاے کہ از شان پادشاہان دور بودہ باشد بظہور رسانیدند یکے از بدگہران نزدیک رسیدہ شمشیر بر اسپ سواری خاصہ انداخت واسپ مذکور چراغپا شد آنحضرت بدست ہمت نگاہداشتند واو را نوعی برچہ زدند کہ از سلاح او درگذشت ومقہوری دیگر رسیدہ نیزہ بر حضرت حوالہ کرد حاضران حضور مقدس کار او را اتمام کردند چون سپاہ مخالف بست ہزار سوار بود وعساکر منصورہ ہشت ہزار سوار لشکر غنیم دلیر تر می آمد قضارا از جانب مخالف بان کہ آتش خوردہ بطرف لشکر فیروزی می آمد بہ زرقوم زارکی لتادم نمودہ بجانب لشکر خود باز گشت وخرمن ہستی بسیاری از لشکریان میرزا سوخت وا ہمین باعث برہمزدگی لشکر مخالف گشت وضمیمہ آن از ہیبت بان مذکور فیل غنیم کہ سرحلقہ فیلان بودہ و بر لشکر بادشاہی غالب می آمد رم خوردہ برگشت وانتظام لشکر خود را ویران ساخت وبتائیدات الٰہی این ہر دو مقدمہ باعث فتح ونصرت گردید ہرگاہ باقبال حضرت بادشاہ اولیاے دولت بطرفی کہ رو برا وردند ظفر ونصرت بحسب خواہش بمنصہ ظہور رسیدہ وبہمی کہ خود بدولت متوجہ شدند چگونہ فتح و فیروزی دیر دہ توقف متواری تواند بود **نظم**

چشم فلک ندید و نه بیند بعمر خویش | این فتحہا کہ شاہ زمان را میسر است
ہر صبح کاسمان نہدش منتہاے کار | چون بنگری مقدمہ فتح دیگر است

بالجملہ محمد حسین میرزا زخمی شدہ از معرکہ برامدہ رو بفرار نہاد و بدست مبارزان لشکر منصور گرفتار گردیدہ دست بگردن بستہ درحضور اقدس آوردند اورا از کثرت در زخم بسیاری تردد مجازی و خجالت بہ اسیر درامدن و مہابت وصلابت بادشاہی سخن از زبان بر نمی آمد و از غلبہ تعطش نزدیک بود کہ قالب تہی نماید انحضرت ترحم فرمودہ اب خاصہ مرحمت فرمودند ومیخواستند کہ در قلعہ محبوس نمایند لیکن بسعی راجہ بہگونت داس بپاسا رسید و نیز اختیار الملک کہ مصدر فساد ہمون بود بعد فرار ناگہان از اسپ افتادہ اسیر گشت سر اورا جدا کردہ آوردند و عاقل حسین میرزا و دیگر لشکریان مخالف پراگندگیہا کشیدند و انحضرت بفتح و فیروزی داخل احمد آباد شدند و تجدید انتظام پراگندگیہاے انولایت نمودہ بعد یاز[1] دہ روز معاودت فرمودند در عرض چہل روز رفتن و فتح کردن و تنظیم مہمات ممالک نمودن و بدار السلطنت فتح پور رسیدن اتفاق افتاد بعد چند سال گلرخ بیگم صبیہ کامران میرزا کہ در حبالہ زوجیت ابراہیم حسین میرزا بودہ در تفرقہ میرزایان مظفر حسین میرزا پسر خود را ہمراہ گرفتہ بطرف دکن رفتہ بود بعد رفع شورش میرزایان با پسر خود از دکن آمدہ در گجرات مصدر فساد گردید راجہ تودرمل کہ براے تشخیص جمع صوبہ گجرات رسیدہ بود جنگ نمایان کردہ فیروزمند گشت و مخالف شکست خوردہ براہ کنبہایت بدر رفت اکثر مردم غنیم و عوراتی کہ لباس مردان پوشیدہ جنگ میکردند دستگیر شدند و مظفر حسین میرزا بطرف دکن روانہ شد راجے علیخان اورا دستگیر کردہ بدرگاہ والا فرستاد او مدتے در قید ماند بعد سہ سال از قید برآوردہ صبیہ قدسیہ درعقد ازدواج او در آوردند از ابتداے سال یازدہم جلوس والا تا بیست سال بست سویم بمیرزایان جنگ درمیان ماند بعد دستگیر گردیدن مظفر حسین میرزا بالکل رفع فساد گردید و عرصہ انملک از خس خاشاک آشوب پاک شد بعد از چند سال چون خان اعظم را تغیر کردہ اعتماد خان گجراتی را بحکومت آنولایت سرفراز فرمودند سلطان مظفر عرف ننہو از اولاد سلطان بہادر کہ سابقاً از قید انحضرت گریختہ رفتہ بود قابو یافتہ سر بشورش برداشتہ جمعیت فراہم آورد و اوباشان فتنہ ساز را دست اویز فساد گردید و با اعتماد خان جنگ کردہ غالب آمدند و شہر احمد آباد را غارت نمودند و بران ولایت

---

(1) مآثر ۵ ۵ ۵

تسلط یافته سکه وخطبه بنام سلطان مذکور گردید چون این معنی بعرض والا رسید سید میرزا خان ولد بیرام خان خانخانان را بحکومت آن ولایت تعین فرمودند پیش ازانکه میرزا خان دران حدود برسد سلطان مظفر استیلا یافته تمامی اًن ملک را متصرف شده بود وقطب الدین محمد خان که در بهروچ بود عاجز گشته وقول گرفته بسلطان مظفر آمده ملاقات کرد سلطان از روے بدقولی وبدطینتی قطب الدین محمد خان وجلال الدین مسعود خواهرزاده او را مسافر ملک نیستی نمود وخزانه واسباب امارت وبسیاری اموال انها بدست سلطان افتاد ازین خبر میرزا خان چست وچالاک شتافته درحوالی احمد آباد رسیده عرصه پیکار آراست وبعد جنگ بسیار باقبال بادشاهی فتح یافت وسلطان مظفر شکست خورده رو بهزیمت نهاد ودر کنبهایت رفته باز لشکر فراهم آورده ومیرزا خان برسراو درکنبهایت رفته محاربه سخت نموده نصرت یافت وسلطان مظفر گریخته از دریاے نربده گذشته بطرف دکن رفت وبجلدوے این فتح میرزا خان بخطاب خانخانانی که میراث پدرش بود ومنصب پنجهزاری که دران زمان زیاده ازین منصب نبود سرفراز گشت وبعد هشت سال مظفر بامداد واعانت جام که از عمده ترین زمینداران آن ولایت بود وبمعاونت دولت خان زمیندار سورته وراجه کهنکار سی هزار سوار فراهم آورده باز بطرف احمد آباد امده شورش نمود ودران وقت خان اعظم کوکلتاش از تغیر خانخانان بصوبه داری احمد آباد برتبه دویم سرفرازی یافته بود کمرهمت بدافع این شورش وفساد بربست وجنگ عظیم دیپوست وهزار کس از مخالف وودوصد کس از خان اعظم درمعرکه بقتل رسید وپانصد کس از کوکلتاش زخم برداشتند وهفتصد اسپ نیز افتاد بالاخر سلطان مظفر تاب نیاورده مع جام رو بفرار نهاد وسال دیگر قلعه جوناگڈه وسومنات ودوارکا وبنادر انطرف بشمشیر همت خان اعظم مفتوح گردید بعدان بجست وجوے سلطان کرهمت بست سلطان مظفر درپناه بهارا زمیندار کچهه درامد خان اعظم متوجه کچهه گردید بهارا از بان عجز ونیاز کشوده اطاعت بادشاهی قبول کرد وجائیکه سلطان مظفر پنهان شده بود بکسان اعظم خان نشان داد چنانچه ازانجا سلطان مظفر را دستگیر کرده آوردند خان اعظم میخواست که او را بحضور مقدس روانه کند صبحی سلطان مظفر به بهانه وضو زیر درختے رفته استره که درشلوار خود پنهان داشت براورده برگلوے خود راند وجان بحق تسلیم کرد نظم

زاندیشه خام آن کج نهاد   سرو افسر وجاه برباد داد

تهی بود و مغزش ازان چون سبو　　بدست خود افشرد خود را گلو
چکارآید از دست بدکیش را　　بجز آنکه آتش زند خویش را

بعد پنج شش سال دیگر بهادر نام پسر کلان سلطان مظفر ازان طرف آمده سر فشورش بر داشته بود در اندک فرصت خود را در زاویه خمول کشید بیت

بلے هر جا شود مهر آشکارا　　سها را جز نهان بودن چه یارا

پوشیده نماند که سلطان فیروز شاه در ایام سلطنت سلطان غیاث الدین تغلق شاه عم خود نوبتے بطریق شکار از دہلی بر آمده اتفاقا صید افگنان از لشکر خود جدا افتاده تنها اسپ سوار در دیہی از دیہات بهود منتصل تهانیسر رسید چون آثار سرداری و سروری از ناصیه حال او ظاهر بود نندا مقدم انجا مراسم خدمتگاری و مهمانداری بجا آورد فیروز شاه شب بآرام و آسایش تمام گذرانیده از نندا مذکور نهایت خوشوقت و رضامند گشت بعد ازانکه بسلطنت رسید نندا مذکور را بشرف اسلام مشرف ساخته وجیه[1] الملک خطاب داده پیش آورد رفته رفته وجیه الملک از امرائے بزرگ گردید بعد سلطان فیروز شاه چون سلطان محمد شاه پسرش تخت نشین خلافت گشت ظفر خان بن وجیه الملک را خطاب اعظم همایون داده بحکومت گجرات سرفراز کرده چتر و بارگاه سرخ که مخصوص بسلاطین است مرحمت کرد ظفر خان دران ولایت رسیده به نظام مفرح المخاطب براستی خان حاکم انجا که از ظلم او مظلومان دادخواه بودند جنگ کرد و نظام مفرح در عرصه کارزار کشته شد ظفر خان بعد فتح تمامی بلاد گجرات بتصرف در آورده به دلهائے که از دشنه ظلم نظام مفرح مجروح بودند مرهم التفات و عنایت نهاده جمهور سکنه و عموم متوطنه را از خود راضی کرد در ۷۹۹ھ چون سلطان محمد شاه ودیعت حیات سپرد و امور سلطنت اختلال پذیرفت تاتار خان بن ظفر خان که بوزارت سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان محمد شاه مقرر شده بود بسبب غلبه اقبال خان از دہلی فرار نموده پیش پدر بگجرات رسید ظفر خان و تاتار خان در استعداد فراهم آوردن لشکر برائے انتقام از اقبال خان بودند درین اثنا خبر رسید که حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان در نواحی دہلی نزول اجلال فرموده و فتور عظیم دران دیار راه یافته و خلق کثیر ازین حادثه گریخته بجانب گجرات میرسید مقارن اینحال سلطان ناصر الدین محمود نیز از دہلی فرار نموده بگجرات رسید و از ظفر خان سلوک

---

(۱) وجیه

پسند یده که لایق حال بوده باشد در خدمت سلطان مظفر رسیده سلطان مایوس شده ازانجا بطرف مالوه رفت و بعد آن بقنوج آمد چون حضرت صاحبقران بعد تسخیر هندوستان متوجه سمرقند شدند و اقبال خان باز دہلی متصرف گشت تاتار خان به پدر خود گفت که بعنایت الٰہی لشکر فراوان و استعداد تمام داریم بهتر است که از اقبال خان انتقام گیریم و دہلی ازو مستخلص گردانیم که سلطنت میراث کسے نیست ظفر خان اینمعنی قبول نکرد و خود را از حکومت باز داشته گوشه اختیار کرد و حشم و خدم و اسباب حکومت و ولایت به پسر خود داد ٭

سلطان محمد عرف تاتار خان خلف اعظم ہمایون ظفر خان در سنه(۱) سکه و خطبه بنام خود کرده بر تخت خلافت جلوس نمود شمس الدین دندانی برادر اعظم ہمایون را پایه وزارت داد و او سلطان را زہر داده کشت مدت سلطنت دو ماه و چند روز ٭

سلطان مظفر شاه(۲) عرف اعظم ہمایون بعد مسموم گردیدن خلف خویش سکه و خطبه بنام خود کرد ایام حکومت سه سال و هشت ماه و بست روز ٭

سلطان احمد شاه بن سلطان محمد تاتار خان بن سلطان مظفر شاه که احمد آباد بنا کرده اوست سی و دو سال و شش ماه و بست روز ٭

سلطان محمد شاه بن سلطان احمد شاه ہفت سال و چهار ماه ٭

سلطان قطب الدین احمد شاه بن سلطان محمد شاه ہفت سال و شش ماه و سیزده روز ٭

سلطان داؤد شاه بن سلطان قطب الدین احمد شاه ہفت روز ٭

سلطان محمود شاه بن سلطان محمد شاه پنجاه و پنج سال و یازده روز ٭

سلطان مظفر شاه بن سلطان محمود شاه چهارده سال و نه ماه ٭

سلطان سکندر شاه بن سلطان مظفر شاه دو ماه و شانزده روز ٭

سلطان محمود شاه بن سلطان مظفر شاه چهار ماه ٭

سلطان بهادر شاه بن سلطان مظفر شاه از حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاه شکست یافته در جزیره دریاے شور پیش فرنگیان رفت فرنگیان میخواستند که او را دستگیر کنند او ازانجا گریخته در غراب نشسته میخواست که بجهاز در آید قضارا در دریاے شور افتاده

(۱) سنه ستة وثمانمایة. طبقات اکبری صفحه ۴۴۹ ٭

(۲) در سنه ۸۱۰ ظفر خان خطبه بنام خود کرده خویشتن را مظفر شاه نماند. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۸۰ ٭

غریق بحر فنا گردید مدت سلطنت یازده سال و یازده روز۔

سلطان میران شاہ خواہرزادہ سلطان بہادر شاہ کہ از جانب سلطان حاکم اسیر برہانپور بود چون از اولاد بہادر شاہ ہیچکس نماند او غالب آمدہ بر مسند حکومت نشست مدت یکماہ و پانزدہ روز۔

سلطان محمود شاہ بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاہ ہژدہ سال و پانزدہ روز۔

احمد شاہ عرف رضی الملک از اولاد سلطان احمد شاہ بانی احمد آباد باتفاق امرا بر مسند حکومت نشستہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد مدت حکومت سہ سال و چند ماہ و بقولے ہشت سال۔

سلطان مظفر شاہ بن سلطان محمود شاہ بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاہ چون از اولاد سلاطین مذکورہ کہ قابلیت سلطنت داشتہ باشد احدی نماند اعتماد خان خواجہ سرا کہ مدار علیہ سلطنت بود نتھو نام طفل خورد سال را در مجلس آوردہ قسم یاد کرد کہ این پسر سلطان محمود شاہ است مادر او جاریہ بود چون حاملہ گردید برائے اسقاط حمل حوالہ من کرد چون حمل او زیادہ از پنجماہ شدہ بود لہذا سقط نگردید این طفل زائید و من این را پنہانی پرورش میکردم الحال کہ سوائے این طفل وارثی نیست متابعت ناگزیر است ہمہ کس قبول کردہ او را بسلطنت برداشتہ سلطان مظفر خطاب دادند عاقبت الامر بدست کسان خان اعظم کوکلتاش گرفتار آمدہ خود را خود کشت چنانچہ بقلم آمدہ ایام حکومت شانزدہ سال و چند ماہ از ابتدائے ۹۲۷ھ لغایت ۹۸۳ھ ولایت گجرات یکصد و ہفتاد و چہار سال از تصرف سلاطین دہلی بیرون ماندہ بود در ینولا داخل ممالک محروسہ گردیدہ بتصرف اولیائے دولت در آمد۔

دربیان روانہ شدن خان اعظم بمکہ معظمہ

با وجود تقدیم خدمات لایقہ و شمول عنایت مقدسہ ہمو لحسب ازان حضرت آزردہ خاطری بود و بسبب تعصب مذہب با شیخ ابوالفضل خصومت بسیار داشت اکثر امری برخلاف خواہش او در حضور والا سر برمیزد از غمازی و بدگوئی شیخ تصور

می نمود و اظهار آشفتگی میکرد در ینولا بے آنکه حرفے نا ملایم سر بر زند بموجب آزرده
خاطر گشته عزیمت زیارت بیت المقدس مصمم نموده از گجرات روانه شد وحام وبہائے
را که عمده زمینداران آنولایت بودند ظاهر ساخت که داعیه آنست که از سند بدرگاه
آسمان جاه شتنابم چون بسومنات رسید دیوان وبخشی سرکار والا را که در انصوبه بودند
محبوس ساخت و بر لب دریائے شور رسیده با فرزندان واهلیه ونقد وجنس خود برجہاز
نشست چون اینمعنی بعرض والا رسید باعث آزردگی خاطر مقدس گردید و فرمان
عاطفت صادر گشت واز روے عنایت محال وجاگیر او را مسلم داشتند خان اعظم از
بسکه شوق کعبة الله غالب داشت پذیرائے نصائح نگردیده روانه گشت بعد ادراک
سعادت زیارت که منتہائے تمنائے خاطرش بود سال دوم معاودت نموده بگجرات
رسیده بموجب حکم اقدس باستان مقدس رسیده شرف اندوز سعادت ملازمت
والا گردید آنحضرت از روے کمال عنایات ونوازش که شامل حال او بود در آغوش
گرفتند و در اندک مدت بمنصب عالی و وکالت سرفراز فرمودند و مهر اقدس حواله او کردند
و در آخر ها بمنصب هفت هزاری سرفراز گشت اولا ضابطه منصب امرا زیاده از پنجهزاری
نبود اول شخصے که بمنصب هفت هزاری سرفرازی یافته خان اعظم بود اینهمه عنایات اعلی
نسبت بحال او از ینجهت مصروف بود که جیجی انگه والده شریفه او دایه حضرت خاقان
زمان بود و خاطر داشت آن پرده نشین نقاب عصمت بسیار میکردند و خان اعظم نیز از دانش
و فرزانگی و شجاعت و مردانگی یگانه روزگار بود بیت

بدانش بزرگ و بہمت بلند | بہاز و دلیر و بدل ہوشمند

دربیان تسخیر قلعه چتور

در زمانے که میرزایان در مالوه شورش داشتند وآنحضرت بدفع فتنه انها متوجه
بودند در منزل دهول پور تابع اکبر آباد بر زبان مقدس گذشت که تمامی زمینداران
هندوستان بملازمت رسیدند مگر رانا اودیسنگه تا حال بملازمت نرسیده بخاطر
مقدس میرسد که نخستین استیصال رانا نموده بعد ازان بطرف مالوه نهضت فرمائیم
سکت سنگ پسر رانا دران زمان بحضور اقدس بود بخاطر آورد که اگر نهضت رایات عالی

بولایت رانا میشود پدرش یورش بادشاہے ازسمی من خواہد دانست باین واہمہ از لشکر فیروزی اثر گریخت چون فرار نمود بعرض والا رسید تا دیب وتخریب را تا بطریق اولی بر ذمت والا لازم امارا دهول پو ر سمت ولایت رانا متوجہ شدند و در حوالی قلعہ چتور رسیده انحصار را کہ در حصانت و متانت شہرہ آفاق است محاصرہ کردند و چند ماہ علی التواتر جنگ توپ و تفنگ درمیان آمد روزے انحضرت برائے دیدن مورچلها سوار شدند بعرض رسید کہ از روزن قلعہ چند مرتبہ شخصے بندوق سرداده و اسیبی باہل مورچل رسید خاقان زمان بندوق خاصہ بدست اقدس گرفتہ بسوے آن روزن سر دادند بقدرت ایزدی تیر بہدف رسید بر زبان مقدس گذشت کہ دست اقدس چنان سبک مینماید چنانچہ در شکارگاه بندوق بشکار میرسد و دست سبک مینماید ہمانا کہ این بندوق کارگر شده ثانی الحال خبر رسید کہ برادرزاده[1] جیمل کہ سردار قلعہ بود از ان ضرب کشتہ شد و تفنگ دست مبارک بہ نشانہ رسید نظم

در معرکہ این تفنگ فریاد رس است — خصم افگن و گرم غرئ آتش نفس است

موقوف اشارہ است در کشتن خصم — سوزیش نہی زگوشہ چشم بس است

چون محاصرہ بامتداد کشید و کار پیش نرفت بموجب حکم والا دو نقب درون قلعہ ساختند و ہر دو نقب را از باروت پر کردند یکے را آتش دادند و دیگرے را موقوف داشتند چون سرہائے ہر دو نقب پایان قلعہ باہم اتصال یافتہ بودند قضارا آتش بہر دو نقب خورد و لشکر بادشاہی کہ نزدیک نقب دویم غافل بود بسیار ضائع شد القصہ چون اقبال بادشاہی قوی بود قلعہ مفتوح گردید بعد جنگ بسیار و ترددات بیشمار جیمل و فتا کہ از امرائے بزرگ رانا بودند کشتہ شدند انحضرت بعد فتح قلعہ و نصب قلعہ دار بفرخی و فیروزی از انجا معاودت نموده بخطہ دلکشائے اجمیر نزول اجلال فرمودند در زمان سابق سلطان علاء الدین خلجی بالشکر فراوان مدت متمادی قلعہ مذکور را محاصرہ کرده و بسیاری از لشکریان خود را بکشتن داده کارے از پیش نبرده بفریب و خدعیت رتن سین حاکم انجا را قید نموده بدہلی آورده بود درینولا از اقبال عدو مال انحضرت در اندک مدت چنین قلعہ آسانی ارتفاع افتتاح یافت از ابتدائے لصفت شہریور ماہ الٰہی لغایت اوسط

[1] در اکبرنامہ دفتر دوم صفحہ ۲۴۲ جیمل نوشتہ۔

اسفندار ماه آلہی کہ ہمگی شش ماہ بودہ باشد این مہم انصرام پذیرفت **مصدع** ظفر ملازم و دولت قرین نصرت یار

دربیان معاف کردن جزیہ و طریقہ صلح کل ورزیدن

در وسعت آباد ہندوستان مقدار مبلغ ان چندانست کہ محاسبان روزگار از عہدہ ضبط آن نتوانند بر آمد بمقتضائے حق شناسی بر زبان مقدس گذشت کہ مقرر کردن جزیہ بجہت آن بود کہ ہموارہ مبلغ معتدبہ در خزانہ موجود باشد و باعث تقویت سپاہ اسلام شکست مخالفان مذہب گردد ہرگاہ کہ بیامن اقبال روز افزون ہزاران گنج در خزاین والا فراہم آمدہ و جمیع راجہائے و رایان ہندوستان سر بہ خط اطاعت نہادہ باشند چہ گنجایش کہ باین تکلیف زیر دستان و مسکینان را آزار رسانیدہ شود چنانچہ ملا شیری در زمانے کہ راجہ مان سنگہ بتسخیر ولایت کوہستان پنجاب و تادیب راجہائے آن دیار تعین شدہ بود گفتہ و این قطعہ تا درحسب حال آمدہ **قطعہ**

شہا فرمان فرستادی براجہ کہ سازد ہندوان کوہ را رام
چنان رونق گرفت از عدل تو دین کہ ہندو می زند شمشیر اسلام

ازانجا کہ بادشاہان پیشین بمقتضائے تعصب دین و مخالفت مذہب در آزار و اضرار کفار میکوشیدند و آن فریق را در اخذ جزیہ خوار و زار مینمودند و ستمگاری و دل آزاری را کار میفرمودند و آن را صواب تصور نمودہ از عبادت می شمردند انحضرت از توفیقات خدا داد و فور عقل معاش و معاد مسند آرائے صلح کل بودہ طوایف انام و طبقات خلایق را بنظر تلطف دیدہ بر زبان فیض بنیان آوردند کہ مبدع جہان ابر خلایق مختلف المشارب و متنوعہ المذاہب در فیض کشودہ و انواع الطاف شامل حال آفریدہائے خویش مبذول داشتہ پس بر ذمت ہمت بادشاہان والا شکوہ کہ ظلال ایزد متعال ہستند لازم و واجب کہ تخالف و تنازع دین منظور نداشتہ بندہائے خدا را بیک نظر دیدہ عنایات خاص مانند پرتو آفتاب کہ بر نیک و بد یکسان می تابد ہمگنان مساوات مرعی دارند درینصورت حکم شد کہ از تاریخ حال ہیچکس از حکام ممالک بعلت طلب جزیہ کہ ہشت سال باید سالہا پیشین بضبط در آمدہ مزاحم حال زیر دستان

نشو و مسلمین و ہنود و گبر و ترسا و دیگر اہل مذاہب بایکدیگر در مقام صلح کل بوده ہر کدام بدین و آئین خویش پرستار آفریدگار باشند **بیت**

از یک چراغ کعبہ و بتخانہ روشن است　　　در حیرتم کہ دشمنی کفر و دین چراست

بنابر صلح کل کہ مجبول و مفطور آنحضرت بود در ہر شب جمعہ کہ غازه سعادت بر رو دارد و دانشوران جمیع ادیان و فضلائے تمامی ملل از اہل سنن و شیعہ و یہود و نصارئے و مسلمان و گبر و ترسا و فرنگی و ارمنی و زندیق و دیگر مذاہب کہ در ولایت ایران و توران و روم و آن طرف شایع است و براہمہ و چترین و جین و بوده و دیگر مشارب کہ در ممالک ہندوستان رواج دارد در چہار ایوان کہ ہمین مقصد تعمیر یافتہ بود فراہم آورده مقدمات خاص عقلی و نقلی ہر مذہب بسمع رضا اصغا میفرمودند و نقد حقیقت و معرفت بر محک تمیز میرسانیدند و فضلائے آن مذاہب را بہمدیگر بمباحثہ در آورده خود در اسر حق مندمت میشدند **بیت**

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ عذر بپذیر　　　چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

برائے دریافت حقیقت دین و آئین اہل ہند کتاب مہابھارت را کہ بر اکثر اصول و فروع معتقدات براہمہ اشتمال دارد و متضمن کہنگی عالم و عالمیان و قدم جہان و جہانیان است و درین کشور معتبر و بزرگ تر از ان کتابی نیست حسب الحکم والا باہتمام غیاث الدین علی نقیب خان و ملا سلطان و عبدالقادر بفارسی مترجم کرده برزم نامہ موسوم گردانیده از نظر اقدس گذرانیدند و شیخ ابوالفضل خطبہ آنرا بعبارت متین بقلم در آورد و ہمچنین بعضے کتب ہندی دیگر نیز بموجب امر والا ترجمہ گردید و بارہا بر زبان مقدس گذشت کہ از وزیدن تند باد تقلید چراغ امتیاز افسرده شده و ہمہ کس بے انکہ غور در اصل کار نمایند و تحقیق مذاہب پردازند ہر چہ از پدر و استاد و آشنا و ہمسایہ و خویش و اقارب شنیده و دیده انرا علین مذہب دانستہ و انطریقہ را پرستش ایزدی انگاشتہ مخالف آن را کفر می پندارند اگر اندکی پژوہش بکار رود و دیده امتیاز باز گردد رہ گرائے مرحلہ تقلید و تعصب نشوند **بیت**

گفت و گوئے کفر و دین آخر بیک جا میکشد　　　خواب یکخواب است باشد مختلف تعبیرہا

و مقرر فرمودند کہ در ہر سال دو مرتبہ یکے پنجم رجب کہ روز ولادت آنحضرت بود و دیگر

دویم امرداد ماه آلہی عنصر قدسی را بطلا و سیم و اقسام چیزہا و گوناگون اشیا وزن کردہ ان اشیا را باہل احتیاج خیرات نمایند یعنی ہر دور روز آن فیض بخش عالم مانند نیر اعظم برج میزان را از اشعات جمال عنصر اقدس تجلی امود میسا ختند و در رنگ قمر منبع نور بیت سعود ترازو را از لمعات انوار وجود مقدس فروغ آگین میگردانیدند و پلہ میزان را از جواہر غریبہ و اشیاء نادرہ بری آمودند فقرا و مساکین و تہیدستان و محتاجین از فرط بذل و نوال بادشاہ دریا دل از زر و دینار مستغنی و بے نیاز می شدند **نظم**

ترازو چشم در رہ داشت تمال — کہ آید در برش خورشید اقبال

شرائین سعادت را پسندید — ازو چشم ترازو مردمی دید

ترازو را بزرنا نگونہ انباشت — کہ او را پنجہ خورشید برداشت

وحکم شد کہ در ماہ شمسی دران تاریخ مرتکب غذائے حیوانی نشوند و ہر سال بعد وزن نقد روز کہ موافق عدد سنین عمر گرامی باشد گوشت تناول نفرمایند و دران ایام در کل ممالک جاندار را نیازارند و بدین تقریب گاوکشی کہ نزد اہل ہند از امور مذمومہ و جرایم عظیمہ است از تمام ممالک محروسہ منع کردند و میفرمودند کہ ترک گوشت بارہا بخاطرم میرسد اما از شماتت مردم نتوان ازان احتراز نمود چراکہ گوشت از شاخ درخت برنمی آید و ہمچو نباتات از زمین برنخیزد محض از بدن جانداران پیدا می شود با وجود انواع اغذیہ و اقسام نعماکہ از نعمت خانہ واہب حقیقی برائے آدمی عطا شدہ بجہت اندکی حظ نفسانی کہ تا آنکہ گوشت بر زبان است مزہ و لذت می دہد قصد جانداران نمودن چہ سخت دلی است و سینہ خود را کہ مخزن اسرار ایزدیست گورستان حیوانات کردن چہ بے مہریست با وجود اینہمہ بیرون آمدن ان از راہ بول دو مرتبہ و پیدایش آن از بول است درینصورت ترک گوشت خوردن بوجوہ اولی تر است **بیت**

اگر لذت ترک لذت بدانی — دگر خواہش ترک لذت بخوانی

و نیز میفرمودند کہ مشغلہ شکار محض خونخواری و جفا کاری و عین بیدادی و جلادیست سنگین دلان خداناترس بمقتضائے ہوا پرستی و نفس دوستی برائے تشحید خاطر و لذت نفسانیت آنرا تماشا قرار دادہ قصد جانداران میکنند و چندین بیگناہان را در خوابستان عدم میفرستند و نمیدانند کہ این صور غریبہ و پیکر عجیبہ از بدایع و صنایع صانع حقیقی آراستگی یافتہ و انتظام

آن عشرت طبیعت تصور نمودن چه بیخردیست داہل نفوس وذی حیات راکہ ہر یک جان عزیز دارد برائے تماشاکہ دمی بیش نیست معدوم ساختن چه بیرحمی است بیت

میازار موری که دانه کش است — که جان دارد و جان شیرین خوش است

بنابر امثال درین امور بعضی اہل اسلام که خالی از تعصب بنودند خاقان زمان را به برگشتگی از دین متہم ساخته انواع سخن سازی می نمودند خصوص مولانائے عبدالله سلطان پوری که از اسلام شاه افغان خطاب شیخ الاسلامی یافته واز خاقان زمان بمخدوم الملک مخاطب شده بود وشیخ عبدالنبی صدر کل نسبت آن حضرت سخنان دوراز کار بسیار میگفتند وبہمین سبب برخاسته بمکه معظمه رفتند چون باز بہندوستان آمدند حکم شد که ہر دورا قید کنند مخدوم الملک از فرط بیم قالب تہی کرد وشیخ عبدالنبی را حواله شیخ ابوالفضل کردند او در زندان فوت شد ازینجہت که باہم عداوت داشتند بر زبانہا افتاد که شیخ ابوالفضل اورا خفه کرده کشت القصه بتقدیم شرایط اسلام وادائے اداب بسادات عظام که از انحضرت بوقوع آمده بود از دیگر سلاطین کم بظہور رسیده باشد بیت

بدانش بزرگ وبہمت بلند — ببازو دلیر وبدل ہوشمند

نه رایش به تدبیر محتاج غیر — نه امضائے رایش بجز محض خیر

دربیان انتساب حضرت خاقان زمان براجہا ورؤسائے ہندوستان

در زمانیکه بادشاه غفران پناه بایران تشریف بردند شاه طہماسپ در تقریب استفسار تفرقه ہندوستان گفته بود که چون حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاه خلافت ہند از تصرف افغانان بر گرفته بودند ودران ملک بیگانه اگر بزمینداران عمده انتساب واشتباک بمیان می آمد در وقت تفرقه مدد ومعاون میشدند دبدین نمط در سلطنت اختلال رو نمیداد لہذا بادشاه غفران پناه چون مرتبه دویم سریر آرائے خلافت شدند این مطلب را منظور خاطر مقدس داشتند لیکن میسر نگشت بعد ازانکه اورنگ جہانبانی از جلوس خاقان زمان زینت یافت بحصول این مامول توجه عالی مصروف داشت دخت برادر حسن خان میواتی راکه از عمده زمینداران ہند بود در حرم سرائے سرفراز فرمودند بعد ازانکه براجه بہارامل کچھواہه که عمده ترین راجہا بود بدین مطلب حکم شد ادب بسبب تخالف مذہب

قبول نکرد و آخر الامر سرفرازی خویش درین دانستند صبیه رضیه خود را درعقد از دواج حضرت خاقان زمان درآوردند **نظم**

نظرها سزاوار پیوند بود | بروزے کہ طالع برومند بود
پری چہرہ را کرد ہمتائے خویش | جہاندار برسم آبائے خویش

ولادت باسعادت شاہزادہ سلطان سلیم یعنی جہانگیر بادشاہ و رفتن خاقان زمان پیادہ باجمیر بایفائے نذر

چون آنحضرت آرزوئے خلف سعادت سرشت بسیار داشتند و عقدہ این تمنائی کشود و درخت امید شگوفہ میکرد اما بثمر مراد مثمر نمی شد ابر تنا قطرہ درصدف میریخت لیکن مروارید خواہش حاصل نگشت **نظم**

نخلش بہوائے میوہ پیوست | میکرد شگوفہ دلی بست
از قطرہ ابر او شدی پر | دربطن صدف نمیشدی در

برائے حصول این مدعا بجناب شیخ سلیم کہ از نزدیکان درگاہ کبریا و مستجاب الدعوات بود و در قصبہ سیکری اقامت داشت التجا آوردند حسب الاشارہ آنخدا آگاہ در نزدیکی قصبہ مذکور عمارات بادشاہانہ احداث نمودہ بفتح پور موسوم کردہ دارالخلافت قرار دادند بعنایت سبحانی و بہ برکات دعائے درویش در سال چہاردہم جلوس والا مطابق ۹۷۷ھ ہجری از بطن عفت سرشت خلاصہ عفایف روزگار صبیہ راجہ بہارامل خلف فرخندہ اختر والا گہر سعادت ولادت یافت **بیت**

کزان سان گلے چشم گیتی ندید | یکے غنچہ از باغ دولت دمید

نام آن مولود مسعود بمناسب اسم درویش خدا اندیش سلطان سلیم نہادند کہ ثانی الحال بعد رحلت خاقان زمان اورنگ آرائے خلافت گشتہ بجہانگیر بادشاہ نامور گشت چنانچہ بجائے خود تحریر می دراید چون آن حضرت بروضہ منورہ خواجہ معین الدین چشتی کہ از واصلان حق و نزدیکان حی مطلق اند و در سنہ ۶۳۳ جہان گذران را پدرود کردہ در خطہ اجمیر آسودہ ہستند اعتقاد تمام داشتند ہمیشہ کہ رومیداد بزیارت روضہ رضویہ رفتہ استمداد انجاح مراد

مینمودند وبعنایت الہی و میامن اعتقاد آنحضرت مہم بانجام میرسید بیت

ہرانکہ استعانت بدرویش برد   اگر بر فریدون رود پیش برد

درصورت حصول ارزوے ولادت خلف نذری بستہ بودند کہ پیادہ قطع راہ نمودہ زیارت روضہ منورہ کنند درینولا کہ از تائیدات ایزدی خلف سعادت پیوند بعالم وجود آمد بایفاے نذر از دارالخلافت فتح پور سیکری تا اجمیر ہفت منزل و ہر منزل دوازدہ کردہ پیادہ طے مسافت نمودہ مراسم زیارت بتقدیم رسانیدہ معاودت فرمودند در اصل خاقان زمان خیلی پر قوت و قوے دل بودند جرات وجسارت کہ ازان شیردل بوقوع آمدہ از بادشاہان دیگر کم نشان میدہند شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ مینویسد کہ روزے بقصد زور ازمای پیادہ بمتہرا روانہ شدہ آخر روز باکبرآباد رسیدند غیر از چند کس از نزدیکان ہم پاے نکردو نیز می نگارد کہ آن حضرت در سواری فیل نوعی ماہر بودند کہ احدی از فیلبانان ازمونکار انقدر مہارت نداشت ہنگامے کہ فیل مست عربدہ جو ادم کش فیلبانان راکشتہ باعث آشوب شہر میشد آنحضرت روبروے آن فیل رفتہ بیدریغ پاے عظمت برندانش نہادہ سوار می شدند وآن را بجنگ فیل ہمسر او می انداختند وبارہا درعین جنگ فیلان مست بنابر ازمودن جرات خود ازین فیل جستہ بر فیل دیگر میرفتند وموجب حیرت نظارگیان میکردند *

ازدواج شاہزادہ سلطان سلیم باصبیہ موتہ راجہ و ولادت سلطان خرم یعنی شاہجہان

چون حضرت خاقان زمان روابط انتساب براجہا مربوط کردند انہا باوجود مخالفت مذہب ازین نسبتہا سرفرازی دانستہ از ہر طرف این راہ واکردند بعد ازانکہ شاہزادہ سلطان سلیم بحد بلوغ رسید اگرچہ سابقا صبیہ راجہ بہگونت داس ولد راجہ بہارامل در حبالہ نکاح آن نونہال حدیقہ خلافت درامدہ بود اما درینولا صبیہ موتہ راجہ ولد راے مال دیو مرزبان جودہپور کہ بوسعت ولایت وکثرت لشکر سرامد چندین راجہاے والا شان بود درعقد ازدواج آن گوہر تاجداری درامدہ ماہ آسمان سعادت باخورشید فلک خلافت قران یافت وزہرہ

برج عصمت بامشتری سلطنت قرین گردید راجه مجلس عالی ترتیب داده التماس مقدم مقدس نمود آنحضرت بمراعات روابط نسبت التماس اورا باجابت مقرون فرموده بمنزل او تشریف بردند راجه بین الاقران والامثال سر افتخار برافراخته مراسم نیاز و پیشکش بتقدیم رسانید واز احدی تا شاگرد پیشه اسم نویسی نموده خلعت بهرکدام ارزانی داشت و امرای عظام را بلوازم ضیافت وگذرانیدن تحایف خوشنود گردانید و فیلان کوه پیکر و اسپان باد تگ و در پرستاران پری پیکر و غلامان غلمان شعار و فراوان اکسون و قصب و دیبا و زربفت و شال و دیگر انواع اقمشه نادر گوناگون اجناس هفت کشور و چندین عود و عنبر و حقه مشک اذفر و بسیاری درج یاقوت و گوهر و اقسام زیور مرصع از جواهر زواهر بطریق جهیز سرانجام داد **نظم**

زدینار و یاقوت و مشک و عبیر — زدیبا و زربفت و خز و حریر
زچینی بسیج و خطای پرند — گذشته ز اندازه چون و چند
بسی جامهای گرانمایه نیز — پرستار و اسپ و زهرگونه چیز
بسی زیور و گوهر شاهوار — بسی خاتم و یاره گوشوار
بسی درج و صندوق با قفل زر — پر از لعل و یاقوت و در و گهر
زپوشیدنی و زگستردنی — زهر چیز کان بود آوردنی
کت و خیمه و خرگه و کندلان — زهرگونه چندان که صد کاروان

سابقا از دخت راجه بهگونت داس سلطان خسرو خلف شاهزاده سلیم بعالم وجود آمده بود درینولا از بطن عفت سرشت صبیه موته راجه در سنه سی و ششم جلوس والا مطابق سنه هزار هجری سلطان خورم که ثانی الحال زینت افزای سریر خلافت شده بشاهجهان بادشاه نامور گشت سعادت ولادت یافت بزم عیش و عشرت و انجمن انبساط و مسرت آراسته شد دست بذل و عطا کشاده داد جود و سخا دادند **نظم**

گلی بشگفت جان پرور درین باغ — که بویش صد گلستان را کند داغ
ازین شمشاد تن کازاد برخاست — زهفت اختر مبارک باد برخاست
نشاط آورد بخت از تار ترانه — نوا پیچید در مغز زمانه

در بیان سوانح بدایع که در زمان آنحضرت بوقوع آمده

درموضع بکسر راوت بیکا نام مقدم بود شخصے که با او عداوت داشت قابو یافته زخمی بر پشت و زخمی دیگر بر بناگوش او زد و بهمان زخمها راوت مذکور قالب تهی کرد بعد چندگاه بخانه رام داس نام خویش او را پسر ولادت یافت که بر پشت و بناگوش او نشان زخم بود شهرت شد که راوت بیکا که از زخمها مرده بود باز بطریق تناسخ در عالم وجود آمده آن پسر نیز بحد تمیز رسیدن میگفت که من راوت بیکا ام و نشانها صحیح میداد که مقرون بصدق باشد چون این سانحه غریبه بعرض والا رسید آن طفلک را بحضور اقدس طلبداشته بر حقیقت واقف شدند و گفتار بصدق پیوست دیگر نابینائی را بپایه سریر خلافت آوردند هرچه مردم بزبان میگفتند او دست زیر بغل کرده از بغل بیان میداد و بهمین طور اشعار میخواند بعضے تسخیر جن حمل بردند و جمعی بچشم بندی وانمودند لیکن او از کثرت ورزش کار باینجا رسانیده بود دیگر شخصے را آوردند که از یک زوجه خود بست و یک پسر داشت و همه زنده بودند بر زبان گذشت که وقوع امثال این امور از قدرت ایزدی چه بعید دیگر شخصے را حاضر آوردند که نه گوش داشت و نه سوراخ گوش هرچه مردم می گفتند بے تفاوت می شنید دیگر درین ایام ستاره دو ذنب نمودار شد از نحوست آن در عراق و خراسان فتور عظیم رو داد دیگر درینوقت حضرت خاقان زمان روزے فرمودند که زبان دانی مردم از کثرت صحبت است بعضے از نزدیکان التماس نمودند که آدمیان را نطق فطری است همین محتاج صحبت نیست آن حضرت جهت امتحان همین در ویرانه عمارتی احداث نموده چند طفل نوزاد دران مکان گذاشتند و دایهائے زبان بسته برائے شیر دادن نیز فرستند چون چهار ساله شدند حضرت خود بتماشائے آنها تشریف بردند از آن پرورش یافتهائے وادی بے زبانی حرفی ظاهر نشد مانند گنگان باواز نامشخصے ارتباط حرف بر زبان می آوردند درینصورت گفتار آنحضرت بامتحان رسید که فی الواقع زبان دانی از صحبت حاصل می شود چنانچه نوزادگان را صحبت مردم هر دیار که میسر شود زبان همان دیار یاد میگیرند قطع نظر از آدمیان که نطق جبلی دارند طوطی و شارک که حرف زنی خاصه آنها نیست از صحبت آدمیان حرف سرا می شوند **بیت**

هرچه درین عالم است از اثر صحبت است　　ورنه کجا یافتی چوب بهائے نبات

دیگر از سانحه غریبه که رو داد این است که فوجے از ملازمان سرکار والا برائے مالش سرتابان نواحی اکبرآباد تعین شده بود و با متمردان محاربه درمیان آمد دران فوج دو برادر از قوم کهتری تردد دستمانه می کردند قضارا یکے ازان هر دو برادر دران کارزار کشته شد نعش او را درخانه او باکبرآباد آوردند و برادر دویم دران رزم همچنان تردد می کرد ازانجا که هر دو برادر توامان بودند و نقاش قدرت قادر مطلق چهره هر دو برادر بیک وتیره منقوش ساخته و مصور حکمت الهی قامت و شبیه ایشان بجامه صنع بعینه یکے بتصویر درآورده بود بیت

میان شان نبوده فرق اندک　　بعینه هر یکے چون ان دگر یک

بعد رسیدن نعش مذکور درخانه چون خبر تحقیق نرسید که کدام کسے ازان هر دو برادر کشته شد و شبیه هر دو بے تفاوت یکے بود عورات هر دو برادر در شبه افتاده برائے سوختن مستعد شدند ان میگفت که شوهر من است همراه این پیکر بیجان میسوزم و این میگفت که شوهر من است برفاقت نعش خود را خاکستری سازم رفته رفته این مقدمه نزد کوتوال شهر رجوع شد کوتوال این سانحه را بعرض والا رسانید خاقان زمان آن هر دو عورت را در حضور مقدس طلبداشته انکشاف حقیقت نمودند عورت برادر کلان که ازان توامین ساعتے پیشتر تولید یافته بود گذارش نمود که بے شک شوهر من است مصداق اعتقاد من آنکه یک سال منقضی میشود که پسر ده ساله من فوت شده با همرد و غم فرزند عزیز بسیار بود شکم این را چاک سازند اگر بر جگر داغ فرزند داشته باشد شوهر من است بموجب حکم والا برائے امتحان گذارده جراحان کارشناس شکم میت را شگافتند سوراخے مانند زخم تیر بر جگرش ظاهر گشت چون این معنی بعرض اقدس رسید باعث تعجب گردید آری غم فرو شدن فرزند دلبند تیریست جگر دوز و آتشی است جانسوز بجگر تراشی خنجر آبدار است و در دل خراشی سنان خونخوار مقارن اینحال برادر دویم همراه فوج مذکور سلامت در شهر رسید ظاهر شد فی الواقع نعش شوهر همان عورت است و بر عقل و دانش ان زنکه آفرین فرموده حکم برائے سوختن او صادر گشته و آن زن مردانه وار با پیکر بیجان شوهر خویشش همراهی نموده در آتش عشق دخیسته خاکستر گردید بیت

خسروا در عشقبازی کم ز هندو زن مباش
کز برائے مرده سوزد زنده جان خویش را

دربیان تسخیر ولایت پتنه و بنگاله

دران وقت سلیمان کرارانی که از امرای بزرگ شیرشاه و اسلام شاه بود حکومت آن ولایت داشت و تا عهد خاقان زمان منسلط بود چون منعم خان خانخانان بحکومت دیار شرقیه معین گشت بدفعات بسلیمان مذکور جنگ درمیان آمد و سلیمان عاجز شده اطاعت بادشاهی قبول کرده خانخانان را ملاقات نموده تا ایام زندگی از انقیاد سر نتافت چون او قالب تهی کرد بایزید پسر کلانش بر مسند حکومت نشست و بعد چند روز مسافر ملک نیستی گردید پس ازو داؤد پسر دیم سلیمان حاکم آن ولایت گشته دم استقلال زده سر از بندگی جناب والا برتافت منعم خان آماده جنگ شده قلعه پتنه را محاصره کرده بدرگاه والا عرضداشت نموده استدعای مقدم مقدس کرده در عین برسات که از کثرت آب و خلاب راهها مسدود بود درایات عالیات نهضت فرموده در حوالی پتنه نزول اجلال فرموده حکم بر محاصره قلعه شد داؤد در خود تاب مقاومت ندیده باظهار اطاعت ایلچی بجناب قدسی فرستاد چون ایلچی باستیلام عتبه فلک رتبه سرفرازی یافت حکم شد که داؤد ازین شقوق یکے را اختیار سازد اول ما و او تنها در رزمگاه آمده مبارزت نمائیم هرکه فیروزمند شود ملک ازو باشد و اگر دل برین ننهد از مردم خود که بمزید شجاعت مشهور باشد برگزیند تا نیز یکے از بهادران در برابر او فرستیم ازان هر دو دلاوران هر کس که ظفر یابد فتح از جانب او شود در صورتیکه این را هم قبول نکند یکے از فیلان نامی که بوفور جرات و بعظم جثه و تندخوی ممتاز بوده باشد در معرکه بفرستد تا نیز فیلی را انتخاب کرده بجنگ او فرستیم هرکدام که غالب آید فیروزی از جانب او باشد چون ایلچی این احکام قدسی شنیده از حضور رخصت شده نزد داؤد رسید و شقوق مسطوره گذارش نمود او هیچ یکے ازان قبول نکرد مقارن اینحال حاجی پور که آن روی آب گنگ است و محاذی پتنه است بسعی بهادران نصرت مند مفتوح گردید و محاصره قلعه پتنه نیز تنگ شد افغانان نقش ادبار خود در آئینه روزگار خود دیده داؤد را که مست باده سرکشی بود طوعاً و کرهاً در کشتی انداخته بوقت شب روانه بنگاله شدند شورشی و وحشتی عظیم در قلعه پدید آمد بعضے افغانان از اضطراب دران تاریکی دریا را از کشتی ندانسته غریق بحر فنا شدند و فریقے که خود را در کشتی انداختند از فرط هجوم با

کشتی غرق گشتند و جمعی از کثرت انبوه بتلاش برامدن پایمال گردیدند و بندی که راه بیرون برامدن نیافتند خود را از برج دیوار قلعه انداخته بخندق نیستی ورشدند انحضرت سحرگاه برحقیقت واقف شده قلعه را با ولیاے دولت سپرده خود بدولت و اقبال تعاقب فرموده اسپ سواره از دریاے پن پن گذشته تا شام سی کروه راه قطع کردند درین تگ و دو حسین خان پسر سلطان محمد عادل گرفتار گشته بقتل رسید و دیگر مخالفان نیز دران راه دستگیر گشته بعدم خانه در رسیدند و اکثر گریخته جان بسلامت بردند **نظم**

مخالف گریزان براه گریز | سپه در عقب راند با تیغ تیز
گریزان شدندان دلیران همه | چو از شیر غرنده آهو رمه
چوان بدسگالان هزیمت شدند | سپه بے نیاز از غنیمت شدند
همه راه کز دشت وز پشته بود | پر از خسته و کشته و پشته بود

ازانجا منعم خان خانخانان را بالشکر گران باستیصال داؤد بدمال و تسخیر بنگاله تعین کرده در پتنه معاودت فرمودند راجه تودرمل که درین مهم خدمت شایسته بتقدیم رسانیده بود بعنایات علم و نقاره سرفراز گشته برفاقت منعم خان مقرر گردید انحضرت بعد تنظیم امور ان دیار مراجعت فرموده از راه اجمیر بعد زیارت روضه رضویه بدار السلطنت فتح پور نزول اجلال فرمودند حکم شد که از اجمیر تا فتح پور در هر کروه چاهے پخته و مناره بلند بجهت علامت کرده احداث کنند و سراپاے مینارهاے از شاخهاے آهو که شکار شده باشد زینت بخشند تا رهروان را اعتقادی و دلیلے بوده باشد در اندک فرصتے چاه و مناره برطبق حکم والا مرتب گردید القصه منعم خان در بنگاله رسیده با داؤد جنگ نمایان کرده زخمی گشت و اکثر امرایان نثار شدند و باقبال بادشاهی داؤد مغلوب گشته بندگی درگاه والا قبول کرده پیشکش هاے لایقه و فیلان نامدار مصحوب پسر خود بجناب والا ارسال داشت و راجه تودرمل از مهم بنگاله خاطر جمع نموده بحضور رسیده بمنصب اشرف دیوانی سرفرازی یافت بعد چندگاه چون منعم خان خانخانان بمرگ طبعی درگذشت و داؤد قابو یافته از عهده خود برگشته سر بشورش برداشت بعد عروض مقدس خانجهان و راجه تودرمل بر سر او تعین شدند ایشان در بنگاله رسیده بدفعات محاربات نمایان کرده مظفر و منصور گشتند و داؤد دستگیر گشته بقتل رسید سر او را بدرگاه والا فرستاده مورد عنایات شدند

ازان وقت فتنه وفساد از بنگاله رفع گردیده باعث امنیت گشت مصرع

چراغ فتح برافروختند ز آتش تیغ

پوشیده نماند که در بلاد بنگاله آغاز ظهور اسلام از ملک محمد بختیار که از امرائے بزرگ سلطان قطب الدین ایبک بود گردیده وازان زمان آن ولایت در تصرف سلطان دهلی گشت در سنه ۷۳۶[1] قدرخان را که از جانب سلطان محمد شاه فخرالدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاه بود فخرالدین نامی سلاحدار بقا بوے که یافت کشته بر مسند حکومت نشست وبه سلطان فخرالدین ملقب گشت مدت حکومت دوازده[2] سال +

سلطان علاء الدین عرف ملک علی که عارض لشکر قدرخان بود با سلطان فخرالدین جنگ کرده غالب آمده او را بقتل رسانیده لوائے حکومت برافراخت مدت سلطنت چهار[3] سال و چهار ماه +

سلطان شمس الدین عرف حاجی الیاس نوکر سلطان علاء الدین سردار لشکر گردیده برسر لکهنوتی رفته تمامی سپاه را از حسن وسلوک وتدبیر با خود متفق نموده از راه برگشته برسر علاء الدین آمد بعد از جنگ غالب گشته آقائے خود را مسافر ملک عدم گردانیده بر مسند حکومت متمکن گشت دران زمان فیروز شاه اورنگ آرائے خلافت دهلی بود مراتب لشکر بر بنگاله تعیین کرده اما کارے از پیش نرفت مدت حکومت بست ویک[4] سال +

سلطان سکندر بن سلطان شمس الدین دوازده[5] سال +

سلطان غیاث الدین بن سلطان سکندر یازده[6] سال وچند ماه +

سلطان السلاطین بن سلطان غیاث الدین یازده[7] سال +

سلطان شمس الدین بن سلطان السلاطین پنج[8] سال +

---

(۱) در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۵ سنه ۷۳۹ نوشته ۔ (۲) دو سال وچند ماه . فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۵ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲

(۳) یک سال و پنج ماه تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۶ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۴) شانزده سال وچند ماه ۔ تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۶ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۵) نه سال وچند ماه ۔ تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۶ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ +

(۶) هفت سال وچند ماه ۔ تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ +

(۷) هفت سال وچند ماه ۔ تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷ ۔ ده سال . طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ +

(۸) سه سال وچند ماه ۔ تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ +

راجه کانس از زمینداران آن ولایت بود چون سلطان شمس الدین رحلت نموده وارثی ازو نماند راجه مستلط گشته بر مسند حکومت نشست مدت پنجسال[1] و چند ماه +

سلطان جلال الدین بن راجه کانس برای خلافت اسلام بوده خطبه و سکه بنام خود کرد مدت نوزده سال و چند[2] ماه +

سلطان احمد بن سلطان جلال الدین هفده[3] سال +

سلطان ناصر الدین بن سلطان احمد هفت روز +

سلطان ناصر شاه از احفاد سلطان شمس الدین دو سال +

سلطان باربک شاه عرف ناصر غلام ناصر شاه قابو یافته سلطان ناصر شاه را کشته مسند آرای حکومت گشت ثانی الحال امرای اتفاق کرده او را کشتند مدت حکومت نوزده سال[4] +

یوسف شاه برادرزاده باربک شاه هشت[5] سال +

سلطان سکندر بعد چند روز امرای اتفاق کرده او را معزول کردند +

فتح شاه نه سال[6] و چند ماه +

نازک[7] شاه خواجه سرا فتح شاه را کشته بر مسند حکومت نشست هر جا خوجه سرا بود طلبداشته پیش آورد دو ماه و پانزده روز +

فیروز شاه سه سال و چند ماه +

محمود شاه بن فیروز شاه یک سال و چند روز +

---

(۱) هفت سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۲) هفده سال و چند ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷. هفده سال طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۳) شانزده سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۸ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ +

(۴) هفده سال تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۸ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۵ +

(۵) هفت سال تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۸ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و صفحه ۵۲۵ +

(۶) هفت سال و پنج ماه تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۸ وطبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۵ +

(۷) سلطان باربک - تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۹ - باربک شاه طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ +

مظفر شاہ حبشی خوجہ سرا محمود شاہ را کشتہ بر مسند حکومت نشست متمکن
یک سال(۱) و پنجماہ +

سلطان علاءالدین کہ از نوکران مظفر شاہ بود بقابوے کہ یافت آقاے خود را کشتہ
بحکومت رسید مدت بست(۲) سال +

نصیب(۳) شاہ بن سلطان علاءالدین بعد پدر بر مسند حکومت قرار گرفت ہنگامے کہ
حضرت ظہیرالدین بابر بادشاہ فتح ہندوستان نمودند سلطان محمود برادر سلطان ابراہیم لودی
پیش نصیب شاہ پناہ بردہ دختر سلطان ابراہیم را در نکاح نصیب شاہ
آورد بعد مدت چون شیر شاہ غالب آمد بنگالہ را از تصرف نصیب شاہ برادر ود اد
در معرکہ زخمی شدہ ہزیمت خوردہ درحضور حضرت نصیرالدین محمد ہمایون بادشاہ رسیدہ استغاثہ
نمود مدت حکومت نصیب شاہ چہاردہ(۴) سال +

جہانگیر قلیخان از امراے کبار ہمایون بادشاہ بود حضرت بادشاہ آنولایت را از
شیر شاہ برادردہ باو دادند +

محمد خان المخاطب بہ بہادر خان کہ از امراے بزرگ شیر شاہ بود شیر شاہ بعد فتح بر
حضرت بادشاہ جہانگیر قلیخان را بعدم خانہ فرستادہ اورا بران ولایت متمکن گردانید +

سلیمان(۵) کرانی کہ از امراے مشہور اسلام شاہ بود حکومت باستقلال یافت اگرچہ
سکہ وخطبہ بنام خود نکردہ اما خود را حضرت اعلیٰ خطاب کردہ بود +

بایزید بن سلیمان بعد پدر قایم مقام گردید سیزدہ روز +

داؤد پسر دویم سلیمان دو سال +

در ۹۸۳ھ خان جہان و راجہ تودرمل داؤد را بہ قتل رسانیدہ آنولایت را بالکل داخل ممالک
محروسہ نمودند از ابتداے ۷۴۶ھ لغایت سنہ مذکور کہ دو صد و سی و ہفت سال بودہ
باشد ولایت بنگالہ از تصرف سلاطین دہلی بیرون ماند القصہ راجہ تودرمل بعد جمعیت

---

(۱) سہ سال و پنج ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۱ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۶ +

(۲) بست وہفت سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۲ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۴ و ۵۲۶ +

(۳) نصیر شاہ۔ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۶ +

(۴) یازدہ سال۔ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ + (۵) سلیمان +

خاطر از مہمات آن ولایت بحضور والا رسید پس از آمدن راجه در اندک مدت خان جہان برحمت حق پیوست مظفر خان دیوان اعلی از حضور بصوبه داری بنگاله تعین گشت این مظفر خان که بخواجه مظفر مشہور بود در ابتدائے حال نوکر بیرامخان بود بعد تفرقه بیرامخان کروڑے پرگنه پرسرور تابع پنجاب گردید چون حقیقت قابلیت و کاروانی او بعرض والا رسید در حضور طلب داشته دیوان بیوتات فرمودند بمقتضائے کارطلبی در اسرع اوقات بپایۂ دیوان اعلی سرفرازی یافت و مدتے باین درجه ممتاز بود در بنولا بصوبه داری بنگاله رخصت گشت و در آن ولایت رسیده بنظم و نسق امور پرداخت بعد چندگاه معصوم خان کابلے جاگیردار بہار از مقدمه داغ اسپ که دران نزدیکے مقرر شده بود عدول نموده شورش کرد به طیب دیوان و رائے پرکہوتم بخشی سرکار والا گفت وگو نموده سوار شد و ہر دو را قتل کرده و خانه ہر دو بغارت در آورده سربغی برافراخت و ہمچنین در بنگاله بابا خان قاقشال[۱] و دیگران بسبب باریافت جاگیر بمظفر خان صوبه دار مخاصمت ورزیده باغی شدند و بمعصوم خان کابلی ہمداستان شده جمعیت فراہم آوردند و بسیاری از امرائے دیگر نیز از مظفر خان آزرده شده بمخالفان متفق گشتند و میرزا شرف الدین حسین بزنه آنحضرت بانحضرت مخالفت ورزیده بقصد مکه معظمه روانه شده بود و فتنه جوئے و واقعه طلبی شعار خود داشت در ولایت بنگاله شورش شنیده نیز از راه برگشته آمده بمخالفان ملحق گردید و شورشے عظیم روئے داد چون جمعیت ان بداختران بسیار بود مظفر خان تاب جنگ نیاورده در قلعه تانده متحصن گشت و باغیان برقلعه محاصره تنگ آورده بمظفر خان پیغام نمودند که آمده ملاقات نماید و والا روانه مکه معظمه شود مظفر خان ضرورتاً شق ثانی قبول کرد انجماعة مقرر کردند که سیوم حصه از اموال خود بردارد و دیگر واگذارد مظفر خان بست ہزار اشرفی پنہانی بمعصوم خان کابلی فرستاد که از عرض و ناموس من دست باز دارد مخالفان از ینمعنی دلیر شده محاصره تنگ نمودند قلعه تانده مفتوح کرده مظفر خان را بدست آورده بقتل رسانیدند و اموال او بغارت بردند بست لک روپیه که در تالاب کور کرده بود بدست میرزا شرف الدین حسین افتاد اموال دیگر ہر یک از مخالفان بدست آورده متصرف شدند و بر تمام آن ولایت استیلا یافته ہر کدام خطاب و منصب برائے خود

---

(۱) بابا قاقشال +

مقرر کرده انجمن آراسته خواستند که خطبه بنام محمد حکیم میرزا برادر خورد آنحضرت که در کابل بود بخوانند دران وقت ناگهان باد بشدت تمام وزید وکون ومکان تیره وسیاه گردید اشتداد باد یاد از رستخیز درداد و طوفان گرد و خاک نمونه آخرالزمان نمودار ساخت و نیز باران سخت بارید و اقبال عدو مال بادشاهی بساط نشاط انجماعت را درنوردید و انجمن بتفرقه و پراگندگی انجامید و انچه مخالفان اندیشیده بودند بمنصه ظهور نرسید وهمچنین در بهار بهادر نامی پسر سعید بدخشی علم بغی برافراشته سکه وخطبه بنام خود کرد بیت

بهادر الدین سلطان بن سعید الدین شه سلطان * پسر سلطان پدر سلطان زهی سلطان بن سلطان

چون اینمقدمات بعرض قدسی رسید راجه تودرمل را که بعد از مظفر خان دیوان اعلی مقرر شده بود با امرای دیگر تعیین فرمودند راجه بجناح استعجال رسیده در دفع شورش پرداخت وبصلاح دولتخواهان درحوالی منگیر حصار گلین احداث نموده دایره ساخته حقیقت احوال آن حدود بدرگاه مقدس معروض داشت خان اعظم میرزا کوکلتاش با لشکر گران رخصت گشت وعقب او شهباز خان نیز تعیین گردید از آوازه آمدن خان اعظم وشهباز خان در جمعیت مخالفان تفرقه افتاد از محاصره حصار گلین که راجه تودرمل ساخته بود برخاستند معصوم خان با دیگر باغیان بطرف بهار رو آورد افواج قاهره در بهار رسیده باتصال باغیان کمر همت بستند ودرین اثنا معصوم خان فرنخودی(۱) ونیابت خان عرب وبهادر بطرف جونپور رو آورده بغی ورزیدند شهباز خان از بهار برسر انها رسید ودر سلطان پور بلهری جنگ روی داد و از مشیت ایزدی شهباز خان شکست خورده رو بفرار نهاد درین وقت اقبال بادشاهی بکارسازی آمد چون در عوام شهرت یافته بود که معصوم خان فرنخودی در معرکه کشته شد لشکریانش ازین شهرت پراگنده شدند شهباز خان ازین خبر خود را جمع ساخته وجمعیت فراهم آورده درنزدیکی اوده رسیده باز معصوم خان فرنخودی جنگ نموده غالب آمد وپس ازان چنان شکست انچنین نصرت یافته رفع شورش نمود معصوم خان فرنخودی بعد شکست با چندکس بدر رفت وبعد چندگاه بموجب التماس شاهزاده بزرگ جرایم معصوم خان فرنخودی معاف فرموده بجاگیر لایق سرافراز گشت راجه تودرمل پس از حصول جمعیت خاطر از مهمات آمده باز بجناب دارالارسیده مورد الطاف فراوان گردید وبعد چندگاه خان اعظم نیز از بنگاله بحضور مقدس آمد وشهباز خان باستیصال

---

(۱) معصوم خان فرنخودی *

معصوم خان کابلی و دیگر مخالفان مقرر ماند چون بعرض والا رسید که مخالفان بد سرشت بدفعات بشهباز خان جنگ کرده غالب آمده اند و دران حدود در رفع شورش نمیشود و بلکه روز بروز زیاده میگردد لهذا بقصد استیصال الجماعة بدمال بدولت و اقبال خود متوجه دیار شرقیه شدند و شکار کنان و نخچیر افگنان قطع منازل فرمودند و درین سفر راجه بیربل جشن عالی ترتیب داد ان حضرت دران مجلس تشریف برده پایه قدر او افزودند و نیز در منزل راجه تودرمل تشریف فرموده سرفرازی بخش آن وزیر اعظم شدند بعد رسیدن در مکانی که دریای گنگ و جمن باهم اتصال یافته جوش یکتائی میزنند و باعتقاد اهل هند از اماکن بزرگ است درمیان هر دو دریای قلعه الله باس و شهر بزرگ اساس نهادند چون در ایام بارش دریای گنگ طغیان می نماید بند مستحکم در طول یک کروه و عرض چهل درعه و ارتفاع چهار درعه مقرر گشت و آن حصار در نهایت متانت و حصانت و بند در غایت مستحکمی و استواری و شهر در کمال وسعت و فسحت در سال بست و هشتم جلوس والا باتمام رسید و درین مکان بعرض همایون رسید که شهباز خان بتقویت طنطنه نهضت موکب والا بمخالفان جنگ مردانه وار نموده مظفر و منصور شده و معصوم خان کابلی و بهادر و دیگر مفسدان وخیم العاقبت هزیمت خورده از ملک بادشاهی بدر رفته خود را در کنج خمول کشیده اند بنابران از الله باس معاودت فرموده بقصد رفع شورش محمد حکیم میرزا روانه سمت پنجاب شدند و بدولت و اقبال قطع منازل و طی مراحل در پیش نمودند٭

دربیان بغی محمد حکیم میرزا برادر حضرت بادشاه خاقان زمان

او در کابل بغی ورزیده بارها از اب سند گذشته باعث آزار و اضرار اهل پنجاب میگردید و از صدمات عساکر منصوره منهزم گشته باز رو بکابل می آورد نوبتے بلاهور رسیده دلبست دور و روز قلعه را محاصره نموده راجه بهگونت داس صوبه دار لاهور بپای همت افشرده قلعه را مستحکم داشت کنور مان سنگه خلف راجه مذکور که فوجدار سیالکوت بود احشام کوهی فراهم آورده با جمعیت فراوان ناگهان رسیده بمیرزا جنگ نموده غالب آمد و میرزا بے دست و پا گشته از دور قلعه برخاسته بے نیل مقصود راهی گشت و براه جلال پور حموله حافظ آباد از دریای چناب گذشته در بهیره رسیده و آن شهر را غارت و ویران ساخته از راه کهیت دریای

سندھ عبور نمودہ بکابل رفت وکنور مان سنگہ تا دریاے سند تعاقب نمودہ برگشت چون
این جرات وجسارت کنور مان سنگہ بعرض والا رسید مورد الطاف بیکران گردید بیکبارگی
بمنصب پنجہزاری سرفراز گشت درینولا میرزا از استماع خبر یورش امرائے بنگالہ کہ سکہ و
خطبہ بنام او می خواستند کہ بکنند دلیر شدہ از کابل لشکر آراستہ بہ پنجاب رسیدہ باعث
فتنہ وفسادگردید واہل آن دیار را آزار واضرار رسانید آنحضرت از الہ باس کوچ کردہ قصد
مصمم نمودند کہ درین مرتبہ درکابل رسیدہ بمیرزا انچنان تادیب کردہ شود کہ آتش فتنہ
مطلق منطفی گردد وفوجی برسم منقلا رخصت نمودند میرزا از طنطنہ موکب والا امکان خود
دربودن پنجاب ندیدہ روانہ کابل گردید افواج قاہرہ کہ عقب میرزا شتافتہ بود شادمان خان
کہ از امرائے بزرگ میرزا بود جنگ نمود شادمان خان شکست یافتہ گریخت اسباب
وپرتال وامتعہ واموال اودلشکریانش بدست بہادران لشکر فیروزی اثر آمد ونوشتہ چند بخط
منشی میرزا ومہر میرزا از پرتال شادمان خان بدست سردار فوج منصور افتادہ بود وآن نوشتجات
بجنس بحضور والا ارسال داشتہ از انجملہ نوشتہ بنام خواجہ شاہ منصور دیوان بود کہ درجواب
عریضہ او نگارش یافتہ آن حضرت از روے فراخ حوصلگی ونیکذاتی بر زبان نیاوردند وبخاطر قدسی
رسید کہ درچنین وقت مخالفان بجہت ہدم اساس اعتماد دولتخواہان این چنین نوشتجات
میفرستند بار دیگر بعرض والا رسید کہ کسان خواجہ شاہ منصور کہ در پرگنہ فیروزپور جاگیرش
می باشند ارادہ دارند کہ بحکیم میرزا ملحق شوند چون آئینی از خواجہ استفسار رفت او انکار ورزید وطلب ضامن کردند
او در دادن ضامن نیز عذر نمود ظن غالب شد کہ فی الواقع قصد خواجہ بطرز دیگر است
درینصورت بصلاح دولتخواہان متصل سرائے کوت کچھوہ کہ مابین شاہ آباد وانبالہ است
خواجہ را بحلق کشیدند این خواجہ شاہ منصور از اعیان شیراز بود خدمت اشرف خوشبوے
خانہ داشت وآن حضرت بمقتضائے آدم شناسی نظر بر قابلیت او داشتہ اورا
بسیار می خواستند ومظفر خان دیوان اعلی بنابر کاروانی ووفور دانش او حسد می برد ناگزیر
ترک نوکری بادشاہی نمودہ پیش منعم خان خانخانان رفتہ نوکر گردید نوبتے منعم خان اورا
براے عرض مطالب جاگیر از بنگالہ بحضور مقدس فرستادہ بود در التماس مطالب نقش
کاردانی او زیادہ بخاطر اقدس درست شد بعد فوت منعم خان طلب حضور فرمودہ بعالی
منصب وزارت دیوان اعلی سرفراز فرمودند ودر کمتر زمانی باصابت راے بمراتب

بلند رسید چون در معاملات مردم را تنگ نمودی وراه بدسلوکی پیمودی از خدمت تغیر گشته قید شده بود بعد چندگاه بهمان پایه سرفرازی یافت در ینولا از منصوبه معاندان باینحالت رسید اگرچه برنه باینها افتاده بود که راجه تودرمل بانی این منصوبه شده اما خلاف است شاید مردم دیگر اختراع کرده باشند بعد دو روز از کشته شدن بے تقصیری او معروض مقدس گشت باعث تاسف خاطر اقدس گردید لیکن مردم از سخت گیری و تنگ گرفتگی او نجات یافته مسرور شدند

نظم

نباشے بکار جہان سخت گیر — کہ ہر سخت گیرے بود سخت میر
باسان گذاری و سے برگذار — کہ اسان زید مرد آسان گذار

بالجملہ آنحضرت طے منازل نموده بر ساحل دریائے سند نزول اجلال و اقبال فرمودند در مکانے کہ دریائے سند و نیلاب و رود کابل باہم می پیوند و برائے قلعہ متین حکم والا صادر شد و برلب دریائے بر قلعہ کوہچہ بر روے سنگ اساس قلعہ نہاده عمارت آن از سنگ و خارا قرار یافت خارا تراشان فرہاد شعار در تراشیدن احجار دانایان نادره کار در طرح حصار و بنایان معمار بتعمیر بروج و دیوار بدایع و صنایع بکار بردند در سال بست و ششم جلوس والا شروع شده باہتمام خواجہ شمس الدین خوافی در دو سال قلعہ رفیع و شہر وسیع صورت تمامیت یافتہ باتک بنارس موسوم گردید بے شایبہ تکلف قلعہ ایست در غایت استواری کہ خندقش دریائے سنده و دژیست در نہایت محکمی کہ ندیالش بر روے مخالفان بند بر ذخیبت معتدل ہوا در میان ہند و خراسان سرکوبی است بیم افزائے سرتابان و گردن کشان مہندس فکر صایب و معمار رائے اصابت خاقان زمان با وجود حصانت حصین پایان آن معبره دریا طرفہ تجویز نموده کہ دم مساوات با سد سکندر میزند صادر و وارد تا انکہ درون قلعہ نرود راه عبور دران مکان بر روے او مسدود است

نظم

یکے قلعہ بر روے آن کوہسار — کہ دریا شده خندقش پایدار
ز رفعت رسیده بچرخ برین — بروجش برد برج فلک را قرین

القصہ ان حضرت بعد طرح انداختن قلعہ اتک بنارس متوجہ پیش شدند و ازین منزل فرمان بنصایح بنیان بمحمد حکیم میرزا صادر شد خلاصہ مضمونش انکہ وسعت اباد ہندوستان

که جائے چندین سلاطین صاحب سکه وخطبه بود تمام تر در قبضه تصرف ما در آمده وسران روزگار روے نیاز بدرگاه والا آورده و می آرند و امرائے این دودمان رفیع مکان بجائے سلاطین والاشکوه نشسته حکومت میکنند ان برادر از چنین دولت چرا محروم و بے نصیب باشند اگرچه بزرگان کاردان برادر کهین را بمنزله فرزند گفته اند اما باعتقاد من بهم رسیدن فرزند احتمال دارد برادر کجا بهم می تواند رسید لایق عقل و دانش ان برادر انکه از خواب غفلت بیدار گشته بملاقات خویش مسرور سازد و زیاده ازین مارا از دولت دیدار و خود را از دولت پایدار محروم ندارد محمد حکیم میرزا بنابر صحبت خوش آمد گویان خانه برانداز با وجود اینقدر عنایات بادشاهی و ورود فرمان تلطف امیز بهیچگونه فرمان پذیر و سخن شنو نگشت و با خود قرار داد که کریوه خیبر تا قلعه کابل مستحکم کرده اماده پیکار گردد یا برادر بنگش رفته در هند شورش اندازد و میرزا همدرین اندیشه بود و کنکشها درمیان داشت که شاهزاده سلطان مراد برسم منقلا در نواحی کابل رسید و بمیرزا جنگ درمیان آمد و میرزا شکست یافته بطرف غوربند شتافت و اراده آن کرد که بوالی توران پناه برده استمداد و استعانت نموده آید مقارن اینحال خاقان زمان نیز بکابل نزول اقبال فرموده سیر منازل قلعه و باغ و شهر نموده مسرت اندوز شدند با انکه محمد حکیم میرزا مصدر چندین تقصیرات شده بود از روے کمال تلطف کابل را باز بمیرزا مرحمت فرموده بهندوستان معاودت نمودند و میرزا باز بکابل رسیده بحکومت انولایت قیام ورزید از انجاکه میرزا مشغوف شراب بود از فرط باده پیمائی به بیماریهائے مزمنه مبتلا گردید و ازبسکه مغلوب طبیعت بوده خود را از شراب نتوانست ضبط کرد و در اندک مدت ساغر حیاتش لبریز گشت **بیت**

مبادا خرد مسند غرق شراب ۔۔۔ کزین سیل شد قصر دولت خراب

بعد از ارتحال میرزا بمنزل بقا فرزندانش اراده داشتند که از کابل پیش عبد الله خان والی توران روند چون اینمعنی بعرض مقدس رسید از روے صله رحم فرمان استمالت صادر شد و راجه مان سنگه برائے دلداری پس ماندگان میرزا تعین گشت و رایات عالی نیز بسمت کابل نهضت فرموده چون عرصه را دل پسندی مورد سرادقات اقبال گردید راجه مان سنگه که پیشتر رخصت یافته بود کیقباد میرزا را یازده ساله و افراسیاب میرزا را چهار ساله پسران محمد حکیم میرزا را همراه خود گرفته در حضور مقدس رسید حضرت

خاقان زمان یتیم نوازی فرموده الطاف بیکران در حق فرزندان میرزا مبذول داشتند و نظر توجه و تربیت برگماشتند و امرائے کابلی نیز بعز بساط بوس مشرف شده مورد عنایات شدند و راجه مان سنگه بصوبه داری کابل سرفرازی یافت *

دربیان کشته شدن راجه دانش و بیربل

چون ساحل دریائے سند مخیم خیام اجلال گشت زین خان کوکه را بالشکر گران باستیصال الوس یوسف زئی و تسخیر ولایت بجور و سواد تیراه تعیین کردند و شیخ فرید بخاری بخشی برائے تاخت قبایل افغانان که در دشت بودند رخصت یافت شیخ بعد تاخت و تاراج معاودت نمود و زین خان بقلع و قمع افغانان کمر بسته داخل کوهستان شد بعرض والا رسید که تا انکه فوج دیگر باعانت زینخان تعیین نمیشود استیصال افغانان ممکن نیست راجه بیربل و شیخ ابوالفضل استدعائے اینخدمت نمودند آنحضرت قرعه بنام هر دو انداختند قضارا قرعه بنام راجه بیربل برآمد لهذا راجه مذکور و حکیم ابوالفتح را بامداد زینخان رخصت فرمودند زینخان باتفاق و استصواب راجه نخستین بضبط بجور کمر بست و همت برگماشت کلان تران آنجا طناب عبودیت در گردن انداخته رعیت گیری اختیار کردند بعد ازان بر سر سواد تیراه لشکر کشی شد افغانان بر سر کریوه هجوم آورده ژاله صفت تیر و سنگ می باریدند زینخان بزور شمشیر از کریوه گذشته قلعه بنا کرده باستیصال آنجماعة بدمال پرداخت اندرین اثنا در میان زینخان و راجه بیربل مخالفت و نفاق رو داد و مخاصمت بلند شد و گفتگوهائے منازعت درمیان آمد **بیت**

نزاع اینچنان آتشی بر فروزد   که از تاب آن هر چه باشد بسوزد

هر چند زینخان خواست که جمعی در قلعه گذاشته پیشتر روانه گردد راجه برانمعنی راضی نگشت و قرار یافت که از راهی که آمده اند باز مراجعت کنند بصلاح انمعنی معاودت کردند راجه پیشتر آمده جائیکه قرار یافته بود فرود نیامد از انجا روانه شد کسانیکه پیش آمده خیمه زده بودند ناگزیر به برداشتن خیام و بستن پرتال مشغول شدند زینخان از عقب آمده صورت حال بدین منوال دیده او هم راهی گردید افغانان سراسیمگی لشکر معاینه کرده از هر طرف هجوم آوردند و غریب شورشی پدید آمد نوعی راه تنگ گردیده بود که دو سوار پهلو بهم نمیتوانستند

گذشت فیل واسپ وادم بر یک دیگر می افتادند وحادثهٔ عظیم روداد که گویا نمونهٔ رستخیز است
چون افغانان از هر طرف ریخته وجنگ کرده غالب آمدند زینخان از فرط غیرت و وفور شجاعت
خواست که جان نثار گردد اما خیر خواهان جلو گرفته اورا از آشوب گاه برآوردند دران تنگی چند
فیل واسپ وشتر وادم بر روی همدیگر افتاده بودند که راه عبور سوار دشوار بوده ناچار
زینخان پیاده شده بی راهه شتافت و بهزار دشواری افتان وخیزان بمنزل رسید
بسیاری از لشکریان را افغانان اسیر وقتل کردند وانقدر انچه بدست آوردند که از برداشتن
آن عاجز شدند و دران روز چند هزار کس کشته شد واز خستگان حسابی نیست ودران
زد و خورد راجه بیربل وحسن خان بهتی وراجه دهرمنکد وسنکرامخان و بعضی دیگر از بندهای
بادشاه شناس بکار آمدند ازانجا که راجه بیربل در شعر هندی ونزاکت فهم وجدت طبع و
فطرت بلند ومزاجدانی وتیز زبانی وسخن سنجی ونکته طرازی بینظیر بود چنانچه از اعاجیب
اشعار ونادرات گفتار ونکات غریبه ومضاحک ومطایبات عجیبه او که باعث انبساط
خواطر تواند بود تا حال مذکور محافل وزبان زد اهل روزگار است ونوعی همت عالی داشت
که بذل وسخاوت ادنای او پانصد مهر وهزار مهر بود ازینجهت که از عمدهٔ مصاحبان بزم انس
وزبدهٔ محرمان انجمن قدس بود وبمنصب سه هزاری سرفرازی داشت در قرب منزلتی که اورا
بجناب مقدس بوده دیگری را نبود از کشته شدن چنین مصاحب ومسازو ندیم همراز
که از وفور دانش گره کشای خاطر والا وصیقل نمای مرات ضمیر علیا بود عیش محفل قدسی
منغص گشت وبر خاطر اقدس سنوح این سانحه سخت گران آمد بی اختیار آب از دیده
فرو ریختند واه بلند بر زبان آوردند تا دو شبان روز بمکیفات وغذای لابد توجه نفرمودند
وبر زبان قدسی گذشت که از ابتدای جلوس مقدس تا حال که سنه سی ام است چنین غبار
کلفتی بر حاشیه خاطر والا ننشسته روز سویم شاهزاده سلطان مراد وراجه تودرمل را با
بسیاری از بهادران شهامت کیش برای قلع وقمع افاغنه یوسف زئی تعین فرمودند
چون این خدمت درخورشان شاهزاده رفیع المکان نبود از منزل دویم شاهزاده بموجب
حکم اعلی معاودت نموده راجه تودرمل تخریب الجماعه مقرر شد وراجه مانسنگه که
باستیصال افغانان باریکی در کریوه خیبر رسیده بود برفاقت راجه تودرمل تعین گردید وزینخان
وحکیم ابو الفتح بحضور رسیده چند روز رخصت کورنش نیافتند و مورد عتاب مشتد

آخرالامر بشفاعت شاهزاده باریافتسند بموجب حکم والا هرچند تلاش شد نعش راجه بیربل بدست نیامد چون انحضرت اورا بسیار میخواستند تاسف انیمعنی بارہا بر زبان مقدس گذشت همدرین اثنا میر قریش ایلچی عبد الله خان والی توران با نامه محبت و تنسوقات آن دیار بدرگاه والا رسید چون خاطر مقدس از واقعه راجه بیربل مکدر بود ایلچی مذکور دو سه روز بار نیافت بعد چند روز بملازمت اقدس مشرف گشت و نامه عبد الله خان از نظر انور گذرانید میر قریش را بانعام لایق سرفراز فرموده رخصت انصراف دادند و حکیم همام برادر حکیم ابو الفتح را همراه میر قریش نزد عبد الله خان فرستاد خواجه محمد تحویلدار ی بارخانه سوغات و میر صدر جهان برائے پرسش واقعه سکندر خان پدر عبد الله خان همراه دادند و نامه والا از نتایج طبع و قاد زبده فضلائے اکمل علامی شیخ ابو الفضل بعبد الله خان قلمی گردید چنانچه ان نامه مشهور است بعد تنظیم مهمات ان دیار و تنبیه و تادیب گردن کشان بدروزگار از ساحل دریائے سند معاودت بهندوستان کردند و راجه تودرمل را بحضور طلبداشتند راجه مانسنگه را بکابل تعین نمودند و باستیصال افغانان یوسف زئی اسمعیل قلیخان تعین گشت او بواقعی تادیب و تخریب انطایفه نمود اکثرے سرداران فوطه درگردن انداخته آمده حاضر شدند بے شایبه تکلف قلع وقمع انجماعه که اسمعیل قلیخان نموده دیگرے نموده باشد چنانچه انیمعنی مشهور است که عورات یوسف زئیان عوض نان بفروخت رفتند*

دربیان رسیدن میرزا سلیمان والی بدخشان در حضور پرنور و تفرقه در بدخشان

سلسله او بحضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان میرسد حکومت بدخشان باستقلال داشت و بارها از بدخشان لشکر بر سر کابل کشید و بمراتب شکست خورده رفت ابراهیم میرزا خلف او در شجاعت و دلاوری طاق و در فراست و دانشوری شهره آفاق بود چون ازین جهان فانی درگذشت سلیمان میرزا ازینجهت که ان خلف را بسیار دوست میداشت غم جان کاه رو داد و این رباعی حسب حال اوست رباعی

اے لعل بدخشان ز بدخشان رفتی — از سایه خورشید درخشان رفتی
در دهر چو خاتم سلیمان بودی — افسوس که از دست سلیمان رفتی

بعد فوت ابراهیم میرزا چون شاهرخ میرزا پسر او کلان شد سلیمان میرزا را با شاهرخ میرزا نبیرهٔ خود صحبت برابر نگشت هر دو با یکدیگر عناد ورزیدند و کار به پرخاش کشیدند بدفعات بهمدیگر ایشان جنگ درمیان آمد آخرالامر سلیمان میرزا هزیمت خورده در کابل رسید چندگاه پیش محمد حکیم میرزا که دران وقت حیات بود گذرانیده بدرگاه والا التجا آورد پنجاه هزار روپیه نقد و سامان سفر از حضور مقدس مرحمت گشت و فرمان متضمن استمالت بصد ور پیوست میرزا بجمعیت خاطر از کابل روانه بدرگاه معلی گردید چون نزدیک دارالسلطنت فتحپور رسید حکم شد که امرائے عالی قدر باستقبال بروند حسب الحکم اعلی تا سه کروه فتحپور فیلان نامی کوه شکوه بسلاسل طلا و نقره و جلهائے دیبا و زربفت آراسته ایستاده کردند و درمیان دو فیل ارابه یوزها با پوشش مخملی و زربفت و زنجیر طلا و نقره و قلادهائے مرصع باز داشتند و عقب فیلان سیل دو رویه از دلاوران رستم دل و مبارزان صف گسل آراستند و قورچیان بهرام نظام و پیادلان صاحب اهتمام گذاشتند که احدی قدم از سیل بیرون نتواند کرد و کوچهائے شهر را جاروب زده و آب پاشیده مصفا کردند و دکاکین آراسته بازار را آئین بستند بے شایبهٔ تکلف کوچها از کثرت آراستگی و پیراستگی مانند خیابان گلشن گشت و دکان ها از پوشش زربفت و انواع اقمشه زیباتر از باغ بهار گردید **بیت**

شهر را بسته سر بسر آئین | رنگ بستان گرفت روے زمین

طوایف انام از شهر و نواحی در کوچه و بازار و طاقها و رواقها و راهها و پشت بامها برائے تماشا هجوم آوردند خاقان زمان بادشاهزاده والاشان با جلوه جمال و جاه و جلال با آرایش و پیرایش کمال بقصد ملاقات از شهر برآمدند چون نزدیک رسیدند اول سلیمان میرزا پیاده شده تسلیمات بجا آورد و بعد ازان خاقان زمان از اسپ فرود آمده میرزا را از روے الطاف در آغوش گرفتند و بمنزل آورده بعد ضیافت و مهمانداری بنوید کمک تسخیر بدخشان خورسند فرمودند بعد چند روز صوبه داری بنگاله تجویز شده میرزا قبول نکرد و بقصد زیارت مکهٔ معظمه رخصت گشت هفتاد هزار روپیه خرچ راه مرحمت گردید میرزا بعد ادراک سعادت حج بهمان راه باز در بدخشان رسیده با شاهرخ میرزا جنگ کرده باز هزیمت خورده بعبداللہ خان والی توران پناه برد و عبداللہ خان از نفاق ایشان واقف گشته لشکر

تعین کرد ولایت بدخشان از تصرف ایشان برآورده حواله کسان خود نمود سلیمان میرزا و شاهرخ میرزا هر دو جلا وطن گشته بکابل رسیدند **بیت**

دولت همه از اتفاق خیزد　　　بے دولتے از نفاق خیزد

دران وقت محمد حکیم میرزا حیات بود چند مواضع از تومان لمغان بسیورغال سلیمان میرزا مقرر گرد شاهرخ میرزا بودن در کابل اختیار نکرده بدرگاه والا رسیده مورد انواع عواطف گردید وپس از چندی سلیمان میرزا نیز بوساطت راجه مانسنگه بجناب قدسی رسید وبعد سه سال مسافر ملک بقا گردید اگرچه سلیمان میرزا در زمان بودن بکابل باعانت محمد حکیم میرزا لشکر فراوان فراهم آورده بدفعات قصد بدخشان نمود اما کار پیش نرفت در سال سی و چهارم جلوس والا محمدزمان نامی خود را فرزند شاهرخ میرزا وا نموده در بدخشان گرد شورش برانگیخت واورا بعبدالمومن پسر عبدالله خان والی توران بدفعات جنگ رو داد و هر دفع فتح نموده بدخشان را متصرف شد و مدتے حکومت آن ولایت نمود آخر الامر عبدالله خان والی توران لشکر گران تعین کرد محمدزمان را از بدخشان اخراج نموده ان ولایت را بتصرف خویش درآورد و محمدزمان از بدخشان برآمده در کابل رسید نخست صورت اظهار نمود که روانه درگاه والا می شود و در طن قصد فساد داشت دران وقت قاسم خان صوبه دار کابل در حضور مقدس بود محمد هاشم پسر قاسم خان که به نیابت پدر در کابل بود از قصد او واقف شده باندک جنگ او را دستگیر کرد همدرین اثنا قاسم خان از حضور بکابل رسید بمحمدزمان خان مدارات وتملقات بسیار کرد اما اورا در بند نگاه داشت ومیخواست که روانه حضور ساطع النور سازد محمدزمان قابو یافته قاسم خان را بقتل رسانیده درصدد کشتن محمد هاشم گردید او از قتل پدر واقف گشته کسان خود را فراهم آورده محمدزمان را بقصاص خون پدر بسیاست تمام کشت وتمامی بدخشیان که در کابل بودند علف تیغ بیدریغ شدند و رفع شورش محمدزمان خان ازان دیار گردید و در بدخشان عبدالمومن پسر عبدالله خان حاکم مستقل گشت چون بدست باده جوانی و مدهوش شراب نادانی بود از روے گستاخی درخواست صبیه رضیه حضرت خاقانی نمود چون ایلچی فرستاده از دریاے بهت میگذشت قضارا کشتی از موج خیز دریا غرق شد و نامه او که از روے گستاخی نوشته بود از نظر اقدس نگذشت بر زبان طوایف انام افتاد که مگر باشاره انحضرت بوده باشد وعجب نیست که چنین بوقوع آید عبدالله خان باستماع

بے ادبی پسر خود متاسف بوده مکتوب معذرت اسلوب مشتمل بر اظہار اشوب جوانی ونادانی پسر خود مصحوب مولانائے حسینی بدرگاه والا فرستاد اگرچہ مولانائے حسینی بعد رسیدن بدرگاه فلک کارگاه بابتلائے امتلا درگذشت اما انحضرت جواب مکتوب عبداللہ خان چنانچہ آئین بزرگان حقیقت اگاه باشد نوشتہ روانہ کردند واساس اخلاص را استحکام دادند *

دربیان تسخیر ولایت دلکشائے کشمیر جنّت تاثیر

یوسف خان والی انجا ہمواره اظہار اطاعت وانقیاد نموده پیشکشہا لایقہ ارسال میداشت ودرسال سیوم جلوس والا یعقوب خان نامی پسر خود را باپیشکش وتحایف فراوان بدرگاه والا فرستاد او چندگاه درحضور لامع النور قیام داشتہ بنابر وحشتیکہ بخاطر داشت بے رخصت ازحضور ساطع النور گریختہ بکشمیر رفت چون این معنی بعرض اقدس رسید فرمان بنام یوسف خان صادر شد کہ خیریت ذات وامنیت ولایت او درین است کہ خود آمده بملازمت مشرف شود والا پسر خود را باستان بوس مقدس بفرستد او غدرہائے زمیندارانہ درپیش درآورده عرضداشت ارسال نمود لہذا قصد آن ولایت بخاطر اشرف مصمم گشت وشاہرخ میرزا و راجہ بہگونت داس وشاه قلیخان محرم ودیگر امرا بریخدمت تعین شدند چون براه بھنبر بسبب فراوانی برف واشتداد سرما وصعوبت مسالک ودشواری جبال عبور عساکر اجلال مشکل بود باصلاح راہبران ودولتخواہان براه پکھلی روانہ شدند وبسختی وکسالہ تمام قطع راہہا دشوار نموده نزدیک کشمیر رسیدند یوسف خان درخود تاب مقاومت ندیده اراده داشت کہ بامرائے بادشاہی ملاقات نماید اما از بیم کشمیریان نمیتوانست آمد آخرالامر ببہانہ دیدن جائے مجادلہ برآمده بامرائے بادشاہی ملاقی شد کشمیریان از اطلاع اسمعیل حسین چک را بحکومت برداشتہ آماده جنگ شدند درین اثنا یعقوب خان پسر یوسف خان از پدر جدا شده بکشمیر رفت کشمیریان ہمراہی حسین چک گذاشتہ پیش یعقوب خان آمده حاضر شدند واو را شاه اسمعیل خطاب داده سرکوہہا محکم ساختہ بقصد محاربہ لشکر منصوره صفوف آراستند چون این معنی معروض عاکفان بارگاه فلک اشتباه گردید فرمان والاشان بنام شاہرخ میرزا وبہگونت داس بصدور پیوست کہ اگرچہ یوسف خان ملاقات کرده اما تا انکہ کشمیر بتسخیر

در نیاید دست از و غا وهیجا باز ندارند بنابران لشکر فیروزی اثر کمر همت بر لبسته متوجه کشمیر شدند
چون نزدیک رسیدند محاربه سخت درمیان آمد کشمیریان مغلوب شده آمده ملاقات کردند و
خطبه و سکه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کرده باکل زعفران و ابریشم و جانوران شکاری
که خلاصه محصول آن ولایت است در سرکار والا مقرر گردید یوسف خان بوساطت فتاخ
میرزا و راجه بهگونت داس بقدسی آستان رسیده سعادت ملازمت دریافته مورد
عنایات والا گردید ❖

بر منتظران اخبار سلاطین مستور نماند که از بعضے تواریخ احوال کشمیر چنان بمطالع درآمد
که آن ولایت در تصرف راجها بود که باستقلال حکومت میکردند در ۷۱۵ھ ساهو نامی که خود را
شاه دین طاهر از آل گرشاسپ بن نیک روز میگفت نوکر راجه سهدیو[۱] که از نسل ارجن پاندو
بود گردید مدت مدید خدمات لایقه بجا آورده اعتبار یافت چون سهدیو درگذشت پسر
او راجه دیومن[۲] بحکومت متمکن گشت شاه میر بن ساهو مذکور را وکیل السلطنت و صاحب
مدار گردانید دو پسر او که یکے جمشید و دیگر علی شیر نام داشت پیش آورده در کارهای
دخیل ساخت و شاه میر را دو پسر دیگر بود یکے را سرا شاناک و دیگرے را هندال نام
بود و این هر دو صاحب داعیه بودند چون شاه میر و پسرانش اعتبار یافتند غلبه پیدا کرده
سپاه و رعیت را بجانب خود کشیدند و بتقریبے از راجه رنجیدند و راجه اهار از آمدن
بخانه خود منع کرد شاه میر و پسران او از روے تسلط و استیلائے تمام پرگنات کشمیر را
متصرف شده اکثر نوکران راجه را با خود متفق کرده روز بروز قوت و مکنت بهم رسانیدند
و راجه زبون و مغلوب گشته در ۷۴۲ھ برگ طبعی درگذشت و زوجه او کوتنا[۳] دیوی نام
قایم مقام گشت خواست که باستقلال حکومت نماید بشاه میر پیغام کرد که چندرپسر مارا
بحکومت بردارد شاه میر قبول نکرده رانی بر سر او لشکر کشیده جنگ کرد چون اراده ت
آلهی بران رفته بود که ازان ولایت حکومت هنود منقطع گردد و دین اسلام رواج یابد
قضارا رانی کوتنا دیوی در جنگ مغلوب شده بدست کسان شاه میر گرفتار گردید و بالضرور
اسلام قبول نموده در عقد نکاح شاه میر رآمد و شاه میر مظفر و منصور شده در آن ولایت

(۱) راجه سبه دیو تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۶ - راجه سردیو طبقات اکبری صفحه ۵۹۶ ❖
(۲) پرسچهت - در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۷ و طبقات اکبری صفحه ۵۹۶ راجه رنجن نوشته ❖
(۳) کوتنا دی یا کوکنا دیو اما در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۸ کوتاه دیو نوشته ❖

سکہ وخطبہ بنام خود کردہ سلطان شمس الدین خطاب کرد و از ابتدائے ۷۴۷ھ رواج اسلام گردید مدت سلطنت او سہ سال و چند ماہ ۔

سلطان جمشید بن سلطان شمس الدین عرف شاہ میر بحکومت ان ولایت بعد پدر متمکن گشت مدت سہ سال(۱) و دو ماہ ۔

سلطان علی شیر علاء الدین بن سلطان شمس الدین بعد فوت برادر مسند آرائے حکومت گردید مدت او دوازدہ سال و ہفت ماہ ۔

سلطان شہاب الدین عرف شراشاک بن شمس الدین مدت بست سال ۔

سلطان قطب الدین عرف ہندال بن سلطان شمس الدین یازدہ سال و پنجماہ(۲) ۔

سلطان سکندر بت شکن عرف شکار بن سلطان قطب الدین در ۷۸۵ھ برمسند فرمان روائی متمکن گردید و شکستن بت و انداختن تبخانہ شغل عظیم داشت نوبتے تبخانہ مہادیو را کہ درنزدیکی کشمیر بود انداخت لوحے ازان برامد و خط ہندی بران ظاہر گشت نوشتہ بود کہ بعد یک ہزار و یک صد سال سکندر نامی این تبخانہ را خواہد انداخت سلطان مذکور بعد اطلاع بر ایمعنی افسوس بسیار کرد و گفت کاشکے این لوح بر دروازہ می بود تا من این تبخانہ را نمی انداختم و قول منجمان باطل شدی ۔

القصہ سلطان خیلی متعصب بود اکثر برہمنان را بعد انداختن تبخانہا بزور مسلمان کرد و بسبب شکستن بتہا ورا سلطان سکندر بت شکن گفتندے وقتے کہ حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان در ہندوستان نزول اقبال فرمودند فیلے برائے سلطان فرستادہ بودند او باعث شرف و افتخار دانستہ مراسم اطاعت و انقیاد بجا آورد و پیشکشہائے لائقہ ارسال داشت مدت حکومت او بست و دو سال(۳) و سہ ماہ ۔

---

(۱) یک سال و دو ماہ ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۹۸ ۔

(۲) پانزدہ سال و پنج ماہ ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۹ و طبقات اکبری صفحہ ۵۹۹ ۔

(۳) بست و دو سال و نہ ماہ ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴۱ و طبقات اکبری صفحہ ۶۰۰ ۔

سلطان علی شاه عرف میران خان بن سلطان سکندر بت شکن بعد پدر بر مسند حکومت نشست و شاهی خان برادر حقیقی خود را مدار علیه نموده بوزارت خویش مقرر گردانید بعد چندے شاهی خان را ولی عهد کرده در کشمیر گذاشت و خود بر سر راجه جمون که خسر او بود لشکر کشید بعد روانه شدن باغوائے بعضے مردم از ولی عهد کردن برادر خود پشیمان شده معاودت کرد و باعانت راجه راجوری در کشمیر رسیده متصرف گشت و شاهی خان برادرش از کشمیر بر آمده بسیالکوت رسید دران ایام جسرته کهوکهر از قید حضرت صاحب قران گریخته در پنجاب رسیده بود دو نوبتے سلطان علی شاه که بعد فتح تهته مراجعت کرده بکشمیر میرفت جسرته سر راه گرفته بعد محاربه او را دستگیر کرده مال و امتعه و اسباب و اشیا بدست آورده شاهی خان بعد رسیدن بسیالکوت با جسرته ملحق شده باتفاق او بر سر سلطان علی شاه رفت و سلطان علی شاه بالشکر انبوه بر آمده جنگ عظیم کرد و از طرفین خلایق بسیار کشته شد گویند که چند قالب بے سرداران جنگ گاه برخاسته بحرکت در آمد قول اهل هند است که چون ده هزار کس کشته شوند یک قالب بے سر بحرکت در آید بالاخر سلطان علی شاه شکست خورده گریخته رفت ایام حکومت او شش سال و چند ماه +

سلطان زین العابدین عرف شاهی خان مظفر و منصور گشته مسند آرائے حکومت گردید محمد خان برادر خود را بوزارت مقرر کرد چون عدالت و داد و انصاف دوست بود سپاه و رعیت از و خوشنود شدند و برهمنانے که در زمان حکومت سلطان سکندر و پدر او جلا وطن شده بودند در عهد او باز بوطن آمده آباد شدند و در معابد و مقامات خویش قرار گرفتند سلطان به برهمنان تاکید کرد که آنچه در کتب دین ایشان مسطور است بعمل آورند و خلاف آن اصلا نکنند و رسوم برهمنان از قشقه کشیدن و زنان سوختن و بت پرستیدن بتجدید رواج یافت و جمعی برهمنان که در زمان سکندر بزور و اکراه مسلمان کرده بودند از اسلام برگشته باز رسوم هنود در پیش گرفتند و بتان طلا و نقره و مس که سلطان سکندر شکسته سکه زده بود آن سکه کساد پذیرفت و باعث این همه مراعات احوال هنود آن بود که سلطان جماعه جوگیان را احترام بسیاری کرد و در اکتساب علوم الجماعه بیکوشید گویند که نوبتے سلطان مریض گردید و مشرف بهلاکت گشت درانحال جوگی آمده

بر بستر سلطان کہ قطع نظر از زندگی بود حاضر گشت چون روح سلطان مفارقت کرد جوگی بعلم خلع بدن کہ میدانست روح خود را برآوردہ داخل قالب سلطان نمود و برخاست نزدیکان سلطان را تندرست و صحیح المزاج و جوگی را مردہ و بیجان دیدند و مریدش قالب اورا دران مکان کہ او بود بردہ نگاہ داشت و قالب سلطان کہ روح جوگی درو داخل شدہ بود سلطنت میکرد و ازینجہت رعایت دین ہندوان کردہ دین اہنارا رواج میداد ازانجا کہ زندگی جاوید نصیب ہیچ آفریدہ نیست بالاخر برگ طبعی درگذشت مدت حکومت چہل و ہشت[1] سال ٭

سلطان حیدر عرف حاجی خان بن سلطان زین العابدین چہار سال[2] و دو ماہ ٭

سلطان حسین بن سلطان حیدر دو سال و چند روز ٭

سلطان محمد شاہ بن سلطان حسین ہفت سالہ بعد پدر بر مسند حکومت رونق افزای گشت دران روز جمیع اسباب طلا و نقرہ و اسلحہ و اقمشہ وغیر ذلک پیش او گذاشتند ہیچ کدام ازان اشیا التفات نکرد و ازان جملہ کمان را بدست گرفت حاضران ازین معنی استدلال بر بزرگی و مردانگی او نمودند بعد چند گاہ بعضے امرا باتفاق پرسرام راجہ جمون کہ از خوف تاتارخان حاکم پنجاب گماشتہ سلطان بہلول لودی جمون را گذاشتہ در کشمیر رفتہ بود وزیر سلطان را کشتند سلطان از تاتارخان کومک طلبید اشتہ مخالفان را تادیب نمود چون دو سال و ہفت ماہ از حکومت سلطان گذشت سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن سلطان زین العابدین از تاتارخان کومک آوردہ با سلطان محمد شاہ جنگ کردہ نصرت یافت و کشمیر را در تصرف خود آوردہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و سلطان محمد شاہ ہزیمت خوردہ در ہندوستان آمد بعد نہ سال سلطان محمد شاہ باز در کشمیر رسیدہ بر سلطان فتح شاہ فتح یافتہ مجددا بر مسند حکومت نشست در فتح شاہ بجانب ہند آمدہ پس از دوازدہ سال در کشمیر رسیدہ بر سلطان محمد شاہ ظفر یافتہ سہ سال و یک ماہ حکومت کردہ سلطان محمد شاہ باز لشکر فراہم آوردہ کشمیر را در تصرف خود در آورد و سلطان فتح شاہ بطرف لاہور آمدہ ہمین طرف ودیعت حیات سپرد در ۸۹۸ھ کہ سلطان

---

(۱) پنجاہ و دو سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴۰ و طبقات اکبری صفحہ ۶۰۶ ٭

(۲) یک سال و دو ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴۰ و طبقات اکبری صفحہ ۶۰۶

بہلول لودی رحلت نمود سلطان سکندر خلف او اورنگ آرائے خلافت ہندوستان گردید نوکران سلطان فتح شاہ سکندر خان پسر فتح خان را در کشمیر آوردہ مدتے سلطنت نمودند آخرالامر او شکست خوردہ بدر رفت بعد ازان در ۹۳۳ھ از حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کومک آوردہ باز در کشمیر رسید و باندک جنگ اسیر گردید سلطان محمد شاہ او را میل در چشم کشیدہ در قید نگاہداشت ایام حکومت محمد شاہ مرتبہ اول دہ سال و ہفت ماہ و مرتبہ دویم دوازدہ سال چند ماہ مرتبہ سیوم یازدہ سال و یازدہ ماہ و بست روز کہ ہمگی سی و چہار سال و ہفت ماہ باشند و مدت حکومت سلطان فتح شاہ مرتبہ اول نہ سال و مرتبہ دویم سہ سال و یک ماہ کہ دوازدہ سال و یک ماہ تواند بود و مدت سلطنت ہر دو چہل و شش سال و ہشت ماہ۔

سلطان ابراہیم بن سلطان محمد شاہ بعد پدر بر مسند حکومت جا گرفت پس از چند ماہ ابدال ماکری[1] کہ از امرائے بزرگ آن ولایت بود از سلطان رنجیدہ بملازمت حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ در ہندوستان آمدہ ظاہر ساخت کہ ولایت کشمیر باسہل ترین وجہی تسخیر میتوان نمود کومک مرحمت شود چون ابدال ماکری جوان خوش قد و خوش صورت و خوش سخن و خوش وضع بود حضرت بادشاہ صورت و سیرت او را پسندیدہ فرمودند کہ در جنگل ہم چنین آدم پیدا می شود آخرالامر باو کومک مرحمت فرمودند او نزدیک بکشمیر رسیدہ بسلطان پیغام کرد کہ شوکت و صلابت بادشاہ بحدیست کہ سلطان ابراہیم لودی والی ہندوستان را با صد ہزار کس بخاک برابر ساخت تو چہ خواہی بود بہتر انست کہ اطاعت جناب قدسی قبول کنی او ہمینی قبول نکرد و جنگ در میان آمد سلطان در معرکہ کشتہ شد ابدال ماکری بعد از فتح و ظفر نازک شاہ برادر او را بر مسند حکومت متمکن گردانید مدت حکومت ہشت سال[2] و پنجروز۔

سلطان نازک شاہ بن سلطان محمد شاہ بعد کشتہ شدن برادر خود باتفاق ابدال ماکری حکومت یافت چون حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ازین جہان فانی بعالم جاودانی رحلت کردند حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ اورنگ آرائے خلافت شدند کامران میرزا برادر خورد حضرت بادشاہ ازینجانب لشکر بر کشمیر کشید و محاربہ رویداد اکثر کشمیریان علف تیغ بیدریغ شدند و عساکر فیروزی اثر اکثر مال و اسباب کشمیریان را

---

(۱) ابدال باکری۔ (۲) ہشت ماہ و پنجروز۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۵۲ و طبقات اکبری صفحہ ۶۱۳۔

تاراج کرده معاودت نمود در ۹۳۹ھ سلطان ابوسعید والی کاشغر سکندر خان خلف خود را
با حیدر میرزا کاشغری دوازده هزار سوار همراه کرده بکشمیر فرستاده تا سه ماه کشمیر و مواضع
آن را غارت کردند و تاراج نمودند و عمارات قدیم بر انداختند هرج و مرج تمام دران
ولایت روی داد و اکثر مردم کشته شدند و آنچنان جنگ کردند که در جنگ چند قالب
بے سر حرکت نمودند عاقبت الامر سکندر خان مصالح نموده برگشت و بعد چندگاه
سلطان نازک شاه و دیعت حیات سپرد ایام حکومت پانزده سال ٭

سلطان شمس الدین بن نازک شاه

سلطان نازک شاه بن سلطان شمس الدین بن نازک شاه مدت ششش سال ٭ (۱)

میرزا حیدر خالوزاده حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه از کاشغر بملازمت
حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه در اگره رسیده بود هنگامے که حضرت بادشاه از
شیر شاه شکست یافته بلاهور رسیدند حیدر میرزا بتحریک ابدال ماکری و حاجی چک
و زنگی چک و دیگر امرائے کشمیر از حضرت بادشاه رخصت گرفته در ۹۴۸ھ در کشمیر رفته
بتسخیر در آورده اولا بصلاح کشمیریان سکه و خطبه بنام سلطان نازک شاه بحال داشت
بعد ازانکه حضرت بادشاه از عراق معاودت فرموده فتح قندهار و کابل نمودند حیدر میرزا
از روے عقیدتے که بجناب آنحضرت داشت در کشمیر سکه و خطبه بنام نامی حضرت
بادشاه مقرر کرد نوبتے شیر شاه فوجی بر سر کشمیر فرستاده بود بعد جنگ از لشکر حیدر میرزا
شکست یافته برگشت چون حیدر میرزا دران ولایت استیلا یافته حکومت باستقلال
کرد کشمیریان را مغلوب داشته بخاطر نمی آورد بعضے از اهل کشمیر که فریب و تزویر
جبلی ایشان است از روے مکر و خداع در لباس دوستی کار دشمنی کرده لشکر میرزا را
بطرف تبت و پکهلی و راجور متفرق گردند و باخودها اتفاق نموده بر سر میرزا
شبخون آوردند دران زد و خورد تیرے بمیرزا رسیده قالب تهی کرد مدت حکومت
ده سال ٭

---

(۱) پنج ششش ماه . تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۴۵ و طبقات اکبری صفحه ۶۱۵ ٭

سلطان نازک شاه مرتبه دویم مسند آرائے حکومت گشت در اندک ایام بمرگ طبعی پیمانہ زندگی لبریز کرد مدت حکومت دو ماه +

ابراہیم شاه بن محمد شاه برادر نازک شاه کلان پنجاه +

اسمٰعیل شاه برادر ابراہیم شاه در سنه ۹۵۹ بسلطنت رسید اگرچه حکومت بنام او بود اما غازیخان استیلا یافت ایام حکومت دو سال +

حبیب شاه بن اسمٰعیل شاه بعد پدر بر مسند حکومت نشست غازی خان چک از روئے تسلطی که داشت او را در گوشه نشاند و خود لوائے حکومت برافراشت ایام حکومت او دو سال و چند ماه +

سلطان غازی شاه عرف غازی خان چک در سنه ۹۶۴ سکه و خطبه بنام خود کرد مدت حکومت او چهار سال و چند ماه +

حسین خان برادر سلطان غازی شاه چون غازی شاه را از ارجزام روئے داد برادرش غالب آمده پسران او را نابینا کرده مسند نشین حکومت گشت و غازی شاه ازین در دکه ضمیمه آزار مرض شده واقعه گشت قالب تہی کرد حسین خان دخت خود را با تحف و ہدایا لائقه در خدمت حضرت خاقان زمان فرستاد و افضل الفضلا و اکمل العلما مولانائے کمال که دران زمان از فضیلت در ویشی مشهور فی الاکناف بود در ایام حکومت حسین خان از کشمیر برآمده در سیالکوت رسیده بدرس مقید گشت و در ہندوستان بفضایل و کمالات خداشناسی و ایزد پرستی مشهور گردید ایام حکومت حسین خان ده سال و چند ماه +

علی شاه برادر حسین خان پس از برادر خود مرزبان ان ولایت گشته بعد چندگاه سکه و خطبه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کرده از عقیدت و انقیاد که بجناب والا داشت دخت خود را در خدمت شاہزاده سلیم با تحف و ہدایا فرستاده ارادت و بندگی خود اظہار نمود بعد چندگاه در عرصه چوگان از اسپ افتاد و گوئے زندگانی بجایگاه آخرت برد مدت حکومت نه سال۔

یوسف شاه بن علی شاه بعد پدر مسند آرائے حکومت گردید بعد چندے و زید مبارک خان که از امرائے بزرگ ان ولایت بود غالب آمده بر مسند حکومت

نشست یوسف شاہ از وگریختہ از راہ جمون پیش میرزا یوسف خان حاکم پنجاب آمد و باتفاق میرزا و راجہ مانسنگھ در فتحپور رسیدہ بملازمت اشرف مشرف گردید و در ۹۸۷ھ میرزا یوسف خان و راجہ مان سنگھ بکومک او مقرر شدند و او با امرائے بادشاہی در کشمیر رسیدہ باندک جنگ فتح نمودہ حکومت باستقلال یافتہ امرائے بادشاہی را رخصت ساخت در ۹۸۹ھ خاقان زمان در وقت مراجعت از کابل از مقام جلال آباد ایلچی تعین کردہ فرمان والاشان بنام یوسف خان صادر فرمودند او باستقبال فرمان گیتی مطاع سعادت اندوز گشتہ حیدر خان عرف یعقوب پسر خود را باتحف و ہدایا بدرگاہ آسمان جاہ فرستاد پسر او یک سال در حضور والا بودہ بدون رخصت گریختہ در کشمیر رسید چون این معنی بعرض مقدس رسید میرزا شاہرخ و شاہ قلی خان محرم و راجہ بھگونت داس بہ تسخیر کشمیر تعین شدند چنانچہ تجریر درآمدہ یوسف خان حاجز شدہ ہمراہ امرائے بادشاہی در حضور پرنور رسیدہ در ۹۹۴ھ ولایت کشمیر داخل ممالک محروسہ گردید مدت حکومت یوسف خان ہشت سال۔

القصہ بعد رسیدن یوسف خان بدرگاہ مقدس یعقوب پسرش در کشمیر بود چنانچہ باید مراسم انقیاد بجا نمی آورد باستیصال او قاسم خان با امرائے دیگر تعین گردید براہ کپرتل شتافت دران راہ تالابے ساختہ حکمائے پیشین است کہ ہرگاہ دران مکان آواز نقارہ یا کرناشود برف و باران عظیم گردد و ہنگام نزول لشکر فیروزی اثر چون آواز نقارہ شد برف و باران دنگرگ بسیار گردید و اسپ سراپا لشکریان رسید و جان دار بسیار تلف شد از وقوع این معنی کشمیریان کہ آمادہ پیکار بودند غالب آمدند و تفرقہ در لشکر بادشاہی افتاد دران حال قاسم خان خود را راست کردہ عزمیت پیش نمود یعقوب از دلیری و دلاوری قاسم خان ہراسان بودہ در خود تاب جنگ ندیدہ بطرف کشتوار رفت و شمس چک را کہ در قید او بود خلاص نمود کشمیریان بعد رفتن یعقوب شمس مذکور را بحکومت برداشتہ آمادہ کارزار شدند و بر سر کتل جنگ در پیوست باقبال بادشاہی قاسم خان فیروزمند گشتہ در شہر سری نگر کہ دارالایالت کشمیر است درآمدہ بتازگی سکہ و خطبہ بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر گردانید بعد چندگاہ کشمیریان یعقوب را از کشتوار آوردہ بارادہ مصمم بر سر قاسم خان در شہر سری نگر شبخون

آوردند بها دران لشکر منصور پاے ہمت افشردہ جنگ مردانہ نمودند غنیم تاب نیاوردہ
بے نیل مقصود راہ فرار پیش گرفت مرتبہ ثانی باز یعقوب خان باتفاق کشمیریان از شعاب
جبال برامدہ مصدر شورش شدہ ناگہان شبخون آوردہ بہمان وتیرہ بازگشت چون یعقوب
خایب وخاسر گردید وکارے نتوانست از پیش برد اکثرے امراے کشمیر آمدہ قاسم خان
را دیدند وخان انجماعۃ را استمالت نمودہ بدرگاہ گیتی پناہ فرستادانہا بعد دریافت سعادت
ملازمت والا مشمول عنایات شدند ویعقوب باز باتفاق شمس چک از کوہ برامدہ بدفعات
بقاسم خان جنگ کرد آخر الامر قاسم خان از محاربات متواتر عاجز آمدہ استمداد واعانت
از حضور والا نمود از نیجہت میرزا یوسف خان بایالت کشمیر تعین گشت وحکم شد کہ ہرگاہ
میرزا یوسف خان از نظم ونسق آن ولایت خاطر جمع نماید وبنیاد فتنہ وفساد برکندہ
گردد قاسم خان برخصت میرزا بقدسی استان شتابد میرزا یوسف خان بجناح استعجال
در کشمیر رسیدہ از روے شجاعت ذاتی ودانش فطری ضبط وربط بواقعی نمود شمس چک
ندامت کشیدہ میرزا را ملازمت نمود ومیرزا اورا استمالت نمودہ بدرگاہ والا فرستاد
ورفع شورش ازان ولایت گردید وقاسم خان برخصت میرزا یوسف خان باستان قدسی
رسیدہ بصوبہ داری کابل سرفرازی یافت آخر الامر از دست محمد زمان میرزا ولد شاہرخ میرزا
در کابل بقتل رسید چنانچہ سابقاً گذارش پذیر خامہ سوانح نگار شدہ درسال سی چہارم
جلوس والا حضرت خاقان زمان بسیر کشمیر متوجہ شدند صعوبت راہ ودشواری طرق کشمیر
از ارتفاع جبال وژرفاے مغاک وبسیاری کریوہ ہاے دشوار گذار وکثرت اشجار
وانبوہے جنگل وسختی سنگ لاخ وتنگی راہ بحدیست کہ افکار اسمان سیر واوہام فلک پیما
عبور از مسالک مہالک صعب میدانند دراثناے راہ رتن پنجال وپیر پنجال کوہی است
کہ از غایت ارتفاع سر بفلک کشیدہ واز نہایت بلندی قلہ ان باوج آسمان رسیدہ
از فرازش تماشاے عالم بالا میتوان دید وغلغلہ تسبیح ملایک توان شنید ساکنانش
باسکنہ فلک ہمسایگی دارند ومرغانش از خوشہ پروین دانہ می آرند افتاب تیغ خود را بر سنگش
میساید وگردون از گردش بر قلہ ادمی اسایدگل اشجار ش بر اسمان کواکب وار نمودار دخط
جادہ او بر فلک چون خط استوا پدیدار تیز گردان کہ دعوے طی الارض دارند بپاے توکل
بہ بیم وامید قطع ان راہ مینمایند درہ نوردان ہرچند اہل دولت وصاحب سامان بودہ

باشند بران کوه رنج پیادگی اختیار می کنند از تردد راه پیوند اعضا سست می گردد و جوان پر قوت پیر و ضعیف می شود و هنگام عبور لشکر پرتال غیر از فیلان کوه تمثال و اسپان بادرفتار و اشتران باربردار نتوانند گذشت شتر اگر همه ناقه صالح است دران سنگ لاخ نتواند قدم نهاد و گاو اگر ثور فلک است نمیتواند گذشت بموجب حکم جهان مطاع چندین هزار خاراتراش آهنین بازو و نجار قوی دست در قلع احجار و قطع اشجار ید طولی نموده این مسالک را آراستند و از لاهور تا کشمیر نود و هفت کرده به تجربه آمد و آن حضرت بعد قطع مراحل و طی منازل در خطه دلکشای کشمیر نزول اقبال فرمودند و از تماشای سیرگاهان نزهت افزا و سیر اکنه مسرت پیرا بغایت محظوظ شدند اگر بتعریف و توصیف کشمیر پرداخته شود دفترها باید بے شایبه تکلف باغیست بهارین و قلعه ایست آهنین بادشاهان را گلشنی است عشرت افزا و درویشان را خلوتکده ایست دلکشا هر طرف چشمهای خوش و آبشارهای دلکش و آبهای روان و جوی های دوان مسرت پیرای نظارگیان و گوناگون میوه های رنگین و رنگارنگ فواکه شیرین لذت بخش روح در وان در ایام بهار تمام کوه و دشت از گونه گلهای رنگین و اقسام شقایق و ریاحین جلوه باغ بهشت میدهد و در و دیوار و صحن و بام خانها رونق روضه رضوان مینماید عرصه رنگین تر از خیال آزرو کوههای نگارین تر از وهم مانی بنظر در می آید مسیحا اگر دران مرز بوم پرورش یافته که از اعجاز خویش مرده را زنده گردانیدی و خضر در آب هوای آن مکان پرورده گی پذیرفته که عمر ابد نصیب اوست **نظم**

چه کشمیر انتخاب هفت کشور — قسم خورده بخاکش آب کوثر
چه کشمیر آب و رنگ باغ و بستان — اسیر هر نهالش صد گلستان
نظر چندانکه بر دشتش گماری — بجز آب زمرد نیست جاری
نشاید رفت بے کشتی بگلگشت — ز شبنم کار دریا میکند دشت
دران گلشن ز جوش خنده گل — نمی آید بگوش کس آواز بلبل
نشود اوقات صرف اینجا هوا را — وطن کشمیر دان نشو و نما را
بشهرش خانها رنگین ز لاله — چراغ می خانه چشم پیاله
زده گل بر سر دیوارها صف — ز سنبل روی دیوارش مزلف

نباشد شرم بطحا گر عنان گیر | حجاز آید بطوف کوه کشمیر
اگر همت بسیرش بر گمارد | بهشت از برگ طوبی سر برارد
بیاید بوے صندل گر ز اشجار | بپیچد بر درختان تاک چون مار
ندیده در جهان کس اینچنین جا | فرح بخش و فرح ناک و فرح زا

دریاسئے بہت کہ از میان شہر و بازار جاریست از عجایب تماشاست خصوص اب دل کہ پایان شہر واقع رونق بخش کشمیر و فرح پیرائے اہل روزگار است چندین عمارات دل کشا و باغات مسرت افزا در میان و بر کناران واقعست چون اب دل در چند فرسخ است کشمیریان بر سطح ان چوبہاسئے کلان تعبیہ نمودہ در عرض و طول چند طناب درست می سازند و بران چوبہا خاک انداختہ زمین قابل باغ مرتب میکنند و بر نگار رنگ گلہا دران کشتہ گلشن دل فریب می آرایند بلکہ بر روسئے اب انقدر زمین بہمین آئین درست می سازند کہ دران زراعت نمودہ مستفید می شوند بعضے عیار پیشہ ہم چنین زمین را دزدیدہ می برند دزدیدن باغ و زمین کہ مشہور است از ہمون جاست نظم

دگر آن دل کہ دل شد بیقرارش | ز خوبی شہر دارد بر کنارش
بسیر دل بیا گلشن چہ باشد | بکشتی گل بہ بر دامن چہ باشد
اگر بر فرق ریزد اب از دل | بر دید سبزہ مو از سر گل
گلے آبے بکشور ہاسئے دیگر | ہمین نیلوفر است آن نیز کمتر
درین دریا گل افزون از حسابست | ز رنگ ہر گلے نقش بر آبست
بود نیلوفر انجا شرمساری | چو در بزم عدوسئے سوگواری
ز وجد سبزہ این سبز میشہ | کنول را خندہ می آید ہمیشہ
گلش در پاک دامانی چو مہتاب | ز برگ انداختہ سجادہ بر آب
ز باغستان این دریا چہ گویم | ہزاران خلد من تنہا چہ گویم

اگر چہ خوبیہاسئے کشمیر جنت نظیر از اندازہ تسطیر و حوصلہ تحریر افزون است اما کشمیریان بد معاش زبون زیست ہستند خورش دایمی اینہا خشکہ نرم بے نمک از برنج است گرم خوردن رسم نیست شبانگاہ برنج پختہ نگاہدارند و روز دیگر می خورند و پوشش

کرتہ پشمین است کہ عبارت از پتو باشد ناشستہ از خانہ بافندہ می آرند و آن را دوختہ می پوشند تا پارہ شدن باب نمیرود و از بدن وانمیکنند ناپاکی اینہا بحدیست با انکہ خانہ پر آب دارند قطرہ آب بر تن ایشان نمیرسد مثل مشہور است کہ کشمیری را پرسیدہ بود کہ آبدست چرا نمیکنی جواب داد کہ غریب ہستم حیرانم کہ دوزخیان دران سرزمین بہشت نشان چگونہ پیدائش پذیرفتہ بدطینتی و نفاق سرشتی اینہا نوعے کہ عوض نیکی غیر از بدی از ایشان بمنصہ ظہور نرسد بیت

نفاق فطری شان ہمچو نیش با کژدم　　　نزاع لازمہ شان ہمچو زہر لازم مار

القصہ خاقان زمان از سیر کشمیر بغایت خوشوقت شدند و عید رمضان المبارک ہمانجا نمودند و در روز عید باستشفاع میرزا یوسف خان تقصیرات یعقوب پسر یوسف خان حاکم انجا بخشیدہ پاے افزار مبارک مرحمت نمودند او سعادت خود دانستہ پاسے افزار خاصہ بر سر بستہ بملازمت رسیدہ مورد عنایات گشت و انحضرت ازان سرزمین حظ وافر گرفتہ معاودت فرمودہ براہ پکھلی و دمتور کہ از تصادم جبال و تزاحم کریوہ و مغاک و تراکم اشجار افکار اسمان سیر و اوہام فلک پیماے عبور ازان طرق ہا یلہ دشوار می داند با حشم و خدم و فیلان قطع منازل نمودہ در حسن ابدال نزول اقبال فرمودند دران راہ میر فتح اللہ شیرازی و پس ان حکیم ابو الفتح گیلانی کہ مقرب انحضرت بودند رخت ہستی بر بستند و در حسن ابدال مدفون شدند درانجا چند گاہ رایات عالی اقامت ورزیدہ طرح باغ دل کشاے انداختہ ازانجا نہضت فرمودہ بخطہ فرح بخش کابل نزول اقبال فرمودند قاسم خان صوبہ دار انجا کہ دران وقت حیات بود بموجب حکم والا در گذرگاہ متصل شہر کہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ و ہندال میرزا و محمد حکیم میرزا اسودہ اند باغ و عمارات احداث نمود چون پریشانی حال رعایاے کابل بعرض مقدس رسید حکم شد کہ تا ہشت سال ہشتم حصہ از خراج مقرری برعایا معاف کردہ تتمہ باز یافت میکردہ باشند و بعد سیر و شکار کابل انحضرت معاودت بہندستان فرمودند قضارا در منزل دکہ انحضرت از اسپ افتادند و خسارہ مبارک خراشیدہ شد شش روز صاحب فراش بودند پس از حصول صحت ازانجا روانہ شدند بعد رسیدن در رہتاس بر فیل نول (۱) نماے کہ در جوش مستی بود سوار شدند پیش ازانکہ پاے مبارک در قلادہ

---

(۱) اول رای +

مضبوط شود ذیل مذکور بقصد مادہ فیلے دوید انحضرت بر زمین افتادہ زمانے دراز بیہوش بودند بعد دیری بافاقت آمدند وبخواست ایزدی بخیر گذشت اما پارہ اسیب رسید بصلاح حکما رگ دست راست کشادند و در اندک فرصتے تندرستی نصیب ذات قدسی گشت از سنوح این سانحہ خبرہائے ناخوش در اطراف ممالک برزبانہا افتاد وغریب شورشے بوقوع آمد ورعیت از مال گذاری دست باز کشید و در معاملات ممالک اختلال روے داد چون لاہور مورد رایات عالی گشت این شورش فرونشست و رفع خلش گردید و در طرق ومسالک کہ نا ایمنے شدہ بود امنیت بوقوع در آمد و در نزدیکے ان بشب مہتاب انحضرت تماشائے جنگ اہوان میدیدند قضا را اہوازحریف خود رم خوردہ دوید وشاخے بیان ہر دوران مقدس زد و بیکے از بیضہا زخم رسید وداماس ودرد بالاشتداد کشید باہتمام شیخ ابوالفضل ومقرب خان عرف شیخ بہینا جراح بمعالجہ پرداخت بعد یک ماہ وہفت روز صحت روداد وشیخ ابوالفضل ومقرب خان کہ دران ایام تردد بسیار کردہ بودند مورد عنایات شدند ٭

در بیان رحلت راجہ تودرمل دیوان اعلیٰ

در زمان نہضت رایات عالیات بکشمیر رخصت شدہ بلاہور ماندہ بود برگ طبعی درگذشت و در وقت مراجعت موکب والا از کابل در اثنائے راہ خبر رحلت او بعرض مقدس رسید چون مزاج شناس مقدس و وزیر اعظم وسپہ سالار بود انحضرت از فوت او بسیار تاسف نمودند در ابتدائے حال تودرمل صغیر بود کہ پدرش ودیعت حیات سپرد ومادرش بیوہ زن در کمال افلاس وتنگدستی بودہ بجنت تمام او را پرورش نمود در صغر سن آثار رشد وکاردانی وعلامت طالع مندی وبخت بلندی از ناصیہ حال او واضح ولائح بود واز اتفاقات حسنہ در جرگہ نویسندہائے سرکار بادشاہی نوکر گردید بمقتضائے وفور دانش وکارطلبی روز بروز پایہ قدر او افزون گردید چون صاحب تدبیر واہل قلم بود صاحب کوس وعلم نیز گردید در اکثر معارک تردداتِ نمایان و کاربائے شایان نمودہ نقش مردانگی و دلاوری خود درست گردانید در ولایت گجرات وبنگالہ کارزارہائے

رستمانہ نمودہ فیروزمند و نصرت یاب گردید رفتہ رفتہ بپایہ اعلی وزارت کل سرفرازی یافت
درسال بست و پنجم جلوس والا وکیل مطلق و وزیر اعظم گردید دیانت گزین سیر چشم تونگر دل
بیدار مغز پرہیزگار کارساز نیک محضر جد کار صاحب فکر بلند ہمت فراخ حوصلہ صاحب
صلح کل باخویش و بیگانہ یکجہت بدوست و دشمن یکسان سنجیدہ سخن کارگذار است گفتار
حزم ارا دور اندیش اداب شناس خلافت راز دان سلطنت بود در دقایق سیاق
وحقایق حساب بے نظیر در علم محاسبات موشگاف ضوابط و قوانین وزارت و تنظیم
احکام سلطنت و بندوبست امور مملکت و ابادی و معموری رعیت و دستور العمل
کارہاے دیوانی و قانون اخذ حقوق سلطانی و افزونی خزانہ و امنیت مسالک و تادیب
سرکشان و تسخیر ممالک و دستور مناصب امرا و مواجب سپاہ دوامی پرگنات
و تنخواہ جاگیر از وی یادگار است در ہندوستان کہ تا حال بر ہمان قواعد و ضوابط در
ممالک محروسہ بعمل می اید پیش ازین در ممالک محرران ہندوی نویس دفاتر بخط ہندوی
بکار می بردند راجہ تودرمل از وفور دانش و علو فکرت دفتر فارسی بقوانین اہل ایران اختراع
کردہ تا حال اہل قلم مطابق ان بعمل می آرند تمامی اراضی پرگنات ممالک محروسہ بمعرفت
نویسندہاے راست قلم درست نویس بقید ضبط در اوردہ رقبہ دہ بدہی ہر پرگنہ را
در دفتر والا طلب داشت و جریب طنابے را کہ در خشکی و تری تفاوت میکردہ پنجاہ و پنج
درعی بود برطرف ساختہ جریب شصت درعی از نے کہ بانس بودہ باشد محلقہاے
آہنین وصل دادہ مقرر گردانید تا تفاوتے در ضبط زمین راہ نیابد و سویت و عدالت
بوقوع آید و پرگنات مخلوط را سرکار و چند سرکار را صوبہ مقرر ساخت و نظر بر جمع ہر محال
داشتہ فی روپیہ چہل دام قرار دادہ دامی ہر پرگنہ در دفاتر نگاشت و بر کرور دام عامل
نصب ساخت کہ بزبان عرف ان را کروڑے گویند و نیز داغ اسپ سپاہی
مابین امرا و منصب داران و زمرہ احدیان قرار یافت تا نوکر پیشہ را قانون و داقار اجاے
تغلب نماند و منصبداران و احدیان را نیز عذر و زور نماند و ہر سال تصحیحہ داغیان مقرر گشت
تا رفع اشتباہ بودہ باشد اگر چہ در زمان سابق سلطان علاء الدین خلجی و بعد ان شیرشاہ
افغان داغ اسپ اختراع کردہ اند اما رواج نیافتہ بود در ہینولا بواقعی رائج گردید و نیز
بندہاے بادشاہی را ہفت بخش نمودہ چوکی ہر روزہ مقرر ساختہ ہفت چوکی قرار داد

وہفت چوکی نویس متعین گردید کہ درنوبت خود مردم را حاضر دارند و ہر ہفتہ راہفت واقعہ نویس منصوب گشت ومدار احکام معلی برسالہ و مہر میر عرض آن روز قراریافت سوائے امرا و خوانین چہار ہزار سوارے کہ در حضور مقدس مقرر گشت کہ آن فریق را بزبان وقت احدی گویند دار وغہ ان جماعۃ جداگانہ تعین شد کہ مواجب طلب تنخواہ اینہا برسالہ داروغہ بودہ باشد و چندین ہزار غلام چہ ازانچہ خریدہ شدہ و چہ ازانچہ دارالحرب دربند آمدہ بہ بندگی والا قیام داشتند از غلامی آزاد کردہ بخطاب چیلگی اختصاص بخشیدند کہ بندہائے خدارا بندہ وغلام گفتن سزاوار نیست الحاصل ضوابط وقوانینے کہ راجہ تودرمل در وزارت قرار دادہ اینچنان استحکام یافتہ کہ پس از وزرائے معظم و دیوان اعظم در استہلاک ان ضوابط و اختراع قوانین جدید ہرچند کوشیدند وتاحال بیکوشند پیش نرفتہ و نمیرود برہمان ضوابط تاحال بعمل درمی آید قطعہ

نخشتی زیب ملک از وزراست   شب نشود روز از مشیر نکو

ملک داران تخت دنیارا   ملک دیگر شدہ وزیر نکو

القصہ بعد مردن راجہ تودرمل میرزا خانخانان بوالا خدمت منصب وکالت سرفراز گردید او بمقتضائے فراست و کاردانی احکام وزارت و امور وکالت را بوجہ احسن رونق دادہ مورد تحسین گشت ٭

نہضت موکب مقدس مرتبہ دویم بسیر کشمیر بے نظیر

درسال سی و ہفتم جلوس والا بازعزیمت سیر و گلگشت عرصہ دل کشائے کشمیر بخاطر قدسی راہ یافت ناگہان درعین برسات از لاہور نہضت فرمودند در وقت عبور از دریائے راوی پایان قلعہ لاہور بر زبان مقدس گذشت کہ این بیت درحق کدام گل گفتہ اند بیت

کلاہ خسروی وتاج شاہی   بہرگل کی رسد حاشا و کلا

قضارا در ہمان روز یادگار گل بنی عم میرزا یوسف خان در کشمیر مصدر شورش شدہ وازہمیں جہت اصلا در حضور مقدس اطلاع نبود باعث این شورش آنکہ قاضی نورالله

برای تشخیص جمع محصول محال کشمیر از حضور فرستاده بودند چون کشمیریان دانستند که تغلب ظاهر می شود و جمع افزون می گردد بنابر رفع این امر شورش برپا کرده یادگار را که میرزا یوسف خان حاکم انجا هنگام عزیمت حضور والا نایب خود در کشمیر گذاشته بود از راه برده مرتکب فساد شدند و گفتند که بسبب دشواری مسالک و صعوبت جا کشمیر بجائی است که یکبارگی دست افواج بادشاهی تواند رسید از اینچنین حرف و حکایت ان بداختر مغرور شده سکه و خطبه بنام خود نمود چون موکب والا بر لب دریاے چناب رسید خبر این شورش معروض مقدس گشت و بر زبان مقدس گذشت **بیت**

ولد الزنا کشش آمد چو ستارہ یمانی ولد الزنا است حاسد منم انکه طالع من

چون مادر یادگار از شکم نقره نام لولی بود که هر روز بخانه و هر شب بجاے بسری بر دفرمودند که ان لولی بچه بجرد برامدن سهیل کشته خواهد شد درین ایام میرزا یوسف خان در حضور پرنور بود بنابران مزید احتیاط اورا حواله شیخ ابوالفضل نمودند که در قید نگاهدارد چون بے تقصیری او بعرض مقدس رسید بعد چندروز نجات دادند شیخ ابوالفضل دران روزها از دیوان لسان الغیب تفاول جست این بیت سرغزل برامد **بیت**

تاجان فشانمش چو زر و سیم در قدم ان خوش خبر کجاست کزین فتح مژده داد

از غرایب انکه چون یادگار سکه و خطبه بنام خود کرد داو را تپ لرزه درگرفت و مهرکن را که خاتم او میکند ریزه فولاد در حدقه چشم افتاد بالجمله چون یادگار علم بغی برافراشت لشکر آراسته برکوه پیرتل به بندهاے بادشاهی که درانجا بودند آماده پیکار گشت و باندک جنگ فرار نموده بهبیر پور رسید کسان میرزا یوسف خان که بحسب ضرورت رفیق او شده بودند نیم شب قابو یافته بروتاختند و او از خیمه بدر رفت آخر الامر بدسرشت بدست کسان میرزا یوسف خان اسیر گردید سر او را از تن جدا کرده در منزل بهنبر سران وخیم العاقبت بحضور اقدس رسید چنانچه بر زبان الهام ترجمان رفته بود بجرد برامدن ستاره یمانی آن ناعاقبت اندیش کشته شد و کشمیریانی که با او رفیق بودند نیز بمکافات کردار رسیدند و دفع شورش ان دیار گردید بالجمله ان حضرت بعد قطع مراحل بخطه دلپذیر کشمیر نزول اقبال فرمودند از سیر منازل دلکشاے که سیرگاهاے مقرری ان دیار است و گلگشت زعفران زار که خلاصه ان سرزمین بهشت آئین واقع شده و تماشاے چراغان

در کشتیہاے اب دل کہ مخصوص کشمیر بے نظیر است حظ وافر و مسرت فراوان برگرفتہ معاودت بہندوستان فرمودند و بموجب التماس شاہزادہ بزرگ ایالت کشمیر بدستور پیشین بمیرزا یوسف خان بحال ماند و جمع تمام صوبہ کشمیر سی و یک لک خروار قرار یافت +

نہضت موکب والا بسیر کشمیر جنت تاثیر مرتبہ سویم

درسال چہل و دویم بسیر ہمیشہ بہار کشمیر نہضت فرمودند شخصے از مردم عوری در کشمیر عمر شیخ میرزا پسر سلیمان میرزا وانمودہ مصدر شورش شدہ بود کسان محمد قلی بیگ اورا دستگیر کردہ در منزل امن آباد آوردہ بنظر قدسی درآوردند ہمانجا بیاساق رسید بعد عبور از دریاے چناب رعایاے تیہ الور[1] تابع سیالکوت از ستمگاری محمد بیگ کروڑے استغاثہ نمودند او را براے عبرت پذیرے اعمال ستمگار جفا پیشہ خنجر بجاق کشیدند وازانجا نہضت فرمودہ درخطہ دلکشاے کشمیر نزول اقبال واقع شد تمام ایام بعیش و عشرت دران سرزمین اتفاق اقامت افتاد و از سیر سیرگاہا تشحیذ خاطر مقدس گشت و دراب دل جشن چراغان ترتیب دادہ دو ہزار کشتی بانواع چراغان و اقسام شمع آراستہ بدرون آب سر دادند و نیز بر دولتخانہ بہشت نشانہ و بر کنار اب عمارات و باغات و شجرات محاذی دولتخانہ والا چراغان برافروختند بیت

چو بازار چراغان شاہ شد گرم　　چراغ ماہ شد در پردہ شرم

بعد سیر و شکار آن سرزمین ہمیشہ بہار در ایام آغاز زمستان نہضت فرمودہ بدارالمالک لاہور نزول اقبال فرمودند +

دربیان مقرر گردیدن پرگنہ گجرات و امن آباد

این تمام سرزمین داخل سیالکوت بود و قوم جت وراپچ متسلط بودند درسال سی و ہفتم جلوس والا و بقولی سال چہل و دویم کہ حضرت خاقان زمان از لاہور براے سیر کشمیر متوجہ بودند بعد عبور رایات عالیات از دریاے چناب جماعۃ گوجران از تسلط و ستمگاری قوم جت

(۱) اکبرنامہ جلد سوم صفحہ ۵۴۹

ورا ہیچ استغاثہ نمودند و بموجب اسنند عاے انجماعۃ دیہاتے کہ بزمینداری آن فریق تعلق داشت جدا کردہ پرگنہ موسوم گجرات علیحدہ کردہ قلیچہ و قصبہ احداث نمودہ وازانلو ورا ہیچ اگر بکنجاہ مشہور است پرگنہ ہرات مقرر کردند گویند کہ آن حضرت در حوالی کنجاہ آہوے کلان شکار کردہ بودند بر زبان قدسی گذشت کہ چنانچہ در ہرات ایران اسپ بے نظیر پیدا می شود درین سرزمین آہوے بے مثل پیدا می گردد بدین تقریب اسم آن پرگنہ ہرات مشہور گشت و چندسال پیش از گجرات پرگنہ امن آباد مقرر گردید درینولا در عہد خلافت حضرت خدیو گیہان محمد امین کروڑے بموجب حکم والا قصبہ و پرگنہ موسوم بامن آباد مقرر ساخت ؛

دربیان تسخیر ولایت اودلیسہ

آن ولایت را قتلو افغان در تصرف داشت چون او بمرگ طبعی درگذشت افغانان باتفاق یکدیگر عیسیٰ خان پسرا ورا بسرداری برداشتہ متابعت او قبول کردند حسب الامر والا راجہ مان سنگہ بتسخیر ان ولایت رفت افغانان بمراتب جنگ و جدل کردند بالاخر عاجز شدہ بعد گذشتن قتلو نشستن پسرش بر مسند حکومت براجہ مان سنگہ صلح کردہ سکہ و خطبہ بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کردہ جگنا تہہ را داخل ممالک محروسہ کردند و یکصد و پنجاہ فیل و دیگر نفایس ان دیار حوالہ راجہ مان سنگہ نمودند کہ بدرگاہ مقدس ارسال دارد و در سال سی و ہفتم جلوس والا مطابق سنہ ہزار ہجری بالکل ولایت وسیع اودلیسہ کہ بر ساحل دریاے شور است داخل ممالک محروسہ گردید ؛

دربیان تسخیر ولایت قندہار

بعرض والا رسید کہ مظفر حسین میرزا و رستم میرزا پسر سلطان حسین میرزا ابن بہرام میرزا برادر شاہ طہماسپ کہ در قندہار قیام دارند با فرمان رواے ایران مخالفت ورزیدہ و والی ایران بر سر ایشان لشکر تعین کردہ و والی توران نیز جماعۃ اوزبک را مقرر نمودہ کہ در کمین گاہ بودہ بران ملک دست بروے کنند لہذا میرزا جان خانخانان بالشکر گران از حضور مقدس بہ سر قندہار تعین گردید و حکم شد کہ براہ بلوچستان رہگراے

گروہ اگر کلان تران بلوچستان لوازم انقیاد و اطاعت بجا آورند و درین مہم ہمراہ شوند بہتر والا بسزاے لایق رسانند و از روے عنایت در منزل اول بدیرہ خانخانان تشریف بردہ منصلع ارجمند سعادت پذیر گردانید و موجب سرفرازی او بین الاقران گردید خانخانان بعد قطع منازل درمیان ملتان و بہکر کہ جاگیر او بود رسیدہ چند گاہ براے سامان سپاہ و تہیہ راہ اقامت ورزیدہ ہمدرین اثنا رستم میرزا از مظفر حسین میرزا برادر خود در قندہار شکست خوردہ از انجا برامدہ روے ارادت بجناب مقدس آورد فرامین مطاعہ بامراے کہ در راہ بودند بصدور پیوست کہ خدمتگاری و مہمانداری نمایند امراے بموجب توقیع والا عمل آوردند چون حضرت خدیو گیہان در لاہور تشریف داشتند بعد ازانکہ میرزا یک منزل لاہور رسید خوانین بلند مکان والاشان حسب امر خدیو زمان باستقبال رفتہ میرزا را در حضور آوردند ان حضرت باعزاز و اکرام تمام دریافتند و میرزا با چہار پسر بملازمت رسیدہ مورد عنایا گردید و بمنصب پنجہزاری سرفرازی یافتہ ولایت ملتان و بلوچستان کہ زیادہ از محصول قندہار بود بجاگیر مرحمت شد بعد ابوسعید میرزا برادر رستم میرزا و پس ازان بہرام میرزا ابن مظفر حسین میرزا و سپس ان مظفر حسین میرزا بدرگاہ فلک اشتباہ رسیدند ہریک مورد اقسام عنایات گردید دوران تاریخ قندہار داخل ممالک محروسہ شد و خاندوران عرف شاہ بیگ خان کہ ایالت صوبہ کابل داشت بصوبہ داری قندہار سرافرازی یافت +

دربیان تسخیر ممالک تہتہ و آمدن جانی بیگ

ہنگامے کہ خانخانان بتسخیر قندہار دستوری یافت پس از رسیدنش در نواحی ملتان فرمان والاشان صادر گشت کہ نخستین انتزاع ولایت تہتہ پیش نہاد ہمت سازد و بعد ان بتسخیر قندہار پردازد خانخانان بموجب حکم گیتی منقاد متوجہ تہتہ گردید راول بہیم مرزبان ولایت جیسلمیر و دلیپ پسر راے راےسنگہ بیکانیرے ملحق شدہ کمر خدمت برمیان عبودیت بستند اولا قلعہ سہوان را مفتوح نمودہ روانہ پیشتر شدند میرزا جانی بیگ والی تہتہ بجمعیت بسیار آمدہ در نصیرپور کہ یک جانب دریاے سندہ و جانب دیگر رود خانہا داشت قلعہ گلین اساس نہادہ و خندق زدہ متحصن گردید و خانخانان درانجا رسیدہ بمحاصرہ ان پرداخت چون محاصرہ بامتداد کشید و لشکر منصور از عدم رسیدگی غلہ درماندگی

یافت صورت حال بدرگاه آسمان جاه معروض داشته بموجب حکم قضا شیم کشتیهای غلهٔ از لاهور و ملتان بلشکر
خانخانان رسانیدند و رائے رایسنگه بیکانیری و دیگر امرائے بکومک تعین شدند خانخانان از رسیدن غلات و امرائے
کومکی قوی دل گشته فوجے بر سر تهته و افواج دیگر باطراف تعین کرده خود در قصبه جام عسکر ساخت و هر روز
جنگ بمیان می آمد دهار و پسر راجه تودرمل که در تهور و جلادت بے همتا و بشجاعت و شهامت
بلند آوازه و متهورانه و دلیرانه جنگ نمایان کرده بزخم نیزه که بر پیشانی او رسید جان نثار گردیده
نیکنامی جاوید اندوخت بعد محاربات سخت جانی بیگ شکست خورده گریخت و خانخانان
قلعه اساس نهاده میرزا را منهدم گردانید و در آن نواحی وبائے عظیم روے داد و لشکر اجل
غالب آمده بر خانها ترک تازی نمود بعضے درویشان صاحب حال در خواب دیدند که
سکه و خطبه بنام نامی حضرت حدیو جهان درین دیار می شود و اثر و بالسبب سرتابی مردم
این ملک است چون این معنی شیوع یافت همه کس باندازه حال نذری بر بست که فتح و
فیروزی بجانب لشکر بادشاهی گردد و سکه و خطبه بنام حضرت بادشاه شود القصه چون
بدفعات کشتیهاے غله در لشکر رسید و در مین تنگدستی و عسرت لشکریان را توسیع
پدید آمد کر همت تسخیر ان ولایت بر بستند و بدفعات محاربات روی داد میرزا جانی بیگ
عاجز شده تاب مقاومت در خود ندیده صلح درمیان آورده ولایت سهوان داخل
ممالک محروسه نموده صبیه خود را بمیرزا ایرج خلف خانخانان داده آمده ملاقات
نموده بندگی درگاه قدسی قبول کرد و مقرر ساخت که بعد برسات روانه درگاه سلاطین پناه
گردد چنانچه در اواسط سال سی و هشتم مطابق سنه هزار و یک هجری خانخانان میرزا جانی بیگ
را همراه خود گرفته بملازمت اقدس آورد و میرزا بوفور مراحم والا سرافراز گشته بمنصب
سه هزاری و جاگیر تهته مقرر گردید و لاهری بندر که انطرف تهته واقع است بخالصه
شریفه مقرر گشت درین مهم خانخانان چندین مشاق و انواع محن را تاب آورده در تقلع
معارج کوشید و هم آثار شجاعت که بهترین سجایائے ذاتیه است از لمعان سیوف
ظاهر ساخته نبرد آزمائی نموده مظفر و منصور گردید و هم مراسم دانائی و مردی برخورد و بزرگ
بپایه بروز رسانیده مراتب دانشوری خاطر نشان ظاهر بینان ساخت و هم فنون تدابیر
صائبه بمنصهٔ ظهور آورده ... ... دست آورده نوکر خوب بهم رسانید و از خاقان
زمان و نیز از زمانیان مورد هزاران آفرین و تحسین گردید پوشیده نماند که در تاریخ سلطان

بهادرشاه احوال سلاطین ولایت سنده چنان نقلم آورده اند که حکومت ان ولایت به اولاد بنی تمیم انصاری تعلق داشت و اولاد او مدت یکصد و سی و نه سال حکومت کردند چو درزمینداران آن نواحی سومرگان بمزید قوت وکثرت اتباع اختصاص داشتند انجماعه متسلط شده متصدی شغل حکومت شدند و پانصد سال درخانواده سومرگان حکومت ماند بعد آن حکومت ولایت مسطور بطبقه سمگان[1] انتقال یافت اول کسے که از جماعه سمگان بحکومت رسید جام انزار بود و لفظ جام که بر مقدم و کلانتر خود اطلاق میکنند از نژاد جمشید گویند یا داز و مید هند +

جام انزار[2] در ۷۳۸ھ مسند آرائے حکومت گشت مدت سلطنت او سه سال و شش ماه +

جام جونان برادر جام انزار چهارده[3] سال +

جام بانی تهتهه بن جام انزار چون بحکومت متمکن شد دران وقت سلطان فیروز شاه فرمان روائے دهلی بود و سلطان سه مرتبه لشکر بر سر جام کشید بالا فرفتح کرده ولایت سنده متصرف گردید و جام را در دهلی همراه خود آورده در حضور خود داشت چون خدمات پسندیده ازو بظهور آمد باز ان ولایت را بجام ارزانی داشته رخصت آن حدود فرمود مدت حکومت او پانزده سال +

جام تماجی برادر جام بانی تهتهه سیزده سال +

جام صلاح الدین بعد از فوت جام تماجی بحکومت رسید یازده سال و چند ماه +

جام نظام الدین بن جام صلاح الدین دو سال و چند ماه +

جام علی شیر بن جام نظام الدین شش سال و چند ماه +

جام کران بن جام تماجی یک و نیم روز +

جام فتح خان بن سکندر چون آن ولایت از حاکم خالی گردید اعیان و ارکان باتفاق یکدیگر فتح خان را که از سرداران صاحب جمعیت بود و بسرداری برداشتند مدت

---

(۱) آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ و ۵۶۰ اما در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۱۷ ستمگان نوشته +

(۲) ابراز - انزار - در آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ جام انز نوشته + (۳) چهار سال - آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ +

حکومت او پانزده(۱) سال +

جام تغلق بن سکندر مدت سیزده(۲) سال حکومت کرد +

جام مبارک که از اقربائے جام تغلق بود مدت حکومت او سہ روز +

جام سکندر بن جام فتح خان بن سکندر مدت حکومت یک سال و شش ماہ +

جام سنجر بن جام سکندر مدت حکومت ہشت سال و چند ماہ +

جام نظام الدین کہ بجام نندا مشہور است بعد از جام سنجر بر مسند حکومت نشست میرزا شاہ بیگ حاکم قندہار میرزا عیسے ترخان را بر سر جام تعین کرد و متعاقب او خود نیز رسیدہ قلعہ بھکر را کہ دران ایام باین استحکام نبود محاصرہ کردہ در اندک مدت بتسخیر در آورد و بعد ان قلعہ سہوان را نیز گرفتہ بقندہار معاودت کرد مدت حکومت جام نظام الدین عرف نندا شصت و دو(۳) سال +

جام فیروز بن جام نظام الدین بعد از پدر بر مسند حکومت کامروا گشت جام صلاح الدین از اقربائے او کہ خواہرش درحبالہ نکاح سلطان مظفر گجراتی بود در ۹۱۸ھ دو مرتبہ از گجرات لشکر فراہم آوردہ جنگ کردہ فتح نمود و جام فیروز بمیرزا شاہ بیگ ارغون حاکم قندہار التجا بردہ لشکر قندہار بکومک خود طلبداشتہ جنگ نمود جام صلاح الدین درمعرکہ کشتہ شد و حکومت ولایت سندہ بلا شرکت بجام فیروز تعلق گرفت در ۹۲۷ھ میرزا شاہ بیگ ارغون از قندہار لشکر کشیدہ تھتہ را متصرف شد و جام فیروز در گجرات رفتہ در سلک امرایان سلطان بہادر شاہ ولد سلطان مظفر والی گجرات انتظام یافت و دختر خود را در ازدواج سلطان بہادر شاہ در آورد و دوران ولایت از عمدہ ارکان دولت گردید و ہمانجا زندگی بسر بردہ ودیعت حیات سپرد و از انجا حکومت سلسلہ سمگان منقطع گردید مدت حکومت جام فیروز نوزدہ سال +

میرزا شاہ بیگ پسر ذوالنون سلامت کہ امیر الامرا و سپہ سالار سلطان حسین میرزا و اتالیق پسر او بدیع الزمان میرزا بود از قبل سلطان حسین میرزا ابن بہرام میرزا برادر شاہ

---

(۱) پانزدہ سال و چند ماہ۔ آئین اکبری جلد اول صفحہ ۵۵۹ +

(۲) بست و ہشت سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۱۹ آئین اکبری صفحہ ۵۵۹۔ بست و شش سال طبقات اکبری صفحہ ۶۳۶

(۳) دوازدہ سال۔ آئین اکبری صفحہ ۵۵۹ +

طہماسپ حکومت قندہار داشت چون میر ذوالنون در جنگ شاہ بیگ اوزبک کشتہ شدہ شاہ بیگ پسر او بحکومت قندہار قرار یافت بعد ازان بقوت وشجاعت ولایت سندہ متصرف گشت و در سنہ ۹۳۰ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت سہ سال ٭

میرزا شاہ حسین بن میرزا شاہ بیگ بجاے پدر بر مسند حکومت متمکن گشتہ قلعہ بہکر را بتجدید استحکام داد و ملتان را نیز از سلطان حسین بن سلطان محمود لنگاہ بتسخیر در آورد و در سنہ ۹۶۲ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت سی و دو سال ٭

میرزا عیسی ترخان از امراے میرزا شاہ بیگ در تہتہ و سلطان محمود در بہکر دم استقلال می زدند و باہم دیگر گاہے صلح و گاہے جنگ می کردند و میرزا عیسی ترخان در سنہ ۹۷۵ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت او سیزدہ سال ٭

میرزا محمد باقی بن میرزا عیسے ترخان بر خان بابا برادر خود کہ بعد پدر بر مسند حکومت کامروا گشتہ بود غالب آمدہ باستقلال گردید و بسلطان محمود حاکم بہکر برسم پدر سلوک کردہ گاہے صلح و گاہے جنگ میکرد ایام حکومت او ہیزدہ سال ٭

میرزا جانی بیگ ابن پاینندہ محمد بن محمد باقی قایم مقام گشت و در سنہ ہزار و یک ہجری برفاقت خانخانان بملازمت اقدس مشرف گشتہ ازان ولایت داخل ممالک محروسہ گردید مدت حکومت او ہشت سال ٭

دربیان تسخیر ولایت بہکر

پیش ازانکہ تہتہ مفتوح شود در سال نوزدہم جلوس والا محبت[1] علی خان و مجاہد خان بہ تسخیر بہکر تعین شدہ بودند آنہا رفتہ محاصرہ کردند مدت محاصرہ بامتداد کشید قحط عظیم و وباے بسیار در قلعہ روے داد و بسیاری از قلعہ نشینان تلف شدند ہر کہ پوست درخت سرس جوشانیدہ میخورد از و باسلامت می ماند سلطان محمود عاجز شدہ عرضداشت بدرگاہ والا نمود کہ اگر محبت علی خان از در قلعہ برخیزد قلعہ را پیشکش شاہزادہ والا گہر می نماید پیش ازانکہ از حضور پرنور جواب برسد سلطان محمود باجل طبعی درگذشت و محبت علی خان و مجاہد خان در سنہ ۹۸۱ھ بہکر را داخل ممالک محروسہ نمودند ٭

---

(۱) محب ٭

دربیان تادیب زمینداران کوهستان پنجاب

درزمان بودن رایات عالیات بلاهور زین خان کوکہ برائے تادیب زمینداران کوہستان
تعین گردید اورفتہ بزور شمشیر وقوت تدبیر جمیع راجہائے ورایان رامنقاد ومطیع گردانیدہ
بدہچند راجہ نگرکوت وپرسرام راجہ جمون وباسوراجہ مود جگدیش راجہ گوالیار وسنسارچند
ودیگر زمینداران را بدرگاہ والا آوردہ مشمول عنایات شد وزمینداران مذکورہ بادراک
سعادت ملازمت معلے مستفید گشتہ معمور والطاف بیکران گردیدہ رخصت
انظرف باوطان یافتند وہمدرین ایام رودرسنگہ مرزبان کمایون معرفت متہرا داس
عامل بریلی بملازمت رسید وولایت کمایون بردمسلم داشتہ ومشمول عنایت فرمودہ
رخصت نمودند بعد چندسال چون راجہ باسو زمیندار مو تابع پنجاب درمقام ضلالت و
جہالت بودہ سرازانقیاد واطاعت برتافت لشکر منصور برائے تادیب او تعین گشت
بعد ازانکہ جنود فیروزی درحوالی پتہان رسید اوازخواب غفلت بیدارشدہ بملازمت
اشرف شتافتہ سعادت اندوز گردید بعد چندگاہ ازحضور موفورالسرور رخصت وطن
حاصل کردہ سربشورش برداشتہ دیہات خالصہ شریفہ نزدیکے پتہان راتاخت کرد
تاج خان بن ہندال میرزا وازعقب او حسین قلیج خان تعین شدند اینہا درنواحی پتہان رسیدند
درزمانیکہ لشکریان درصدد خیمہ زدن بودند راجہ باسو فوج آراستہ نمودار گردید فی الفور
جمیل بیگ پسر تاج خان بمقتضائے جرات ودلاوری آمادہ پیکار گردید ومحاربہ سخت
نمودہ کاررستمانہ بجاآوردہ بدرجہ شہادت رسیدہ حیات جاودانی یافت
نعش ان مغفور مغفرت الہی راآوردہ درحوالی خطہ دل کشائے کلانور بخاک سپردند
وبرمزارش عمارت عالی ساختند کہ تاحال قایم است وطوایف انام نذورات می ارند
وبحکمت ایزدی مرادات مردم کہ دران مکان نذر قبول میکنند بحصول می انجامد
القصہ راجہ باسو جنگ نمودہ روبہزیمت نہادہ اوارہ گشت ہمدرین ایام حسین بیگ
شیخ عمری بافوج منصور برراجہ مان زمیندار جمون تعین گشت راجہ نگرکوت وراجہ لکھن پور
وجسروتہ وڈہالکوت وراجہ باسو بامداد راجہ مان رسیدند وبدفعات جنگ روے داد
آخرالامر راجہ مان سبب ایمان ہزیمت خوردہ درشعاب جبال پنہان گردید وراجہ باسو

و راجهاے دیگر که با عانت او رسیده بودند گریخته رفتند و چون درانگده و جبروته و سانیه و مانکوت و اکند و روکلنت متصرف اولیاے دولت درامد و گوالیار که در تصرف راجه باسو درامده بود انرا مستخلص نموده حواله نراین داس گوالیاری نمودند بالاخر بموجب التماس شاهزاده بزرگ تقصیرات راجه باسو معاف شد و درکوهستان امنیت پدید آمد *

دربیان جشن والا

چون موسم بهار دررسید ابواب عیش و عشرت بر روے عالمیان مفتوح گردید و لطافت هوا باغ جهان را نزهت بخشید و نزاهت صبا دماغ جهانیان را نگهت بیاشید نسیم نوروزی مزاج افسردگان عالم را فرحت آورد و شمیم نوبهاری مشام ازادگان گیتی را معطر گردانید **نظم**

درخت غنچه برا ورد و بلبلان مستند جهان جوان شد و یاران بعیش بنشستند
بساط سبزه لگدکوب شد بپاے نشاط زبسکه عارف و عامی برقص برجستند

براے جشن افروزی حکم شد که دولت خانه خاص و عام که صد و بست ایوان داشت بامراے عظام قسمت شود و ضلع جهرو که مبارک را متصدیان بیوتات زینت دهند و شبهاسندل[1] را که دولت خانه خاص است باقسام قصب و دیبا و گوناگون اقمشه اینن بندی گردد و در اندک زمانے کارپردازان بارگاه خلافت و امرایان والا مرتبت بموجب حکم معلی تمام دولت خانه اعلی را بتکلفات گوناگون تزئین دادند و بارایش و پیرایش رنگارنگ اینن بستند جشن نوروزی باینن همایونی و بزم دل افروزی بطرز فریدونی اراسته گشت غلغله کوس درگوش فلک رسیده و اوازه ناے طرب در گنبد گردون پیچیده **بیت**

حاصل شده زبهجت انواع کامرانی اماده و مهیا اسباب شادمانی

درین بزم جشن مراتب امرا بعرض رسید و هر یک درخور حال باضافه سرفرازی یافت و نیز فهرست اهل خدمات معروض گشت هر کس که از روے اخلاص خدمت بجا اورده

---

[1] اسم بهاسندل شد

بود برعایت وعنایت سرافراز گشت وآنکس که مصدر کم خدمتی ونا دولتخواهی گشته بود بعزل خدمت وکمی منصب معاتب گردید وحکم جهان مطاع بصدور پیوست که تا روز شرف هریک از نوئینان وامرایان کلان ضیافت کنند تا منزل او بمقدم عالی رونق پذیرد داود درین الاقران خود سر افرازی یابد وتالابے موسوم بانوب تالاب بست دربست درعه عرض وطول وده قامت آدم عمیق درست کرده وآنرا به بست کرور تنکه نقد پر کرده بامرایے درخور منصب وبفقرائے ومساکین وسایر الناس انعام فرمودند بیت

ابر دریا دل ز دست جود او در انفعال　　مال عالم زیر پائے همت او پایمال

درچنین وقت بارگاه جهان آرا که بے اغراق پانزده هزار کس در سایه ان گنجد قضارا آتش درگرفت وتا سه روز بساط جشن وبعضے از عمارت حرم سرا سوخته خاکستر شد اندازه مبلغ قیمت ان راکه تواند دریافت چون آتش این شهر عین الکمال فرو نشست حکم شد که بجهت بزم شرف که نزدیک رسیده بود از سر نو بارگاه والا درست کرده مجلس عالی ترتیب دهند چنانچه در اندک روزها بارگاه فلک اشتباه مرتب گشت از غرایب انکه همدرین روز در دکن بدولت سرائے شاهزاده سلطان مراد آتش درگرفت القصه بزم شرف که نزدیک رسیده بود نیز بائین نیک آراستگی یافت وعالم وعالمیان فیض وافر وجهان وجهانیان بهره متکاثر اندوختند نظم

دل افروز جشنی شد آراسته　　درون وبرون هر دو پیراسته
وثاق مدور بسان سپهر　　سپهری پر از ماه وناهید ومهر

دربیان رحلت میان تان سین ومولانائے عرفی شیرازی وشیخ ابو الفیض فیضی ملک الشعرا

سرامد نغمه سرایان والا فطرت سرحلقه سرایندگان بلند فکرت میان تان سین بوسیله اواز دل نواز ونغمات منظهر انبساط مقرب انحضرت خاقانی ومشمول عنایات سلطانی بود وازمسرود خوش ونغمه دلکش او وحشیان در صحرا وطایران درهوا در دام محبت اومی آمدند بے شایبه اغراق در فن موسیقی ونغمه هندی از اغاز آفرینش تا حال مثل

او کم کسے بود ہزاران نقش دلفریب و بسیار اشعار سرود از و بر صفحہ روزگار یادگار است
این نادر العصر و وحید الدہر در سال ہفتم جلوس والا راجہ رامچند زمیندار پتنہ تاریخ صوبہ الہ آباد
خال رخسارہ پیشکش خود خیال کردہ بدرگاہ آسمان جاہ فرستادہ بود در سال سی و چہارم
او رخت ہستی خود بربست و موجب مزید تاسف خاطر قدسی گردید و
در سال سی و ششم مولانائے عرفی شیرازی نیز نقد حیات درباخت اگرچہ
در نخلبندی نظم و گلدستہ آرائے لفظ و معنی بے نظیر بود و سخنش رونق و رواج تمام
داشت اما خیلے متکبر و خودستا بود و خلاصہ عمر بمیلات نفسانی و قمار و نرد و شراب خوری
و میگساری صرف می نمود چنانچہ در حالت نزع کہ وقت یاد رب العباد است پیالہ پیالہ
و شش و پنج و چہار میگفت و در سال چہلم ملک الشعرائے شیخ ابو الفیض فیضی نیز رخت
زندگانی بعالم جاودانی کشید و شیخ در سال دوازدہم جلوس والا بملازمت اشرف
اقدس رسیدہ مورد عنایات گشت در زمان ملازمت چون شیخ را برون کٹہرہ نقرہ
استادہ کردند بے توقف و اہمال این رباعی فی البدیعہ بر زبان آورد رباعی

بادشاہا برون پنجرہ ام — از سر لطف خود مرا جادہ
زانکہ من طوطی شکر خوارم — جائے طوطی درون پنجرہ بہ

این رباعی بغایت پسند خاطر قدسی افتاد ہمان روز بہ بندگی درگاہ والا سرفراز فرمودند
چون در شعر متین و سخن رنگین و نکتہ طرازی و بدیہہ گوئے نظیر خود نداشت روز بروز پایہ
قدرش و رتبہ اقتدارش بلند گشت و در سال سی و سویم بخطاب ملک الشعرا سرفراز
گشت و در سال سی و نہم تفسیر قرآن بے نقط و کتاب نلدمن در بحر لیلیٰ و مجنون و مرکز
ادوار در زمین مخزن اسرار از نظر اقدس گذرانیدہ مورد تحسین و آفرین گردید بے شایبہ
تکلف و مداخلہ تصلف درین تصنیفات بمقتضائے دانش بلند و فطرت ارجمند گلشن سخن را
از بہار معنی طراوت بخشیدہ و اشجار دانش را باثمار اشعار مثمر ساختہ ہمچنان سلیمان بلقیس در
وزن شیرین خسرو و ہفت کشور در برابر ہفت پیکر و اکبرنامہ مقابل سکندرنامہ پیش
نہاد خاطر داشت این صحف باتمام نرسیدہ بود کہ زندگی او باتمام رسید چون مداح
و دعاگوئے حضرت خاقان زمان و معلم شاہزادہ ہائے والاشان بود دو روز پیش از
رحلت او آن حضرت از روے غریب نوازی سایہ عاطفت بر سر او انداختند و او را

کامیاب سعادت گردانیدند در زمان نزع بدیهه غریبه گفته است رباعی

دیدے که فلک بمن چه نیرنگی کرد — مرغ دلم از قفس شب آهنگی کرد
ان سینه که عالمی درو میگنجید — تا نیم نفس برا درم تنگی کرد

بادشاه آدم شناس را دل بهم بر امد که مدحت سرا و محمدت طراز پرده بر روے فرو هشت شاهزادگان والاگهر با فسوس کمر بر بستند که اوستاد دانش اموز مزاج دان خرت هستی بر بست نوئین والا قدر و خوانین عالی مقدار را باعث دل گرفتگی گردید که سر امد دم ساز ان بزم و دزم پیمانه زندگی پر کرد کار فروبستگان را آه در جگر و گریه در گلو گره شد که گره کشائے دشوار یها از جهان برفت بیت

اے دریغا اے دریغا اے دریغ — کانچنان ماهی نهان شد زیر میغ

چنانچه علامی شیخ ابو الفضل در اکبر نامه مرثیه شیخ ابو الفیض فیضی بعبارت رنگین بقلم در آورده ٭

در بیان رسیدن برهان الملک بدرگاه والا و مرحمت شدن کومک باو بر مهم اطراف دکن

او از اسمعیل بیگ نظام الملک حاکم احمد نگر که عم او بود آزرده شده بذریعه قطب[1] الدین خان غزنوی بملازمت اشرف اقدس سعادت اندوز گشته بمنصب ششصدی سرافرازی یافت و در عنقریب بمنصب هزاری عز افتخار یافته تعینات بنگش گردید بعد چند سال از انجا درحضور لامع النور رسیده استدعائے کومک برائے تسخیر احمد نگر نمود لهذا امرائے متعینه صوبه مالوه و راجے علی خان حاکم خاندیس بامداد او تعین شدند و باعانت اولیائے دولت قاهره در احمد نگر رفته با سمعیل نظام الملک جنگ کرده مظفر و منصور گشت و ملک موروثی از عم خود بتصرف درآورد چون فرمایه و بدنهاد بود دست باده دولت و حکومت گشته و حقوق نوازش بادشاهی برطاق نسیان گذاشته سر از انقیاد جناب والا برتافت و بے پروائے و بدمستی

(۱) قطب الملک خان ٭

شعار خود ساخت ملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی را که دران وقت حیات بود پیش راجے علی خان فرستادند که برہان را بشاہراہ اطاعت رہنمون گرداند ہر چند راجے علیخان اورا بطریق اطاعت ارشاد کرد از غرور مستی دنیا سر بر خط فرمان پذیری ننہاده ره نورد کفران نعمتی گردید ازانجا که کافران نعمت زود بپاداش کردار میرسند چون او از قبلهٔ و کعبه روے عقیدت بر تافته بود در اندک مدت بمکافات اعمال رسید یعنے شخصے اورا سیماب کشته که بحد کمال نرسیده بود بخوردن داد و ازتاثیر ان بیمارے صعب روے داد و باشتداد مرض راه عالم نیستی درپیش گرفت چاند بی بی خواهر او باتفاق امرا ابراهیم پسر خورد سال او را بحکومت آن ولایت بر داشته انتظام مهام بر ذمت خود گرفت چون حقیقت احوال ان حدود بعرض مقدس رسید شاهزاده سلطان مراد بالشکر گران تعین گشت شاهزاده چندگاه بجهت سامان سپاه در مالوه بوده عازم پیشتر گردید و از دریاے نربدا عبور نموده در اندک مدت ولایت برار ا میر مرتضے وکهنے مفتوح نمود و افواج قاهره بر سر احمدنگر رخصت کرد لشکر منصور غالب و فوج مقهور مغلوب گشت و راجے علی خان حاکم خاندیس درین مهم برکاب شاهزاده بوده جان نثار گردید و نیز با افواج عادل خان حاکم بیجاپور و قطب الملک حاکم گولکنده متواتر محاربه درمیان آمد و اولیاے دولت فیروزمند شدند ازانجا که شاهزاده در دکن دایم الخمر بوده از کثرت شراب زار و نزار گشت و بمهمات ان ولایت نمیتوانست پرداخت بنابران از حضور مقدس علامی شیخ ابوالفضل متعین گردید و حکم شد که شاهزاده را بنصایح ارجمند رهنمون سعادت نموده بملازمت آورد و امراے متعینه انحدود را سرگرم خدمت گرداند و اگر بودن او بانتظام مهام درانجا ضرور بوده باشد خود بمهمات پردازد و شاهزاده را روانه درگاه والا سازد و شیخ بعد رخصت از حضور فیض گنجور سطے مراحل و قطع منازل نموده بخدمت شاهزاده رسید قضارا همان دم شاهزاده از افراط بیمارے بعالم علوی شتافت و غریب شورشے در لشکر روے داد و شیخ ابوالفضل بتدابیر صایبه و پاشیدن زر بیدریغ خاطرهاے آواره را بانتظام آورد و غنیم که از اطلاع این قضیه غالب و دلیر شده بود از حسن تدبیر شیخ باز مغلوب گشت اگر درینوقت شیخ نرسیدی ان ولایت که بتلاش بدست آمده بود از دست میرفت و انتظام مهام مشکل مے بود چون

این سانحہ بعرض والا رسید موجب صد گونہ دردمندی گردید آخرالامر بصبر پرداختہ شاہزادہ دانیال را بتسخیر ولایت دکن رخصت فرمودند و حضرت خاقان زمان خود نیز بعزیمت تسخیر ان ولایت بدولت و اقبال نہضت فرمودند۔

نہضت موکب مقدس از لاہور بجانب ولایت دکن

چون از لاہور انتہاض الویہ عالیہ گردید در حوالی قصبہ بتالہ بعرض والا رسید کہ در مکان اچل فقیران مسلمین و طایفہ سناسیان با یکدیگر جنگ کردہ و فقراے مسلمین غالب آمدہ بتخانہ انجا را از روے تعدی برانداختہ خاقان زمان بمقتضاے عدالت گستری بر بے اعتدالی آن جماعۃ واقف شدہ اکثرے را در زندان فرستادند و حکم شد کہ بتخانہ را کہ بتعدی مسمار شدہ است بتجدید تعمیر کنند بعد نہضت ازانجا از دریاے بیاہ عبور فرمودہ بمنزل گورو ارجن سجادہ نشین بابا نانک کہ در معرفت الہی مشہور بود تشریف فرمودند و از ملاقات او و اصغاے اشعار ہندی تصنیف بابا نانک کہ در معرفت حق گفتہ از زبان او شنیدہ خوشوقت شدند و گورو ارجن سرافرازی خویش دانستہ پیشکش لایق گذرانید و التماس کرد کہ از نزول عساکر منصورہ در پنجاب نرخ غلہ گران بود از نیجہت جمع پرگنات زیادہ شدہ الحال از انتہاض افواج قاہرہ غلات رو بارزانی آوردہ رعایا از عہدہ اداے جمع نمیتوانند برامد حسب التماس او بدیوانیان عظام حکم شد کہ بحساب دہ دوازدہ از جمع بر رعایا تخفیف دہند و تاکید بعمال کنند کہ مطابق ان بر رعایا رعایت نمودہ زیادہ طلبی ننمایند نظم

چشم رعایت ز رعیت مگیر | تا بودت ملک عمارت پذیر
دست رعایت ز رعیت مدار | کار رعیت برعایت سپار

چون عرصہ تہانیسر مورد خیام والا گشت رعایا از ظلم تعدی سلطان کرور سے استغاثہ نمودو بیدادی او بتحقیق پیوست بموجب حکم والا او را بحلق کشیدند۔

نظم

حکومت بدست کسانی خطا است | کہ از دست شان دستہا بر خدا است
مکن خیر بر عامل ظلم دوست | کہ از فربہی بایدش کند پوست

بعد رسیدن باکبراباد چندگاه اتفاق اقامت افتاد بموجب عرضداشت شیخ ابوالفضل ازانجا بسمت برہان پور نہضت فرمودند در زمان عبور از دریاے نربدا[1] فیل خاصه که زنجیر آہن در پا داشت میگذشت چون برکنار رسید فیلبانان زنجیر اہن را تمام از طلا دیدند تحیر شده بدار وغه فیل خانه اظهار کردند او زنجیر را بچشم خود ملاحظه نموده تمامی حقیقت را بعرض والا رسانید وآن حضرت زنجیر بجنس درحضور مقدس طلبداشته بر عجایب قدرت افرید گار جلت قدرته زبان برکشادند و فرمودند که هماناً درین دریا سنگی خواهد بود که بزبان هندی انرا پارس گویند واز مساس ان اهن و دیگر فلزات طلا شود بموجب حکم والا فیلان دیگر با زنجیر هاے اهن دران دریا انداختند وملاحان غواص شعار ماشند نهنگان دریاگذار غوطه زدند وجست جوے ان سنگ کردند لیکن بهم نرسید و زنجیر دیگر طلا نگشت بیت

بقدر طاقت خود غوطها زدم بسیار ۔۔۔ نذی کرمی طلبم ان بهیچ دریا نیست

القصه ان حضرت بعد طے مراحل وقطع منازل درخطه دارالسرور برہان پور نزول اقبال فرمودند از اکبر آباد تا برہان پور دو صد وبست وهفت کروه بجریب درامد دران خطه دلکشائے جشن نوروزی ترتیب یافت مطربان شیرین ادا ومغنیان خوش نوا نغمه دل فریب وسرود دلکش دلهارا در ربودند وباواز چنگ وصدائے دستک طایر هوش را از اشیانه دماغ پرانیدند وباعث انبساط وسرور خاطر مقدس شدند

نظم

زان مطرب بزم تو زنند دست بهم ۔۔۔ کز باغ زمانه رم کند طایر غم

نی نی غلطم که هر دو دست مطرب ۔۔۔ از شاهد نغمه بوسه[2] گیرند بهم

دران بزم شادکامی علامی شیخ ابوالفضل که بمهمات دکن قیام داشت بموجب حکم والا از احمدنگر امده بعز بساط بوس قدسی معزز گشت چون وقت شب بود انجمن ماهتابی بکمال آراستگی داشت ان حضرت از غایت عنایت این بیت بروے شیخ خواندند بیت

فرخنده شبی باید وخوش مهتابی ۔۔۔ تا با تو حکایت کنم از هر بابی

شیخ ازین تلطفات کورنشات شکر بجا آورد واز روے عنایات حکومت وایالت برهان پور

---

(۱) چنبل - (۲) شادی

بعهده شیخ مقرر گشت حکم شد که چون امرا در سیاق عسرت کشیده اند تا بودن رایات عالی درین حدود بحسب تفاوت مناصب برهان پور در انعام امرا مقرر باشد و شیخ را بمنصب چهار هزاری سرافراز فرموده تسخیر قلعه اسیر که بهادر نبیره راجے علی خان حاکم انجا سر از اطاعت برتافته داشت رخصت فرمودند ؛

دربیان تسخیر قلعه اسیر و ولایت احمد نگر

شیخ ابوالفضل بعد رخصت از حضور در پایان ان قلعه آسمانی ارتفاع رسیده محاصره نمود متواتر محاربات سخت درمیان آمد چون محاصره بامتداد کشید شیخ بمقتضاے شجاعت ذاتی طناب بر کنگره قلعه نصب کرده بر فراز قلعه رفته خود را درون قلعه انداخت و جمعی کثیر همین نمط همتاے او کرده کارنامه مردمی و مردانگی بظهور آوردند و بقوت سرپنجه دلیری و زور بازوے دلاوری شیخ این عقده مشکل کشاده گردید و چنین قلعه فلک ارتفاع که فتح آن دشوار بود مفتوح گشت و بهادر حاکم انجا عاجز شده آمده ملاقات نمود و بوساطت شیخ بملازمت مقدس سعادت اندوز گشته مورد عنایات شد و قلعه اسیر باولیاے دولت تفویض یافت و شیخ ابوالفضل بجلدوی این خدمت بعنایت علم و نقاره و اسپ و خلعت خاصه سرافرازی یافته بتسخیر ناسک رخصت گشت و عنقریب بمنصب پنجهزاری سرافتخار برافراشت و مصدر خدمات شگرف گشته بمقابل عنایات والا در جانفشانی و خدمت گذاری دریغ نکرد حکم شد که تسخیر احمدنگر و دفع راجو و دیگر مفسدان بعهده شیخ ابوالفضل و ضبط ولایت برار وان نواحی بر ذمه خانخانان میرزا خان بوده باشد چون اسیر و احمدنگر و تمام ولایت نظام الملک بشمشیر همت شیخ ابوالفضل مفتوح گردید و ولایت تلنگانه را شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل بتسخیر درآورد و بهادر نظام الملک نبیره برهان نظام الملک دستگیر گردید و عادل خان حاکم بیجاپور و قطب الملک مسندنشین گولکنده عرایض نیاز و پیشکشهاے لایقه ارسال داشتند خاطر مقدس بهمه وجوه از آن ولایت واپرداخت و دران حدود چندان کار نماند شاهزاده دانیال را درانجا گذاشتند خاندیس را داندیس نام نهاده بشاهزاده مرحمت فرمودند و خانخانان را در خدمت شاهزاده و شیخ ابوالفضل را در احمدنگر مقرر فرموده از برهان پور

معاودت کرده بعد قطع مراحل وطے منازل در دار الخلافہ اکبر آباد نزول اقبال فرمودند و امرائے کہ دران مہم خدمات بجا آوردہ بودند باضافہ ممتاز شدند از بعضے تواریخ چنان بمطالعہ درامدہ کہ در ایام سابق تمام دکن در زیر فرمان فرمایان دہلی بودہ خصوص سلطان محمد شاہ فخر الدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ان ممالک را بواقعی ضبط کردہ دیوگدہ را دولت اباد نام نہادہ دار السلطنت خویش مقرر کردہ بود چون افتاب دولت او از سمت الراس گذشت و بسبب ظلمش قلوب سپاہ و رعیت از و برگشت و در جمیع اقطاع اختلال پذیرفت و حالہ زمانہ فتنہ را زائید بہر طرف امیر صدہا خروج کردند سلطان محمد شاہ بدفع فتنہ و اشوب متوجہ گجرات شد و از انجا ملک لاچین را بطلب امیر صدہا بدولت اباد فرستاد و انجاعۃ ملک لاچین را کشتہ علم بغی و طغیان بر افراشتند و علاء الدین حسن کہ بحسن گانگو مشہور و از جملہ سپاہیان ملک لاچین بود باتفاق جاعۃ اوباش در دولت اباد لواے حکومت بر افراشتہ خود را سلطان محمد علاء الدین خطاب کرد چون این معنی بعرض سلطان محمد شاہ رسید بسبب مہم گجرات فرصت دفع او نیافت و در اسرع اوقات در نواحی تہتہہ ودیعت حیات سپرد و از انجا کہ حسن گانگو از نسل بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بود ازین جہت او را بہمنہ گفتندے ❖

سلطان محمد علاء الدین عرف حسن گانگو کہ از معتقدان قدوۃ الاصفیا شیخ نظام الدین اولیا بود بموجب دعائے شیخ در ۷۴۸ھ دکن را متصرف شدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد ایام حکومت یازدہ سال و یازدہ[1] ماہ و ہفت روز ❖

سلطان محمد شاہ بن سلطان محمد علاء الدین ہزدہ[2] سال و ہفت روز ❖

سلطان محمد مجاہد شاہ بن سلطان محمد شاہ یک سال و یک ماہ و نہ روز ❖

سلطان داؤد شاہ بن عم سلطان مجاہد شاہ یک ماہ و سہ روز ❖

سلطان محمد شاہ بن محمود شاہ بن سلطان علاء الدین نوزدہ سال و نہ ماہ و بست روز ❖

---

(۱) ہفت ماہ ❖

(۲) ہفت دہ سال و نہ ماہ و پنجروز تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۲۹۵ ❖

سلطان غیاث الدین بن محمد شاه یک ماه وبست روز +

سلطان شمس الدین بن سلطان محمد شاه یک ماه وبست وهفت روز +

سلطان فیروز شاه بن سلطان محمد شاه بست وپنج سال وهفت ماه ویازده روز +

سلطان احمد شاه بن سلطان محمد شاه دوازده سال ونه ماه وبست وچهار روز +

سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاه بست ونه سال[1] ونه ماه وبست ودو روز +

سلطان همایون شاه بن سلطان علاء الدین سه سال وشش ماه وپنج روز +

سلطان نظام شاه بن سلطان همایون شاه در هفت سالگی یک سال[2] ویانزده روز +

سلطان محمد شاه لشکری بن سلطان همایون شاه در ده سالگی بود هزده سال[3] وچهار ماه ویازده روز +

سلطان شهاب الدین محمود شاه بن سلطان محمد شاه لشکری سی وهفت سال[4] ودو ماه وسه روز +

سلطان احمد شاه بن سلطان شهاب الدین محمد شاه دو سال ویک ماه +

سلطان علاء الدین بن سلطان شهاب الدین محمود شاه یک سال[5] ویازده ماه +

سلطان ولی الله بن سلطان شهاب الدین محمود شاه سه سال ویک ماه

---

(۱) بست وسه سال ونه ماه وبست روز. تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۳۸ وطبقات اکبری صفحه ۴۰۲ +

(۲) دو سال ویک ماه. تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۴۴. دو سال طبقات اکبری صفحه ۴۰۳ +

(۳) بست سال تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۶۱. هنوز ده سال چهار ماه وپانزده روز طبقات اکبری ۴۰۷ و ۴۳۰ +

(۴) چهل سال ودو ماه وسه روز. طبقات اکبری صفحه ۴۰۸ و ۴۳۶ +

(۵) دو سال وسه ماه. تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۷۵ +

وبست وہفت روز +

مجموعہ ایام سلطنت سلطان محمد علاء الدین عرف حسن گانگو بہمنہ واولادش ہفدہ نفر یکصد وہشتاد وہفت سال بود لیکن در عہد سلطان نظام شاہ نبیرہ یازدہم حسن گانگو کہ درہفت سالگی سریر آرائے جہانبانی گردید بریدنامی کہ از عمدہ امرائے بود نظر برخورد سالے سلطان داشتہ خود متعہد مہات سلطنت گردید چون برید تسلط بسیار پیدا کرد بعد سلطان نظام شاہ غالب ماند بعد فوت برید اولادش نیز استیلا ادرند وچہل وہشت سال اگرچہ اسم سلطنت براولاد حسن گانگو بود اما برید واولادش جہانبانی میکردند در سنہ نہصد وسی وپنج ہجری عماد الملک کابلی اطاعت سلطان بہادر شاہ والی گجرات قبول کردہ در دکن سکہ وخطبہ بنام او کرد دران زمان سلطان ولی اللہ را در شہر بیدر برید محبوس داشتہ خود سلطنت می کرد در ۹۳۵ھ امرایان کہ رکن الدولت بہمنہ بودند ممالک دکن را باخودہا قسمت کردہ متصرف شدند وہریک روگرداں شدہ دم استقلال زدہ سکہ وخطبہ بنام خودہا کردند تا حال اولاد اینہا دران ممالک حکومت دارد +

عادل خانیہ

حاکم ولایت بیجاپور یوسف عادلخان بنیاد سلسلہ از وست واو غلام جرکس بود کہ خواجہ محمود گرجستانی بدست سلطان شہاب الدین محمود بہمنی فروختہ وسلطان ولایت بیجاپور باو مفوض کردہ بود او بزور شمشیر وقوت وشجاعت بیجاپور را متصرف شدہ اب کشنہ گرفتہ دم استقلال زد ایام حکومت ہفت[1] سال +

اسمعیل عادلخان بن یوسف عادل خان بست[2] سال +

ابراہیم عادل خان بن اسمعیل عادل خان بست[3] ویک سال +

علی عادل خان بن ابراہیم عادل خان چہاردہ[4] سال +

---

(۱) بست سال ودوماہ. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۴۴۴ +

(۲) بست وپنج سال. طبقات اکبری صفحہ ۴۴۲ +

(۳) بست وپنج سال طبقات اکبری صفحہ ۴۴۲. بست وچہار سال وچند ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴۴

(۴) بست وپنج سال طبقات اکبری صفحہ ۴۴۳. بست وسہ سال. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۴۴-۴۶ +

ابراہیم عادل خان بن اسمٰعیل برادرزادہ علی عادل خان لغایت سال ہزار و دو ہجری شش سال سال حکومت داشت وتاحال کہ این نسخہ تحریر می درآید اولادش دران ولایت حکومت دارد +

قطب الملک حاکم ولایت گولکندہ

سلطان قلی قطب[1] الملک وزیر بہمنہ بود چون سلطان شہاب الدین محمود بہمنی غلامان را بسیار دوست میداشت سلطان قلی خودرا خود فروختہ داخل غلامان گردید روز بروز پایہ قدر او بلند گشت وبین الاقران والامثال سرفراز شدہ بحکومت ولایت گولکندہ مقرر گشت قضاءِ درسال[2] اول برگ طبعی درگذشت +

جمشید قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بست[3] سال +

ابراہیم قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بعد گذشتن برادر بر مسند حکومت وجہانداری متمکن شد مدت سی و[4] پنج سال +

محمد قلی قطب الملک بن ابراہیم قطب الملک ہزار فاحشہ نوکر کردہ دایماً ملازم رکاب داشت وبمستلذات جسمانی وحظات نفسانی اشتغال می ورزید برلولی بہاگی نام عاشق شدہ مطیع امراو گردید وشہر بہاگ نگر بنام ان لولی بناکر ولغایت سنہ ہزار و دو ہجری یازدہ سال حکومت او بودہ وبیشتر اولادش تاحال بحکومت آن ولایت قیام دارد +

نظام الملک حاکم ولایت احمد نگر

احمد بحری نظام الملک پدر او غلام برہمن زاد بود وشہر احمد نگر را او بنا کردہ ایام حکومت چہار[5] سال +

برہان نظام الملک بن احمد بحری نظام الملک بست وہشت[6] سال +

---

(۱) قطب الدین +

(۲) سی وسہ سال. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۶۸. بست وچہار سال طبقات اکبری صفحہ ۴۴۳ +

(۳) ہفت سال وکسر سنہ. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۶۹ طبقات اکبری صفحہ ۴۴۳ +

(۴) سی و دو سال وچند ماہ. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۷۲ +

(۵) نوزدہ سال. تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۰۲ +

(۶) چہل وہشت سال طبقات اکبری صفحہ ۴۳۰ وتاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۰۲-۱۲۰ +

حسین نظام الملک بن برہان نظام الملک سیزدہ(۱) سال ؛
مرتضیٰ نظام الملک بن حسین نظام الملک بست(۲) سال ؛
میرحسین نظام الملک بن مرتضیٰ نظام الملک دہ(۳) سال ؛
اسمٰعیل نظام الملک بن برہان برادرزادہ مرتضیٰ نظام الملک دو سال ؛
برہان نظام الملک بن حسین بن برہان برادرزادہ مرتضیٰ نظام الملک از اسمٰعیل نظام الملک آزردہ شدہ درحضور مقدس رسیدہ درسنہ ۹۹۹ افواج قاہرہ ہمراہ گرفتہ با اسمٰعیل نظام الملک جنگ کردہ فیروزمند گردید ثانی الحال بغرور جاہ و جلال و دولت از اطاعت بادشاہی انحراف ورزید چون او ودیعت حیات سپرد چاند بی بی خواہرش ابراہیم نظام الملک پسر خورد سال برہان نظام الملک را بحکومت برداشتہ خود کافل نظام مہام گردید افواج بادشاہی بتسخیر آن ولایت تعین گشت و بدفعات محاربات درمیان آمد آخر الامر بشمشیر ہمت علامی شیخ ابوالفضل بالکل آن ولایت مفتوح شد و داخل ممالک محروسہ گردید چنانچہ سابقاً سمت تحریر یافت از ابتدائے سنہ ۹۳۵ لغایت سنہ ہزار و دو ہجری شصت و ہفت سال آن ولایت در تصرف نظام الملکیہ ماند ؛

دربیان کشتہ شدن شیخ ابوالفضل و ازینمعنی آشوب خاطر مقدس

چون حضرت خاقان جہان در دار الخلافہ اکبرآباد نزول اقبال داشتند فرمان والاشان بنام شیخ صادر شد کہ شیخ عبدالرحمن پسر خود را بر مہام مرجوعہ نصب کردہ خدم و حشم ہمانجا گذاشتہ خود جریدہ روانہ آستان والا گردد ولہذا شیخ بموجب حکم مقدس پسر خود را با حشم و اسباب امارت در احمدنگر گذاشتہ با معدودے روانہ درگاہ گیتی پناہ گردید ازانجا کہ دران ایام شاہزادہ سلطان سلیم در الہ باس بہ بغی و نافرمانی میگذرانید و از طرف شیخ ابوالفضل آزردگی بسیار داشت و یقین میدانست

---

(۱) یازدہ سال۔ تاریخ فرشتہ۔ جلد دوم صفحہ ۱۲۹ ؛

(۲) بست و چہار سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۲۹۔ ۱۴۰؛ بست و شش سال و چند ماہ طبقات اکبری صفحہ ۴۳۹

(۳) دو ماہ و سہ روز تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۵۰۔ دو ماہ طبقات اکبری صفحہ ۴۴۱ ؛

که اگر شیخ جریده از دکن در حضور مقدس میرسد خاطر اشرف از ما زیاده منحرف خواهد ساخت از استماع اینمعنی که شیخ جریده بدرگاه قدسی روانه شده قابو یافته این راز سربسته خود را براجه نرسنگه دیو ولد مدهکر که مسکن او در راه دکن بود در میان آورد که سر راه شیخ گرفته کارش باتمام رساند چون راجه نرسنگه دیو که در بغی شاهزاده شریک بود متعهد این خدمت شده روانه گشت و بجناح استعجال خود را به مسکن خویش رسانید بعد از آنکه شیخ ابوالفضل در اوجین رسید شیخ را بعضے مردم آمدن راجه نرسنگه دیو بموجب امر شاهزاده بخیال فاسد ظاهر کردند چون قضا در رسیده بود شیخ بر اینخبر التفات نکرده از انجا روانه شد بیت

قضا نه آسمان چون فرو هشت پر ۞ همه عاقلان کور گشتند و کر

غره ربیع الاول سنه جلوس والا مطابق سنه هجری مابین قصبه آنتری و سرائے برار راجه نرسنگه دیو با فوج راجپوتان از کمین گاه برآمد و قصد او ظاهر گشت همراهان بشیخ گذارش نمودند که همراه ما جمعیت قلیل است و غنیم جمعیت بسیار دارد در قصبه انتری رفته باید نشست و بعد حصول جمعیت خاطر بیشتر روانه باید شد شیخ گفت حضرت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی این فقیرزاده را سرافراز فرموده از حضیض خمول باوج عزت رسانیده برخلاف مرضی مقدس اگر امروز از پیش این دزد گریخته خود را بنامردی موسوم سازم بکدام ابرو خود بحضور مقدس خواهم رفت و بهم چشمان چگونه روے خواهم نمود آنچه در تقدیر است بمنصه ظهور خواهد رسید این سخن بگفت و اسپ برانگیخت همدرین اثنا غنیم در رسید و جنگ واقع شد چون همراه شیخ مردم معدود بودند غنیم که جمعیت فراوان داشت غالب آمد و شیخ بمقتضائے جوانمردی و شجاعت ذاتی ثابت قدم بوده داد مردانگی داد و حمله ها نمود و جمعی کثیر از راجپوتان هجوم آوردند و شیخ ابوالفضل بزخم برچه بر زمین آمده جان نثار گشت و همراهانش نیز کشته شدند بیت

مزن با سپاهے ز خود بیشتر ۞ که نتوان زدن مشت بر نیشتر

راجه نرسنگه دیو سر شیخ را از تن جدا کرده بخدمت شاهزاده در الهاباس فرستاد شاهزاده بغایت خوشوقت شده سر شیخ را در جائے نالایق انداخت و مدتے

همانجا ماند از انجا که شیخ بمقتضاے وفور دانش و درستی تدبیر و فرخندگی منش و ستودگی اخلاق از عمده مصاحبان دمساز و قدوه محرمان راز درگاه مقدس بود چون این سانحه بعرض والا رسید ان حضرت که او را بسیار از بسیار دوست میداشتند از استماع این خبر سخت براشفتند و دست برسینه زده ان قدر غم خورده که تحریر راست نیاید و بر شاهزاده بسیار اعتراضات گذشت و مکرر بر زبان مقدس گذشت که حیف صد حیف که یار غمگسار رونق محفل قدسی بدین حال از جهان رفت دو روز و شب از غایت غم چیزے نخوردند و خواب نکردند و بے اختیار گریه می کردند بیت

شهنشاه جهان را در وفاتش دیده پرنم شد　　سکندر را شکِ حسرت ریخت کافلاطون عالم شد

راے رایان پتر داس که بمنصب سه هزاری سرافرازی داشت و فوجدار آن حدود بود و شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل با امراے دیگر براے استیصال راجه نرسنگدیو بدمال تعین شدند و حکم شد تا انکه سران بد اختر را نیارند دست از کار باز ندارند دران وقت بر زبان اقدس گذشت که عیوض شیخ سر آن بدگو هرچه باشد زن و بچه او درجواز باید کشید و ملک او را نیست و نابود باید ساخت الحق قضیه شیخ برخاطر مقدس سخت گران آمد این شیخ ابوالفضل بن شیخ مبارک بن شیخ خضر بود و شیخ مبارک در زمان خویش افضل الفضلا و عالم العلما بود در شهر آگره درس میگفت اکثر تلامذه از مدرسه افاضت او فیض یاب بودند چون درویش نهاد و فقیر وضع و بر جاده خدا پرستی قیام می داشت و بطریقه صلح کل زیست می کرد بعضے ملایان از روے غایت عداوت و عناد که با او داشتند بمناقشات علمی در پیچیده در اوایل عهد خلافت حضرت خدیو گیهان شیخ را به برگشتگی از دین اسلام تهمت نموده محضرے درست کرده در ماده قتل آن خداشناس از مفتیان فتوے نویسانیده بمواهیر مشاهیر رسانیدند شیخ ازین مقدمه واقف شده با فرزندان خود بدر رفت و چندگاه و چند روز در گوشه پنهان گردید و طرفه حادثه و عجب حالتی بر شیخ و فرزندانش گذشت آخرالامر بذریعه بعضے امرا که از شاگردان شیخ بودند حقیقت دین داری و خداپرستی شیخ و عناد و اهتمام معاندان بعرض مقدس رسید اهل بهتان و دروغ پیغوله گزین خجالت و شرمساری شدند و شیخ بیمن عدالت و انصاف سنجی بادشاه عادل از شرارت گروه باطل ستیز

دراماں بودہ بدستور سابق برجادہ فضل وکمالات قیام ورزیدہ بدرس طلبہ علم متوجہ
شد و وظیفہ از سرکار معلی مقرر گشت چون حقیقت فضایل وکمالات فرزندان آن خدا
اندیش مکرر بعرض قدسی رسید و در مادہ احضار انہا حکم والا بصدور پیوست درسال
دوازدہم جلوس مقدس شیخ ابوالفیض کہ در اشعار فیضی تخلص داشت وبزرگ ترین
فرزندان شیخ مبارک بود بملازمت اقدس سعادت اندوز گردید چنانچہ سابقاً درین نسخہ
بتحریر درآمدہ و درسال نوزدہم شیخ ابوالفضل کہ از شیخ ابوالفیض خورد بود تفسیر
آیتہ الکرسی بنام ان حضرت موشح کردہ بعز بساط بوس والا معزز گردید وپسند خاطر
دریا مقاطر افتاد چون علامتہ العصر وحید الدہر وجامع کمالات ومستجمع حسنات بود روز
بروز مورد الطاف بیکران ومشمول اعطاف بے پایان گشتہ رفتہ رفتہ پایہ قدر او از
امرائے عظام ووزرائے کرام درگذشت بمقرب الحضرت ومستشار الخلافت
گشت حتے کہ محسود دیگرے مقربان درگاہ گردید بلکہ شاہزادہ ہائے والاقدر
نیز از تقرب او حسد بردند وقابوے جستند کہ ہرگونہ اورا باید برانداخت واز حضور
مقدس جدا باید ساخت ازانجا کہ شیخ مبارک پدر بزرگوار او در زمان حیات خود
تفسیر قران مجید درست کردہ لیکن نام نامی حضرت بادشاہ دران درج نکردہ بود و
شیخ بعد رحلت پدر بے انکہ تفسیر را باسم حضرت خاقان زمان درست سازد نسخہ بسیار
نویسانیدہ بولایت ایران وتوران وروم وشام ودیگر بلاد اسلام فرستاد چون اینمعنی
بعرض مقدس رسید سخت براشفتند وشیخ ابوالفضل بسیار از بسیار مورد عتاب گشتہ
شاہزادہ سلطان سلیم کہ از گستاخی شیخ ازردہ خاطری بود وامرایانی کہ از خودرائے و
بی پروائی او زخم حسد در دلہا داشتند قابو یافتہ مقدمات دور از کار آراستہ معروض
اقدس گردانیدند درین صورت شیخ معاتب گشتہ از کورنش منع گردید چون شیخ برانتہ
بعرض اقدس رسانیدہ بود کہ من سوائے حضرت بادشاہ دیگرے را نمی دانم وبشاہزادہ ہم
التجا ندارم وبامرایان مدارات نمی کنم ازینجہت ہمگنان ازردہ می باشند وآن حضرت
اینمعنی را نیک میداشتند وشیخ را بسیار میخواستند واز تقرب او بسیار محظوظ بودند
وساعتے از حضور جدائی کردند بعد چند روز تقصیرش معاف کردہ مشمول عنایات
فرمودند لیکن مرکوز خاطر قدسی آن بود کہ شیخ چندگاہ از حضور پر نور جدا شدہ قدر

عنایات اقدس دریا بدبدین جهت بر خدمات دکن رخصت فرموده بودند چنانچه سابقاً تحریر درامده بالاخر منبطی که نوشته شد درجه شهادت یافت بے شایبه تکلف ومداخله تصلف شیخ سراپا دانش وتمام عیار وسراسر استعداد وصاحب جوهر بود دانش وادراک اوبحدی که در عمر پانزده سالگی از تحصیل جمیع علوم متعارف وتکمیل دانشمندی معروف انفراغ حاصل نموده وفضایل وکمالات اوبنوعی کہ کتب تمامے مذاهب انی توریت وانجیل وصحف هنود وغیر ذلک بمطالعه دراورده گوسے سبقت از علماسے تمامی ادیان برده وفراست وفرزانگی او بمنبطی که از کنج خمول برامده مصاحب ومقرب بادشاه روسے زمین گردید که بمشورت او انتظام مهام ممالک می شد وشجاعت ومردانگی وبخت مندی وطالع بلندی او بهمی که ولایت دکن را بزور شمشیر تسخیر نموده بمنصب پنجهزاری وپایه سپه سالاری رسید چندین ادوار باید که بدین گونه صاحب جوهری از مکامن عدم بعرصه ایجاد شتابد وبسے قرون ودهور شاید تا چنین اہل عظمت از پرده خفا بجلاسے ظهور آید کاشکی در خور کمالات خویش از عمر طبعی بهره یافتے یا در امری نمایان وخدمتے شایان جان عزیز نثار کردی تا معاوضه عنایات بادشاه زمان که در حق او مبذول شده بود از وبظهور رسیدے نظم

درین باغ سروے نیامد بلند	که باد اجل بیخش از بن نکند
نهالے بسے سال گردد درخت	ز بیخش بپارد یکے باد سخت
گر افراسیابست ور پیر زال	بباید ز باد اجل گوشمال
بهر کار از نیک وبد چاره هست	ولے چاره مرگ ناید بدست

دربیان بغی شاهزاده سلیم خلف بزرگ

درزمانیکه حضرت خاقان زمان تسخیر دکن نهضت فرمودند شاهزاده براسے استیصال رانا اودسے سنگه تعین شده بود در خطه دلکشاسے اجمیر اقامت ورزیده تدبیر تخریب وتادیب رانا در پیش داشت وراجه مان سنگه در خدمت شاهزاده سپه سالار بود درین ضمن از نوشته جات امراسے بنگاله ظاهر گشت که افغانان قابو یافته بسبب نابودن سردار عمده دران دیار مصدر شورش شده اند وفتنه وفساد بر پا گشته وکنور مهاسنگه ولد کنور جگت سنگه بن راجه مان سنگه که بنیابت راجه مان سنگه دران وقت

دران ولایت بود باندک جنگ شکست یافته راجه مان سنگه باستماع این خبر بخدمت شاهزاده التماس نمود که چون حضرت بادشاه تسخیر دکن متوجه هستند اگر شاهزاده از اجمیر نهضت فرموده تا اله‌باس تشریف ارزانی فرمایند شورش بنگاله رفع می‌شود شاهزاده بموجب التماس راجه و صلاح ملکی از اجمیر کوچ کرده باله‌باس عز نزول اقبال فرموده جاگیر ملازمان خود را که در حوالی آگره بود بطور خود گذاشته محال صوبه اله‌باس که بجاگیر اصفخان جعفر تعلق داشت بسرکار خویش گرفتند و سی لک روپیه خزانه صوبه بهار و آن حدود که کهنور[1] داس دیوان فراهم آورده بود فوج سرکار فرستاده از انجا طلب داشت و بدون حکم والا از چنین امور بعمل آوردن آثار بغی و گردن تابی شاهزاده بظهور پیوست و ارباب غرض سخنان دور از کار از جانب شاهزاده بعرض حضرت خاقان زمان رسانیدند فرمان عاطفت نشان مشتمل بنصایح ارجمند مصحوب محمد شریف ولد عبدالصمد شیرین قلم صادر گشت لیکن هیچ اثر نه بخشید بعد از انکه حضرت خاقان زمان از دکن معاودت فرموده در دار الخلافه اکبرآباد نزول اقبال فرمودند قضیه شیخ ابوالفضل نمبطی که نوشته شده رو داد شاهزاده به سی هزار سوار از اله‌باس متوجه استان قدسی گردید دولتخواهان بعرض اقدس رسانیدند که آمدن شاهزاده باین کثرت سپاه بحضور والا صلاح دولت نیست لهذا فرمان عالیشان بنام شاهزاده صادر گشت که امدن آن فرزند باین روش صلاح و پسندیده نیست اگر مطلب باظهار جمعیت سپاه است مجرای آن بظهور پیوست باید که مردم خود را بحال جاگیر رخصت کرده جریده بملازمت شتابد و درصورتیکه ازین طرف واهمه بخاطر داشته باشد باز عنان عزیمت بصوب اله‌باس برتابد بعد ازانکه خاطر عزیزان فرزند اطمینان پذیر دارا ده ملازمت مقدس نماید شاهزاده در جواب فرمان والاشان عرض داشت مشتمل بر عجز و نیاز و عقیدت خویش ارسال داشت و بصوب اله‌باس عطف عنان نمود بعده فرمان والاشان صادر گشت که صوبه بنگاله واودیسه بان فرزند مرحمت شده بدان صوب شتابد شاهزاده بدان سمت قبول نکرد ازین معنی نیز مردم سخن وحشت افزا از جانب شاهزاده بعرض مقدس رسانیدند و موجب برهمزدگی طبیعت والا گردید سلیمه سلطان بیگم را برای دلجوئی شاهزاده فرستادند ان عصمت قباب تا اله‌باس رفته بهرگونه خاطر رمیده شاهزاده

---

[1] کنور داس، (۲) کهسور داس، (۳) یا کسود داس +

راتسکین داده ہمراه خود گرفته روانه حضور شد چون یک منزل از اکبرآباد رسید باستدعاے شاهزاده حضرت مریم مکانے والده ماجده حضرت خاقان زمان تشریف برده شاهزاده را بدولت خانه خود آوردند خاقان زمان بموجب امر حضرت مریم مکانے درانجا تشریف شریعت ارزانی فرمودند و شاهزاده بوساطت حضرت مریم مکانے ملازمت نموده سر بر پائے مبارک نهاده یک هزار مهر طلا بصیغه نذر و نهصد و هفتاد و هفت زنجیر فیل پیشکش گذرانیدند ان حضرت از روے عنایات شاهزاده را در آغوش گرفته از ملاقات فرزند بغایت خوشوقت شدند و دستار از فرق مبارک برگرفته بر سر شاهزاده نهادند و حکم شد که کوس شادمانی بلند آوازه کنند در سال چهل و هشتم جلوس والا این قران السعدین اتفاق افتاد بعد چندگاه شاهزاده را باستیصال رانا رخصت فرمودند شاهزاده بواسطه بعضے موانع یا از روے خلاف حکمی ترک مهم رانا نموده بے رخصت و بے اجازت اقدس باز بطرف اله‌باس رفت و این معنی باعث از ردگی خاطر مقدس گردید چون در سال چهل و نهم حضرت مریم مکانے نقاب گزین خلوت سرائے بقا شدند خاقان زمان با ئین نیاگان خویش سر و ریش مبارک سترده لباس ماتم پوشیدند و نعش مقدسه بر دوش گرفته قدمی چند رفته روانه دهلی کرده با دل بریان و دیده گریان معاودت کردند شاهزاده باستماع این قضیه از اله‌باس در حضور اقدس رسیده سعادت اندوز ملازمت والا گردید ✦

در بیان رحلت شاهزاده سلطان دانیال

در دکن موقع افراط شرب گردید هرچند فرامین نصایح صادر می گشت و معتمدان با ندرزگوے تعین می شدند خود را ضبط نمی توانست کرد یک چند خانخانان میرزا خان و خواجه ابوالحسن بموجب حکم اقدس در خلا و ملا دید بانان گذاشته احتیاط بلیغ کردند ان عهید باده بے اختیاره تقریبات شکار بر انگیخته بصحرا رفتن اختیار نمود و قرادلان عرق جانسوز در نال بندوق انداخته میرسانیدند و گاه ره روده گوسفند از شراب پر کرده در زیر دستار پنهان می آوردند رفته رفته از افراط باده کشی

ومیگساری شاہزادہ زار و نزار گشت واشتہا ضعیف گردید بحدے کہ بوے طعام از نیش عقرب گزیدہ تر منودی و حواس ظاہر معزول العمل شد و بیاری سخت روی داد تا چہل روز بر بستر ہلاکت افتادہ بود ہر چند اطبا تدبیرات منودند و بمعالجات پرداختند سودمند نگردید بیت

نیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر | باتش میبروند این عاقلان از راہ آب آخر

بالاخر بتاریخ بست و ہشتم شہر شوال سنہ پنجاہ جلوس والا مطابق سنہ ہزار و سیزدہ ہجری در عمر سی و سہ سال و شش ماہ ازین دار فنا بمنزل بقا رحلت منود این داستان جانکاہ را دلی باید از سنگ سخت تر تا بشرح درارد و این قصہ جانسوز را جانی باید از اہن قوی تر تا بیان تواند کرد از ارتحال ان نونہال گلشن اقبال در عین بہار جوانی و اغاز شگوفہ زندگانی حضرت بادشاہ را حالتے روے داد کہ ہیچکس را مباد خروشش دل خراش و نوحہ جگر تراش بر اوردہ می گفتند ہیہات ہیہات برقی از غضب الہی نازل گشت و خرمن عیش و عشرت را سوختہ گردانید و ابر سیاہ قہر ایزدی برخاست و گلشن ارام و مسرت را بخاک برابر ساخت گاہے شعلہ آتش غم در کانون سینہ افروختن اغاز کردی و گاہے گاہے خار خار الم چون نیش زنبور در خاطر خلش منودی بیت

دردی بدل رسید کہ ارام جان برفت | شد حالتے پدید کہ تاب و توان [illegible]

دربیان رحلت حضرت خاقان زمان

انحضرت از قضیہ شاہزادہ سلطان مراد سابقاً غمناک واندوہگین می بودند در ینولا کہ حادثہ جانکاہ حادثہ گشت داغ بالاے داغ گردید و دو زخم غم بر دل نشست و دو نشتر الم بر جان شکست و دو دریاے ہموم طوفانی کرد و دو برق غموم جان ستانی منود از کثرت اندوہ ان حضرت بر بستر بیاری افتادند و مزاج اقدس از مرکز اعتدال برگشت و انحراف پذیرفت ذاتے کہ سلامتی عالم در سلامت او بود از کسوت صحت عاری گشت و وجودیکہ نظام سلسلہ جہان از میامن عدالت او سمت انتظام داشت از حلیہ تندرستی عاطل گردید خیر خواہان براے صحت و شفا بمزارات شریفہ واماکن متبرکہ بسے ہدایا و صلات فرستادند و بفقرا و صلحا فراوان صدقات دادند حکیم علی

که سرآمد حکمای روزگار بود متصدی معالجه گردیده تا هشت روز دست تصرف باز داشت و طبیعت مقدس را بحال خود گذاشت که شاید بقوت خویش دفع عارضه تواند نمود و چون بیماری باشتداد انجامید روز نهم بمداوا پرداخت تا ده روز هر چند تدبیرات معالجات بکار برد فایده نکرد و باستعمال متحیر گردید و دوائے که از تاثیرات ان اب جریان بند توانست کرد بکار رفت اما سود نیفتاد و چندین مرض مختلف جمع شدند که معالجه یکے موجب ازدیاد دیگرے می شد **بیت**

چو آید قضا از مداوا چه سود | چه جائے پزشک ار مسیحا چه سود
چو ز اندازه بگذشت سوء المزاج | فروماند عاجز طبیب از علاج

درین مدت ان شیر دل قوی همت با وجود کمال ضعف راتبه دیدار از منتظران باز نداشت و پرده نگرفتند و هر روز بجلوه جمال آرائے خویش آرام بخش مترصدان می شدند و چون عارضه مستولی و ضعف قوی گشت روز دهم حکیم علی دست از معالجه باز کشید و از بیم انکه مبادا پرستاران حرم سرائے خاص از اشتعال آتش مصیبت غم قصد جان او کنند ان حضرت را بحالت نزع گذاشته بجانب شیخ فرید بخاری گریخته رفت شب چهارشنبه دوازدهم جمادی الآخر سنه هزار و چهارده هجری مطابق چهارم آذر ماه الهی سنه ۵۱ جلوس والا که عمر گرامی بشصت و پنج سال قمری رسیده بود در شهر آگره یعنی اکبرآباد روح مقدس بعالم علوی خرامیده ان صدرنشین اورنگ خلافت سریرآرائے ملک بقا گردید و سایر ارباب[1] شریعت روز دیگر تجهیز و تکفین نموده وجود مطهر[2] را در باغ سکندره حوالی اکبرآباد بجوار رحمت ایزدی سپردند پرستاران حرم سرائے مقدس موها کندیدند و چهره ها خراشیدند و خاصان بارگاه قدس گریبان جان خود دریده در خاک و خون غلطیدند از مشاهده این حال قیامت انگیز خون از خارا میچکید و از آتش سینه و آب چشم کبودپوشان دامان سپهر میسوخت و جیب آفتاب تر می شد ازین واقعه هایله سپهر گردان را از فرط غم پائے رفتار سست گردید و مهر رخشنده از غایت الم راه مشرق گم کرده سراسیمه حال گشت ماه از وفور اندوه تن بکاستگی در داد و ستارگان صورت دانه اشک پذیرفتند **نظم**

دگرگونه شد آسمان و زمین | ز فوت شهنشاه دنیا و دین

---

(۱) سه بذات پیوست (۲) مطهره

دل خلق شد ز آتش غم کباب | بنائے جہان از حوادث خراب
همه کرد جامه سیاه و کبود | زخون دل از چشمها را ندرود
همه بر سر افشاند از غصه خاک | چو جامه همه سینها کرد چاک

فضلائے اہل دانش و شعرائے صاحب سخن تاریخ فوت ان حضرت بعبارت رنگین واشعار متین تحریر در آورده داد سخنوری دادند ازانجمله آصف خان جعفر چنین گفته

بیت

فوت اکبر شہ از قضائے اللہ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ

مدت سلطنت پنجاه و یک سال و دو ماه و نه روز

ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ عرف شاہزادہ سلطان سلیم بن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بتاریخ پنجشنبه چہار دہم جمادی الثانی سنه ۱۰۱۴ ہجری بساعت مسعود که مختار انجم شناسان رصد بند و منظور ستاره شماران فکرت بلند بود در قلعه ارک دار الخلافت اکبرآباد که سن شریف ان حضرت بحساب قمری سی و ہفت بود اورنگ خلافت را بجلوس اقدس ارتفاع آسمانی بخشیدند و جہان را عیش و عشرت و آئین دولت تازه شد و نقاره عیش و شادمانی بلند آوازه گشت بارگاہے ترتیب یافت دلکش تر از بزم فریدونی و انجمنے آراسته گشت بائین بابری و ہمایونی جہان پیر برگ و نوائے جوانی از سرگرفت و عالم دلگیر عشرت فراموش کرده را بیاد آورد سپہ سالاران جہان کشا و سرداران صف آرا فوج فوج تسلیمات مبارکبادی و کورنشات ائین شادی بتقدیم رسانیدند و طوائف اعاظم و اہالی و افاضل و موالی مراسم تہنیت و تعظیم بجا آوردند

نظم

سرائے جہان را نوائے سرود | فرستاد ہردم بشادی درود
یمین و یسار و فراز و نشیب | نبد ہیچ پیدا جز ائین و زیب

دران جشن فرخنده محمد شریف ولد خواجه عبدالصمد شیرین قلم را بخطاب امیر الامرائے و منصب جلیل القدر وکالت سرافراز فرموده مہر اشرف را بجواہر زواہر قیمتی

آراستہ بدست اقدس پیرایہ گردنش ساختند و میرزا غیاث بیگ را بخطاب اعتمادالدولہ و میرزا جان بیگ را کہ در زمان شاہزادگی دیوان بود بخطاب وزیرالممالک اختصاص بخشیدہ ہر دو را بخدمت دیوانی شریک کردند و زمانہ بیگ را کہ در ایام شاہزادگی خدمات شایستہ بجا آوردہ و شرایط بندگی بتقدیم رسانیدہ بخطاب مہابت خانی و پیر خان لودی را بخطاب صلابت خانی نواختند و بعد چند سال صلابت خان بخان جہان مخاطب گشت و شیخ فرید بخاری کہ از سادات عظام موسوی و تربیت یافتہ حضور حضرت بادشاہ جنت آرامگاہ بود و بخدمت بخشیگری خرد داشت بمنصب پنجہزاری ذات و بپایہ بلند میر بخشی سر افتخار برافراخت و راجہ مان سنگہ را خلعت چارقب و شمشیر مرصع و اسپ خاصہ لطف فرمودند و بصوبہ داری بنگالہ رخصت نمودند و خان اعظم میرزا عزیز کوکلتاش و آصف خان جعفر را کہ از صوبہ داری بہار در حضور اقدس رسیدہ بود بانواع عواطف سرفراز فرمودہ در حضور مقدس داشتند و ہمچنان امرایان دیگر را بقدر مراتب بعنایات بیغایات غرافتخار و شرف امتیاز سرافراز فرمودند*

دربیان بغی شاہزادہ سلطان خسرو خلف بزرگ و دستگیر شدن او

پور بزرگ آنحضرت بسبب صحبت خوشامد گویان کور باطن خیال سلطنت در سر داشت چہ حضرت بادشاہ غفران پناہ در زمان رحلت فرمودہ بودند کہ شاہزادہ سلطان محمد سلیم عیش دوست است قابلیت سلطنت ندارد و سلطان خسرو پسرش بجمیع خوبیہا آراستہ و قابل خلافت است باین تقریب ماخولیا در دماغش جا گرفتہ ہمیشہ از خدمت پدر والا قدر متوحش و رمیدہ می بود و بعد شش ماہ از جلوس مقدس شب یکشنبہ ہشتم ذی الحجہ با معدودے از محرمان راز و معتمدان خانہ بر انداز از ارک دارالخلافہ اکبر آباد براٰمدہ راہ فرار پیش گرفت از کوتہ اندیشی او امیر الامرا واقف شدہ بیتوقف بملازمت رسیدہ اینخبر متوحش بعرض والا رسانید ہمان ساعت بخشی الممالک شیخ فرید بخاری را با اکثرے از امرا برسم منقلا رخصت فرمودند و آخرہای شب آنحضرت نیز بدولت و اقبال رایت توجہ برافراشتند در سواد شہر صبح مراد بر دمید میرزا حسن پسر شاہرخ میرزا کہ رفیق طریق بغی شاہزادہ بود در ظلمت شب راہ مقصود گم کردہ سرگشتہ بادیہ ادبار میگشت اولیای دولت گرفتہ آوردند بموجب

حکم والا حوالہ اہتمام خان کوتوال گردید کہ در زندان مکافات گرفتار باشد۔

القصہ چون شاہزادہ در متھرا رسید حسن بیگ بدخشی کہ از کابل می آمد بشاہزادہ ملاقات نمودہ رفیق ادبار گشت در اثنائے راہ ہر کس کہ می یافتند غارت می کردند و سراہا را آتش می دادند و اسپان مسافران و سوداگران و طوایل سرکار بادشاہی کہ در اماکن سر راہ بود گرفتہ بہ پیادہائے ہمراہی می بخشیدند تا انکہ بلاہور رسیدند عبدالرحیم دیوان از برگشتگی بخت آمدہ ملاقات و رفاقت کرد و دلاور خان صوبہ دار لاہور اختیار ملاقات نکردہ در استحکام قلعہ اہتمام تمام نمود شاہزادہ ہر چند سعی کرد قلعہ لاہور بدست نیامد چون خبر آمدن شیخ فرید بخاری بالشکر گران در نواحی سلطان پور شہرت پذیرفت شاہزادہ دست از لاہور باز داشتہ رو بجانب شیخ فرید آورد و در حوالی گوندوال ہر دو لشکر باہم پیوستند و نایرہ قتال وجدال گرم گشت و اکثرے از طرفین کشتہ شدند ہمدرین اثنا خبر نزول رایات اقبال در رسید و شیخ فرید بخاری بہ گرم تر گردید شاہزادہ تاب نیاوردہ با حسن بیگ بدخشی و دیگران رو بفرار نہادہ مقارن ان حضرت بادشاہ نیز دران عرصہ نزول اقبال فرمودند راجہ باسورا کہ از زمینداران عمدہ کوہستان پنجاب بود و دران نزدیکے بملازمت اقدس رسیدہ بود بتعاقب شاہزادہ رخصت فرمودند و از غایت عنایت شیخ فرید را کہ بر شاہزادہ مظفر شدہ بود در آغوش مبارک گرفتند و شب در خیمہ شیخ گذرانیدہ روز دیگر متوجہ لاہور شدند شاہزادہ میخواست کہ بجانب اکبرآباد روانہ شود حسن بیگ بدخشی ظاہر کرد کہ بکابل رسیدن بصلاح مقرون است چون کہ جاگیر من در راہ است سامان نمودہ بکابل رسیدہ شود و از انجا جمعیت فراہم آوردہ رو بہندوستان کردہ شود چرا کہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ و حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بتقویت کابل ہندوستان را گرفتہ بودند و دیگر سخنان دور از کار درمیان آورد لہذا شاہزادہ نادان بحسب صلاح حسن بیگ بدخشی روانہ بسمت کابل گردید چون بدریائے چناب رسید خواست کہ از گذر شاہ پور بگذرد و کشتی بہم نرسید از انجا برگشتہ بر گذر سودھرہ آمد وقت شب بود بہ تردد بسیار یک کشتی بہم رسید میخواست کہ از دریائے عبور نماید از شور و غوغائے چودھری سودھرہ واقف گشتہ ملاحان را از گذرانیدن مانع شد چون صبح بر دمید و شہرت پذیرفت کہ این شاہزادہ است میر ابوالقاسم خان و ہلال خان خواجہ سرا کہ در

حدود گجرات بودند ازین معنی اطلاع یافته دررسیدند و شاهزاده را با حسن بیگ بدخشی
و عبدالرحیم گرفته در گجرات بردند و حقیقت را بدرگاه والا عرضداشت نمودند روز
دوشنبه سلخ محرم ۱۰۱۵ه در باغ کامران میرزا واقعه لاهور این معنی بعرض والا رسید
بموجب حکم اقدس امیرالامرا در گجرات رسیده شاهزاده را با همراهانش در حضور والا
آوردند شاهزاده را دست بسته و زنجیر در پاے انداخته بتوره چنگیزخانی از طرف
چپ به پیشگاه قهرمان حاضر آوردند و حسن بیگ بدخشی را دست راست شاهزاده و
عبدالرحیم را دست چپ ایستاده نمودند حکم شد که خسرو خسران زده را در سلسل
محبوس دارند و حسن بیگ را در پوست گاو و عبدالرحیم را در پوست خر کشیده
واژگون بر خر انگوش نشانده بدور شهر گردانند فرمان پذیران بموجب حکم والا بعمل درآوردند
پوست گاو زود تر خشک شده حسن بیگ بدخشی زیاده از چهار پاس زنده نماند و به تنگی
نفس درگذشت و بمکافات اعمال رسید و عبدالرحیم که در پوست خر کشیده بود از
اشتداد حرارت که در و استیلا آورد خیار و ترب و غیر ذلک انچه از رطوبت می یافت
می خورد و آن روز و شب زنده ماند و روز دیگر بحسب التماس باریافتگان محفل عالی حکم
شد که اورا از پوست خر بر آوردند کرم بسیار در پوست افتاده بود بهر حال جان داد و
بروفق حکم معلی از باغ کامران میرزا تا دروازه دولتخانه جمعی را که به باد شاه زاده رفاقت
کرده بودند دو رویه بر دار کشیدند بطریق بیل فوج فوج از پیکرهاے بیجان بر سر چوبها
در هر دو طرف دو رویه ایستاده نموداری عجیب و تماشاے غریب مینمود و بینندگان
در گرداب تحیر و تحسری افتادند و عجب حالتے بر نظارگیان روی داد عالم عالم مردم از شهر
بتماشاے آن حاضر شدند شاهزاده را بر فیل سوار کرده از میان دارها گذرانیدند تا همراهان
خود را بدین حال به بیند شاهزاده از دیدن حالت رفیقان خویش در عرق خجالت غرق گشت
و نزدیک بود که ازین شرمساری قالب تهی نماید بهر حال ازانجا در قلعه آورده در زندان
تادیب محبوس نمودند بعد چندسال که حضرت خاقان زمان مجموعه کمالات صوری
جامع آیات معنوی مظهر ایزد پرستی و خداشناسی چندر روپ سنیاسی ملاقات کردند
و از صحبت ان درویش خدا اندیش بسیار محظوظ شدند آن صاحب حال و قال بدلایل
معقوله و منقوله در باب تخلیص شاهزاده سفارش نمود لهذا چندگاه بارسلام یافت

اما خلاصی او نگردید و نیز نوبتے چون آن حضرت جشن نوروزی آراستہ و اسباب عیش و عشرت پیراستہ بودند شاہزادہ سلطان پرویز التماس کرد کہ ما تمامی برادران در ظل عاطفت اقدس بکامرانی و کامیابی ہستیم مگر برادر کلان یعنی شاہزادہ خسرو در شکنجہ تادیب گرفتار است چون مدتے در زندان ماندہ و بمکافات کردار رسیدہ حضرت درحق او مہربان شوند بموجب التماس شاہزادہ سلطان پرویز چندروز خلاصی یافتہ بود باز محبوس گردید و در زمانے کہ بادشاہزادہ خرم المخاطب بشاہجہان بمہم دکن رخصت گشت شاہزادہ خسرو را مسلسل حوالہ کردند چنانچہ در سال پانزدہم جلوس والا در ہمان طرف در زندان خانہ ودیعت حیات سپرد و بر زبانہا افتاد کہ بادشاہزادہ شاہجہان او را اینچنان تنگ کردہ بود کہ در زندان فنا گرفتار گشت۔

القصہ چون شیخ فرید بخاری بر شاہزادہ سلطان خسرو فتح یافت بجلدوی این خدمت بخطاب مرتضےٰ خانی سرافراز گشت و بموجب التماس شیخ مذکور در پرگنہ بہروال بمکانے کہ شیخ رایت فتح برافراشتہ بود شہر آباد و سرائے وسیع احداث نمودہ بفتح آباد موسوم گردیدند و آن پرگنہ بجاگیر شیخ فرید مخاطب بمرتضےٰ خان مرحمت شد +

توجہ موکب والا بسیر کابل و بعضی سوانح بدائع در منزل علی مسجد وغیرہ

در آغاز سال دویم از لاہور متوجہ سیر و شکار کابل شدند بعد طے مراحل و قطع منازل چون منزل علی مسجد مورد خیام اقبال گردید عنکبوتے بنظر اقدس درآمد کہ بکلانے بمقدار خرچنگ بود و گلوے مارے کہ بدرازی دو درعہ شرعی باشد گرفتہ می فشارد و لحظہ تماشائے فرمودند تا آنکہ مار جان داد و این معنی باعث تعجب گردید از انجا منزل بمنزل طے مسافت نمودہ بدار الملک کابل نزول اقبال فرمودند و از سیر اماکن آن دیار حظ وافر برداشتہ بموجب حکم والا متصل باغ شہر آرا کہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ احداث فرمودہ بودند باغے دلکشا و مطبوع موسوم بباغ جہان آرا طرح انداختند و جوئے کہ از گذرگاہ می آمد در وسط خیابان آن نزہت کدہ جاری گردید کہ از نزاہت و لطافت باب سلسبیل پہلو مے زند و تا این زمان از ہردو باغ از کمال طراوت و لطافت سیرگاہ مقرری کابل است و بشاہ لالان[1] مشہور و در زمان بودن کابل بعرض رسید کہ در

---

(۱) شاہ لالا +

درمیان ضحاک و بامیان کہ جانب بلخ سرحد کابل واقع شدہ کوہے است کہ دران مدفن خواجہ تابوت میگویند و مدت چہار صد سال از تاریخ فوت اونشان مے دہند عضایش ازہم نریختہ و مردم رفتہ زیارت میکنند و بر گردنش زخمی است کہ چون پنبہ را از فراز آن برمیگیرند خون ترشح مینماید تا ہمان پنبہ بالاے زخم نہند خون از جریان نمی ایستد برائے تحقیق این مقدمہ معتمد خان عرف محمد شریف مؤلف اقبال نامہ جہانگیری بتعین گشت و جراحی ہمراہش رخصت یافت کہ زخم بچشم خود دیدہ آمدہ حقیقت را بعرض رساند معتمد خان بران سرزمین رفتہ از مردم انحدود واقعف شدہ زیر کوہے کہ متصل بامیان واقع است رفت وران کوہ دری نمودار گشت بمقدار دو نیم درعہ از زمین بلندیکے را بر فرازان برآوردہ بوسیلہ دستگیری او بالا شدہ با چند کس دیگر درون آن رفت ایوان سہ درعہ طول و یک و نیم درعہ عرض و درون ایوان خانہ مربع چہار درعہ در چہار درعہ بود و دران تابوتے بنظر درآمد مشعل روشن کردہ تختہ از بالاے تابوت برداشتند میت را دیدند کہ بآئین اسلام رو بقبلہ خوابیدہ و دست چپ بر ستر عورت دراز کردہ مقدار نیم درعہ کرپاس بالاے ستر ماندہ واز اعضایش انچہ بر زمین پیوستہ بوسیدہ و از ہم ریختہ شدہ است و بقیہ درست و چشم برہم زدہ و دندان یکے از بالاے و یکے از پایان در لب ہا نمایان و گوش کہ بر زمین پیوستہ تا نیمے از گردن خاک خوردہ و ناخنہاے دست و پا درست داشت لیکن زخم معلوم نگشت واز کہن سالان آن دیار چنان بظہور پیوست کہ در جنگ چنگیز خان و سلطان جلال الدین منگ برنی در سنہ ۶۱۶ این مرد شہید شدہ واز ہمان مدت درینجا ہمین طور افتادہ معتمد خان بعد تحقیق این مقدمہ در حضور پر نور رسیدہ حقیقت را بعرض مقدس رسانید فرمودند کہ از عجایب قدرتہاے ایزدی و بدایع حکمت ہاے سرمدی وقوع این غرایب چہ عجب بالجملہ بعد سیر و شکار کابل و گلگشت این عشرت سرا لعطفِ فرمودہ داشتہ بہندوستان فیض نشان معاودت فرمودند ✦

بیان درآمدن نورجهان بیگم زوجه شیرافگن خان بحرم سرای قدسی

این شیرافگن علی قلی استجلو نام داشت و سفرچی شاه اسمعیل خلف شاه عباس صفوی والی ایران بود بعد ازانکه شاه اسمعیل برحمت حق پیوست علی قلی مذکور از راه قندهار در زمان خلافت حضرت بادشاه خلد آرامگاه بهندوستان آمد چون بملتان رسید او را بخانخانان میرزا خان که متوجه فتح تهته بود ملاقات دست داد خانخانان حقیقت او را بدرگاه والا معروض داشت و غایبانه درسلک بندهای آستان فلک نشان منتظم ساخت واو دران مهم ترددات نمایان بظهور آورد بعد فتح تهته چون درحضور رسید بموجب التماس خانخانان بمنصب لایق سرافراز گشت و درعهد سلطنت حضرت بادشاه بشیرافگن مخاطب گشت و درصوبه بنگاله جاگیر یافت چون طبعش بفتنه جوئی و شورش طلبی مفطور بود درزمانی که قطب الدین خان ولد شیخ سلیم چشتی بصوبه داری بنگاله رخصت یافت بخان مذکور اشاره رفت که اگر شیرافگن برجادهٔ صواب ثابت قدم بوده باشد بحال خود داشته سرگرم خدمت دارد والا روانه درگاه والا سازد درصورتیکه بحضور والا نیاید بسزا رساند قطب الدین خان در بنگاله رسیده بعد چندگاه روانه بردوان گردید شیرافگن که دران حدود جاگیر داشت استقبال نمود در وقت ملاقات مردم قطب الدین خان هجوم آورده دور او برگرفتند شیرافگن طرز و وضع مردم معاینه نموده شمشیر کشیده بر شکم قطب الدین خان چنان زخم کاری زد که روده او بیرون افتاد و همانجا جان بحق تسلیم کرد دران حال مردمان قطب الدین خان هجوم آورده شیرافگن خان را بقصاص خون آقای خویش بقتل درآوردند صبیه غیاث بیگ المخاطب باعتمادالدوله در حباله زوجیت شیرافگن مذکور بود این غیاث بیگ پسر خواجه محمد شریف طهرانی است خواجه درمبادی حال دیوان بیگی محمد خان تکلو حاکم هرات بود که در وقت تشریف بردن حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه بعراق بموجب امر بادشاهی خدمت شایسته بتقدیم رسانیده و فرمان شاه طهماسپ والی ایران درباب سرانجام ضیافت و مهمانداری که در اکبرنامه داخل شده بنام همین محمد خان است بعد فوت محمد خان خواجه محمد شریف مذکور بخدمت شاه طهماسپ پیوست و بوزارت سرافرازی یافت

بعد ازانکه خواجه مذکور فوت شد خواجه غیاث بیگ و خواجه طاہر ہر دو پسرانش بہندوستان آمدند و خواجه غیاث بیگ دو پسر و یک دختر داشت بعد رسیدن در قندہار دختر دیگر تولد شد ازانجا روانه شده در فتح پورسیکری بملازمت حضرت بادشاه جنت آرامگاه سعادت اندوز ملازمت گردیده بمقتضائے کاروانی در اندک فرصتے دیوان بیوتات گردید چون نویسنده کاروان و خوشنویس بود و شعر متین داشت و در کار کشائے اہل حاجات و رشوت گیری بے نظیر بود روز بروز پایه قدرش افزود و موجب پیش آمد او شد و دختر دویم که در قندہار ولادت یافته بود در عقد نکاح شیر افگن درآورد و در ہنولا که شیر افگن به تقریبے که نوشته شده کشته گشت متصدیان صوبه بنگاله منکوحه او را که دختر غیاث بیگ بوده باشد و در ماده فرستادنش بدرگاه فلک اشتباه حکم جہان مطاع صادر شده بود روانه حضور مقدس نمودند ازانجاکه طنطنه جمال بے مثال ان ماہر و سے پری تمثال در سامع جہانیان میرسید و وصف حسن و خوبی آن خدیو کشور محبوبی بر السنه عالمیان بدین نمط جاری بود که نقاش ازل بزیبائی او برلوح وجود نقشے نکشیده و مصور لم یزل برعنائی او در جریده ہستی شکلے نه آفریده مہر درخشان از چہره رخشان او نور بوام میگرد و ماه تابان از تابش رخساره پرانوار او روشنی میخواهد خامه در تعریف رویش فواره نور می شود و نامه در توصیف رخسارش چون چمن بہاری میگردد

مثنوی

قدش نخلے ز رحمت آفریده	زبستان لطافت سرکشیده
رخش ماہی ز برج اوج فردوس	ز ابر و کرده آن مه خانه در قوس
بزیر چرخ کس پیدا نه گردد	که رویش بیند و شیدا نه گردد

حضرت خاقان زمان با صفائے خوبہائے آن ماه لقا تخم عشق و محبت در مزرعه جان می افشاندند درین صورت عجب نیست که شیر افگن بموجب امر والاقتل رسیده باشد چون ہنگام طلوع کوکب طالع و ایام سطوع اختر بخت ان ملکه روزگار بود و وقت در رسید در سال ششم جلوس والا داخل حرم سرائے گردید نخستین نور محل خطاب یافت و بعد آن به نورجہان مخاطب گشت ان حضرت شیفته حسن بے نظیر و فریفته لقائے دل پذیر آن ماه منیر فلک خوبی گشتند و مست باده محبت شده دل و جان و ملک و

نال ورزد عشق ان نازنین باختند اخبار فریفتگی و شیفتگی ان حضرت بر حسن دل فریب ان ماه وش در اکناف گیتی انچنان اشتهار یافت که حکایت خسرو در محبت شیرین و داستان مجنون در عشق لیلی مشهور بود بلکه آن داستان کهن از جریدهٔ روزگار منسوخ گشت واین حکایت نو برالسنه خورد و بزرگ جاری گشت **نظم**

زجام محبت چنان مست شد | که سررشته کار از دست شد
فرو بست چشم خرد دست عشق | خرد را چکار است با مست عشق
دلش بود مشغول محبوب و بس | نه فکر جهان و نه پروائے کس
زمام ارادت بدو داده بود | کزو شور بر جانش افتاده بود
بجان بود در بند از عان او | نمیزد نفس جز بفرمان او

الحق بیگم در حسن وخوبی طاق و در نیک ذاتی و فیض بخشی شهرهٔ آفاق بود در خوش خلقی و خوشخوئے بے همتا و در نیک نهادی و نیکنامی یکتا از فرط عقل و دانش روشن ضمیر و بعلو فطرت و فراست عدیم النظیر با نتظام امور سلطنت سکندر اندیشه و بانتساق مهام مملکت ارسطو پیشه بداد و دهش بے محابا و به بخشش و بخشایش حاتم آسا در خداجوئی و خداطلبی درویش کردار و در شجاعت و دلاوری مردانه وار چنانچه گفته اند

بیت

نورجهان گرچه بصورت زن است | در صف مردان زن شیرافگن است

طبیعت متین وشعر رنگین داشت اگرچه از بیگم اشعار دل پذیر بسیار است اما در ایامے که ستاره ذوذنب طلوع شده این بیت خوب گفته **بیت**

ستاره نیست بدین طول سر بر آورده | فلک بشاطری شاه سر بر آورده

و نیز در باب ماه عید گفته است **بیت**

هلال عید بر اوج فلک هویدا شد | کلید میکده گم گشته بود پیدا شد

القصه تمامی امور سلطنت و مهام مملکت بقبضهٔ اقتدار و کف اختیار نورجهان بیگم در آمد و رفته رفته کار بجائے رسید که از بادشاه جز نامی نماند ان حضرت میفرمودند که من سلطنت را به نورجهان بیگم ارزانی داشتم غیر از یک سیر شراب و نیم سیر گوشت مرا هیچ نمی باید ان کد بانو در جهرو که می نشست و تمامی امرا حاضر گشته کورنشات

وتسلیمات بجامی آوردند وگوش بر فرمان داشته مطابق احکام قدسیه عمل مینمودند
وفرامین بنام امرائے متعینه ممالک محروسه صادر می شد وطغرائے فرامین چنین می
نوشتند حکم علیه عالیه مهد علیا نورجهان بیگم بادشاه وسجع مهراین بود بیت

نورجهان گشت بحکم الله　　همدم و همراز جهانگیر شاه

اگرچه خطبه بنام بیگم نبود اما سکه باین نقش منقش گردید بیت

بحکم شاه جهانگیر یافت صد زیور　　بنام نورجهان بادشاه بیگم زر

اعتماد الدوله پدر والاقدر بیگم بمنصب وکالت کل مقرر گشت وابوالحسن برادر کلان بیگم
بخطاب اعتقاد خانی وخدمت میرسامانی سرافرازی یافت بعد چندگاه بخطاب
اصف خانی ممتاز گردید وجمیع خویشان ومنتسبان بمناصب بلند ومراتب ارجمند
اختصاص یافتند بلکه غلامان وخواجه سرایان بخطاب خانی وترخانی سرافراز گشته
بین الاقران والامثال سربلند شدند بیت

بخت دوید و در دولت کشاد　　بیشتر از خواهش او هدیه داد

دربیان بازآمدن خان عالم از ایلچی گری ایران

درسال دهم جلوس والا از ایران معاودت نموده بشرف بساط بوس مقدس معزز گردید
وزنبیل بیگ ایلچی با مراسله شاه والاجاه برفاقت خان عالم بملازمت رسیده سرافراز
گشت از التفاتے که شاه باخان عالم مبذول داشته اگر بشرح در آید محمول براغراق
می شود ودر محاورات اکثرے خان عالم خطاب می فرمودند وزمانے از خدمت جدا
نمی کردند اگر روزے پاسی بضرورت درکلبه خویش ماندی شاه بے تکلفانه بمنزلش
تشریف می بردند وحق آنست که خان عالم این خدمت را بشایستگی بتقدیم رسانیده
که تااین زمان مقدمات عقل ودانش که درجواب وسوال شاه ودیگران بظهور آمده
وزر پاشی وزرریزی که دران دیار نموده ودیگر مراتب ذکر مجلس هاست چون از خدمت
شاه رخصت شده بیرون شهر منزل نموده شاه والاجاه بے تکلف خود بمشایعه
تشریف آورده عذرها خواست چون این همه مراتب بعرض مقدس رسید خان عالم
مشمول عواطف فراوان ومورد ملاطفت بے پایان گردید وباضافه منصب

ورعایت بادشاہی ممتاز وسربلند گشت بے شایبہ تکلف ایلچی گری کہ او کردہ دیگرے نکردہ باشد وہ ایران اہل ہند را نیک نام کردہ آمد ✤

نہضت موکب والائے مقدس بسیر وشکار گجرات یعنی احمداباد

درسال دوازدہم جلوس والا ان حضرت بسیر وشکار گجرات نہضت فرمودہ بعد قطع مسافت در احمد آباد نزول اقبال فرمودند اگرچہ آب وہوائے ان ملک بر مزاج مقدس ناخوش افتاد واز سیر آن ولایت خاطر مقدس مکدر گشت اما تفرج دریائے شور کہ سی کروہی احمدآباد واقع است باعث انبساط خاطر اشرف گشتہ تدارک ناخوشی خاطر قدسی گردید در وقت رسیدن بگجرات خیر النسا بیگم بنت خانخانان التماس کرد کہ باغ خانخانان متصل گجرات واقع است ارزو دارم کہ دران باغ ضیافت حضرت نمودہ سرافرازی حاصل کنم ملتمس او باجابت مقرون گشت چون موسم خزان بود وتمام برگ درختان ریختہ واشجار باغ از سرتا پا برہنہ بود نظم

هر شجر باغ ز سرتا بتن ... ماند ز بے برگی خود برہنہ
ریختہ کرد درختان ز سر ... گشت زمین پر ز درمہائے زر

ان عفت سرشت برائے آراستن باغ وپیراستن گلشن وترتیب درختان وزینت خیابان واجرائے اب تاکید کرد کاریگران نادرہ کار وصانعان بدایع نگار فن صنعت گری را کار فرمودہ ہر نوع درختے کہ دران باغ بود برگ وگل آن را از کاغذ رنگا رنگ ومیوہ ان از موم بہمان شکل واندام ورنگ وطرز آراستند واقسام میوہ از نارنج ولیمون وسیب وانار وشفتالو وغیر ذلک بر اشجار درست ساختند وہمچنان انواع شقایق ریاحین وگوناگون گلہائے رنگین وبوتہا با برگ وشاخ کاغذین ترتیب دادند چنانچہ از گونہ گونہ میوہ واثمار واشجار ورنگارنگ گلہا ونہال درمین موسم خزان جلوہ بہار بر روے کار آمد وآن گلشن در وقت برگ ریزی مانند ایام نوروزی بشگفتگی وتازہ روے نمودار گشت بیت

درختان شگفتند بر طرف باغ ... برافروختہ ہر گلے چون چراغ

آن حضرت دران باغ مطرا وحدیقہ فرح افزا کہ در شگفتہ روئے دم مساوات بباغ بہارین

سبز و تشریف بردہ موسم خزان فراموش کردہ بے اختیار برائے چیدن گل و میوہ دست مبارک دراز کردند و ثانی الحال بر حقیقت کار واقف شدہ بسیار محظوظ شدند و بر صنایع بدایع کاری گران و تجویز و تمیزان عفت نشان آفرین فرمودہ باضافہ جاگیر و انعام سرافراز فرمودند و ازانجا معاودت بدار الخلافہ نمودند۔

ولادت باسعادت سلطان محمد اورنگ زیب پسر بادشاہزادہ سلطان خرم

پیش ازین در حرم سرای قدسی بادشاہزادہ سلطان خرم از عفت قباب ممتاز بانو بیگم بنت آصف خان نوز دہم صفر سال دہم جلوس والا سلطان دارا شکوہ و چہارم جمادی الاول سال یازدہم سلطان محمد شجاع بعالم وجود آمدہ بودند درینولا ہنگام مراجعت از گجرات در مقام حوالی موضع دہود شب یکشنبہ دوازدہم ابان ماہ الٰہی مطابق یازدہم شہر ذی قعدہ سال سیزدہم جلوس میمنت مانوس موافق ۱۰۲۷ھ ہجری محمد اورنگ زیب سعادت ولادت یافت از طلوع آن اختر برج خلافت ہزاران انبساط نصیب روزگار جد بزرگوار گردید و از ظہور ان گوہر درج سلطنت فراوان نشاط قرین حال پدر والا قدر گشت در بارگاہ مقدس بزم عیش و عشرت آراستہ و مجلس فرح و مسرت پیراستہ شد کوس شادی بلند آوازہ گشت و طنطنہ مبارکبادی و مبارکی از ہر طرف در رسید بشاط نشاط از کران تا کران کشیدہ آمد و نوای ارغنون تہنیت از زبان صغار و کبار برآمد نہال امال خیر خواہان سربلندی گرفت حدایق امید خلایق نضارت پذیرفت ہمایون ذاتی کہ ازین وجود مبارکش ناہید بزم سرور آراستہ ساز بہجت نواخت فرخندہ طالعی کہ از برکات ذات ملایک صفاتش خورشید در ذروہ شرف رایت افتخار بلند ساخت **قطعہ**

ہنبود در رخ ز مطلع امید اختری	کز مہد دولتش گل خورشید رفتہ اند
بکشادہ اند اہل ادب لب بتہنیت	آوازہ ولادت او در شگفتہ اند
گلبانگ تہنیت شدہ از ہر طرف بلند	دلہا ز عیش چون گل خندان شگفتہ اند

اختر شناسان فکرت بلند و اصطرلاب دانان رصد بند که در استخراج تقویم و تخریج احکام مهارتی عظیم داشتند بفکر فلک پیما و خرد کواکب سنج سیر افلاک نموده در تشخیص زمان سعادت وتحقیق وقت ولادت باسعان نظر ولمعان فکر زایچه طالع مولود کرده از طلوع و غروب کواکب وشرف وهبوط انجم واتصالات اختران بایک دیگر و نظرات ستارگان باسره‌ها وتفاصیل دقایق احکام وتشریح حقایق امور از طول بقا وعلو ارتقا بر مدارج سلطنت ومعارج خلافت گذارش نمودند بیت

طالع عالم شده میمون به نیکو اختری　　منتظم شد سلک ملک و دین بوالا گوهری

بمقتضای خجسته اختری انوار بخت مندی وطالع بلندی از ناصیه حال پیدا واز فرخ فالی تاریخ ولادت باسعادت از لفظ آفتاب عالمتاب هویدا اکنون که نسخه تحریر می در آید آن خورشید اوج اقبال و درخشنده کوکب برج جاه وجلال زیب اورنگ خلافت هندوستان است الهی فراوان سال زینت بخش سریر جهانبانی ورونق افزای تخت گیتی ستانی باد بیت

یکی غنچه از باغ دولت دمید　　کز ان سان گلی چشم گیتی ندید

دربیان مقرر کردن مناره وچاه ودرختان در شاهراه وعمارات جهان گیر آباد ولاهور

درسال چهاردهم جلوس والا از اکبر آباد تا لاهور در شاهراه بمسافت هر کروه مناره بلند که رهگذران را دلیل راه بوده باشد ودر دو کروه چاه پخته که سفر گزینان از آب آن فیضیاب شوند و دو رویه رسته درختان که راه گرایان در ظلال آن آسایش واز اثمار آن حلاوت یابند مقرر گشت اگرچه رسته درختان در شاهراه اختراع شیرخان افغان است اما در عهد دولت حضرت خاقان زمان رواجی تازه یافت حسب الحکم والا فرمان پذیران مناره وچاه احداث کردند واشجار میوه دار نشانیدند آن حضرت در ایام شاهزادگی در بنجاه شیخو پور نام دیهی متصل ساهولی بنام نامی که بمناسبت اسم شیخ سلیم درویش که از دعای آن مستجاب الدعوات آنحضرت سعادت ولادت

یافتہ بسلطان شیخو مشہور بودند آباد کردہ ومختصری از عمارات اساس نہادہ حوالی آن را شکارگاہ مقرر کردہ بودند در ینولا آن را پرگنہ علیحدہ کردہ بجہانگیر آباد موسوم فرمودند و از پرگنات جوار دہات دران پرگنہ داخل نمودہ بجاگیر سکندر رسالے قراول مرحمت گشت و بموجب حکم والا عمارت دولتخانہ وتالاب کلان ومنارہ بلند اساس نہادند وبعد از سکندر را بجاگیر اما دولتخان مقرر شد وسربراہی عمارت بعہدہ او قرار یافت وبہمہ جہت یک لک وپنجاہ ہزار روپیہ خرچ گردید وہمدرین سال دولتخانہ سرکار والا در دار السلطنت لاہور مشتمل براقسام نشیمن دل کشا وانواع اماکن فرح افزا بعمارات متین تعمیر یافت وہشت لک روپیہ خرچ گردید رباعی

زہی صفائے عمارت کہ در تماشایش | بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار
ہوائے او متنوع چو فکرت نقاش | زمین او متلون چو صفحہ گلزار

دربیان تعریف و مذمت تنباکو ومنع گشتن آن بموجب حکم والا

اگرچہ آغاز برآمدن تنباکو از جزایر فرنگ است کہ آنرا حکما واطبا در برخے ادویہ بکار می بردند وبرائے دفع بعضے امراض کشیدن دود ان تجویز میکردند و بعضے مردم صحیح المزاج ہم دوست میداشتند لیکن چندان رواج نداشت واز فرنگ کمتری آوردند آخر الامر در ممالک ہندوستان کشادرزان عالم عالم کاشتہ تمتع یافتند و حاصلات آن را بر اجناس دیگر تفوق می جستند خصوص در عہد سلطنت ان حضرت کشت ان رواج بسیار یافت وبکشیدن دود ان ہمہ کس آرزومند گشت امرا ووزرا وشرفا ونجبا وصلحا وزہاد وفضلا وشعرا وبلغا وفصحا وحکما ونجما وفقرا وغربا رغبت آن نمودند وخورد وبزرگ ووضیع وشریف مایل آن گشتہ بر جمیع مکیفات وتمامی ماکولات و مشروبات مقدم داشتند گزین ما حضر مہمانان وبہترین تحفہ اخلاص مندان گشت وتاثیرات عمل آن بمرتبہ رسیدہ کہ طالبش ترک اکل وشرب لابد تواند کرد اما از احتراز نتواند نمود وہمہ کس از لعاب دہن غیرے کراہت دارد لیکن از کشیدن تنباکو احدی تمیز کف کس وناکس درمیان نمی آرد ہر چند تلخیش بیشتر بر دلہا شیرین تر دور خش گران تر میگردد ودودش در نظر طالبان کحل الجواہر وآتش آن باعتقاد ارادتمندان

آتش عزیزی مینماید بیت

بسیار کسے کہ خواہدش از دل و جان   کمیاب۔ کسے بود کہ او را کم خواست

بے شایبہ تکلف مصاحبی است در سفر و حضر ہمدم و ہمراز در خلا و ملا ہم نفس و دمساز انجمن آرائے خلوت گزینان صومعہ وار مسرت پیرائے محفل نشینان بخت بیدار معشوقیست دل فریب از سلسلہ دو دبان حلقہ زلف مشکین مویان کمند عشق برگردن جان جہانیان انداختہ و از آتش محبت شمع تمنا در نہان خانہ دل عالمیان روشن ساختہ عاشقی است بوالہوس با پری رویان بوسہ بازی نمودہ و از لب ہائے دلبران ماہ جبین چاشنی گرفتہ عندلیبی است ہزار داستان در نغمہ سرائے دل فریب مشتاقان و از نوا سنجی مایل ساز طالبان فرمان روا ایست تاج گزین کشور کشاہی است تخت نشین از نی علم عالم گیری بر عرصہ دلہا افراختہ و از آوازہ غلغل کوس جہانبانی و جہانستانی بر تسلیم جاہا نواختہ طالبان ان را ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است و چون بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است بیت

آن حریفانے کہ تنباکو کشند   اولش اللہ و آخر ہو کشند

استغفر اللہ چہ می گویم و چہ می نویسم بشنو تنباکو کیفی است بدتر از کیفیات و شغلی است موجب تضیع اوقات قفلی است بر دہان از یاد سبحانی بندیست بر زبان از ذکر یزدانی پسندیدہ طبع بوالہوسان بادہ خوار مقبول مزاج مصطبہ نشینان می گسار مردود اہل دلان فرخندہ منش مذموم خردمندان والا دانش فعلی است عبث یعنی از سوختن و آتش خوردن و دود آشامیدن عملی است بیجا یعنی دود را غذا کردن و معنی باد در دہان کوفتن معہذا چندین مضرت بدنی از و پیدا و ضرر ابدانی از و ہویدا میگردد یعنی روے نورانی را خیرہ و چہرہ ارغوانی را تیرہ می سازد دماغ را مختل ذہنی را زایل می کنند انار بلغم و سرفہ از و پیدا می شود و زحمت دق وضیق النفس رو می نماید و دہن گندہ و بدبو می گردد و مرات ضمیر پر زنگ و صحیفہ دل سیاہ می گردد بیت

تنباکو نوش را سینہ سیاہ است   اگر باور ندانی نے گواہ است

بالجملہ چون رواج ان بسیار گردید و امیر و فقیر و صغیر و کبیر مایل آن شدند حضرت خاقان دوران باستماع این فعل عبث یعنی کشیدن دود تنباکو حکم فرمودند

دا اکردون ہ

وبناظمان ممالک وحاکمان مملکت مناشیر مطاعه در ماده اندفاع این بدعت و انعدام بیع وشرائے ان بصدور پیوست وبنا بر مزید احتیاط وپاس حکم والا و عبرت طالبان اکثری راکه با وجود صدور حکم جرات بکشیدن آن منودند در شهر لاهور تشهیر فرمودند بلکه بعضے زالب بریدند اما ازبسکه عالمی طالب این دود سیه گردید با وجود امتناع وتادیب عبرت پذیر نشدند واجتناب نورزیدند وروز بروز این بدعت افراط پذیرفت **قطعه**

باسیه دل چه سود گفتن وعظ نرود میخ آهنی در سنگ
آهنی راکه مورچانه بخورد نتوان بر داز دبصیقل زنگ

دربیان بعضے از سوانح بدائع

در مینولا بعرض والا رسید که در اکبرآباد عورتے سه دختر بیکبار توامان زائیده بود اکنون بازیک پسر ودو دختر برادر ده وهمه حیات هستند ونیز معروض مقدس گشت که عورت زرگری اول مرتبه حامله گردیده بعد دوازده ماه زائید واز حمل دویم پس از هیزده ماه وسویم بعد دوسال فرزند آوردد در مدت حمل کاروبار خانه راچنانچه رسم مردم نامراد است می کرد وهیچ چه بر ودشوار ومشکل نبود نوبتے دختر باغبانی بنظر اقدس در آمد باریش وبروت انبوه ظاهرش بمردان مشتبه وریش اواز وجب زیاده ودرمیان سینه هم موے انبوه اما پستان نداشت لعورات حکم شد که اورا درگوشه برده کشف ستر منوده حقیقت رامفصل معروض قدسی دارند میا داخنثے بوده باشد ظاهر شد که محض عورت است نوبتے در وثیقی شیر لال خان نام قوی هیکل تربیت کرده از نظر گذرانید فرمودند که باگاو جنگ اندازد خلق کثیر برائے تماشائے هجوم آورده بود جمعے از جوگیان نیز محو تماشائے بودند شیر دیدبایک جوگی که برهنه بود بطریق ملایبت نه بطرز غضب چنانچه باده خود جفت می شود بحرکت درامد وبعد از انزال گذاشت وباعث تعجب گردید وحکم شد که ان شیر را قلاده وزنجیر واکرده زیر جهروکه بلا نمایند همچنین قریب پانزده شیر دیگر نره وماده زیر جهروکه گذاشتند وشیران هیچکس ازار نمی رسانیدند وازان شیرها بچه ها بوجود آمد ونیز چندی یوز در

در باغ جہروکہ گذاشتند کہ از انہانیز توالد و تناسل گردید بعرض رسید کہ حکیم علے
در خانہ خود حوضے احداث نمودہ و در کنج حوض در زیر آب خانہ پرداختہ در غایت
روشنائی و دران خانہ بتچہ ریختے و چند کتابہا نہادہ و طلسمے بکار بردہ کہ ہوا آب را
نمیگذارد کہ دران خانہ دخل کند ہر کس کہ میخواہد کہ تماشا انجا برود برہنہ شدہ لنگ
بستہ در آب فرومی رود و دران خانہ رفتہ لنگ گذاشتہ رخت خشک کہ در انجا
گذاشتہ اند می پوشد و دران خانہ جائے دہ دوازدہ کس است کہ باہم نشستہ
صحبت دارند حضرت خاقان زمان تماشائے ان تشریف بردند بروشے کہ
گذارش یافت دران خانہ رفتند و محظوظ شدند و حکیم علی بمنصب دوہزاری
سرفرازی یافت نوبتے در دیہی از دیہات جالندہر تعلقہ پنجاب برق بر زمین افتاد
و دوازدہ درعہ در طول و عرض نوعے سوختہ شد کہ نشانی از رستنی و سبزہ نماند
محمد سعید حکیم جالندہر بر سران قطعہ زمین رفتہ کندانید ہر چند می کندید ند اثر
حرارت بیشتر ظاہر می شد بعد کندیدن پنج و شش درعہ زمین پارچہ آہن تفتہ برامد
و بحدے گرم بود کہ گویا ہمین زمان از کورہ آتش برامدہ چون بہوا رسید سرد گردید
آن را بجنس بحضور مقدس ارسال داشت و از نظر اشرف گذشت بموجب حکم والا
حوالہ استاد داؤد آہنگر گردید او سہ حصہ اہن برق یک حصہ اہن دیگر آمیختہ
دو شمشیر و یک خنجر و یک کارد درست ساختہ بنظر انور گذرانید و پسند خاطر فیاض
زمان افتاد نوبتے ان حضرت در خطہ دل کشائے متہرا برائے دیدن درویش
خدا اندیش کہ بعضے مردم اورا از باریافتگان درگاہ الوہیت دانستہ اکثر خوارق
بیان میکردند و بعضے بسحر و جادو نسبت میدادند متوجہ شدند چون وقت نماز
شام بود بعد از انکہ درویش از نماز فارغ شد پنج درویش دیگر آمدہ برابر
ان درویش کہ مرشد انہا بود ایستادہ دست بمناجات برداشتہ بمبداے
فیاض توجہ نمودند کہ بیکبار از ہوا بر سرش زر پاشی گردید قریب ہفتصد اشرفی
طلا مرتبہ بمرتبہ بارید درویش نصف اشرفی بخاقان زمان دادہ گفت کہ در خزانہ
خود نگاہدارند گاہے کمی نخواہد شد و نصف بدرویشان حواشی خود قسمت کرد
آن حضرت متعجب شدہ رخصت گشتند در راہ بخاطر اشرف گذشت حیف

صد حیف کہ بدرویش دست بوس نکردم همدرین اثنائے خادم آن درویش کامل آمده گفت که دست بوس شما بدرویش رسید ازین معنی زیاده تر تعجب افتاده فرمودند که ایا از کشف و کرامات دانسته شود یا سحر و جادو تصور نموده آید یا از تسخیر اجنه باید دانست آخر الامر بتحقیق پیوست که این همه از نتایج و فور عبادات و حصول کمالات است رباعی

کاملے از خاک گیرد زر شود | ناقصے را سیم خاکستر شود
سنگ گر خارا و گر مرمر شود | چون بصاحب دل رسد گوهر شود

رسیدن جماعۂ بازی گران بنگاله بحضور مقدس و تماشائے انواع حیرت افزا

اول تخم اقسام درخت بر زمین ریخته چندبار گردان گردیدند و افسون ها خواندند یکبار از چند جا شروع بر روئیدن درختان گردید در طرفة العین درخت توت و سیب و نارجیل و انبه و امرود و اناناس و انجیر و خرما و مینگک که هیچکس آن را پربار ندیده و موج دریا مینگک را بکنار می انداز د نمودار شده آهسته آهسته از زمین بر آمده هر درخت بقدر انداز خود بلند شده و شاخ و برگ بر آورده شگوفه بهار نمودار کرد بازیگران التماس نمودند که اگر حکم شود میوه این درختان بحضور ایم حکم شد همچنین بکنید فے الحال بر گرد درختان گردیدند و افسون خواندند بلا تعلل انبه و سیب و توت و انناس و انجیر و غیر ذلک چیده در حضور اشرف آوردند و حاضران انجمن والا بموجب حکم خوردند و لذت بسیار یافتند بعد ان مرغے چند درمیان آن درختان ظاهر کردند که هرگز باین خوش رنگی و مقبولے و نغز آوازے مرغ ندیده و این همه مرغان درمیان آن درختان نواسنج و نغمه طراز بودند بعد از ساعتے آن درختان بمثال وقت خزان برگهائے سرخ و زرد نمودار کردند و اندک فرصتی زیر زمین فرو رفتند و از نظر نظارگیان پنهان شدند ٭

دیگر دران شب که جهان سیاه و تاریک بود یکے از بازی گران برهنه شده

وغیراز پردہ ستر عورت چیزے با خود نداشت چرخے چندند و بعد ان چادرے گرفت و آئینہ جلی از میان چادر بر آورد کہ از شعاع ان شب تیرہ درینگ روز روشن گشت وان قدر نورانی شد کہ از دہ روزہ راہ ہرکس آمدہ ظاہر کرد کہ در فلان شب طرفہ نموداری گردید واز آسمان آنچنان روشنائی ظاہر گشت کہ ہرگز بدان روشنائی روز ندیدہ ایم +

دیگر ہفت نفر می ایستادند و نطق زبان را مطلق نمی کشودند واز ایشان زمزمہ خوانی وخوشگوئی بظہور می آمد کہ گویا ہفت نفر بیک، آواز یا صوت میخوانند +

دیگر قریب بصد تیر سر سیدادند و معلق بہوا نگاہ میداشتند و میگفتند کہ ہرگاہ امر شود یکے از آن تیرہا را آتش وہیم حسب الامر شمع در دست گرفتہ تیر ہوائے را کہ دو تیر پرتاب راہ از ایشان دور بود آتش میزدند و نوعے با دوگری میکردند کہ اگر دہ تیر را حکم میشد یکبارگی آتش میدادند +

دیگر پنجاہ تیر پیکان دار و کمانی حاضر ساختند یکے از ایشان کمان را بدست گرفت و تیر انداخت در ہوا بلند رفتہ ہمانجا ایستاد تیر دیگر سر دادند با تیر اول بند شد ہمچنین چہل ونہ تیرہا ہم بند کردند تیر اخرین کہ گذاشتند ہمہ تیرہا را از ہم جدا ساخت +

دیگر بست من گوشت و برنج و مصالحہ در دیگ، انداختہ آب سرد دران کردند واصلا آتش در زیر آن نمودند دیگ خود بخود در جوش آمد و بعد از ساعتے سر دیگ را واکردند قریب بصد لنگرے طعام بر آوردند و بخورش مردم دادند +

دیگر فوارہ در زمین خشک نصب کردند وسہ بار... دور آن گشتند آن فوارہ بیک بار بجوش آمدہ قریب دہ ذرعہ بلند شد ... آب از فوارہ میجوشید وگل افشان می شد واز آب فوارہ کہ بزمین میرسید زمین نم نمی گرفت و قریب یک ساعت فوارہ در جوش بود چون فوارہ را بر داشتند ازان زمین اثر آب پیدا نبود وباز فوارہ را بر زمین نصب کردند درین مرتبہ از یک، سر فوارہ آب، پیدا میشد واز یک سر آتش گل افشان می بود قریب دو گھری این تماشا کردند +

دیگر یک نفر از ایشان ایستادہ شد و نفر دیگر بالاے کتفت او ایستادہ ...

شصت نفر بالاے یک دیگر بهم ایستاده گردند و یک نفر بازیگر آمده نفر اولین را معه دیگران برداشته بر دوش خود گرفته روان شد +

دیگر یک نفر ایستاده کردند دیگرے دست در عقب او کرده ایستاد تا چهل نفر بر پشت یکدیگر پیچیده ایستادند و نفر اولین قوت کرده این چهل نفر را برداشته در میدان گردید این قدر قوت از حد قیاس بشری افزونست +

دیگر آدمی را آوردند و یک یک اعضاے آن را جدا کرده بر زمین انداختند ساعتے همچنان اعضاے او افتاده بود باز پرده بر و کشیده یکے از بازیگران اندرون پرده رفته بعد از ساعتے بیرون آمد چون پرده را برداشتند آن شخص سلامت برخاست که گویا هرگز زخم بر بدن او نبود +

دیگر کلاوه ریسمان آورده سر ریسمان گرفته کلاوه را در هوا سر دادند تار آن بنوعے بلند شد که سر دیگر بنظر نمی آمد یک نفر از اهل یراق بسته حاضر آمد و گفت که دشمنان من در هوا آمده ایستاده اند بجنگ می روم این بگفت و براه تار ریسمان بجانب آسمان عروج کرد چندانکه از نظر تماشائیان غایب گشت بعد از ساعتے از تار ریسمان خون تقاطر کرد و بعد آن بدفعات اعضاے تمام بدن جدا جدا گردیده سر و یراق بر زمین افتاد و دران حال زنش از پرده بیرون آمده اعضاے شوهر خود را جدا جدا دیده نوحه زنان گریه کنان اجازت سوختن خود گرفته در همان هنگامه آتش افروخته با اعضاے شوهر خاکستر گردید ساعتے نگذشته بود که آن شخص بهمان طرز با یراق از بالاے آسمان براه تار ریسمان فرود آمده تسلیمات بجا آورد و گفت قتال حضرت بر دشمنان ظفر یافته آمده ام و اعضاے که فرو ریخته از دشمن من بود چون حقیقت سوختن زوجه خود اطلاع یافت فریاد و ناله بنیاد نهاد و گفت اگر زن مرا پیدا کنید بهتر والا خود را در آتش انداخته خاکستر میسازم چنانچه براے سوختن مستعد گردید درین اثنا زن او آمده حاضر گردید و گفت که اے شوهر خود را مکش که من زنده ام ازین معنی موجب تعجب نظارگیان گشت +

دیگر کیسه را سوده افشاندند هیچ چیز در و نبود بعد ازان دست اندرون کرده دو خروس برآوردند خوش رنگ و کلاه دهر دو خروس را بجنگ در آوردند هرگاه

این خروس ها بال بہم میزدند آتش از بال ایشان گل افشان می شد و یک ساعت نجومی باہم بجنگ بودند چون پرده برروے خروس کشیده برداشتند کبک رنگین نمودار شده بنیاد خوشخوانی کردند که گویا نزدیک اینها آدم نیستند بہمان قہقہه که در دامن کوه میزنند نواسنج بودند باز نقاب برروے کبک برآوردند چون برداشتند بجاے کبک دومار سیاه پشت قرمزی کنچه سر نمودار گردید چنانچه دهن باز کرده سراز زمین برداشته بهمدیگر بپیچ خوردند و جنگ کردند و مست شده افتادند و بعد آن در زمین غایب شدند +

دیگر بر زمین کولابی ساختند و گفتند که سقایان از اب پرسازند چون پرگشت پرده برروے ان کشیده برداشتند اب بمرتبه یخ بسته بود که فیلان بران گذشته هرگز شکسته نشد گویا ان یخ سنگ بود +

دیگر دو خیمه روبروے هم بفاصله یک تیرانداز ایستاده کردند اول دامن خیمه بالا زدند و گفتند به بینید که در خیمه چیزے هست یا خالیست یکے از بازی گران دران خیمه رفت و دیگرے داخل خیمه دیگر شد و گفت که از جانوران چرنده و پرنده بهرکرا نام برند ازین خیمه بیرون آورده جنگ کنانیم حکم شد که شتر مرغ را براورند فی الفور ازین خیمه دو شتر مرغ بیرون آمدند و با یکدیگر جنگ کردند چنانچه سر همدیگر را خونین نمودند و باهم بسیار آزار دادند فاما هیچکدام از هم پاے کم ننهادند آخر اینها را از هم جدا کرده درون خیمه بردند بعد آن بفرمایش شاهزاده سلطان خورم از هر دو خیمه دو نیله گاو فربه و کلان و مست براورده جنگ کنانید گاهے این ان را پیش می برد گہی آن این را باینطرف می آورد تا دو گہڑی این نیله گاو باهم جنگ نمودند مجملا ازین هر دو خیمه هر جانورے را که نام می بردند بازی گران درحال ظاهر می ساختند +

دیگر طشت بزرگ از آب صاف پر کردند و بر زمین گذاشتند و یک گل سرخ را در دست داشته گفتند که هر رنگ بفرمائید در آب فرو برده نمایم این گل را در آب فرو برده آوردند گل زرد بود و باز در آب انداخته آوردند تا ریخی شد مجملا گل را صد بار در آب انداخته هر بار رنگ تازه ظاهر گشت همچنین کلاه ریسمان

سفید در آب فرو بردند سرخ شد و دیگر بار زد و بر آمد همچنان چند مرتبه که این پیمان در آب
انداخته هر مرتبه رنگ دیگر نمودار گردید +

دیگر قفس چهار پهلو آوردند یک طرف جفت بلبل خوش آواز دران قفس
نمودار بود و طرف دیگر قفس نمودند درین مرتبه جفت طوطی ظاهر گشت و طرف سویم
جانوری سرخ سخن گو بنظر در آمد و طرف چهارم جفت کبوتر برخط و خال و خوش آواز
ملحوظ گشت هر چهار طرف که قفس مے نمود جانوران دیگر نمودار میشدند +

و دیگر قالین کلان هشت درعه انداختند خوش طرح و رنگین چون آن قالین از
پشت بر داشتند پشت او روشد و روے پشت فاما طرح و رنگ دیگر اگر صلد
مے گردانیدند هر بار پشت روے می نمود و روے پشت و رنگ و طرح دیگر
نمودار میگشت +

دیگر آفتابه کلان پر از اب کردند و سر آفتابه زیر نمودند و تمام آب ان را فرو ریختند
چون باز درست نگاه داشتند باز سر ان را زیر کرده آتش ریختند همچنین چند مرتبه اب
و آتش از ان انداختند +

دیگر جوال کاهی آوردند ان جوال دو سر داشت تربوز کلان بر آوردند و
ازین سر تربوز را اندرون انداختند و ازان سر جوال انگور صلچے و کشمشی بر اوردند
و از سر دیگر باز انداختند همچنین چند مرتبه انواع میوه ازین سر جوال بر آوردند
و بسر دیگر انداختند +

دیگر ازان جماعة نفرے می ایستاد و دهن باز میکرد و بیک بار سر ماری از دهن
او بیرون می بر آمد و نفر دیگر سر ماری کشید قریب چهار درعه مار از دهن او بر می آمد
همین آئین تا بست مار از دهن او بر آوردند و مار ها را بر زمین رها کردند و آن مارها با یکدیگر جنگ
نمودند و بهم پیچیدند +

دیگر آئینه بر آوردند و یک گل در دست گرفتند و ان گل در آئینه هر بار برنگ دیگر
نمودار می شد +

دیگر ده مرتبان خالی بر آوردند و همه کس مشاهده کردند که مرتبان ها خالیست بعد
ازان بهری مرتبان ها بر داشتند یکے پر از عسل بود و دیگر از شکر چینی و همچنان هر یکی

پر از شیرینی و غیر ذالک و آن شیرینی ہا را اہل مجلس خوردند بعد از ساعتے کہ مرتبان ہا بر آوردند ہمہ خالی بود گویا کسے انہا را پاک شستہ +

دیگر کلیات حضرت شیخ سعدی شیرازی آوردند و بکیسہ گذاشتند باز آوردند دیوان خواجہ حافظ بر امد و آن را چون بکیسہ کردند دیوان سلیمان برامد باز چون درکیسہ کردند دیوان انوری بر امد ہمچنین چند مرتبہ کتاب را درکیسہ انداختند ہر مرتبہ دیوان دیگر بر آمد +

دیگر زنجیرے مقدار پنجاہ درعہ آوردند و بہوا انداختند و این زنجیر در ہوا راست ایستاد گویا زنجیر بجائے بند است سگی آوردند این سگ زنجیر گرفتہ بالائے رفتہ ناپدید گردید ہمچنین پلنگ و شیر و بعضے جانوران دیگر زنجیر را گرفتہ بالا رفتہ ناپدید می شدند بعد آن زنجیر را زیر کردہ درکیسہ در آوردند از ان درندگان ہیچ اثر ظاہر نگشت کہ کجا رفتند و چہ شدند +

دیگر لنگری آوردند پر از لیمون و گوشت لذیذ بود باز سرپوش بر سر لنگری گذاشتند چون وا کردند لنگرے پر از قبولی پر کشمش و بادام و قیمہ بود باز سرپوش بران نہادند این مرتبہ پر از کلہ و پاچہ بود ہمچنین چند مرتبہ سرپوش گذاشتند و برداشتند خوردنی تازہ بنظر می در آمد +

دیگر طاس کلانی با سرپوش حاضر کردند و آن را نہ اب پر نمودند و غیر از آب درو چیزے نبود بار دیگر کہ سرپوش از طاس برداشتند ہفت ہشت ماہی درمیان آب در حرکت بودند باز سرپوش بر طاس گذاشتند و برداشتند دوازدہ مرغابے در آب نمایان بود باز سرپوش بر طاس نہادہ برداشتند سہ چہار مار کلان بہم پیچیدہ درمیان آب نمودار بود و ہمچنین چند مرتبہ کہ سرپوش برداشتند چیزہائے دیگر نمایان بود آخر مرتبہ کہ سرپوش برداشتند ہیچ چیز درمیان آن نبود +

دیگر انگشتری یاقوتے آوردند و در انگشت کوچک خود کردند باز از انگشت کوچک بر آوردہ بانگشت دیگر کردند نگین او زمرد بود بانگشت دیگر کردند الماس دید بانگشت دیگر انداختند نگینہ اش فیروزہ گشت +

دیگر تیر انداز راہ شمشیر ہائے برہنہ دم بالا نمودہ بر زمین نصب کردند یکے

از ایشان پہلو بر شمشیرہا نہادہ غلطک زدہ تا تیر انداز راہ بالاے شمشیرہا رفت و باز آمد اصلا بر بدنش ازار نرسید +

دیگر بیاض از کاغذ سفید تمام حاضر کردند و بدست آن حضرت دادند ہیچ چیز نمایان غیر از کاغذ سفید سادہ بنظر در نمی آمد در طرفۃ العین اول ورق سرخ افشان و لوح پرکار بران ساختہ نمودار گشت ورق دیگر باز کردند رنگ کاغذ آسمانی افشان کردہ و بر ہر دو صفحہ مرد و زن را بہم کشیدہ بودند و بسیار پاکیزہ ورق دیگر کہ باز کردند رنگ زرد در کمال ہمواری و افشان کردہ و شیر و گاو کشیدہ بنظر در آمد ورق دیگر کہ باز کردند رنگ سبز و افشان کردہ نمونہ باغے و سرو بسیار و درختان و گل بیشمار شگفتہ و عمارتی درمیان باغ بود ورق دیگر کہ بر آوردند رنگ کاغذ سفید و مجلس رزم کشیدہ بودند کہ دو بادشاہ بایکدیگر در جنگ و جدل بودند مجملا ہر ورقے کہ باز میکردند رنگ کاغذ غیر مکرر و صورت نو و مجلس تازہ بنظر می در آمد القصہ دو روز و شب ہنگامہ بازی و سحر سازی آن بازی گران جادو کار و سحر کاران سامری کردار انبساط پیراے خاطر مقدس بودند پنجاہ ہزار روپیہ نقد و خلاع مرحمت کردند و ہمچنین بادشاہ زادہ سلطان خرم و دیگر شاہزادہ ہا و خوانین انعام دادند کہ قریب دو لک روپیہ بانہا رسید ظاہرا این علم را سیمیا گویند و درمیان فرنگ بسیار است چنانچہ حضرت خاقان زمان اینہمہ مقدمات را مفصل و مشروح در نسخہ جہانگیر نامہ کہ ان حضرت از طبع مقدس بعبارات پسندیدہ و استعارات گزیدہ تصنیف نمودہ اند بقلم خجستہ رقم آوردہ کہ باعث انبساط خاطر مطالعہ کنندگان آن نسخہ غریبہ می تواند شد +

دربیان تسخیر قلعہ کانگرہ کہ مقدمہ فتح کوہستان پنجاب است

دراوایل سال سیزدہم جلوس والا شیخ فرید مرتضے خان میر بخشی بالشکر گران براے تسخیر قلعہ کانگرہ تعین شدہ بود و راجہ سورج مل ولد راجہ باسو را بعد فوت پدرش بمنصب دو ہزاری سرافراز فرمودہ ہمراہ شیخ تعینات نمودہ بودند راجہ سورج مل در مقام ناسازی و فتنہ پردازی آمدہ با مردم شیخ طریق مخالفت و منازعت پیمود شیخ صورت حال وارادہ بغی اورا بدرگاہ والا عرض داشت و راجہ بخدمت

شاهزاده سلطان خورم ملتجی گشته از سوء المزاجی شیخ نسبت بحال خویش معروض داشت مقارن این حال مرتضی خان بجوار رحمت ایزدی پیوست و راجه سورج مل بجناب مقدس طلب شده برکاب شاهزاده والا قدر بمهم دکن رخصت یافت و مهم کانگره موقوف شد بعد ازانکه ممالک دکن مفتوح گشت و شاهزاده ازان طرف معاودت فرمود راجه سورج مل بوساطت امرا بخدمت شاهزاده متعهد تسخیر قلعه کانگره گردید شاهزاده بعرض مقدس رسانیده لشکر گران از ملازمان خود با محمد تقی بخشی سرکار خویش و راجه سورج مل تعین کرد و بعد رسیدن در کوهستان راجه را با محمد تقی نیز صحبت برا نگشت چون این معنی بعرض والا رسید محمد تقی بخشی را طلب حضور فرموده و عوض او راجه بکرما جیت برهمن را که از عمدهاے دولت شاه در شجاعت و جوان مردی وجرات و دلاوری بے نظیر بود با مردم تازه زور تعین فرمودند از طلبداشت محمد تقی و تعین راجه بکرماجیت راجه مذکور فرصت را غنیمت دانسته صریح بغی ورزید بالشکر شاهزاده جنگ کرده سید صفی بارهه را که از عمده هاے بود با چندے از برادرانش کشت و دست تعدی دراز کرده پرگنات دامنه کوه و محال خالصه شریفه تا پرگنه بناله و کلانور غارت کرد همدرین اثنا راجه بکرماجیت در رسید راجه سورج مل تاب جنگ نیاورده متحصن گشت و باندک زد و خورد قلعه مو و دمهری مفتوح گردید راجه سورج مل فرار شده خود را در شعاب جبال و کریوه هاے دشوارگذار در کشید چون جگت سنگه برادر خورد راجه سورج مل منصب چهار صدی داشت و تعینات بنگاله بود درینولا که راجه سورج مل بمصدر چنین شوخی گردید مطابق تجویز راجه بکرماجیت شاهزاده بعرض مقدس رسانیده جگت سنگه را از بنگاله در حضور طلب داشت و بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار و خطاب راجگی سرافراز فرموده بملک موروثی رخصت نمود و عنایات والا شامل حال او گردید و بموجب حکم مقدس از دمهری که مسکن راجه مذکور است شهرے موسوم به نورپور بنام نورجهان بیگم اباد گشت و راجه جگت سنگه بمهم و تسخیر قلعه کانگره برفاقت راجه بکرماجیت تعین شد کانگره قلعه ایست قدیم بر سمت شمالی لاهور در میان کوهستان استحکام یافته در دشواری و محکمی و متانت معروف و مشهور و بست و سه برج و هفت دروازه دارد و دوران آن یک کروه و پانزده طناب است طول پاو کروه

دو دو طناب وعرض بست و دو طناب وارتفاع یکصد و چهار درعه و دو حوض کلان درون اوست تاریخ آغاز اساس ان قلعه جز خدای جهان آفرین هیچکس نمیداند ودر هیچ نسخه اندراج نیافته قطعه

زان حصاری که طفر باره او | در علو از ستاره دار دعار
صحن او حصن اختران ثابت | بوم او بام گنبدے دوار

اعتقاد مردم آن دیار آنست که آن قلعه به سبب صعوبت کوه گاهے از قومے بقومے دیگر انتقال نیافته وبیگانه دست تسلط برو نرسانیده واز ابتدای ظهور اسلام در هندوستان هیچ یکے از فرمان روایان دهلی برو دست تصرف دراز نه کرده سلطان فیروزشاه با وجود آن همه حشمت وشوکت واستعداد خود بران سرزمین رفته به تسخیر آن قلعه پرداخت ومدتے محاصره داشت چون دانست که استحکام و متانت قلعه بحدیست که تا سامان قلعه داری دران وقت بقلعه نشینان بوده باشد فتح آن از محالست کام ناکام مصالحه کرده وبه آمدن راجه آنجا در حضور خورسندی نموده برگشت ونیز بعضے فرمان روایان دیگر لشکرها به تسخیر آن قلعه میفرستادند وکارے از پیش نمی رفت وور عهد خلافت حضرت بادشاه غفران پناه نیز بارها افواج تعین گردید اما صورت انفتاح درآئینه تردد وتلاش معاینه نگشت درینولا راجه بکرماجیت محاصره نموده ومورچلها قسمت کرده مداخل ومخارج آن وقت مسدود ساخته بتدابیر صایبه و افکار ثاقبه کار بر اهل قلعه تنگ ساخت چون مشیت ایزدی اقتضا آن کرد که سلسله حکومت منو دازان حصن حصین وقلعه خدا آفرین که در صورت حصانت واستواری مرغ اندیشه بکنگره تسخیر آن نمیرسد وطایر خیال بشرفه انتزاع آن نمیتوان پرواز کرد منقطع گردد ورایت اسلام بران قلعه چه بلکه تمامی ان دیار کهسار بلند شود ذخیره غله ازان قلعه نزدیک باخر رسید وجزوی که ماند دران کرم افتاد وازکار رفت قلعه نشینان چهار ماه علفهاے خشک بے نمک جوشانیده خوردند چون بغایت تنگ شدند وکار بهلاکت رسید وامید نجات بلکه توقع حیات نماند بناچار راجه تلوکچند امان خواسته مکالید قلعه پیش راجه بکرماجیت فرستاد وبوساطت راجه جگت سنگه بعد از گرفتن قول وحصول جمعیت خاطر آمده ملازمت کرد بتاریخ غره محرم سنه ۱۰۳۰

جلوس والا مطابق سنہ ۱۰۳۱ روز شنبہ آن قلعہ آسمانی ارتفاع مفتوح گشت و بعد معروض اقدس باعث جمعیت وانبساط خاطر گردید و راجہ بکرماجیت مورد وفور عنایات قدسی گشت ٭

نہضت موکب والا بعد سیر کانگرہ بعرصہ دلکشائے کشمیر

حضرت خاقان زمان از دار الخلافہ اکبر آباد نہضت فرمودند چون نواحی دسوہہ مورد خیام والا گشت اعتماد الدولہ برحمت حق پیوست و متصل ہتوارہ از اعمال دسوہہ برلب دریائے بیاہ مدفون کردند و عمارت عالی بر سر مزارش اساس نہادند و محال جاگیر و اسباب امارت و تمامی نقد و جنس ان مغفور بنورجہان بیگم مرحمت گشت و از انجا متوجہ پیشتر شدند چون راہ کہسار و کریوہ ہائے دشوار گذار بود اردوی بزرگ در نواحی سیبہ گذاشتند و با جمعی از مخصوصان و اہل خدمت متوجہ سیرگاہ گشتند و از سیبہ بچہار منزل ساحل دریائے بان گنگا مضرب خیام والا گشت و راجہ چنبہ کہ بست و پنج کروہے کانگرہ واقعست و در کوہستان عمدہ ترین زمیندارانست و گاہے بفرمان روائے دہلی روے نیاز نیاوردہ برادر خود را با پیشکش لایق بدرگاہ معلی فرستاد از انجا آن حضرت برفراز قلعہ کانگرہ تشریف بردہ تماشائے فرمودہ بانگ نماز و شرایط اسلام بتقدیم رسانیدند و حکم شد کہ مسجدے عالی احداث و تعمیر نمایند بعد سیرگاہ قلعہ در بھون کہ پایان قلعہ واقعست تشریف آوردند و در زیر چتر کالی کہ بر سر بُت ہندی از زمان پاندوان نشان میدہند چترے خوردی از طلا ایستادہ کردند و چند روز دران سرزمین بسیر و شکار اشتغال داشتہ و از انجا نہضت فرمودہ بتماشائے جوالامکھی تشریف آوردند آن مکان است دراز دہ کروہے کانگرہ زیر کوہی کلان کہ سر بفلک کشیدہ دارد و دران مکان شبانہ روز از زمین شعلہائے آتش زبانہ میزند بعضے مردم اہل تعصب نشان دادند کہ درانجا کان گوگرد است و از اثر حرارت آن آتش شعلہ می افروزد بموجب حکم اقدس بامتحان اندازہ آتش و تحقیق کان گوگرد زمین را کندیدند و آب پاشیدند بوے از گوگرد و اثر ... از کان ظاہر نشد و اصلا آتش منطفی نہ گردید ان را از حکمت ہائے ایزدی تصور نمودہ باز آن حجرہ را

بعمارات متین درست کنانیدند و در حواشی ان مکان بموجب حکم والا عمارت درست کردند سلطان فیروزشاه نیز در ایام سلطنت خویش چون بتسخیر کانگره متوجه شده در جوالا مکهی رفته زمین کاویده و آب پاشیده بود تحقیق پیوست که کان گوگرد نیست از عجایب قدرت قادر حقیقی است که از آغاز آفرینش خودبخود آتش شعله افروز میگردد ان حضرت از تماشای ان امکنه و سیر و شکار بغایت مسرور شده متوجه کشمیر شدند اگرچه در راه کشمیر بسبب نشیب و فراز و صعوبت طرق و دشوارگذاری جبال و بلندی کریوه‌ها و ژرفنای مغاک تصدیع بسیار میگردد و عبور پیاده بدشواری می‌شود چه جای سوار و چارپای باربردار لیکن بعد نزول بکشمیر لطافت و نزاهت آن خطه دلکشای تلافی و تدارک رنج و محنت این همه مسالک مهالک و محن و مشاق آن راه جانکاه میگردد هرچند کوچه و بازار شهر خالی از حرکت نیست و مردمش بدمعاش و بدلباس و بدطینت و بدخو هستند تمام صحرا و کوه از انواع شقایق و ریاحین نمونهٔ بهشت برین است و از گونه گونه گل و میوه دم مساوات بباغ جنت میزند و هرطرف جویهای دلجو و ابشارهای مسرت افزا و چشمهای شیرین باعث تماشای نظارگیان است

بیت

کشمیر بگو رشک پری خانهٔ چین است ٭ تحقیق بهشتی است که بر روی زمین است

القصه ان حضرت از کانگره متوجه شده بعد قطع مراحل در خطهٔ دلکشای کشمیر نزول اقبال فرمودند و تماشای سیرگاه‌های نزهت افزا و سیر اماکن مسرت پیرا نموده بغایت محظوظ شدند در زمان بودن در خطهٔ دلپذیر کشمیر روزی سلطان محمد شجاع خلف بادشاهزاده محمد خرم در دولتخانه بازی طفلانه میکرد اتفاقاً بازی کنان بر دریچه جانب دریا رفته بجز رسیدن سرنگون بزیر افتاد قضارا پلاسی ته کرده زیر دیوارها نهاده بودند و فراشی متصل آن نشسته سر سلطان بپلاس رسید و پاها به پشت فراش خورده بر زمین افتاد با انکه از هفت درعه ارتفاع بزیر افتاد اسیب نرسید و حمایت الهی شامل حال گردید پیش ازین چهار ماه جوتک رای منجم گفته بود که سلطان از جای بلند خواهد افتاد اما اسیبی نخواهد رسید از وقوع این معنی صدقات و خیرات بسیار کردند جوتک رای [illegible] باضافهٔ مواجب و عطای انعام سرافراز گردید

القصه آن حضرت بعد سیر کشمیر بے نظیر معاودت بهندوستان فرمودند چون اثر دم گرفتگی وکوتاهی نفس بان حضرت ظاهر گشت و رفته رفته باستداد کشید و از اشتداد این مرض هوائے هندوستان بر مزاج قدسی سازگار نمی گشت بنابر آن از سنه شانزدهم جلوس والا مقرر گشت که در هر سال اوایل بهار نزول مقدس عالی بکشمیر بے نظیر و در ایام زمستان معاودت بهندوستان شود و در هر منزل مختصر عمارت احداث کردند تا در وقت برف و باران وشدت سرما که خیمه خوش نیاید دران عمارت بسر برند و باسایش بگذرانند۔

در بیان بغی بادشاهزاده شاهجهان

ماجرائے احوال بادشاهزاده برین نمط است که در سال دویم جلوس والا بمنصب هشت هزاری ذات و چهار هزار سوار سرافراز گشت بعد ازانکه در سال هشتم صبیه ابوالحسن المخاطب باصفخان خلف اعتماد الدوله در عقد نکاح شاهزاده در آمده بمتاز محل مخاطب گشت. بمنصب ده هزاری ذات وشش هزار سوار سرافرازی یافت پس ازچندگاه پانزده هزاری ذات وهشت هزار سوار عطا گردید چون فتح ولایت رانا نمود و پسر رانا را بدرگاه والا آورد دبست هزاری ذات و ده هزار سوار و شاه خورم خطاب مرحمت گشت پس ازانکه بر مهم دکن تعین شدند خطاب شاهجهان که مقارن باسم مبارک خاقان زمان بود ومنصب سی هزاری ذات وبست هزار سوار عنایت کرده انواع تلطفات فرمودند ازانجاکه صبیه نورجهان بیگم که از صلب علی قلی شیر افگن بود در حباله مناکحه شاهزاده سلطان شهریار درآورده بودند ازینجهت نورجهان بیگم که امور سلطنت بقبضه اقتدار او بود جانبداری شاهزاده شهریار می کرد وبه بادشاهزاده شاهجهان سوالمزاج می بود بعد ازانکه بادشاهزاده ازمهم دکن معاودت نموده بماندو رسید پرگنه دهول پور بجاگیر خود استدعا نموده متصدی سرکار خود تعین کرد اتفاقاً پیش از رسیدن عرضداشت بادشاهزاده ان پرگنه را نورجهان بیگم بجاگیر شاهزاده شهریار تنخواه کرده بود وشریف الملک گماشته شهریار بران تصرف داشت گماشتهائے هردوشاهزاده دران پرگنه بایکدیگر درآویختند درین آویزش تیرے برحدقه چشم شریف الملک رسید واز یک چشم کور گشت این معنی باعث زیادتی

اشوب وشورش گردید وفتنه وفساد بلند شد بادشاهزاده عرضداشت متضمن عجز و نیاز ارسال داشت د افضل خان دیوان سرکار خود را بملازمت اقدس فرستاد که هر وجه غبار شورش فرونشانند اما بد اندیشان نمی خواستند که رفع فساد گردد و مقدماتیکه موجب ازدیاد شورش بوده باشد درمیان می آوردند چنانچه آصف خان را بجانبداری بادشاهزاده متهم ساخته خاطر بیگم را ازاین چنین برادر رنجانیدند وبیگم را برین آوردند که مهابت خان را که با آصف خان عداوت دارد وبه بادشاهزاده نیز بے اخلاص است از کابل طلبداشته متصدی شورش وفتنه باید کرد وهرچند فرامین والا ومناشیر بیگم درباب طلب مهابت خان صادر می گشت عازم حضور نمی شد بالآخر صریح نوشت تا انکه آصف خان در حضور است رسیدن بنده متصور نیست اگر فی الواقع دولت شاهجهان را برهم باید زد آصف خان را بصوبه داری بنگاله بفرستند من بحضور رسیده بتقدیم حکم والا پردازم بموجب نوشته مهابت خان آصف خان را به بهانه آوردن خزانه بطرف اکبراباد فرستادند وامان الله پسر مهابت خان را بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار سرافراز فرمودند وفرمان صادر شد که او را نیابتا در کابل گذاشته متوجه استان بوس گردد بموجب حکم قضا توام مهابت خان از کابل درحضور معلی رسید وحکم شد که محال جاگیر شاهجهان را ازمیان دواب وغیره تغیر کرده بجاگیر شاهزاده شهریار تنخواه دهند شاهزاده شاهجهان باستماع این خبر ازماندو متوجه حضور پرنور گشت چون این معنی بعرض والا رسید از لاهور نهضت باکبراباد فرمودند واز فتنه سازی کوته اندیشان واغوائے نورجهان بیگم شورش فتنه وفساد بلند شد و چنان فرزند اقبال پیوند را که غیر از اطاعت وفرمان پذیری امرے دیگری نداشت بزور وعنف درکبرسن وضعف وبیماری بموجب برسرستیزه آوردند

مثنوی

عزیزان را کند کید زنان خوار | زکید زن بود دانا گرفتار
زمکر زن کسے عاجز مبادا | زن گیتا د خود هرگز مبادا

اکثر امرا بتهمت ارسال رسل ورسایل بطرف شاهجهان ماخوذ شدند وبعزل منصب وجاگیر معاتب گشتند ودرین مهم مدار تدبیر امور وترتیب افواج برمهابت خان

مقرر شد بعد نهضت از لاہور افواج قاہرہ بر سر شاہجہان تعین گردید شاہجہان بعد رسیدن در اکبر اباد از استماع نهضت رایات عالیات بطرف کوتلہ میوات شتافتہ و داراب پسر خانخانان و راجہ بکرماجیت و دیگر امرائے خود را بر روے افواج بادشاہی کہ برو تعین شدہ بود مقرر گردانید و خود نیز مستعد شد تا انکہ عساکر طرفین با ہم رسیدہ رو بہ پیکار آوردند و آتش محاربہ مشتعل گشت بہادران جنگ جو و مبارزان پرخاش خود ادا مردی و مردانگی دادند و ہر یک کارنامہ رستم و افراسیاب بظہور آوردند درین کارزار لشکر بادشاہزادہ غالب آمد و اثار فتح و ظفر نمودار گشت ازانجا کہ مشیت ایزدی بران رفتہ بود کہ بادشاہزادہ چندگاہ در تعب و رنج بودہ باشد و شدا ید سفر عاید حال گردد چہ قانونی است مستمر و آئینے است مقرر کہ ہرگاہ اقبال مندی را زمان حصول عطیہ عظمے الہی و وقت احراز دولت نامتناہی نزدیک میرسد در پیشگاہ ان ایام مورد محن و مشاق می گردد تا چون بدرجہ کمال و ذروہ قصوے متصاعد مے شود خال این نقطہ عین الکمال اوسے گردد و از گزند بدنگہان سپند بودہ باشد

بیت

گر فلک کار ترا برہم زند غمگین مباش ... میکند خیاط جامہ قطع بہر دوختن

اتفاقا در عرصہ کارزار بندوقچی زخمی نیم جان افتادہ و بندوق تیر بند و فتیلہ آتش افروز در دست او بود و راجہ بکرماجیت کہ جنگ مردانہ کردہ غالب مطلق شدہ بود دلیرانہ بر لشکر بادشاہی می آمد چون نزدیک بان نیم جان بندوقچی در رسید قضارا فتیلہ بر بندوق مذکور رسید و تیران از سینہ راجہ درگذشت ہمانجا قالب تہی کرد ازانجا کہ راجہ مذکور از عمدہ ہائے دولت خواہ بادشاہزادہ بود و خالی از تدبیر و شجاعت نبودہ از کشتہ شدن او انتظام لشکر پراگندہ گشت و بادشاہزادہ از دیدن حال لشکر خویش پاے ثبات نتوانست محکم کرد بالضرور ازانجا کوچ نمودہ بجانب ماندو راہی گردید و حضرت خاقان زمان از استماع این فتح متوجہ اجمیر شدند و شاہزادہ سلطان پرویز را کہ درین نزدیکے از پتنہ در حضور مقدس رسیدہ بود با مہابت خان و راجہ نرسنگہ دیو بوندیلہ و راجہ گج سنگہ راتہور و راجہ جے سنگہ کچھواہہ و دیگر امرا کہ چہل ہزار سوار بودہ باشند بر سر شاہجہان تعین نمودند و اتالیقے شاہزادہ پرویز

ومدار مهام بر مهابت خان مقرر گشت چون افواج بادشاهی نزدیک بقلعه ماند و رسید
شاهجهان رستم خان را با افواج خویش مقابل اینها فرستاد و رستم خان طریق بیوفائی
بیموده خود را نزدیک مهابت خان رسانید ازین معنی تو زک جمعیت شاهجهان زیاده تر
برهم شده در ماند و بودن خود را صلاح ندیده از آب نربدا گذشته با سیر رسید دران
وقت خانخانان برکاب شاهجهان حاضر بود ظاهر گشت که بمهابت خان مکاتیب می نویسد
و اراده رفتن دارد و اورا با داراب خان پسرش قید گردانیده در اسیر بعضے حرم
و اسباب زیادتی گذاشته به برهان پور آمد و خانخانان که نظربند بود به بهانه صلح داشتی
از شاهجهان رخصت گرفته به مهابت خان پیوست و نیز اکثر مردم جدائی گزیدند
بحسب ضرور شاهجهان در عین شدت باران از برهان پور روانه شده براه گولکنده
و بندر مچهلی پتن بطرف اودیسه و بنگاله راهے گردید چند منزل که در حدود گولکنده
میرفت قطب الملک والی آن ولایت از راه مردمی پیشکش نقد و جنس و غله و میوه
می فرستاد شاهزاده سلطان پرویز تعاقب نموده از چند منزل برگشته در برهان پور
رسید چون خبر رفتن شاهجهان بطرف بنگاله معروض قدسی گشت حکم شد که بادشاهزاده
سلطان پرویز و مهابت خان با جمعیت بطرف پتنه بروند و سد راه شاهجهان گردند
و خانخانان را باکبرآباد مقرر نموده خود بدولت متوجه کشمیر شدند و شاهجهان بعد رسیدن
در اودیسه دران حدود باندک جنگ اول قلعه بردوان گرفت و بعد ازان قلعه اکبرنگر
را محاصره نموده جنگ بسیار نمود و ابراهیم خان صوبه دار و عابد خان دیوان و
دیگر بندهاے بادشاهی کشته شدند شاهجهان آن قلعه را بتسخیر در آورده متوجه دهاکه
گردید و چهل لک روپیه نقد سواے اقمشه و فیل و دیگر اجناس از اموال ابراهیم خان
بضبط در آمد و احمد بیگ خان برادرزاده ابراهیم خان که در دهاکه بود بیچاره شده بملازمت
شاهجهان رسید تا این مدت داراب خان پسر خانخانان در قید بود درینولا شاهجهان اورا
سوگند داده از قید خلاص کرده صوبه داری بنگاله با و مرحمت نموده به پتنه رسید
ازینجا عبد الله خان را باله آباد و دریا خان افغان را باوده رخصت کرد عبد الله خان بزور
شمشیر و قوت مردانگی اله اباد را متصرف شد چون زمینداران بنگاله که نواره همراه شاهجهان
آورده بودند بعد رسیدن در پتنه با نواره گریخته رفتند شاهجهان در جنگل حصارے

از گل ساختہ استحکام آن نمود ہمدرین اثنا شاہزادہ پرویز و مہابت خان بالشکر بسیار دررسیدند و بدفعات جنگ روداد راجا بھیم پسر رانا کرن کہ سردار لشکر شاہجہان بود درمعرکہ کشتہ شد ازین جہت ہزیمت برلشکر شاہجہان افتاد وغیر از قورچیان وعبد اللہ خان ہیچکس نماند شاہجہان بمقتضاے شجاعت ذاتی و دلاوری فطرے دل برمرگ نہادہ اسپ برانگیخت و اسپ سواری خاصہ زخمی شد درین اثنا عبد اللہ خان جلوہ گرفتہ شاہجہان را از جنگ گاہ براوردہ و ازان اسپ فرود آوردہ براسپ خود سوار کردہ بجانب پتنہ برد چون افواج بادشاہی نزدیک پتنہ رسید شاہ جہان ازانجا برامدہ و بودن دران دیار صلاح ندیدہ در اکبر نگر آمد چون دران ایام کہ سال نوزدہم جلوس والا بودہ باشد سلطان مرادبخش قدم در عالم وجود نہادہ بود آن تازہ نہال گلشن سلطنت را با والدہ ماجدہ ایشان در قلعہ رہتاس گذاشتہ متوجہ پیشتر شد و داراب خان پسر خانخانان را کہ سوگند دادہ از قید خلاص کردہ بصوبہ داری بنگالہ مقرر نمودہ بود ہرچند طلب داشت او عذرہا درمیان آوردہ بملازمت نیامد ازانجا کہ زن و پسر او بطریق یرغمال نگاہداشتہ بودند بعد ازانکہ از وخلاف حکمی وعدم اطاعت بظہور پیوست زنش را در قلعہ رہتاس فرستادند و پسر جوان او را عبد اللہ خان بقتل رسانید و بسبب غلبہ لشکر بادشاہی بودن در ولایت بنگالہ صلاح وقت ندانستہ براہے کہ آمدہ بود از بنگالہ باز در دکن رسید و در اثناے راہ سلطان مرادبخش وخرم قدسی بملازمت رسید چون رسیدن شاہجہان از بنگالہ در دکن معروض مقدس گشت حکم شد کہ شاہزادہ سلطان پرویز و مہابت خان بالشکر ہمراہی بدفع شورش شاہجہان باز بدکن برسند لہذا شاہزادہ و مہابت خان از پتنہ روانہ شدہ بطرف دکن رفتند و داراب خان پسر خانخانان را کہ از شاہجہان جدا شدہ ملبشکر بادشاہی ملحق گشتہ بود بموجب حکم والا بقتل رسانیدند و خانخانان را در حضور معلی قید کردند شاہزادہ پرویز و مہابت خان قطع مراحل نمودہ در مالوہ رسیدند و شاہجہان بسبب رسیدن افواج بادشاہی بودن در دکن صلاح وقت ندیدہ در دار الخیر اجمیر رسید و درانجا توقف ناکردہ از راہ جیسلمیر بصوب ہتہہ آمدہ قصد ایران نمود و سلطان دارا شکوہ و سلطان محمد شجاع و سلطان محمد اورنگ زیب پسران خود را بدرگاہ معلی فرستاد

چون در تهته شریف الملک نوکر شاهزاده شهریار قیام داشت از خبر آمدن شاهجهان جمعیت فراهم آورده توپ و تفنگ بر قلعه نصب کرده متحصن گردید و شاه بر دور قلعه منزل نموده چندروز بجنگ پرداخت و چندے از مردان کاری شاه بکار آمدند چون کارے از پیش نرفت بخاطر قدسی شاه والاجاه رسید که بتسخیر تهته وقت ضایع کردن از صلاح دور است همدرین اثنا خبر رسید که شاهزاده سلطان پرویز در دکن ودیعت حیات سپرد و مهابت خان در حضور رفته و خانجهان لودی در دکن قیام دارد درین صورت شاهجهان ولایت دکن را خالی دانسته پیش ازانکه مهابت خان که ردبروی شاه بجانب تهته تعین شده بود برسد با وجود بیماری و ضعف که دران ایام طاری احوال شده بود از راه ولایت بهار و گجرات متوجه دکن شد و بعد قطع مراحل و طی منازل در ناسک تربنک از مضافات احمدنگر بنگاه خویش درانجا گذاشته رفته بود نزول اقبال فرموده در جنیر اتفاق اقامت افتاد و درانجا بوده در فکر اخراج خانجهان لودی از دکن مصروف گردید ۞

بیان رسیدن مهابت خان در حضور اشرف اقدس و مصدر گستاخی گردیدن و آصف خان را قید کردن

چون ارادت الٰهی بران شد که چشم زخمی بحضرت خاقان زمان برسد امری که از صلاح دور و بفساد نزدیک بوده باشد بمنصه ظهور رسید یعنی مهابت خان که مصدر چندین خدمات نمایان و ترددات شایان شده بود بموجب التماس نورجهان بیگم و آصف خان بموجب مورد عتاب گشت و فدائے خان از حضور تعین گردید که مهابت خان را از شاهزاده سلطان پرویز جدا کرده روانه بطرف بنگاله سازد و حکم شد که خانجهان لودی از گجرات آمده بجائے مهابت خان اتالیق شاهزاده باشد و اگر مهابت خان برفتن بنگاله راضی نشود جریده بدرگاه والا بیاید و نیز حکم شد که زر کلیه مطالبه سرکار که بذمه مهابت خان طلب است ان را معه مبلغے که از محال جاگیر امرایان بزور و بتعدی متصرف شده و وکلائے ایشان استغاثه دارند و هم فیلان نامی که از بنگاله و آن حدود

بدست آوردہ ازو بازیافت نمایند اگر حرفی حسابی داشته باشد بدرگاه والا زود
رسیده نشان دیوانیان عظام نماید چون فدائی خان از حضور پرنور رخصت شده در
مالوه رسید حکم والا رسانید مهابت خان از شاهزاده سلطان پرویز رخصت شده عازم
درگاه آسمان جاه گردید و خانجهان لودی از گجرات رسیده بخدمت شاهزاده سلطان
پرویز قیام نمود مهابت خان بعد قطع منازل برلب دریای بهت که آن حضرت
متوجه سیر و شکار کابل بودند نزدیک اردوی معلی رسید چون طالب داشت
او بتحریک آصف خان بود و پیش نهاد خاطر آصف خان انکه او را بهمه وجوه خوار و
بی عزت ساخته دست تعرض در ناموس و مال و جان او اندازد چنانچه
مهابت خان دختر خود را به برخوردار ولد خواجه عمر نقشبندی نامزد کرده بود آن
جوانک را بموجب التماس آصف خان سر برهنه کرده و دست بر گردن بسته
در حضور والا کوره کاری کرده در قید نمودند و حکم شد که انچه مهابت خان باو داده
است فدائی خان ازو بازیافت نماید قریب یک لک روپیه از نقد و جنس ازو
گرفتند و نیز محمد محسن کروری پرگنه بتاله را که خسرزاده مهابت خان بود قید کرده بضرب
و شلق زرها بازیافت کردند مهابت خان از منصوبه آصف خان واقف شده پنجهزار
سوار راجپوت جرار همراه داشت که اگر کار برخلاف روی دهد جان نثار گردد
و از طرز آمدنش حرفهای نا ملایم زبان زد مردم شده بود چون خبر آمدن او نزدیک
اردوی معلی بعرض والا رسید حکم شد تا مطالبات بادشاهی بدیوانیان اعلی او انا زد
و مدعیان خود را تسلی نماید و فیلان بنگاله را از نظر نگذرانده راه کورنش مسدود داشت آصف خان
با چنین عمده قوی بازو رکن السلطنت عداوت کرده در نهایت غفلت و عدم احتیاط
بوده بادشاه را بدین روی آب گذاشته خود با عیال و اطفال و احمال و اثقال و
خدم و حشم خویش از راه پل گذاشته آن روی آب رفته منزل نمود و اکثر امرای
و کارخانجات بادشاهی نیز از دریا گذشت و قلیلی مردم این روی آب ماندند دین
وقت که گرد و پیش دولتخانه والا هیچکس نبود مهابت خان قابو یافته با چهار هزار سوار
راجپوت از منزل خود سوار شده اولا بر سر پل رسیده معتمدان خود را با دو هزار
سوار گذاشت که پل را آتش داده نگذارند که احدی از امرای آن روی

آب بدین سمت عبور تواند کرد و خود بر دروازه دولتخانه والا رسیده از اسپ پیاده گشته با دو صد راجپوت بدرون شتافت و تخته دروازه غسل خانه را شکسته اندرون رفت پرستاران حرم سرا حقیقت را بعرض رسانیدند ان حضرت از اندرون خرگاه برامده بر پالکی نشستند مهابت خان پیشتر رفته کورنش بجا آورد و برگرد پالکی قربان گردید و معروض داشت که یقین کردم که از دست آصف خان خلاصی من ممکن نیست و بیرسے کرده خود را در پناه حضرت انداخته ام اگر مستوجب قتل و سیاست هستم در حضور اقدس بسیاست رسانید درین وقت راجپوتان نوکر او فوج فوج مسلح گشته دور سراپرده پادشاهی فراگرفتند غیر از چند کس از خدمتگاران نزدیک آن حضرت نبود چون بے ادبی او خاطر اقدس شوریده نمود دو مرتبه دست بقبضه شمشیر کرده خواستند که آن بے باک را بزنند حاضران حضور مقدس التماس کردند که وقت حوصله ازمائی نیست ازینجهت ضبط خود فرمودند و در اندک فرصت راجپوتان او درون و برون دولتخانه را فراگرفتند مهابت خان بعرض رسانید که وقت سواری اسپ است حضرت بدولت سوار شوند و این غلام در رکاب باشد دران وقت اسپ خود پیش آورد غیرت سلطنت رخصت نداد که بر اسپ او سوار شوند اسپ سواری خاصه طلبداشته سوار شدند چون دو تیر انداز راه از دولتخانه والا برامدند مهابت خان فیل حوضه وار پیش آورده التماس کرد که وقت شورش است صلاح آنست که حضرت بر فیل سوار شوند بالضرور بر فیل سواری فرمودند مهابت خان یکے از راجپوتان معتمد خود را در پیش فیل و دو راجپوت عقب حوضه نشاند که هر کس از خواصان و خدمتگاران پادشاهی نزدیک می آمد بقتل میرسید تا انکه حضرت در خیمه مهابت خان تشریف آوردند خان فرزندان خود را بر دور آن حضرت قربان گردانید و شرایط خدمتگاری و فرمان پذیری بتقدیم رسانید و دست بسته ایستاده غیر از عجز و نیاز بر زبان نمی آورد و التماس می کرد هر چه حکم شود بجا آرد از انجا که آن حضرت مست باده عشق و اسیر دام محبت نورجهان بیگم بودند و ساعتے از وجدائی سشدند درین حال دم بدم یاد آن کدبانو می کردند و غیر از طلب بیگم حرفے بر زبان نمی آوردند نظم

چه خوش گفت آن بباغ عشق رنجور — که بو از مشک و رنگ از گل شود دور
ولی بیرون بود ز امکان عاشق — که گوید ترک جانان جان عاشق

در زمانیکه آن حضرت بخانه مهابت خان تشریف آوردند نورجهان بیگم فرصت یافته از آب گذشته بمنزل آصف خان رفته بود مهابت خان ازین سهو و خطا تاسف میخورد بخاطرش رسید که آن حضرت را بدولتخانه والا برده بهر وجه نورجهان بیگم را بدست آورده از جانب او نیز خاطر واپردازد باین قصد آن حضرت را بدولتسرای معلی آورد و دران روز و شب آن حضرت بمنزل شاهزاده شهریار گذرانیدند و هرچه مهابت خان میگفت می کردند چون نورجهان بیگم انطرف دریا صفوف اراسته بتدارک میکوشیدان حضرت مقرب خان را نزد آصف خان فرستاده منع کردند که جنگ درمیان انداختن صلاح نیست و بجهت اعتماد انگشتری مبارک بدست او فرستادند روز دیگر آصف خان و خواجه ابوالحسن فوجها آراسته قرار بجنگ دادند چون پل راکسان مهابت خان آتش داده بودند درصدد بدست آوردن پایاب شدند ابوطالب پسر آصف خان بهرحال از آب گذشت و اکثر همراهانش غرق شدند آصف خان درمیان آب رسیده بود که ابوطالب و دیگران باندک جنگ و گردان شده بازگشتند آصف خان نیز از میانه راه برگشت و نورجهان بیگم فیل سواره از دریا گذشته بمردم تاکید عبور می کرد و جنگ درمیان بود درین وقت تیرے بیکی از پرستاران بیگم که درعماری فیل نشسته بود بر بازو رسید بیگم بدست خود از بازوی او تیر برآورد و خون بسیاری جاری گشت و لباسها خون آلود گردید و نزدیک فیل بیگم بسیاری مردم بقتل رسیدند و فیل سواری بیگم زخمی چند برداشته برگشت و خود را بدریا انداخت و شناکرده از دریا گذشت ناگزیر بیگم بعد گذشتن از دریا در دولتخانه بادشاهی فرود آمد آصف خان که این همه شورش از و بود چون بیقین دانست که نقش نوعے نشسته که از جنگ مهابت خان خلاصی ممکن نیست لهذا با ابوطالب پسر خود و دو صد کس دیگر از همانجا روانه شده قطع منزل نموده در قلعه اتک بنارس که جاگیر او بود رفته متحصن گردید چون صلابت مهابت خان در دل امرا غالب آمد خواجه ابوالحسن و دیگر امرا سوگند آن غلاظ و عهود شدادانه

مهابت خان گرفته ملاقات کردند بعد سه روز نور جهان بیگم در حضور مقدس رسید آنحضرت
از ملاقات آن کد بانو خوشوقت شده از ساحل دریائے بہت کوچ کرده با مهابت خان
روانه کابل شدند چون تسلط و استیلائے مهابت خان همچنان بود بعد رسیدن در اتک
بنارس درون قلعه رفته آصف خان و ابوطالب پسرش و پسر خلیل احمد ولد میر میران
با دوازده کس دیگر بدست آورده در قید نمود و بعضے از مصاحبان آصف خان را
دستگیر کرده بقتل رسانید و آنحضرت چیزے نمیتوانستند حکم کرد بالجمله بعد قطع مسافت
بدار الملک کابل نزول اقبال واقع شد ازانجا که مهابت خان و راجپوتانش کر
دست بفتنه سازی دراز کرده بودند در هر باب دلیر گشته طریق بے باکی مے
پیمودند روزے جماعة راجپوتان با احدی سرکار بادشاهی گفت و گو کردند
و کار بجنگ کشید احدیان همه یکجا شده جنگ مردانه نمودند قریب هشتصد
راجپوت علف تیغ گردیدند وازین معنی خفتی در رعونت مهابت خان راه یافت
و بعرض رسانید که باعث این فساد خواجه قاسم برادر خواجه ابوالحسن و بدیع الزمان
خویش او شده چون رعایتِ خاطر مهابت خان درمیان بود اینها را دستگیر ساخته
حواله کردند مهابت خان آن هر دو را سر برهنه کرده در بازار کابل بخواری و بے
عزتی گردانیده در قید نگاهداشت و از روزے که مهابت خان مصدر گستاخی گردید
بر همه کس غالب آمده بود و آن حضرت هر وجه مراعات خاطرش نموده مے فرمودند
که تا حال جدائی او از حضور بنا بر عدم اختیار بود و هرچه نور جهان بیگم در خلوت بعرض
میرسانید بے کم و کاست پیش مهابت خان اظهار می فرمودند و صریح میگفتند
که بیگم قصد تو دارد و خبردار باش و نیز صبیه شاه نواز خان ولد خانخانان عبدالرحیم که
در عقد نکاح میرزا ابوطالب المخاطب بشایسته خان ولد آصف خان است صریح
قصد تو دارد و نور جهان بیگم در فراهم آوردن جمعیت سعی داشت تا آنکه از کابل معاودت
بهندوستان کردند و چون در حوالی رهتاس نزول اقبال واقع شد ان حضرت
بزبانے خواجه ابوالحسن بمهابت خان پیغام کردند که پیشتر روانه گردد و الا کار
بجنگ میرسد بالضرور مهابت خان پیشتر راهی گشت بعد ازانکه از دریائے بهت عبور
کرده بزبانے افضل خان چهار حکم صادر فرمودند اول آنکه بادشاهزاده شاه جهان

معصوب تهته رفته است بتعاقبش شتافته مهم اورا بانصرام رساند دویم انکه اصفخان
را باهمراهانش از قید بر آورده بملازمت اقدس بفرستد سویم انکه طهمورث و
هوشنگ پسران شاهزاده دانیال مرحوم را که باو حواله شده بودند روانه حضور فیض گنجور
نماید چهارم انکه لشکری پسر مخلص خان را که ضامن اوست وتا حال بملازمت والا نرسیده
حاضر گرداند درصورتیکه از فرستادن آصف خان و تقدیم احکام دیگر عدول نماید
فوج بر سر او تعین می شود و استیصال او میگردد افضل خان رفته احکام مطاعه
بمهابت خان گذارش نمود مهابت خان پسران شاهزاده دانیال را حواله نموده اظهار
کرد که بموجب حکم والا روانه تهته می شوم و آصف خان را خلاص مینمایم اما خوف دارم
که بعد خلاصی آصف خان مبادا بحکم از روی عداوتی که دارد فوجی بر سر من تعین کنند
درینصورت هرگاه از لاهور بگذرم آصف خان را خلاص کرده روانه حضور پر نور
مینمایم افضل خان از پیش مهابت خان آمده پسران شاهزاده دانیال را از نظر گذرانیده
انچه مهابت خان گفته بود مفصل بعرض رسانید مکرر بزبانی افضل خان حکم شد که خیریت
تو درین است که آصف خان را خلاص کنی والا ندامت خواهی کشید بالضرور مهابتخان
بموجب حکم والا بعمل آورده آصف خان را طلبداشت معذرت خواست و بعهد
و سوگند خاطر از و واپرداخته باهمراهانش بحضور مقدس فرستاد لیکن ابوطالب
پسر او را بجهت مصلحت روزی چند نگاه داشته روانه تهته گردید از غرایب
انکه شورش مهابت خان بر ساحل دریای بهت واقع شده بود خلاصی آصف خان
در روانه گردیدن مهابت خان بسمت تهته نیز بر ساحل همین دریا اتفاق افتاد و بعد
چند روز ابوطالب خلف آصف خان و خواجه قاسم برادر خواجه ابوالحسن و بدیع الزمان
داماد او را عذر خواسته روانه حضور نموده منزل بمنزل روانه تهته گشت و پیش از
رسیدن او دران حدود بادشاهزاده شاهجهان از تهته کوچ کرده بطرف دکن معاودت
نموده بود چنانچه سابقا تحریر یافته مهابت خان بعد رسیدن در تهته بدون حکم مقدس
رو بهندوستان آورد و آثار بغی از وبظهور پیوست بعد معروض اقدس حکم شد
که فوجی بر سر او تعین شود خانخانان عبدالرحیم که از دست مهابت خان زخمهای
کاری برجگر داشت بانجام و افراج مهم استیصال او بر ذمه خود گرفته رخصت شد

ومحال جاگیر مهابت خان وصوبه داری اجمیر بخانخانان مرحمت گشت خانخانان بعد قطع منازل وطی مراحل در دارالخیر اجمیر رسید ومهابت خان که بعد معاودت از تهته بسمت اجمیر رسیده بود تاب جنگ نیاورده در شعاب جبال ولایت رانا رفته اقامت ورزید وخانخانان دران سمت در سنه ۲۱ جلوس والا در عمر هفتاد و دوسالگی بجوار رحمت حق پیوست ومهابت خان ازانجا عرایض نیازمشتمل عقیدت واخلاص بخدمت شاهزاده شاهجهان ارسال داشت وبموجب منشور عالی که بطلب او صادر گشت بجناح استعجال در جنیر رسیده بملازمت فیض رجعت مشرف گشته مورد انواع عواطف گردید واین معنی موجب ظهور نیر اقبال او گشت چون این خبر بعرض مقدس رسید خانجهان لودی بخطاب سپه سالاری وصوبه داری دکن سرافرازی یافت ومدتے اورا باشاهزاده شاهجهان کار محاربه ومجادله درمیان ماند +

دربیان رحلت نمودن حضرت خاقان زمان بملک جاودان

درسال بست ودویم جلوس والا حضرت خاقان زمان مطابق هفتاد متوجه کشمیر شدند درین مرتبه در کشمیر بان حضرت بیماری غلبه نمود وضعف وناتوانی روز بروز زیاده شد در اوایل زمستان رایت مراجعت برافراشتند ودر منزل بیرم کله بتماشا شکار پرداختند دران سرزمین کوهی است بلند ودر ته کوه نشیمن بجهت بندوق اندازی ترتیب یافته مقرر بود که چون زمینداران اهو را رانده بر تیغ کوه براورند وبنظر اشرف درآرند آن حضرت بندوق راست کرده اندازند همین که تیر بندوق باهو میرسید از تیغه کوه جدا شده معلق زنان بزمین می افتاد و تماشائے غریب می شد درین وقت یکے از پیادهاے ان مرزبوم اهو را مانده اورد اهو بر پارچه سنگی جا گرفته ایستاد وبوافقی بنظر درنمی آمد پیاده مذکور خواست که پیشتر آمده اهو را ازان مکان روان سازد بمجرد رسیدن درانجا نتوانست پا مضبوط کرد دست به بوته زد وقضارا بوته کنده شد وآن پیاده اجل رسیده ازان کوه آسمان ارتفاع معلق شدن برزمین افتاد واستخوانش خورد شکست واعضایش ازهم

گیخت وجان بحق تسلیم کرد و مشاهده این حال مزاج اقدس باشوب گرائید و بر خاطر مقدس کمدر گذشت ترک شکار کرده بدولت خانه والا تشریف آوردند گویا ملک الموت باین صورت متخلق گشته بنظر انحضرت درامده بود ازان ساعت قرار و ارام از خاطر مقدس برخاست از بیرم کله کوچ کرده و رتهته و ازانجا در راجوری نزول اقبال فرمودند وازانجا بدستور معهود یک پهر روز مانده کوچ فرمودند در اثنای راه پیاله خواستند همین که برلب نهادند گوارا نیفتاد و برگشت و تا رسیدن بدولتخانه چکرهتی حال دگرگون گردید آخرهای شب کار بدشواری کشید هنگام صبح نفسی چند بسختی برامد وقت چاشت روز یکشنبه بست وهشتم شهر صفر ۱۰۳۷ مطابق پانزدهم ابان ماه الهی سال بست و دویم جلوس ۱۰۳۷ در عمر شصت سالگی روح قدسی از اشیانه خاک بال افشان بر ساکنان افلاک گردید و اثار رستخیز نمودار شد نورجهان بیگم که از عنایات خاص آن حضرت سلطنت هندوستان می کرد خروش دل خراش وناله جان تراش برکشید دگریبان جان از نوحه وفغان بر درید و ریاحین مشک اگین از چمن تارک کندید وگل رخساره را از خار ناخن تراشید وبیان سبزه بخاک وخون غلطید شعر

بسینه از تغابن سنگ میزد — طپانچه بر رخ گلرنگ میزد
زریحان سرو بستان را سیه کرد — بپیچیدن سنبلستان را تبه کرد
دریغا زین زیانکاری دریغا — دریغا زین جگر خواری دریغا
نخواهم بیجمالش زندگی را — بملک جاودان پایندگی را
نهال عمر بی برگست بی او — حیات جاودان مرگست بی او
بقا نوی وفا نیکو نباشد — که من باشم بگیتی او نباشد
نخواهم کز وی کیسو نشینم — جهان را بی جمال او نه بینم
چه اسایش دران گلزار ماند — کز وگل رخت بند وخار ماند

درچنین وقت نورجهان بیگم هرچند آصف خان را نیز خود طلبداشت او عذرها درمیان آورده نرفت چون با دشاهزاده شاهجهان دور دست بود لهسبب قضیه ناگزیر در امور جهانبانی اختلال رو داد و در کار مملکت پراگندگی راه یافت آصفخان

با اعظم خان ہمداستان شده بجهت تسکین فتنه و آشوب و انتظام پراگندگیہاے روزگار سلطان داور بخش عرف بلاقی پسر شاہزاده خسرو را از قید بر آورده بر تخت سلطنت نشاندند نیز[1] سکه و خطبه بنام او نموده دل شورش زده او را بعهد و سوگند مطمئن گردانید اما امرایان نظر برانکه چون آصف خان استقامت و استدامت دولت شاہجہان میخواہد سلطان داور بخش را گوسپند قربانی تصور نموده با آن کورنش نمی نمودند چون داور بخش و امرا در نواحی لاہور رسیدند شاہزاده شہریار که در لاہور بود و باستماع واقعه ناگزیر سر بسلطنت بر داشته دست بخزاین و کارخانجات دراز داشت بعد رسیدن سلطان داور بخش صفوف آراسته رو بعرصه پیکار آورده در اول صدمه انتظام افواج خود را پراگنده دیده رو بفرار نهاد و بقلعه در آمده بپاے خود در دام افتاد و اکثر ہمراہانش قول گرفته آصف خان را دیدند روز دیگر داور بخش در قلعه ارک رسیده بر تخت خلافت نشست و شاہزاده شہریار را که نتوانست قلعه هم مضبوط نگاهداشت از درون حرم بر آورده از فوطه کمرش هر دو دست بسته پیش تختگاه سلطان داور بخش حاضر آوردند و او بشرایط کورنش بجا آورد همان وقت او را محبوس کردند و بعد دو روز میل در چشمش کشیده از بینش معزول کردند چون شاہزاده شہریار طبع والا و فطرت بلند داشت دران وقت این رباعی فی البدیهه بر زبانش رفت **قطعه**

زنرگس گلاب از چه نتوان کشید کشیدند از نرگس من گلاب
اگر از تو پرسند تاریخ آن بگو کور شد دیده آفتاب

بعد از چند روز طهمورث و هوشنگ پسران شاہزاده دانیال را گرفته مقید ساختند چون عنان اختیار سلطنت بدست آصف خان بود و به جمیع شاہزادہا و امرا تسلط داشت و میل خاطر و اعتقاد باطن او بجانب بادشاہزاده شاہجہان بود لہذا بعد چندگاه بموجب منشور عالی بادشاہزاده والا قدر که از دکن بنام آصف خان بعد استماع قضیه ناگزیر صادر فرموده بود داور بخش و گشتاسپ برادرش و شہریار و طهمورث و هوشنگ را در لاہور مسافر صحراے عدم نموده از تمامی مدعیان سلطنت خاطر وا پرداخت ؛ بجمله نقش آن حضرت را که از چکر هتی مصحوب مقصود خان

(۱) در عوانی ہتنیہ

بلاهور فرستاده بودند لب دریاے راوی متصل شاه دره در باغ مهدی قاسم خان که نور جهان بیگم آن باغ را رونق داده بود بخاک سپردند و بر مزار قدسی عمارت عالی تعمیر یافت شعراے خرد گزین اشعار رنگین در تاریخ فوت ان حضرت گفتند ازان جمله انکه

نظم

شهنشاه جهان شاه جهانگیر — که صیت عدل او بر آسمان رفت
چه نور الدین محمد بود نامش — ازان از رفتنش نور از جهان رفت
چگویم نام وے کز عالم رفت — بعهد همتش نام و نشان رفت
گلستان جهان بے آب و رنگ است — بهار رواب او چون در جنان رفت
ازین ماتم سرا چون رخت بربست — جهان غمگین شد و او کامران رفت
چو تاریخ وفاتش جست کشفی — خرد گفتا جهانگیر از جهان رفت

مدت سلطنت بست و یک سال و هشت ماه و چهار ده روز *

ابو المظفر شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه غازی صاحب قران ثانی خلف سوم نور الدین محمد جهانگیر بادشاه

روز یکشنبه بست و دویم جمادی الاول ۱۰۳۷ سنه هجری در ایوان خاص و عام دولتخانه والا واقعه دار السلطنت لاهور ارکان دولت و اعیان سلطنت سکه و خطبه بنام نامی ان حضرت مقرر کردند دران وقت عمر گرامی بحساب قمری سی و هفت سال و بحساب شمسی سی و شش سال بود چون ان حضرت در دکن قیام داشتند آصف خان عرضداشت متضمن اتمام کار مدعیان سلطنت و استدعاے تشریف شریف ارسال داشت و پیش ازین روزے که بادشاه جنت آرامگاه رحلت فرمودند آصف خان بنارسی نام هندوی را که در ره نوردی و تیز گردی بے همتا و در تند روی و گرم دوی یکتا بود در خدمت ان حضرت روانه کرده خبر قضیه ناگزیر تبقریر او حواله نموده انگشتری خود را براے اعتماد باو داده بود بنارسی مذکور نوزدهم ربیع الاول در عرصه بست روز از چکر هتی در جنیر که انتهاے حد ولایت نظام الملک است بیده

نخستین بمنزل مهابت خان که از چند روز بملازمت مقدس رسیده بود آمده صورت
واقعه گذارش نمود مهابت خان چون برق و باد بر در حرم سرای عالی رسیده خبر باندرون
فرستاد آن حضرت بیتوقف بیرون آمدند بنارسی مذکور زمین بوس نموده حقیقت را التماس
کرد و انگشتری آصف خان را بنظر قدسی گذرانید حدوث این واقعه بر خاطر مبارک
گران آمد چون وقت تقاضای آن میکرد که در اخفا کوشیده شود بالضرور این خبر را
پنهان کردند و بموجب التماس مهابت خان و دیگر دولتخواهان روز پنجشنبه بست و
سویم ربیع الاول از جنیر روانه شدند و بخط قدسی فرمان عالیشان بنام آصف خان
مشتمل برسیدن بنارسی مذکور و توجه رایات عالیات بسمت اکبرآباد مصحوب امان الله
صادر گشت و نیز فرمان والاشان بنام خانجهان لودی صوبه دار دکن متضمن انواع
عنایات بصدور پیوست او از واژگونی بخت قدر عنایت اقدس ندانسته بعهد
وسوگند بنظام الملک درساخته ولایت بالاگهات که بتردد تمام بتسخیر در آمده بود تمامی
به نظام الملک داده به برهانپور آمد با جمعی از شورش طلبان اتفاق نموده مصدر
فتنه و آشوب گردید و جمعی از افغانان معتبر خود را با جمعیت فراوان در برهانپور
گذاشته با امرای بادشاهی که بظاهر دم موافقت زده خود را از شرارت او نگاه
میداشتند مثل راجه گجسنگه راتهور و راجه جیسنگه کچهواهه وغیره بماند و رسیده
اکثر ولایت مالوه متصرف شده سنگ راه رایات عالیات گردید آن حضرت بحسب
تقاضای وقت راه برهانپور گذاشته بطرف گجرات تشریف آوردند سیف خان
صوبه دار گجرات در وقت آمدن آن حضرت از سمت تهته در گجرات مصدر
گستاخیها گشته بود درینولا هراس بسیار بخاطرش راه یافت چون همشیره کلان مهد
علیا حضرت ممتاز محل در عقد ازدواج سیف خان بود برعایت خاطر آن عفیفه
الزمانی شریفة الدورانی تقصیرات سیف خان معاف فرموده او را از گرداب
اضطراب بساحل جمعیت آوردند و برای نظم امور ملکی هفت روز در احمدآباد
مقام گزیدند شیرخان بارهه بمنصب پنجهزاری ذات و پنجهزار سوار و صوبه داری گجرات
و میرزا عیسی ترخان بمنصب چهار هزاری ذات و دو هزار سوار و صوبه داری تهته
سرافرازی یافتند و صوبه داری اجمیر به سپه سالار مهابت خان و پرگنات

نواحی بجاگیرش مرحمت گشت واز گجرات نهضت فرموده متوجه اکبرآباد شدند و
در راه رانا کرن سنگه سعادت ملازمت دریافت خلعت خاصه با دهکدهکی لعل قطبی قیمت
سی هزار روپیه وشمشیر مرصع وخنجر وفیل خاصه واسپ بازین طلا عنایت فرموده محال
جاگیرش بحال داشتند بعد رسیدن در اجمیر خانعالم ومظفرخان معموری و بهادرخان
اوزبک وراجه سجے سنگه کچهواهه وراجه انیرای و دیگر امرای با دراک ملازمت
سعادت اندوز گشتند بست وششم جمادی الاول در دار الخلافه اکبرآباد نزول
اقبال فرمودند در ساعت میمون اشاعت اورنگ خلافت بجلوس اقبال مانوس
زینت وزیب یافت کارگذاران درگاه خلافت ومنتظمان کارگاه سلطنت بارگاهی
شگرف که از رنگ آمیزی و دفور زیبائی روی هوا نگارین می نمود بستونهای
طلا ونقره برافراختند واضلاع آن را بسایبانهای مخمل زردوزی وزربفت
مغرق ومزین ساختند فرشهای ملون وبساطهای مزین گستردند واسباب
طرب ونشاط ومواد فرح وانبساط مهیا گردانیدند نوای تهنیت ومبارکبادی
مسرت افزای زمانیان گردید وصدای کوس بهجت وشادی بگوش آسمانیان
در رسید ترانه سنجان شیرین نوا قمری اسا نشید خوری برکشیدند ورامشگران جادو
ادا از پای کوبی وچرخ زنی دلها را در ربودند ایام نوبهار بر روزگار اشکار گشت
وزمان نوروزی بعالم روزی شد جهان پیر برگ ونوای نوجوانی از سر گرفت
عالم دلگیر ساز وسامان عشرت بدست آورد وامرایان سپه سالار وصف آرایان
مدار تسلیمات تهنیت وکورنشات مبارکباد تتقدیم رسانیدند شعرای نکته سنج و
فضلای والاطبع باشعار دل پذیر تاریخ جلوس والا در سلک نظم کشیدند ازانجمله
انکه میر شوقی گفته **قطعه**

بادشاه زمانه شاه جهان | خورم وشاد وکامران باشد
حکم او بر خلایق عالم | تا جهان باد در جهان باشد

حکیم کاشی گفته **قطعه**

بادشاه بحر وبر شاه جهان | کرسیش چون مهر تابان آمده
سال تاریخ جلوسش چرخ گفت | وارث ملک سلیمان آمده

از میر محمد صالح **بیت**

تا بود از آدم و عالم نشان ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ شاه جهان ثانی شاه جهان[۱]

مصرع جلوس شاهجهان داد زیب ملت و دین

همدرین نزدیکی جشن ماهتابے ترتیب یافت کارگذاران اشغال سلطنت بموجب حکم والا دیوارهائے وصحن ہائے دولتخانہ را بچادرہائے سفید درگرفتند وتمامی اشجار ونہال باغچہ محاذی انجمن را بپارچہ سفید درگرفتہ بصنعت وہنرپردازی برگ برگ وشاخ شاخ ہر شجر را نمودار ساختند وسراسر الات وادوات مجلس و اسباب عیش را سفید کاری حاضر آوردند کہ از شعشعہ انواران پرتو ماہ بے رونق گشت و دیدہ انجم از حیرت سفید گردید ماہ تمام برائے تماشائے آن بزم معلے سرشام از دریچہ مشرق طلوع نمودہ انجمن افروز گیتی گشت از لمعات ضیا سراسر عالم روشن گردید واز اشراقات سا صبح نورانی بر دمید ظلام شام خود را در کنج تواری مستور ساخت وظلمت شب در نقاب حجاب مخفی گشت **منظم**

مہتاب شبے چو وصل معمور ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ بر روز کشیدہ پردہ نور

شامش کہ گل سحر نمودہ ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ صبح بہزار در کشودہ

نظمش بفروغ عالم افروز ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ آبستن صد ہزار نوروز

انداختہ ماہ نطع سیمین ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ رفتہ ز فلک سیاہ گلیمین

شب تابے رنگ چون ستارہ ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ افروختہ شمع صد نظارہ

مواب فلک بکامرانی ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ در دست کلید شادمانی

افاق چو صبحدم شگفتہ ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ افلاک ز نور در گرفتہ

فرخندہ دمے خجستہ حالے ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ در طبع زمانہ اعتدالے

موتمن الخلافہ آصف خان از لاہور در اکبرآباد رسیدہ با دراک ملازمت اقدس سعادت اندوز گشتہ مورد الطاف عواطف والا ومشمول اصناف عاطفت علیا گردیدہ وکیل السلطنت ومدار الملک گشت و دیگر امرا وخوانین ہرکدام در حضور رسیدہ بقدر رتبہ وموافق پایہ خویش باضافہ منصب سرفراز شدند وفرامین

---

[۱] دا شاہجہان باشد وشاہ جہان +

مطاعۃ بنام صوبہ داران و احکام قدسیہ بفوجداران و عمل گذاران ممالک محروسہ متضمن دلاسا
و تاکید معموری ملک و آبادی رعیت و تقدیم مراسم عدالت و امنیت طرق و مسالک
عز اصدار یافت و بیامن توجہات اقدس امور سلطنت و جہانبانی بتازگی رونق پذیرفت
و پراگندگیہاے روزگار و برہمزدگی ہاے اقطار از سر نو انتظام یافت القصہ آن حضرت
مدت متمادی بعدالت گستری و رعیت پروری و جہانداری و جہانبانی کردند و بزور شمشیر
و اقبال و قوت سر پنجہ طالع لایزال ملک گیری و گیتی ستانی نمودند چنانچہ ماجراے تسخیر
دولت آباد و دیگر ممالک دکن و اطاعت و انقیاد سرکشان و گردن فرازان ہندوستان
و فرمان پذیری راجہاے درایان دشت و کوہستان و فتح قلعہ قندہار و آمدن علی مردان
خان در حضور والا دو بدبہ بر ولایت ایران و انتزاع بلخ و سایر قلعجات توران و گریختہ
رفتن نذر محمد والی ان ولایت و دستگیر گردیدن پسرانش مشہور و معروف است و محمد وارث
کتابے موسوم بشاہجہان نامہ متضمن واقعات و فتوحات ان حضرت بقید کتابت در
آوردہ این کمترین اگر بتفصیل پردازد باید کہ کتابے علیحدہ تحریر درآید لہذا از تطویل سخن
عنان شبدیز خامہ وقایع نگار معطوف ساختہ و باختصار پرداختہ ختتام کلام بمدعا
می نماید کہ در اواخر زمان آن حضرت بصلاح وزراے والا فطرت و ندماے بلند
فکرت تقسیم ممالک بفرزندان والاشان بخاطر مقدس آوردہ بادشاہزادہ دارا شکوہ
خلف بزرگ را در حضور طلبداشتہ ولی عہد و نایب مناب سلطنت نمودہ در اکثر
امور خلافت و جہانبانی دخیل گردانیدہ رتق و فتق مہمات و قبض و بسط امور بصوابدید
او می نمودند و بادشاہزادہ محمد شجاع پسر دویم را بر ولایت بنگالہ و بادشاہزادہ اورنگ زیب
خلف سویم را بر ممالک دکن و بادشاہزادہ محمد مراد بخش فرزند چہارم را کہ از ہمہ خورد بود
بر ولایت گجرات تعین فرمودند و این بادشاہزادہ ہا در تنظیم و تنسیق امور ان ممالک
پرداختہ برطبق احکام مقدس بعمل می آوردند بعد مدت قضارا ہفتم ذی الحجہ سنہ ۱۰۶۶
ہجری مطابق سال سی و یکم جلوس والا در دار الخلافت شاہجہان آباد بان حضرت عارضہ
جسمانی روی داد و مزاج اقدس از مرکز اعتدال و قانون صحت منحرف گشت و روز
بروز رو بتزاید نہاد و بمدت باستداد کشید و امراض متضادہ باہم متفق گشت و قواے
بدنی ضعف و ناتوانی پذیرفت ازین رو کہ در عام و خاص و غسل خانہ تشریف نمی آوردند

عامہ خلایق چہ بلکہ امرائے اکثر کورنش محروم بودند ازینجہت در نظم و نسق معاملات ملکی و مالی اختلال راہ یافت بادشاہزادہ محمد دارا شکوہ کہ ولی عہد بود درینوقت زمام انتظام مہام ملک و دولت در قبضہ اقتدار و اختیار خود گرفتہ بنا بر مصلحت راہ وصول اخبار باکناف و اقطار مسدود نمودہ مردم خود تعین کردہ کہ خطوط وکلائے بادشاہزادہا و امرا و دیگر مردم از مسالک و مشارع میگرفت و بعضے وکلائے را در قید نگاہداشت درینصورت بادشاہزادہا و صوبہ داران و حکام بلاد و امصار ممالک ہندوستان بلکہ خوانین و امرائے حضور بمقدس حیات ان حضرت باور نمی کردند ازینمعنی خلل عظیم در اطراف ممالک گردید مفسدان در ہر گوشہ و کنار و سرکشان در ہر صوبہ و سرکار سر بشورش و فساد بر داشتند و رعایائے واقعہ طلب ترک مال گذاری نمودہ تخم انحراف در مزرعہ تمرد کاشتند و حکام و عمال دست از حکومت باز کشیدہ در اماکن خود بیکار نشستند تاجران و مسافران ابواب رہ نوردی و سفر گزینی بر روے خویش بستند بادشاہزادہ محمد مراد بخش ازین خبر در گجرات رایت بغی بر افراشتہ بر تخت نشست و سکہ و خطبہ بنام خود درست کردہ مروج الدین محمد مراد بخش بادشاہ خود را خطاب کرد و فوجے بسر سورت بندر فرستاد محمد شریف پسر اسلام خان را کہ از جانب بیگم صاحب متصدی انجا بود قید نمودہ انواع ایذا و اہانت کردہ اموال بادشاہی و سرکار بیگم صاحب انچہ دراتجا بود متصرف شد و میر علی نقی دیوان سرکار خود را کہ از بغی مانع بود بدون صدور تقصیر بدست خود کشت و دست تعدی بر مال سرکار بادشاہی کہ در گجرات داخل بود و اموال مردم دیگر دراز گردانید و نیز بادشاہزادہ محمد شجاع در بنگالہ ہمین طریق پیش گرفت و بر سر پتنہ لشکر کشید و ازانجا پیشتر آمدہ در بنارس رسید بادشاہزادہ دارا شکوہ مقدمہ سرکشی و گردن [illegible] ہر دو برادر بعرض مقدس رسانیدہ تمہیدات و توجیہات بسیار برائے دفع این شورش اعلی حضرت را برین سخن آورد کہ از شاہجہان اباد نہضت فرمودہ در اکبر آباد نزول اجلال فرمایند لہذا در عین اشتداد امراض و طغیان عوارض کہ ہنگام سکون و ارامش بود بست[1] محرم سنہ ۱۰۶۸ بسمت اکبر آباد نہضت فرمودند بر آب دریائے جمنا بر کشتی سوار میشدند و پردہائے بر کشتی مے انداختند کسے برا کورنش میسر نمی شد عامہ خلایق بر حیات ان حضرت اعتبار نمی کردند تا انکہ دہم صفر در اکبر آباد

(۱) ہشتم۔

نظل وصول انداختند بادشاهزاده داراشکوه که دران ایام مدار انتظام امور خلافت
بر خود گرفته بود بعد رسیدن در اکبرآباد در صدد تدافع شورش برادران گردیده راجه
جی سنگه کچهواهه را که از عمده راجهای عظام و رکن رکین سلطنت ابدی الدوام بود با چندی
امرای نامدار و خیول بیشمار بادشاهی و فراوان سپاهی از خود و توپخانه و سایر اسباب
مجادله بسرکردگی سلطان سلیمان شکوه مهین خلف خود چهارم ربیع الاول سنه الیه برسر
بادشاهزاده محمد شجاع تعیین نمود سلیمان شکوه بعد طی مراحل و قطع منازل در عرصه بهادرپور
رسیده دو نیم کروهی ان طرف بنارس بر کنار دریای گنگ بفاصله یک و نیم کروه
که محمد شجاع دایره داشت نزول نموده آماده پیکار گردید بست و یکم جمادی الاول
به بهانه تبدیل منزل و تغیر مکان آوازه کوچ در داده سحرگاهیکه محمد شجاع خواب آلود
غفلت بود دستوبه صفوف رزم وجدال نموده ناگهان برلشکر غنیم ریخت وبیاد حمله آتش
کارزار برانگیخت محمد شجاع که بیخبر و ناتجربه کار بود باندک آویزش دست از کار و کار
از دست داده خود را در کشتی رسانیده رو بفرار نهاد و بی انکه جای توقف نماید در
مونگیر رسیده تمامی ارد و کارخانجات و دواب و خزانه او بغارت رفت و در مونگیر
اقامت نورزیده روانه بنگاله گشت و ولایت پتنه و مونگیر در تصرف کسان سلیمان
شکوه درامد و از اتمام کار محمد شجاع بالکل خاطر جمع نموده جمعی از نوکران محمد شجاع را که از ان
معرکه دستگیر شده بودند بادشاهزاده داراشکوه در اکبرآباد طلبداشته بعد از اهانت
و تشهیر بقطع ید عقوبت نمود و از انجمله تنی چند بدان گزند نقد زندگی از دست دادند
درهمان ایام که سلطان سلیمان شکوه را بر محمد شجاع فرستادند راجه جسونت سنگه را که از زبدهٔ
راجهای والاشان و بمزید شوکت و حشمت پیشوای امرای عالی مکان بود و اعلی
حضرت او را مهاراجه خطاب داده رکن السلطنت میدانستند با چندی از راجهای
ذی شان و امرای بلند مکان و خزانه فراوان و توپخانه بیکران بست و دویم ربیع الاول
سنه الیه بصوب مالوه رخصت نمودکه بحفظ قلاع اسخدد و ضبط معابر دریای نربده
قیام ورزیده سد راه دکن گردد و قاسم خان را که از عمده امرای و داروغه توپخانه
سرکار اعلی حضرت بود با لشکر فراوان فوج جداگانه کرده برسر بادشاهزاده محمد مرادبخش
تعیین نموده مقرر کردند که بالفعل همراه مهاراجه جسونت سنگه تا مالوه برود و بعد رسیدن

انجا اگر مصلحت اقتضا نماید قاسم خان بدفع مراد بخش و اخراج او از گجرات متوجه گردد و لا
کو کمک مہاراجہ بوده باشد - القصہ مہاراجہ و قاسم خان بعد قطع منازل و طے مراحل در
اوجین که دار الایالت صوبہ مالوه است رسیدند و داراشکوه اگرچہ ولی عہد و صاحب
مدار امور خلافت بود و حضرت اعلیٰ متوجہ احوال او بودند اما از جانب بادشاہزاده
محمد اورنگ زیب خوف و ہراس تمام داشت تمہید دفع شورش محمد شجاع و مراد بخش
بعرض حضرت اعلیٰ رسانیده تمامی جنود دکن که برکاب بادشاہزاده محمد اورنگ زیب
تعینات بودند بموجب فرامین مطاعہ حضرت اعلیٰ طلب حضور نمود چون بادشاہزاده
معزالیہ مہم قلعہ بیجاپور درپیش داشت و آن قلعہ را محاصره نموده بباز وے شجاعت
و پامردی و رائے صایب افتاح آن نزدیک رسانیده بود ازین که عساکر متعینہ درین
مہم بود بموجب طلب از منصوبہ داراشکوه روانہ حضور پرنور گردید بالضرور بمقتضائے
وقت بعادل خان والی انجا صلح درمیان آورده یک کرور روپیہ پیشکش مقرر کرده
و معظم خان را برائے تحصیل وجہ پیشکش گذاشتہ معاودت باورنگ آباد نمود و دفع
آن قلعہ که نزدیک رسیده بود از منصوبہ داراشکوه درپرده توقف ماند و غیر از
معظم خان و شاه نواز خان و نجابت خان از اعظم امرا در دکن نماند و مرکوز خاطر داراشکوه
آن بود که چون لشکرہا در حضور جمع شوند نخستین دفع شورش محمد شجاع و مراد بخش نماید
بعد ان اتمام کار بادشاہزاده محمد اورنگ زیب کند بہمین منصوبہ دکن از لشکرہا خالی
گردانید و میخواست که ہرگاه سلطان سلیمان شکوه بر محمد شجاع رفتہ مظفر و منصور شده
معاودت نماید بتمامی لشکر که ہمراه او ست بہمان سبیت مجموعی در اوجین که پیشتر مہاراجہ اقامت
دارد بفرستد لیکن نمیدانست مصرع

تقدیر دگر باشد و تدبیر دگر

بالآخر بادشاہزاده محمد اورنگ زیب از دکن آمده اولا در مالوه مہاراجہ فتح یافتہ بعد
ان از نزدیکی اکبرآباد با داراشکوه ہنگامہ رزم آراستہ بزور سرپنجہ اقبال و قوت طالع
لایزال فیروزمند گشت و در اکبرآباد رسیده اعلیٰ حضرت را در گوشہ نشانیده خود
اورنگ آرائے خلافت گردید و در سال نہم جلوس عالمگیری حضرت اعلیٰ در قلعہ اکبرآباد
یازدہم رجب سنہ ۶ شنبہ در عمر ہفتاد و ہفت سالگی بملک جاوید شتافتند چنانچہ مفصل

بقلم سوانح نگار می درآید مدت سلطنت اعلیٰ حضرت سی و یک سال و سه ماه و بست و دو روز +

ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه خلف سویم شهاب الدین محمد شاهجهان بادشاه در عمر چهل سالگی در سنه ۱۰۹۷ سریر آرائے خلافت گشت

چون ارادت قادر بر کمال و خواهش منعم عمیم الافضال اقتضائے آن کرد کہ آفتاب عالمتاب عالمگیری از مشرق دولت و اقبال طلوع نماید و نسیم بهاری جهان پیرائے اورنگ زیبی باغستان روزگار را طراوت و نضارت بخشد عالم پیر از فر دولت جوانش جوانی از سر گیرد دو جهان کهن از عدل و احسانش تجدید تازگی پذیرد لاجرم کارکنان آسمانے بر وفق تقدیر سبحانی امری کہ موجب طلوع کوکب سلطنتش از مطلع دولت و سببے کہ باعث سطوع نیر خلافتش از برج اقبال تواند بود منصه شهود جلوه گر گردانید مصداق این کلام و منطوق این تمهید انکه ان حضرت در دکن می شنیدند کہ دارا شکوه بدین و ائین هندوان مایل شد و برهمنان کہ علمائے مذهب هنداند و جوگیان و سناسیان کہ درویشان دین انها هستند در صحبت خود راه داده ان مردم را مرشد کامل و هادی مطلق میداند و کتاب ان جماعة را کہ به بید مشهور است کتاب آسمانی و خطاب ربانی و صحف قدیم میخواند و در صدد ترجمه آن شده اوقات عزیز را کہ بدل ندارد بدان شغل صرف می نماید و اشعار هندی از خود تصنیف نموده آن را تصوف محض می گوید و بجائے اسم ایزد تبارک و تعالی اسم هندی کہ اهل هند آن را پر تو الهی می نامند و اسم اعظم میدانند بخط هندی بر الماس و یاقوت و زمرد و غیران نقش کرده در پوشاک پوشیده آن را تبرک تصور می نماید و از نماز و روزه و ائین مسلمانی انحراف دارد و درینولا کہ بسبب بیماری حضرت اعلی را سر و برگ در پرداخت امور جهانبانی نمانده او در تمامی مهام فرمان روائی دخیل گردیده و در عین مهم بیجاپور کہ تسخیر آن نزدیک رسیده بود

عساکر متعینہ از انجا طلبداشتند و مقدمات نالایق از طرف آن حضرت بمسامع حضرت اعلی رسانیده و عیسی بیگ وکیل آن حضرت را بے صدور تقصیر در قید کرده اموالش بضبط در آورد لهذا آن حضرت را حمیت دین مسلمانی و غیرت سلطنت و جهانبانی و رشک برادری و جوشش نفسانی بران آورد که بعزم ملازمت حضرت اعلی روانه شوند و در حضور والا رسیده چندگاه بملازمت قیام ورزیده بانتظام مهام سلطنت که فتوری در ارکان آن راه یافته پردازند و دست تسلط داراشکوه کوتاه ساخته حضرت اعلی را از قید استیلائے او برآورند اگر زیاده برین استقلال می یابد در فرمان روائے مطلق العنان می گردد و دین هنود را رواج میدهد و نیز بخاطر آوردند که بادشاهزاده مرادبخش را همراه خود در حضور حضرت اعلی برده استشفاع جرایم او نمایند بنابرین اندیشه جهان کشا عزم نهضت بجانب اکبرآباد مصمم نموده شاهزاده محمد سلطان را با نجابت خان و فوجے از بهادران شجاعت مند بطریق منقلا غره جمادی الاول ۱۰۶۸ مطابق شانزدهم بهمن ماه الٰهی روانه برهانپور نمودند و شاهزاده محمد معظم را بصوبه داری دکن مقرر کرده شاهزاده محمد اکبر را که در همان ایام سعادت ولادت یافته بود با پردگیان سرادقات دولت در قلعه دولت آباد گذاشتند و شاهزاده محمد اعظم را بر رکاب ظفر انتساب مقرر نموده روز جمعه دوازدهم جمادی الاول در ساعت ظفر اشاعت که منبع فتح و نصرت تواند بود از خطه فیض بنیاد اورنگ آباد نهضت فرمودند

نظم

زمانے که با فرخی یار بود | نظر هائے طالع سزاوار بود
گران شد بپایش مرصع رکاب | برامد بچرخ بلند آفتاب

منشور عاطفت بنام بادشاهزاده محمد مرادبخش قلمی فرمودند که از گجرات متوجه مالوا شود و میر محمد عساکر را که بخشی دویم بود بخطاب عاقل خانی و حراست قلعه اورنگ آباد سرافراز فرمودند و مرشد قلیخان را از تغیر میر ضیاء الدین حسین بخلعت دیوانی نواختند و بحسب مصلحت معظم خان را که بموجب فرمان اعلی حضرت اراده اکبرآباد داشت در هفتم او محال نمود قید کرده در قلعه دولت اباد گذاشتند و اکثر امرا را باضافت مناصب سرافراز فرمودند بعد قطع مسافت بست و پنجم جمادی الاول مطابق دهم

اسفندار در عمارات بلده برہان پور نزول اجلال فرمودند و عرضداشتی متضمن بیمار پرسی و استکشاف احوال بدرگاه حضرت اعلی ارسال داشته بانتظار جواب یک ماه اقامت ورزید درین اثنای عیسی بیگ وکیل که اورا داراشکوه قید کرده بموجب حکم حضرت اعلی بعد چندگاه خلاص نموده بود در برہان پور رسیده باد راک ملازمت سعادت اندوز گردید واخبار آزار حضرت اعلی بشدت تمام واستقلال داراشکوه وآمدن مهاراجه بالشکر گران در مالوه گذارش نمود بنا برین عزیمت مستقر الخلافه اکبرآباد بتازگی بخاطر قدسی تصمیم یافت روز جمعه بست و پنجم جمادی الثانی مطابق دویم فروردین ماه الهی در زمانیکه طنطنه مواکب ربیع صیت شادمانی در اکناف گیتی انداخت وشاه عالمگیر بهار با افواج ازهار رایت سلطنت بجانب گلزار افراخت تا لشکر کافرکیش دی راکه سد راه طراوت ریاحین بود علف تیغ بیدریغ سازد و تخت گاه چمن و دارالملک گلشن را از شرارت خار بدنهاد ناخلف دودمان گلستان پرداز برفاقت جنود غیبی وجیوش آسمانی لوای توجه از بلده برہان پور برافراختند

بیت

براے صواب دبعزم درست | باہنگ نصرت کمر بست چست

درین روز اکثر امرا باضافه منصب وخطاب لایق سرافراز شدند و ازان جمله محمد طاہر خراسانی صوبه دار خاندیس که پیش ازین پایه وزارت داشت بخطاب وزیرخانی وسید شاه محمد بخطاب مرتضی خانی ومیر ملک محمد حسین بخطاب بہادرخانی ومیر ضیاء الدین بہمت خانی ومیر ہوشدار بہوشدار خانی وخواجه عابد بعابد خانی و دیگران بخطابهاے لایقه سرافراز شدند چون شاه نوازخان باندیشه هاے نادرست از رفاقت رکاب دولت تعلل ورزیده در برہان پور مانده بود در دوازدهم از کوچ برہان پور که قریب ده کروه منزل بود شاهزاده محمد سلطان را بمع شیخ میر فرستاد ایشان رفته شاه نوازخان را دستگیر کرده در قلعه برہان پور محبوس ساخته معاودت نمودند وموکب والا ازانجا کوچ بکوچ متوجه شده برلب دریاے نربده نزول اقبال نمود عیسی بیگ وکیل که بخشی دویم شده بود بخطاب سرافرازخانی وخوش حال بیگ قاقشال بقلیچ خانی ومحمد طاہر داروغه توپ خانه بصف شکن خانی وقاسمی

نظاما مخلص خانی سرافرازی یافتند بعد عبور از دریائے نربده قطع منازل وطے مراحل نموده بتاریخ بستم رجب موضع دیپالپور مورد رایات عالی گشت وبست ویکم در اثنائے راه که از دیپالپور کوچ شده بود بادشاهزاده محمد مراد بخش از گجرات آمده بدریافت ملازمت چهره مراد برافروخته آداب کورنش بتقدیم رسانید ونزدیک موضع دهرمات پور بمسافت کروهے از اوجین دایره لشکر فیروزی اثر گردید ازانجا که خدیو عالم بمقتضائے وفور دانش خدا داد نوعے ضبط گذرهائے دریائے نربده ومسالک دکن نموده بود که راجه جسونت سنگه وقاسم خان اصلا خبر دکن ونهضت موکب والا از برهانپور باین سمت نداشتند واین هر دو باتفاق یکدیگر بدفع مراد بخش تدبیرات مینمودند واز اوجین کوچ نموده متوجه محاربه مراد بخش شدند وبسه کروهے کاچرود که میان اینها ومراد بخش سیزده کرده فاصله بود رسیدند چون مراد بخش خبر آمدن راجه وقاسم خان شنید تاب مقاومت در خود ندیده عنان تاب گشته بخدمت خدیو آفاق روانه شده در نزدیکی دیپالپور چنانچه گذارش یافت رسیده ملاقات نمود راجه جسونت سنگه بعد از سه چهار مقام در نواحی کاچرود شنید که مراد بخش کوچ نموده رفت واز نهضت رایات والا بدین سمت اصلاً اطلاع نداشت ودر تحقیق احوال مراد بخش می بود درین اثنائے از نوشته راجه شیورام خبر عبور رایات عالیات از دریائے نربده دریافت نمود ونیز بعضے از نوکران داراشکوه از قلعه دهار فرار نموده نزد راجه جسونت سنگه رسیده از آمدن موکب عالی اطلاع دادند راجه از استماع این معنی متعجب شده ازانجا کوچ کرده روانه شد ودر برابر دهرمات پور بفاصله یک کروه فرود آمده آماده پیکار گردید ✦

دربیان جنگ خدیو آفاق بمهاراجه جسونت سنگه وفتح ونصرت یافتن

خدیو عالم نظر بر آنکه گرد رزم بر انگیخته نشود وخون مسلمانان ریخته نگردد کب رائے نامی برهمن که فهمیده ودانائے وقت بود نزد راجه جسونت سنگه فرستاده پیغام نمودند که مارا جنگ عزم نیست ارزوے ملازمت حضرت اعلیٰ داریم انسب آنست که آمده ملازمت نماید والا ازراه برخیزد راجه این معنی قبول نه کرده کب رائے را رخصت نمود

و قرار بر جنگ داد چون کب راے آمده این معنی بعرض رسانید عرق غیرت بادشاهانه بتحرک آمد و آتش قهر خسروانه زبانه زده تبتید و گوشمال ان بدسگال در کیش مردمی و دین حیست واجب دانسته روز جمعه بست و دویم رجب مطابق هفتم اردی بهشت هنگام صبح که بادشاه عالمگیر مهر بر اورنگ چهارم سپهر بقصد انتقام هند و می شب تیره رو نهتیغ ظلمت سوز از نیام کشیده لشکر کافر کیش ظلام را انهدام داد خدیو افاق بتسویه صفوف جدال و آرایش افواج اقبال و آراستن فیلان کوه شکوه و پیش بردن توپ خانه و نواختن کوس جنگ و افراختن لواے رزم فرمان داده مانند مهر تابان فیل سواره متوجه پیکار شدند و افواج میمنه و میسره و هراول و چنداول و قول و التمش و طرح مقرر کرده جاے نصب نمودند راجه جسونت سنگه چون اهتزاز موکب ظفر طراز شنید لشکر رعب و هراس و جنود خوف و اضطراب بر شهرستان خاطرش غالب آمد وکیل خود را بملازمت اقدس فرستاده اظهار عجز و نیاز نموده التماس کرد که مرا داعیه رزم و پیکار نیست عزم ملازمت دارم حکم شد که چون بفرخی سوار شده ایم توقف معنی ندارد و اگر گفتار او فروغے از صدق دارد از لشکر خود جدا شده تنها نزد نجابت خان بیاید خان مشار الیه او را بملازمت والا خواهد آورد مهاراجه این معنی قبول نکرده چیزے جواب نداد و نفرستاد و آماده جنگ گردید پنج و شش گهڑی روز بر امده از طرفین توپ و بان و تفنگ انداختند و هنگامه پیکار گرم گردید **نظم**

بلا آتش فتنه ارا کرد تیز تو گوئے پدیدار شد رستخیز

چنان تیغ کین راشد آتش بلند که جستی زجا جوهرش چون سپند

درین اثناے مکند سنگه هاده و رتن سنگه راتهور و دیال داس جهاله و ارجن گود و دیگر راجپوتان متهورانه از جانب مهاراجه دست از جان شسته جلوریز بر توپخانه سرکار والا آمده بجنگ پرداختند **بیت**

همه جاهل و سرکش و جنگ جو چو شمشیر آهن دل و سخت رو

مرشد قلی خان دیوان سرکار معلی با راجپوتان جنگ مردانه نموده درجه شهادت یافت و ذوالفقار خان زخمی گشت راجپوتان از وقوع این حال دلیر و خیره شده از

توپ خانه گذشته بر هراول موکب والا ریختند وجمعی دیگر به کومک را جپوتان رسیده جنگے عظیم نمودند اگرچه جنود را جپوتان از کثرت وانبوهے یاد از تراکم افواج سحاب می داد لیکن تیغ آتش بار مجاهدان لشکر منصور کالبرق خاطف مینمود شاهزاده محمد سلطان ونجابت خان وسایر بهادران هراول از حمله راجپوتان از جا نرفته پائے ثبات محکم کرده جنگ مردانه نمودند **نظم**

شدی تیر چون سوئے هندوان ... همه صندل جبهه کردی نشان

زبس بهر دین فتح درکار بود ... زدی بر همانجا که زنار بود

درین وقت شیخ میر با جمعی از بهادران طرح دست راست وصف شکن خان از طرح دست چپ وسرتضی خان از التمش بر سر راجپوتان ریخته کوششهاے مردانه بتقدیم رسانیدند وهنود از مشاهده تر ددات نمایان بهادران جان ستان ودلیری ودلاوری راجپوتان بدولت وسعادت خود بکومک مبارزان جهاد نشان متوجه شدند حتی که قول مبارک بهراول قرین شده با راجپوتان کوشش وکشش وقتال وجدال عظیم رو داد بضرب شمشیر وسنان این جماعت را پریشان ومتفرق ساختند وبسیاری را از هود بر خاک هلاک انداختند **نظم**

زبس راجپوتان به پیکار وجنگ ... گذشتند از جان بناموس وننگ

فتاد انقدر کشته در کارزار ... که شد بسته راه گریز سوار

ز تیغ جهاد آتشی بر شمر وخت ... کزان هندوئی جنگ جو زنده سوخت

دران عرصه کارزار آن قدر خون بهادران[نژادان] ریخته شد که تا ابد سبزه ان خاک لاله گون روید وآن قدر پشته از کشته گردید که زاغ وزغن انوا دی تا قیامت طعمه از جائے دیگر برائے خود بجوید ازبسکه سر از تن بهادران جدا کرده دم تیغ جهاد کندے پذیرفت وازبسکه پیغام فنا بگوش مردان رسانید زبان خنجر از کار رفت **نظم**

دران کینه جوئی زبس طعن وضرب ... زکار خود افتاد آلات حرب

چو تیر شکسته کمان شد ز دست ... زره پاره شد چون گریبان مست

درین گیرو دار بلا وکار زار مرد آزمای کند سنگه هاده وسجان سنگه سیسو[دیه] ودرتن سنگه راتهور

---

(۱) ... سند دان ... ۲۲۶ ... سیسودهیه یا سنبود ... عالمگیر نامه صفحه ... سیسودیه نوشته شد

وارجن سنگه گور و دیال داس جهالا و موهن سنگه هاده که متهورانه و دلیرانه آمده جنگ می نمودند و از سرداران و عمدهاے آن لشکر بودند سر در جیب فنا کشیدند و جمعی کثیر و فرقه انبوه همراه انها سالک مسالک عدم شدند دران وقت قیامت نشان از مشاهده سطوت و جلال موکب والا راجه رائے سنگه سیسودیه و راجه سجان سنگه چندراوت و دیگر مردم از لشکر مهاراجه جدا شده با خیل و حشم و طبل و علم بجانب اوطان خود هاروان شدند مقارن این حال بادشاهزاده مراد بخش از جانب برنغار بر بنگاه مهاراجه ریخته بغارت و تاراج پرداخت و این معنی باعث تزلزل در ارکان لشکر مخالف گردید و مهاراجه با وجود این همه شوکت و حشمت و دعوے تهور و جلادت از مشاهده این حال نیروے اقبال بے زوال خدیو عدومال تاب نیاورده عار فرار بر خود پسندیده راه جودهپور مسکن خود پیش گرفت **بیت**

چنان بیم ناک و هراسان گریخت | که زنار را از گرانی گسیخت

بعد آن قاسم خان و دیگر امرا نیز رو بفرار نهادند و مجموعه توپ خانه و خزانه و فیلان و اسپان و اسباب و اشیاے انها بقید ضبط و تصرف اولیاے دولت قاهره در آمد و تمامی اموال و سامان و خیام بنگاه مخالفان تاراج بهادران ظفر نشان گردید **نظم**

دلیران چو فارغ ز هیجا شدند | بتاراج بنگاه اعدا شدند
ز دشمن کسے بخت گر یار داشت | همین سر بدر برد و سامان گذاشت
بدست اندر آمد بسے باد پا | ز خون جمله با دست و پا در حنا
به بند آمد از هر طرف فیل مست | چو مستی که افتد عسس را بدست

القصه اینچنین لشکر گران و حشم بے پایان که راجهاے عظیم الشان و عمدهاے جلادت نشان با توپخانه فراوان و سامان بیکران و فیلان کوه توان و سایر اسباب و ادوات پیکار فراهم آمده بودند از صلابت مهابت خدیو گیهان مانند انبوه حیوان که از حمله شیر ژیان گریزان گردد یا بسان تراکم سحاب که از یورش باد پریشان شود منهزم شده پریشان و منفرق شدند و فتحی نمایان که از طراز فتوحات آسمانی و عنوان ظفرنامجات پاستانی تواند شد نصیب اولیاے دولت قاهره گردید و قریب شش هزار کس از کشتگان رزمگاه بموجب حکم والا بشمار در امدند و از خستگان نیم جان حسابی نیست جاے که باز بلند پرواز بال کشا گردد کبوتر حقیری را بهوا در امدن رنجه اجل رسیدن نشت و گاهے که شیر دلیر بقصد تسخیر نخچیر برخیزد روباه

مستمندی را ر و بر وگشتن از خون خویش دست شستن است نظم

کبوتر کہ پہلو زند با عقاب — بقصد سر خویش دارد شتاب

شغال ار کند پنجہ با نرہ شیر — سر بخت خود را در آرد بزیر

بجائے کہ شیران برا رند چنگ — چہ یارائے روبہ کہ ایستد بجنگ

کجا صعوہ را این میسر شود — کہ با باز و شاہین برابر شود

تدروے کہ بر وے سر آید زمان — بنچیر شاہینش آید گمان

القصہ بعد ظہور فتح و نصرت خدیو آفاق حکم بر نواختن شادیانہ فرمودند و امر جلیل القدر بصدور پیوست کہ از لشکر منصور ہیچکس تعاقب مہاراجہ مقہور نکند ہمہ کس بجا و مقام خود استادہ باشند و آن حضرت شکرانہ عنایت الہی بجا آوردند و نماز ظہر با جماعت در رزمگاہ ادا کردند و بادشاہزادہ مراد بخش در حضور مقدس رسیدہ کورنشات تہنیت بجا آورد تا آخر روز ہمانجا بسر بردہ بعد از نماز مغرب در دولتخانہ والا نزول اقبال فرمودند و بادشاہزادہ مراد بخش را بجلدوی ترددات نمایان و محاربات بے پایان پانزدہ ہزار اشرفی و چہار زنجیر فیل مست مرحمت گشت و شاہزادہ محمد سلطان باضافہ پنجہزاری ذات و پنجہزار سوار کہ اصل و اضافہ پانزدہ ہزاری دہ ہزار سوار شود سرفراز گشت و نجابت خان ولد شاہرخ میرزا بخطاب خانخانان بہادر سپہ سالار و یک لک روپیہ انعام سربلند شد و میر ضیاء الدین حسین کہ خطاب ہمت خانی داشت باسلام خانی سر بر افراخت و ملتفت خان بخطاب اعظم خانی و بخدمت دیوانی پایہ بر افزود و اسمعیل خویشگی بخطاب جان نثار خانی و محمد بیگ خویشگی بخطاب دیندار خانی و دیگر امرایان بقدر درجات خود ہر یک باضافہ مناصب و انعامات سربلند شدند و روز دویم طاہر بلدہ اوجین مخیم سرادقات اقبال گشت و سہ روز دران مکان مقام فرمودند پس از نظم و نسق امور ممالک و بند و بست مہام سپاہ بست و ہفتم رجب بجانب اکبرآباد کوچ فرمودہ منزل بمنزل قطع مراحل و طے منازل نمودند ✦

دربیان ماجرائے احوال دارا شکوہ

پیش ازانکہ اخبار شکست راجہ جسونت سنگھ برسد بحضرت اعلیٰ ئی انجمانہ فرصتے از بیماریہا

رو داده بود چون ایام تابستان در رسید اطبا در موسم گرما هوائے شاہجہان آباد نسبت
باکبرآباد برائے آن حضرت بہتر تجویز کردند درینصورت حضرت اعلی برخلاف مرضی
داراشکوه بتاریخ ہیزدہم رجب کہ بست و دویم آن ماه راجہ جسونت سنگہ در حوالی
اوجین شکست خورده از اکبرآباد متوجہ شاہجہان آباد شدند دویم شعبان کہ ساحت بلوچ
پور مخیم خیام اجلال بود حقیقت شکست و انہزام راجہ جسونت سنگہ و آمدن خدیو آفاق
و مراد بخش بعزم حضور والا بعرض حضرت اعلی رسید بحسب استدعائے داراشکوه
از بلوچ پور مراجعت فرموده نہم شعبان باکبرآباد نزول اجلال فرمودند داراشکوه بجمع
لشکر و سرانجام اسباب پیکار پرداختہ تمامی امرایان کہ در حضور بودند و منصب داران
بادشاہی کہ طلبیدن انہا از صوبجات و فوجداری و محال جاگیر ممکن بود بجناب خلافت
طلبداشتہ در استمالت خواطر و تسخیر قلوب ہرکدام کوشید و در اندک فرصت از امرای
عظام سلطنت و سپاه قدیم و جدید خود قریب شصت ہزار سوار فراہم آورد و از اسلحہ
و ادوات توپخانہ و قورخانہ و خزانہ بادشاہی چندانکہ خواست گرفتہ بر لشکریان قسمت
نمود **نظم**

زبیدانشی در دماغش فتاد   ہوائے کہ داد آخرش سر بباد
سرش راکہ سودائے افسر گرفت   در گنج بکشاد و لشکر گرفت
بجمع سپہ زر پریشان نمود   پریشانی خویش آسان نمود

و محمد امین خان خلف معظم خان راکہ خدمت بخشی حضور حضرت اعلی بود بتہمت آنکہ معظم خان بصلاح
خویش خود را در دکن محبوس خدیو آفاق کنانیده در حضور رسیده در قید نگاہداشت
و پس از سہ روز کہ بیگناہی او بحضرت اعلی ظاہر گشت او را از قید خلاص فرمودند و
حضرت اعلی کہ داراشکوه را ہرچند از لشکرکشی و نبرد آزمای منع می کردند و می فرمودند
کہ فرزندان من ہستند از آمدن شان بملازمت حضور چہ مضایقہ ازانجاکہ روز ادبار
داراشکوه در رسیده بود نصایح ارجمند حضرت اعلی بسمع رضا نمی شنید **بیت**

چو بخت بد کسی را پیش آید   کند کارے کہ کردن را نشاید

شانزدہم شعبان مطابق سلخ اردی بہشت ماه الہی خلیل اللہ خان و قباد خان و امام قلی
و نوری بیگ و رام سنگہ راتہور از بندہائے بادشاہی و داود خان و عسکری خان

وجمعی از نوکران خود را برسم منقلا تعین نمود که در دهول پور رسیده گذرهای دریای چنبل مضبوط کنند وخود نیز با سپهر شکوه پسر کهین خود وسایر عساکر بادشاهی ونوکران خویش بست وپنجم شعبان از اکبر آباد برآمده به پنج منزل در دهول پور رسیده بدلالت زمینداران آن مرز وبوم بضبط گذرهای چنبل هر جا که مظنه پایاب بودمی پرداخت وانتظار آمدن سلیمان شکوه خلف بزرگ خود که بموجب طلب او پیش از اتمام کار محمد شجاع بتعجیل می آمد داشته چندروز بدفع الوقت می گذرانید وازین غافل بود که آنکس را که تائید جنود الهی وجیش توفیق ایزدی یاور بود ومعاون باشد کوه ودریا سد راهش نمیتواند شد*

دربیان محاربه خدیو گیهان با داراشکوه ولوای فتح برافراختن

چون ناظمان کارگاه قضا ومتکفلان کارخانه تقدیر در روز ازل اورنگ خلافت وجهانداری برای آن حضرت که تفاول تام تامی بر اینمعنی دلیلی است قاطع وحجتی است ساطع ترتیب داده تا این زمان بامانت نگاهداشته انتظاری می بردند که باداری ودیعت سبکدوش شوند درینولا وقت آن در رسیده که بجلوس مقدس زیب وزینت یابد اسباب ظهور این امر بمنصه شهود جلوه گر گردید مصداق اینمقال آنکه آن حضرت بعد نهضت از اوجین به بست وهشت کوچ وسه مقام بست وهشتم شعبان در حدود گوالیار نزول اجلال فرمودند واندیشه عبور از آب چنبل داشتند چون تمامی معابر در ضبط کسان داراشکوه بود عبور ازان دریای بآسانی متصور نبود درین وقت حضرت را تمهیدات سبحانی ساهر گردید یعنی زمینداری ازان حدود گذری بهدوریه بست کروهی گوالیار بسمت دست راست نشان داد که قابل عبور عساکر اقبال است وداراشکوه تا حال بضبط آن نپرداخته آن حضرت باستماع این مژده خوشوقت شدند نجابت خان خانخانان وصف شکنخان ذوالفقار خان را با توپخانه تعین فرمودند که ازان گذر دریای چنبل بگذرند نام برده ها شبگیر کرده بجناح استعجال قطع مسافت نموده صباح آن که سلخ شعبان بود بی مزاحمت احدی ازان گذر عبور نمودند وخاقان زمان نیز از گوالیار کوچ کرده بدو منزل سه مسافت کرده غره رمضان المبارک از گذر مسطور عبور فرمودند داراشکوه از خبر عبور

موکب والا باین چستی و چالاکی از آب مرقوم کہ فوق تصور او بود متعجب شدہ درلجہ حیرت فرو رفت و با دلی خایبت و خاطر اندیشناک از دہول پور متوجہ مقابلہ گردیدہ بہ ترتیب صفوف پرداخت حضرت اعلی درین وقت نیز فرامین نصایح در مادہ عدم جنگ و انداختن طرح مدارا بدارا شکوہ نوشتہ باوجود بقیہ کوفت و ضعف بدنی بقصد اطفاے نایرہ جدال درعین شدت گرما خواستند کہ از راہ دریا تشریف بردہ سدباب کارزار شوند باین عزم صواب پیشخانہ بیرون براوردند لیکن داراشکوہ این معنی را قبول نکرد و درتاخیر و تعویق عزیمت ہمایون کوشید و بارتکاب مجادلہ استعجال مینمود از انجاکہ وقت ان رسیدہ بود کہ خورشید جہان افروز عالمگیری از افق دولت طلوع نماید و کوکب بخت سوز داراشکوہی در ہبوط بید دلتی فرو رود چگونہ امور مصلحت امیز بسمع رضای داراشکوہ برسد و چہ طور بر مسلک خیر و صواب رہ سپار گردد القصہ خاقان زمان پس از عبور دریاے چنبل بجہت اسودگی سپاہ کہ مسافت بعید سطے کردہ بودند دو روز مقام کردند چون اخبار امدن داراشکوہ بعرض رسید بکوچ متواتر ششم رمضان المبارک درعرصہ موضع راجپور[1] دہ کروہے اکبراباد بفاصلہ یک و نیم کروہ ازلشکرگاہ داراشکوہ نزول اقبال فرمودند داراشکوہ درہمین روز بعد اطلاع وصول موکب والا ترتیب صفوف نمودہ از بنگاہ خویش قدرے پیش آمدہ بیسال ابستہ ایستاد و تمام ان روز با افواج خود کہ ہمہ مسلح بودند در ہواے سوزان دران میدان شعلہ خیز بسر بردہ لشکریان را تعذیب عظیم کرد چون لشکر داراشکوہ سایہ پرورد و اسایش دوست بود جمعی کثیر از غلبہ گرما و فرط تشنگی و قلت اب پیمانہ ہستی پر کردند و ہنگام غروب افتاب کہ شام ادبارش نزدیک رسیدہ بود رخ از عرصہ مقابلہ برتافتہ بمنزلگاہ معاودت نمود دران شب سپہداران لشکر منصور لوازم احتیاط و خبرداری بتقدیم رسانیدہ دیدہ بخت و دولت بخواب غفلت نبردہ تا سحرگاہ بتہیہ افواج ارای و معرکہ پیرای مینمودند و منتظر طلوع صبح سعادت و نصرت و اقبال می بودند صبحگاہ کہ ہفتم رمضان المبارک مطابق بستم خورداد ماہ الہی بودہ باشد بہ ترتیب صفوف پرداختہ توپ خانہ و فیلان مست بجاے و مکان مناسب ایستادہ نمودند

---

(۱) چہورہ ۱۱ در عالمگیرنامہ صفحہ ۸۶ راجپورہ نوشتہ ۔

شاهزاده محمد سلطان و نجابت خان خانخانان با امرائے دیگر هراول و ذوالفقار خان وصف شکن خان که توپ خانه باهتمام او بود پیش هراول مقرر گشت و سرداری برنغار بنام شاهزاده محمد اعظم قرار یافته سپاه و حشم ایشان را باسلام خان و اعظم خان و دیگر نامداران انتظام پذیرفت و بادشاهزاده محمد مراد بخش با مردم خویش جرنغار صف ارا گشت و شیخ میر و سید میر با فوجے از میارزان کار طلب بسرداری التمش معین گردید و بهادر خان با جمعے از بهادران طرح دست راست نصب گشت و خان دوران با فوجے از دلیران نامدار طرح دست چپ تعین شدند و خواجه عبدالله خان بقراول قرار یافت و خدیو گیهان بفر فریدونی و حشمت جمشیدی معه شاهزاده محمد اعظم بر فیل کوه شکوه سوار شده زینت افروز قول شدند و جمعی از امرائے نامدار بر کاب دولت سعادت پذیرفته بتوزکی که دیده روزگار در هیچ معارک کارزار از بادشاهان والا اقتدار ندیده و سپه سالار انجم مواکب کواکب با این ترتیب وار استگی بمیدان فلک نکشیده لوائے عزیمت در میدان نبرد افراشتند و ازین طرف داراشکوه نیز به ترتیب افواج پرداخته توپخانه خود را بسرداری برقنداز خان بجانب دست راست و توپخانه بادشاهی بسرداری حسین بیگ خان دست چپ در پیش صف لشکر جا داده و رائے ستر سال هاده را که از عمده راجهائے بمزید شجاعت و دلاوری امتیاز داشت و ثبات قدم و استقلال او در معارک نزد مسلمین و راجپوت مسلم الثبوت بود معه داود خان قریشی و عسکر خان بخشی و اکثر از راجپوتان هراول مقرر گشت و خلیل الله خان میر بخشی بادشاهی معه میر میران خلف خود و ابراهیم خان خلف علی مردان خان با اسمعیل بیگ و اسحاق بیگ برادرانش و دیگر امرائے برنغار جا یافت و سلطان سپهر شکوه و رستم خان بهادر فیروز جنگ که از اعظم امرا بود و قاسم خان و دیگر بندهائے بادشاهی جرنغار انتظام یافت و کنور رام سنگه و کیرت سنگه پسران راجه جے سنگه و دیگر راجپوتان التمش مقرر شدند و میمنه و میسره و یمین و یسار با امرایان نامدار مقرر کرده داراشکوه خود با چندی از نامداران در قول قرار گرفت و در نصف النهار نخست از طرفین با نداختن بان و توپ و تفنگ تیران جنگ افروخته گشت هوا از ابر دود تیره و چشم عالمیان از کثرت دخان خیره شد و از دواز عنفت گوش فلک اگنده و زهره شیر دلان پراگنده گردید توپ کوه شکن

بقصد جانها خروشیدن اغاز نهاد و زلزله در زمین و زمان انداخت و تفنگ اژ دردهن جانگزاسے بنیا د کرد و تیر شهاب سان جانها را بر دوخت وگوله بندوق مانند ژاله بهار بر فرق مخالفان رنجیت رفته رفته کار بشمیر و تیر در رسید از جرنغار دارا شکوه که سردار آن سپهر شکوه بود رستم خان بهادر روبروے توپ خانه امده جنگ مردانه منود ناگهان فیل مست رستم خان بهادر که دلیرانه می آمد بضرب بان از پا در امد و نیز از صدمه توپ و تفنگ بسیاری از همراهیان رستم خان بر خاک هلاک افتادند رستم خان چون دید که روبروے توپ خانه کار پیش نمیرود از ان طرف عنان تاب گشته بسمت برانغار فوج بهادر خان که طرح دست راست بود رسیده بجنگ و پیکار پرداخت بهادر خان زخمی گشت و دفع ان از بهادر خان صورت نه بست نزدیک بود که پاسے ثبات او بلغزد درین اثناسے اسلام خان و از طرف دیگر شیخ میر رسیده داد مردانگی دادند و خاک معرکه بخون بسیاری از مردم لاله گون کردند و درین اویزش رستم خان بهادر هدف تیر قضا گشت و سپهر شکوه از دیدن این حال رو بفرار نهاد و دارا شکوه که از قواعد پیکار و قوانین کارزار و مراسم رزم ازماسے و لوازم سپه اراسے بهره نداشت بعد از تیز جلوسے سپهر شکوه خود نیز متعاقب او بسرعت امده روبروے توپ خانه و هراول لشکر منصور و ان شده از توپ خانه خود گذشت و از خوف اسیب توپ و تفنگ موکب دالا در اضطراب افتاد و تاب ثبات نیاورده از ان طرف منحرف شده بجانب دست راست خود میل منود و هراول لشکر دارا شکوه با فوج مراد بخش روبرو شد خلیل الله خان نیز حمله اورده دست جرات بجنگ کشود و درین اویزش چند زخم نیز بر مراد بخش رسید و از حمله راجپوتان اندک عقب رفت خدیو افاق نظر برین حالت منوده روسے فیل سواری مبارک بسمت دارا شکوه گردانیدند درین اثنا راجپوتان تهور منش که مراد بخش را هزیمت داده بودند رخش جلادت بر انگیخته بر قلب موکب ظفر پیرا تاختند و جنگ عظیم در پیوست که چرخ بیدادگر از فتنه سازیهاسے خود اندیشید و از صدمات بهادران چون بید بر خود لرزید و شهسوار فلک یعنی خورشید عالم افروز بسمت الراس رسیده از... اشوب ان نبرد نقل و تال ورزیده نظارگی تماشاسے رزم بود

نظم

زبیداد تیغ جدائی فگن | سراز تن جدا ماند و تن از کفن
دو شمشیر هر گاه می شد علم | چو مقراض میدوخت تیرش بهم
جدا بازره دست ها سو بسو | چو دامی که یک پاے افتد درو
شد از تیغ بیداد دریک نفس | بری مرغ ارواح این نه قفس

مرتضی خان و ذوالفقار خان و دیندار خان تردداتِ مردانه بظهور رسانیده زخمی شدند اگرچه ملازمان رکاب خدیو گیهان چپقلش هاے بهادرانه نموده دادِ مردانگی دادند و کارنامه مبارزت و رزم از ماہی بر طاق بلند نهادند لیکن راجپوتان جلادت منش مردانگی هاے عظیم و سپاه گری غریب بوقوع آوردند چنانچه راے ستر سال هاده و راجه رام سنگه راتهور و دیگران بپا یمردی جرات و دلاوری بقول همایون نزدیک رسیده ترددات رستانه نموده رهنورد ملک عدم شدند خصوص راجه رام سنگه[1] راتهور که به رومالهٔ[2] مشهور بود از همه تقدیم نموده خود را بفیل سواری مبارک رسانیده آثار تهور و جلادت بظهور آورد خدیو آفاق تماشاے جرات او مشاهده فرموده ملازمان رکاب سعادت را از قصد هلاک او منع نمودند لیکن بهادران عقیدت منش نظر بجسارت او ضبط خود نتوانستند کرد و آن بے باک را بشمشیر همت از پا درآوردند. بیت

چو پروانه خود را زند بر چراغ | نمیرد چراغ او بمیرد بداغ

داراشکوه از مشاهدهٔ این حال و اطلاع برگشته شدن رستم خان و راے ستر سال هاده و راجه رام سنگه راتهور که اعتضاد قوی و استظهار مطلق او بودند متردد گشت و از فرط غم کمرش بشکست درین اثناے محمد صالح المخاطب بوزیر خان که دیوان او بود و یوسف خان برادر دلیر خان که در شجاعت و مردانگی همسر دلیر خان بود و سیدنا هر بارهه و اسمٰعیل بیگ و اسحاق بیگ پسران علی مردانخان شربت هلاک چشیدند و مقارن این حال چند بان متواتر از توپخانه رکاب همایون نزدیک داراشکوه رسید مانند دیو رجیم که از شهاب ثاقب بیم خورد بر دل داراشکوه هراس و خوف مستولی گردید و از غایت بیدلی از فیل فرود آمده بے سلاح و یراق پا برهنه بر اسپ سوار شد ازین حرکت و اضطراب بے هنگام که از داراشکوه بوقوع آمد لشکریانش دل از دست داده پراگنده و پریشان

(۱) راجه روپ سنگه راتهور. عالمگیر نامه صفحه ۱۰۲ منتخب اللباب حصه دوم صفحه ۲۷ *(۲) رومالهٔ *

شدند وراه فرار پیمودند و درین اثنا یکے از خدمتگاران نزدیکی او که ترکش بر میانش مے بست هدف تیر قضا گشته از پا در آمد داراشکوه چون بهره از شجاعت و مردانگی نداشت از مشاهده این حال بیش ازین تاب مقاومت نیاورده بگام ناکامی معه سپهر شکوه راه فرار پیش گرفت و منهیان اقبال درطرفة العین این مژده فرح افزا بعرض حضرت خدیو آفاق رسانیدند و مبشران بخت و دولت نوید نصرت و فیروزی بگوش خیراندیشان انداختند صدائے کوس فتح و فیروزی باوج آسمان رسید و مژده مبارک باد از زبان اولیائے دولت بر آمد هنوز تیغ بهادران فیروزی منش از خون اعدا که در او جیب و داد بود رنگ آلود و جراحت مجروحان عرصه وغا بالتیام نیامده که این نمایان فتح از تمهیدات ایزدی بتازگی بمنصه ظهور رسید **بیت**

قرین شد بهم این دو فتح قریب | چو نصر من الله فتح قریب

حکم مقدس بظهور پیوست که احدی از لشکر منصور تگامشی جماعة مقهور نکند از عرصه رزمگاه تا اکبرآباد که دو کروه مسافت بود اکثر بختگان لشکر غنیم در هر گام از زخمهائے کاری و جراحتهائے سخت و فرط حرارت و غلبه تشنگی فوج فوج جابجا افتاده جان بجان آفرین دادند و اکثرے در شهر رسیده از شهربند حیات راه عدم پیمودند و بحکمت قادر مطلق درچنین نبرد مردانه نامدار امرائے ذیشان و راجهائے رفیع المکان که هریک صاحب طبل و علم و مالک خیل و حشم بودند و هزاران هزار مردم دیگر از طرف مخالف بر خاک هلاک افتادند از لشکر خدیو گیهان غیر از اعظم خان که بعد فتح از غلبه حدت هوا قالب تهی کرد و عیسی بیگ المخاطب به منزاور خان و هادی داد خان رسید شاد و خان دیگر کسے بکار نیامد و آسیب زخم تیر غیر از بهادر خان و ذوالفقار خان و مرتضی خان و دیندار خان و عزت بیگ و محمد صادق بدیگرے از عمده نرسید القصه داراشکوه پس از انهزام از غایت رعب و هراس چون سیماب بے قرار گشته با پسر خود و چندی از نوکران بوقت شام که روز بخت و دولت او را شام ادبار رسیده بود باکبرآباد آمده بمنزل خویش که سعادت و اقبال ازان رخت بربسته بود در آمد و از فرط خجالت و انفعال در انزا بر روئے آشنا و بیگانه بربست و از کمال شرمساری بملازمت حضرت اعلی نیز نرفت و سه پاس شب در نهایت بیم و هراس در انجا بسر برد و مهابت حضرت خدیو جهان آنچنان بر دلش مستولی گشت که از سایه خود می ترسید

واز در و دیوار دهشت داشت و پیش ازین درانجا صلاح اقامت ندیده اواخر شب برامده بجانب شاهجهان اباد روان شد وزوجه خود با بعضے از پردگیان و سپهر شکوه را همراه گرفت و برخی از جواهر و مرصع الات و پاره اشرفی که دران سراسیمگی و اضطراب دست قدرتش بران رسید همراه برداشت دران وقت همگی دوازده سوار همراهش بودند چون لشکر اوشکسته و انتظام سپاه اوگسسته واکثرے زخمی وبسیاری ازشدت گرما بے تاب بودند و مراکب ودواب وخیمه وپرتال هرکدام بتاراج رفته بود وهیچکس را احتمال نبود که باین زودی رو بفرار خواهد نهاد دران شب احدی رفاقت نکرد صباح ان پاره مردم بقدر مایحتاج سرانجام نموده باو رسیدند و در سه روز پنجهزار سوار ملحق گردید و بعضے کارخانجات نیز باو پیوست واکثر نوکران قدیم وجدیدش جداے گزیده بدرگاه خدیوگیهان رسیده بمناصب مناسب سرافراز شدند واکثر خزاین وجواهر مرصع الات وکارخانجات وفیلان واسپان وسایر اسباب شوکت وتجملش در اکبرباد ماند

نظم

زر و سیم و مالش بناچار ماند | چمن بے خس و گنج بے مار ماند
ازو دولت عاریت تافت رو | فلک داده خویش بگرفت ازو

خدیو فیروزبخت بعد از فتح ونصرت سپاس بیقیاس بدرگاه خدیو حقیقی بجا اورده باره‌میاگی وتوزک تمام بخیمه داراشکوه امده شرف نزول ارزانی داشتند وتا رسیدن اردوے معلی وافراخته شدن دولتخانه والا درانجا بسر بردند وتفقدات ومراحم بحال بادشاهزاده محمدمرادبخش مبذول داشته بچرب زبانی ولطف ونوازش مرحم جراحت هاے او فرمودند وجراحان واطبا بمعالجه اوگماشتند وهمچنین دیگر زخمیان عساکر منصور را برحمت خسروانه مرهم بخشیدند وکشتگان وشهیدان را بنوازش فرموده ازخاک برداشتند وبخاک سپردند وجمعی راکه درین نبرد مردانه مصدر ترددات نمایان شده بودند وارادت وعقیدت انها برپیشگاه ضمیر والا جلوه ظهور نموده بود بتشرایف عواطف بادشاهانه نواختند وروز دیگر ازان سه منزل نهضت فرموده درعمارات سموگر برلب اب جمنا نزول فرمودند وازین منزل عرضداشت مشتمل برصورت حال واعتذار وقوع صفت ارای بخدمت حضرت اعلی ارسال داشتند و درین مکان محمدامین خان

خلعت معظم خان بملازمت رسیده باضافه هزاری ذات و هزار سوار که از اصل و اضافه
چهار هزاری و سه هزار سوار بوده باشد سرافراز شد و روز دیگر امرا سعادت اندوز
شدند و دهم رمضان المبارک ساحت باغ نورمنزل که بباغ دهره مشهور و نزدیک اکبرآباد
واقعه است نزول اجلال فرمودند حضرت اعلی بر حاشیه عرضداشت جواب بخط مبارک
نوشته با یک قبضه شمشیر موسوم بعالمگیر مصحوب فاضل خان میرسامان فرستادند آگاه دلان
هوشیار خرام از ان شمشیر تفاول بر عالمگیری نموده بعرض والا رسانیدند درین وقت نوکران
مراد بخش از عدم ضبط او در اکبرآباد رسیده دست تطاول بمال مردم دراز کردند حسب الحکم
معلی شاهزاده محمد سلطان و نجابت خان خانخانان در شهر رفته ان ستم پیشگان را از مردم آزاری
باز داشته مژده امن و امان و نوید عاطفت و احسان باهل شهر رسانیدند چهاردهم
رمضان المبارک خانجهان خلعت بزرگ اصف خان مرحوم که حضرت اعلی او را باغوای
داراشکوه قید کرده بعد دوروز خلاص نموده بودند بملازمت حضرت خدیو آفاق
رسیده مشمول عواطف گردید و درین تاریخ حضرت اعلی بعضے پیغام بزبان خلیل الله خان
و فاضل خان فرستادند خدیو گیهان جواب پیغام بزبانے فاضل خان فرستاده خلیل الله خان
را در حضور خود داشته مصالح ملکی درمیان آوردند و میرمیران خلعت خان مشارالیه نیز
بملازمت رسید و اکثر امرا تعبیه پوسی رسیده مورد الطاف شدند چون شورش
مفسدان چکله متهرا بعرض والا رسید جعفر ولد الله وردیخان را از اصل و اضافه بمنصب
سه هزاری ذات و سه هزار سوار سرافرازی بخشیده برائے انتظام مهام چکله مذکور رخصت
فرمودند و هژدهم رمضان المبارک شاهزاده محمد سلطان بموجب امر والا بملازمت حضرت
اعلی رسیده کامیاب سعادت گشت و درون قلعه ارک کسان خود بمحافظت مقرر گردانید
مردم بادشاهی را برداشت نوزدهم بیگم صاحب آمده ملاقات کردند جعفر خان دیوان اعلی
و دیگر امرایان فوج فوج باستلام عتبه فلک رتبه رسیدند خدیو گیهان بار عام داده فرمودند
که هر کس که برائے ملازمت آید منع نکنید و حسب الحکم والا بخشیان عظام و میر توزکان
پایه شناس و بیاولان مرتبه دان بر وفق درجات مراتب و برحسب تفاوت مناصب
هرکدام را در مقام ایستاده کرده ملازمت کنانیدند و راے رایان که بحسن کفایت و
کاردانے سر دفتر اهل دیوان بود با جمیع متصدیان دیوانی و زمره اهل قلم و ارباب

محاسبات جبهه سای عتبه علیه گشت واز مراتب ملک ومال بعرض والا رسانید و بدانچه مامور گشت بعمل در آورد و درین تاریخ بست وشش لک روپیه از خزانه عنایت برادبخش مرحمت گردید پس ازان بمقام مذبارغ مذکور کوچ نموده بفر وشوکت وبخت واقبال برفیل سوار شده لواے توجه بزسپهر افراختند وخلایق را از مشاهده خورشید جمال جهان آراے شهنشاه جهان وبادشاه نوجوان دیده امید روشنای پذیرفت وجمعیت واسودگی طرح اشنای والفت افگندسا کنان ان شهر چون بیامن الطاف بیکران وماثر عدل واحسان والا جان تازه یافته بودند از خورد وبزرگ از هرگوشه زبان دعا وثنا کشودند وبلسان حال مضمون این مقال ادا نمودند نظم

خدایا ورا مملکت پرورا سکندر سریرا جهان داورا

ز آدم بمیراث عالم تراست جهان بادشاهی مسلم تراست

بهین گوهر سلک آدم توئی بهین میوه باغ عالم توئی

جهان سر بسر در پناه تو باد سر دشمنان خاک راه تو باد

عمارات دارا شکوهی به نزول همایون زینت یافت وجمعی کثیر از امرا باضافه مناصب سرافراز شدند از انجمله خلیل الله خان از اصل واضافه بمنصب شش هزاری وشش هزار سوار وچهار هزار دو اسپه سرافراز گشته دشمنا این خان بدستور سابق بخدمت میر بخشی گری سربلندی یافت پیش نهاد خاطر ایشان ان بود که در ساعت مسعود احراز دولت ملازمت حضرت اعلی نمایند و در استرضاے خاطر ملکوت مناظر کوشیده ممانعت وقوع حوادث درمیان اورند وبالکلیه حجابے که حادث شده مرتفع سازند از انجا که حضرت اعلی را کمال توجه بحال خسران مال دارا شکوه بود دبرعایت خاطر او چشم از صلاح دولت پوشیده در اصلاح وتربیت ان نهال بے ثمر میکوشیدند رضامند نشدند که خدیو گیهان بملازمت بکوشند لاجرم بحکم تقاضاے وقت خدیو آفاق ترک عزم ملازمت نمودند و درخلال این حال خبر اقامت دارا شکوه بشاهجهان اباد وفراهم اوردن لشکر بقصد جنگ بمسامع والا رسید تمادی دتاخیر در آلبرابا صلاح دولت ندانسته عزیمت بمدافعت دارا شکوه مصمم نمودند وشاهزاده محمد سلطان را دو لک روپیه انعام مرحمت فرموده در اکبرآباد گذاشته اسلام خان را

اتالیق شاهزاده و فاضل خان میر سامان را بملازمت حضرت والا وپرداخت مهات بیوتات و حکیم نصرت خان را که بمزاج اقدس آشنا بود برای معالجه بقیه کوفت بعد عطای سه هزار اشرفی مقرر کردند و ذوالفقار خان را بحراست قلعه اکبر اباد نصب کرده بست و دویم رمضان المبارک از اکبر آباد بعزم شاهجهان آباد نهضت فرمودند **نظم**

ظفر از یمین نصرتش از یسار — فلک یاور و اختر و بخت یار
زمین تابع و آسمان پیرویش — بسان جم و شان کیخسرویش

روز اول ساحت بهادرپور مخیم سرادقات اقبال گشت و درین روز شاهزاده محمد اعظم بملازمت حضرت اعلی رسیده پانصد مهر و چهار هزار روپیه نذر گذرانید حضرت اعلی بدیدار قرة العین خلافت خوشوقت شده در اغوش گرفتند و انواع مهربانی نموده رخصت فرمودند یک روز در ساحت بهادرپور مقام شد ازانجا در عمارات گهات سامی نزول واقع گشت وازان منزل خاندوران را برای تسخیر قلعه اله اباد که سید قاسم باسه دارا شکوه مضبوط داشت و قاسم خان به فوجداری مراد اباد که محال مفسد خیز است و راد مند خان بصوبه داری اوده و شیخ عبد النبی به فوجداری اتاوه تعین شدند و سلخ ماه رمضان المبارک که ساحت باغ سلیم پور مضرب خیام والا بود بهادر خان را از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری و دو هزار سوار نواخته با جنود نصرت بتعاقب دارا شکوه تعین فرمودند درین منزل فرخنده هلال عید الفطر از افق سعادت طلوع نموده عرصه جهان را بانواع بهجت و شادمانی و لوامع عشرت و کامرانی نورانی ساخت کوس شادی بلند اوازه گشت و طنطنه مبارک بادی بائین همایونی تازه گردید درین روز بهجت افروز عالمپناه عزت شایسته خان خلف بزرگ اصف خان را بخطاب امیر الامرای و منصب جلیل القدر هفت هزاری ذات و هفت هزار سوار دو اسپه و انعام محالی که ... دو کرور[1] دام جمع داشته باشد سرافراز فرمودند و دیگر بندهای درگاه والا را باضافه مناصب و انعامات نواختند و دلیر خان که از نزد سلیمان شکوه آمده بود بملازمت مقدس سرافراز گشته بمنصب ارجمند پنجهزاری و پنجهزار سوار و عبد الله خان ولد سعید خان

---

(۱) دو کرور +

که او نیز از همراهی سلیمان شکوه آمده بخطاب سعید خانی و عنایت خسروانی سرافرازی یافت و عبدالله بیگ ولد علی مردان خان و اعتماد خان و دیگر امرائے که رفاقت سلیمان شکوه گذاشته آمده بودند بملازمت مشرف شدند ٭

در بیان قید گردیدن بادشاهزاده محمد مراد بخش

ازانجا که بادشاهان والا اقتدار ظلال حضرت آفریدگار هستند لهذا امر جلیل سلطنت و شغل نبیل خلافت بسان رتبه درگاه الوهیت و مانند درجه بارگاه ربوبیت مقتضی عدم شریک و انباز و از سهیم و ندیل مستغنی و بے نیاز است **نظم**

بلے آنکس که ظل ذوالجلال است — شریکش چون شریک حق محال است

شهنشه فردی باید در اقلیم — دریکتا بود در خورد دیهیم

چون کارفرمایان قضا منشور خلافت و جهانداری بنام نامی خدیو گیهان رقم اقبال کشیده و ذات قدسی را در سلطنت و شهریاری تفرد و یکتائے بخشیده ازینجهت از نقص مشارکت شرکا مبرا میخواهند و مدعیان شرکت اندیش را حرمان نصیب ساخته چمن دولت و گلشن سلطنت او را از نخل بے ثمر دعوے داران معرا میدارند مصداق اینمقال احوال خسران مال مراد بخش است او از خودسری و بے حوصلگی مدعی و شریک خلافت بود چتر و تخت و سایر لوازم فرمان روائی با خود داشت چون دید که امر سلطنت بخدیو آفاق قرار گرفته و زمام حل و عقد امور خلافت بکف اقتدار والا در آمده عرق حسد بر پیشانی او حرکت نمود و اغوائے خوش آمدگویان و فتنه جویان ضمیمه سودا و غرور وگردید و باوجود فقدان خزانه و وجه تنخواه مواجب سپاه در صدد توفیر لشکر گردید و بعضے امرائے ناعاقبت اندیش را بانواع استمالت بخود کشیده باضافه مناصب و خطابها سرافراز ساخت و اسباب شورش و سرکشی سرانجام داده خیالهائے فاسد بخود راه داد و در هنگام نهضت موکب والا از اکبرآباد اهمال ورزید و پیغام کرد که در بدایت این شورش قرار چنان بود که بعد فتح بر دارا شکوه خزاین و ممالک بالمناصفه بقسمت درآید اکنون وعده بایفائے باید آورد خدیو گیهان فرمودند که تا حال مهم دارا شکوه بانجام نرسیده بعد اتمام کار سان بموجب قرار داد بعمل خواهد درآمد بالفعل بر سر غنیم باید رفت

مصلحت نیست که اینچنین خیالات فاسد بخاطر راه و هند بهر حال اورا استمالت کردند
و از اکبراباد براده عقب لشکر فیروزی اثر می امد و درکمین فرصت انتظاری بود و
بعد از فتح بر داراشکوه تاحال بملازمت نرسیده بود بخاطر مقدس رسید که بهر صورت
ان بیطرو را دستگیر کرده رفع شورش باید نمود بنابرین اندیشه چهارم ماه شوال که عرصه
متهرا مورد سرادقات اقبال بود دران روز مرادبخش بملازمت رسید بحسن تدبیر اورا
دستگیر نموده خلایق را از شورش و فساد رهانیدند و بعد از دو پاس شب اورا بشیخ میر
و دیرخان سپردند که بقلعه شاهجهان اباد برده محبوس گردانند روز دویم ازین سانحه راجه
جے سنگه کچهواهه که از رفاقت سلیمان شکوه برخاسته آمده و کرت سنگه پسرش
که پس از جنگ داراشکوه بوطن رفته بود و رائے رائے سنگه برادرزاده راجه
جسونت سنگه و ابراهیم پسر علی مردان خان که بعد از شکست داراشکوه بمقتضائے
نادانی سود از زیان نادانسته همراهی مرادبخش اختیار کرده بودند بسعادت استان
بوس مشرف شدند و دیگر امرائے بادشاهی که در سلک رفاقت مرادبخش بودند
بملازمت رسیده خلعت نوازش یافتند و همچنین مجموعهٔ سپاه و لشکریانش که سابق
ولاحق بست هزار سوار بود بموجب حکم اقدس اعلی بخشیان عظام جوق جوق و فوج فوج
از نظر والا گذرانیدند همگنان بمناصب مناسب سرافرازی یافتند و خدیو گیهان
بعد قطع مسافت در باغ اعزاباد واقعه شاهجهان اباد رسیدند +

در بیان بقیه ماجرائے احوال داراشکوه

او بعد فرار از اکبراباد با پنجهزار سوار بتاریخ چهاردهم رمضان المبارک در شاهجهان اباد
رسیده در قلعه شهر کهنه که بمناسبت خرابی و بے رونقی شایان نزول او بود مانند
چغد بویرانه فرود امده بقصد سامان جنگ و سرانجام سپاه اسپان و فیلان و اجناس
و امتعه سرکار بادشاهی و امرا هرجا هرچه یافت تصرف می نمود و بسلیمان شکوه خلف بزرگ
خود نوشت که از پتنه بمعه امرائے بادشاهی خود را در شاهجهان اباد برساند و با مرائے صوبجات
و فوجداران اطراف نوشتجات فرستاده نزد خود طلب داشت چون پسرش نتوانست که
و موسم برشگال رسید بخاطر اورد که مبادا از کثرت بارش و وفور گل ولاے سد راه شود

گردد رسیدن بلاهور که گوشه عافیت است محال شود و مقارن این حال خبر توجه موکب
مقدس از اکبرآباد بجانب شاهجهان آباد شنید لهذا مغلوب رعب و هراس گشته بست و
یکم رمضان از دهلی روانه لاهور شد و بسلیمان شکوه نوشت که اگر تواندان روی آب
جمنا براه بوریه و سهارن پور بجناح استعجال در سهرند رسیده بلاهور ملحق گردد بعد رسیدن
در سهرند دست تعدی بر اموال راجه تودرمل متصدی انجا که خود را از دور اندیشی بگوشه
کشیده بجانب لکهی جنگل رفته بود دراز کرده قریب بست لک روپیه که در بعضی امکنه
از راجه مذکور مدفون بود و مردم نشان دادند برا ورده متصرف گشت و چون بکنار
دریای ستلج رسید از جمیع گذرها کشتیها فراهم اورده بعد عبور ازان دریا کشتی ها را
شکست و غرق نموده داود خان قریشی را که از سرداران عمده او بود بالشکر دیگر برگذر
تلون گذاشت و چنان بخاطر اورد که چون موسم برشکال است در راهها از گل ولای
مسدود است و از طغیان اب دریا پایاب نایاب و کشتیها مفقود تا انکه موسم برشکال
نگذرد و راه صاف و دریا پایاب نگردد توجه رایات والا بسمت لاهور صورت نخواهد بست
در عرصه این مدت بلاهور رسیده خزانه بادشاهی که یک کرور روپیه موجود است و قورخانه
و توپ خانه و اسباب تجمل بدست اورده لشکر جمع سازد و اماده پیکار گردد بدین قصد
لشکر بر معابر ستلج گذاشته روانه گشت و هفدهم(۱) شوال بلاهور رسیده داخل قلعه
بادشاهی گردیده در اطراف و اکناف ان صوبه مردم را استمالت نامجات ملاطفت
امیز مبنی بر وعدهای احسان فرستاده سپاه ان مرزبوم را از هر جا و هر قوم و قبیله
ترغیب نوکری می کرد و نیز زمینداران و فوجداران ملتان و بهکهر و تهته که مجموع باقطاع
او متعلق بود و نیز لشکرهای پشاور و کابل را که مهابت خان ایالت انجا داشت خلعتها
فرستاده بجانب خود دعوت می نمود و بر خزانه بادشاهی و قورخانه و توپ خانه و دیگر
کارخانجات که در لاهور بود دست تصرف دراز نموده بیدریغ بسپاه و لشکر میداد و بر
تهیه اسباب کارزار همت می گماشت و در اندک فرصت قریب بست هزار سوار
فراهم امد و راجه راجروپ زمیندار نورپور که قبل از صف ارای عساکر والا بموجب
فرمان حضرت اعلی از وطن خود روانه اکبرآباد شده بود در میان دهلی و سهرند ملحق گردید

---
(۱) نوزدهم

برفاقت او در لاہور رسید و خنجر خان فوجدار بہیرہ و خوشاب فریفتہ افسون او گشتہ نیز امدہ ملاقات نمود روز بروز مواد شوکت و اقتدار افزون می شد اگر یک چند از نہیب ورود عساکر منصور مہلت می یافت اغلب کہ جلوس بر سریر سلطنت می نمود و ہموارہ در اغوای نوئینان بارگاہ والا خفیہ نوشتجات می فرستاد و نیز بامرای صوبجات و راجپوتان کہ در اوطان بودند خطوط شورش افزا مشتمل بر تحریر سرکشی و مخالفت با خدیو گیہان می نوشت و بہ بادشاہزادہ سلطان محمد شجاع بحکم ضرورت مصالحہ نمودہ حرف دوستی و التیام درمیان اوردہ مکاتیب مواخات اسالیب نوشتہ او را بترغیب حرکت از بنگالہ و تکلیف لشکرکشی و سپہ ارائی نمودہ مقرر ساختہ بود کہ چون خود در پنجاب تہیہ اسباب شورش مینماید او نیز از بنگالہ لوای عزیمت تا الہ اباد برافرازد و مراتب مواثیق موکد بایمان درمیان اورد کہ بعد حصول مدعا ملک و مال بمساوات قسمت نماید افسون داراشکوہ بمحمد شجاع اثر کرد و از بنگالہ لشکرکشی نمود چنانچہ در جای خود بقلم خواہد آمد بالجملہ داراشکوہ اگرچہ بحسب ظاہر در سرانجام سامان نبرد میکوشید لیکن در باطن مغلوب رعب و ہراس گشتہ محاربہ بعساکر ہمایون از حوصلہ طاقت خویش افزون میداشت و داعیہ رفتن بجانب ملتان و قندہار مینمود و این معنی را بہ نزدیکان و محرمان خود برمزوایما میگفت و مردم تفرس میدانستند کہ ہرگاہ موکب جاہ و جلال باین سمت توجہ نماید بے اقدام جرات در پیکار قدم بوادی فرار خواہد نہاد ازینجہت از و اہنگ جدائی میکردند چنانچہ راجہ راجروپ بہ بہانہ انکہ بوطن رفتہ سرانجام سپاہ و لشکر و استمالت قلوب زمینداران کوہستان نماید رخصت گشتہ جدا شد و بنابر مصلحت پسر و وکیل خود را در لاہور گذاشت بعد چندروز پسر او نیز شبی برخاستہ رفت و نیز گورو ہررای سجادہ نشین بابا نانک کہ با لشکر کثیر امدہ بود بہ بہانہ فراہم اوردن لشکر بدر رفت و ہمچنین اکثر مردم جدا شدند و داراشکوہ انتظار سلیمان شکوہ پسر بزرگ خود داشتہ در لاہور اقامت میداشت +

دربیان ماجرای سلیمان شکوہ خلف بزرگ داراشکوہ

او بعد ہزیمت بادشاہزادہ محمد شجاع بموجب طلب داراشکوہ از پتنہ با راجہ جے سنگہ

و دلیر خان بتعجیل می آمد سه منزل از اله اباد گذشته خبر انهزام داراشکوه شنید سنگ تفرقه درسلک جمعیت لشکرش افتاد مضطرب و سراسیمه شده ثبات و استقلال از دست داد و راجه جے سنگه را طلبیده مشورت درخواست کرد راجه مصلحت داد که چون لشکر همراه داری بصوب دهلی شتافته خود را به پدر برسان و اگر نتوانی صواب آنست که باله اباد مراجعت نموده تا رسیدن خبر منقح در انجا بسر بری هر چند انکه سلیمان شکوه راجه را تکلیف رفاقت نمود او از عاقبت اندیشی راضی بهمراهی نگشت و صریح جواب هم نداد و بمنزل خود امده باز پیش او نرفت سلیمان شکوه روز دویم مقام کرده بدلیر خان کنگش مصلحت کرد خان مشار الیه مصلحت داد که باله اباد مراجعت نموده از دریاے گنگ گذشته بشاهجهان پور مسکن افغان رفته در انجا لشکر از قوم افغانان وغیر ذالک فراهم اورده انچه صلاح وقت خواهد بود بعمل خواهد در امد در رفاقت او بشرط تدبیر قبول نمود راجه جیسنگه براین معنی اطلاع یافته دلیر خان را که درین صورت محض خانه خرابی او و قبیله او بود ازین مقدمه باز اورده در عزیمت رسیدن تعبیه خلافت با خود متفق گردانید روز دیگر که سلیمان شکوه بموجب قرار داد بسمت اله اباد کوچ کرد دلیر خان عذر کرده با راجه در همان منزل مقام کرد و همچنین دیگر بندهاے بادشاهی و نیز جمعی از نوکران جدیدی او و پدرش که در اثناے این مهم نوکر شده بودند ترک همراهی کردند سلطان سلیمان شکوه از وقوع این حال متحیر شده خواست که با جمعی که همراه مانده بودند متوجه بسمت دهلی شود باقی بیگ المخاطب به بهادر خان که از نوکران عمده داراشکوه و اتالیق او و سردار لشکر بود و رفتن بسمت دهلی پسند نکرده معه صلابت خان بارهه که او نیز پرورده دولت داراشکوه بود بصوب اله اباد عنان عزیمت برتافت درین ایام قریب شش هزار سوار همراه بود و هفت روز در اله اباد اقامت داشته هر دم نقش تدبیر بر لوح خاطری بست و هر نفس بناے عزیمت بر صواب دید هر کس می گذاشت هر طایفه مصلحتے می اندیشیدند و هر فرقه تدبیرے می نمودند راے جمعی بران گشت که در اله اباد رحل اقامت انداخته ان حدود و پتنه در ضبط باید اورد و برخی صلاح میدادند که در پتنه رفته با محمد شجاع طرح صلح و الفت باید انداخت و باتفاق یکدیگر هنگامه شورش گرم باید ساخت و سادات بارهه که عمدهاے داراشکوه بودند و

درمیان دواب وطن داشتند صلاح میدادند که درمیان دواب رفته براه سهارن پور و بوریه به پنجاب باید رفت سلیمان شکوه که از اختلاف مشورت حیران بود این مصلحت را از همه بهتر دانست چون که داراشکوه هم باو نوشته بود که بهرحال ازان طرف گنگ امده براه بوریه خود را به پنجاب رساند ازینجهت زیادتی اموال و کارخانجات و بعضے از پردگیان در قلعه الہ اباد گذاشت و سید قاسم بارہه را که از عمده نوکران داراشکوه حکومت و حراست ان قلعه داشت همانجا گذاشته از دریائے گنگ عبور نموده طے منازل می نمود و در هر منزل نوکران خود و پدرش جدا می شدند و سلک جمعیت از هم می گسیخت تا انکه به پرگنه ندینه که باقطاع بیگم صاحب تعلق داشت رسیده کرورے انجا را با متعلقانش قید کرده دست تطاول بمال سکنه دراز نموده زیاده از دو لک روپیه بدست اورد و ازین منزل صلابت خان بارہه از وجدا شده روانه درگاه والا گشت چون سلیمان شکوه در پیچ گذر محال عبور از دریائے گنگ نیافت بهوانی داس دیوان بیوتات را که با مرزبان سری نگر معرفتے داشت نزد او فرستاد و کشتیها برائے عبور از اب گنگ از و استمداد نموده در چاندی اقامت داشت درین اثنا امیرالامرا فدائے خان با جنود فیروزی رسیده محاذی فرود امد سلیمان شکوه تاب مقاومت نیاورده و مغلوب لشکر هراس و یاس گشته و کوه سری نگر را مامن خود اندیشیده از چاندی کوچ کرده بجانب سری نگر رفت کسان راجه امده اورا بکوهستان بردند و راجه خود نیز امده ملاقات نمود و اظهار کرد که ولایت من جائے مختصر است گنجایش لشکری که باشما است ندارد و معهذا راه عبور اسپ و فیل و دیگر دواب نیست اگر بودن شما اینجا باشد سپاه را مرخص کنند و با اهل و عیال و معدودے از نوکران بسر برند باقی بیگ بهادر خان که بمرض سخت مریض بود رخصت شده جدا شد و بعد از برامدن کوهستان قالب تهی کرد و سلیمان شکوه کرورے پرگنه ندینه را که سید بیگناه بود باغوائے فتنه سازان از هم گذرانید و بعد هفت هشت روز که مشورت در چاره خود می کرد و بر فتن سری نگر بعنوانے که مرزبان انجا میگفت متفکر بود نوکرانش از بهبود حال او نومید گشته بودند. د در کوهستان که راهها باختیار زمیندار بود جدا نمیتوانستند شد همه باتفاق خاطرنشان او نمودند که رفتن سری نگر بطریقے که مرزبان یعنی راجه میگوید خلاف

آئین حزم و احتیاط است چون لشکر منصور باینطرف گنگ عبور نمیتوانند کرد
بالفعل اینطرف احدی را راه نیست از راهی که آمده ایم بسمت اله آباد مراجعت نمائیم
و از جانب سید قاسم بارهه قلعه دار اله آباد خط گذرانیدند که محمد شجاع از بنگاله آمده
بقصد اله آباد دارد شما هم برگشته باله آباد بیائید درینصورت سلیمان شکوه فسخ عزیمت
سری نگر نموده از زمیندار آنجا عذر خواست و برخی از جواهر مرصع آلات باو داده براهی
که آمده بود بسمت اله آباد برگشت و باز در پرگنه نذینه رسید مردمانش که بجهت صلاح
کار خود این مشورت داده بودند فرصت یافته اکثرے جدا شدند همگی هفتصد سوار
با او ماندند آنها نیز در فکر جدا شدن بودند سلیمان شکوه از برآمدن کوهستان پشیمان شده
دانست که باین نمط که صورت حال لشکر چنین است باله آباد نمیتواند رسید بالضروره
ازانطرف باز عزم سری نگر کرده از نذینه معاودت نموده راهی گشت قاسم خان که تازه
بمراد آباد رسیده بود بقصد دستگیر کردنش در نذینه آمد پیش از رسیدنش سلیمان شکوه
کوچ نموده افتان وخیزان بپایه کوه سری نگر رسید و درین روا رو تمامی همراهانش جدائی
گزیدند و زوجه و چندی از پرستاران و خلاصه جواهر و مرصع آلات و اشرفی دران سراسیمگی همراه
او رسید و کسان راجه آمده او را در سری نگر بردند۔۔

در بیان جلوس حضرت خلد آرام بو جهان بر اورنگ خلافت و جهانبانی

چون حکمت کاملہ حضرت آفریدگار دانائے نہان و آشکار اقتضائے آن مینماید که در هر مدتے
که حال روزگار باختلال گراید و مزاج زمانه از منهج اعتدال انحراف یابد بنابر تجدید نظام کارخانه
عالم کون و فساد و زینت پذیری این دیر کهن بنیاد افسر خلافت و فرمان روائی بر فرق
بختیاری گذارد و زمام اختیار سلطنت و جهان کشائی بقبضه اقتدار جهانداری سپارد
تا ملک و ملت در ظل تربیتش از خلل و نقصان ایمن گردد و سپاه و رعیت در پناه سایه
عاطفتش ملیمین باشد و هم بر سریر دولت باین نیت گذارد که احکام شریعت بر کرسی
نشاند و خلعت فرمانروائی باین قصد پوشد که برهنگان وادی احتیاج را تشریف
عطا و احسان پوشانند بحسن دانش و بینش خریدار متاع هنر و قدر دان جوهر هنرمندان
باشد هر کشور بصورت بیاسانی فیض بودنش معمور شود و هم دار الملک معنی از وجود

مسعودش رونق پذیرد و بہ تنظیم اوامر الہی لوائے عزت وعظمت برافرازد و بجواہر مفاخر ولالی معالی ممالک را بیارا ید و ازانجا کہ بوارق این مجاہد ولوامع این محاسن از آغاز طلوع صبح ولادت از پیشانی نورانی آن مشمول عواطفت یزدانی واضح ولائح بود لاجرم کارکنان آسمانی باقتضائے حکمت ربانی پیوستہ ابواب حصول آمال و امانی برروئے روزگار فرخندہ آثار می کشودند و اسباب جمعیت وکامرانی وتمہید موجبات خلافت وجہانبانی مینمودند بخت ہوا خواہ بود و تخت چشم براہ روزگار دیدہ امید بر شاہراہ نہادہ انتظار می برد و چرخ در ترصد وصول این عید دل افروز روزمی شمرد روز مبارک جمعہ غرہ ذی قعدہ سال ہزار وشصت وہفت ہجری مطابق یازدہم امرداد الہی درعمارت دل نشین باغ اعزاباد **مصرع**

کہ ہمچو روضہ جنت مدام خورم باد

کارپردازان اشتغال سلطنت بساط نشاط گستردہ جشنی والا ومجلسی دل کشا ترتیب دادند و ابواب عیش وطرب برروئے عالمیان کشادند **نظم**

جہان مجلس آرائے از سر گرفت | زمین رانگین دار در زر گرفت

چو گل عالمی ساز عیش وطرب | فراہم نمی آید از خندہ لب

بعد از انقضائے پانزدہ گہری وبست و دوپل شہنشاہ کامبخش بابخت بیدار ودل ہوشیار برتخت سلطنت وسریر فرمان دہی جلوس اجلال فرمودہ پایہ افزائے اورنگ و دیہیم شدند **نظم**

برآمد بر اورنگ شاہنشہی | شرف دادش از فرظل الٰہی

شہنشاہ شد زینت افزای تخت | وطن کرد اقبال در پائے تخت

چو از پائے او تخت افسر گرفت | با فلاک خود را برابر گرفت

صدائے نقارہ شادیانہ ونوائے کوس طرب بنوازش گوش دولتخواہان برخاست وآہنگ زمزمہ تہنیت وگلبانگ ترانہ غنا از حضار محفل بہشت مشاکل برآمد امرائے رفیع القدر ونوئینان اخلاص نہاد تسلیمات مبارک باد بجا آوردہ درخور رتبہ ومنزلت دران خجستہ محفل بر اطراف سریر گردون مصیر صف کشیدند و اورنگ والا پایہ آسمان سایہ از جلوس مقدس سعادت پذیر گشت وتاج ہفت عرکی از فرق فرقدان

سا کامیاب نوازش گردید واز خلعت خانہ افضال جامہاے رنگارنگ و خلعت ہاے گوناگون زینت بخش قامت اہل انجمن گردید واز زرپاشی و بخشش دامن آرزوے کامجویان مالامال نقدمراد گشت نظم

دران محفل از بذل شاہنشہی　　دل و دیدہ پرگشت مخزن تہی

شد از بخشش شاہ والا گہر　　جگر گوشہ بحر و کان دربدر

ز خلعت دران بزم گردون لباس　　چو خورشید شد خلق زرین لباس

ازانجاکہ خدیو آفاق بحکم اقتضاے وقت لوازم این جشن مختصر قرار دادہ اکثر مراسم کہ لازمہ سریرآرائیست بجلوس ثانی حوالہ کردہ بودند درین جلوس میمنت مانوس سکہ وخطبہ وتعیین لقب اشرف بعمل نیاوردہ موقوف داشتند وامراے نامدار ونوئینان عالی مقدار چون وقت تقاضائی کرد پیشکش ہاے لایق این بزم فرخندہ وجلوس خجستہ نتوانستند سرانجام نمود ونذرے درخورحال گذرانیدہ سامان پیشکش ہنگام فرصت کہ خاطراز مہم اعادی پرداختہ اند قرار دادند ودرین جشن والا شاہزادہ محمد اعظم راکہ تاحال منصب نیافتہ بود بمنصب دہ ہزاری وچہار ہزار سوار سرافراز فرمودند واکثر امرا باضافہ مناصب وعطاے خلعات وافیال واسپان ودیگر عطایا ومراتب گوناگون سرافرازی یافتند میر سلطان حسین ولد اصالت خان بخطاب افتخار خان و میر ابراہیم حسین برادرش بخطاب ملتفت خان چہرہ امتیاز برافروختند درینوقت بعرض مقدس رسید کہ ابراہیم خان ولد علی مردان خان ارادت گوشہ نشینی دارد لہذا شصت ہزار روپیہ سالیانہ او مقرر کردہ از منصب معزول نمودند اگرچہ سابقا امیرالامرا بافواج قاہرہ تعیین شدہ بود کہ بہر دوار رفتہ نگذارد کہ سلیمان شکوہ از آب گنگ عبور نماید درینولا چہارم ذی قعدہ بنابر مزید احتیاط شیخ میر و دلیر خان و صف شکن خان را تعیین فرمودند کہ اگر سلیمان شکوہ از جاے فرصت گذشتن گنگ یابد این لشکر منصورہ درین روے آب جمنا بودہ سد راہش شوند ونہ گذارند کہ این طرف دریاے جمنا عبور تواند کرد ✦



دربیان نهضت موکب مقدس بدفع داراشکوه بجانب ولایت پنجاب

چون خاطر جهان کشای از جشن مسرت اندود جلوس والا برادرنگ جهانبانی و انتظام مهام ممالک و امور سپاه و رعیت و تعین افواج بر سر سلیمان شکوه انفراغ حاصل نموده عزیمت توجه رایات ظفر آیات بجانب پنجاب بجهت دفع فتنه داراشکوه مصمم گردید و تاخیر دران باب منافی تدبیر مینمود تا انکه موسم برشگال بود و از کثرت اب و وفور گل ولای عبور عساکر جهان کشای متعسر بل متعذر و بر تقدیر سطے مسالک و قطع مراحل گذشتن از اب ستلج و بیاه بفقدان کشتی و عدم پایاب و با وجود ممانعت و مدافعت غنیم در تصور و خیال همگنان نیگنجد و قطع نظر ازین مراتب چون موکب والا درین سال تعب و محنت کمال کشیده مسافتهای بعیده پیموده بودند بے انکه روزی چند تمکن و اقامت واقع شود و سپاه منصوره از رنج سفر و یساق براسایه این یورش بغایت صعوبت داشت و اکثر عمدها نیز درین موسم تجویز حرکت نیکردند نظم

مندزین اسپان لشکر هنوز ۔۔۔ عرقناک و اسپان لاغر هنوز

نیاسوده از بار خسته تنی ۔۔۔ نرسته هم از رنج ره توسنی

انحضرت رای ظاهر بینان و کنگاش عاقبت گزینان منظور نداشته بتعلیم سروش غیب از باغ اعزاباد هفتم ذی قعده مطابق هفدهم امرداد قریب بصبح که وقت ظهور انوار فیض آسمانی و محل ورود الطاف ربانی است پای عزیمت در رکاب دولت گذاشته بجانب پنجاب نهضت فرمودند درین روز جعفر خان از اصل و اضافه بمنصب شش هزاری و شش هزار سوار دو اسپه و بصوبه داری مالوه سرفرازی یافت و از پیشگاه خلافت رخصت شد و نامدار خان خلعت بزرگ او بعنایت نقاره ممتاز شده معه میرزا کامگار برادر کهین همراه پدر دستوری یافت چون خدیو عالم بعد قطع منازل بکرنال رسیدند به سبب کثرت اب و خلاب از شاهراه بسمت یمین متوجه شدند که از راه بالا که گل ولای کم نشان میدادند قطع مراحل شود در منزل اندری از روی عرضداشت بهادر خان که بتعاقب داراشکوه تعین شده بود و برگذر تلون دریای ستلج روبروی لشکر مخالف قیام داشت حقیقت عبور لشکر منصور از دریای مذکور بعرض مقدس

رسید تفصیل این ماجرا اینست که چون داؤدخان که باستحکام گذر تلون اهتمام داشت بموجب طلب داراشکوه روانه لاهور شد بهادرخان بدلالت زمینداران به روپر که بسمت بالاے اب واقع است رفته بست و پنج منزل کشتی که بر عرابها همراه داشت اماده گردیده یکپاس شب مانده قریب هشتصد کس از همراهان خود باطرف گذرانیدان بهادران از کشتیها فرود امده و توپ خانه که همراه داشتند پیش رو کرده بجانب مخالفان غفلت منش که از طرف داراشکوه درانجا بودند روانه شدند ان گروه تاب ثبات نیاورده رهگراے وادی فرار گشتند و این نهنگان دریاے شهامت بجاے مخالفان رفته فرود امدند و ان مقهوران در تلون رسیده بخذولان دیگر اطلاع دادند انها را نیز قرار اقامت نماند و از گذر مذکور برخاسته روانه سلطان پور شدند و دیگران نیز از جابجا برخاسته مجموع در سلطان پور فراهم امده صورت حال بداراشکوه نوشتند و خلیل الله خان که نزدیک سراے راے رایان منزل داشت یکپاس شب گذشته خبر عبور بهادرخان از دریا شنیده بلا فرصت کوچ کرده هفدهم ذی قعده در روپر رسیده به بهادرخان ملحق گردید و باتفاق یکدیگر لشکر از اب گذرانیدند همدرین ایام از در امدن سلیمان شکوه بکوه سری نگر بموقف عرض والا رسید و شیخ میر و دلیرخان که براے انسداد طرق او تعین شده بودند بدرگاه والا رسیدند لهذا فرمان عالیشان بنام امیرالامرا صادر گشت که از کناره اب دریاے گنگ برخاسته در اکبراباد بملازمت شاهزاده محمد سلطان برسد و بندگان خدیو زمان بعد قطع مراحل بست و پنجم ذی قعده در ساحت روپر بر کنار دریاے ستلج نزول اجلال فرمودند درین منزل مهاراجه جسونت سنگه که بعد از واقعه جنگ اوجین بوطن رفته بود بصدارت راجه جے سنگه امده جبین نیاز بر زمین عبودیت سوده پانصد اشرفی و هزار روپیه بر سبیل نذر گذرانیده مورد عواطف والا گشت و خلعت خاصه و یک زنجیر فیل مزین بجل زربفت و ساز نقره با ماده و شمشیر مرصع و کرور دام انعام مرحمت گشت و بعد از دو سه روز رخصت فرمودند که تا معاودت رایات عالیات بدارالخلافه شاهجهان اباد اقامت ورزد و راجه جے سنگه و دلیرخان و عقب انها صف شکن خان از حضور والا رخصت شدند که بخیل الله خان و بهادرخان پیوسته متوجه تنبیه داراشکوه شوند در منزل گره سانگر که خلیل الله خان

وبهادرخان بعد از کوچ از کنار دریا روانه شده بودند راجه جے سنگه و دیگر امرا بنام برده ملحق گشته ازانجا بدفع شورش داراشکوه پیشتر روانه شدند۔

دربیان فرار داراشکوه از لاهور بجانب ملتان بعجلت تمام

چون خبر گذشتن خلیل الله خان و بهادرخان بالشکر منصور باسانی و سهولیت تمام از دریائے ستلج بداراشکوه رسید بارکان لشکر خود که از گذر تلون برخاسته بودند نوشت که در سلطان پور توقف کنند و داؤد خان را تعین نمود که بر دریائے بیاه رفته اقامت ورزد اگر صلاح باشد از بیاه گذشته بالشکرے که در سلطان پور است یکجا شده بجاربه و مدافعه عساکر منصور پردازد داؤد خان در گوبند وال رسیده بحسب صلاح لشکر از سلطان پور پیش خود طلب داشته و دانست که مقابله جنود فیروزی از اندازه طاقت افزون است حقیقت حال را بداراشکوه نوشت بنابران داراشکوه لشکر کثیر و توپخانه فراوان همراه سپهر شکوه داده در گوبند وال فرستاد که گذرهائے دریائے بیاه مضبوط نماید چون خبر قرب عساکر فیروزی و نزول رایات عالیات در روپر بداراشکوه رسید در لاهور تاب اقامت نیاورده به بوادی فرار نهاد و جمیع ذخایر و خزاین لاهور از اشرفی و روپیه و طلا و نقره غیر مسکوک که مجموعه زیاده از یک کرور روپیه بوده باشد با نفایس امتعه و اجناس کارخانجات بادشاهی که همراه توانست برداشت واکثر توپها و سایر اسباب توپخانه بر کشتیها و دواب بار کرده بست و دویم ذی قعده با چهارده هزار سوار از لاهور روانه ملتان گردید و سپهر شکوه را از گوبند وال نزد خود طلب داشت و بداؤد خان نوشت که چند روز در گوبند وال بوده کشتیها را سوخته و غرق کرده برخاسته بیاید چون این خبر بخلیل الله خان و راجه جے سنگه رسید خوشوقت شده حقیقت را بدرگاه والا عرضداشت نمودند و جمعی را برسبیل تعجیل به گوبند وال فرستادند که تا رسیدن جیوش فیروزی کشتیها از اطراف و نواحی و اماکن بالا سے آب که از تضیع و اتلاف اعادی سالم مانده باشد بهم رسانند و طاهر خان و نوری بیگ و امام قلی و غیره را بلاهور فرستادند که آنچه از اموال داراشکوه در کارخانجات مانده باشد بحراست آورند و نگاهبانی شهر لاهور که از حاکم خالیست و استمالت سکنه

انجا نمایند ششم ذی الحجه طاهر خان و دیگران داخل لاهور شدند و خلیل الله خان و راجه جے سنگه با دیگر امرا دهم ماه مذکور که روز عید الضحی بود در ظاهر لاهور رسیده خیمه زدند اکثر نوکران داراشکوه که از و مفارقت گزیده بودند آمده ملحق شدند و فرمان عالیشان صادر شد که امرای مذکور داخل لاهور نشده و توقف نکرده تعاقب داراشکوه نمایند و او را هیچ جا مجال درنگ ندهند خلیل الله خان و راجه جے سنگه یازدهم ذی الحجه کوچ کرده و رو بچهره انطرف لاهور منزل کردند و برای انتظام لشکر یکروز مقام کرده روانه پیشتر شدند.

در بیان نهضت موکب مقدس بجانب ملتان بتعاقب داراشکوه

بعد نزول موکب معلی در ساحت روپر چند روز دران مکان اتفاق اقامت افتاد و جشن عید الضحی همانجا مسرت بخش خاطر اقدس گشت شانزدهم ذی الحجه از دریا عبور فرموده منزل بمنزل قطع راه نمودند و بوسیله عرضداشت خلیل الله خان و راجه جے سنگه در اثنای راه راجه راجروپ که از داراشکوه منحرف شده بوطن خود رفته بود بعتبه خلافت رسیده سعادت اندوز ملازمت گشت و بعطای خلعت و از اصل و اضافه سه هزار و پانصدی ذات و سه هزار و پانصد سوار سرافرازی یافته به تهانه داری چاندی سرحد ولایت سری نگر متعین گشت که بضبط و بند و بست برون کوهستان و انسداد راه برآمدن سلیمان شکوه و درآمدن مردم نزد او پردازد درین ایام فدائیخان برادر بزرگ بهادرخان که بفوجداری سهارنپور درمیان دوآب قیام داشت آمده بملازمت اقدس سعادت اندوز گشته رخصت شد که نزد خلیل الله خان رفته بتعاقب داراشکوه برود و عبد الله بیگ ولد علی مردان خان بخطاب گنج علیخان سرافرازی یافته داخل فوج حضور گردید و جمعی کثیر از نوکران داراشکوه و محمد صادق بخشی از و جدا شده بدرگاه آسمان جاه رسیده بمناصب سرافراز شدند و خنجرخان فوجدار بهیره از رفاقت داراشکوه مفارقت نموده بملازمت اشرف رسیده بفوجداری کوهستان پنجاب متعین گردید القصه خدیو جهان بعد قطع مراحل بیست و دویم ذی حجه بر دریای بیاه نزول اقبال فرمودند اردوی معلی از راه جسر و خدیو گیهان بکشتی از دریا بیاه عبور کرده بیست و چهارم نواحی

هیبت پورپتی مخیم سرادقات اجلال گشت درین منزل از عرضداشت خلیل الله خان و
دیگر امرا بعرض اقدس رسید که داراشکوه با چهارده هزار سوار و توپ خانه بسیار و
سامان پیکار بملتان رسیده اراده ان دارد که درانجا اقامت ورزیده اماده مجادله گردد
لهذا از هیبت پورپتی مقرر گشت که بطریق ایلغار متوجه ملتان شوند ازین منزل شاهزاده
محمد اعظم و محمد امین خان میر بخشی و اعتقاد خان و رای رایان متصدی معاملات دیوانی و بعضے
کارخانجات در لاهور فرستاده خیمه مختصرے برکاب گرفته بست و پنجم ذی حجه از هیبت پورپتی
ایلغار فرمودند و راجه جے سنگه از لاهور آمده ملازمت نموده رخصت وطن یافت و
فدائے خان بموجب حکم از نزد خلیل الله خان بدرگاه والا رسیده بفوجداری اوده
گورکهپور و از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری ذات و چهار هزار سوار سرافرازی
یافته رخصت گشت بست و نهم ذی حجه ساحت موضع مومن پور مضرب خیام اقبال
گردید درین منزل بسامع اجلال رسید که داراشکوه باستماع خبر توجه موکب والا در
ملتان ثبات نورزیده بست و پنجم ذی حجه بعد هشت مقام بست و دو لک روپیه از
خزانه ملتان بدست اورده بسمت بهکهر فرار نمود اکثر نوکرانش همراهی اختیار نکرده مفارقت
گزیدند و حاجی خان بلوچ با جمعی بر سر کشتیهائے خزانه رسیده میخواست که سدراه
شود باکسان داراشکوه اوراندکے اویزش رو داد اخر الامر از عهده ممانعت نتوانست
برامد بعد معروض این کیفیت خدیو گیهان از مومن پور ایلغار موقوف کردند حکم والا صادر شد
که صف شکن خان میر اتش تعاقب نموده داراشکوه را از ممالک محروسه برارد و جماعة
اوذبکان وغیر ان که مجموعه شش هزار سوار بوده باشد بهمراهی خان مذکور مقرر گشت
و بست هزار اشرفی بجهت تنخواه سپاه مرحمت گردید و فرمان عالیشان بنام خلیل الله خان
صادر گشت که تا رسیدن موکب والا در ملتان توقف نماید هفتم محرم ۱۰۶۹ شنه کناره دریائے
راوی و چناب که یکجا میروند سه کروهے ملتان مضرب خیام والا گردید خلیل الله خان و
بهادرخان و طاهر خان و سایر امرا که پیشتر رفته بودند بعز بساط بوس والا مشرف
شدند و شیخ موسے گیلانی که از طرف داراشکوه حکومت ملتان داشت و سید
عزت خان که از نوکران عمده داراشکوه بودند باستلام عتبه خلافت سربلندی یافتند
و سید عزت خان بعطائے خلعت و منصب سه هزاری ذات و پانصد سوار سرافراز

گشت اگرچه صف شکن خان با شش هزار سوار بتعاقب داراشکوه سابقا تعین شده بود لیکن درینولا بنا بر مزید احتیاط شیخ میر را معه دلیر خان و دیگر امرائے که مجموع نهم هزار سوار بوده باشد خنجر خاصه معه علاقه مروارید و یک لک روپیه انعام مرحمت فرموده تعین نمودند که باتفاق صف شکن خان داراشکوه را از ممالک محروسه برارند نهم محرم الحرام بزیارت روضه منوره فیض امین عارف صمدانی قطب ربانی شیخ بهاء الدین ذکریا ملتانی قدس الله سره العزیز تشریف برده استمداد همت و استفاضه انوار توجه نمودند و بوقت امدن و رفتن از زرفشانی جیب مراد مساکین برامودند دران ایام فرمان والاشان بنام شاه نواز خان که تا این زمان در قلعه برهان پور محبوس بود صادر فرموده از اصل و اضافه بمنصب شش هزاری ذات و شش هزار سوار ازانجمله پنجهزار سوار دو اسپه سرافراز فرموده بصوبه داری گجرات که تا حال بتصرف کسان مراد بخش بود تعین کردند و لشکر خان را از صوبه کشمیر تغیر کرده بصوبه داری ملتان نواختند +

دربیان معاودت موکب مقدس از ملتان بجانب شاهجهان اباد بدفع شورش محمد شجاع

درزمان بودن نواحی ملتان از روے نوشتجات واقعه نگاران بعرض اقدس رسید که محمد شجاع باغوائے داراشکوه اندیشهاے باطل بخود راه داده در بنگاله لشکر فراهم اورده و اسباب پیکار سامان کرده بعزم مجادله روانه شده ازینجهت حضرت خدیو گیهان افواج قاهره بتعاقب داراشکوه بجانب بهکهر تعین کرده دوازدهم محرم سنه ۱۰۶۸ از ظاهر بلده ملتان بسمت شاهجهان اباد نهضت فرمودند همگی پنجروز در نزدیکی ملتان اتفاق اقامت افتاد

درین تاریخ حاجی خان بلوچ که از عمده زمینداران ملتان بود باستلام عتبه مقدس فایز گشت و بعنایت خلعت و فیل و اسپ سرافراز شده بوطن مرخص گردید و رایات جهانکشا بعد قطع مراحل بست و چهارم محرم در ساحت اچهره نزدیکی لاهور نزول اقبال فرمودند امرا که در لاهور بودند سعادت اندوز ملازمت شدند بست و پنجم از اچهره بر منزل کوه شکوه سوار دولت شده براه شهر لاهور رایت توجه برافراشتند بعد رسیدن

بر دروازه هتیه پول قلعه مبارک لمحه سواری توقف فرمودند قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نموده عنان اقبال منعطف ساختند و در مسجد جامع وزیر خان که در اثنای راه واقع است فرود آمده نماز ظهر با جماعت گذرانیده نزدیک سه پاس در ساحت باغ فیض بخش المشهو بشالامار نزول فرمودند درین منزل خلیل امدخان بصوبه داری لاهور ویک کرور دام انعام سرافراز شد و میر میران خلف او که خطاب میر خانی یافته بود بفوجداری کوهستان پنجاب مقرر گشت و بجهت نظم ونسق مهمات صوبه پنجاب ورفاهیت واسودگی سپاه که در سفر تعب کشیده بودند روزے چند مقام شد حاجی بقاکه از جانب بادشاهزاده محمد شجاع تهنیت نامه اورده بود بعطاے خلعت وانعام سرافراز گشته رخصت انطرف یافت چون از نوشته صف شکنخان که بتعاقب داراشکوه متعین بود حقیقت کارطلبی نوری بیگ وامام قلی اغر بعرض والا رسید اولین را بخطاب ترکتاز خانی و دویمی را بخطاب اغرخانی سرافراز فرمودند و قباد خان از کومکیان شیخمیر بصوبه داری تهته از اصل و اضافه بمنصب چهارهزاری وسه هزار سوار سرفراز گردید سلخ محرم الحرام از باغ فیض بخش بصوب شاهجهان اباد نهضت شد پنجم صفر از دریاے بیاه براه جسر عبور فرمودند بعد قطع مراحل در سهرند رسیده در عمارات باغ نواحی سهرند نزول اقبال واقع شد پیشکش راجه تودرمل از نظر گذشت و درجه پذیراے یافت شانزدهم عرصه تهانیسر مضرب خیام اقبال گشت و شیخ عبد الکریم از تغیر راجه تودرمل به تنظیم مهمات چکله سهرند مقرر شد بست و چهارم صفر ساحت باغ اعزاباد از نزول اشرف خوری وطراوت یافت مهاراجه جسونت سنگ که بموجب حکم اقدس در شاهجهان اباد اقامت داشت و دیگر بندهاے سعادت ملازمت دریافتند چهارم ربیع الاول مطابق نهم اذر چون ساعت داخل شدن دولتخانه قلعه مبارک نیک بود شهنشاه جهان نخست بشکارگاه توجه نموده نشاط اندوز شکار شدند بعد از مراجعت قریب دو پاس از روز گذشته بباغ سندرباری که پائین شهر و باغ اعزاباد واقع است نزول سعادت نموده ساعتے باستراحت گذرانیدند واخر روز با بخت فیروز و اقبال عدوسوز چون خورشید جهانتاب و بدر عالم افروز که بر اوج سپهر براید بر فیل کوه شکوه بدیع منظر که تخت زرین بر پشت ان نصب گردیده بود سوار دولت شده لواے عزیمت بصوب مصر اقبال برافراختند نقارهاے نشاط شادی بنوازش درامد

دغریو طبل وکوس وکرنا ونفیر طنطنہ شوکت و غلغلہ حشمت درگوش روزگار پیچید وگیتی خدیو ہمعنان نصرت وظفر از میان بازار شہر عبور فرمودند چون وقت نماز عصر رسیده بود بمسجد جامع پرتو نزول افگنده نماز بجماعت ادا کرده ازانجا سوار شده دو نیم گھری روز مانده قلعہ مبارک از فر نزول اشرف سرکوب حصار افلاک وشرافت بخش مرکز خاک گشت +

دربیان جشن وزن حضرت خدیو گیہان خداوند جہان

درین ایام فرخنده فرجام که سال چہلم از عمر گرامی صورت انجام یافتہ آغاز سال چہل ویکم بحساب شمسی بمبارکی وفرخندگی گردیده جشن وزن بائین مقرر ورسم معہود صورت انعقاد یافت ہفتم ربیع الاول مطابق دوازدہم آذر ماہ الٰہی سنہ ۱۰۶۸ بزمی والا وجشنی دلکشا ترتیب یافتہ در ایوان گردون اساس غسل خانہ والا اوایل روز که ساعت میمنت قرین ومیزان فلک را چشم بر زمین بود کفہ ترازو از گوہر عنصر مقدس گران بار قدر وشرف گشت وان پیکر دولت وہیکل اقبال را که از فرط بزرگی وعظمت با گوہر جہانہای پاک وجواہر وخزاین افلاک نتوان سنجید بمقتضای رسم وعادت بزر وسیم وسایر اشیای معہود سنجیدند بعد از ادای این جشن دولت قرین خاقان زمان وزمین چون آفتاب از برج میزان برآمده سریر آرای دولت وکامرانی شدند دران خجستہ روز بندہای عتبہ خلافت بمواہب ومکارم ارجمند بافزایش مناصب وعطایای خلاع وشمشیر وخنجر واسپ وفیل ونقاره وعلم وانعام نقود وخطابہای لایقہ نوازش یافتند نجابت خان که بنابر صدور تقصیری عظیم بتغیر منصب وجاگیر وعزل از رتبہ شوکت واعتبار وسلب خطاب خانخانی وسپہ سالاری مورد بی عنایتی گشتہ مدتی از دولت بار وسعادت کورنش محروم بود درینولا بوساطت باریافتگان محفل والا رقم عفو بر جریده جرایمش کشیده رخصت کورنش ارزانی یافت وداؤد خان که در حدود بہکر از دارا شکوه جدا شده در حصار مسکن خود رسیده بود باستان بوسی معزز شده بمنصب چہار ہزاری وسہ ہزار سوار کامیاب عنایت گشت وامیر الامرا که بہ حضرت الخلافہ اکبرآباد وراجہ جی سنگہ که در وطن بود وجعفر خان صوبہ دار مالوه وخلیل اللہ خان

صوبه دارالاهور بارسال خلاع و مهابت خان صوبه دار کابل با ضافه هزاری بمنصب
شش هزاری و پنج هزار سوار ازانجمله سه هزار و پانصد سوار دو اسپه بلند پایگی یافت
و اسلام خان با ضافه دو هزار سوار بمنصب پنجهزاری و پنجهزار سوار سرافراز گشته بخدمت
بادشاهزاده محمد سلطان مرخص گشت و بهادر خان با ضافه هزاری ذات و هزار سوار بمنصب
پنجهزاری و چهار هزار سوار مباهی گشت چون آن روز بفرخی و مبارکی بانجام رسید شب هنگام
آتشبازی که باشاره والا ان روی آب جمنا محاذی درشن مبارک آلات وادوات
ترتیب داده بودند مسرت افروز خواطر نظارگیان و فروغ افزائے بزم عشرت
گشت شب دیگر چراغانے که هم دران روی آب درکمال خوبی سرانجام یافته بود
بهجت بخش تماشائیان گردید تا سه روز بساط نشاط این جشن والامهد بود دوازدهم
سیر باغ صاحب آباد که در وسط شهر شاهجهان اباد بیگم صاحب طراوت و نظارت
داده اند فرمودند روز دوم بزیارت روضه منوره حضرت جنت آشیانی همایون بادشاه
کشتی سوار تشریف برده فاتحه خوانده پنجهزار روپیه بمجاوران مرحمت کرده بطواف مزار
فایض الانوار حضرت شیخ نظام الدین اولیا تبرک جسته هزار روپیه بمستحقان و مجاوران
عنایت فرمودند و ازانجا بروضه قدسیه شیخ قطب الدین کاکی قدس الله سره که هفت کروهی شاهجهان اباد
واقع است توجه نموده و رسم زیارت بجا آورده و استمداد همت نموده و هزار روپیه نذر گذرانیده ازانجا
معاودت نموده داخل دولتخانه والا شدند سابقا بشاهزاده محمد سلطان فرمان عالیشان
صادر شده بود که امیرالامرا در اکبر اباد گذاشته با توپخانه و لشکر بمدافعه محمد شجاع
که نزدیک باله اباد رسیده روانه شود درینولا بعرض والا رسید که شاهزاده هفتم
ربیع الاول از اکبر اباد روانه اله اباد گردید رعد انداز خان را به قلعه داری اکبر اباد
تعین فرموده فرمان والاشان بنام ذوالفقار خان صادر گشت که قلعه حواله رعد
انداز خان نماید و یک کرور روپیه با برخے از اشرفی از خزانه عامره
گرفته معه توپخانه روانه اله آباد شود و به بادشاهزاده محمد سلطان ملحق گردد و بسیاری
از مبارزان تهور شعار بهمراهی او تعین شدند ٭



دربیان ماجرای احوال بادشاهزاده محمد شجاع و توجه موکب والا بدفع او

او همیشه با حضرت خدیو گیهان لاف موافقت و مصادقت و دم یکجهتی و موالفت میزد بوسایل رسل و رسایل اظهار این معنی نموده عهود صفوت و ائین اخوت مستحکم میکرد و خدیو عالم نیز بمقتضای مهراندیشی و یگانگی در رواج کار و رونق حال او کوشیده درصدد اعانت و رعایت بودند و از قضیه شکستی که اورا از سلیمان شکوه رو داده بود خاطر اقدس ملالت اندود بود میخواستند که جبر این انکسار فرموده مجدداً اساس دولت اورا استحکام بخشند ازینجهت بعد انهزام داراشکوه از نواحی اکبراباد نزول عساکر منصور درباغ نورمنزل از حضرت اعلی بمبالغه تمام مونگیر را با صوبه بهار که همیشه محمد شجاع از زوی ان داشت و میسرنی شد ضمیمه ولایت بنگاله باقطاع او مقرر کرده فرمان حضرت اعلی و ملاطفت نامه متضمن تفویض ولایات مذکوره مصحوب محمد میرک گزدار فرستادند وضمیمه مضمون عاطفت نامه نموده بودند که بالفعل انولایت متصرف شود بعد اتمام کار داراشکوه چون رایات عالیات بمستقر خلافت معاودت کنند مطالب و مدعیاتی که داشته باشد اظهار نماید در حصول ان کوشش بکار خواهد رفت محمد شجاع از رسیدن محمد میرک وظهور این عطیه مسرور شده در پیراهن نگنجید وتهنیت نامه مشتمل بر اسم مبارک باد مصحوب محمد بقا بجناب والا ارسال داشت و خود از اکبراباد که حاکم نشین بنگاله است در پتنه امد چون عقل معامله دان نداشت وسود از زیان نمیدانست بعد تصرف بر صوبه بهار واستماع توجه رایات جهانکشا بسمت پنجاب متعاقب داراشکوه وتصور این معنی که اتمام این مهم بزودی متصور نیست وخالی بودن تختگاه از موکب جلال واغوای خوشامدگویان واقعه طلب در طمع افتاد و در اواسط سفر که رایات اقبال در پنجاب بود فرصت یافته بجانب اله اباد روانه گردید بعد رسیدن در نواحی قلعه رهتاس رام سنگه نوکر داراشکوه که حراست ان قلعه داشت باشاره داراشکوه که بعد فرار از اکبراباد بجمیع قلعه داران سمت اله اباد نوشته

که قلاع بمحمد شجاع بسپارند ملاقی شده مکاتیب قلعه مذکور داد وهمچنین سید عبد الجلیل
بارهه حصار چناده گده حواله کرد وسید قاسم قلعه دار اله اباد بمحمد شجاع نوشت که هرگاه
بدین صوب بیایند بموجب امر داراشکوه قلعه را تسلیم مینمایم سنوح این مقدمات
باعث رسوخ عزم محمد شجاع گردید خدیو زمان باستماع این حرکات او نخواستند
که پرده از روی کار او کشیده اید این ناهنجاری او ناکرده انگاشته مواعظت آمیز
مکرر مرقوم فرمودند که شاید سرمایه شعور او گردیده از کرده تا صواب خود باز اید
با وجود اینهمه مراتب از روی نا عاقبت اندیشی قدم جرات از حد خود بیرون نهاده
بحدود بنارس نزدیک رسیده قصد اله اباد نمود واین اخبار مکرر بسمع اقدس رسید
بنابران هفدهم ربیع الاول مطابق بست وسوم اذرماه الهی در اوایل روز بابخت
فیروز از قلعه مبارک بر فیل ظفر پیکر سوار دولت شده بهم عنانی جنود اسمانی
رایت عزیمت بر افراختند قلعه داری دار الخلافه شاهجهان اباد ومحافظت
مراد بخش بدستور سابق بسید امیر خان تفویض یافت وراه سورون مقرر کرده
بعد قطع مراحل سوم ربیع الثانی نواحی قصبه سورون مخیم خیام جاه وجلال گشت
ازان منزل نیز قدسی صحیفه مبنی بر مراتب وعظ ونصیحت درباب مصالحه ومدارا
بمحمد شجاع نوشتند که تا ممکن باشد کار بستیزه نکشد چون خبر نزدیک رسیدن محمد شجاع
روز بروز میرسید و یقین انجامید که ان شوریده دماغ سودای سلطنت در سر
دارد پنجم ماه مذکور از سورون نهضت فرمودند بعد قطع دو سه مرحله بوضوح پیوست
که محمد شجاع بعد بر امدن از پتنه چون به بنارس رسیده از ظلم پرستی وبیدادی بر سکنه
ان بلده دست تعدی کشاده از هنود ومسلمین بقهر وعنف قریب سه لک روپیه
گرفت متصدیان او اضعاف مبلغ از میان برده انواع تعرض بر دم رسانیدند و
ازانجا هفتم ربیع الثانی باله اباد رسید وسید قاسم قلعه دار انجا از قلعه فرود امده ملاقی
شد محمد شجاع ان را بدستور سابق باو گذاشت نه روز در اله اباد توقف کرده بجانب
اکبر اباد روانه شد القصه چهاردهم ربیع الثانی خدیو افاق در مکن پور نزول اقبال
فرموده بروضه قدسیه حضرت سید بدیع الدین قدس سره که بزبان عوام
بشاه مدار رشاه مدار مشهور هستند تشریف برده مراسم زیارت بجا اوردند

هفدهم طاهر قصبه کوره مضرب سرادق نصرت شد شاهزاده محمد سلطان که در انجا بود
بملازمت اشرف شرف گشت و نیز معظم خان که بموجب فرمان عالی شان از دکن
روانه شده بود درین منزل بملازمت اقدس سعادت اندوز گردید و از رسیدن او
بر وقت حسن اخلاص و کار طلبی او بظهور پیوست ٭

دربیان شرح شوخی مهاراجه جسونت سنگه در جنگ حضرت خدیو گیهان با محمد شجاع و رایت فتح برافراختن و فرار محمد شجاع از معرکه کارزار

نوزدهم شهر ربیع الثانی مطابق بست و سویم دی ماه الهی سنه ۱۰۶۸ عزم صف آرائے
جزم گردید بموجب حکم والا توپخانه رعد نهیب برق نشان برابر غنیم برده صاعقه
بار و آتش فشان شدند نهنگان شیرافگن و یلان دشمن شکن تن بزیب جاشنه و جوشن
پیراسته فوج فوج مانند موج از پے هم برخاستند و سیل سالاران جنود دولت
و میر توزکان بهرام صولت بترتیب و لتسویه عساکر پرداخته صفوف قتال راستند
شاهزاده محمد سلطان و خانعالم با امرائے دیگر هراول و ذوالفقار خان با توپ خانه و
اکثر برقندازان و امرائے والاشان بهراولی شاهزاده قرار یافت و مهاراجه جسونت سنگه
با راجپوتان برتغار مقرر گشت و اسلام خان با امرائے نامدار بهراولی مهاراجه انتظام یافت
و سرداری فوج جرنغار بشاهزاده محمد اعظم نامزد شد و خاندوران و امرائے دیگر بهراولی
این فوج عظیم و سرکردگی التمش بحسن جرات و کوشش بهادر خان تفویض یافت
و در دست راست موکب مقدس داؤد خان با جمعی از دلیران معین گشت و راجه
سبحان سنگه و سید فیروز خان و حسن علی خان و دیگر نوئینان والاجاه در دست چپ طرح
ثابت قدم شدند و قلب لشکر منصور بفر شوکت مقدس معلی که پرتو انوار عظمت
الهی است قوت گرفت شاهزاده محمد اعظم را بدستور معارک دیگر همراه ندوز سعادت
همراهی نموده با خود در حوضه فیل خاصه جا دادند و معظم خان را در فیلی دیگر جا داده

فرمودند که فیل مرکوب او در جنب فیل خاصه بوده باشد و سرداری میمنه قول مبارک بجوهر شهامت محمد امین خان خلف معظم خان وکارفرمای میسره بحسن شجاعت مرتضی خان تفویض یافت و سیف خان بیجاپوری واکثر دکهنیان بقراولی مقرر شدند خواص خان وسردار خان وجمعی دیگر بچنداولی قرار یافتند و فیلان فلک شکوه خصم افگن دشمن ربا با اسلحه ویراق شکوه اسمانی یافته برق افگنان چابک دست و تفنگ چیان موشگاف بر پشته پشت انها جا گرفتند و در هر فوج چندی ازان عربده جویان با توپ خانه جداگانه معین گشتند دران روز از کثرت سپاه و جوش لشکر اثار شور محشر هویدا بود و از غبار سم ستوران و فر مواکب منصور چهره اسمان در زمین ناپیدا لشکری اراسته و رنگین چون سبزه و ریاحین تو گوی از زمین میجوشید و جیشی پر قهر و طیش مانند امواج بحر مواج از شورش بین میخروشید و زمین با همه تحمل و سخت جانی از حمل گرانی این خیل انبوه ستوه بود و از بسیاری فیلان اهن جوش فلک شکوه سراسر صحرا کوه مینمود **نظم**

زمانے شور محشر عرض می کرد زمین از چرخ وسعت قرض میکرد

چنان از جوش لشکر قحط جا بود که نقش سایه بر دوش هوا بود

اگر سیماب باریدی چو باران بماندی بر سنان نیزه داران

القصه قریب نود هزار سوار که کم وقتے در ظل رایت سلاطین نامدار فراهم امده باشد مهیا به پیکار و اماده بگیر و دار گردید و در همین روز محمد شجاع نیز بترتیب و تسویه افواج خویش پرداخت و خود باله وردیخان و عبدالرحمن ولد نذر محمد خان در قول جا گرفت و بلند اختر پسر او با سید قاسم بارهه قلعه دار اله اباد و پسر اله وردیخان هراول و زین الدین خان پسر بزرگ در برنغار و حسن خویشگی را هراول او کرد و مکرم خان صفوی و امرائے دیگر در جرنغار مقرر ساخت و شیخ ظریف را با فوجے در طرح انتظام داد و اسفندیار معموری را التمش و ابوالمعالی میر اتش و میر علاءالدین دیوان خود را به چنداولی و سید قلی اوزبک را بقراولی گماشت بالجمله بعد انقضائے چهار گهری از روز مذکور خدیو افاق سوار دولت شده بکمال اهستگی و ارام مسافتے که بالشکرگاه غنیم بود بگام نصرت لگام می پیمود و پیش از روز گذشته بفاصله نیم کروه از عساکر مخالف صف آرائے کردند محمد شجاع آنروز

قدم جرات از جاے خود بیشتر نگذاشت پاره توپخانه پیش فرستاده بر روے جنود والا توپ و تفنگ سر دادند ازین طرف نیز توپخانه شعله افروز حرب و پیکار گشت و تا شب از طرفین اژدهاے آتش فشان بان و نهنگ خون آشام از توپ و تفنگ سر میدادند چون شب در رسید صف محاربه درهم پیچید و یرلیغ والا صادر شد که عساکر ظفر قرین بهمان ترتیب که صف بسته بودند از اسپان فرود آمده با جوشن و سلاح شب را پاس دارند و سرداران هر یک در پیش فوج خود مورچل بسته از غدر و کید اعدا غافل نباشند و خدیو گیتی بعد از فراغ لوازم حزم و احتیاط از فیل فرود آمده بدولتخانه مختصری نزول اجلال فرمودند و بعد اداے نماز مغرب و عشا استدعاے نصرت و فیروزی از حضرت صمدیت نموده با بخت بیدار و دل هوشیار بر بستر راحت تکیه زدند و در اواخر شب مهاراجه جسونت سنگه که بظاهر سر بر خط بندگی و انقیاد او نهاده اظهار دولتخواهی مینمود و در باطن از خبث سریرت خویش خایف و نا ایمن میزیست بعزم شورش انگیزی از معرکه کارزار فرار نموده شباشب کسان نزد محمد شجاع فرستاده و او را از داعیه فاسد خود اطلاع داد و بتمامی لشکر خود و راجپوتان که در برنغار با و تعین بودند روگردان شده عنان ادبار برتافت و بار دوے شاهزاده محمد سلطان که بر سر راه بود مردمش دست جسارت بغارت کشودند و هرچه توانستند تاراج نمودند و بعد ازان بلشکرگاه والا رسیده دست اندازیهاے عظیم کردند و در راه هرچه و هر کس که پیش آمد دست خوش تاراج و پایمال راجپوتان گشت ازین جهت شورش و انقلاب عجبی در اردوے معلی که بفاصله دو کروه بود راه یافته مردم بهم برآمدند و خبرهاے موحش آشوب آمیز شایع شد مفسدان فتنه جو و هرزه کاران از دو سر یغما برداشته دست جرات بخزانه و کارخانجات و دواب بادشاهی و امتعه و اموال امرا و سپاهی دراز کردند و بخودسری و شورش افزای پرداختند نزدیک بصبح این خبر بلشکر رسید و باعث برهمزدگی جنود فیروزی گشته سلک جمعیت از انتظام افتاد و بسیاری از مردم پست فطرت و کم حوصله براے خبرگیری بنگاه از روے سراسیمگی و اضطراب بعسکر والا شتافتند و باین تقریب رخ از عرصه کارزار برتافتند و جمعی کوته اندیش طرف مخالف رجحان داشته شباشب به لشکر محمد شجاع پیوستند و فریقی بد دلان نا عاقبت اندیش پاے

همت کشیده از دولت مرافقت باز ماند چون این سانحه بسامع اجلال حضرت خدیو گیهان رسید ازانجاکه ذات قدسی معدن تحمل و وقار و در شداید مهالک بسان کوه استوار است ازین واقعه اصلا انجاز فتسند و تزلزل در استقلال راه ندادند و از سراپرده اقبال بیرون خرامیده بر تخت روان سوار ایستادند و بخواص امراکه در رکاب سعادت حاضر بودند خطاب فرمودند که در رفتن این ضلالت کیش عین مصلحت دولت گردید عنقریب بپاداش کردار خواهد رسید و اسلام خان راکه هراول برنغار بود بجاے او سردار کردند و دیگر بار صفوف نصرت آراستند چون هندوی تیره روزگار شب رو بفرار نهاد و خسرو گردون مهر بقصد جهان کشاے ترکش زرین بر میان بست شهنشاه فلک بارگاه بدستور روز پیشین بعزم رزم و آهنگ جنگ بر فیل کوه پیکر سوار شدند اگرچه لشکری که دیروز برکاب سعادت بود بسبب این سانحه متفرق شد لیکن جنود غیبی و همت والا رفیق حال فرخنده مال بود از آن طرف محمد شجاع نیز صفوف دیروزه را تغیر داده مجموعه لشکر خود را یک صف کرده در عقب توپخانه باز داشت پنجگهری از روز گذشته نخست از طرفین جنگ توپ و بان و تفنگ درمیان آمده نیران جدال اشتعال یافت و هنگامه برق اندازی و عدو گدازی گرم شد از نهیب صور ضرب زن و نیش زنبورک خصم فگن آثار قیامت آشکار و رگ جان دشمن فگار گردید توپ سیاه درون آهن دل باواز بلند آوازه اجل در شش جهت معرکه درداد و مهره تفنگ جان گسل از مهره پشت مخالفان گذر کردن آغاز نهاد از گرمی برق بندوق و بان آب تیغ و سنان آتش آمیز شد و بسکه نوایر دشمن سوز برافروخت تو گفتی زمین شعله خیز و آسمان شراره ریز گشته **نظم**

شد از برق کین گرم بازار جنگ ... خروشید باز اژدهاے تفنگ

زبس آتش کینها در گرفت ... عرق بر بدن رنگ اخگر گرفت

درینحال توپی از توپ خانه همایون بفیل مرکوب زین الدین پسر محمد شجاع رسید یکپاے فیل و یکپاے شخصی که در عقب نشسته بود پرانید و زین الدین پسر محمد شجاع ازان فیل برامده بر فیل دیگر سوار شد رفته رفته کار جنگ از توپ و تفنگ درگذشته بناوک و خدنگ رسید مبارزان پیکارجو و بهادران شهامت خو از هر دو سو دست کوشش و کشش از آستین جرات برآورده بمقابله و ستیزه پرداختند و باتش غیرت هنگامه کارزار گرم ساختند از کثرت بارش تیر آسمان نمودار ابر مطیر بود و عرصه دار و گیر از مبارزان دلیر نیستان پر شیر میشود و

نوک پیکان جگر فرسا سوزن اسا خار ارزوے باطل از دل اعدا بیرون کرد وناوک مغفر شگاف جا شربالبشبک سازی ورخنه پردازی هواے پندار وغرور اندر سر شور مخالفان براورد بیت

زبرج کمان طایران خدنگ ‌‌‌‌ پریدند بر روے مردان جنگ

درین اثنا سید عالم بارهه که رکن اعظم لشکر محمد شجاع بود با فوجی عظیم وسه فیل مست جنگی از دست راست غنیم بر برنغار موکب والا حمله کرد که کمال تفرقه وفتور بعساکر منصور راه یافت پاے ثبات اکثر مردم بر جا نمانده راه گریز در پیش گرفتند وسلک جمعیت قول همایون نیز از هم گسیخت زیاده از دو هزار سوار در رکاب فیروزی نمانده مخالفان از مشاهده تزلزل افواج نصرت اثر خیره ترشده بهمان هیئت اجتماعی با فیلان مذکور روی جسارت بقلب لشکر ظفر اثر اوردند درین هنگام از میسره جنود قاهره مرتضی خان واز التمش حسن علیخان واز طرح دست چپ بعضی بهادران رخش شجاعت برانگیخته بر سر راه دشمنان در امدند درهمین وقت خدیو افاق روی فیل مرکوب مقدس بطرف اعدا بدسگال گردانیدند بهادران ظفر پیوند به نیروے جرات واستقلال حضرت سایه ذوالجلال بر اعادی حمله بردند چون باد صرصر که بر خاشاک سبک روان شود جسارت کیشان را از پیش برداشتند وبه تیغ تیز وسنان خونریز بسیاری از برگشته بختان را بخاک هلاک افگندند سید عالم بارهه را بمشاهده جوهر شهامت مجاهدان فیروزی لوا باد نخوت از سر بدر رفته وبازوے همت سست شده بگام فرار براهے که امده بود بازگشت لیکن ان سه فیل مست عربده جو که پیش فوج او بود بدفع ومنع بهادران وتیر وتفنگ رخ از عرصه برنتافتند بر همان وتیره خیره پیش می امدند واز ان سه کوه پیکر یکے پیش امده بفیل مرکوب مبارک قریب شد چون ابر تیره بخورشید تابان نزدیک رسیده امد خدیو افاق کوه وقار حمله ان سیه مست از جا نرفته سر رشته ثبات وقرار از دست نگذاشتند درینوقت قراولی که درحوضه بر یکے از فیلان همراه نشسته بود باشاره والا سواران فیل مست که باشاره کجک محرک بود بچالاکی بندوق انداخت ان مقهور لئیم مانند دیو رجیم که بشهاب ثاقب از اسمان فرود اید بر زمین افتاد وفیلبانان بادشاهی رسیده فیلبان چالاک خود نشانده ان فیل را در قید اطاعت اوردند وان دو فیل دیگر از قول همایون گذشته بجانب دست راست جنود مسعود حمله بردند درین اثنا بلند اختر پسر محمد شجاع وچندے دیگر روی جسارت بر برنغار موکب فیروزی اوردند وهم از رفتن فیلان مذکور وهم از حرکت بلند اختر اثار برهمزدگی وانقلاب در موکب معلی رو داد درین وقت خدیو عدو مال باکمال انتشار شجاعت وپردلی سر رشته دانائی از کف نداده وپاے ثبات

افسردہ بشاہزادہ محمد سلطان و ذوالفقارخان کہ ہراول بودند پیغام کردند کہ شما بہ جمعیت خاطر و دل قوی در برابر غنیم بودہ سررشتہ کوشش و پایداری از کف ندہید این جسارت کیشان محال اندیش را دفع کردہ بکومک شما رسیدہ می شود و بعد ان بہ نیروے ہمت خسروی روے فیل مبارک بجانب دست راست گردانیدند و بہ مدافعہ مخالفان توجہ نمودند و درخلال این حال فیلی کہ اسلام خان بران سوار بود بصدمہ بان رم کردہ برافواج انطرف تاخت اکثر مردم ان سمت از جا رفتہ توفیق ثبات نیافتند درین اثنا خدیو عالم رسیدند جنود فیروزی قول قوی دل شدہ قدم استقلال فشردند و ہمین دلیری و دلاوری ان حضرت مجاہدان بہرام صولت مساعی جمیلہ بکار بردہ با اعداے تیرہ بخت اویختند و بکوششہاے دلیرانہ سلک جمعیت انہا از ہم گسیختند درین دار و گیر شیخ [illegible] فرملی کہ ہراول بلند اختر بود با اکثر مردم کشتہ شد و دیگران زخمی شدند بلند اختر از مشاہدہ اینحال برگشتہ خود را بمحمد شجاع رسانید خدیو فیروز بخت چون خورشید جہانتاب کہ بیک تیغ کشیدن ساحت میدان سپہر را از ہجوم نجوم پرداز د و مانند صبا کہ بیک وزیدن صحن چمن را از خس و خاشاک پاک سازد بیک توجہ عرصہ برنغار از غبار تسلط و استیلاے مخالفان پرداختند و بعد دفع ان مقہوران قرین عظمت و جلال متوجہ پیش شدہ لواے ہمت بدفع محمد شجاع برافراختند قدمی چند نرفتہ بودند کہ مکرم خان صفوی و عبدالرحمن ولد نذر محمد خان و سنجر پسر اسدوردی خان از لشکر محمد شجاع جدا شدہ روے ارادت بلشکر ظفراثر اوردہ باحراز ملازمت چہرہ مباہات برافروختند ہمدرین اثنا مبشر اقبال مژدہ نصرت رسانیدہ خبر فرار محمد شجاع سامعہ افروز اولیاے دولت گشت از گلشن عنایت ازلی باد بہار مسرت و خوشدلی بر غنچہ خاطر بندہاے عقیدت مند وزیدہ گل فتح و فیروزی از نہال امید شگفت ہماے دولت بال سعادت کشودہ شہباز حشمت اوج گرفت زمانہ تہنیت و دستکامی داد سپہر بشارت کامرانی فرستاد دہان تیر از خندہ لبریز نشاط گشت تیغ زنگ غم از دل زدودہ شدہ کمان ابروے ناز بالا کشید سنان قدر عناے برافراخت نقارہ شادیانہ و نشاط بر پشت فیلان و اسپان بنوازش درامدناے بنوہاے دلکشاے بہجت و کامرانی بلند گردیدہ از صداے کوس و کرناے و خروش نفیر طنطنہ عظمت و جلال بگوش گردون رسید بالجملہ باوجود تفرقہ لشکر و برہم

خوردگی افواج ظفر اثر وظهور انواع نفاق منافقان(۱) واقعه طلب وچندین فتور وچشم زخم
عظیم محض بیمن تایید ربانی وحسن ثبات قدم ونیروے ہمت خاقانی چنین فتح نمایان که طراز
فتوحات اسمانی وعنوان ماثر کامرانی تواند بود نصیب اولیاے دولت گردید شجاع رمیده
بخت بهزاران خسران وناکامی وخذلان وبدسرانجامی باپسران خود والله وردی خان راه فرار
پیش گرفت دارد وبنگاه واکثر اسباب تجمل او بتاراج افواج ظفر پناه رفت وتمام توپخانه
وبیشتر فیلان بزرگ وتا یکصد وچهارده توپ بقید ضبط درامد خدیو جهان بعد چنین فتح
شگرف که فی الحقیقت بے منت سپاه ولشکر ومشارکت کوشش خدمت فروشان دست
داد روے نیاز بدرگاه ایزد نصرت بخش نهاده سپاس مواهب نامتناهی الهی بجا اوردند
وبا جنود مسعود از لشکرگاه غنیم که نزدیک تالاب موضع کهجوه بود گذشته منزل ارائے اقبال
شدند جمعی از عساکر نصرت مال بهپاسلطنت مشاهزاده محمد سلطان بتعاقب شجاع تعین نموده
حکم فرمودند که برا سستم تکامشی پرداخته هیچ جا اورا مجال اقامت ودرنگ ندهند
وتا اقصاے بنگاله ساحت ولایات شرق از خار وجود ش پاک سازند بعجالتا یک عقد
مروارید که بپوشش اقدس پذیراے سعادت بود باد وپتہ که بکتف مبارک داشتند
بشاهزاده مرحمت شد شاهزاده بهمان ساعت پیشتر رفته منزل گزید تا بست وششم
امناه دران منزل مقام شد ومعظم خان که بعد رهائی از قید تا امروز بمنصب سربلند شده
بود بمنصب والاے هفت هزاری وهفت هزار سوار وانعام ده لک روپیه نقد و
عطاے خلعت خاص وفیل خاصه باساز نقره وجل زربفت وسپر وشمشیر مرصع
مشمول مراحم گوناگون گردید ودیگر بندهاے درگاه باضافه مناصب وعطاے فیل
واسپ وخلعت خاص وخدمتگاران حضور مقدس بانعام سی هزار روپیه سرافرازی
یافتند درین وقت راجه جے سنگه از وطن آمده پانصد مهر ویک هزار روپیه نذر گذرانیده
غبار استان سلطنت صندل ناصیه دولت خود ساخت بست وهفتم از نواحی
کهجوه کوچ کرده ساحل دریاے گنگ به نزول اقدس نور پذیر فرمودند تا سلخ این
ماه دران مکان اتفاق اقامت افتاد معظم خان وذوالفقار خان واسلام خان
وداؤد خان وفدائی خان وکنور رام سنگه وراجه اندرمن وراے بهاو سنگه هاده وراے

(۱) منی لفان +

امر سنگه چندراوت و احتشام خان و فتح جنگ خان و اخلاص خان خویشگی خواص خان و یکه تاز خان و رشید خان لودی و فیروز خان بارهه و سید شیر خان بارهه و سید مظفر خان بارهه و زبردستخان و علی قلی خان و قزلباش خان و سکندر روهیله و کارخان و دلاور خان و نیک نام خان و نیاز خان و قادر انصاری و گروهے دیگر از مردم کاری و دلیران عرصه جانسپاری بتعاقب شجاع بهمراهی شاهزاده تعین شدند حضرت خدیو عالم انان مکان غره جمادی الاول سنه ۱۰۶۹ عنان عزیمت بسمت اکبر اباد برتافتند و در نزدیکے کوره بعرض والا رسید که سید قاسم بارهه که از طرف داراشکوه قلعه دار اله اباد بود بموجب نوشته داراشکوه بشجاع ملاقے شده رفاقت اختیار نموده سید عبد الجلیل برادر خود را در قلعه مذکور گذاشته بود بعد هزیمت یافتن شجاع سید قاسم یلغار کرده داخل قلعه مذکور گردید چون شجاع در نزدیکے قلعه رسید هرچند تلاش کرد که قلعه متصرف خود دراورد سید قاسم درین باب تن نداده بمقتضاے زمانه سازی فے الجمله مدارا کرده قول و قرار گرفته امده ملاقات نموده مرخص شده باز بقلعه رفت چون خبر امدن شاهزاده محمد سلطان و معظم خان شنید از صدمات صولت سپاه ظفر پناه حصار عافیت بر خود تنگ دیده مخلی بخانه دان که از کوکیان شاهزاده بود و پیش ازین بتسخیر قلعه مذکور تعین شده بود متضمن عجز و نیاز نوشت و مشار الیه خط مذکور و عرضداشت او از نظر شاهزاده گذرانید شاهزاده این معنی را بدرگاه والا معروض داشت از انجا که عذر نیوشی و پوزش پذیری خاصه ذات ملکی صفات است فرمان والا صادر گشت که خانه دوران بصوبه داری اله اباد قیام دارد و سید قاسم را روانه درگاه والا گرداند و نیز فرمان جهان مطاع بنام داؤد خان بصد و رپیوست که بعد رسیدن در پتنه بصوبه داری بهار متصرف باشد چون اخبار رسیدن داراشکوه از ملتان بسمت گجرات بقصد شورشے متواتر بعرض والا رسید بداعیه دفع داراشکوه و تادیب و تخریب مهاراجه جسونت سنگه که بتازگی مصدر شوخی و بے اعتدالی و حرام نمکی گردیده بعد قطع منازل در فتح پور نزول اجلال فرمودند ازین منزل محمد امین خان میر بخشی با فوجے از امراے نامدار براے تنبیه مهاراجه که اراده پیوستن بداراشکوه

داشت تعین شد و رای رایسنگه برادرزاده مهاراجه را بخطاب راجگی و عنایت فیل با ماده و شمشیر مرصع و نصتاره و انعام یک لک روپیه و از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری و چهار هزار سوار سرافراز فرموده همراه محمد امین خان تعین فرمودند و رایات عالیات نیز از انجا نهضت فرمودند +

در بیان بقیه حقیقت تعاقب افواج قاهره و آمدن دارا شکوه از تهته بجانب گجرات

درزمان بودن ملتان اولاً صف شکن خان بعد ان شیخمیر و دلیرخان بتعاقب دارا شکوه تعین شده بودند این هر دو لشکر در قصبه جنجی[1] و اهن باهم پیوسته چند روز مقام کردند و از انجا خبر رسید که دارا شکوه از بهکر گذشته بست و پنجم محرم در سکهر نزول نمود از ین منزل تا سکهر شصت و سه کروه باین روی اب و قریب صد کروه از انطرف دریا فاصله دارد شیخمیر و دلیرخان و قباد خان از اب گذشته بجانب سکهر روان شدند و صف شکن خان با کومکیان خویش از ین طرف دریا راهی گردید و شیخمیر بعد قطع منازل پنجم صفر و از ده کروهی سکهر رسیده بسبب کثرت بیشه و تراکم اشجار خار دار و مراحل دشوار گذار و واب بسیار تلف شد و لشکریان تعب و آزار کشیدند درین منزل خیمه و بار واذوقه نرسید ششم ماه مذکور در سکهر رسیدند و صف شکن خان سه روز پیشتر در بهکر رسیده بود ظاهر شد که دارا شکوه لعال و اثقال و پردگیان با برخی از خزانه و طلاوالات بقلعه در آورده بسنت خواجه سرای را معه عبدالرزاق بحراست قلعه گماشته توپ خانه و بند وقچی و دیگر لوازم قلعه داری در انجا گذاشته سلخ محرم روانه پیشتر شده براه بیشه و جنگل درخت بریده راه ساخته میرود داؤد خان و شیخ نظام و دیگر نوکرانش قریب چهار هزار سوار از نواحی بهکهر از وجدا شده آمد چنانچه داؤد خان براه جیسلمیر بسمت حصار فیروزه که وطن اوست رفت و دیگر مردم بصف شکن خان ملحق شدند و خان مذکور انجماعه را استمالت نموده روانه

---

(۱) جهجی +

حضور پرنور گردانید چون شکنجیر بعد رسیدن در سکهر یک روز مقام کرده پیشتر روانه شد از تقریر زمینداران ظاهر گشت که از بست و پنج کروهے سکهر راهی بجانب قندهار جدا می شود داراشکوه میخواست که روانه قندهار شود نوکرانش همراهی نکردند و زوجه او نیز راضی نگشت ناچار عنان عزیمت بجانب تهتهه انعطاف نمود از انجهت شکنجیر بجلدی از انجا روانه شد و صف شکن خان بعد از بند و بست بهکر و مقرر کردن اغرخان عرف امام قلی بفوجداری انجا و فوج علی بیگ را بفوجداری سکهر پنجم صفر از بهکر روانه شده دوازدهم سیزده کروهے سیوستان رسید و نوشته محمد صالح ترخان فوجدار و قلعه دار سیوستان بخان مشار الیه رسید که داراشکوه پنج کروهے قلعه رسیده شما خود را زود رسانیده کشتیهائے خزانه اموال و اشیائے او را که عقب می اید بر کنار دریا سد راه شوند لهذا خان مومی الیه هزار سوار برق انداز دبان و شترنال و جمعی بیلدار و سقا فرستاد که نزدیک بقلعه جائے که عرض دریائے کمتر بوده باشد بر کنار مورچال بسازند و توپها نصب ساخته بانداران و توپ اندازان را بجا بنشانند و خود بسرعت کوچ کرده سه کروهے محاذی لشکرگاه داراشکوه نزول نموده مترصد کشتیهائے غنیم بود و محمد صالح نوشت که از انطرف کشتیها بفرستد و خود از قلعه برامده توپ و تفنگ انداز د درین اثنا خبر رسید که داراشکوه مقام کرده دران روز مصلحتے که کرده بود نیز موقوف ماند روز دویم که داراشکوه کوچ کرد و کشتیها نمودار شد مخالفان از خبر رسیدن صف شکن خان کشتی ها را از انطرف دریا روانه ساختند صف شکن خان توپ خانه بادشاهی را که بر کنار دریا نصب شده بود رسانید لیکن از جهت مسافت بعید کارگر نشد و کشتیها بے ممانعت از طرف قلعه عبور نمود محمد صالح توفیق خدمت گذاری نیافت اگر محمد صالح سد راه می شد داراشکوه را عبور ازین جا مشکل می بود چون عنقریب شکنجیر نیز میرسید اغلب که داراشکوه گرفتار میگردید لیکن از انجا که برامد هر کار در وقتے معین و حصول هر مطلب باز بسته بزمانے مقرر است از محمد صالح کوتاهی بوقوع امده القصه چون داراشکوه بدعاقبت کشتی عافیت از ان گرداب خوف و موج خیز بساحل نجات رسانید و از کروه سیوستان که محل بیم و مکان هلاکت بود عبور نموده در تهتهه رسید ازین طرف دریا صف شکن خان

وازان طرف دریا شیخ میر و دلیر خان نیز در تهته رسیدند و داراشکوه از خبر رسیدن
انها در تهته نتوانست اقامت ورزید بست و نهم صفر از دریا عبور نموده بسمت
گجرات روانه شد صف شکن خان بر دریا پل بسته هفتم ربیع الاول انطرف رفته
منزل نمود درخلال این حال فرمان عالیشان بنام شیخ میر و دلیر خان وارد گشت
که ترک تعاقب داراشکوه نموده روانه حضور شوند جمیع امرا باهم مشورت کردند که درین
یورش لشکریان تعب کشیده اند و مرکوب و باربردار اکثرے تلف شده و در خزانه
زیاده از یک ماه زر موجود نیست و راهی که داراشکوه رفته جول و بیابان بے اب و
ابادانی است درین صورت ازینجا معاودت نموده روانه حضور باید شد ازینجهت از
همان جا عنان عزیمت برتافتند و زبانی جاسوسان شنیدند که داراشکوه هشتم
ربیع الاول سی کروهی تهته بسمت گجرات بکنار جول رسیده چون درین سال بسبب
کمی باران تالابها بے آب بود و در دو سه منزل از کمی اب اکثر لشکر داراشکوه و دواب
تلف گردید حقیقت جول انست که نوعے شورستان واقع شده که تا چهل کروه برکنار
دریائے شور اب شیرین اصلا نیست و بواسطه قرب دریا نوعے خلاب است که دواب
عبور نمیتوانند کرد القصه شیخ میر و صف شکن خان معاودت کرده ششم (۱) ربیع الثانی
به بهکر رسیدند و نظم و نسق آن دیار نموده جمعی از عساکر و دواب و الات توپخانه همراه
اغر خان فوجدار بهکر گذاشته هشتم ماه مذکور ازانجا روانه درگاه حضرت والا شدند و
قباد خان بموجب فرمان والا بصوبه داری تهته قیام ورزید *

---

(۱) هفتم *

فهرست اغلاطے چند که در حین انطباع شده

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۲	سوزس	شورش
۱۶	۲۱	خواهش	خراش
۴۵	۱۷	به و	برو
۴۶	۴	دا وان	فراوان
۵۷	۱۰	بخی کرد	می کرد
۵۹	۱	جانور	حالور
۶۱	۷	بخدوم	مخدوم
۷۰	۴	هرگوبیند	هرگوبند
۷۸	۱۷	کر دارد	کم دارد
۹۸	۷	ساعت	ساحت
۹۸	۱۸	بر	به
۱۰۲	۱۳	نمی گردد	می گردد
۱۱۳	۱۸	نهجنگ	بهجنگ
۱۷۰	۲۲	میتخزید	میخزید
۱۷۱	۱۵	وار	دار
۱۸۸	۲۵	بیبک	ایبک
۲۰۸	۳۰	کوران	کور دان

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۲۵	۸	استحفاف	استخفاف
۲۲۶	۸	پانه	بهانه
۲۳۶	۲۴	سونبت	سوبیت
۲۶۸	۲۱	بدوهزا	بدوهزار
۲۸۴	۲۵	ترهله	نرهله
۳۰۱	۱۵	فران	فرمان
۳۱۰	۷	کال	کابل
۳۱۵	۱۱	نموهن	نمودن
۳۲۱	۱۹	پورن کل	پورن مل
۳۳۷	۱۷	هربانه	هریانه
۳۳۹	۱۴	یلجا	یکجا
۳۴۳	۵	نفیل	اتفیل
۳۴۳	۲۰	جسب	بحسب
۳۵۴	۲۱	قلعه تعمیر	تعمیر قلعه
۳۶۵	۲۴	گراه یافته	راه یافته
۳۷۹	۱۳	دررزمگاه	در رزمگاه
۳۹۰	۴	دانش و بیربل	دانش ور بیربل
۳۹۴	۱۴	طن	باطن
۳۹۴	۱۴، ۱۸	محمد عاشم	محمد هاشم
۴۱۳	۲۴	میرزا جان	میرزا خان
۴۶۳	۱	زو	زرد
۴۸	۲۴	شدن	زنان
۵۳۴	۱	برون	بیرون
۵۳۴	۱	از دن	از دل

فہرست اسمائے مردمان و بلاد و قلعجات و آبہا وغیرہ کہ در کتاب خلاصۃ التواریخ مذکور شدہ اند بترتیب حروف ہجا۔

الف

ب

چ

د





ش

غ

م

ن

و



Apparently it does not seem difficult to publish an old manuscript, but those who have an experience of it know the difficulties to be met with in the acquisition of various manuscripts, perusal of bad handwriting and correction of clerical mistakes, when the transcribers of ancient times were not bound to give dots and *markaz*. The time and patience required for reading several manuscripts hardly needs any comment, specially when the editor undertook to do it during his leisure hours. I fully realize that the magnitude of work was beyond my individual labour, and its accomplishment would have been almost impossible, especially when five different manuscript copies have been used in the collation of this book, had there not been the valuable assistance of my relatives and friends who have a taste for history. I therefore feel it my duty to express my thanks individually to them. My best thanks are due to Pir Wilayet Shah, B.A., B.T., Assistant Master, Anglo Arabic High School, Delhi, and Maulvi Ashfaq Ali, Munshi to the Superintendent, Muhammadan and British Monuments, Northern Circle, for their valuable assistance, and I also acknowledge my indebtedness to my brothers Hafiz Muhammad Hasan, B.A., Maqbul Hasan, Fazal Hasan and Bashir Ahmad Hashmi, who assisted me in comparing the manuscripts, reading proofs and preparing index. I should not omit to mention the name of my revered father Maulvi Shariat Ullah, and my elder brother Maulvi Abrar Hasan, Secretary, Hewett Muslim High School, Moradabad, who by their vast learning and sagacity solved many difficulties for me. The fact is that it was the wish of the Providence to get this book published through my efforts, otherwise I do not feel myself in any way equal to the task.

Apology.

I began to work upon the book in the month of June 1917. Although the correction of the manuscript did not take much time, and it was expected that it would be out of the press by the end of that year, yet some unforeseen and extraordinary difficulties had to be encountered in printing, disappointing me many times in its very publication. Owing to these reasons I express with regret that it could not be printed so nicely as desired, and mistakes which are inseparable from lithograph crept in, notwithstanding that no pain was spared in proof reading. It is, however, expected that the readers would take into consideration my difficulties, and overlook the defects in the publication.

DELHI,
11th August, 1918.

ZAFAR HASAN, B.A.

Part I.—The geography of India during the reign of the emperor Aurangzeb.

Part II.—The history of the rajas of India from the time of Raja Judhishtar Pandu to the reign of Rai Pithura, better known as Raja Pirthiraj.

Part III.—The history of the Muhammadan emperors from the time of Nasir-ud-din Subuktagin until the reign of the emperor Aurangzeb.

The first part is the most valuable portion of the work. It begins with a description of Hindustan, its products and inhabitants, and proceeds with an account of its geography as known during the reign of Aurangzeb. The 18 *Subas*, into which the *Mughal* empire was then divided, have been treated separately a. some length, with the description of their chief towns, manufactures, interesting localities and buildings and the courses of rivers. It also enumerates the *Sarkars* and *Muhals* of these *Subas* and gives their revenue returns supplementing the Ain-i-Akbari with new and original information. The account of the Panjab, particularly that of Lahore and the Sarkar of Batala, to which the author belonged, deserves especial mention, containing very minute detail based on his personal knowledge.

The second part, which comprises the narrative of the *rajas* of India, especially the rulers of Delhi, giving a list of their names and a short account and the period of their reigns, has its own importance. This is perhaps the first published Persian work, which deals with the early history of India, although the events of this period are generally of legendry nature.

The third part also is not without some interest. A greater portion of it has been borrowed from other historical works, a list of which has been given in the preface, but the copious account of the contest between Aurangzeb and his brothers supplies some additional information, and may be considered as reliable on the ground that it was written on the personal information of the author. Khulasat-ut-Tawarikh is probably the first ancient published history, wherein the narrative of the Muhammadan emperors has been written by a *Hindu*. As there are reasons to believe that it was not composed under the court influence, it may be considered as the best source of informtion to the students of history, indicating the opinion of a *Hindu* historian some 250 years hence about the Muhammadan emperors and particularly his contemporary emperor Aurangzeb.

to the college authorities particularly Maulvi Abdul Rahman, the Arabic professor, for permitting me to use it for the collation of the book.

The Author.

Nothing is forthcoming about the author from the text, which does not contain even his name. The book begins with a long preface wherein the author has stated the reason for its compilation, its name and date, and has also given a long list of Persian and Sanskrit historical works, which supplied material for it, but he has been contented with mentioning only so much about himself, that since his age of discretion he had been in the service of the nobles and officers, who were entrusted with the management of the state, in the capacity of a *Munshi* or scribe of letters (*vide* page 6). The transcribers have, however, given his name as Sujan Rai Bhandari of Batala in the endorsements at the end of manuscripts. Nos. II., III., and IV. Professor Dowson (Elliot's History of India, Volume VIII., page 5) has read this name as Subhan Rai and Batala as Patyala. As the date of composition is recorded not only in Hijra and *Jalus* years of Aurangzeb but also in various other *Hindu* eras, it may be presumed that the book was written by a *Hindu*. It is, however, an admitted fact that the author of this work was Sujan Rai of Batala. Now the point at issue is as to why he preferred to conceal his name, although he ought to have given it in the preface according to the usual practice. Apparently it seems that Sujan Rai was only an ordinary and unknown person, who could not expect that his name would add to the popularity of his production, nor does he appear to have desired any fame or honour by it. His object, on the other hand, was evidently to express the truth which is the ideal of a historian. Under these circumstances we can conclude that his statement is mostly unbiased and based on facts, particularly in the case of the accounts of the reign of Aurangzeb, of which he might be conceived an eye witness.

The scope of the book.

The Khulasat-ut-Tawarikh was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, corresponding to 1107 A. H. (1695-6 A. D.), and the author spent some two years in its compilation. It is chiefly a history of Delhi, wherein the narrative of all its *rajas* and *sultans* has been related from the very beginning of its foundation in the time of Judhishtar until the period when this book was written. Other monarchies have also been briefly dealt with at the time of their final absorbtion in the *Mughal* empire.

It is written in elegent Persian, replenished with metaphors and quotations of appropriate verses. As regards the subject matter the book may be divided into three parts.

The transcriber seems to have been a *Hindu*, as he did not know the exact Hijra year. The year of the reign of the emperor Akbar Shah II. appears to have been omitted by oversight.

At the lower margin the number of leaves contained in the manuscript is written as follows.

"Total 63 juzc (1 juz = 8 leaves) and one leaf."

This manuscript also belongs to me and was purchased at Lucknow.

III. The third manuscript is of 495 leaves, size 8½″ by 5½″ with 14 lines to a page. It is written in *Nastaliq* characters, but the date of transcription is obliterated. The endorsement from the transcriber at the end runs as follows.

"It (the book) is completed and my engagement is over. The book Khulasat-ut-Tawarikh was finished at noon on Friday, the 19th Jamada I., the year . . . ."

This manuscript also belongs to me and was procured at Moradabad through my elder brother Maulvi Abrar Hasan.

IV. The fourth manuscript is written in *Nastaliq* characters. It is worm eaten but is complete. It is of 282 leaves, size 11½″ by 7¾″ with 20 lines to a page. The endorsement at the end, which does not bear the date of transcription, runs as follows.

"The book Khulasat-ut-Tawarikh of *Munshi* of *Munshis* Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, who was accomplished in Hindi, Persian and Sanskrit, is finished."

This manuscript belongs to Sayyid Ahsan Shah, the *Rais* of Sardhana, District Meerut, and *Tahsildar* of Gonda, who evinced his great interest in the publication of this book by kindly lending me his manuscript, for which I am much indebted to him.

V. The fifth manuscript is incomplete and goes down only as far as the deposition of the emperor Shah Jahan (see page 490). The first three pages are also missing. The number of the existing leaves is 308 of the size 10½″ by 6″. The number of lines in a page is not fixed. In nearly first half of the book it contains 18 or 19 lines per page, but later on the number of the lines increases until it reaches to 2[illegible] or 25 to a page at the end. The manuscript is written in *Shakasta*. It belongs to the library of the St. Stephen's College, Delhi, and I am much obliged

noted above I may say that it is most reliable of all the MSS. hitherto noticed by historians.

The style of its transcription is not without some interest; each of its pages has been divided into two parts which are written diagonally while at the centre and its upper and lower ends are two lines running cross-wise in the usual fashion. The number of the lines in each page range from 35 to 38. It contains 273 leaves of the size 11½" by 8½". The first ten leaves of the original MS. seem to have been lost but subsequently copied and added. The ninth leaf is, however, to be found at the end among a few others, which do not form part of the real work, and thus there are only nine original leaves which are missing. The date of the MS. written at the end runs as follows.

"Finished on Sunday, the 9th Rabia II. of the first year of the reign of Muiz-ud-din Alamgir II., the king and champion of faith, corresponding to one thousand one hundred and sixty eight Hijra when one *ghari* had passed from the night. It (the book) is completed and my engagement with it is over. *Verse.*

O reader, do not be so angry with me if any mistake has been committed in the book."

This MS. belongs to me and was purchased at Delhi.

II. The second manuscript, written in *Nastaliq* characters, is in a well preserved condition. It contains 505 leaves, size 9" by 6" with 15 lines to a page. At the end is the following endorsement containing the date of the manuscript.

"This book, named Khulasat-ut-Tawarikh, written by *Munshi* of *Munshis*, Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, in the Province of the Panjab, was finished on Saturday, the 26th of the month of *Shaban* the year *circa* one thousand two hundred Hijra and the . . year of the august reign of the emperor Abkar, son of His Majesty Shah Alam, the king champion of faith, and during the time of Maharaja Dhiraj Raj Rajindar Siri Savai Jagat Singh Bahadur in the town of Sawai Jaipur. *Verse.*

From him, who reads it, I am expectant of prayer, as I am a sinful creature.

Samwat Raja Vikramjit one thousand eight hundred and sixty four."

"May God reward them that they have helped those who had no friends or helpers."

Collation of the book.

It is most essential for editing an old book that it should be collated with various and different MSS., which are not supposed to have been transcribed from one and the same copy, and which should at the same time be old and correct. I had this principle in view, and by the grace of God was successful beyond expectation in my attempts, for I could procure five manuscript copies of this old and rare historical work. Different readings of these MSS. have, however, been copied in the foot-notes, while the text has been marked with the letter " ن ". Other historical works have also been referred to, and a list of them has been attached at the end of this introduction.

Manuscripts

A brief description of the five manuscript copies, used in collation of this book, seems necessary for the information of the readers.

I. One of these MSS. has special distinction. The Khulasat-ut-Tawarikh, as it will be known hereafter, was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, and it goes down to the accession of this emperor and the account of his pursuit of Shah Shuja and Dara Shikoh. But it is strange that all the MSS., so far known to the historians, except the one under notice, contain at the end a brief account and the date of the death of Aurangzeb written abruptly in a few lines. Professor Dowson (Elliot's History of India, Vol. VIII., p. 5) in his review on the Khulasat-ut-Tawarikh has mentioned this fact, and he is of opinion that it is an insertion from a transcriber who added it in a very early copy, and later on it was repeated in the copies made therefrom. Three of my manuscripts also contain this insertion which I translate from No. II.

"At last after the management of affairs on the auspicious day of Friday, the 28th Zulqada of the year 1118 A. H., three hours after dawn, his majesty the king having paradise for his resting place filled the cup of his life (died) at the age of 91 years 17 days and 2 hours, the period of his reign being 50 years 2 months and 28 days. This event happened at the city of Ahmadnagar, in the Deccan."

It was this manuscript which was first obtained. It is written in *Shakasta* or running hand, and has been partly worm eaten, but it is complete and comparatively old and correct. Taking in view the fact

INTRODUCTION.

Innumerable thanks to the glorious God, who, with the word "Kun" (let it be) brought all the earthly and celestial creatures into existence, and infinite praises to him (the Prophet), who is endowed with excellent qualities, and in whose favour God said, "Had it not been for thy sake, I would not have created the earth and heaven."

The Khulasat-ut-Tawarikh was first brought to my notice by its references in Asar-us-sanadid, the well known book of Sir Sayyid Ahmad Khan on the Archæology of Delhi. It was after a long search that I could procure a manuscript copy of it, and on perusal I found it so important and interesting that I conceived its publication highly desirable. I was, however, conscious of the difficulties to be met with in such an undertaking, and knew that its accomplishment was beyond my resources, but "When God intends a thing to be done He provides means for the same." I represented the matter to the Hon'ble Mr. W. M. Hailey, C.S.I., C.I.E., I.C.S., the Chief Commissioner, Delhi, who is well known for his keen interest in the history and literature of India, and submitted the manuscript for his examination. He listened to my requests with great concern, and encouraged me in the publication of the book with the promises of his valuable help. He was pleased to write a letter to Jaipur State asking the *Darbar* to permit me to use the manuscript copies of the book available in the State library. The reply received from the State was very favourable, but in the meantime I had the good fortune of securing a few other MSS., and so I did not deem it necessary to utilise the *Darbar's* liberality, in which case there was a likelihood of an interruption in the performance of my duties. I also communicated this proposal to Sir John Hubert Marshall, Kt., C.I.E., etc., Director General of Archæology, who was then in Kashmir, and requested him to favour me with his help and advice. The reply from the latter officer was very encouraging, and last year when he visited Delhi on his winter tour he was pleased to examine all my MSS., and favoured me with valuable criticism and esteemable suggestions. I must admit, that without the sympathy and encouragement from both these gentlemen, I would not have entertained the idea of such an undertaking rather than accomplishing it. I take this opportunity to offer my most sincere thanks to them for the kindness they have ever shown to me, although I am conscious of my inability in giving a full expression to my sense of gratitude. *Verse.*